PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN DEBATES

29th June, 1967

20th Rabi-al-Awwal, 1387 A.H.

Vol. V—No. 31

Vol-VII

OFFICIAL REPORT

Assembly
25 1 66

CONTENTS

Thursday, the 29th June, 1967

		Page
Recitation from the Holy Qur'an	...	8085
Starred Questions and Answers	...	8086
Short Notice Questions and Answers	...	8131
Answers to Starred Questions laid on the Table	...	8143
Question of Privilege— *re : contradictory statements of the Ministers of Finance and Health in respect of mobile X-Ray machines in Mayo Hospital*		8171
Extension in time for the presentation of Standing Committees' Reports	...	8176
The West Pakistan Finance Bill, 1967	...	8177

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 29th June, 1967

پنج شنبہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

(پ ۵۔ س ۴۔ ع ۲۔ ایات ۲۹ تا ۳۲)

اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ۔ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کے لین دین کے طور پر ہو (تو جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ بلاشک و شبہ اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جو تعدی و ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب آگ میں داخل کرینگے اور یہ اللہ کو بہت آسان ہے۔

اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب رکھو گے تو ہم تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کے مسکنوں میں داخل کریں گے۔ اور جس چیز میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کرو۔ مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے۔ اور اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

LOCAL COUNCIL SERVICE

*3923. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of vacancies occurred in Class I Junior and Class II Senior in the Local Council Service during the period from 1st January 1966 to 31st July 1966 alongwith the reasons for the occurrence of each vacancy ;

(*b*) whether vacancies mentioned in (*a*) above have since been filled up ; if not, the time by which the same are likely to be filled ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

Class I (Junior)	...	3 :	1 due to retirement.
			1 due to death.
			1 new post included in L.C.S.
Class II (Senior)	...	3 :	2 due to the promotion to Class I (Junior).
			1 new post included in L.C.S.

(*b*) Two vacancies of Class I (Junior) and one vacancy of Class II (Senior) have been filled up. The rest of the vacancies are expected to be filled up shortly.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر بلدیات یہ بتا سکتے ہیں کہ جو اسامیاں خالی پڑی ہیں ان کو پر کیوں نہیں کیا گیا ؟ ''جلد'' کہہ دینے کی بجائے کوئی مدت متعین کریں تو بہتر ہوگا -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ چونکہ لوکل کونسل سروس کی تنظیم نئی بنی تھی - اس سلسلے میں پہلی مرتبہ لوگوں کو امتحانات کے ذریعے سے لے رہے ہیں اور

انٹرویوز ہوچکے ہیں ۔ ہمیں امید ہے کہ سیشن کے کچھ عرصہ بعد انشاءاللہ فیصلہ ہو جائے گا ۔

COLLECTION OF PROFESSIONAL TAX BY DISTRICT COUNCIL, LYALLPUR

*4120. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount collected by the District Council, Lyallpur under the Head "Professional Tax" during 1965-66, alongwith names of the trades for which it was collected ;

(*b*) the amount spent by the said District Council on the Staff, etc., engaged for its collection during the said period ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Amount collected was Rs. 2,61,696. The name of trades is given in the *ex*-Punjab Government notification No. 1102-L.G. 48/9302, dated 8th March, 1948, a copy of which is placed on the Table of the House.*

(*b*) Rs. 57,782.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر بلدیات کو یہ احساس ہے کہ اس ٹیکس کے اکٹھا کرنے پر زیادہ رقومات خرچ ہو رہی ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ بظاہر یہی بات معلوم ہوگی اور یہی سوال میرے ذہن میں بھی پیدا ہوا ۔ میں نے اس سلسلے میں مزید اطلاعات لائلپور سے لی ہیں کہ آیا یہ سٹاف پروفیشنل ٹیکس کے جمع کرنے کا کام کرتا ہے یا اس کے علاوہ بھی کوئی کام کرتا ہے ۔ ویسے اطلاع یہ ہے ۔

"The staff engaged for the collection of professional tax performs certain other important duties as well. These are licensing and checking of 'Tongas' and 'Gaddas' and secondly supervision of ferries and thirdly licensing and

*Please see Appendix I at the end.

checking of oil engines. There is an income of about Rs. 50,000 from these items and there are six Tax Inspectors. In the new budget, 2 posts have been abolished. There will be only one Tax Inspector for each Tehsil in future."

تو ان چیزوں کے پیش نظر میرے خیال میں اگر وہ پہلی فگرز لی جائیں تو واقعی حمزہ صاحب کا جو ارشاد ہے اس کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے لیکن ان دو تشریحات کے بعد میرے خیال میں یہ مناسب حد میں آجائے گا۔

مسٹر حمزہ - کیا وزیر بلدیات نے یہ نوٹیفیکیشن پڑھا ہے اور دیکھا ہے کہ یہ چھابڑی لگانے والے ، مچھیرے ، بڑھئی ، دھوبی ، موچی ، جولاہے یعنی چھوٹے چھوٹے کام کرنے والے غریب لوگ جن کی آمدنی مشکل سے ۳۰۰/۰۰ روپیہ سالانہ ہے یا تقریباً ۲۵ روپیہ ماہوار ہے ان سے یہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے تو کیا ان حقائق کے پیش نظر یہ ٹیکس ظالمانہ نہیں ؟ اگر ظالمانہ ہے تو اس کو اس ترقی پذیر ملک میں اور اس انقلابی حکومت کے ہوتے ہوئے جاری رکھنا کس لحاظ سے مناسب ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - ہر معاملے میں حالات کا خیال کرتے ہوئے یہ ٹیکس لگایا جاتا ہے - ڈسٹرکٹ کونسل اور متعلقہ ادارے کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ مناسب صورت میں وہ معاف بھی کر دے - اور میں ساتھ ہی یہ عرض کروں گا کہ اگر میرے فاضل دوست اس چیز کو ظالمانہ کہیں تو اس ضمن میں گذارش یہ ہے کہ اصل میں کام کی نوعیت اور اس کے مقصد کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے کیونکہ جتنے ٹیکس لگائے جاتے ہیں یہ عوام ہی کے فائدے کے لئے لگائے جاتے ہیں - لائلپور میں جتنے لوگ ادا کرتے ہیں اس میں سے ہر ایک پیسہ

ڈسٹرکٹ کونسل کا لائلپور کے عوام کی خدمت کے لئے خرچ ہوتا ہے لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ جتنے ٹیکس ہیں وہ معاف کر دیئے جائیں تو یہ بھی ناممکن ہے۔

مسٹر حمزہ - میرا خیال ہے کہ جناب وزیر بلدیات اپنے زمانہ طالب علمی کے وقت سے یہ جانتے ہوں گے کہ ٹیکس ان پر لگایا جاتا ہے جن میں ادا کرنے کی طاقت ہو - وہ لوگ جن کی سالانہ آمدنی ۳۰۰/ ۴۰۰ روپیہ ہے اور جو بیچارے اپنے پیٹ بھی نہیں پال سکتے - کیا ان سے یہ ٹیکس وصول کرنا مناسب ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - جو پیٹ نہیں پال سکتے ان سے ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا - صرف ان لوگوں سے یہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جو اس کے دینے کے قابل ہوں یا قابل ہوتے ہیں -

خان اجون خان جدون - میں جناب وزیر بلدیات کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ جب یہ نوٹیفیکیشن ہو جاتی ہے کہ فلاں فلاں ٹیکس وصول کرنا ہے تو ٹیکس انسپکٹرز بلا استثنیٰ اس بات کے کہ وہ معلوم کریں کہ ان کی سالانہ آمدنی کیا ہے وہ ٹیکس اکٹھا کرنا شروع کر دیتے ہیں اور دوسری طرف غریب آدمیوں کے لئے بڑی دشواریوں اور پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا کہ وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پر جا کر ڈی - سی کو اپیل کر سکیں - اس کی معافی کے لئے تو کیا میں وزیر بلدیات کی خدمت میں یہ التماس کر سکتا ہوں کہ وہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں کہ پہلے وہ ان کی آمدنی assess کریں اور بعد میں ان سے ٹیکس وصول کیا جائے۔

وزیر بنیادی جمہوریت - آمدنی assess تو کی جاتی ہے لیکن میں

اپنے فاضل ممبر اور ایوان کے دوسرے اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم مزید دیکھ لیں گے اور جہاں کہیں رعایت دینے کی ضرورت ہوئی تو ایسے اقدامات کریں گے کہ وہ رعایت ضرور دی جائے۔

میجر ملک محمد علی - کیا میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں گذارش کر سکتا ہوں کہ وہ ڈسٹرکٹ کونسل کو کوئی ایسی ہدایات جاری کریں گے جس کی بنا پر وہ بھی ان ٹیکسوں کو ایسے ہی منصفانہ طریقہ پر لگائیں جیسے کہ آپ فرما رہے ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ ٹیکس لگائے جاتے ہیں - میرا خیال ہے کہ میرے دوست مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ جو ادارے ٹیکس لگاتے ہیں ان کے پاس اختیارات ہوتے ہیں اور ان اختیارات کی بھی حدود ہوتی ہیں جن کے اندر انہیں رہنا پڑتا ہے - تو ڈسٹرکٹ کونسلیں اور لوکل باڈیز جتنے بھی ادارے ہیں ان کے بارے میں حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ جو ان کا دائرہ اختیار ہے اس میں وہ زیادہ سے زیادہ خود مختار ہوں اور جناب والا - وہاں عوام کے نمائندے موجود ہوتے ہیں - ان کو یہ اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار میں مکمل آزادی سے کام کرتے رہیں جب تک کہ مفاد عامہ کو کسی طریقہ سے ان کے اقدامات مجروح نہ کریں اور اگر ایسی صورت ہو تو پھر حکومت یا کنٹرولنگ اتھارٹی دخل دیتی ہے یا ایسے اقدامات کرتی ہے کہ عوام کا مفاد پوری طرح سے محفوظ کیا جائے اور اس بارے میں نوٹیفیکیشن جو میں نے عرض کیا ہے وہ جاری ہو چکا ہے اور اس میں یہ ہوتا ہے کہ مختلف چیزیں ڈسٹرکٹ کونسل کے اپنے دائرہ اختیار میں ہوتی ہیں - اس لئے ہر معاملے میں ، تمام ڈسٹرکٹ کونسلوں میں یا لوکل باڈیز میں ۱۰۰ فی صد ایک سی پالیسی ہے اور اگر

اس پر عمل نہ کیا جائے تو کام کرنا ناممکن ہو جاتا ہے اور جیسے کہ فاضل ممبر کا ارشاد ہے تو اس سلسلہ میں میں یہ دیکھنے کو تیار ہوں اور حکومت بھی غور کرے گی کہ آیا جو قانون موجود ہے اس سے عوام کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچ رہی اور اگر کہیں ناجائز ٹیکس تو نہیں لگایا جا رہا ۔ تو جناب والا ۔ اس سلسلے میں ہم مکمل طور پر دیکھ لیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر بلدیات مجھے بتائیں گے کہ ایسی ڈسٹرکٹ کونسلیں بھی ہیں جو ڈویژنل پبلک سکولوں کو ۲ لاکھ یا ۳ لاکھ روپیہ سالانہ چندہ دے سکتی ہیں ۔ ایسے محنت کشوں سے ۸۵ ہزار وصول کرنا جن کی سالانہ آمدنی ۳۰۰/۴۰۰ روپیہ ہے ۔ کیا یہ انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و بلدیات ۔ میرے فاضل دوست بہت سی باتیں مفروضوں کی بنا پر کر رہے ہیں جو پہلے سوال میں موجود نہیں تھیں اور جن کی تفصیل میں بغیر ریکارڈ کے نہیں جایا جا سکتا ۔ لائلپور کے ضلع کی آبادی میرے خیال میں ۲۵ لاکھ سے کم نہ ہوگی اور یہ ۱۹۶۱ء کے مطابق ہے ۔ وہاں کے کارخانے ، فیکٹریاں اور زمیندار اور دوسرے کام کرنے والے جن لوگوں پر پروفیشنل ٹیکس لگتا ہے ان کی تعداد ۲ لاکھ ۶۹ ہزار ہے اور یہ ٹیکس ایسا ٹیکس ہے جو کافی دیر سے لگا ہوا ہے ۔ اس وقت بھی عوام کے نمائندے موجود تھے اور شاید چیئرمین صاحبان بھی غیر سرکاری تھے ۔ اس کے بعد اسمبلیاں رہی ہیں کہ جو ان کے خیال کے مطابق زیادہ نمائندہ تھیں ۔ اس وقت تک یہ ہوتا رہا ہے ۔ اگر فاضل ممبر اس قسم کی تکلیف کا اظہار فرما کر اس بارے میں پیمائش حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ الگ بات ہے کیونکہ اگر تکلیف

اتنی زیادہ ہوتی تو وہ ضرور حکومت کے نوٹس میں لائی جاتی ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ بہت ساری باتیں محض مفروضوں کی بنا پر کر رہے ہیں ۔ اگر پبلک سکولوں کو بھی ڈسٹرکٹ کونسلوں نے چندہ دیا ہے تو اس کی غرض و غایت تعلیم ہے ۔ اس کے باوجود میں نے پچھلے سیشن میں سوالات کے وقفہ میں یہ عرض کیا تھا کہ اس بارے میں حکومت اس امر پر غور کر رہی ہے کہ ایسی گرانٹیں جو لوکل باڈیز lump sum میں دیتی ہیں ان پر پابندی عاید کر دیں اور اس بات پر ہم غور کر رہے ہیں ۔ میرے فاضل دوست کا یہ کہنا کہ لوگوں پر یہ ٹیکس ظالمانہ طور پر لگایا جا رہا ہے یہ درست نہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ ۱۹۴۸ء سے اس وقت تک اس ٹیکس کا لگنے آنا اور شکایت کا نہ ہونا ، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اتنا ظالمانہ طور پر نہیں لگایا گیا اور نہ ہی وہ ظالمانہ طور پر وصول ہو رہا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو شیڈول دیا گیا ہے اس میں درج ہے کہ یہ چھابڑی والے مچھیرے ، موچی ، لوہار ، ان سب پر تین روپے ٹیکس لگایا جاتا ہے ، اگر ان کی سالانہ آمدنی ۳ سو سے ۴ سو روپے تک ہو ۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہیں کہ تقریباً ۵۰ ہزار انسانوں سے یہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا ہے اور اس طرح ایک اور پردہ اٹھا دیا ہے کہ اس ٹیکس کو ہول سیل وصول کیا جاتا ہے اور اس کا بیشتر حصہ اہل کاروں کی جیب میں جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سپلیمنٹری نہیں ہے ۔

BUILDINGS OF HIGH SCHOOLS RUN BY DISTRICT COUNCIL SAHIWAL

*4180. Mr. Hamza : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the number of High Schools being run by the District Council, Sahiwal ;

(*b*) whether it is a fact that the buildings of most of the said Schools are in a dilapidated condition and the strength of the staff posted therein is inadequate ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the steps taken or intended to be taken for the construction of new buildings for the said Schools and staff therein ;

(*d*) whether it is a fact that the said District Council had once decided to open one new High School every year ; if so, the number of schools opened after the said decision ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) 23.

(*b*) The condition of most of the High Schools is normal and the strength of the staff therein is according to the requirements of the schools.

(*c*) Does not arise.

(*d*) No such decision was taken by the District Council, Sahiwal.

ملک محمد اسلم خان - میں یہ پوچھتا ہوں کہ ان سکولوں کو حکومت کی طرف سے کچھ گرانٹ دی جاتی ہے یا نہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے، دی جاتی ہے -

ملک محمد اسلم خان - جناب والا - وزیر صاحب نے کہا ہے جہاں تک انکے خیال کا تعلق ہے گرانٹ دی جاتی ہے - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ واقعی گرانٹ دی جاتی ہے - مگر حالت یہ ہے کہ گرانٹ بہت دیر سے پہنچتی ہے - مثال کے طور پر کیمبل پور کی ڈسٹرکٹ کونسل کے سکولوں کو ابھی تک گرانٹ نہیں ملی - وہاں کے سکولوں کے اساتذہ نے اخبارات میں بھی لکھا ہے اور دوسری جگہ بھی درخواستیں دی تھیں کہ ہمیں تنخواہ نہیں مل رہی - کیا وہ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور انہیں جلد گرانٹ دینے کی کوشش کریں گے -

وزیر بنیادی جمہوریت - یہ گرانٹ محکمہ تعلیم کی طرف سے دی جاتی ہے - میں بھی محکمہ تعلیم کو لکھ دونگا ویسے اگر آپ یہ سوال محکمہ تعلیم سے کریں تو زیادہ بہتر ہوگا -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے ایجوکیشن پر کل خرچ کیا ہے ؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ گورنمنٹ کی موجودہ پالیسی کے تحت جو ڈسٹرکٹ کونسل کا actual خرچ تھا، اس سے زیادہ گورنمنٹ کو یا محکمہ تعلیم کو ڈسٹرکٹ کونسل کو دینا پڑتا ہے اور ان کو فائدہ ہونے کی بجائے نقصان ہو رہا ہے - تعلیم پر کم خرچ ہو رہا ہے، اور ان سے لیا زیادہ جا رہا ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - اب یہ دو مسئلے ہیں - یہ سوال ہائی سکولوں کے بارہ میں ہے کیا آپ کا مطلب ہائی سکولوں کی تعلیم سے ہے یا آپ کا سوال پرائمری سکولوں کے متعلق ہے - آپ کا سوال جہاں تک میں سمجھ پایا ہوں اسکی دو صورتیں ہیں - پہلے ڈسٹرکٹ کونسلوں کے پاس پرائمری اور ہائی سکول دونوں تھے - پرائمری سکول purely ڈسٹرکٹ کونسلوں کے پاس تھے - اور ہائی سکولوں میں کچھ ڈسٹرکٹ کونسلوں کا دخل تھا اور کچھ گورنمنٹ کا - ۱۹۶۲ء میں گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ پرائمری تعلیم پہلی سے آٹھویں تک اپنی تحویل میں لے لے - پہلے یہ ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس تھی اور گورنمنٹ اس کے لئے کافی گرانٹ دیا کرتی تھی - جب گورنمنٹ نے یہ سکول پرائمری مڈل اور ہائی اپنی تحویل میں لے لئے تو فیصلہ کیا گیا کہ لوکل ریٹ کا کچھ حصہ ، میرے خیال میں ۳۳ فی صد، ڈسٹرکٹ کونسل سے لیکر حکومت کو دیا جائے یہ حصہ میونسپل کمیٹیوں کے بارہ میں انکی انکم کے دس فی صد کی حد تک ہے - مجھے معلوم ہوا ہے کہ کئی ڈسٹرکٹ

کونسلوں میں اس سے بے حد تکلیف ہو رہی ہے ۔ کچھ ایسی ہیں جن کی مالی حالت اچھی ہے انکو کم دقت ہو رہی ہے ۔ راولپنڈی ڈویژن کی چو ڈسٹرکٹ کونسلیں ہیں ۔ مثلاً کیمبل پور کی، انکو بڑی دقت کا سامنا ہے ۔ حکومت نے یہ پروویژن رکھی ہے کہ اگر کسی لوکل باڈی کی مالی حالت کمزور ہو اور وہ اپنا حصہ ادا نہ کر سکے ، تو اسے اس سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے ۔ راولپنڈی کو یہ رعایت دی بھی گئی ہے ۔ کئی اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کا کیس اس بارہ میں زیر غور ہے ۔ ہائی سکولوں کی پوزیشن مختلف ہے ۔ جتنے ہائی سکول ہیں ہم نے انکو پراونشلائز کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اگرچہ ابھی اس پر عمل در آمد نہیں ہو سکا ۔ مجھے امید ہے کہ ہم جلدی اس پر عمل درآمد کرنے والے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر نے فرمایا ہے کہ ساہیوال میں سکول کی عمارتوں کی حالت معمول کے مطابق ہے ۔ کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ معمول کے مطابق سے انکا کیا مطلب ہے ۔ اگر مطلب تسلی بخش ہے تو کیا طلبہ کی جتنی تعداد وہاں موجود ہے انکے لئے کمرے موجود ہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ یہ تو نہیں ہے کہ وہ سو فیصد معیاری سکول ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیہات کے ان سکولوں کو اپنی تحویل میں لے رہے ہیں ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جس طریق سے وہ سکول عام طور پر چلتے رہتے ہیں (قطع کلامی) ''معمول کے مطابق'' سے مقصد بالکل واضح طور پر 'معمول کے مطابق' ہے ۔ میں حمزہ صاحب سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ جب وہ سکولوں کی بات کریں تو وہ چھوٹی سی عمر کے طالب علم نہ بن جائیں ۔ کہ مجھے سکول ماسٹر کی طرح لفظوں کی تشریح کرنی پڑے ۔ اس کے لئے تو ۴۵ منٹ کا ایک پیریڈ چاہئے ۔

مسٹر سپیکر - آپ کے اور حمزہ صاحب کے سوال جواب خاصے لمبے ہو رہے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - جتنے سوال لمبے ہوتے ہیں اتنے جواب لمبے ہوتے ہیں -

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر بنیادی جمہوریت اور لوکل باڈیز کو علم ہے کہ ساہیوال میں محض ایک ناچ گھر کی تعمیر کے لئے ۱۶ لاکھ روپیہ صرف کیا گیا ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - کیا فاضل ممبر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوری ذمہ داری سے کہنے کو تیار ہیں کہ وہ ناچ گھر ہے -

مسٹر حمزہ - اس کے لئے تمام کے تمام افسروں نے ناجائز طریق سے روپیہ اکٹھا کیا ہے - اور سکولوں کی حالت یہ ہے -

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر بنیادی جمہوریت - میں ان الفاظ کی پر زور تردید کرتا ہوں - وہ آڈیٹوریم ہے ناچ گھر نہیں ہے - اس کی ابتدا قرآن پاک اور نعت خوانی سے ہوئی تھی - اس میں اساتذہ کی کنونشن ہوئی - وہیں اطبا نے اکٹھے ہو کر اپنے مسائل پر غور و خوض کیا اسے ناچ گھر کہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

مسٹر حمزہ - جناب والا - میں نے سوال اتنا مختصر سا کیا تھا ان کا جواب دیکھئے -

وزیر بنیادی جمہوریت - اگر کوئی یہ کہہ دے کہ قبل از مسیح کے حکمرانوں کے حالات بتاؤ تو اس کا سوال ایک لائن کا ہوگا مگر اسکا جواب ۵۰ صفحات پر مشتمل ہوگا -

ALLOCATION OF AMOUNT UNDER RURAL WORKS PROGRAMME IN 1966-67 FOR RAWALPINDI DIVISION

*4444. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the total amount allocated under Rural Works Programme in the year 1966-67 for Rawalpindi Division alongwith the month-wise expenditure incurred therefrom in its each district up-to-date ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Total allocation for Rawalpindi Division for 1966-67 Rs. 43,11,992.

Expenditure—It is not possible to supply the figures of monthly expenditure as the labour involved is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. Up-to-date expenditure figures in respect of each district are however, given below :—

Name of District		*Expenditure incurred* Rs.
Campbellpur	...	3,42,448
Rawalpindi	...	1,47,055
Jhelum	...	6,37,760
Gujrat	...	8,59,574

ملک محمد اسلم خان - کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں یہاں ہر ضلع کو کتنی allocation ہوئی تھی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - کیا آپ کی مراد اس ڈویژن سے ہے ؟ اس کے متعلق میں عرض کر سکتا ہوں -

کیمبل پور	۹ و ۵۸ و ۹۵۳
راولپنڈی	۱۱ و ۷۰ و ۱۷۳
جہلم	۹ و ۲۴ و ۳۷۳
گجرات	۱۲ و ۶۸ و ۴۹۳

ملک محمد اسلم خان - جناب والا - جواب میں بتایا گیا ہے کہ کیمبل پور کو ۹ لاکھ روپیہ ملا ہے اور اس میں صرف ۳ لاکھ ۴۲ ہزار ۴۴۸ روپے خرچ ہوئے ہیں - کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ اتنا کم خرچ ابھی تک کیوں ہوا ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - یہ چیز مجھے ان سے پوچھنا چاہئے تھی کیونکہ ڈسٹرکٹ کونسل کے وائس چیئرمین وہ ہیں لیکن میں ان کی طرف سے اطلاع عرض کئے دیتا ہوں - اس کی وجہ ایک یہ تھی کہ رقم کم رکھی گئی تھی - یہ آپکو پتہ ہے کہ صرف ۵ کروڑ روپیہ تھا - دوسری وجہ یہ رقم release بڑی دیر سے ہوئی - میں اس بارے میں ایوان میں ایک سے زیادہ مرتبہ پہلے بھی بیان دے چکا ہوں اور اس بارے میں مزید اطلاع یہ عرض کروں گا کہ ۵ کروڑ روپیہ اس سال کیلئے مختص کیا گیا تھا جو تقریباً فروری میں release ہونا شروع ہوا - ساڑھے تین کروڑ روپیہ پچھلے سوالات کے وقفے کے دن تک release ہو چکا تھا - ڈیڑھ کروڑ روپیہ کیلئے ہم کوشش کر رہے تھے اس میں سے ۵ لاکھ روپیہ کل ہمیں وصول ہو گیا ہے اور ایک کروڑ آج وصول ہونے والا ہے وہ بھی انشا اللہ جلدی ڈسٹرکٹ کونسلوں اور یونین کونسلوں کو بھیج دیا جائے گا -

ملک محمد اسلم خان - یہ روپیہ اگلے سال کیلئے ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - دیہی ترقیاتی پروگرام کے بارے میں حکومت کی دیہات کے ساتھ خصوصی دلچسپی ہے اس کی بنا پر دیہی ترقیاتی پروگرام کے لئے جتنی رقم ہوتی ہے وہ lapse نہیں کرتی - اس لئے یہ اسی سال میں آئے گی جب یہ رقم

آئے گی اس وقت اس سے منصوبے مکمل ہو جائیں گے لیکن یہ رقم lapse نہیں ہوگی اس وجہ سے بھی یہ دیر سے پہنچ رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب وصول ہونے کے کتنی دیر بعد یہ رقم ضلعوں کو release کرتے ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جب ہمارے پاس رقم پہنچتی ہے اس کے تقریباً ۴۰ دن تک یونین کونسلوں کو یہ رقم پہنچ جاتی ہے ۔ پہلے ہمیں اطلاع ہوتی ہے پھر ہم نے آگے اطلاع ان کو دینی ہوتی ہے ۔ کچھ Book transfer ہوتی ہے تقریباً ۴۰ دن لگ جاتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Can't it be expedited ?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ اس کے بارے میں مزید دیکھ لیں گے کیونکہ ہر چیز محکمہ مالیات کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہوتی ہے وہ ایک ایک بات کے بارے میں بڑا sure کرنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Particularly this year the grant has been received very late.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ ہم کوشش کریں گے ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ دیہی ترقیاتی پروگرام پر جو پیسہ خرچ کیا جاتا ہے وہ فنڈز lapse نہیں ہو سکتے اگر ایک سال میں روپیہ خرچ نہ ہو تو دوسرے سال اسکو خرچ کرنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے پہلے ایسا نہیں تھا ۔ جو کام ایسے ہوتے تھے اگر وہ ایک سال کے درمیان میں ختم نہ ہوں پھر دوبارہ ان کو پیسہ نہیں ملتا تھا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - میرے خیال میں یہ اطلاع آپ کو جن لوگوں نے دی ہے انہوں نے آپ کے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے - حقیقت یہی ہے -

---

ALLOCATION OF AMOUNT UNDER RURAL WORKS PROGARMME IN 1963-64 FOR SARGODHA DIVISION

*4445. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total amount allocated under Rural Works Programme in the year 1963-64 for Sargodha Division alongwith the month-wise expenditure incurred therefrom in its each district during the said year and balance at the close of the year ;

(*b*) reasons for non-utilization of the amount, if any, or excess expenditure, during the year and the date by which the saving was finally utilized during the subsequent year ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Total allocation for Sargodha Division for 1963-64 Rs. 1,13,26,568.

Expenditure—It is not possible to supply the month-wise expenditure incurred as the labour involved in supplying the information is not commensurate with the benefit to be derived therefrom. Expenditure for the whole year together with the balance in respect of each district is however, as under :—

Name of district		*Expenditure during the year*	*Balance*
		Rs.	Rs.
Sargodha	...	22,50,244	5,44,498
Mianwali	...	15,95,036	3,14,106
Lyallpur	...	33,20,045	9,50,697
Jhang	...	19,34,051	4,17,891

(*b*) *Reasons for non-utilization of the amount*—Rural Works Programme funds are non-lapseable and as such there is no saving. If the schemes cannot be completed within a financial year work on them continues during the following years. The reasons are as follows :—

(*i*) 1963-64 was the first year of the programme and a large number of obstacles had to be surmounted before the programme could be put under way.

(*ii*) the setting up of suitable technical organisations for each district for implementing the schemes took a considerable time.

(*iii*) release of funds to the district was delayed.

Date by which the funds were subsequently utilized—

Sargodha	...	July 1964.
Mianwali	...	Out of this balance a sum of Rs. 2,90,718 has since been utilized. Balance of Rs. 23,388 is committed against scheme under implementation.
Lyallpur	...	Out of this balance a further sum of Rs. 8,09,905 has since been spent, leaving a balance of Rs. 1,40,792 which is being spent during current financial year.
Jhang	...	31st May, 1967.

میاں محمد شفیع—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جو ممبر صاحبان یہاں تشریف نہیں رکھتے ھیں ان کے سوالات کے جوابات نہ پڑھے جائیں ان کے متعلق صرف ضمنی سوالات پوچھ لئے جائیں تا کہ تمام سوالات پر غور ھو سکے ۔

Mr. Speaker : Any supplementary please.

ملک میجر محمد علی ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ھے کہ دیر اس وجہ سے ھوئی ھے کہ ٹیکنیکل آرگنائزیشن کی تنظیم کر رھے

تھے ۔ کیا آپ فرمائیں گے کہ آپ کی ٹیکنیکل آرگنائزیشن کیا ہے ۔ ضلعی سطح پر وہ کونسے ٹیکنیکل آدمی ہیں ۔ اسکے متعلق آپ فرمائیں گے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ جس طرح فاضل ممبر صاحب کے علم میں ہوگا کہ دیہی ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۳-۶۴ء میں جس سال کے بارے میں یہ سوال ہے اس سال شروع کیا گیا ۔ اس سے پہلے نہ تو کوئی منصوبہ بندی تھی اور نہ کوئی سابقہ تجربہ تھا اور نہ ہی کوئی ٹیکنیکل آرگنائزیشن کے بارے میں سٹاف تھا جس کی وجہ سے کئی عملی دقتیں سامنے آئیں ۔ اس چیز کے بارے میں اور بتدریج پرانے تجربے کی بنا پر ٹیکنیکل سٹاف بہت سے اضلاع میں بھرتی کر چکے ہیں بلکہ سب اضلاع میں بھرتی کیا جا چکا ہے ۔ یونین کونسلوں کے سامنے بھی گذشتہ پانچ چھ سال کا تجربہ ہے . . . .

ملک میجر محمد علی ۔ ٹیکنیکل سٹاف کیا ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ ٹیکنیکل سٹاف وہ ہوتا ہے جو یہ بتائے کہ سڑک بنانی ہے تو یہ کیسے بنے گی ۔ یہ مکان بننا ہے تو یہ کیسے بنے گا ۔ یہ ہلیہ بننی ہے تو یہ کیسے بنے گی اسکو ٹیکنیکل سٹاف کہتے ہیں ۔

ملک میجر محمد علی ۔ اس میں پی ڈبلیو ۔ ڈی کا کوئی ٹیکنیکل سٹاف نہیں ہے ۔ وہی ضلع کا سٹاف ہے ۔ وہی گڑ بڑ ہے ۔ ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول میں نہیں ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ وہ سٹاف ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول میں ہے ۔ اگر کسی جگہ ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول سے باہر سٹاف ہے تو وہ میرے نوٹس میں لائیں ۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے

کنٹرول میں وہ سٹاف ہے ان کی ہدایت کے مطابق وہ کام کر رہا ہے ۔ اب مزید ڈویژنل کونسل میں Evaluation Team بنائی ہے وہ بھی ان کے کنٹرول میں ہے ۔ آپ کے کنٹرول میں ہے ۔ چیئرمین کے کنٹرول میں ہے ۔ مجھے افسوس ہے وہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کنٹرول میں نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ڈپٹی کمشنر کے کنٹرول میں XXXXX*

Mr. Speaker : This is not a supplementary question. The Member may please withdraw his remarks.

Mr. Hamza : I withdraw Sir.

Mr. Speaker : Remarks made by Mr. Hamza are expunged from the proceedings of the Assembly.

ملک میجر محمد علی ۔ کیا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کی کوئی ایسی آرگنائزیشن ہے جس سے دیہی ترقیاتی پروگرام کو smoothly چلایا جائے ۔ کچھ وقت پہلے سارا کنٹرول ڈپٹی کمشنر کے ہاتھ میں ہوتا تھا اب یہ کنٹرول یونین کونسل کی سطح پر چلایا گیا ہے ۔ آپ کی ہدایات اس سلسلہ میں کیا ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ مشکل یہ ہے کہ میرے دوست نے شاید اس سسٹم کا مطالعہ نہیں فرمایا ہے ۔ میں ان سے استدعا کروں گا کہ وہ اس پر اپنی نگاہ شفقت رکھا کریں اور یونین کونسلوں کی طرف بھی توجہ فرمایا کریں وہ بھی ان کی توجہ کی محتاج ہیں ۔ اصل میں یہ ایسا سسٹم ہے کہ دیہی ترقیاتی پروگرام میں یونین کونسلوں تحصیل کونسلوں ڈسٹرکٹ کونسلوں اور ڈویژنل کونسلوں کو باقاعدہ شریک کیا گیا ہے اس میں ہر ایک لیول پر . . .

*Expunged as orderd by the Speaker.

مسٹر سپیکر - میاں صاحب کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ یہ detailed programme آپ میجر صاحب کو اپنے چیمبر میں سمجھا دیں -

Major Malik Muhammad Ali : May I request Sir that I be given an answer to it.

مسٹر سپیکر - یہ سوال بھی بہت لمبا ہے اس لئے اسکا جواب اس ایوان میں نہیں دیا جا سکتا -

ملک میجر محمد علی-جناب والا - اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں - میں نے صرف یہ پوچھا تھا کیا ان فنڈز کا کنٹرول ڈپٹی کمشنر کے ہاتھ میں تھا جو فنڈز کا actual expense یونین کونسلوں کے چیئرمینوں کو دے دیا گیا ہے - آپکی ہدایات اس سلسلہ میں کیا ہیں ؟

مسٹر سپیکر - میجر صاحب یہ صورت نہیں ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - میں عرض کرتا ہوں - انسان تمام چیزوں کو نہیں جان سکتا ہے - اگر پوری تفصیلات جان کر سوال فرمائیں تو آپ کا سوال درست ہوگا - موجودہ صورت میں مجھے ساری پالیسی ۱۹۶۳ء سے اب تک بیان کرنی چاہئے لیکن سپیکر صاحب کا ارشاد ہے کہ وقت کم ہے اس لئے میں اسکو بیان نہیں کر سکتا -

---

LEAVE TAKEN BY CHAIRMAN, MUNICIPAL COMMITTEE, GOJRA

***4619. Mr. Hamza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of days Chairman, Municipal Committee, Gojra remained on leave during the months of September, October and November, 1966 ;

(*b*) the authority who granted the said leave to him and reasons for which leave was taken ;

(*c*) whether it is a fact that due to his remaining on the said leave the public of the said town experienced much difficulties ; if so, whether Government intend to make arrangement for the disposal of work of the Chairman if he proceeds on leave in future ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) 5 days in September, 1966 (from 22nd to 26th September 1966).

10 days in October 1966—

(From 3rd October to 8th October 1966 ; 13th and 14th October ; 25th and 26th October 1966).

10 days in November, 1966—

(From 14th to 23rd November, 1966).

(*b*) prior permission was given by the Deputy Commissioner, Lyallpur, in anticipation of the sanction of the Controlling Authority *viz* Commissioner, Sargodha Division.

The leave was taken for domestic reasons.

(*c*) No such complaint of inconvenience was received from the public or from any other quarter. The Controlling Authority is however; being directed to ensure interim arrangements are made as and when the Chairman proceeds on leave.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر بلدیات کے نزدیک یہ مناسب ہے کہ ایک چیئرمین جسکو کہ موجودہ قانون کے تحت اتنے وسیع اختیارات حاصل ہیں تین ماہ میں پچیس دن غیر حاضر رہیں اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب متوقع منظوری کے پیش نظر ان کو چھٹی دے رہے ہوں ۔

وزیر بلدیات۔جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ اس صورت میں مناسب نہیں تھا لیکن شاید فاضل رکن مجھ سے بھی زیادہ اس کیس کے پس منظر کو جانتے ہیں اور میرے خیال میں وہ اس معاملے میں

میرے بہترین گواہ ہیں کہ اس سلسلے میں جو مناسب اقدامات حکومت کو کرنے چاہئے تھے - وہ کئے تھے -

مسٹر حمزہ - اس کا علم جناب وزیر بلدیات کو بھی ہے اور مجھے بھی ہے تو کیا جب ان کو بھی اس کا علم ہے تو پھر ان کا یہ جواب دینا کہ انہوں نے یہ چھٹیاں گھریلو ضروریات کے لئے یا مجبوری کی بنا پر لی ہیں - درست ہے ؟ انہوں نے یہ چھٹیاں آپکے محکمے کے ساتھ مقدمہ بازی کرنے کے لئے لی تھیں -

وزیر بلدیات—جناب والا - ان کا یہ ارشاد اس حد تک بجا ہے کہ اگر مجھ سے یہ پوچھا جائے تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ میری اطلاع کے مطابق وہ مقدمے کی پیروی کر رہے تھے لیکن انہوں نے درخواست میں domestic reasons لکھے تھے اور فاضل رکن کے علم میں ہے کہ جب یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی تو ہم نے اس سلسلے میں جو بھی مناسب اور فوری اقدامات کرنے چاہئیے تھے وہ کئے تھے -

---

APPOINTMENT OF MR. IRSHAD HUSSAIN BOKHARI, AS MUNICIPAL ENGINEER IN LYALLPUR MUNICIPAL COMMITTEE

*4950. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Irshad Hussain Bokhari, at present working as Municipal Engineer, Lyallpur Municipal Committee, was serving in the B & R Department as S.D.O. in the year 1961 ;

(*b*) whether it is a fact that the said official was caught red handed while accepting bribe and was dismissed from service by Government ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for his employment by the said Municipal Committee ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. He was dismissed but the order of dismissal was subsequently changed to removal.

(*c*) While applying for the post of Municipal Engineer, Mr. Irshad Hussain Bokhari, did not disclose the fact of his having been dismissed from Government service. Of the candidates who appeared before the Board consisting of the Deputy Commissioner, Lyallpur, Superintending Engineer, Lyallpur Provincial Circle and the Chairman, Municipal Committee, Lyallpur for appointment as Municipal Engineer, Mr. Irshad Hussain Bokhari was considered more suitable and was, therefore, appointed as Municipal Engineer.

The fact that he was a dismissed Government servant came to the notice of the Commissioner, Sargodha Division in September 1966. He is being served with a Show Cause Notice and further action will be taken on merits of the case.

No action was taken earlier because Mr. Irshad Hussain Bokhari had filed a Writ Petition in the High Court of West Pakistan against the orders of his dismissal which he only withdraw in the end of January 1967, when the orders of his dismissal were changed into those of removal.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر بلدیات مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ اتنا عرصہ گذر جانے کے باوجود آجتک ان کے محکمے نے یا کمشنر سرگودھا ڈویژن نے ان کے خلاف باضابطہ کارروائی کیوں نہیں کی -

وزیر بلدیات - جناب والا - ہم باضابطہ کارروائی کر رہے ہیں لیکن پوزیشن یہ تھی کہ اس شخص کو چیئرمین میونسپل کمیٹی نے suspend کیا تھا جسکے بارے میں حکومت کو مارچ میں اطلاع ملی تھی اب فاضل رکن مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ اس چیز کا فیصلہ قانون اور procedure کے مطابق کرنا ہوتا ہے اور اگر کسی ایک معاملے میں پروسیجر کے مطابق کام نہ کیا جائے تو اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ آدمی ہائیکورٹ میں جا کر حکومت کے اس فیصلے کو چیلنج کرتا ہے اور پھر کئی دفعہ

تو پانچ پانچ چھ چھ سال کے بعد یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ چونکہ فلاں formality پوری نہیں کی گئی تھی اس لئے اسکو re-instate کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں کمیٹی کو یا حکومت کو ان سالوں کی تنخواہ بھی دینی پڑتی ہے جن سالوں میں ان سے کام بھی نہیں لیا ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی الجھنیں پیدا ہوتی ہیں چونکہ اس معاملے میں Appointing Authority حکومت تھی اس لئے قواعد کے مطابق suspension کے لئے بھی یہ ضروری تھا کہ حکومت ہی اسکو چارج شیٹ کرتی اور پھر اس کے بعد اسے suspend کیا جاتا ۔ اس سلسلے میں کنٹرولنگ اتھارٹی کی طرف سے میرے پاس اطلاع آئی ہے کہ چند ہی دنوں میں ہم اس کے بارے میں ان کو لکھیں ۔ ہم ان کو لکھ کر بھیج رہے ہیں کہ قانون کے مطابق اسکی پوری formalities observe کرتے ہوئے اس کے خلاف تحقیقات کی جائیں اور اس کے بعد کارروائی کی جائے ۔ میں نے رات کو اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا تھا کہ آیا ہم اسے straightaway ہی suspend کر سکتے ہیں، تو میں فاضل رکن اور اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ قانون کے مطابق اس بات کی اجازت نہیں ہے کیونکہ یہاں پر قانون کی حکومت ہے اور اس کے مطابق ہی چلنا پڑتا ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کے dismissal کے بارے میں آپ کے محکمے کو ستمبر ۱۹۶۶ء میں معلوم ہوا تھا ۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ مارچ ۱۹۶۷ء میں اس کو suspend کیا گیا اور اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "Show Cause Notice is being served" تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ستمبر ۱۹۶۶ء میں آپ کو معلوم ہو گیا تھا اور اب آپ کہتے ہیں کہ "Show Cause Notice is being served" تو اب تک ان پر نوٹس کیوں نہیں serve ہوا تھا ۔

وزیر بلدیات - جناب والا - میں نے عرض کیا ہے کہ جنوری تک Writ petition pending رہی اور جب محکمے نے ان کو سزا دی تھی انہوں نے dismissal کو removal میں تبدیلی کر دیا جسکے بعد اس نے اس سال جنوری میں اپنی Writ petition واپس لے لی تھی - پھر میں نے عرض کیا ہے کہ چیئرمین میونسپل کارپوریشن نے اسکو suspend کیا جو اقدام کہ قواعد کے مطابق نہ تھا کیونکہ قواعد کے مطابق دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے - پہلے تو Show Cause Notice دینا پڑتا ہے اور جب یہ نوٹس موصول ہو جائے تو اسکے بعد اگر اسکا جواب تسلی بخش نہ ہو تو پھر اسکے خلاف چارج شیٹ frame کیا جاتا ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - آپ نے Show Cause Notice کب دیا تھا -

وزیر بلدیات - اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ اس بارے میں یہ irregularity ہوئی کہ چیئرمین نے اسکو suspend کیا تھا حالانکہ کرنا یہ چاہئے تھا کہ قواعد میں یہ provision ہے کہ جو Appointing Authority ہو وہی اتھارٹی ڈسمس بھی کر سکتی ہے چونکہ چیئرمین انکی Appointing Authority نہیں تھے اس لئے ان کا جتنا بھی action اس سلسلے میں تھا وہ خلاف قانون تھا اس لئے اسکو اپنے احکام rescind کرنے پڑے - اگر ہم اس پر تمام چیز کی بنیاد رکھیں تو چار چھ مہینے کے بعد جب اسکا فیصلہ ہوگا تو وہ یہی ہوگا کہ یہ سب کچھ قواعد کے خلاف تھا - کیونکہ پہلے Show Cause Notice کا جواب لینا ہوتا ہے اور اسکے بعد چارج شیٹ frame کرنی ہوتی ہے اور اسکے بعد باقاعدہ تحقیقات کرنی ہوتی ہیں - پہلے جب Show Cause Notice دیا جاتا ہے تو اس وقت متعلقہ شخص کو suspend نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ اسے اس

وقت suspend کیا جانا ہوتا ہے جب مذکورہ نوٹس کے بعد اسکو چارج شیٹ دیدیا جائے ، تو اس سلسلے میں اقدام کئے جا رہے ہیں اور چونکہ چیئرمین نے اسے پہلے suspend کر دیا اور پھر بعد میں اسے اپنے احکام کو rescind کرنا پڑا کیونکہ یہ خلاف قانون تھا ، اس لئے اس سلسلے میں کمشنر کو مزید ہدایات دی جا رہی ہیں کہ وہ جلد از جلد اقدامات کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جب اسکو برخاست کیا گیا اور جسکے بارے میں آپ اب یہ فرماتے ہیں کہ یہ Removal from service تھا ، ملازمت سے محض علیحدگی تھی اور اسکی وجہ ان پر رشوت خوری اور غبن کے الزامات تھے ، تو کیا جناب وزیر بلدیات مجھے از راہ کرم یہ بتائیں گے ۔ میں نہیں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں کوئی بدمزگی پیدا کروں ، اسی لئے کسی پر ذاتی حملہ نہیں کرنا چاہتا ہوں ۔ کیا آپ نے کوئی ایسا انتظام کیا ہوا ہے کہ اپنے طور پر کسی اہلکار کے اخلاق اور اطوار کے بارے میں آپ معلومات حاصل کر سکیں ، یا آپ کے محکمے میں ایسا کوئی انتظام ہے ، اگر نہیں تو کیوں ۔

وزیر بلدیات—جناب والا ۔ ہمارے پاس تو یہی انتظام ہے کہ وہاں کے نمائندے ذکر فرماتے ہیں ، بنیادی جمہوریت کے ممبران اس سلسلے میں ذکر فرماتے رہتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے اور جہاں آپ کو اس حقیقت کے علم ہونے پر تکلیف پہنچی ہوگی ، اس سے کہیں زیادہ مجھے اس بات کا احساس ہے ، لیکن بات یہ ہے کہ قانون کے تحت اسکا فیصلہ کیا جانا ہے اور آپ نے جو حقائق ارشاد فرمائے ہیں اور جو بظاہر معلوم ہوتے ہیں کہ درست ہیں ۔ میں نے ''بظاہر'' اس

لئے کہا ہے کہ قانون کے مطابق مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں ابھی declare کر دوں کہ یہ آخری چیز ہے لیکن جو بظاہر درست معلوم ہوتے ہیں اور اگر تحقیقات کے بعد بھی یہ درست معلوم ہوں تو اس شخص کو سخت سے سخت سزا دیجائیگی ۔

خان اجون خان جدون—جناب والا ۔ جناب وزیر صاحب نے یہ جو فرمایا ہے کہ وہ ابھی Show Cause Notice دیں گے اور اسکے بعد اس کے خلاف کارروائی کریں گے ، تو کیا انہوں نے یہ معلومات نہیں کی ہیں کہ جو شخص سرکاری ملازمت سے remove ہو چکا ہو ، اسے آپ ملازمت سے straightaway برطرف کر سکتے ہیں اگر اس نے اپنی تقرری کے وقت اس بات کو چھپایا ہو اور Show Cause Notice تو اس وقت دیا جاتا ہے جب کسی محکمے میں دوران ملازمت اس نے کوئی غلط کام کیا ہو ۔ کیا آپ اس سلسلے میں Legal Department سے مشورہ لیں گے ۔

وزیر بلدیات—جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں آپ کی اجازت سے سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کا حوالہ دیتا ہوں اور قواعد میں یہ چیز باقاعدہ طور پر موجود ہے کہ یہ مواقع ان کو دیئے جاتے ہیں لیکن سپریم کورٹ نے یہ hold کیا ہے کہ اگر کسی قانون میں اس بات کے متعلق باقاعدہ دفعات موجود نہ بھی ہوں تو بھی انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہم ہر قانون میں ان الفاظ کو پڑھیں گے کہ

"No man will be condemned unheard"

اور میں نے اسی لئے عرض کیا ہے کہ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ بظاہر تو یہ درست معلوم ہوتا ہے لیکن ثبوت کے لئے کچھ طریق کار مقرر ہے یعنی اگر کوئی شخص آج قتل کر دیتا ہے اور ہم یہ جانتے بھی ہوں کہ اس نے قتل کیا ہے تو بھی ہم اسے پھانسی پر فوراً نہیں

لٹکا دیتے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ خواہ ہم یہ جانتے ہوں کہ ابن نے قتل کیا ہے ۔

Mr. Speaker : Next question.

CHICHAWATNI MUNICIPALITY, DISTRICT SAHIWAL

*5642. **Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state the income of Chichawatni Municipality, District Sahiwal from 1st July 1966 to date and the expenditure incurred by the said Municipal Committee on education and health during the said period?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): The requisite information is given below:—

		Rs.
(*a*) Income of Municipal Committee, Chichawatni from 1st July 1966 to 31st May 1967	...	12,02,824
(*b*) Expenditure for the said period—		
(*i*) Education	...	2,49,216
(*ii*) Health	...	2,21,871
Total	...	4,71,087

CHICHAWATNI–OKANWALA ROAD

*5650. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that about two miles portion of Chichawatni-Okanwala road was constructed by District Council Sahiwal sometime ago;

(*b*) whether it is a fact that the said portion of the road became unserviceable after month's time, if so, the action taken by the District Council against the contractor to whom the said construction work was entrusted?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes; one mile 7 furlongs Chichawatni. Okanwala Road was metalled by District Council Sahiwal in September, 1966.

(b) The portion of the road in question is in serviceable condition. However some patches appeared which were being repaired. The security money of the Contractor is lying with the District Council which will be released after due satisfaction of the Department. Moreover the final payment of the Contractor for this work has not been made so far, and the same will be done when the work is found according to specifications. The patches are being repaired.

چودھری محمد نواز - وزیر صاحب نے جواب میں فرمایا ہے کہ The portion of the roads in question is that it is in serviceable condition میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جو جواب انہوں نے دیا ہے کیا یہ حقیقت کے منافی نہیں - اصل پوزیشن یہ ہے کہ سوا سال سے وہ سڑک بند ہے - جب اس پر ٹریفک شروع ہوتا ہے ، یا کوئی ٹرالی ، یا کوئی چھکڑا گذرتا ہے تو سڑک آگے کو چلنا شروع ہو جاتی ہے - مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ سڑک کے جس حصہ کو انہوں نے کہا ہے کہ serviceable condition میں ہے وہ آٹھ ماہ سے بند پڑی ہوئی ہے - اس پر بڑے بڑے درخت کاٹ کر رکھ دئے ہیں اس کے متعلق ان کا کیا ارشاد ہے -

وزیر بلدیات - جب وہ خود فرماتے ہیں تو میں کیا عرض کر سکتا ہوں اگر میں چیلنج کروں گا تو یہ مناسب نہیں ہو گا - وہاں پر جو بڑے بڑے درخت پڑے ہیں میں آپ کی بات تسلیم کرتا ہوں اور ڈسٹرکٹ کونسل کو حکم دوں گا کہ وہاں سے درخت اٹھا دئے جائیں -

چودھری محمد نواز - وہاں پر درخت پڑے ہیں اس وجہ سے وہ سڑک بند نہیں درخت گر کر سڑک بند نہیں ہوئی بلکہ درخت کاٹ کر سڑک پر رکھے گئے ہیں تاکہ سڑک استعمال نہ کی جا سکے -

وزیر بلدیات - میں ہدایات جاری کر دوں گا کہ ایم پی اے مسٹر نواز نے جس سڑک کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ بند ہے اور وہاں لکڑی وغیرہ رکھی ہوئی ہے یا درخت پڑے ہیں وہ وہاں سے اٹھا دئیے جائیں -

چودھری محمد نواز - درختوں کے ہٹانے کی بات نہیں سڑک کو ٹھیک کرائیں -

وزیر بلدیات - سڑک کی جو پوزیشن ہے وہ تو بتا دی ہے -

چودھری محمد نواز - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ سڑک خراب ہے - جب ٹریفک گذرتی ہے تو سڑک آگے کو چلنا شروع کر دیتی ہے -

وزیر بلدیات - تعجب ہے کہ لوگ یا ٹریفک جب سڑک پر سے گذرتی ہے اور سڑک آگے کو چلتی ہے پھر تو آپ کو مبارک ہو -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - چودھری نواز صاحب کی وضاحت اور حقیقت حال کے بیان کرنے کے بعد کیا وزیر بلدیات ڈسٹرکٹ کونسل سے وضاحت طلب کریں گے کہ وہ سڑک unserviceable ہے یا serviceable ہے -

وزیربلدیات - آپ کے سوال کا جواب دینا تو بڑا ticklish ہو جاتا ہے - آپ تو ماشاالله اپنی مرضی کے مطابق سوالات کو پڑھتے ہیں -

---

METALLING ROAD FROM IQBAL NAGAR TO KAMAND IN DISTRICT SAHIWAL

***5658. Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that road from Iqbal Nagar to Kamand in District Sahiwal was to be metalled during the years 1956-57 and 1957-58 by the District Council, Sahiwal :

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative, the mileage of the said road alongwith the mileage of the said road on which only soling work was done ;

(*c*) the total amount allocated therefor and actual expenditure incurred on it ;

(*d*) whether it is a fact that work done on the said road was unsatisfactory, if so, the action Government have taken in the matter ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Only a portion of 5 miles out of the total length of 18 miles of the road was proposed to be metalled during the period.

(*a*) The entire length of 18 miles of the said road was soled.

(*c*) An amount of Rs. 2,28,517 was spent by the District Council on soling work.

(*d*) The work done by the P.W.D. and was in satisfactory condition at that time. As such there was no necessity of taking any action on that account.

چودھری محمد نواز ۔ میرا سوال نمبر ۵۲۶۵ جو ۱۵ جون کو آیا تھا اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ the remaining portion of the said road is brick paved. اور پھر وہ فرماتے ہیں کہ اس کی condition تسلی بخش ہے ۔ لیکن اصل پوزیشن جو ہے وہ اس کے بالکل برعکس ہے ۔ soling لگائی گئی تھی لیکن وہ ٹھیک نہیں تھی ۔ وہ بالکل ٹریفک کے قابل نہیں اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو جواب دیا گیا تھا وہ اور تھا اور اب جو کچھ فرمایا ہے یہ اور ہے اس کی کیا وجہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دونوں سوالات کا حوالہ دے کر آپ unstarred question بھیج دیں ۔

PETROL PUMPS CONSTRUCTED IN THE VICINITY OF MIANI SAHIB GRAVEYARD ON BAHAWALPUR ROAD AND LYTTON ROAD NEAR MOZANG

*5791. **Mian Muhammad Shafi**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the number of petrol pumps constructed in the vicinity of Miani Sahib Graveyard on Bahawalpur Road and Lytton Road near Mozang duly sanctioned alongwith justification for allowing their setting up there;

(*b*) whether it is a fact that the construction of the above said petrol pumps is not only against the bye-laws of the Miani Sahib Graveyard but is a source of inconvenience for the smooth flow of traffic; if so, the names and designations of Officers who have accorded approval for these constructions ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Watto): (*a*) There is no petrol pump constructed in the vicinity of Miani Sahib Graveyard, on Bahawalpur Road. However, there is one petrol pump on Lytton Road belonging to ESSO Firm. This was installed in 1951. There was no other petrol pump at that time in this locality, therefore, its installation was justified.

(*b*) No. It is not against Mian Sahib Graveyard Act as this Act came into existence in 1962. This petrol pump existed before 1962. It is not a source of inconvenience to the smooth flow of traffic.

No. Objection Certificate was given by Mr. Ahmad Raza Khan, P.C.S., who was the then District Magistrate, Lahore (now Commissioner, Sargodha Division). Before issuing a No Objection Certificate, he obtained a report from the S.S.P., Lahore and from the Chairman, L.M.C if the site fell in the area of the L.M.C.

میاں محمد شفیع - جناب والا - اس فہرست میں جو جواب چھپا ہوا ہے وہ ایک فیصد بھی صحیح نہیں اور حقائق کے بر عکس ہے - اس لئے میں تمام حقائق عرض کرتا ہوں -

لٹن روڈ پر ۱۹۶۲ء سے دو پٹرول پمپ چل رہے ہیں - ایک ESSO کا اور دوسرا برما شیل کا - ان کے درمیان ایک فرلانگ کا فاصلہ ہے - چھ

ماہ ہوئے دو پمپ بہاولپور روڈ اور لٹن روڈ پر منظور کئے گئے - ایک میانی صاحب قبرستان کے اندر اور ایک بہاولپور روڈ کے اوپر - جب وہاں کے لوگوں نے شور مچایا تو افسران بالا نے لٹن روڈ والے پمپ کے لئے جو ٹینک وغیرہ کھودے گئے تھے وہ اٹھوا دئے - لیکن بہاولپور روڈ والا پٹرول پمپ مکمل ہو چکا ہے - آپ بھی کئی بار ادھر سے گذرے ہوں گے اور آپ نے دیکھا ہو گا - یہ پٹرول پمپ نیشنل آئل کمپنی نے دیا ہے - اب ایک آدھ ہفتہ کے بعد اس کی opening ceremony ہو گی اور پٹرول بیچنا شروع کر دیں گے - وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ بہاولپور روڈ پر کوئی پٹرول پمپ نصب ہی نہیں کیا گیا - کیا آپ کا جواب ان حقائق کی روشنی میں درست ہے -

وزیر بلدیات - جہاں تک فاضل ممبر کی اس بات کا تعلق ہے - ایک پٹرول پمپ میانی صاحب میں بغیر اجازت حاصل کئے اور No objection certificate حاصل کئے تعمیر کرنا شروع کر دیا گیا تھا - جب یہ بات ہمارے نوٹس میں آئی تو اسے روک دیا تو جیسا کہ فاضل ممبر نے فرمایا ہے کہ اسے اٹھوا دیا گیا ہے - اور جہاں تک دو پٹرول پمپوں کا تعلق ہے جن کا معزز ممبر نے ذکر کیا ہے اس کا جواب دے دیا گیا ہے کہ

there is no Petrol Pump constructed in the vicinity of Miani Sahib Graveyard.

اس بارے میں فاضل ممبر کا ارشاد بجا ہے لیکن اس میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے کہ وہ vicinity کے معنی کیا لیتے ہیں - اس بات کے متعلق کل شام خاص بحث ہوئی کہ قبرستان کے پاس ایک سڑک ہے اس کے پاس کچھ ایریا بہاولپور ایسٹیٹ کا ہے یہ پٹرول پمپ بہاولپور ایسٹیٹ میں بنا ہوا ہے - جو کہ قبرستان کی حدود میں نہیں - vicinity سے انہوں نے یہ مراد لی ہے کہ قبرستان کی حدود میں ہے قبرستان کی حدود میں جس کی تعمیر

کی جا رہی تھی اسے ختم کر دیا گیا ہے - یہ پٹرول پمپ ایسی جگہ پر ہے جہاں سامنے آبادی ہے اس کے دائیں طرف آبادی ہے - اور یہ قبرستان سے الگ ہے اب یہ دیکھنا ہے کہ vicinity کس کو کہتے ہیں vague term کے مطابق vicinity کے معنی قریب کے ہیں - یہاں vicinity سے مراد یہ ہے کہ میانی قبرستان کی حدود میں نہیں بلکہ قریب ہے -

میاں محمد شفیع - آپ نے پہلے تو یہ فرمایا ہے کہ بہاولپور روڈ پر کوئی پٹرول پمپ نہیں لگایا گیا اور یہ کہ قبرستان کے قریب کوئی پٹرول پمپ نصب نہیں کیا گیا - اب آپ نے یہ فرمایا ہے کہ پٹرول پمپ لگایا ہے - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ یہ پٹرول پمپ میانی قبرستان کی حدود کے اندر ہے اور بہاولپور روڈ کے اوپر ہے - اس سے ٹریفک میں بڑی روکاوٹ پیدا ہو رہی ہے - اور میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ سارٹیفیکیٹ دیتے وقت ان باتوں کا کیوں خیال نہیں رکھا گیا -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - وہ میانی صاحب کے قبرستان کی حدود کے اندر نہیں ہے - فاضل ممبر vicinity کے معنی وہ نہ لیں جو وہ لے رہے ہیں - جو میں نے عرض کیا ہے اس سے فاضل ممبر یہ مطلب لیں کہ اس کے کتنا قریب ہے تو درست ہو گا - میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ میانی صاحب کے قبرستان کے حدود میں نہیں ہے -

---

SALARIES AND ALLOWANCES OF OFFICERS AND STAFF OF K.D.A.

*5885. **Mr. Zain Noorani:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the amount spent every month by way of salaries and allowances of the Officers and Staff of the K.D.A.;

(*b*) the number of persons employed by the K.D.A. both as Officers and otherwise ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Rs. 9,31,509.67 are spent each month on an average as pay and allowances of the officers and staff on the regular establishment of K.D.A.

(*b*) There are 256 Officers and 5408 Subordinates employed in K.D.A. excluding work-charged staff.

Let me mention here that K.D.A. has been treating the work-charged staff who have put in a service of three years or more as regular staff which otherwise would have been work-charged but because these people have been in service for three years or more they have been treated as regular staff.

Mr. Zain Noorani: Work-charged staff or otherwise the fact remains that the monthly bill of the salary and allowances of officers and staff of K.D.A., as per answer, is Rs. 9,31,509.67, at the same time the annual budget allocation for Karachi being ten crores of rupees, would it not be correct to state that during the last ten years the people of Karachi have had to lose one year's entire allocation of development fund merely on the salaries of the K.D.A. staff and officers ?

Minister of B.D. and Local Government: Well the persons who are required to render service are bound to be paid.

Mr. Zain Noorani: I am talking about the figures. The monthly salary and allowances of the K.D.A. staff and officers comes to more than nine lakhs per month whereas the annual allocation of development fund is ten crores on an average.

Mr. Speaker: The Member can draw his own conclusion.

BUS STANDS IN GUJRANWALA CITY

*6012. **Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the date on which the Bus Stands were shifted from inside Gujranwala City to the new site proposed for the General Bus Stand;

(*b*) whether the New General Bus Stand has been constructed; if not, raesons therefor and the time by which it is proposed to be constructed ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) 6th June 1961.

(*b*) The reasons for delay is that the proposed stand was to be constructed jointly by the Improvement Trust and the Municipal Committee on certain conditions. Those conditions could not be fulfilled and so the delay occurred.

An agreement has now been reached and Municipal Committee is expected to undertake the construction work soon. It is not possible to indicate time of completion at this stage.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے جیسا کہ ٦ جون ١٩٦١ء کو بس سٹینڈ کو shift کیا گیا اور اس کو آج تقریباً ٦ سال ہو چکے ہیں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ jointly امپروومنٹ ٹرسٹ اور میونسپل کمیٹی کے درمیان جو شرائط تھیں ان کے مطابق فیصلہ ہونا تھا جو نہ ہو سکا تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی شرائط تھیں جن کے طے کرنے کے لئے ٦ سال کا عرصہ درکار تھا -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - بات یہ تھی کہ امپروومنٹ ٹرسٹ نے زمین مہیا کرنی تھی - میونسپل کمیٹی کا تقاضا یہ تھا کہ free آف چارج زمین لی جائے امپروومنٹ ٹرسٹ کا تقاضا تھا کہ نہیں• پیسے سے لی جائے تو اس مسئلہ میں چونکہ پیسے کا معاملہ تھا اس لئے دونوں طرف سے اس مطالبہ کی پرزور حمایت کی جاتی رہی آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ زمین امپروومنٹ ٹرسٹ ٣٠ سال کی lease پر میونسپل کمیٹی کو دے دے گی اور میونسپل کمیٹی اس پر اڈہ تعمیر کر لے گی -

چودھری محمد نواز - جناب والا - جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ

"An agreement has now been reached and Municipal Committee is expected to undertake the construction work soon."

وہ جو agreement امپروومنٹ ٹرسٹ اور میونسپل کمیٹی کے درمیان ہوا ہے وہ کس تاریخ کو ہوا ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - فاضل ممبر نے اس کی exact تاریخ نہیں پوچھی تھی اس لئے میں اس کی تفصیلات نہیں بتا سکتا بہر حال agreement ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں میونسپل کمیٹی مناسب اقدامات کرے گی اور ہم یہ ہدایت جاری کریں گے کہ اس پر زیادہ وقت اور نہ ضائع کیا جائے۔

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے اور جیسا ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ ہم ہدایت جاری کریں گے تو میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ہدایات کب جاری کریں گے کیا یہ مہینوں کا کام ہے یا سالہا سال کا کام ہے۔

وزیر بنیادی جمہوریت - یہ تو ہم نے اس لئے کہدیا کہ فاضل ممبر کو credit مل جائے اور ہم فاضل ممبر کو credit دے سکیں ورنہ اس credit دینے سے پہلے بھی ہدایات جاری کی جائیں گی۔ کیا آپ کریڈٹ لینا نہیں پسند کرتے۔

چودھری محمد نواز - اس کے لئے پہلے ۶ سال کا عرصہ لگ چکا ہے۔

وزیر بنیادی جمہوریت - اگر اس کے بارے میں پہلے کسی نے غلطی کر دی تو اب اس کا کریڈٹ آپ لے لیجئے۔

REPAIRING AND WIDENING ROADS IN MULTAN DIVISION

*6069. **Mian Nazeer Ahmad**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the total mileage of roads of the Local Bodies in the Multan Division as was proposed to be repaired and widened during 1965-66 and 1966-67;

(*b*) the total mileage of roads out of that mentioned in (*a*) above which has been repaired and widened in 1965-66 and from 1st July 1966 to-date;

(*c*) the amount that was allocated for the said purpose and the amount spent;

(*d*) the mileage of roads out of that mentioned in (*b*) above which was repaired and widened by local population on self-help basis ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

Year	Total mileage of roads of the local bodies in Multan Division as was proposed to be repaired and widened		Total mileage of roads out of that mentioned in (*a*) which has been repaired and widened		The amount that was allocated for the said purpose and spent		The mileage of roads out of that mentioned in (*b*) which was repaired and widened by local population of self-help basis	
					Allocation	Amount spent		
	(*a*)		(*b*)		(*c*)		(*d*)	
	Miles	Furlongs	Miles	Furlongs	Rs.	Rs.	Miles	Furlongs
1965-66 ...	447	5	417	5	16,29,477	10,94,720	67	4
1966-67 ...	511	3	437	3	23,18,939	10,19,551	...	...

CONSTRUCTION OF NEW ROADS IN MULTAN DIVISION

***6078. Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state the total amount allocated for the construction of new roads of the Local Bodies in Multan Division during 1965-66 and 1966-67 and the amount that has been spent therefrom during 1965-66 and from 1st July 1966 to-date ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The requisite information is given below :

Year	*Total amount allocated for the construction of New Roads*	*Amount spent*
	Rs.	Rs.
1965-66	33,14,805	28,09,655·87
1966-67 (from 1st July 1966 to date).	28,66,399	12,40,800·00

PURCHASE OF CARS FOR CHAIRMEN OF MUNICIPALITIES IN WEST PAKISTAN

***6207. Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of (*i*) First Class and (*ii*) Second Class Municipalities in West Pakistan ;

(*b*) the names of 1st class Municipalities the Chairmen of which are entitled to the use of cars purchased for them out of the funds of the Municipalities ;

(*c*) the names of second class Municipalities the Chairmen of which are entitled to the use of cars purchased for them out of the funds of the Municipalities ;

(*d*) when did the Landhi-Korangi Municipality (2nd class) officially come into existence and what were the funds made available to it by the Government and the date on which these were sanctioned and placed at the disposal of the said Municipality ;

(*e*) whether it is a fact that one of the first things purchased out of the said funds by the Chairman of Landhi-Korangi Municipality was a car for his own use ;

(*f*) if answer to (*e*) above be in the affirmative, the cost, make and model of the said car ;

(*g*) whether it is a fact that the said car was purchased by the Chairman under his own powers and not by a resolution passed by the said Municipality ;

(*h*) the name of the office of the present Chairman, Landhi-Korangi Municipality was holding before his present assignment and whether (*i*) he was then entitled to full time use of an official car and (*ii*) did he then possess a car of his own ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) A list containing the names of 1st Class and 2nd Class Municipalities in West Pakistan is placed on the Table of the House.*

(*b*) First Class Municipalities, Chairmen of which are authorized by the competent authority to the use of cars purchased out of funds of the Municipalities, are as under :

Sukkur
Karachi Municipal Corporation.
Multan.

**Please see Appendix II at the end.*

Lahore Municipal Corporation.

Gujranwala.

Sialkot.

Rawalpindi.

Murree.

Sargodha.

Lyallpur.

Hyderabad.

(*c*) 2nd Class Municipalities, Chairmen of which have been authorised by the Competent Authority to the use of cars purchased out of the funds of Municipalities, are as follows :—

Rahimyar Khan.

Jacobabad.

Khairpur.

Okara.

Sahiwal.

(*d*) The Landhi-Korangi Municipal Committee came into existence with effect from 5th March, 1966. Government sanctioned a grant-in-aid of Rs. 50,000 in favour of the Municipality under their order No. SOVIII-BUD. VI-I/65, dated June, 1966 which was placed at the disposal of the Municipal Committee on 29th June, 1966.

(*e*) No. This is not a fact. An amount of Rs. 13,485·26 was spent out of this grant for the purchase of Office furniture, stationery, type-writing and cyclostyling machines and pay of staff etc. before the purchase of the car in question on 16th August, 1966.

(*f*) The car purchased for the official use of the Chairman was Ford Cortina, 1966 Model at a cost of Rs. 18,425.

(*g*) No. The Municipal Committee provided an amount of Rs. 20,000 for its purchase under its resolution No. 4 dated 31st July, 1966.

(*h*) Before his appointment on deputation as Chairman, Landhi-Korangi Municipal Committee he was holding the post of Section Officer in the Basic Democracies, Social Welfare and Local Government Department. (*i*) No. He was not then entitled to full time use of an official car.

(*ii*) No. He did not possess a car of his own.

Sir, I would like to add one thing in the answer and that is that instead of 71 Municipalities there should be 74 Municipalities. It is just a technical thing.

Mr. Zain Noorani : What is the technical error ?

Minister of Basic Democracies and Local Government : The names of three Municipal Committees were inadvertently omitted.

Mr. Zain Noorani : Which ones?

Minister of Basic Democracies and Local Government : Landhi-Korangi, Sadiqabad and Abbottabad. This should have been printed in this list but somehow they were omitted. Instead of 71 it should be 74.

Mr. Zain Noorani : Is it the only place where they have been left out ?

Minister of Basic Democracies and Local Government : Yes.

Mr. Zain Noorani : Part 'c' of the answer supplied over here states :

"2nd Class Municipalities, Chairmen of which have been authorised by the Competent Authority to the use of cars purchased out of the funds of Municipalities, are as follows :—

Rahimyar Khan.
Jacobabad.
Khairpur.
Okara.
Sahiwal.

Hence from the answer is it correct that the Chairman of the Landhi-Korangi Municipality was not authorised by the competent authority to purchase a car from the funds of the Municipality prior to the actual making of the purchase ?

Minister of Basic Democracies and Local Government : The answer is 'yes'.

Mr. Zain Noorani : In the answer it has been stated that the car in question was purchased on 16th August 1966 at a cost Rs. 18,425/- and that the Municipality sanctioned this under Resolution No. 4 dated 31st July, 1966.

My supplementary is, if it is proved from the record of Ali Autos, Karachi, that the delivery of the carriage was taken and the actual trans-

action took place before the sanction (contained in Resolution No. 4 dated 31st July, 1966) and the payment was made subsequently, would you take action against this Chairman ?

Minister of Basic Democracies and Local Government : Yes, I will.

PLOTS ALLOTTED BY BALLOT BY K. D. A. (KARACHI) IN GULSHAN SCHEME

*6219. **Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total number of plots so far allotted by ballot by the K. D. A. (Karachi) in the Gulshan Scheme ;

(*b*) the total number of plots allotted without balloting under the discretionary quota of the Governing Body of the K. D. A. in the said scheme ;

(*c*) the names and addresses of allottees of plots mentioned in (*b*) above alongwith the size of the plot allotted to each ;

(*d*) what was the criteria on which a person qualified to be allotted a plot mentioned in (*b*) above ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The total number of residential plots allotted by ballot is 655.

(*b*) The total number of plots so far allotted under the discretionary quota of the Governing Body of K.D.A. is 209 (including offer of allotment to 99 Journalists of Karachi).

(*c*) The required details of (*b*) above, are given in Appendices A,* B,* and C.*

(*d*) No hard and fast rules have been laid down. Every case is considered on its merits.

I may also inform the Member that the latest position is that under the instructions of the Governor a stay order has been issued so far as the discretionary quota of the K.D.A. is concerned till further orders, and the

---

**Please see Appendix III at the end.*

Government intend as a matter of fact to consider the policy of all the Improvement Trusts and K.D.A. about this discretionary quota.

Mr. Zain Noorani : Sir, before I ask any supplementary on th is (Well, most of it is over since the Governor has been kind enough to do so) but anyhow the House should be taken into confidence, and in order to do that what is the difference between the lists 'C' and 'D' ? Both of them are the same thing. Why have they been split up ?

Minister of Basic Democracies : Pardon.

Mr. Zain Noorani : At age one, the list, which you have supplied, gives the names and addresses of the plot holders : "Category 'D' 1000 sq. yds. —Allotment of Plots in Gulshan-e-Iqbal Scheme No. 24 to individuals out of 10% Government Body's Discretionary Quota" ; and then again at page 7 "Statement of plots allotted out of Governing Body's discretionary quota" is given.

Minister of Basic Democracies : "Statement of plots....."

Mr. Zain Noorani : There is no difference. They have been split unnecessarily. Then again the House is being confused inasmuch as there is no continuity. In the case of 1000 sq. yds. plots.....

Mr. Speaker : Let him reply to your first supplementary.

Mr. Zain Noorani : What I am trying to explain is as to what is the discrepancy in the two. On page 1 in the statement of 1000 sq. yds. allottees upto S. No. 21 are shown, and in the appendix.....

Mr. Speaker : Mr. Zain Noorani, on the first page, at item No. 21, it is Mr. Muzaffar Ahmad.

Mr. Zain Noorani : If you see, Sir, it is about 1000 sq. yds. whereas at the last page the heading is "Addition in category (D) 1000 sq. yds." and the entire list.....

Mr. Speaker : It is category 'D' 1000 sq. yds.

Mr. Zain Noorani : Category 'D' Sir. Again when you go to page 7, that is again 1000 sq. yds. and instead of starting from No. 22, they have started from 34.

Mr. Speaker : At page 7.

Mr. Zain Noorani : At page 7 on the top Sir.

Mr. Speaker : It is Appendix 'C'—Statement of plots allotted out of G. B's discretionary quota."

Mr. Zain Noorani : No Sir. Kindly see the last but one page rather.

Minister of Basic Democracies : Sir, the position about that is that originally in the Answer the total number of plots was 209, and when we received that information, some plots were allotted after that, and because I had instructed my staff to give the latest position always, this was the latest position. Only perhaps 37 or more plots, which were allotted during these days, they have been given in this list.

Mr. Zain Noorani : Sir I am trying to help the Minister concerned, because ten plots will be left in between ; when you leave a category at 21 and again you start at No. 31, there is a difference of ten plots in between.

Minister of Basic Democracies : It should have started like that ?

Mr. Zain Noorani : It should have started from 22, but since they started from 31, subsequently somebody is bound to add ten names and then they will be given away.

Minister of Basic Democracies : This is not clear Sir.

Mr. Speaker : At page 1, Serial No. 21 is there.

Mr. Zain Noorani : Now when you start on second last page, obviously they should start from 22 as in the case of other categories.

Minister of Basic Democracies : It should not have started from No. 1 ?

Mr. Zain Noorani : It should not have started from No. 31.

Mr. Speaker : Isn't it 34 ?

Mr. Zain Noorani : I am sorry Sir, you are right ; instead of 22, it starts from 34, which means 12 plots would be given away, distributed or allotted without your knowledge or without the knowledge of the Governor.

Minister of Basic Democracies : The question is not very clear Sir. Since the Question Hour is now over, if the Member comes over to me, we will discuss it in detail.

مسٹر سپیکر - آپ پہلا صفحہ دیکھیں اس کے بعد آخری صفحہ دیکھیں اور اس کے اوپر appendix میں لکھا ہوا ہے - اس سے بھی آگے چلئیے -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - مجھے اجازت دی جائے - مجھے جناب والا - افسوس ہے کہ آخر میں لگنے کی بجائے وہ دوسری طرف لگا ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - بی (۳۴) سے شروع ہوتا ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - تو ان کا یہ خیال ہے کہ یہ درمیان میں نہیں ہونا چاہئے -

Mr. Zain Noorani : Sir, before you end the Question Hour, the Governor having been kind enough to stay all further allotments of plots under the discretionary quota, would the Minister consider "staying" the giving or possession of land to those who have already been allotted under this list, in any case where possession has not been given, till such time as the entire policy is reviewed ?

Minister of Basic Democracies : About that I cannot commit, but for the future allotment the stay order has been issued. About the orders which have been passed, I feel we should honour them.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - یہ صفحہ ۳۴ پر جناب والا - میرے سوال کا جواب دیا ہے اور ایک دو جوابات میں سمجھتا ہوں کہ وہ ارادتاً ھضم کر لئے گئے ہیں - اے اور بی کا جواب تو دیا گیا ہے اور سی اور ڈی کو یہ ھضم کر گئے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - کونسا ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی - صفحہ ۳۴ کو دیکھ لیجئیے - وہ جوابات جنکا میں نے حوالہ دیا ہے بغیر ڈکار کے وہ نگل گئے ہیں - حالانکہ ان کے گلے میں وہ کانٹے کیطرح اٹکے ہوئے ہیں -

وزیر خوراک وزراعت - فاروقی صاحب کانٹا نہیں پھول ہیں -

Minister of Basic Democracies : The answer is already here.

مسٹر سپیکر - سی ڈی اور ای کا بھی جواب ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - صفحہ ۳۷ پر میرے سوال کا جواب جو دیا ہے وہ غلط ہے - میں چاہتا ہوں کہ اس پر نظر ثانی فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - فاروقی صاحب یہ کیسے آپ نے فرمایا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - میرا خیال ہے کہ ان کو اب سمجھ آگیا ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - مجھے افسوس ہے کہ میرا چشمہ بدل گیا ہے -

Mr. Zain Noorani : Sir, yesterday I had pointed out about a question of mine relating to Muslim Cess, which I had addressed to the Revenue Department, and which had been referred to the Basic Democracies Department , and about which susbequently I had seen you in your Chamber I wish to point out over here today that I have got the necessary documentary evidence that this cess is being collected by the Revenue Department, and I have here a bill for Rs. 1597.25 for revenue out of which Rs. 99.81 is for Muslim Cess. From this it is evident that this subject is for the Revenue Department. If there is any confusion, then both the Ministers being present over here, it should be sorted out, and before the end of the Session, a date be fixed for the answer.

Mr. Speaker : I will decide about this question today.

Mr. Zain Noorani : My only request is that before the Session ends, I should be given some sort of an answer.

Mr. Speaker : Will the Member please hand this paper over to the Secretary ?

(Papers were handed over to Secretary)

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up the Short Notice Questions. The first question is from Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani.

Yes, Khakwani Sahib.

Construction of Ghafoorwah Luddan Road

***7801. Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the construction of Ghafoorwah Luddan Road in Vehari Tehsil was approved by the Project Committee, Multan under PL-480 rural works programme in 1964 ;

(*b*) whether it is a fact that the said road was given top priority and was to be constructed during 1964-65 ;

(*c*) whether it is a fact that the construction and the priority fixed by the Project Committee Multan was approved by the District Council, Divisional Council and the Government ;

(*d*) whether it is a fact that the construction of the said road was not undertaken due to some unavoidable circumstances during 1964-65 and was taken up in 1965-66 which was again approved by the Project Committee and District Council, Multan ;

(*e*) whether it is a fact that Rs. 35,000 were allocated for construction of the abovesaid road ;

(*f*) whether it is a fact that due to the shortage of funds received by Government the rural works programme was reviewed by the Project Committee Multan in February, 1966 ;

(*g*) whether it is a fact that the said Project Committee again recommended construction of Ghafoorwah Luddan Road and gave it preference to Ghuppar Hatta Road which was recommended to be undertaken during 1967-68 ;

(*h*) whether it is a fact that the District Council concerned postponed construction of Ghafoorwah Luddan Road and decided to spend the allocated amount on the construction of Dhanot Road in Tehsil Lodhran ;

(*i*) whether it is a fact that after accepting the tenders for construction of the road mentioned in (*h*) above about Rs. 82,000 have been saved in year 1966-67 ;

(*j*) if the answers to (*a*) to (*i*) above be in the affirmative, whether Government intend to (*i*) construct Ghafoorwah Luddan Road during the current financial year ; (*ii*) utilize Rs. 82,000 on this road ; if not, why and (*iii*) release any amount under the Rural Works Programme ; if so, how much ;

(*k*) whether the said Project Committee or the said District Council are competent to revise the programme approved by Government without taking the prior sanction of Government ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. This road is in tehsil Vehari and was approved in the Six Year Road Programme specially prepared by District Council, Multan under R.W.P. from 1964—1970.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes. The Project Director, Rural Works Programme invited tenders for the construction of this road and the tenders were accepted in June, 1965. The road was to be completed within 6 months. Later on the Contractor and the Engineer reported that out of the total 5 miles road, for the first two miles no land was available because the concerned Zamindars were not willing to donate any land. The tenders were cancelled by the Project Director. The Road again could not be taken up in 1965-66 due to the non-availability of land.

(*e*) No such allocation was made.

(*f*) No. The meeting could not be held on that date due to the elections of Basic Democracies. The review of Rural Works Programme funds was made in Project Committee held on 1-11-66 and not in February, 1966.

(*g*) The construction of Ghafoorwah Luddan Road was approved in the District Project meeting held on 1-11-66 and the same was approved

by the District Council on 28-11-66 and in the subsequent meeting of the District Project Committee on 27th February, 1967. This road was given preference to Choper Hatta Road.

(*h*) Yes.

(*i*) No tenders have been called so far for the Dhanot Road in Tehsil Lodhran, and so the question of any savings does not arise.

(*j*) The present position is :—

(*i*) that the matter for the construction of this road was again referred to District Council for reconsideration. The District Council has decided in its meeting held on 29th May, 1967, that the matter should be referred again to the District Project Committee for recommendation. If the Project Committee and the District Council give approval for the construction of this road then it may be taken up subject to the availability of funds.

(*ii*) In view of answer given in (*i*) above question does not arise.

(*iii*) The Government has released 3¾ crores and the 1¼ crores is expected to be released by the end of the June, 1967.

(*k*) No. A Six Years Road Programme has been prepared for the District from amongst which the District Council determines priorities for the construction of roads, to be taken up annually. In view of the small allocation for 1966-67, and the delayed release of funds the road could not be taken up.

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی - جناب والا - یہ جو جواب دیا گیا ہے اس کا کچھ پورشن incorrect ہے اور کچھ پورشن ایسا ہے جسکا جواب صحیح نہیں دیا گیا - یعنی جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب نہیں دیا گیا - incorrect کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو ڈسٹرکٹ سے آخری جواب آیا ہے اس میں حصہ (۵) کے جواب میں ایک طرف تو وہ کہتے ہیں -

"No allocation was made."

اور اس سے پہلے وہ کہتے ہیں -

"The Project Director, Rural Works, invited tenders for the construction of this road and the tenders were accepted in June 1965. The road was to be completed within six months."

میں جناب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ایلوکیشن نہ تھے تو یہ ٹینڈر کیوں مانگے گئے اور اسے ۶ ماہ میں ختم کرنے کا قصد کیوں کیا گیا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت - میں اس بارہ میں دیکھوں گا ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی - آگے انہوں نے فرمایا ہے کہ ویسٹ ونگ میں ۳۰ جون سے پہلے ڈیڑھ کروڑ روپیہ ریلیز کیا جا رہا ہے ۔ اس رقم میں ملتان کا جو حصہ ہے کیا اس میں سے اس سڑک کو اولین ترجیح دی جائیگی ۔

وزیر بنیادی جمہوریت - میں نے اس کیس کو دیکھا ہے ۔ پراجیکٹ کمیٹی نے اسے منظور کیا ہے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل ، ڈویژنل کونسل اور گورنمنٹ سب نے اس کی منظوری دی ہے ۔ مگر اس پر عمل درامد نہیں ہوا ۔ ہم ڈسٹرکٹ کونسل کو یہ ہدایت جاری کریں گے ۔ اس سال کے تو اب صرف دو دن رہتے ہیں ۔ آئندہ کے لئے دس کروڑ روپیہ مخصوص کر دیا گیا ہے ۔ ہم انہیں یہ ہدایات جاری کریں گے کہ وہ اس سال کی رقم سے یا اگلے سال کی رقم سے ، اگلے سال اس کام کو شروع کر دیں ۔ اور اسے جلد از جلد مکمل کر دیں ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی - جناب نے ۹ (الف) میں یہ دیکھ لیا ہوا ہے کہ پراجیکٹ کمیٹی نے اور ڈسٹرکٹ کونسل نے اور ڈویژنل کونسل نے اور گورنمنٹ نے اس کی منظور دے دی ہے ۔ گورنمنٹ کی منظوری کے بعد ڈسٹرکٹ کونسل کو کیا حق پہنچتا تھا کہ وہ اسے نا منظور کر دے ۔ جناب والا ۔ وہ فرما رہے ہیں کہ اس سال ڈیڑھ کروڑ روپیہ ریلیز کر دیا گیا ہے جب یہ سڑک سارے ڈسٹرکٹ میں پہلے سے منظور شدہ ہے تو پھر اسے سب سے پہلے کیوں نہیں شروع کیا گیا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت - آپ کو اس سال کے روپے سے یا اگلے سال کی رقم سے کچھ غرض نہیں ہونی چاہئیے - ہم ڈسٹرکٹ کونسل کو یہ ہدایات جاری کر دیں گے کہ اگلے سال سے اسے priority پر رکھا جائے اور اس پر کام شروع کر دیا جائے بہر حال اس پر کام شروع ہو جانا چاہئے -

میاں محمد شفیع - جناب والا - وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کو ہدایت کی جائیگی کہ وہ اس کام کو ترجیح دیں کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ نئے سال میں سب سے پہلے اس کام کو ترجیح دی جاتی ہے جو نامکمل ہوتا ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - یہ کام تو ابھی شروع ہی نہیں ہوا - اگر شروع ہو جاتا پھر یقیناً اسے ہی ترجیح دی جاتی - اب میں فاضل ممبر سے ایک ضمنی سوال پوچھتا ہوں وہ جو زمین کے کے بارہ میں جھگڑا تھا کیا وہ زمین مل گئی ہے -

نوابزادہ غلام خان قاسم خاکوانی - وہ جھگڑا صاف ہو چکا ہے - میں آپ کا بہت مشکور ہوں -

Mr. Speaker : Next question.

TEXTILE UNIT SANCTIONED FOR BANNU DISTRICT

***7912. Nawabzada Rahim Dil Khan :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Textile Unit for manufacturing handkerchiefs and neckties etc. was sanctioned for Bannu District and the same was allotted to one Ahmed Industries, Laxmi Dass Street, Karachi for installation at Bannu ;

(*b*) whether it is a fact that foreign exchange to the extent of Rs. 50,000 was allocated to the said person for the import of the machinery in 1961 and a further sum of Rs. 50,000 in foreign exchange was allocated to him in 1963 for Balancing/Replacement of the unit ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether the said machinery was imported by him ; if so, (*i*) date and value of the imported machinery ; (*ii*) place where the machinery has been installed ; and (*iii*) in case the Unit has not been established at Bannu, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*i*) Against the first allocation, machinery arrived in Karachi in February, 1962. Against the second allocation, machinery arrived from Japan on 12th February, 1965. A sum of Rs. 173/- remained unutilized against the first allocation and Rs. 92/- against the second allocation. Thus the total value of imported machinery comes to Rs. 99,735/.

(*ii*) At Karachi.

(*iii*) The party has set up the unit at Karachi without Government permission. The case at the moment under active consideration of the Directorate of Industries for legal action against the party.

چودھری محمد نواز - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے جیسا کہ پہلے ۱۹۶۱ء میں allocation کی گئی اور ۱۹۶۲ء میں مشینری آ گئی اور وہ کراچی میں لگنی شروع ہو گئی - اس کے بعد دوسری allocation ۱۹۶۵ء میں کی گئی - کیا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو یہ علم نہ تھا کہ انہوں نے بجائے بنوں کے مشینری کراچی میں Install کرنی شروع کر دی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I think the Member has not heard me. The first allocation was made in 1961 and second was made in 1963 and not in 1965. The machinery arrived in Karachi in February 1962 and then on second foreign allocation, the machinery arrived in Karachi from Japan in February 1965. This is a fact that the person concerned installed machinery in Karachi without any information given to the Government or the Directorate of Industries.

خان اجون خان جدون - جناب والا - یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو پتہ نہیں ہے کہ وہاں پر انڈسٹری install ہو گئی ہے۔ کیا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایسا کوئی سٹاف نہیں ہے جو ایسی چیزوں کو دیکھے کہ مشینری کہاں سے آتی ہے اور کہاں install ہوتی ہے - جب پہلی allocation ۱۹۶۲ء میں پہنچ گئی تو کیا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا فرض نہیں تھا کہ وہ یہ دیکھے کہ یہ مشینری کہاں install ہو رہی ہے - کیا انہوں نے اس سلسلہ میں رپورٹ دی تھی اگر نہیں دی تھی تو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کیوں سو رہی تھی ؟

Parliamentary Secretary : Sir, actually I did not mean that it was not totally in the knowledge. I said without authorisation and sanction of the Industries Department, the machinery was installed. The Party was approaching the Industries Department for necessary sanction for Karachi. First, they approached in 1962 that necessary sanction should be given for Karachi as against Bannu, which was refused. Second time, the Party again approached for according sanction on compassionate grounds and the man stated that his uncle who was supposed to look after the affair at Bannu, was dead. That was again refused by the Directorate of Industries who had been throughout constantly making efforts to force and pursuade the man to shift the necessary equipment from Karachi to Bannu.

Nawabzada Rahim Dil Khan : May I know Sir, how long would it take the Industries Department to consider this issue ? Is it under "غور" or under "گور" ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I have stated that throughout the Industries Department had been pursuading the party concerned to shift the industry from Karachi to Bannu after the refusal of the Government to shift it to Karachi. Now the case is quite mature. Industries Department is approaching the Government to allow the Industries Director to take necessary action against the party.

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری یہ فرمائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب میں ابھی فرمایا ہے کہ ۱۹۶۲ء میں درخواست دھندہ کی درخواست کو محکمہ انڈسٹری نے نامنظور کر دیا تھا اس کے بعد محکمہ کے پاس زر مبادلہ کی دوسری allocation کرنے کی کیا justification تھی - یہ allocation جب ان کے علم میں تھی تو کیا ان کو معلوم نہ تھا کہ پہلی مشینری کو کراچی میں لگایا جا رہا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, the second application was made in 1962 ; that was necessary for the completion of the project and that foreign allocation was made and throughout the Industries Department was pursuading the party to shift the industry to Bannu. The latest position is that the Deputy Director, Planning, was specially deputed by the Director Industries to visit Karachi to make preliminary enquiries in July, and submit a report. The report has come and it is under the active consideration of the Director for taking legal action against the party.

خانزادہ تاج محمد خان بنگش - جناب والا - صدر صاحب اور گورنر صاحب ایک ضلع کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے وہاں انڈسٹری کے لگانے کا حکم دیتے ہیں - اگر یہ طریقہ رہا کہ کراچی والوں کو ہی پرمٹ ملتے رہے یا انہوں نے بغیر پوچھے اپنے ہاں انڈسٹری لگانی شروع کر دی تو اس طرح ملک کی اقتصادی حالت بہتر نہیں ہو سکے گی - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس سلسلہ میں تسلی دلائیں گے کہ آئندہ ایسی باتیں نہیں کی جائیں گی اور دوسرے وہ انڈسٹری اپنی جگہ پر لگے گی ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I have already stated that this is the policy of the Government to see that the Industry is set up in every nook and corner of the country. Such instances were noticed by the Government also. Now steps are being taken to put a check to this type of tendency. In this behalf certain material changes have taken place and in future there will be effective control on such type of people who misstate the facts and mis-guide the Government, to get undue advantage.

Nawabzada Rahim Dil Khan : Sir, my learned friend has used the words "our pursuasion has failed". Isn't it that they cannot force the party to set up this industry in Bannu or they are simply pursuading them all through ?

Parliamentary Secretary : Sir, according to West Pakistan Industrial Control Establishment Enlargement Ordinance, 1963, under section 4(1) and (2), there are certain powers with the Government to take certain action against the party concerned which I will read :

(1) To refrain from such establishment and enlargement ;

(2) To stop further construction and to remove unauthorised allocation or part thereof and the persons concerned shall comply with the order within such period as may be specified.

So Sir, they have all the powers but the Government wanted more clarification in this matter as this involved setting up of industry from one place to another. The matter is referred to the Law Department so that the position is made more clear and the Government is in a position to take necessary action against the party concerned. And I have already stated that as the matter is under investigation; the Government is going to take necessary action in this matter.

خان اجون خان جدون۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب جو سوالات کے جوابات دے رہے ہیں یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو بیچ میں نہیں لاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا کوئی قصور نہیں ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں جتنی انڈسٹری لگتی ہے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا فرض ہوتا ہے کہ وہ جا کر پہلے سائٹ دیکھے کہ انڈسٹری کہاں لگنی ہے ۔ وہ مختلف stages پر دیکھتے ہیں ایسے انڈسٹری نہیں لگتی کہ ایک شخص کے حوالے کر دیں وہ خود بخود جہاں چاہے لگا لے ۔ اس سلسلے میں جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کی غفلت ہوئی ہے کیا اس کے متعلق تحقیقات کریں گے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, practically the position is that the Industries Department is concerned with the giving of the sanctions only. As far as the allocation or allotment of.....

Malik Muhammad Akhtar : Point of order, Sir, (*interruptions*).

Parliamentary Secretary : Sir, I will seek your protection from Malik Muhammad Akhtar as far as I am replying to the supplementaries. I am sure the Member does not know anything about the industries affairs.

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ کہتے ہیں کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ صرف انڈسٹری کے لگانے کی اجازت دینے تک ہی اکتفا کرتا ہے - اس کے بعد مردہ جنت میں جائے یا جہنم میں جائے - - - -

Mr. Speaker : That is not a point of order. The Member may please resume his seat.

Parliamentary Secretary : Sir, I had not completed my sentence that he rose on a point of order. I thought he was going to raise a point of order on Industries about which he knows nothing. Sir as far as installation of the machinery was concerned, the party did not apply to the Government for any help in acquiring of land or giving them any other help. The party installed the machinery at Karachi and moreover as far as the question of land is concerned, that is considered when the land is required in small scale industrial estate or medium scale industrial estate. At other places, the Government comes in the matter of land only where the party desires or requests the Government to give help in the matters of acquisition or allotment of land etc.

چودھری محمد نواز - جناب والا - میں نے اس سے پہلے جو ضمنی سوال کیا تھا اس کا جواب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے نہیں دیا - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ سب سے پہلے جو ان کو allocation ہوئی تھی اس کے بعد انہوں نے یہ درخواست کی کہ ان کو بنوں کی بجائے کراچی میں فیکٹری لگانے کی اجازت دی جائے - انہوں نے جب دوسری درخواست کی تو اس کا فیصلہ ۱۹۶۳ء میں ہو گیا اور ان کو زر مبادلہ بھی مل گیا - تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب ان کو پہلی بار بنوں کے لئے allocation ہو گئی تھی اور انہوں نے بنوں کی بجائے کراچی میں فیکٹری لگا دی اور جب یہ محکمہ صنعت کے علم میں بھی تھا کہ انہوں

نے ایسا کیا ہے تو پھر کیا وجہ تھی اور ان کے پاس اس بات کے لئے کیا وجہ جواز تھی کہ انہوں نے ان کو زر مبادلہ کی دوسری allocation بھی کر دی ، اس کی وجہ کیا تھی اور انہیں اس سے اس وقت روکا کیوں نہیں گیا تھا ؟

Parliamentary Secretary : There were entirely two different sanctions. Against the first sanction the party imported only twelve odd Silk Power Looms and they arrived in Karachi in February 1962. The second sanction was made in February for foreign exchange and the material ultimately came in 1965 from Japan and that consisted of different material like twisting machines etc. There was a little gap between the two sanctions. The second sanction of the foreign exchange was purely on technical grounds consisting of enlargement and making the units self-sufficient. As for this question of Chaudhri Nawaz, why foreign exchange was sanctioned at the second time I may say that this was made on technical grounds.

خان اجون خان جدون - جناب والا - یہ فرماتے ہیں کہ محکمہ صنعت کا یہ کام ہے کہ وہ صرف کارخانہ لگانے کی منظوری دیتا ہے اور بس - میں سمجھتا ہوں کہ ان کو یہ اطلاع غلط دی گئی ہے کیونکہ محکمہ صنعت کی یہ بھی ذمہداری ہے کہ وہ پلان دیکھے پھر ان کے پاس feasibility رپورٹ آتی ہے اور اس کے بعد وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آیا متعلقہ پارٹی زمین کو acquire بھی کر سکتی ہے یا نہیں - اور اگر اس پارٹی نے بنوں میں کوئی انڈسٹری لگنی ہو تو وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آیا وہ بنوں میں رہتے بھی ہیں یا نہیں - تو اگر اس معاملے میں ان سب مراحل سے نہیں گزرا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ محکمہ صنعت کی connivance سے ہوا ہے -

Parliamentary Secretary : If you allow me I will make the position very clear in very little time. The position was that this industry was no doubt sanctioned for Bannu to a party which belonged to Karachi. The desire of the Government was and the Government had also got an assu-

rance from the party concerned that the industry would be established at Bannu and so that necessary sanction was given. There is no doubt that the party started installation and latter functioning of the said industry in Karachi without any sanction of the Industries Department. The Directorate of Industries has throughout been persuading the party to shift the industry from Karachi to Bannu. As my friends are aware the last instalment of machinery from Japan arrived in Karachi in 1965. Now, the Directorate of Industries has completed its investigation and it feels that all persuasion in this regard have failed. As we all know that before taking any action the stage of persuasion must be completed. That stage is over and now the Industries Department feels that the persuasion procedure has failed and it is contemplated that legal action against the party will be taken.

Mr. Speaker : Can't the Department cancel the sanction ?

Parliamentary Secretary : I think we are not in a position to do so. It is too late because the foreign exchange has already been allocated and it has already been utilised, the unit has been installed and all formalities have taken place. Therefore, so far as cancellation is concerned we are not in a position to do so. But I assure the Members and the House, through you, that Government is taking necessary action in this regard to compel and to take legal action against the party if this unit is not shifted from Karachi to Bannu.

Nawabzada **Rahimdil Khan** : For the information of the Parliamentary Secretary I would submit that this unit was sanctioned for Bannu considering it to be an under-developed area. If the Department or the Government fails to compel the person to shift the said industry to Bannu for which it was earmarked, would they consider that instead of this we should be given another industry ?

Parliamentaay Secretary : As I have stated this industry was sanctioned for Bannu considering it to be a backward area and all these actions to compel the party to shift the industry to Bannu are being taken in view of the backwardness of the area concerned. I assure the Member that if there are any requests or any proposals from the local people of that area to the Industries Department for shifting any industry the Industries Department will give its full co-operation.

As far as the stoppage of such tactics is concerned I have said that Government has taken tangible action and decision in this respect to avoid repetition of such mal-practices in future. Now the Government is giving foreign exchange on cash basis, which is a revision of the policy,

and thereby there will be no chances of repeating such type of mal-practices. The machinery will be sent to the industrial site direct and the documents will be addressed to the Manager, Industrial Estate leaving no scope for such people to indulge in such type of mal-practices.

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, I place the rest of the answers on the Table of the House.

Mr. Speaker : I must appreciate the work done by the Basic Democracies Department. So far as answers to the questions are concerned this was the third time when complete answers have been supplied and printed in the answer book. The first time 102 starred and seven unstarred questions were answered and printed in the answer book. On the second occasion 92 starred questions and one unstarred question were asked. All the ninety three questions were answered on the floor of the House and the answers printed in the answer book. On the third turn *i.e.* today 69 starred and one short Notice Question was asked and all the questions have been answered on the floor of the House.

The work done by the Basic Democracies Department is really commendable.

Minister of Basic Democracies and Local Government : Thank you Sir.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

METALLING OF KACHA ROAD LEADING FROM MULTAN ROAD TO SAMANABAD AND ICHHRA AND FEROZPUR ROAD, LAHORE

***6529. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Kacha road leads from Multan Road to Samanabad and Ichhra and meets Ferozepur Road, Lahore ;

(*b*) whether it is also a fact that Lahore Corporation had approved a plan to metal the said road and even the work was taken in sometime ago;

(*c*) whether it is a fact that the construction work on the said road has been stopped since long;

(*d*) if answer to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the said road according to the approved plan and reasons for delay in implementing the said scheme?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Watoo): (*a*) Yes.

(*b*) The estimate of this work was prepared but the work never started because this road was not found to be a public street ;

(*c*) The construction of work never started, for reasons given at (*b*) above.

(*d*) Does not arise.

REPAIRS TO ROAD LEADING FROM GULBERG SCHEME NO. 3, LAHORE TO FEROZPUR ROAD, LAHORE NEAR ATOMIC ENERGY CENTRE.

***6530. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a road leading from Gulberg Scheme No. 3, Lahore meets Ferozpur Road, Lahore near Atomic Energy Centre;

(*b*) whether it is also a fact that a stretch of 30 to 40 yards of the said road is in a deplorable condition near the Atomic Energy Centre;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to repair the said portion of the said road?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) No. It is not in a deplorable condition, although it requires repairs.

(*c*) Though the said portion of road is within the limits of Lahore Municipal Corporation, but still the relevant records indicate that this road belong to some private institutions, who are responsible for maintenance of the same.

ROAD CONSTRUCTED UNDER RURAL DEVELOPMENT PROGRAMME IN HAZARA DISTRICT

***6703. Sardar Gul Zaman Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the amount spent under the Rural Development Programme in Hazara District during the years 1965-66 and 1966-67 alongwith the amount proposed to be spent during 1967-68;

(*b*) the number of roads constructed in Hazara District under the above said programme during the years 1965-66 and 1966-67 alongwith the names of roads proposed to be constructed during 1967-68?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo):

(*a*) Total amount spent under Rural Development Programme in Hazara District during 1965-66.	Rs. 11,80,996,56
Ditto Ditto 1966-67	14,000,00
Amount proposed to be spent during, 1967-68	21,55,000,00 (approximate).
(*b*) The number of roads constructed in Hazara District under the above said programme during the year, 1965-66 and 1966-67 alongwith the names of the roads proposed to be constructed during, 1967-68.	Total number of roads constructed during the years 1965-66 and 1966-67 is 67. (The names of the roads are appended.* The annual plan of 1967-68 has not so far been prepared by Local Council.

CONSTRUCTION OF NATHIAGALI-BAKOT-KOHALA ROAD

*6705. **Sardar Gul Zaman Khan**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that an amount has recently been allocated by the District Council, Hazara for the construction of Nathiagali-Bakot-Kohala Road;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the estimated cost of the said road alongwith the date by which construction work on the said road is likely to be taken in hand?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Estimated cost of the road is Rs. 4 lacs. Work on the portion of 2 miles has commenced on 15th June, 1967.

**Please see Appendix IV at the end.*

ALLOTING 'NALLAH' ON GRAND ROAD, KARACHI TO HABIB BANK LTD.

*6758. **Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation had passed a resolution alloting the 'Nallah' on Grand Road, Karachi at concessional rates to the Sind Madrassah Board for expansion of its present school building;

(*b*) whether it is a fact that the Controlling Authority has rejected the said resolution and instead allotted the same to Habib Bank Ltd;

(*c*) whether it is also a fact that the Habib Bank Ltd., were not the highest bidders when public tenders were invited by the said Corporation ; if so, the reasons for alloting the Nallah to Habib Bank;

(*d*) the date when the said order was passed by the Controlling Authority, date when it was conveyed to the said Corporation; and the date when it was placed before the K.M.C.?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes. But immediately the offers were opened. Habib Bank intimated that they would pay Rs. 525 per Sq. Yd. whereas the highest bid was for Rs. 501. The Controlling Authority accepted the latest offer of Habib Bank and ordered that the Nullah be given to that Bank as the money so realised from this grant could be used for building not one but several Primary Schools.

(*d*) The date of the order of the Controlling Authority is 4th April 1967 which was received in the K.M.C. on the same day. The whole matter was placed before the K.M.C. on 12th May 1967.

RATIONALIZATION OF COST AND HIRE-PURCHASE INSTALMENTS OF QUARTERS IN KARACHI

*6927. **Mr. Mahmood Azam Farooqi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some months ago, he visited Karachi and called a meeting of M.P.As. and other citizens and Officials of Karachi to discuss ways and means for the rationalization of the cost and hire-

purchase instalments of the quarters in Korangi, New Karachi and other displaced persons' Colonies of Karachi;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the recommendations made at the said meeting and the action taken by the Government thereon ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Based on the suggestions given by the officials and non-officials in the proposed meeting at Karachi, certain recommendations to rationalise the cost and hire-purchase instalments of these quarters have been made to Government. These recommendations are at present under examination in the Finance Department and further action will be taken after clearance from that Department. It will, therefore, not be in public interest to disclose details of these recommendations at this stage. Efforts will, however, be made to finalize the matter as quickly as possible.

FLATS CONSTRUCTED BY KARACHI DEVELOPMENT AUTHORITY IN LYARI AREA

***6928. Mr. Mahmood Azam Farooqi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the price of multi-storeyed flats constructed by the Karachi Development Authority in the Lyari Area has been fixed at Rs. 9,000 per flat;

(*b*) whether it is a fact that the area covered by the said flats is about 260 sq. ft.;

(*c*) whether it is a fact that price fixed by the K.D.A. exceeds the cost of construction of first class building in the most fasionable areas of Karachi;

(*d*) whether it is a fact that the said flats are still lying vacant;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, (*i*) what are the reasons for the price of the said quarters being so high and (*ii*) why the said flats are lying vacant ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) No. The price of flats constructed in Lyari has been fixed at Rs. 9,240/-each flat.

(*b*) No. The area covered is 296 sq. feet.

(*c*) No. The cost of construction of these flats, excluding cost of land and development, is Rs. 20 per sq. foot which is the prevailing rate in Karachi for middle class residential buildings.

(*d*) Yes.

(*e*) The cost of the flats is not high. Attempts were made to dispose off these flats on rental as well as proprietary basis to residents of Lyari but the response is not satisfactory. However, K.D.A. is considering steps to dispose of these flats without any further delay.

ALLOTTING PLOT NO. 1 RB 7, RAMBAGH QUARTERS, KARACHI TO HUSSAIN DE SILVA

*6938. **Mr. Mahmood Azam Farooqi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation passed a Resolution No. 175, on 12th November, 1966 allotting Plot No. 1 RB 7, Rambagh Quarters, Opposite Khaliqdina Hall, Karachi, to the Association of the existing occupants, namely, Qureshi Bazar Association, on the consideration of Rs. 5,25,000 one fourth of which was paid by the allottees in December, 1966;

(*b*) whether it is a fact that the Controlling Authority of the Corporation *i.e.* The Commissioner, Karachi, quashed the above resolution and directed the Karachi Municipal Corporation to allot the land in question to Division Evacuee Trust Committee;

(*c*) whether it is a fact that the Divisional Evacuee Trust Committee has in turn given the plot in question to Hussain De Silva, for construction of a multi-storeyed building;

(*d*) if the answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for not alloting the land in question to the existing occupants and the action Government intend to take to set the situation right'?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muham-Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No possession of the land has not yet been given to the Divisional Evacuee Trust Committee which has not yet paid to K.M.C. the cost of land

(*d*) The Commissioner, Karachi Division, under the powers conferred upon him under Article III of Municipal Administration Ordinance, 1960,

allotted the plot in favour of Divisional Evacuee Trust Committee on the grounds that in a meeting held in November 1965 the ex-Chairman, K.M.C. had given an undertaking that K.M.C. will sell this plot with structure thereon to Divisional Evacuee Trust Committee provided the Committee agree to pay Rs. 5 lacs and take the responsibility of shifting the shopkeepers of the Qureshi Bazar by providing them suitable accommodation. This was agreed to.

Side Qureshi Bazar Association has filed a writ-petition against the order of the Commissioner, Karachi, and the matter thus being subjudice no action can be taken by Government at present.

ALLOTING OPEN NULLAH AT GRANT ROAD, KARACHI TO SIND MADRESSAH BOARD

*6941. **Mr. Mahmood Azam Farooqi:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Karachi Municipal Corporation passed a Resolution No. 245, on 9th January, 1967, alloting the open Nullah, situated at Road behind Cotton Exchange Building measuring about 1,100 square yards to Sind Madressah Board for educational purposes;

(*b*) whether it is a fact that the Controlling Authority of Karachi Municipal Corporation *i.e.* the Commissioner of Karachi Division quashed the above said resolution and directed the said Corporation to allot the said open Nullah to Habib Bank Ltd.;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for giving Habib Bank preference over a well founded educational institution of repute and whether Government intend to take any action to set the situation right?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The reasons for alloting the Nullah to Habib Bank are that the Habib Bank offered the highest rate at Rs. 525 per sq. yard against the price of only Rs. 2·75 per sq. yard offered by the Sind Madressah Board, The Commissioner, Karachi Division, therefore, quashed the

K.M.C. Resolution of 9th January 1967, on the ground that the excess amount so realise from this sale can be used for building not only one but several Primary Schools. In these circumstances, Government do not intend to interfere.

DEVELOPMENT AND REGULARISATION OF GOLIMAR AREA, KARACHI

*6948. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to the answer to my starred question No. 4632 given on the floor of the House, on 12th December 1966 and state:—

(*a*) the cost of each of the 90 multi-storied flats constructed in Golimar area, in August, 1965;

(*b*) whether the said flats have since been allotted and occupied by the allottees; and in case these have not so far been allotted, reasons therefor;

(*c*) the latest position regarding the regularisation of plans in respect of the Golimar Area, Karachi ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) The cost of each of the 90 multi-storied flats constructed in Golimar Area in August 1965 is as under:—

Category		*Total No. Flats*	*Cost of each Flat*
			Rs.
A	...	60	7,200
B	...	30	6,100

(*b*) No. Because the cost of Land has not yet been determined by Deputy Commissioner, Karachi.

(*c*) KDA has framed a scheme known as Improvement Scheme No. 34 for the Golimar Area comprising of 440 acres. The scheme is being notified and objections from public are being invited.

GIVING FACILITIES TO RETIRED EMPLOYEES OF KARACHI MUNICIPAL CORPORATION

*7314. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the number of employees of the Karachi Municipal Corporation as were retired during 1964-65 and 1965-66 ;

(*b*) nature of facilities and financial aid given to them after retirement ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) The number of employees of KMC retired during 1964-65 and 1965-66 is five and two repectively.

(*b*) The facilities of Provident Fund, Gratuity and pension are allowed as admissible under the KMC Rules.

CLEANING OF WELLS IN WAR AFFECTED AREAS

*7315. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the total number of War Affected Wells in Sialkot, Jassar, Wagha and Burki Sectors, alongwith nature of defects found therein ;

(*b*) the number of wells out of those mentioned above are were cleaned by Government alongwith the amount spent thereon ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) 1008 numbers wells were affected in Wagha and Barki Sectors and 3370 numbers in Sialkot/Jassar Sectors. The water of these wells were contaminated due to shelling and throwing of rubbish by the Indian Army in the wells in September, 1965. These wells were also filled up with the brick-bats, broken charpaies, charkhas, empty boxes of ammunition and other broken house-holds articles.

(*b*) 757 wells were cleaned in Wagha, Burki Sectors at a cost of Rs. 47,148.93 (Rs. 27,148.93 actual expenditure *plus* Rs. 20,000 liabilities) and 3250 wells were cleaned in Sialkot-Jassar Sectors at an expenditure of Rs. 120,919,84.

FINALIZING PENSION CASES OF RETIRED LOCAL COUNCIL EMPLOYEES

*7396. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the date with effect from which grant of pension becomes admissible to retired employees of Local Council Service ;

(*b*) whether it is a fact that the pension applications of many retired Local Council Employees of Lyallpur, Sargodha, Muzaffargarh and Sahiwal Districts are pending since long; if so, their names, their date of retirement, and reasons for which their pension cases have not so far been finalized ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The Local Council Pension Rules, 1964, apply to various local councils from such dates as may be notified in the official gazette from time to time.

(*b*) Yes. Information about employee of District Councils of these Districts was supplied to the Member on 15th June, 1967 in reply to his Starred A. Q. No. 71 5, A statement containing information about other local councils of these districts is attached.

Serial No.	Name of the employee	Date of retirement	Remarks
1	2	3	4
	Town Committee, Kot Addu, District Muzaffargarh		
1	Ghulam Haider, Secretary, Town Committee, Kot Addu.	21st December, 1966	The case has not been finalized due to non-availability of pension forms.
2	Ahmad Bux, Conservancy Jamadar.	16th February, 1967	Ditto ditto.
3	Wali Muhammad, Peon ...	19th January, 1967	Ditto ditto.
	Town Committee, Kror, District Muzaffargarh		
1	Sher Muhammad. Moharar	31st March, 1967	Cases are under preparation and will be submitted to the Director, Local Fund, Multan. Their service period was unverified which has now been done.
2	Ghulam Haider, Moharar	23rd April, 1967	
	Town Committee, Pir Mahal, District Lyallpur		
1	Ch. Abdul Khaliq, employee, L. C. S. Class II, *Ex*-Secretary, Town Committee, Pir Mahal.	4th August, 1966	Service record was with the Government in connection with the examination of a claim which has recently been received back and is under consideration.
	Town Committee, Chack Jhumra, District Lyallpur		
1	Mian Muhammad Ismail ...	31st March, 1967	His case of pension is being completed. Mian Muhammad Ismail the retiring employee has submitted his application for the grant of pension on the prescribed form on 20th June, 1967.

UNAUTHORISED CONSTRUCTION OF QUARTERS IN LAHORE

*7479. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the proprietors of Shama Soap Factory, Allama Iqbal Road, Lahore have constructed twenty quarters of one marla each on the back side of the said factory without obtaining the approval of the Lahore Municipal Corporation ;

(*b*) whether it is a fact that latrines and arragements for draining out sullage water have not been made by the owners of the said quarters and the inhabitants are exposed to epidemic;

(*c*) whether it is a fact that the policy of the said Corporation is not to approve plans for constructions covering less than one kanal of land ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to take action against the officials sleeping over the case of unauthorised constructions of the said quarters ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No.

(*b*) It does not arise.

(*c*) Yes.

(*d*) In view of (*a*) and (*b*) above does not arise.

EXPANDING, REPAIRING AND WIDENING ROADS OF LAHORE

*7512. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount reserved by Lahore Municipal Corporation for (*i*) expanding, (*ii*) repairing and (*iii*) widening the roads of Lahore during 1965-66 and 1966-67 ;

(*b*) the amount out of that mentioned in (*a*) above as remained unutilized during the said years alongwith reasons therefor and the action taken by Government against the officials responsible for not utilizing the said amount ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) The amount reserved in 1965-66 and 1966-67 for the purpose of expanding, repairing and widening of the roads was—

	Original Provision	Revised Provision	Actual Expenditure
1965-66			
Maintenance of Roads (Repairs)	10,00,000	5,00,000	4,81,711
Original Works (Expanding and Widening).	40,00,000	10,00,000	8,45,660
1966-67			
Maintenance of Roads (Repairs)	7,73,600	7,73,600	6,91,152
Original Works (Expanding and Widening).	35,00,000	25,00,000	16,70,165

The revision of the budget was necessitated by the 1965 War Emergency.

(*b*) The amount un-utilised out of that was Rs. 18,289 and Rs.1,54,340 in 1965-66 and Rs. 82,448 and Rs. 8,29,835 in 1966-67. The reasons for this amount, which was not used are—

(1) That under instructions of rhe Controlling Authority, the Corporation was not allowed to stock pile stores for more than a fortnight.

(2) There was shortage of field and supervisory staff in the Engineering Department.

(3) Movement of bitumen, bajri, stone metal etc., which used to be imported from northern region by road, had virtually broken down due to the suspension of traffic on Ravi Bridge (under construction). For the last many months rail wagons being primarily and essentially used for the movement of food-grains to up-country.

(4) The asphalt premixing plant installed at Badamibagh Workshop could not be commissioned for want of electric connection due to an embargo on new connections by WAPDA.

It would, thus, be seen that slow tempo of work and consequently some surrenders in the budgetted amount was due to circumstances beyond the control of the Corporation authorities. The figures for 1966-67 show a distinct improvement on the figures for 1965-66.

No action was taken against any of the officials because the circumstances were beyond the control of the Lahore Municipal Corporation.

SHORTAGE OF WATER IN MILLS OF THE SIND INDUSTRIAL TRADING ESTATE IN KARACHI

*7514. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that some Mills in the Sind Industrial Trading Estate in Karachi were closed down due to the shortage of water after 10th May, 1967 ; if so, (*i*) number of Mills as were closed down (*ii*) the causes of shortage of water, (*iii*) what action was taken in this regard, (*iv*) what action was taken against the officials responsible for the shortage of water ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*i*), (*ii*), (*iii*) and (*iv*). The KDA had received no report of closing down of any other mill except Dost Muhammad Cotton Mill which, faced shortage of water on account of local defects in supply valves between the site water main and the Mill. Moreover, the KDA is only responsible for supply of water in bulk to SITE which has its own independent distribution system. The defects in distribution system in SITE were, however, set right with the help of KDA Engineers. In these circumstances, the question of taking action against any official does not arise.

SUPPLY OF DRINKING WATER TO RESIDENTS OF KAHUTA

*7537. **Raja Ghulam Sarwar Khan :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that a plan for supply of drinking water to the residents of Kahuta was prepared in 1964-65; if so, whether the said plan has been implemented ; if not, reasons therefor and the approximate time by which it will be implemented even now ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*i*) Yes.

(*ii*) No. Due to the tight position of funds.

(*iii*) 1968-69 subject to the availability of funds.

WATER-SUPPLY SCHEME FOR RESIDENTS OF MATORE VILLAGE

*7539. **Raja Ghulam Sarwar Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that water-supply scheme for the residents of Matore village, Tehsil Kahuta, which was sanctioned long ago, has not yet been implemented ; if so (*i*) reasons therefor, (*ii*) amount spent so far on the said scheme, (*iii*) amount proposed to be allocated during 1967-68 and (*iv*) the approximate time by which the said scheme is likely to be completed ?

Minister of Basic Democracies & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes.(*i*) Due to the tight position of funds. Also there is a dispute over the water rights of the springs in the village Thoa Khalsa which is to be used as a source of water supply.

(*ii*) Rs. 21,552.

(*iii*) Rs. 1,00,000.

(*iv*) The Scheme will be completed during 1968-69 subject to the availability of funds.

STAFF FOR THE DISPENSARY IN VILLAGE PITHLI

*7541. **Raja Ghulam Sarwar Khan:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that building for a Dispensary in village Pithli, Tehsil Murree was constructed in 1963-64 but staff has not yet been posted there and the residents of the area are facing difficulties due to non-availability of medical facilities ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not posting staff in the said Dispensary and the time by which the staff is likely to be posted there ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Serious efforts were made by the District Council to persuade Health Department to provide services of Medical Staff. In the absence of a favourable response, the District Council is considering the possibility of appointing its own staff. The matter will, however, be looked into by Government.

CONTRIBUTION TOWARDS MUJAHID FUND

*7548. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in September, 1965 one Mr. Gohar Khan, an official of the Municipal Committee, Peshawar, made a declaration to contribute his provident fund amounting Rs. 3,250 towards the Mujahid Fund and he asked the Municipal Committee Authorities to take action in this behalf ;

(*b*) whether it is a fact that the said amount has not been deposited in the Mujahid Fund by the said Municipal Authorities ;

(*c*) whether it is a fact that the said official submitted many applications to the said authorities for the acknowledgement of the said amount, but no heed was paid to his submissions ;

(*d*) whether it is also a fact that the said official has submitted an application since long for the supply of a copy of his application through which he made a declaration regarding the donation of his provident fund towards the Mujahid Fund, but the said copy has also not been supplied to him ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken against the officials responsible for the above said irregularity ?

Minister of Basic Democracies & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. Only half the amount was deposited with the Army Relief Fund.

(*c*) Yes. The donor submitted application for the grant of receipt. The receipt for half the amount was given to him. The other half of the amount was deposited by the Municipal Committee after some time in the Defence Fund in the State Bank of Pakistan at Peshawar. The receipt of challan is available. The challan had to be retained in the Municipal Committee's Office for audit purposes. Therefore, no formal receipt could be issued.

(*d*) Yes. The donor gave an application on 5th September 1966. That application is not available on the file. Therefore, no copy of the application could be supplied.

(*e*) No dishonesty or misappropriation was found. Irregularities committed by the Municipal staff concerned had been noted. The staff concerned was reprimanded and bad entries were made in their character rolls.

PHANDU-SHAMSHATU ROAD

*7550. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that despite repeated demands by the general public Phandu-Shamshatu Road in Peshawar District has not been metalled so far; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes.

Reasons for not metalling this road:—Due to the paucity of funds this road could not be metalled so far (Rs. 6 to 7 lacs are required for the metalling of this road).

GRANTS-IN-AID TO UNION COUNCILS OF PESHAWAR DIVISION

*7553. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a grant of Rs. 2,500 per annum is given to each Union Council in Peshawar Division ;

(*b*) whether it is a fact that Government have enhanced the pay scale of the Secretaries of the said Union Councils with effect from 1962;

(*c*) whether it is a fact that the arrears of pay of the Secretaries of the said Union Councils are still outstanding and the payment thereof has not been made to them so far ;

(*d*) whether it is a fact that the Union Councils cannot meet the expenditure on account of the arrears of pay of the Secretaries from the said grant of Rs. 2,500 when the amount of pay drawn annually by them exceeds Rs, 2,200 ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative steps Government intend to take for enhancing the annual grants of the said Union Councils ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes, as reported by the local authorities.

(*d*) Yes, they have financial difficulties.

(*e*) Due to extremely tight financial position it will not be possible for Government to enhance the grant-in-aid, but the local councils will have to increase their resources as they cannot continue to live entirely on Government grant. Government are, however, looking into the matter and the question of increasing resources of the local councils is under close study. Directives have been issued to local authorities to arrange payment of arrears, and see that no such arrears accumulate in future.

IMPLEMENTATION OF PROJECT SCHEME

*7567. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that Peshawar Tehsil has been included in the Pilot Project Scheme of the Government; if so, why action to implement the scheme has not so far been taken when the funds for the said scheme have also placed at the disposal of D.C. Peshawar who is the Chairman of Pilot Project scheme and staff has also been recruited for the purpose ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : It is a fact that Peshawar Tehsil has been selected as one of the 4 Pilot Project Areas set up under the Rural Works Programme.

As the name signifies, these pilot project areas are to be laboratories, where in new methods and institutions are to be developed, for the purposes of improving the working of the Rural Works Programme, and the overall functioning of the system of B.D. In these areas, therefore, the mere execution of the development schemes is not the objective.

For the purposes of identifying the objectives of the pilot project areas mentioned above, a number of detailed meetings were held under the chairmanship of the Minister for Basic Democracies, the Secretary Basic Democracies, and the Director of Pakistan Academy for Rural Development Peshawar. In last meeting held in Comilla, East Pakistan, immedia-

tely after a seminar on the subject sponsored by the Central Government in March, 1967, policy decisions with regard to the objectives and organization frame work of the Pilot Project Areas were taken. Detailed instructions in this regard are under preparation and will be communicated to the authorities very shortly.

In the meanwhile, the district organizations and training institutions, associated with these Pilot Project Areas, are preparing detailed socio-economic surveys which will constitute the basis for the implementation of the programmes in the pilot project areas. The funds allocated under R.W.P. are not lapsable.

LOWERING UNDERGROUND WATER LEVEL IN PESHAWAR CITY

*7593. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the underground water level in Peshawar City has risen to a dangerous stage;

(*b*) whether any scheme has been formulated by Government for lowering the underground water level in Peshawar City; if so, full details thereof and date by which the objective will be achieved?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes, but not to a dangerous extent.

(*b*) Yes. The first scheme formulated was regard ng sewerage for covering the main city channels through Public Health Engineering Department costing Rs. I crore. This amount was already sanctioned by the Government. This first phase of the scheme has been completed upto Firdus Cinema and the second phase from Firdus Cinema npto Kabal River Canal has been started. Another scheme for the extension of sewerage line is prepared, which will cost Rs. 22,000 The work will be started after observing necessary formalities. The administrative approval is yet to be taken from the Controlling Authority under Municipal Works Rules, 1940. The main city channel and other undergound channels including open drains are regularly cleaned.

Three shallows wells are being installed in the badly affected areas of Jahangir Pura costing Rs. 53,000. The work has started and will be completed very soon.

The Municipal Committee sanctioned on 31st December 1966 to install 20 new tubewells for drinking water in the Municipal area and to replace old pipe lines, three tubewells have already started functioning. Two more tubewells will be completed very shortly.

Besides, Irrigation Department have also prepared three schemes to reduce water-logging and salinity in Peshawar City.

SETTING UP OF UNANI DISPENSARIES

*7622. **Malik Miraj Khalid** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some time ago Government issued instructions for setting up of Unani Dispensaries in the Municipal areas of the Province;

(*b*) whether it is a fact that the Commissioners also issued further instructions to the Municipalities in this connection ; if so, a copy thereof be placed on the Table of the House ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes. Replies from Commissioners of D. I. Khan, Khairpur, Hyderabad, Multan, Rawalpindi, Bahawalpur and Kalat Divisions have been received to the effect that they have conveyed the Government Instructions to the Municipalities in their jurisdictions. Telephone calls and Teleprinter messages have been conveyed to rest of the Commissioners to expedite their replies, which are still awaited. It is, however, presumed that all the Commissioners may have further issued the Government Instructions to the Municipalities. Copy of the Government Instructions is placed on the table of the House.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN BASIC DEMOCRACIES, SOCIAL WELFARE & LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT

To—

All Commissioners of Divisions
in West Pakistan.

No. S. O. II (LG)-3 (167)/66

Dated Lahore, the 9th March, 1967

Sir,

It has been represented by the Secretary West Pakistan Tibbi Conference, Lahore that the Municipal Committees in West Pakistan be

directed to open Unani Dispensaries providing Medical Aid to Public in general. The request has been considered and it is observed that it is worth giving a trial as the treatment at Unani Dispenaries, besides being useful, is comparatively cheap also. You are accordingly requested to direct all the Local Bodies in your jurisdiction to open Unani Dispensaries wherever possible.

Your Obedient Servant,

(Sd.) SAEED AHMAD, C.S.P.,

Deputy Secretary (LG)
B.D. S.W. & L.G. Department.

METALLING OF PIR WASSEN-KOTLALOO ROAD

*7633. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that besides its importance and necessity the District Council Khairpur has not so far metalled Pir Wassen-Kotlaloo road due to the non-availability of funds; if so, whether the Department intends to hand over its control to Buildings and Roads Department and get it metalled; if not, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : The 49 miles long Pir-Wassen Kotlaloo road is under construction. A portion of 4 miles is completely metalled, 3 miles is stone-soled, while the rest is brick paved at an expenditure of Rs. 17 lacs. Completion of the work will require an expenditure of Rs. 55 lacs, which is beyond the means of the District Council. So the District Council has, through Khairpur Divisional Council moved the Government in the Communications and Works Department to take over and complete the road. B. D. and L. G. Department will have no objection if the road in question is taken over by the Communications and Works Department.

BLOCKADE OF ROAD FROM SHERANWALA GATE TO CHOWK OLD KOTWALI, LAHORE.

*7662. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) Whether it is a fact that road leading from Sheranwala Gate to Chowk Old Kotwali, Lahore has been blocked by the material being used for the construction of the building for Pakistan Cloth Market ;

(*b*) whether it is a fact that due to the blockade of the said road the vehicular traffic has been completely suspended and there is a small hole which is 6 feet deep and 2 feet wide and thousands of pedestrians pass through this hole which is uneven and unsafe ;

(*c*) whether it is a fact that the inhabitants of the said locality have repeatedly made representations in this behalf to the authorities of Lahore Improvement Trust ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether it is a fact that no action has so far been taken on the said representations; if so, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. The existing old road from Sheranwala Gate to Chowk Old Kotwali has been blocked by the construction of New Pakistan Cloth Market.

(*b*) It is correct that the vehicular traffic can no longer use the street. There is, however, enough space for pedestrians to go through.

(*c*) Yes.

(*d*) No. The scheme for the area has already been prepared which provides for a new approach road from Sheranwala Gate to Chowk Old Kotwali. The economics of the scheme are being worked out. The scheme is being placed before the Trust for approval.

PRIMARY GIRLS SCHOOL OF LAHORE MUNICIPAL CORPORATION ON G. T. ROAD AT SHAHDARA.

*7717. **Chaudhri Manzoor Hussain** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Primary Girls School of the Lahore Municipal Corporation on G. T. Road at Shahdara has been upgraded to the standard of a Middle School with effect from 1st June, 1967;

(*b*) whether it is a fact that the students of the said School from 1st to 4th classes were struck off the roll on 1st June, 1967; if so, whether the Corporation authorities have made any alternate arrangements for the students mentioned above; if no alternate arrangements have been made, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes, from 1st April 1964 and not from 1st June 1967.

(*b*) No.

PURCHASE OF MEDICINES FOR MUNICIPAL DISPENSARIES

*7719. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the budget allocations made by the Hyderabad Municipality from 1958-59 to date each year for the purchase of medicines for Municipal Dispensaries alongwith the expenditure incurred therefrom each year ;

(*b*) the dates on which the said allocations were made;

(*c*) the dates on which the said medicines were purchased and from where these were purchased?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The information is as under :—

Year		*Budget Allocation.* Rs.	*Expenditure incurred.* Rs.
1958-59	...	69,700	48,254
1959-60	...	1,53,000	38,361
1960-61	...	1,38,000	23,298
1961-62	...	2,80,850	1,40,390
1962-63	...	1,50,950	1,60,947
1963-64	...	1,69,950	82,801
1964-65	...	2,10,450	1,53,771
1965-66	...	2,09,500	1,74,240
1966-67	...	1,69,000	51,923

(*b*) The allocation were made in June each year in the Budget Estimates of the Municipal Committee.

(*c*) *Date of purchase*	*From whom purchased.*
18th February 1968 to 5th February 1959.	Chief Laboratories, Karachi. Orient Pharmaceutical, Karachi. Pakistan Medical Store, Karachi. National Drugs Agencies, Karachi.
1st July 1959 to 22nd June 1960	Allied Photographic, Karachi. M. A. Yahya, Lahore.

(c) *Date of purchase*	*From whom purchased.*
	M. Y. Rahman, Karachi.
	National Drugs Agencies, Karachi.
	Platinum Medical Store, Hyderabad.
	Royal Medical Store, Hyderaded.
1st July 1960 to 2nd June 1961	Royal Medical Store, Hyderabad.
	Allied Photographic, Karachi.
	Platinum Medical Store, Hyderadad.
	Seema Laboratories, Karachi.
30th May 1961 to 30th June 1962.	Rehman Medical Store, Karachi.
	Seema Laboratories, Karachi.
	Niaz A. Sheikh, Hyderabad.
	Platinum Medical Store, Hyderabad.
	Muhammad Yousif Bari, Karachi.
	Anwer Medical Store, Hyderabad.
	Ferozsons, Hyderabad.
27th March 1962 to 22nd June 1963.	Ferozsons Laboratories, Karachi.
	Nishat Medical Store, Hyderabad.
	Malik & Co., Karachi.
	Niaz A. Sheikh, Hyderabad.
	Anwer Medical Store, Hyderabad.
	Aftab Medical Store, Hyderabad.
	Platinum Medical Store, Hyderabad.
25th May 1963 to June 1964	Allied Photographic, Karachi.
	Mustafa Traders, Hyderabad.
	Ferozsons, Hyderabad.
	Platinum Medical Store, Hyderabad.
	Muhammad Yousif Bari, Karachi.
	May & Baker, Karachi.
4th July 1964 to 30th June 1965	Dawn Medical Store, Hyderabad.
	Allied Photographic, Karachi.
	Mustafa Traders, Hyderabad.
	Ferozsons, Hyderabad.

(c) *Date of purchase*	*From whom purchased.*
	Platinum Medical Stores, Hyderabad.
	Muhammad Yousif Bari, Karachi.
	May & Baker, Karachi.
5th October 1965 to 14th April 1966.	Platinum Medical Store, Hyderabad.
	Mustafa Traders, Hyderabad.
	Hirabad Medical Store, Hyderabad.
	May & Baker, Karachi.
	REC & Colman, Karachi.
	Muhammad Yousif Bari, Karachi.
2nd July 1966 to 12th May 1967	Platinum Medical Store, Hyderabad.
	May & Baker, Karachi.
	Muhammadi Medical Store, Hyderabad.
	Care & Cure, Karachi.
	Khalid Nadar Co., Karachi.

MUNICIPAL DISPENSARIES OF HYDERABAD

*7720. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total population of Hyderabad City in 1947 alongwith the number of Municipal Dispensaries functioning at that time with locale thereof ;

(*b*) the present population of the said City alongwith the number of Municipal Dispensaries functioning at present with locale thereof ;

(*c*) number of (*i*) indoor and (*ii*) outdoor patients as were treated in the said Dispensaries during last year ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Total population in 1947...1,60,000 (approximately).

Number of Municipal Dispensaries.....5

Locale of Dispensaries :—

(1) West Katcha.

(2) Phuleli.

(3) East Phuleli.

(4) Giddu.

(5) Tando Wali Muhammad.

(*b*) (*i*) Population of Hyderabad including Cantonment area is 434,860 according to 1961 Census.

(*ii*) Number of Municipal Dispensaries...13.

(*iii*) Locale of Dispensaries :—

(1) East Katcha.

(2) Phuleli.

(3) West Katcha.

(4) Hirabad.

(5) Giddu.

(6) Wahdat Colony.

(7) T. B. Clinic.

(8) Dental Dispensary.

(9) Female Dispensary, Domanwah.

(10) Children Welfare Centre, Ghari Khatta.

(11) Children Welfare Centre, Phuleli Bazar.

(12) Latifabad, Unit No. 1.

(13) Latifabad, Unit No. 4.

(*c*) There are no arrangements for indoor patients in any Dispensary. In 1966, total number of outdoor patients treated was 5,30,566.

UPGRADING MUNICIPALITY TO CORPORATION IN THE PROVINCE

*7721. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) reasons for upgrading Municipality to Corporation in the Province ;

(*b*) the present population of Hyderabad town ;

(*c*) whether it is a fact that Hyderabad Town meets all the necessary conditions as are prerequisite for upgrading a Municipality to Corporation ;

if so, reasons for not upgrading it as a Corporation and the likely date by which it would be upgraded ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Before the enforcement of the Basic Democracies system, Karachi and Lahore were the only two Municipal Corporations in the province, which were governed by separate Acts of their own. After the enforcement of the Municipal Administration Ordinance, the Municipal Committee of Karachi and Lahore were designated as Municipal Corporations. In order to restore them to the pre-Basic Democracies status.

(*b*) 434,860. (According to Census Report 1961).

(*c*) Government have not laid down any conditions pre-requisite for upgrading a Municipality to Corporation status. Karachi and Lahore were designated as Municipal Corporation because the municipal bodies for these cities were known as Municipal Corporation before the enforcement of the B.D. system. This condition is not met by Hyderabad Municipality which was not a Corporation before the promulgation of the Municipal Administration Ordinance. The general question of laying down some criteria for the upgrading of Municipalities to Corporation status is under consideration, and it will be sometime before a decision is taken on the subject.

MUNICIPAL DISPENSARIES FUNCTIONING IN HYDERABAD CITY

*7727. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the population of Hyderabad city in 1948 and the Municipal Dispensaries functioning there in the said year with locale thereof ;

(*b*) the present population of the said City alongwith the Municipal Dispensaries functioning at present with locale thereof ;

(*c*) whether it is a fact that no addition has been made in the number of existing Dispensaries despite tremendous increase in the population of the said city ; if so, reasons therefor and the steps taken or intended to be taken to provide better medical facilities to the inhabitants of the said City ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) and (*b*) Reply to this has already been

given in part (*a*) and (*b*) of the answer to Starred Assembly Question No. 7720 asked by the same Member and printed in this Book.

(*c*) No. During the current year, 3 more dispensaries are being opened in par-Phuleli, Tando Tayyab and Latifabad. During the next 5 years, 5 more dispensaries will be opened.

SOCIAL WELFARE WING IN HYDERABAD MUNICIPALITY

*7728. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that there is a separate Social Welfare Wing in the Hyderabad Municipality ; if so, (*i*) the date of its inception, (*ii*) the nature of services being rendered by this Wing and (*iii*) the annual allocations made for running the said Wing ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes.

(*i*) November, 1957.

(*ii*) The Social Welfare wing is looking after some of the institutions under the Municipal Committee alongwith its Social Welfare activities.

(*iii*) Expenditure allocation 1966-67 for the Social Welfare Wing including various Departments under its control and other social activities amounts to Rs. 11,45,900.

METALLING OF SIALKOT-GONDAL ROAD

*7770. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the year in which the metalling work on Sialkot Gondal Road was undertaken by the District Council, Sialkot under the Rural Development Programme alongwith the progress as has so far been made in this behalf ;

(*b*) whether it is a fact that the brick soling laid on a portion of the said road has almost been destroyed due to heavy traffic ;

(*c*) when this road is proposed to be completely black-topped ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The metalling work was undertaken

in the year 1964. 4 miles tarring and 4 miles soling have been completed.

(*b*) Yes.

(*c*) The Road will be black topped soon subject to availability of Funds.

PENSION CASES

*7789. **Khan Malang Khan**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government have issued instructions to all the Heads of Departments to the effect that pension cases of all the retired Government Servants should be expedited and payment of pension made immediately on their retirement;

(*b*) whether it is a fact that a number of L. C. S., Class I and II Officers have recently been retired from Service;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether the pension papers of all the said retired Officers have been finalized; if not, when these cases are expected to be finalized?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) The pension papers in respect of retired L.C.S. Officers have not so far been received by Government. These will be finalized expeditiously when received. Instructions are also being issued to the Local Authorities to expedite the pension papers.

ICHHRA DEVELOPMENT SCHEME

*7866. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer parts (*b*), (*c*) and (*d*) of the answer to starred question No. 7400 by Ch. Asghar Ali Randhawa given on the floor of the House, on 15th June, 1967 and state:—

(*a*) whether the matter regarding exemption of a plot belonging to Mian A. M. Saeed, P. C. S. from Ichhra Development Scheme has since been settled amicably; if so, the terms and conditions of the settlement;

(*b*) whether the said Mian A. M. Saeed has since vacated the said plot and the encroachments thereon has been removed ; if not, reasons therefor ;

(*c*) the time by which the said scheme will be submitted to Government by the L.I.T. and the same will be finally sanctioned ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) An understanding has been reached between Mian Saeed and the Trust to the effect that after the Ichhra Development Scheme is sanctioned by the Government, an alternative plot will be given to Mian A. M. Saeed as close to his present site as possible. Mian A. M. Saeed was officially informed of the above decision.

(*b*) No, Mian A. M. Saeed was asked to remove structures from his plot at the time when an undertaking for the exemption of an alternative plot was communicated to him. However, a reminder has been issued to him to expedite action at his end.

(*c*) Chairman Lahore Improvement Trust has informed, that the Scheme would be submitted to Government shortly. The Government would take necessary action as soon as the same is received.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : CONTRADICTORY STATEMENTS OF THE MINISTERS OF FINANCE AND HEALTH IN RESPECT OF MOBILE X-RAY MACHINES IN MAYO HOSPITAL.

Mr. Speaker : We will now take up a privilege motion. That is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir, I rise to raise a question involving breach of privilege of this august House as well as its Members caused by the incorrect statement of the Minister of Finance on the floor of the House on 28-6-1967. While winding up the debate on Estimates of Projects he stated that it will not be incorrect to say that two mobile X-Ray machines are working in the Mayo Hospital at the moment.

The Minister of Health in reply to my Starred Question No. 7569 answered on 26th June 1967 stated that there is no mobile X-Ray machines available in the Mayo Hospital.

From the above two contradictory statements originating from two Ministers, it is quite clear that breach of privilege has been caused. Hence this privilege motion.

جناب سپیکر ۔ میں نے یہ تحریک استحقاق اس لئے اس ایوان میں پیش کرنے کی جرات کی ہے چونکہ وزراء موصوف کے جو بیانات ہیں انہیں درست تسلیم کیا جاتا ہے اور خصوصی طور پر اس صورت میں جبکہ ان کے پاس کسی خاص حقیقت کے معلوم کرنے کے لئے یا کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک بہت ہی بڑا محکمہ موجود ہے ۔ میرے اس تحریک استحقاق کو پیش کرنے کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اس ایوان کے جو استحقاقات ہیں ان کا تحفظ ہو لیکن اسکے ساتھ ساتھ میں وزیر مالیات کو یہ بھی احساس دلانا چاہتا ہوں ۔ چونکہ یہ وزیر مالیات کے علاوہ اس ایوان میں حکومت کے ترجمان بھی ہیں ۔ وہ پچھلے کئی دنوں سے خصوصی طور پر اس میزانیہ پر بحث کے دوران میں حزب اختلاف پر یہ تہمت لگاتے رہے ہیں کہ حزب اختلاف کے ممبران واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور اس طرح حکومت کو بدنام کرتے ہیں اور پبلک میں حکومت کے خلاف نفرت پھیلاتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ حقیقت حال بالکل اس کے برعکس ہے ۔ جو اطلاع ان کو بہم پہنچائی گئی ہے انہوں نے اپنے فرائض کو سر انجام دیتے ہوئے اس ایوان میں پیش کر دی لیکن یہ اس چیز کا بین ثبوت ہے کہ پچھلے چند دنوں سے حزب اختلاف پر جو الزام لگاتے رہے ہیں وہ آپوزیشن پر عائد نہیں ہوتا بلکہ وہ حکومت پر عائد ہوتا ہے ۔ وزراء کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس الزام کا اگر کوئی مستحق ہو سکتا ہے تو وہ حکومت ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ یہ تسلیم کریں گے کہ یہ سوال انتہائی اہم تھا ۔ چونکہ میو ہسپتال کے بارے میں جملہ ممبران جانتے ہونگے کہ پاکستان میں یہ سب سے بڑا اور پرانا ہسپتال ہے جو لاہور میں واقع ہے لاہور کے متعلق کہا

جاتا ہے کہ جس طرح جسم میں دل کو اہمیت حاصل ہے اسی طرح پاکستان میں لاہور کو وہی اہمیت حاصل ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ حکومت کی زیادتی ہے کہ اتنے بڑے انقلابی اور ترقیاتی بجٹ میں اس ہسپتال کے لئے ایک موبائل ایکس رے یونٹ مہیا نہیں کر سکے ۔ ان کو چاہئے تھا کہ وہ غلطی تسلیم کر لیتے اور وعدہ کرتے کہ جلد از جلد مہیا کر دیں گے اس کے بجائے وزیر موصوف نے یہ پسند فرمایا اور ایوان میں جو کچھ اس بارے میں ارشاد کیا ان کے الفاظ یہ ہیں ۔

"لیکن یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ میو ہسپتال میں دو موبائل ایکس رے یونٹ ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ یہ نہیں ۔"

ان معروضات کے پیش نظر میں یہ التجا کروں گا کہ اس تحریک باضابطہ قرار دیا جائے ۔

Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani): Sir, the whole misunderstanding arose from the fact that little effort has been made to find out the subtle difference between the two machines. Sir, the answer given to Starred Question No. 7569 was a correct one and the statement, which I made yesterday on the floor of the House, did not contradict that. The reason is that the mobile X-Ray machine or the Portable X-Ray machine are essentially both X-Ray machines. Now, Sir, mobile X-Ray machine is not portable whereas portable machine is mobile. So the mobile covers both categories of machines. This point should be borne in mind before we can reach a proper and an accurate conclusion. Sir, I will again repeat that the portable machine is mobile alright, but the mobile X-Ray machine is not portable. That is the subtle difference which could not be appreciated by my learned friend, Mr. Hamza.

Sir, the principle is the same and the attempt was not to deliberately mislead this august House, for which I have great regard and respect. The intention was not to bring about any breach of the privilege, which in all circumstances must be upheld. The attempt was to put the reply in a more understandable way, and that is all. Nothing more nothing less. Now if I have used the word 'mobile' for a portable machinery which also is mobile, heavens have not fallen on earth. If I had said that there are

twenty portable or X-Ray mobile machines and in fact there were only two, then of course, my friend could say that the Minister has furnished wrong information to this august House, and thereby he has caused the violation of the privilege of this House. But that is not the case Sir. Now they are trying to make out a case that portable is one thing and mobile is another thing, whereas I say that portable is also mobile, and we can term the portable machine as mobile machine Sir. True, that vice versa is not possible. For example, we cannot call a mobile machine a portable one. I concede but that type of statement has not been made.

Mr. Speaker : And moreover the Minister is not a technical man.

خواجہ محمد صفدر - وزیر صحت نے تو جواب دے دیا ہے کہ کوئی نہیں -

Minister of Finance : Sir, most respectfully I would submit that there is no technicality involved, and no special knowledge is required to understand the subtle difference between the two things. Portable machine is a mobile machine.

Khawaja Muhammad Safdar : Portable is portable and mobile machine is mobile machine.

Minister of Finance : But mobile is not portable ; the portable can be mobile.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - یہ تو ایسے ہی ہے کہ گدھا ایک جانور ہے لیکن جانور ایک گدھا نہیں -

وزیر خزانہ - یہ بات آپ ہی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں -

So, Sir, my friend has availed this opportunity of condemning us that the Government party people leave no opportunity or miss no opportunity of condemning the Opposition benches on the ground that they base their speeches on incorrect informations, whereas the fact of the matter according to him is that it is the Government benches who supply the incorrect information to this august House. Sir, this is far from true. I have yet to come across a case in the recent past where it can be said that the Government supplied an inaccurate or false information to this august House, whereas Sir, not with a view to enlarge the scope of this controversy, not with a view to score a point over them, but with all humbleness

I would say that I can quote several instances where, not intentionally of course, they did not bother to verify the information, which was supplied to them, and they accepted the unverified information, the incorrect information as a correct one, and based their speeches on them. I can easily quote such instances, but I would not resort to that because I do not intend to unnecessarily, as I said earlier, enlarge the scope of this controversy. If he has misunderstood it, or, Sir, if I have not been able to convey the information in the language which he easily understands, then, Sir, I may be at fault, but no breach of the privilege is involved in any case.

So, I would request Sir that in view of the fact that this portable machine is also mobile, the information supplied through the statement, made by me yesterday is in no way incorrect, is in no way misleading, and in any case it was in no way my intention to mislead this House. Sir, this is a very minor matter ; this is a very trifling matter and I don't know why Mr. Hamza in his wisdom thought it fit to raise this very unimportant and insignificant matter before this House. I don't know ; but I think that today we are going to deal with the Finance Bill, which is a very important piece of legislation, and I wish he had not raised it today, and particularly when before he left the House yesterday, he was kind enough to see me and I took pains to explain to him. And apparently it looked that he went satisfied but later on he thought it fit to move this Privilege Motion. With these words I submit that there is no breach of privilege of the House as suggested by Mr. Hamza.

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ کرمانی صاحب نے جو فرمایا ہے کہ دو یونٹ - - - - - -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب سب کو انگریزی میں بولنے کی آزادی ہے - بیگم صاحبہ بھی انگریزی میں تقریر کر دیں -

ملک محمد اختر - جناب بیگم صاحبہ فائننس منسٹر صاحب کی تردید کر دیں گی -

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) - جناب میں نے ان کے behalf پر عرض کیا تھا کہ ان دو یونٹوں میں سے ایک ایسا ہے کہ وہ ٹھیک نہیں ہے -

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ فرمائیں کہ کیا پوزیشن ہے ۔

What is the actual position in the Mayo Hospital? Is it about Mobile X-Ray or about the Portable ?

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ اس کے لئے اگر آپ ٹائم دے دیں تو ہم اطلاع دے دیں گے کہ کس میں نقص ہے ۔

Mr. Speaker : Alright, we will take up this Privilege Motion tomorrow.

Minister of Finance : Sir, I thought that your goodself wants this information independently of this Privilege Motion and I suggested that I would supply that. There was sufficient material .....

Mr. Speaker : I want this information for the disposal of this Privilege Motion. Is it not readily available ?

Minister of Finance : The Health Minister says that one of these portable machines .....

Mr. Speaker : So, the portable is out of order.

Minister of Finance : One of the portables is out of order and the portable which we call, for example, mobile has gone to the mechanic for repairs. Not two but one of them.

Mr. Speaker : I reserve my ruling.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES' REPORTS

Mr. Speaker: There are two motions for the extension of time. Minister of Revenue to move these motions.

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): I beg to move—

That the time limit fixed by the Assembly for submission of the Report of the Standing Committee on Revenue on the Colonization of Government Lands (Punjab) (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 27 of 1966), having expired on 31st May, 1967, be extended till 31st December, 1967.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is—

That the time limit fixed by the Assembly for submission of the Report of the Standing Committee on the Colonization of Government Lands (Punjab) (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 27 of 1966), having expired on 31st May, 1967, be extended till 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker: Next motion.

Minister of Revenue: I beg to move—

That the time limit fixed by the Assembly for submission of the Report of the Standing Committe on Revenue on the West Pakistan (Land Administration Laws) Amendment Bill, 1966 (Bill No. 36 of 1966), having expired on 31st May, 1967, be extended till the 31st July, 1967.

Mr. Speaker: Would the Minister be able to get the Report of the Standing Committee till 31st July, 1967?

Minister of Revenue: We will try, Sir. But I would request that, if it is possible, the time may kindly be extended up to 31st December, 1967.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): We accept that resolution.

Mr. Speaker: The question is—

That time limit fixed by the Assembly for submission of the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan (Land Administration Laws) Amendment Bill, 1966 (Bill No. 36 of 1966), having expired on 31st May, 1967, be extended till 31st December, 1967.

The motion was carried.

THE WEST PAKISTAN FINANCE BILL, 1967

Mr. Speaker: We will now take up the Orders of the Day, *i.e.* the West Pakistan Finance Bill, 1967. The Minister of Finance.

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): Sir, I beg to move—

That the West Pakistan Finance Bill, 1967 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved is—

That the West Pakistan Finance Bill, 1967 be taken into consideration at once.

Khawaja Muhammad Safdar: Opposed.

Minister of Finance: Sir, by this Bill, which of course we want to enact into an Act, the only thing that is being done is that we are trying to continue for the next year those temporary taxes which were levied under the West Pakistan Finance Act of 1966. This being done primarily to meet the heavy commitment of the Provincial Government in the field of development and also its increased financial requirements on education, health, roads and irrigation. Two exemptions have been made in the case of these temporary taxes which are not continued under the present Bill.

Those are the taxes of freight fares on vessels plying in the inland waters of Karachi and the toll on vessels plying in the inland waters of Karachi. These two temporary taxes are being dropped.

Sir, the temporary taxes which are being continued for the next year are being continued at the existing level. Now, besides that, in order to provide relief to the common man, certain concessions have also been provided by way of amendments which are being incorporated in the present Bill, that is, the stamp duty on transfer of shares has been reduced by half through a new provision in this Bill.

Secondly, Stamp Duty on group term insurance has been reduced to six paisas per rupee on one hundred, payable as premium. This reduction is also being contemplated in this Finance Bill. Then Sir, there are about 4 other concessions which the Government intends to bring about by administrative action under the appropriate laws. Firstly, the fee charged under the rules for the registration of voluntary social welfare organisations is being abolished. Then, the registration fee for registration of Trade Unions under the Trade Unions Act is also being dropped. Then Sir, the Property Tax is not being levied on those persons who do their constructions within the three years of the Third Plan period. And lastly, Sir, in case of Plays which are to be enacted by the Educational Institutions, there will be no entertainment duty on them.

These are, Sir some of the few important concessions which are being contemplated in this Finance Bill by way of enabling the Government to issue necessary notifications under the appropriate laws. You will please appreciate that no new taxes are being levied despite the vague fact that the commitments of the Provincial Government have increased consider ably; the development activities of the Provincial Government have increased considerably. Yet the Government thought that it should find out resources other than through taxes and Sir, this miracle has been achieved by presenting this Bill to this august House and Sir, with these few words, I request this House, through you that this Bill be taken into consideration.

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی-۸) - جناب والا - صوبہ مغربی پاکستان کا ۱۹۶۷-۶۸ء کا میزانیہ جو اس ایوان میں گذشتہ ہفتے سے زیر بحث ہے - آج اس مسودہ قانون کیساتھ اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو رہا ہے اور اگر میں یہ عرض کروں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اس بجٹ کے

سارے دستاویزات سے اہم جزو یہ مسودہ قانون ہے جس کو کہ مالیاتی بل کہتے ہیں اور میں ایک قدم آگے بڑھ کر یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے ملک میں جتنے قوانین بھی نافذ ہوتے ہیں ان میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل وہ قانون ہے جس کو فائننس ایکٹ کہتے ہیں ۔ یہ وہ قانون ہے جس سے ملک کا ایک ایک فرد متاثر ہوتا ہے ۔ یہ وہ قانون ہے جو ہمارے ترقیاتی اور روزانہ کے اخراجات کے لئے رقم مہیا کرتا ہے ۔ آمدنی کے ذرائع پیدا کرتا ہے اور ہمارے خزانے میں وہ وسائل جمع کرتا ہے جس سے کہ ہم صوبے کی ضروریات کو پورا کر سکیں ۔ جناب والا ۔ اگر کسی قانون کی تعریف یہ ہو اور اس کی صفت یہ سمجھی جائے اور اس کی خوبی یہ سمجھی جائے کہ وہ تخیل کی پرواز سے عاری ہو اور فکر کی گہرائیوں سے تہی دامن ہو تو میں یہ کہوں گا کہ اس معیار پر یہ قانون پورا اترتا ہے اور یہ بہت ہی اچھا قانون ہے ۔ جناب والا ۔ اگر کسی قانون کو پچھلے قوانین کی نقل پر مشتمل سمجھنا اس کی تعریف کا باعث ہو تو یہ قانون نہایت ہی قابل تعریف ہے ۔ میں دور نہیں جاؤں گا ۔ آپ گذشتہ چند سالوں کے فائننس بل اٹھا کر دیکھ لیجئے گا اور پھر اس کو سامنے رکھ کر دیکھئیے تو آپ پائیں گے کہ دفعات وہی ہیں ۔ ٹیکس وہی ہیں ۔ محصولات کی شرح وہی ہے گویا کہ بال برابر بھی فرق نہیں ہے ۔ ۱۹۶۵ء کا مالیاتی بل اگر ۱۹۶۷ء کے مالیاتی بل کے سامنے رکھا جائے تو انسان محسوس کریگا کہ صرف تاریخوں کا فرق ہے اور شاید ایک آدھ کلاز کا فرق ہو ورنہ کوئی فرق نہیں ۔ جناب والا ۔ یہ کام محکمہ فائننس کا ایک معمولی کلرک بھی کر سکتا ہے پھر اتنا بڑا مالیات کا محکمہ اور اس کا دفتر اور اتنے بڑے بوجھ کا حامل فائننس منسٹر جنکا مالیاتی بوجھ یہ صوبہ سنبھالے ہوئے ہے بجا طور پر ان سے یہ توقع رکھتا تھا

اور لوگ ہر سال اس کے منتظر رہتے ہیں اور جب بجٹ کا اعلان ہوتا ہے تو ہزاروں اور لاکھوں لوگ یعنی عوام ریڈیو کے گرد جمع ہو جاتے ہیں یہ سننے کے لئے نہیں کہ آپ کے اخراجات کس مد میں کتنے ہو رہے ہیں بلکہ یہ جاننے کے لئے کہ آپ فائننس بل جو اس صوبہ میں نافذ کرنیوالے ہیں اس میں کس قدر ٹیکسوں کا اضافہ ہے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ نے ملک کے کس طبقہ کو کوئی رعایت یا سہولت دی ہے ۔ جناب والا ۔ میرے پاس وقت کم ہے ۔ میں صرف دو باتوں کیطرف نشاندھی کرنے پر اپنی تقریر کو محدود رکھوں گا ۔ پہلی بات جو اس قانون کا اچھا حصہ ہے وہ یہ کہ کراچی میں Inland Water پر جو Toll Tax سر چارج اور جو freight پر سر چارج تھا اسے ختم کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ وہ ٹیکس تھا جو کراچی کی سمندری نواحی بستیوں کے باشندے اپنے ذرائع معاش کے حصول کے لئے روزانہ شہر میں آنے جانے کے لئے کرایہ پر اضافہ کیصورت میں دیا کرتے تھے یا یہ کہ ان کو اس صورت میں یہ ٹیکس دینا پڑتا تھا ۔ میں غور کرتا رہا ہوں کہ اس ٹیکس کو ختم کرنے کی مبارکباد کس کو دوں اور جتنا بھی میں نے غور کیا میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر کوئی اس مبارکباد کا مستحق ہے تو یہ خاکسار ہے ۔ اس نیک قدم پر اور کراچی کے مظلوم طبقہ کو یہ رعایت دیئے جانے پر اس ایوان میں اگر کوئی شخص مبارکباد کا مستحق ہے تو میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ یہ وہ خاکسار ہے ۔ (ہیئر ہیئر) اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قانون یہ Toll Tax اور سر چارج کراچی کی آبادی کے طبقہ پر ۱۹۵۰-۵۱ء یا اس سے پہلے سے نافذ تھا ۔ وہ سیاست دان جنکو آپ بدنام کہتے ہیں انہوں نے بھی یہ ٹیکس اس طبقہ سے وصول کیا اور ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۶ء تک آپ اور آپ کی انقلابی حکومت رفاہی حکومت ہونے کے دعویٰ کے باوجود اس کو وصول کرتی رہی ۔

جناب والا ۔ اس ایوان میں آپ سے بہتر مجھے اس بات کا کوئی گواہ نہیں مل رہا ہے کہ ۱۹۶۵ء کے فائننس بل میں اور ۱۹۶۶ء کے فائننس بل پر تقریر کرتے ہوئے میں نے اس وقت کے فائننس منسٹر سے پر زور اپیل کی تھی کہ یہ ٹیکس ظالمانہ ہے ۔ یہ مظلوم طبقہ کیساتھ زیادتی ہے جو معاش حاصل کرنے کے لئے کراچی کا سفر کرتا ہے اس سے آپ یہ ٹیکس حاصل کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میری ان درخواستوں اور اپیلوں کا نتیجہ ہے کہ اس ٹیکس کو آپ نے اس مسودہ قانون سے خارج کیا ہے ۔ بہر حال میں اتنا خود غرض نہیں ہوں کہ ساری کی ساری مبارکباد میں خود رکھ لوں میں اس میں آپ کو بھی حصہ دار بناتا ہوں اور آپ کے وزیر مالیات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ کام جو آج سے کئی سال پہلے ہونا چاہئیے تھا وہ کام جو ان کے پیش روؤں کو کرنا چاہئے تھا وہ کام جو اس صوبہ کے وزرا اور محکمہ مالیات کو اس سے بھی پہلے کر دینا چاہئے تھا وہ آج آپ نے کر کے ایک بہت اہم خدمت سر انجام دی ہے ۔ جناب والا ۔ میں جس بنیاد پر یہ بات کہتا ہوں کہ یہ مسودہ قانون تخیل سے عاری اور فکر کی بلند پروازی سے خالی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک کا ایک بہت اہم طبقہ جس کو کاشتکار طبقہ کہتے ہیں اس کے متعلق اس بل میں کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ زراعت سے متعلق یہ وہ طبقہ ہے جس پر کہ ملک کی بنیادیں قائم ہیں ۔ ملک کی ۷۰-۷۵ فیصدی آبادی اس پیشے سے متعلق ہے ۔ ملک کا ۹۰ فیصد زر مبادلہ اس طبقہ سے حاصل ہوتا ہے ۔ ملک کی غذائی پیداوار یہ شعبہ فراہم کرتا ہے اور یہ وہ طبقہ ہے جو ملک کی آمدنی میں ۸۰ فیصدی کا شریک ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس صوبے کے اس حصے کے لوگوں نے بارہا مغربی پاکستان کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ ان چھوٹے زمینداروں

کو مالیانہ سے چھوٹ یعنی ان کا مالیانہ معاف کریں جنکے پاس زمینیں اتنی ہیں کہ جو آپ کے کہنے کے مطابق subsistence holding ہیں ۔ اور ان کے ذریعہ معاش کے لئے صرف کافی ہیں ۔ صرف کافی کا لفظ اس لئے کہہ رہا ہوں یا کہتا ہوں کہ subsistence holding کا مطلب یہ ہے کہ اس سے ان کو تعیش کی زندگی مہیا کرنے کے ذرائع نہیں ہو سکتے بلکہ صرف اتنی زمین جو ان کے شب و روز کے اخراجات کو جو ان کے جسم و جان کے رشتے کو قائم رکھنے کے لئے ان کو ذرائع معاش مہیا کرتی ہے تو وہ طبقہ اس بات کا مستحق تھا کہ آپ اس فائننس بل کی دفعات میں کوئی گنجائیش اس بات کی رکھتے کہ چھوٹے کاشتکاروں کو مالیانہ کی معافی یا کوئی فائدہ یا کوئی چھوٹ ملتی ۔

جناب والا ۔ ان چھوٹے کاشتکاروں کو مالیہ کی معافی نہ دینی اسلام کے خلاف ہے ؟ اصول انصاف کے خلاف ہے اور اس ملک کے دستور کے خلاف ہے ۔ اس لئے کہ ملک کے دو طبقوں میں عدم مساوات یا عدم توازن عدل کے منافی ہے ۔ جو لوگ شہروں میں دوکانوں پر یا صنعتی اداروں میں کام کرکے اپنی روزی کماتے ہیں اگر ان کی آمدنی پانچ سو روپے ماہانہ یا چھ ہزار روپے سالانہ سے کم ہو تو آپ ان سے کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتے ۔ اور وہ ملک کی تمام رفاہی سہولتوں میں برابر کے حصہ دار اور شریک کار ہیں ۔ وہ سڑکوں سے ہسپتالوں سے اور تعلیمی اداروں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ باوجودیکہ وہ ٹیکس کی صورت میں انکے اخراجات میں کوئی حصہ ادا نہیں کرتے ۔ اور یقیناً انہیں یہ حق حاصل ہے کہ اگر ان کی آمدنی اتنی نہیں ہے کہ وہ کوئی ٹیکس ادا کر سکیں تو اس کے باوجود انہیں یہ حق ہے کہ حکومت کی سہولتوں سے انہیں،

فائدہ پہنچے ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایک کاشت کار یا زمیندار جس کی چند ایکڑ زمین ہے اور صرف گزارہ ملکیت کا مالک ہے کیا اس کی آمدنی پانچ سو روپے ماہانہ ہے ۔ آپ یقیناً جواب دیں گے نہیں ہے ۔ اگر ۱۲ ایکڑ کے مالک زمیندار کی ماہانہ آمدنی ۵ سو روپے نہیں ہوتی تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ عدل اور مساوات کے مطابق ہے کہ اگر ایک شخص شہر کے اندر پان کی دوکان رکھکر پانچ سو روپے ماہانہ کماتا ہو تو اس سے کوئی ٹیکس نہ لیا جائے اور دوسرا شخص جو شہر سے ۶ میل کے فاصلے پر زمین کو کاشت کر کے ملک کی اہم ضرورت پورا کرنے میں اپنا فرض ادا کرتا ہو ۔ اس پر آپ مالیہ لگائیں اور وصول کریں ۔ یہ عدل و انصاف اور مساوات کے منافی ہے اور اس لحاظ سے دستور اور اسلام کے خلاف ہے ۔ میں آپ سے توقع رکھتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں جیسے آپ نے پہلے ٹیکس کو رفع کیا اور دور کیا ۔ آپ آئیندہ اس مسئلہ پر بھی غور فرمائیں گے ۔ آپ اسے سیاسی مسئلہ نہ بنائیں صرف انسانی مسئلہ کی بنیاد پر اس پر غور کریں ۔ جس شخص کے پاس ۲ ایکڑ زمین ہے اس سے مالیہ وصول کرنے کا آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا ۔ جناب والا ۔ میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ صرف یہی نہیں بلکہ پچھلے سال چھوٹے کاشتکاروں پر جو ایڈیشنل ایگریکلچرل انکم ٹیکس عائد کیا گیا تھا وہ اس سال بھی قائم ہے ۔ آپ نے یہ قانون پچھلے سال نافذ کیا تھا اب اس بات کی ضرورت تھی کہ اگر انہیں نئی مراعات نہیں دے سکتے تو وہ ظالمانہ ٹیکس جو آپ نے پچھلے سال نافذ کیا تھا اسے اس سال دور کر دیتے ۔ آپ نے اب تک اس طبقہ کے ساتھ مجرمانہ حد تک تغافل برتا ہے ۔ وزرائے کرام سے میری یہ گذارش ہے کہ دیکھئے جس شاخ

پر آپ کا آشیانہ ہے وہ بڑی کمزور ہے معلوم نہیں آئندہ سیشن میں میری آپ سے ملاقات ہو گی یا نہیں ہو گی اس لئے جب تک آپ یہاں موجود ہیں اور جب تک اللہ تعالی نے آپ کو اقتدار اور ذمہ داری کی کرسی دی ہے آپ اپنے اقتدار سے ملک کے سب طبقوں کو فائدہ پہنچائیں ۔ تا کہ آپ اللہ تعالی کے نزدیک بھی سرخ رو ہوں اور دنیا میں بھی ۔ اور ہم آپ کو مبارکباد دے سکیں ۔

ملک محمد اختر (لاہور-۲) ۔ جناب سپیکر ۔ فائننس بل کے لئے کافی وقت ہونا چاہئیے تھا ۔ صرف دو دن دینا بڑی زیادتی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں چند منٹوں میں اپنی گذارشات پیش کروں گا ۔ باقی کلاز بائی کلاز ڈسکشن پر بات ہو گی ۔ اس صوبہ میں موجودہ جو صوبائی ٹیکس ہیں وہ یہ ہیں ۔

Land Revenue, Water rate, Motor Vehicles levies, Stamp duty, Provincial Excise, Entertain Duty, Property Tax ..

آخرالذکر کو نئی تعمیرات کی حد تک معاف کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ جو ۷ ٹیکس ہیں ہمارے صوبائی ٹیکسوں کے ریونیو کا ۹۰ فی صد ان پر مشتمل ہے ۔ اس کے علاوہ ۴۰ دوسرے ٹیکس ' سیس اور ڈیوٹیز ہیں جو آپ ہم لوگوں سے لے رہے ہیں اس صوبہ میں ۔ جناب والا ۔ یہ جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے فائننس بل کا ۔ یہ ایک دھوکے اور سراب کی صورت ہے ۔ اس قانون میں ایسے ٹیکس شامل کئے جاتے ہیں جن کو مستقل حیثیت دے دی جاتی ہے ۔ کچھ ایسے ٹیکس ہوتے ہیں جن کی حیثیت سالانہ ہوتی ہے ۔ یہ صوبائی ٹیکسیشن جو ان ۷ ٹیکسوں کی شکل میں جاری رکھی گئی ہے ۔ یہ ۱۹۵۳ میں ۱۸ کروڑ ۵ لاکھ تھی جو کہ بڑھ کر اب ۵۴ کروڑ ۳۸ لاکھ ہو چکی ہے ۔ جناب والا ۔ ٹیکسیشن میں یہ جو

اضافہ ہوا ہے یہ ہماری مالی حالت کے مطابق نہیں ہے نہ ہماری وصولی بڑھی ہے اور نہ آبادی میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ صوبائی ٹیکسوں میں ۳ سو فی‌صد کا اضافہ کر دیا جائے ۔ جناب والا اس کے ساتھ ہی ساتھ مجھے یہ بھی گذارش کرنا ہے ۔ آج میں پھر اسے دہراتا ہوں ۔ کہ یہ زیادہ ہم شہریوں کو دینے ہوتے ہیں جو شہری آبادی کے ٹیکس ہیں ان کے مقابلے میں لینڈ ریونیو اور آبیانہ جو ہے وہ بتدریج کم ہو رہا ہے ۔ ۵۶–۱۹۵۵ میں مالیہ اور آبیانہ کل محاصل کا ۲ء۷ فی صد تھا اور اب ۶۷–۱۹۶۶ میں یہ ۵۰ فی صد رہ گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ کا مطلب ہے کہ وصولی کم ہو رہی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں ۔ وصولی میں کمی ہے ۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے میں ۱۹۶۲ سے اب تک آپ نے الکم ٹیکس میں فائننس بل کی رو سے جتنی سالانہ ایزادی کی ہے اب میں اسکا تجزیہ کروں گا ۔ جناب والا ۔ ایکسائز کی ڈیوٹی میں اضافہ سے انہوں نے ۱۹۶۲ سے تا حال ایک کروڑ روپے وصول کئے ہیں ۔ اسی طرح ریلوے کے کرایہ اور فریٹ پر جو سر چارج یکم جولائی ۱۹۶۲ سے لگایا گیا تھا اس سے انہوں نے ۴۴ لاکھ روپیہ زائد وصول کیا ہے ۔

جناب والا ۔ اسکے بعد ریٹ اینڈ ڈویلپمنٹ سیس ـــ جو ۲۵ فیصد تھا اس کو ۳۵ فیصد کر دیا ۔ یکم جولائی ۱۹۶۳ میں سالانہ آمدنی ۶۴ لاکھ کی ہوئی اور واٹر ریٹ کو ۱۹۶۳ میں ۱۰ فیصد بڑھا دیا اور اس طرح ایک لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ کا اضافہ ہوا شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس یکم جولائی ۱۹۶۴ میں at the rate of twelve paisa per maund ۶۶ لاکھ روپیہ

سالانہ yield دے رہا ہے ۔ اس طرح بجلی کے عام صارفین پر یکم جولائی ۱۹۶۳ میں ڈیوٹی لگائی اور یہ ڈیوٹی at the rate of one paisa per unit for residential and commercial use. پر ہے ۔ ایک پیسہ for every four units consumed industrial undertaking پر لگایا گیا ہے اس طرح ۸۶لاکھ روپیہ سالانہ کی آمدنی بڑھالی ہے ۔ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں جو انہوں نے ایڈیشنل ٹیکس وصول کیا ہے وہ ۴۷۵ لاکھ روپیہ ہے ۔ اب تیسرے پانچ سالہ منصوبہ میں پہلے دو سالوں میں اس قدر اضافہ کیا ہے جس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ water rate enhance کرکے ۱۰ فیصد یکم جولائی ۱۹۶۵ کو کیا تھا جس سے ۱۸۷ لاکھ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہوا ہے ۔ اس کے بعد ہوٹل ٹیکس یکم جولائی ۱۹۶۵ کو لگایا ہے ۔ اس مد میں ۱۰ لاکھ ۹۰ ہزار ۴۷۶ روپے کی وصولی ہوئی ہے ۔ ایڈیشنل سٹیمپ ڈیوٹی یکم جولائی ۱۹۶۵ سے لگائی ہے ۔ اور ایسے دستاویزات پر جن کی مالیت ۵۰۰ روپیہ تھی اس پر ۵ روپیہ ۔ ۵۰۰سے ۱۰۰۰ روپیہ تک ۱۰ روپیہ لگایا ہے اس طرح yield ۴۰ لاکھ روپیہ سالانہ بڑھالی ہے ۔ موٹر وھیکاز پر یکم جولائی ۱۹۶۵ سے ٹیکس لگایا ہے اور اس سے ۶۸ لاکھ روپیہ سالانہ وصول کر رہے ہیں ۔آرمز لائسنسز فیس یکم جولائی ۱۹۶۵ سے بڑھائی ہے اس سے ۸ لاکھ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہے ۔ گذشتہ دو سالوں سے حکومت نے ۳۱۴ لاکھ روپیہ سالانہ کا اضافہ کر لیا ہے ۔ کل اضافہ اگر دیکھا جائے تو یہ کم وبیش ۴۷۵ اور ۳۱۴ یعنی ۷۸۹ روپے کا اضافہ ہو گیا ہے ۔ یہ سالانہ اضافہ میں سمجھتا ہوں نہایت ہی زیادتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے برعکس مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ موجودہ فنانس بل میں انہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ ۱۹۶۷ کے فائننس بل میں سر چارج لگایا گیا تھا جو

لینڈ ریونیو پر ہے - یہ سر چارج ۳۵۰ روپیہ لینڈ ریونیو پر payable ہو گا تو یہ ۱۲ روپے کے قریب ہو گا - کم و بیش میرے اندازہ میں نصف لینڈ ریونیو کے برابر ہو گیا ہے - لینڈ ریونیو پر جو ۵۰۰ سے ساڑھے سات سو تک واجب الادا ہو گا وہاں ۲۴ روپے ہو گا جو غالباً واجب الادا لینڈ ریونیو کے برابر ہے - جہاں ۷۵۰ سے ۱۰۰۰ روپے مالیہ پر ۵۰ روپے ہو جائے گا جو کم و بیش لینڈ ریونیو سے ڈیڑھ گنا ہو جائے گا جہاں ۱۰۰۰ سے ۲۰۰۰ تک مالیہ لگایا گیا ہے وہاں ۱۰۰ روپے کے قریب ہوگا - جو approximately لینڈ ریونیو سے دو گنا ہو جائے گا - اسی طرح ۱۰۰۰ سے ۵۰۰۰ تک لینڈ ریونیو کم و بیش تین گنا ہو جائیگا - آخری رقم ۱۰,۰۰۰ لینڈ ریونیو پر جو سیس لگا رہے ہیں وہ اصل لینڈ ریونیو سے ۱۰ گنا زیادہ ہو گا - آپ اندازہ لگائیں کہ اس ویسٹ پاکستان فائننس بل کے تحت حکومت ٹیکس کی شکل میں - سرچارج کی شکل میں جو زیادتی کر رہی ہے اس سے کس قدر اضافہ ہے جو حکومت کر رہی ہے - اسکے برعکس اگر میں ان سے یہ مطالبہ کروں کہ آپ اس حصے کو جو کہ انہوں نے مرکزی حکومت سے حاصل کرنا ہے اس کو بڑھائیں - مرکزی حکومت نے ۵۳ - ۱۹۵۲ میں Raisman Award دیا تھا - اس Presidential Order ۱۹۶۲ کی آئین کی دفعہ کے تحت ان کو ۶۵ فیصد حصہ دیا جا رہا ہے - ۶۵ فیصد حصہ ان ٹیکسسز کا دیا جا رہا ہے جو مرکزی حکومت صوبہ سے وصول کرتی ہے - سیل ٹیکس کی ادائیگی کی جا رہی ہے وہ ۳۰ فیصد ہے - ایک اور قابل اعتراض بات یہ ہے کہ امپورٹ ڈیوٹی - ایکسائز ڈیوٹی - جہاں مغربی پاکستان میں ۴۶ فیصد دے رہے ہیں وہاں مشرقی پاکستان میں ۵۴ فیصد دی جا رہی ہے -

مجھے یہ بھی شکایت ہے کہ جہاں صوبہ پر ٹیکسوں کی بھر مار کر رہے ہیں وہاں مرکزی حکومت سے جو گرانٹ ملی ہے وہ بھی کم مل رہی ہے ۔ Current Financial Year میں ڈویلپمنٹ پروگرام کیلئے چھوٹی چھوٹی گرانٹ Malaria Eradication فرٹیلائزر ۔ اور فیملی پلاننگ کیلئے ہیں ۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت جو غیر ملکی قرضے دے رہی ہے اس کا اس طریقے سے سود وصول کیا جاتا ہے کہ ان کے اسٹبلشمنٹ کے جو چار جز ہیں وہ بھی ہم سے وصول کر لیتی ہے ۔ اس کے علاوہ اس سال railway fare کو continue کیا ہے ۔ سینما ٹیکس کو continue کیا ہے اس سال انہوں نے ایگریکلچرل ٹیکس جس کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا continue کیا ہے ۔ جناب وزیر خزانہ صاحب انڈسٹریلسٹ لارڈز پر بڑی مہربانی کر رہے ہیں اس کلاز ۸ میں انہوں نے پرویژن کی ہے ۔

"Government may by an order, notified in the official Gazette, exempt any Sugar Mill or all Sugar Mills in any specified area from the payment of the whole or any part of the cess under this section."

جناب والا ۔ ایک شوگر مل جب قائم ہوتی ہے تو اس پر ۷ کروڑ روپیہ صرف ہوتا ہے ۔ ایک صنعت کار جو ۷ کروڑ روپیہ صرف کر رہا ہے اس کو یہ exemption دینے کے لئے تیار ہیں لیکن ایک عام آدمی کو یہ exemption دینے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ لیکن سر چارج railway freight کی صورت میں لینے پر مصر ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ یہ اندازہ فرمائیں کہ موجودہ فائننس بل کا سارے کا سارا بوجھ عوام پر ہے ۔ یہ عوام کے لئے پاکستان کو جنت بنا رہے ہیں بلکہ انڈسٹریلسٹ کے لئے پاکستان کو جنت بنا رہے ہیں ۔ تین سال تک جو نئی عمارتیں بنائی جائیں گی ان پر ٹیکس نہیں لگایا جائیگا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ limit مقرر کر دیتے

۲۰۰ روپیہ یا اڑھائی سو روپیہ سالانہ کی مالیت پر کہ ان پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائیگا تو اس میں یہ کچھ حق بجانب تھے ۔ یہ ایسی کوٹھیوں پر یہ ٹیکس وصول نہیں کر رہے ہیں جن کے مالک دو ہزار تین ہزار سالانہ کرایہ لیتے ہیں اور گلبرگ میں تو ایسا ہے جہاں ۱۵۰۰ یا ۲۰۰۰ ہزار ماہانہ کرایہ بنتا ہے ان کو بھی ٹیکس سے انہوں نے exempt کر دیا ہے ۔ جناب والا ۔ اب clause-wise discussion پر اگر بات ہو تو وہ زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ مناسب وقت پر اگر مناسب بات کہی جائے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے ۔ اس لئے میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ فائننس بل میں انہوں نے اکثر عارضی ٹیکسوں کا نام دیکر۔ مثلاً ۱۹۶۵ء کا جو فائننس بل تھا اس میں بھی جو ٹیکس لگائے گئے تھے ۔ وہ تھے تو عارضی لیکن در حقیقت جو ابدی اور مستقل تھے اور آج ان کا یہ کہنا کہ ہم فلاں ٹیکس کو چھوڑ رہے ہیں یا اس صوبے کو کوئی مراعات دے رہے ہیں یا اس صوبے پر کوئی مہربانی کر رہے ہیں ، یہ دراصل ایسا نہیں کر رہے بلکہ وہ اپنی کوتاہیوں اور ظالمانہ ٹیکسوں کو نرم ضرور کر رہے ہیں جو اس سے قبل لگائے جا چکے ہیں ۔

ملک قادر بخش (مظفر گڑھ ۔۲) ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ اس موقع پر میں اصولاً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی قوم یا کوئی فرد ٹیکسیشن کو برا نہیں کہتی بشرطیکہ ٹیکسوں کے ذریعے جسقدر بھی وصولی ہو ۔ وہ عوام کی بھلائی کے کاموں پر صحیح طور پر صرف ہو ۔ ٹیکسیشن کے بغیر کوئی حکومت چلائی ہی نہیں جا سکتی اور نہ ہی کوئی فلاحی کام ہی ہو سکتا ہے ۔ اس حکومت نے جتنے منصوبے گذشتہ سال بنائے تھے ۔ ان سب کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس حکومت نے کوشش کی ہے یا اتنے بھی نئے منصوبے تیار کئے گئے تھے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان پر ایک ایک پائی جائز طور

پر خرچ ہوئی اور جو عوام کی بھلائی کے لئے خرچ ہوئی - چونکہ اس سال کوئی نیا ٹیکس بھی نہیں لگایا گیا اور فلاحی کام اور عوام کے مفاد کے جسقدر بھی کام ہیں - ان کو اور زیادہ تیزی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے جسکے لئے میں حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں -

گذشتہ سال ایک وقت ایسا آیا تھا جبکہ صوبے میں خوراک کے متعلق آواز پیدا ہوئی تھی اور یہ حقیقت بھی ہے کہ غلے کی قیمت بہت اونچی چلی گئی تھی لیکن حکومت نے بڑے ہی تھوڑے وقت میں تمام کام کو سنبھال لیا اور یقین کیجئیے کہ صدر مملکت ، گورنر صاحب اور محکمہ خوراک و زراعت نے ملکر صرف شہروں ہی میں نہیں بلکہ دیہاتوں اور جنگلوں تک میں خوراک پہنچائی اور یہ اس طرح نہیں کہ دیہات سے لوگ آئیں اور شہروں میں سے غلہ خرید کر لے جائیں بلکہ ان کے گھروں تک غلہ پہنچایا گیا اور اگر ایسے کاموں کے لئے اور ایسے عملے کے لئے حکومت کوئی ٹیکس لگا دے تو چشم ما روشن دل ماشاد - ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے - ویسے تو ٹیکس لگانے پر اعتراضات ہوتے رہتے ہیں لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دیہاتی آبادی ٹیکسوں سے اس وقت تک ہرگز ہرگز نہیں گھبراتی جبتک کہ وہ یہ دیکھتی رہے اور دیکھ بھی رہی ہے کہ یہ ٹیکس ان کی بھلائی کے کاموں پر صرف کیا جا رہا ہے ، میں اس کے لئے بھی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں -

جناب والا - پیشتر اس کے کہ میں اپنے main theme پر گفتگو کروں - میں جناب وزیر مال صاحب کی خدمت میں ایک دھاندلی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - دھاندلی کا ذکر بھی نہیں بلکہ مجھے اس سے بھی زیادہ سخت لفظ استعمال کرنا چاہئیے تھا اور وہ یہ کہ مظفر گڑھ میں باڑہ سکیم کے تحت

۱۹۵۴ء میں ۱۱۹ لاٹیں landless people کو الاٹ ہوئی تھیں ۔ اور یہ لوگ مقامی کاشتکار تھے جنکے لئے یہ شرط مقرر کی گئی تھی کہ حکومت اسکے لئے نہری پانی مہیا کریگی اور وہ لوگ اپنی محنت اور سرمائے سے چاہات بھی کھودیں ۔ مکانات وغیرہ بھی تعمیر کریں اور اس اراضی کو آباد کریں ۔ لوگوں نے چاہات بھی کھودے ، باغات بھی لگائے ، کسی نے چالیس فیصد ، کسی نے پچاس فیصد کیونکہ پانی کی کمی ہو گئی تھی ۔ انہوں نے رقبے آباد کئے لیکن وہ سب کے سب منسوخ کر دئیے گئے اور ان کو گھروں سے نکال دیا گیا حالانکہ وہ باغات عام پھل دے رہے ہیں ۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ قلمی آم ، لنگڑا آم ، اور وہ آم جو ملک صاحب کے باغ میں ہوتے ہیں ۔ وہ بھی وہاں پر ہوتے ہیں ۔ لیکن ان کو وہاں سے اس لئے نکال دیا گیا کہ انہوں نے بروقت وہ percentage پوری نہیں کی تھی یعنی جو اسی فیصد آبادی انہیں کرنی چاہئیے تھی ۔ حالانکہ وہاں پر درخت موجود ہیں ۔ Cattle sheds موجود ہیں ۔ پکے مکانات موجود ہیں ، کھالیں موجود ہیں ، رقبے آباد ہیں ۔ لیکن انہیں اسکے باوجود بھی وہاں سے نکال دیا گیا ہے ۔ مجھے یہ بھی منظور تھا ۔ لیکن ظلم در ظلم یہ کیا گیا کہ اُن ۱۱۹ لاٹوں کو پھر تقسیم کیا جاتا ہے ۔ ان میں سے تین چار بڑے بڑے آدمی تو ہمارے ہی ضلع کے ہیں اور باقی انارکلی کے دوکاندار ہیں ۔ باہر کے ملازمین کے رشتہ دار ہیں ۔ یعنی آباد کریں ہم گاڑھے پسینے کی کمائی تو اس پر ہم خرچ کریں لیکن انارکلی سے دوکاندار اٹھے ۔ کسی ملازم کا رشتہ دار آئے اور وہ ان آباد شدہ زمینوں پر بیٹھ جائے لیکن کوئی پرسان حال نہیں ہے ۔ میرے دروازے پر لوگ رو رہے ہیں ۔ آج بھی باہر ایک آدمی خدا بخش کھڑا ہوا ہے ۔ ایک لاٹ ہے

فیض بخش کے نام جسکے قلمی آم آج بھی میرے کوارٹر میں پڑے ہوئے ہیں ۔ وہ قلمی آم چوری سے اٹھا کر لایا ہے کیونکہ وہاں قانون گو کا قبضہ ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ خدا کے نام پر اگر ان سے لینا ہی ہے تو پھر میرے ہی ضلع کے آدمی کو کیوں نہ ملے ان کو ہی کیوں نہ واپس کر دیں ۔ لیکن یہ انارکلی کے دوکاندار جنکا نام میں نہیں لینا چاہتا کہ وہ کون لوگ ہیں کیونکہ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Why has not the Member put a question about this matter ?

Malik Qadir Bakhsh : I was absent from the House.

Mr: Speaker : The Member should have sent a Question.

Malik Qadir Bakhsh : Yes, I should have but now I am requesting. Sir, I will pass on to other things.

مسٹر سپیکر ۔ آپ بیشک اسکے متعلق تقریر فرمائیں ۔ میں نے تو ویسے ہی عرض کیا ہے کہ آپ سوال کے ذریعے حکومت کے نوٹس میں یہ بات لاتے تا کہ اس پر غور کیا جاتا ۔

Malik Qadir Bakhsh : It is a very serious case and it requires probe.

دوسری گذارش یہ ہے کہ ۱۳۳ مربعے اراضی ہندو قوم برادری ہائی سکول لیہ کے لئے چھوڑی گئی تھی ۔ برادری ہائی سکول لیہ موجود ہے لیکن وہ زمین تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے الاٹ کر رکھی ہے اور اسے علیحدہ کر دیا ہوا ہے اور حکومت اس رقبے سے پیداوار بھی حاصل کر رہی ہے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس پسماندہ علاقے کو اتنا بھی حق نہیں پہنچتا تھا کہ یہ رقبہ جس غرض کے لئے دیا گیا تھا ۔ یعنی برادری ہائی سکول لیہ کے مصرف ہی میں آتا ۔ لیکن محکمہ اوقاف

کہتا ہے کہ ہم اس سے وصول شدہ رقم لاہور پر خرچ کریں گے ۔ حیدر آباد اور کراچی پر خرچ کریں گے لیکن لیہ والے جو بھوکے لوگ ہیں ۔ ان پر خرچ نہیں کریں گے ، یہ ظلم ہے ، اس لئے میں یہ التجا کروں گا ۔ کہ وزراء صاحبان اگر باہر سے ہمیں ایک پیسہ بھی نہیں دے سکتے اور اوقاف سے نہیں دے سکتے ۔ تو وہ ہمارے وقف کو تو نہ کھائیں ۔ یا تو یہ کہیں کہ ہم لائلپور سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں یا لاہور اور کراچی سے زیادہ امیر ہیں ، اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ حکومت اس جانب توجہ دے ۔ میں چاہتا تھا کہ جونیجو صاحب یہاں پر موجود ہوتے اور میں ان کی خدمت میں عرض کرتا کہ یہ ان کا بڑا احسان ہوگا کہ وہ جنہیں پکی سڑکوں کا نام دیتے ہیں ۔ ان پر سے بجری اور روڑی اٹھا کر ایک طرف پھینک دیں اور ہمیں وہی کچی سڑکیں دیدیں ۔ یہ ان کا احسان ہوگا کیونکہ ان پر نہ تو پیدل ہی چلا جا سکتا ہے اور نہ ہی گاڑی ان پر چل سکتی ہے ۔

آخر میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ادھر سے ہر روز شکوے ہوتے ہیں اور پولیس کی طرف سے بھی کہا جاتا ہے اور بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ نظم و نسق میں خرابیاں ہیں اور بالخصوص رشوت ہے ۔ اور حکومت پر تہمت لگائی جاتی ہے ۔ لیکن اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ اگر میں حکومت کی کوششیں اور کاوشیں گن گن کر بتاؤں کہ حکومت وقتاً فوقتاً اس بارے میں کیا کرتی رہی ہے ۔۔۔۔ اور پہلے تو یہ کیا گیا کہ جتنے بھی قوانین تھے ، ان میں تبدیلی لائی گئی ۔ Criminal Law Amendment Act اور Summary Proceedings سمن کیس کے طریقے پر سماعت ہو اور بار ثبوت ملازم سرکار پر ہو ۔

یہ بڑی تبدیلی تھی جس کے لئے میں کہوں گا کہ حکومت نے رشوت ستانی کو بند کرنے کے لئے بڑا قدم اٹھایا ہے ۔ رشوت ستانی کو بند کرنے کے لئے بڑے اقدامات کئے گئے ہیں سپیشل عدالتیں قائم کی گئی ہیں تا کہ عام عدالتوں میں delay نہ ہو ۔ ملازم سرکار کی حیثیت اگر اس کے ذرائع آمدنی سے زیادہ ہو تو اس کی جائداد ضبط کر لی جائے اور اسے ملازمت سے نکال دیا جائے ۔ سکریننگ کمیٹی بنائی ہوئی ہے ۔ انسداد رشوت ستانی کا محکمہ بنا ہوا ہے ۔ گورنر کی انسپکشن ٹیم ہے ۔ انہوں نے دفتر شکایات قائم کیا ہے تا کہ ہر عورت اور مرد کی رسائی ان تک ہو سکے ۔ قوم ان کے اس اقدام کے لئے مشکور ہے ۔ گورنر صاحب اور صدر صاحب نے تحریری اور تقریری بیانات میں ہدایات دی ہیں ۔ دھمکیاں دی ہیں علاوہ ازیں صدر صاحب نے ایک ہائی لیول کمیٹی مقرر کی ہے ۔ اب آپ بتائیں کہ اس مہذب حکومت سے ہم اور کیا توقع رکھ سکتے ہیں ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا نتیجہ کیا ہے ۔ ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' لیکن ہم حکومت پر تہمت نہیں لگا سکتے ۔ اس کو جو کرنا چاہئے تھا اس نے کر دیا ہے ۔ پھر ہمیں یہ سوچنا ہے کہ

Where is the wrong; at least there is some wrong and wrong is somewhere—

کہیں تو کوئی برائی ہے کوئی غلطی ہے اس کی تلاش کرنی چاہئے ۔ آخر وہ کونسی چیز ہے وہ کونسا پرزہ ہے جو کام نہیں کر رہا ۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ رشوت بڑھ رہی ہے ۔ ? why جناب والا ۔ میں نے اس پر غور کیا ہے کچھ pains لی ہیں ۔ میرا خیال ہے بلکہ یقین ہے کہ محض قوانین کے وضع کرنے سے جرائم کی روک تھام نہیں ہو سکتی بلکہ بعض اوقات جب قوانین کسی جرم کو روک نہیں سکتے

تو وہ جرائم کو اپنا لیتے ہیں ۔ جنسی فعل کے جرائم کے متعلق جتنے قوانین انگلینڈ میں ہیں وہ لوگ ان کو repeal کر رہے ہیں ۔ صدیوں سے ایسے قوانین ہونے کے باوجود وہ لوگ باز نہیں آتے تھے ۔ اس لئے اب وہ تمام قوانین کو ہٹا رہے ہیں ۔ اب اسی طرح اگر آپ کہیں کہ رشوت کو جائز کر دیں ۔ حاشا و کلا ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ کیا قانون بے بس ہوچکا ہے یہ کہنا غلط ہے کہ قانون کو منسوخ کر دیں ۔ اور اس بات کی اجازت دے دیں اور چھٹی دے دیں کہ عدالتوں میں یا دفتروں میں سودے چکائے جائیں خدا وہ دن نہ دکھائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ تو آج ہو رہا ہے ۔

ملک قادر بخش ۔ میں اپنے دوستوں سے اور اس ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کریں ۔ میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قانون تو ہے لیکن قانون کو صحیح طریقہ پر چلایا نہیں جاتا ۔ تعزیری قانون کو چلانے کے لئے حکومت کے پاس ایک ایجنسی ہوتی ہے ۔ یہ ہر ملک میں ہے ۔ اس کا نام پولیس ہے ۔ اگر وہ اپنا کام صحیح طریقہ پر کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ قانون موثر نہ ہو ۔ اگر پولیس والے اپنے فرائض سے ہٹ جائیں گے تو چاہے کتنا ہی سخت قانون آپ بنائیں وہ موثر نہیں ہو گا ۔ میں اپنے ملک کی پولیس کی بڑی عزت کرتا ہوں ۔ میرے نزدیک اندرون ملک میں وہ ایک قسم کی سپاہ ہے ۔ رات کو جب میں اپنا محتاطانہ لے کر گھر پہنچتا ہوں تو گھر میں جا کر آرام کی نیند سوتا ہوں یہ کس لئے ہے ۔

Because the Police is there.

اگر میں سفر کرتا ہوں تو بے خطر کرتا ہوں کیوں ۔

Because the Police is there.

میں ان کا مشکور ہوں ۔

جناب والا ۔ میں نے اپنی ۴۰ سال کی زندگی میں سینکڑوں پولیس کے cases کئے ہیں including S.Ps. ۔ میں ان کو بڑی اچھی طرح سے جانتا ہوں میں ان کی عزت کرتا ہوں اور کبھی ان کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوئے ۔ ہمارے پاس capable لوگ ہیں میں ان کو جانتا ہوں وہ بڑے اچھے اچھے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پولیس والے اپنا کام صحیح کر رہے ہیں اگر آپ اس چیز کا حساب لیں یا ان کا محاسبہ کریں تو معلوم ہو گا کہ کچھ رشوت لیتے ہیں ۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ وہ کیوں رشوت لیتے ہیں ۔ اور اب کیا ہم ان کو بند کر سکتے ہیں ۔ ''ایں خیال است و محال است و جنون'' ۔

اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ آپ ان کو صاف کریں ۔ ان کو ٹھیک کریں ۔ یہ ایک انفرادی شخص کی بات نہیں یہ وہ مسائل ہیں جن کے متعلق صدر صاحب فرما چکے ہیں اور گورنر صاحب کو دفتر شکایات کھولنا پڑا ۔ اس سے زیادہ وہ قوم کے لئے کیا کر سکتے ہیں اس سے لوگوں کی آس بندھ گئی ہے ۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جائیں لاہور اور کریں درخواست ۔ اس چیز کا بڑا اثر ہوا ہے ۔ لیکن پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پولیس کا کیا ہو گا ۔ ہم نہر والوں کی رشوت تو برداشت کر لیتے ہیں ۔ کسی اورمحکمہ کی رشوت تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن پولیس والوں کی رشوت برداشت نہیں کرسکتے ۔ ہر قوم اپنی پولیس سے پہچانی جاتی ہے ۔ اس لئے پولیس کا کردار اچھا ہونا چاہئے ۔ اگر کوئی Foreigner آتا ہے تو پولیس کے کام کو دیکھ کر وہ اندازہ لگا لیتا ہے ۔ اگر پولیس اچھی ہو گی تو وہ اچھی رائے لے کر جائے گا ۔ دراصل ہر شریف آدمی یہی چاہتا ہے کہ اس محکمہ میں لوگ ایماندار ہوں ۔ ایک دفعہ لابی میں تفریحاً یہ سوال پوچھا گیا کہ کیا پولیس میں کوئی شخص

ایماندار اور شریف بھی ہے ۔ تو بتایا گیا کہ سب انسپکٹر کی حد تک تو کوئی نہیں ۔

They could not name one and I cannot name one.

لیکن اوپر ہیں ۔ سب انسپکٹر بھی ہوں گے لیکن وہ آٹے میں نمک کے برابر ہیں جو نظر نہیں آتے ۔ سیشن سے پہلے میرے پاس ایک زمیندار آیا اور اس نے کہا کہ آپ اسمبلی میں جا رہے ہیں ہم پر کوئی ٹیکس ضرور بڑھائیں وہ کچھ پڑھا لکھا تھا ۔ اس نے بتایا کہ ۴ کروڑ کی حد تک اس صوبہ پر ٹیکس لگایا جائے تو ٹھیک ہے پھر پولیس کی تنخواہیں بڑھائیں ۔ اس سے صوبہ کے عوام کو تعدی اور ظلم سے نجات مل جائے گی ۔ اس نے مجھے ایک واقعہ سنایا جو میں پیش کرتا ہوں ۔ وہ ایک المیہ واقعہ ہے اور بڑی ہی رنج دہ چیز ہے ۔ ایک عورت بیوہ تھی ۔ بد قسمتی سے اس کی ایک خوبصورت لڑکی تھی ۔ کسی نے اس عورت کے خلاف ایک درخواست دے دی یا اس سے دلوائی گئی کہ فلاں بڑھیا پیشہ کراتی ہے ۔ وہ درخواست تھانہ میں پہنچی تو ایک کنسٹیبل مامور ہوا جو اس بڑھیا اور اس کی لڑکی کو بلا کر لے گیا ۔ وہاں تھانہ میں لڑکی کو اس عورت سے الگ رکھا گیا ۔ اور ساری رات اس کے ساتھ Rape ہوتا رہا ۔ (شیم ۔ شیم) اس عورت کے متعلق پولیس والے یہ کہتے تھے کہ وہ لڑکی سے پیشہ کراتی ہے لیکن لڑکی کی ماں کہتی تھی یہ بالکل غلط ہے وہ کنواری ہے ۔ چنانچہ جب اسے ہسپتال معائنہ کے لئے لے گئے تو ڈاکٹر کی رپورٹ تھی کہ لڑکی کا پردہ بکارت تازہ تازہ پھٹا ہے اور لڑکی عصمت مآب تھی ۔ انہوں نے کہا کہ دعویٰ دائر کر دیا جائے ۔ جب دعویٰ دائر ہوا اور معاملہ عدالت میں پہنچا اور ایس ۔ آئی ۔ اور ہیڈ کنسٹیبل سب کو بلایا گیا اور ان کے ہاں جو لوگ آتے جاتے تھے انہیں

بطور گواہاں طلب کیا گیا اس وقت ایک قیامت تھی ۔ کئی گواہان کو گرفتار کر لیا ۔ ان کو زد و کوب کیا گیا اور زور ڈالا گیا کہ کسی طرح مقدمہ واپس لے لیا جائے ۔ مجسٹریٹ کے سامنے گواہ طلب ہو چکے تھے بیانات ہو چکے تھے اس کے باوجود وہ مقدمہ داخل دفتر ہو گیا ۔ یہ معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ گواہ آج بھی زیر عتاب ہیں ۔

وہ لڑکی جس طرح اس بڑھیا کی ہے اسی طرح میری اور ملک صاحب کی ہے بلکہ ان ۱۵۵ آدمیوں کی ہے جو اس ہاؤس میں تشریف رکھتے ہیں ۔ کہئے ٹھیک ہے نا (آوازیں ۔ ٹھیک ہے) ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہاؤس کی عزت ہے قوم کی عزت ہے ۔

جناب والا ۔ اگر ایک واقعہ ہوتا تو کوئی چپ رہ سکتا تھا یا ایک آدمی ہوتا تو اس سے پوچھ سکتے تھے لیکن یہاں تو اتنے واقعات ہیں کہ اگر آپ مجھے وقت دیں تو میں دو دن تک ایسے بے شمار درد ناک واقعات سنا سکتا ہوں ۔

اس لئے میں معزز ایوان میں عرض کرتا ہوں کہ ہم پر ٹیکس لگایا جائے ہم دینے کو تیار ہیں ۔ اس سے کم از کم یہ تو ہو گا کہ ظلم سے بچ جائیں گے اور یہ جو گھر لئے جاتے ہیں عورتوں کی عزت محفوظ نہیں and daily these things are happening ۔

عورت کی عزت کے لئے تو ہم ہمیشہ جان دینے کو تیار رہتے ہیں ۔ اسلئے میں عرض کروں گا کہ ہم ٹیکسز سے نہیں ڈرتے ۔ اب میں آخری چیز کہتا ہوں کہ آخر اسکا علاج کیا ہے کہ پولیس کو کیسے ٹھیک کیا جائے ۔ کیا وہ ملر پیٹ سے یا مقدمہ چلانے سے ٹھیک ہو جائیگی یا انکو قید کرنے سے کوئی فائدہ ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ نہیں

ہوگا ۔ سر دست میں زیادہ وقت نہیں لوں گا میں دو چیزیں پیش کرتا ہوں ایک تو یہ ہے . . .

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب جو واقعہ آپ نے بیان فرمایا ہے کیا یہ عدالت میں زیر تجویز ہے ۔

ملک قادر بخش ۔ نہیں یہ ختم ہو چکا ہے چونکہ اس بیوہ عورت نے خود درخواست دی تھی کہ میں پیروی نہیں کرتی لیکن گواہوں پر کیا ہوا یہ ایک علیحدہ کہانی ہے لیکن چونکہ یہ subjudice ہے اسلئے میں اسمیں نہیں جانا چاہتا ۔ جناب والا ۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ پولیس کا ڈی ۔ آئی ۔ جی ۔ سمجھا جاتا تھا اور اعلیٰ پولیس افسر ضلع میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوتا تھا اور پولیس کی سالانہ رپورٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھتا تھا اور سب انسپکٹر کا اعمال نامہ اور سٹیشن ہاؤس آفیسر کا اعمال نامہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھتا تھا ۔ تھانیدار کو ہمیشہ خیال رہتا تھا کہ جہاں اپنے ایس ۔ پی ۔ کو خوش رکھنا ہے وہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تک بھی میری شکایت نہ پہنچے ۔ مجھے واقعات یاد ہیں کہ ایک ایس ۔ پی نے لکھا کہ ''تھانیدار بڑا اچھا ہے'' تو اس رپورٹ کے دوسرے کالم میں شیخ نور محمد ڈپٹی کمشنر نارووال نے لکھا mercilessly corrupt تو ایک کوتوال اور وہ dismiss ہو گئے ۔ لیکن آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کوئی خوف سب انسپکٹر کو نہیں ہے کیونکہ ان کی موت و زندگی صرف ایک فرد واحد کے ہاتھ میں ہے اور وہ پولیس آفیسر انکا اپنا آدمی ہے ۔ انگریز اتنا بیوقوف نہیں تھا کہ اسوقت انگریز ایس ۔ پی اور ڈی ۔ سی دیسی ہوتا تھا لیکن ماتحت ڈی ۔ سی کے ہوتا تھا ۔ اس سسٹم کو پھر revive کیجئے اور اس سسٹم کو پھر introduce کیجئے ۔ دوسری چیز میں یہ عرض

کروں گا کہ میں کچھ سی - ایس - پی سے annoyed نہیں ہوں اور سی - ایس - پی کو فرشتہ بھی نہیں سمجھتا اور پی - سی - ایس کو برا نہیں سمجھتا لیکن سی - ایس - پی افسروں میں ایک چیز یہ ہے کہ وہ young age میں اور نو عمری میں جب تک وہ ڈپٹی کمشنر ہوتے ہیں انکے سامنے ترقی کا ایک لمبا میدان ہوتا ہے اور وہ اس لیول تک لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کو تیار ہوتے ہیں - اسکے بعد میری یہ تجویز ہے کہ ہر ایک پولیس ملازم چاہے وہ کانسٹیبل ہو یا اے - ایس - آئی ہو یا ایس - آئی ہو وہ ڈی - ایس - پی تک جاکر ٹھہر جائے اسکی آگے ترقی نہ ہو اور ایس - پی کیلئے سی - ایس - پی افسروں کو ٹریننگ دیجائے اور وہ بطور ایس - پی کے کام کریں - کوئی کہے گا کہ کہیں یہ ہو بھی سکتا ہے کہ کوئی سی - ایس - پی - ایس - پی لگا دیا جائے تو میں کہتا ہوں کہ آپکے یہاں ایک کرکٹ کا کھلاڑی فضل محمود ہے جسنے ساری عمر کرکٹ کھیلی اور اب وہ کرکٹ سے ریٹائر ہو گئے ہیں لیکن عہدہ انکا ڈی ایس پی تھا انہوں نے ڈی ایس پی کا کام نہیں کیا - کبھی تفتیش نہیں کی اور کرکٹ سے ریٹائر ہوئے تو ایس - پی بنگئے اگر وہ کامیاب ہو سکتا ہے اور کامیاب ہے تو سی - ایس - پی آفیسر ایک سال یا دو سال کی ٹریننگ لیکر کیوں کامیاب نہیں ہو سکتا -

مسٹر حمزہ - خدارا اسکی مثال نہ دیجئے -

ملک قادر بخش - اچھا میں اسکو ڈسکس نہیں کرنا چاہتا میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ ڈبل گریجویٹ جو پی - ایس - آئی بھرتی ہوتے ہیں انکو investigation کی ٹریننگ دیجاتی ہے - انکو چاند ماری کی ٹریننگ دیجاتی ہے لیکن حکم کیا ہے کہ وہ ڈی - ایس - پی تک

چلیں گے اور آگے نہیں چلیں گے ۔ اگر ڈی ۔ ایس ۔ پی تک پولیس کا promotion رکھا جائے اور اس کے آگے اگر سی ۔ ایس ۔ پی نہیں تو کوئی اور طریقہ نکالا جائے لیکن خدا کے نام پر میں التجا کرتا ہوں کہ یہ جوان لوگوں کی ترقیاں ہو رہی ہیں انکو نہ ہونا چاہئے ۔ میرے خیال میں یہ interchangeable ہو سکتے ہیں لیکن انکو ایس ۔ پی نہ ہونا چاہئے this should be stopped ۔ ہو سکتا ہے جناب یہ میری آخری تقریر ہو کیونکہ میں عمر کے اس حصہ پر پہنچ چکا ہوں کہ اب الیکشن نہیں لڑوں گا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یسین خان وٹو) ۔ خدا آپ کی عمر دراز کرے ۔

ملک قادر بخش ۔ لیکن میں جس جماعت میں ہوں اسی میں رہوں گا ۔ مسلم لیگ زندہ باد ۔ مسلم لیگ پائندہ باد اور ایک معمولی ورکر کی حیثیت سے رہوں گا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ ابھی دو سال ہیں ۔

ملک قادر بخش ۔ آپ سے بھی مجھے گلہ کرنا تھا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ اسکا اثر کیا ہوگا ۔

ملک قادر بخش ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں بھی وزیر رہ چکا ہوں آپ میری کوئی بھی تقریر اٹھا کر دیکھ لیجئے میں نے کبھی یہ justification نہیں پیش کی کہ رشوت نہیں ہے جو ہمارے دوست اب کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ مانو call a spade a spade آپ تقریر اٹھا کر دیکھیں ۔ ممکن ہے آپ کہتے ہوں کہ بوڑھا آدمی ہے غلط بیانی کر رہا ہے اور رشوت ملک میں نہیں ہے everything is O.K.

تو میرے خیال میں تالی نہیں بجے گی اور وہ ٹھیک بھی نہیں ہوگا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ گورنمنٹ کے ڈیفنس میں جتنی تقریریں آپ کیا کرتے تھے وہی ہم کرتے ہیں ۔

ملک قادر بخش ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ جو کام بھی آپ کرتے ہیں آپ اس کے لیے ملازمین سرکار میں سے ایک ماہرین کی کمیٹی بنا دیتے ہیں اور آپ ان ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ ایک دفعہ آپ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیجئے یہ آمد و رفت کے اخراجات بھی نہیں لیں گے اور آئیں گے اور انکی تجاویز مانگئے کہ کسطرح سے پولیس سے رشوت کم کیجا سکتی ہے ۔ کیونکہ ہم مریض ہیں اور ہم victim ہیں ۔ مریض کو جب تک ڈاکٹر اعتماد میں نہیں لے گا اسکا علاج نہیں کر سکتا ۔ ٹھیک ہے کہ سروسز کے آدمی بڑے بڑے قابل ہیں میں ان کو سلام کرتا ہوں لیکن آپ کے سامنے صرف ایک ہی چیز ہے کہ ملازمین سرکار کے گرد ہی حصار ڈالے ہوئے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک بار آپ اعتماد میں لیکر تو دیکھیں کہ کتنی بہترین تجاویز اور قابل عمل تجاویز یہ پیش کرتے ہیں ۔ ان سے گھبرائیں نہیں ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سی ۔ ایس ۔ پی آفیسر بہت قابل ہیں لیکن ان ۱۵۵ ممبران میں سے کوئی ان سے بہتر نہیں ہے ۔ اس چیز کو میں نہیں مانتا ۔ معاف کریں ۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا ۔ آپ آزمائش کریں ۔ مذاق کے طور پر کہہ دیں ۔ ایک مہینہ دیدیں ۔ ایسے دس آدمی نکل آئیں گے جو یہاں بیٹھیں گے ۔ خرچ بھی اپنا کریں گے ۔ ٹی ۔ اے بھی نہیں لیں گے ۔ ڈی ۔ اے بھی نہیں لیں گے ۔ آپ کا اس میں کیا لگتا ہے تو ان الفاظ کیساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ آپ ناراض نہ ہوں کیونکہ میں ناراضگی کا نقصان اٹھا چکا ہوں ۔ ۱۹۶۵ء میں تقریر

کی اور دو ماہ کے اندر میرے ۳۴ آدمی جیل میں گئے اور میں چپ رہا ۔ میرے ۳۴ آدمی جیل چلے گئے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس دفعہ ۶۸ جائیں گے ۔

ملک قادر بخش ۔ ایک صاحب تھے جو میرے مہربان تھے ۔ میری ان سے ایک دفعہ جھڑپ ہو گئی ۔ میں نے ان کو با عزت بری کرایا اور اس کو نوٹس دیا ہوا ہے جس نے دعوے کیا تھا سول کورٹ جانیکا ۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ میری نیت پر شک نہ کرو ۔ میں ملک کا ایک ادنیٰ سا غلام ہوں ۔ میں وزرا کا بھی غلام ہوں ۔ میں عمر میں بڑا ہوں لیکن میری بات پر ذرا غور کریں ۔ اس کو مذاق میں نہ ڈالو ۔ ملک کھوکھلا ہو رہا ہے ۔ رشوت جڑیں پکڑ گئی ہے ۔ اس لعنت کو ہم دور کریں ۔ یہ نکل سکتی ہے صرف اگر ایک محکمہ ٹھیک ہو جائے باقی پولیس خود ٹھیک ہو جائیگی ۔ سب انسپکٹران کے level تک بہت نا اہلیت ہے ۔ اگر میں ان کی نا اہلیت کے قصے سناؤں تو میں irrelevant ہو جاؤنگا ۔ جناب ان پڑھ تفتیش افسر نہیں ہو سکتا ۔ مجھے لوگ کہتے ہیں کہ قادر بخش بڑا وکیل ہے ۔ جناب میں بڑا وکیل نہیں ہوں ۔ میں سب انسپکٹران کی نالائقی کی روزی کھا رہا ہوں ۔ کیونکہ ان کی نالائقی پکڑ لیتا ہوں اور مقدمہ میرا acquit ہو جاتا ہے ۔ تو یہ سب کچھ ہو سکتا ہے ۔ ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے ۔ ہمیں خدا نے صدر وہ دیا ہے جو عوام کیساتھ بڑی ہمدردی رکھتا ہے ۔ گورنر وہ دیا ہے جو ہر ایک کی شکایت کو سننے کے لئے تیار ہے ۔ پھر بھی جناب اگر ہم فائدہ نہ اٹھائیں تو یہ ہماری بد قسمتی ہوگی ۔

میجر محمد اسلم جان—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب

نے خود فرمایا ہے کہ ان کے ۳۴ آدمی گرفتار ہیں کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس کے بعد جو ۲۵ ممبران ہیں ان کا بھی وہی حشر ہو ؟

Mr. Speaker : This is not a point of order.

مسٹر حمزہ (لائیلپور-۶) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ مالیاتی بل ایک صوبہ کا ہے ۔ پاکستان جس کو علامہ اقبال مرحوم کے تخیل کی تعبیر کہتے ہیں ۔ اور یہ وہ پاکستان ہے جو کہ قائد اعظم کی قیادت میں مسلمانان ہند نے بہت جدو جہد اور قربانی کے بعد حاصل کیا تھا لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ آج بھی مغربی پاکستان کے بہت بڑے حصے میں شخصی اقتدار دیکھنے میں آتا ہے اور اس شخصی اقتدار کے متعلق ایک بہت بڑے سیاستدان نے آج سے کئی سال پہلے یہ فرمایا تھا میں پڑھ کر سناتا ہوں ۔

''میرا اعتقاد ہے کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے ۔ کوئی انسان یا انسانوں کی گھڑی ہوئی نوکر شاہی یہ حق نہیں رکھتی کہ خدا کے بندوں کو اپنا محکوم بنائے ۔ محکومی اور غلامی کے لئے کیسے ہی خوش نما نام کیوں نہ رکھ دیئے جائیں لیکن وہ غلامی ہی ہے اور خدا کی مرضی اور اس کے قانون کے خلاف ہے ،،

جناب سپیکر ۔ اس مالیاتی بل کا وہ حصہ جو کہ اس حکومت کو پابند کرتا ہے کہ کوئی بھی محصولات اس علاقے سے وصول نہ کئے جائیں جنکو کہ آزاد قبائل کا علاقہ کہا جاتا ہے اور ان قبائلی علاقوں میں ریاست دیر ، سوات ، چترال اور دوسری چھوٹی موٹی ریاستیں شامل ہیں ۔ جہاں اس وقت بھی لوگوں کو وہ آزادی نصیب نہیں جو کہ مغربی پاکستان کے دوسرے حصوں میں رہنے والے انسانوں کو نصیب ہے ۔ میرے

نزدیک آزادی کا مطلب محض یہ نہ تھا کہ ہم بیرونی حکمرانوں سے نجات حاصل کر لیتے ۔ ہماری حکومت نے انقلابی کہلوانے کے باوجود پاکستان کے شہریوں کو کئی طبقوں میں تقسیم کیا ہوا ہے اور آج بھی میں یہ کہنے میں حق بجانب ہونگا کہ ملک میں نوابوں ، آمروں اور بادشاہوں کا دور دورہ ہے ۔ کیا حکومت اس بات کی منتظر ہے کہ ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے انقلاب فرانس یا روس کا انقلاب بپا کیا جائے۔ جناب سپیکر ۔ مجھے از حد افسوس ہے کہ جب ان ریاستوں کے نمائندوں کو اس ایوان میں بیٹھنے اور رائے دینے کا حق ہے اور اس ایوان کی پاس شدہ رقومات بجٹ میں دی گئی ہیں اور وہ ان علاقوں پر صرف ہوتی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ محصولات میں ان کا برابر کا حصہ نہ ہو ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نزدیک یہ قومی سالمیت کے تقاضوں کے عین منافی ہے کہ ایک ملک میں دوسری ریاست موجود ہو بلکہ یہ قومی سالمیت کے تصور کے منافی ہے ۔ کتنے دکھ کا مقام ہے کہ آج اس صوبے میں بعض ایسے حکمران ہیں جنکو His Highness کا لقب حاصل ہے اور جنکو توپوں کی سلامی دیجاتی ہے ۔ میں حکمرانوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ صورتحال کیوں ہے ۔ وہ اسلامی مساوات کے اصول کو کیوں نہیں اپناتے جس کی ضمانت آئین دیتا ہے ۔ آج وہ زمانہ ہے جبکہ افریقہ کے وحشی قبائل کو بھی آزادی حاصل ہو چکی ہے ۔ امریکہ کے حبشی بھی آزادی کی فضا میں سانس لے رہے ہیں لیکن مجھے یہ دکھ کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کی یہ پالیسی عوام دشمنی کی بہترین یا بدترین مثال ہے ۔ بعض حلقوں کیطرف سے یہ کہا جائیگا کہ یہ نظام حکومت جو چترال یا سوات یا دیر میں موجود ہے ان علاقوں کے حالات کے عین مطابق موزوں اور مفید ہے اور بہت کامیابی سے چل رہا ہے ۔ میں حکمرانوں سے یہ پوچھتا ہوں اگر یہ نظام اتنا بہترین ہے جب یہی نظام

خاران ، مکران ، لاس بیلہ ، خیر پور اور ریاست بہاولپور میں چل رہا ہے تو میں پوچھتا ہوں کیا ان ریاستوں میں بھی بہتر اور موزوں طریقے سے نہیں چل رہا تھا ؟ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ اس ایوان کے معزز ممبر سردار حاجی عطا محمد صاحب یہاں بیٹھے ہیں اور ایوان کے بیشتر ممبر صاحبان جو سابقہ ریاست بہاولپور سے تعلق رکھتے ہیں اس معاملہ میں مجھے ان سے تبادلہ خیالات کا اکثر موقعہ ملا ہے ۔ ان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ وہ نظام حکومت جو ون یونٹ بننے کے بعد خیرپور اور بہاولپور میں رائج ہوا یہ سابقہ نوابوں کے نظام حکومت کے مقابلہ میں بد ترین ہے اور وہ بہترین تھا ۔ آپ یہ کہیں گے کہ یہ عجیب استدلال ہے ۔ میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ جب یہ کہتے ہیں کہ دیر ، سوات اور چترال میں نظام حکومت کامیابی سے چل رہا ہے اس لئے ان کو مغربی پاکستان میں مدغم کرنے کی ضرورت نہیں ۔ پھر آپ نے خیرپور ، بہاول پور ، مکران ، قلات کیلئے موجودہ نظام کیوں پسند کیا ؟

جناب سپیکر ۔ جب کبھی ہماری طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ حکومت کی مہربانیوں سے انتظامیہ مشینری ناکام ہو چکی ہے تو ہمیں آپ یہ طعنہ دیتے ہیں کہ آپ ایک یونٹ کے دشمن ہیں ۔ میں حکومت سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ جب ۱۲ سال ہوئے ایک یونٹ معرض وجود میں آ چکا ہے پھر ان ریاستوں یا آزاد علاقے کی کیا ضرورت ہے ۔ اور یہ آج تک کیوں موجود ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیں تو یہ بتایا جاتا ہے کہ ہم نے ایک بہت بڑا کارنامہ کیا اور لینڈ ریفارمز نافذ کیں ۔ اور جاگیرداری نظام کو ختم کیا ۔ کیا میں آج یہ حکومت سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا آج ان ریاستوں میں جاگیرداری نظام سے بھی بدتر نظام موجود نہیں ۔ حالت یہ ہے کہ بیسویں صدی کے اس حصہ میں ان ریاستوں میں حقوق ملکیت کا

کوئی ریکارڈ نہیں ۔ مالیہ اور لگان کا کوئی باضابط ریکارڈ نہیں ۔ ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہاں شرعی قوانین نافذ ہیں ۔ کیا ان قوانین کے نفاذ کی تمام تر ذمہ داری اور اختیار علاقہ کے نواب کو حاصل نہیں ۔ کیا نواب کا وجود اسلام کے عین مطابق ہے ۔ جو لفظ ایک نواب کی زبان سے نکلتا ہے کیا اسے صحیفہ ہونے کا درجہ حاصل نہیں ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ شریعت کا قانون تو کجا انصاف اور قانون کا جو عام تصور ہے وہ بھی ان ریاستوں میں موجود نہیں ہے ۔ جب کبھی کسی شخص نے اس علاقے میں پھیلی ہوئی لاقانونیت اور آمریت کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو تمام کی تمام طاقت اس شخص کو کچلنے کے لئے صرف کی گئی ۔

Minister of Agriculture : Point of order. Is this within the competence of the Provincial Legislature ? I raised this point of order because this is a matter which concerns the Central Government.

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا ۔

It is mentioned—

"except the Tribal Areas"

سوال یہ ہے کہ آیا یہ ریاستیں اور علاقے وحدت مغربی پاکستان کا حصہ ہیں ۔ جو کہ وہ یقیناً ہیں ۔ ان علاقوں کے متعلق بات یہ ہو رہی ہے جیسے ہم ٹیکس دیتے ہیں وہ کیوں نہ دیں ۔ میں قائد ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ قبائلی علاقہ جو ہے وہ وحدت مغربی پاکستان میں شامل ہے ۔ اور آپ نے بجٹ میں آزاد قبائلی علاقہ کے لئے رقومات رکھی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی جو سرحدیں ہیں اور انکی جو ایڈمنسٹریشن ہے وہ ہمارے آئین کے مطابق کی جا رہی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ حمزہ صاحب کا پوائنٹ یہ ہے کہ انکو بھی

دوسرے حصوں کی طرح وحدت مغربی پاکستان میں شامل کر لینا چاہئیے تاکہ ان کی ترقی بھی ساتھ ساتھ ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب یہ ایک احتیاط رکھیں کہ ان کی ایڈمنسٹریشن مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے ۔ صوبے کی ذمہ داری نہیں ہے ۔ اس کے متعلق نہ فرمائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ قائد ایوان کو یہ علم ہوگا کہ اس ایوان میں ایک وزیر برائے قبائلی امور موجود ہیں بنفس نفیس تشریف فرما ہیں ۔ میں آپ کی ہدایت کے مطابق صرف ان چیزوں کا حوالہ دونگا جنکا اس ایوان اور حکومت مغربی پاکستان سے بلا واسطہ تعلق ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ہماری حکومت کی یہ اعلانیہ پالیسی ہے کہ تمام صوبہ میں وہ ایک ہی قسم کے قوانین کو نافذ کرنا چاہتی ہے ۔ اور میرے خیال میں یہ ضروری اور لازمی بھی ہے یہ وحدت مغربی پاکستان کا لازمی نتیجہ ہے ۔ اور ایسا نہ کرنا حکومت کی پالیسی کے منافی ہے ۔ ایک بہت ہی مشہور سیاستدان کی رائے تھی کہ جمہوری نظام میں بھی نقائص موجود ہیں لیکن انسانی عقل نے ریاست کے معاملات چلانے کے لئے جمہوری نظام سے بہتر نظام آج تک ایجاد نہیں کیا ۔ جو نظام حکومت اس وقت ریاستوں میں موجود ہے وہ وہاں کے عوام اور مغربی پاکستان کے باقی عوام کے درمیان بہت بری طرح سے حائل ہے ۔ کیا آپ کبھی کسی ایسی وحدت کا تصور کر سکتے ہیں جہاں مختلف حصوں کے عوام میں کوئی ربط یا تعلق قائم نہ ہو ۔ وہ نظام جس کو اپنے عوام کا تعاون حاصل نہ ہو وہ کبھی اس علاقہ یا عوام کی خوشحالی یا فلاح کا ضامن نہیں ہو سکتا ۔

جناب سپیکر ۔ میں حکمرانوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے اوقاف کے

مجاوروں اور سجادہ نشینوں کی آمدنی ۔ انکے بڑوں سے منسوب ہونے کے باوجود ، محکمہ اوقاف کے حق میں ضبط کر لی ۔ مگر کیا وجہ ہے کہ والیان ریاست ، جن کی آمدنی محض انکے آباؤاجداد کی تحصیل و غصب پر اور بعض حالات میں قوم فروشی پر مبنی ہے وہ پاکستان میں اپنے منصب پر کیوں برقرار ہیں بلکہ میں یہ کہونگا ۔ کہ آج انکے اختیارات پہلے سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں ۔ اور میرے نزدیک کسی جمہوری یا اسلامی ملک میں اسے پسندیدہ یا معقول نہیں گردانا جا سکتا ۔ میں حکومت سے یہ درخواست کرونگا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے کسی حکمران کو کوئی ذاتی مجبوری لاحق ہو ۔ لیکن کسی فرد واحد کی ذاتی مجبوری کی بنا پر ملک کی سیاسی ترقی کو زیادہ عرصہ تک روکا نہیں جا سکتا ۔ بہتر ہے کہ آپ حالات زمانہ کا جائزہ لیں اور ملک اور قوم کے جو تقاضے ہیں انکو پورا کریں ۔ فنانس بل بناتے وقت یہ گنجائش رکھ لینا کہ یہ محصولات آزاد قبائلی علاقہ سے وصول نہیں کئے جائیں گے یہ بجٹ سازی کی بدترین مثال ہے ۔ اس سے نہ صرف اس علاقہ کی ترقی بری طرح رکی ہوئی ہے بلکہ مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں کی اقتصادی ترقی اور انتظامی ڈھانچہ بھی اس سے بری طرح سے متاثر ہو رہا ہے بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ اس سے نہ صرف مغربی پاکستان بلکہ پورے پاکستان کی سلامتی بھی بہت بری طرح سے متاثر ہو رہی ہے ۔ آج سے چند دن پہلے جناب سینئر ڈپٹی سپیکر صاحب نے یہاں فرمایا تھا کہ انکے گھر میں چوری ہوئی اور چور چونکہ قبائلی علاقہ میں چلے گئے اس لئے اس انتظامی ڈھانچہ کی مہربانی سے انہیں گرفتار نہیں کیا جا سکتا ۔

جناب وزیر خوراک صاحب کو بھی علم ہوگا یہ ملک غلے کی جس قلت کا آج شکار ہے اس میں قبائلی علاقوں اور آزاد قبائل علاقوں کا بھی

بہت بڑا دخل ہے ۔ میں یہ کہونگا کہ ملک میں آج بہت سے لوگ دولت کے پیچھے بہت تیزی سے بھاگ رہے ہیں ۔ اس میں سمگلنگ اور رشوت خوری وغیرہ کا بڑا دخل ہے چونکہ لوگ دیکھتے ہیں اور عملاً دیکھتے ہیں اور اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں کہ آزاد قبائل اور خصوصی طور پر لنڈی کوتل میں جو سمگلنگ کیلئے بہت ہی مشہور ہو چکے ہیں ہماری حکومت کا کروڑوں روپیہ کا زر مبادلہ ضائع ہوتا ہے ۔ کروڑوں روپیہ کی چیزیں غیر ملکوں سے کھلے بندوں جو جرم ہے درآمد کی جاتی ہیں لیکن بہت سے لوگ راتوں رات لاکھ پتی بن جاتے ہیں ۔ میں حکومت سے التجا کروں گا اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ ملک میں ترقی ہو ۔ اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ مغربی پاکستان میں اتحاد ہو ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ یک جان ہو کر حکومت کی حمایت کریں اور ملک تعمیر و ترقی کی منزل کو تیزی سے طے کرے تو آپ اس کوتاہ اندیشانہ پالیسی کو جلد سے جلد ترک کریں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے بہت کچھ کہنا تھا وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے میرا موضوع صرف رشوت کے متعلق ہوگا جو عام ہو رہی ہے ۔

جناب والا ۔ آج کل رشوت کے متعلق بہت ہی زیادہ شور ہے ۔ لیکن ڈکشنری میں کرپشن کے معنی یہ ہیں rottenness, impurity and bribery

جناب والا ۔ کرپشن کی کہیں بھی کوئی definition نہیں ہے ۔ اینٹی کرپشن لاز کے تحت اس کے متعلق جو کچھ ملتا ہے وہ یہ ہے ۔

"It is robbery, favouritism, nepotism, wilful mis-application or diversion of public money or money collected by public subscription or otherwise and any abuse or whatsoever kind of power or position, any attempt or abetment thereof, living disproportionate to once known source of income. Acceptance of illegal gratification."

اس کے علاوہ پبلک سرونٹس کے متعلق یہ ہے ۔

"Public servant taking gratification other than their legal remuneration."

پاکستان پینل کوڈ سیکشن ۱۶۱ میں اس کے متعلق یہ لکھا ہے کہ ۔

"Corruption is a mental attitude and way of thinking. It is anti-thesis to an honest way of thinking."

جناب والا ۔ میرے خیال میں یہ ایک انداز فکر یا وضع فکر ہے ۔ دیانتداری ، اخلاق ، سیرت کردار کے برعکس جو کسی کے خیالات ہیں وہ ذہنی تخریب یا کرپشن ہے ۔ یہ ایک ذہنی چیز ہے ۔ رشوت ناجائز خدمات کا معاوضہ ہے جو شرائط ملازمت کے خلاف عمل کرنے پر آدمی کو ملتا ہے یا جائز خدمات کا ناجائز معاوضہ ہے کیونکہ کام کرنے کا معاوضہ تو وہ پہلے ہی بمشکل تنخواہ لے چکا ہوتا ہے ۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اس کے اصول اسلامی اصول ہونے چاہئیں اس لئے رشوت لینا حلال ہے یا حرام اس کے متعلق کچھ عرض نہیں کرسکتا ۔ آپ لوگ خود اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ پاکستان میں کس قسم کی کرپشن رائج ہے ۔ سب سے زیادہ ضروری اور اہم کرپشن intellectual corruption ہے یعنی ذہنی تخریب ہے ۔ جب ہم سچ کو سچ ، جھوٹ کو جھوٹ ، کالے کو کالا اور سفید کو سفید سوچ سمجھ کر نہیں کہتے یا ہم میں کہنے کی ہمت نہیں ہوتی ۔ ہم میں کہنے کی جرأت نہیں ہوتی تو ہم ذہنی طور پر corrupt ہو جاتے ہیں ۔ یہ تمام کرپشن کا منبع ہے اور سب سے زیادہ خطرناک قسم کی کرپشن ہے ۔ اب یہاں سے کرپشن کی دوسری شاخیں نکلتی ہیں ۔ میں اس کی تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا ۔ پہلی چیز favouritism یعنی ناجائز طرفداری ۔ ناجائز جانبداری یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ اس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے گی ۔ اس سے دوسروں کو دشواریاں ہوں گی ۔ نمبر دو Nepotism یعنی اقربا پروری ۔ بھائی بندی ۔

گروہ بندی ۔ قوم بندی جس سے دوسروں کی جان بوجھ کر حق تلفی کی جائے ۔ delay in official work or creating hinderances in their own work سرکاری کاموں میں جان بوجھ کر تاخیر کرنا اس لئے کہ اس سے دوسرا فریق پریشان ہو ۔ وہ اس قدر پریشان ہو کہ وقت کی بچت کرنے کے لئے انہیں کچھ نہ کچھ دے ۔ ان کے حوالے کچھ نہ کچھ کرے ۔ ان کے ماتحت کو رشوت دے اس لئے کہ وہ ماتحت سے پیسے لیتے ہیں ۔ یہ illegal gratification یا bribery جسے رشوت کہتے ہیں ۔ رشوت کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک visible اور دوسری visible'non-visible وہ ہوتی ہے جو ظاہر ہو جو سامنے لین دین ہو اور non-visible وہ جو پوشیدہ ہو جو لین دین کسی دوسرے کی معرفت ہو ۔ عام طور پر یہ ماتحتوں کی معرفت ہوتا ہے ۔ اس میں ماتحت کا بھی حصہ ہوتا ہے ۔ non-visible میں جو عام لین دین ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی نے کوٹھی بنوا دی یا کسی نے کھلونے دے دیئے ۔ visible میں یہ ہوتا ہے کہ کسی ماتحت کی معرفت رشوت لی جاتی ہے ۔ اس میں ماتحت کا بھی حصہ ہوتا ہے وہ براہ راست رشوت نہیں لیتا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کی وجوہات کیا ہیں ۔ اس کی وجوہات یہ ہیں کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم نے ایک اقتصادی بحران economic depression غربت ، تباہی ، بد اخلاقی اور بد چلنی سے ہمیں دو چار کر دیا ۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء میں بھارت اور پاکستان کو آزادی مل گئی ۔ آزادی کے وقت بہت سے مسلمانوں کا قتل عام ہوا ۔ عورتیں اغوا ہوئیں ۔ مہاجرین بے سر و سامان لٹ کر آ رہے تھے اور جو لوگ یہاں سے ہندوستان گئے وہ زیادہ تر تاجر پیشہ تھے ۔ صنعت کار تھے ۔ صدیوں سے تجارت اور صنعت ان کے ہاتھوں میں تھی ۔ اس سے ہوا یہ کہ یکدم ہماری اقتصادی

حالت خراب ہونے لگی ایک عجیب و غریب سماجی انقلاب میں پھنس گئے ۔ حالات روز بروز بد سے بد تر ہو گئے ۔ کچھ مدت بعد ملک صنعتی ترقی کرنے لگا اور کروڑھا روپے کا روزانہ لین دین اور ہیر پھیر ہونے لگا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امیر غریب اور غریب امیر بن گئے بلکہ امیر امیر تر بن گئے ۔ جو لوگ رشوت دینا جانتے تھے ۔ جو لوگ خوشامد پسند تھے ۔ جو لوگ چالاک تھے ۔ جو لوگ وقت شناس تھے انہوں نے جو کچھ کیا ان کی بنیاد میرے نزدیک ایک قسم کی رشوت ہے ۔ اور وہاں ایسے لوگ بھی تھے جو معمولی ذہن اور معمولی تعلیم اور قابلیت کے مالک تھے ۔ بلکہ وہ ہمارے افسران عالی بن گئے ۔ ان کو تنخواہوں کے بر عکس ان کو قابلیت اور ذہانت کے بر عکس ان کو لامحدود اختیارات سونپ دیئے گئے ۔ ہر چیز جو نا جائز تھی جائز سمجھنے لگے ۔ ہر ذوق و مزاج کے افسر کو اس کے ذوق و مزاج کے مطابق اشیا فراہم کی جانے لگیں ۔ ان کی عیاشیوں کے لئے ۱۹۴۷ء کے امیروں نے علیحدہ مکان بنا دیئے ۔ یہاں تک کہ وہ عیاشی کے اڈے ہو گئے ۔ یہ قدرتی بات ہے کہ انہیں ان کی خدمات کا صلہ ملنے لگا اور وہ ترقی کرنے لگے ۔ لیکن یہ چیز جب دوسروں نے دیکھی انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جیسے ''خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے'' ۔ دوسری وجہ تھی insecurity of service ۔ بہت سے لوگوں کو عارضی طور پر رکھ لیا گیا انہوں نے سوچا آج نوکری ہے کل نہیں آج جو بن سکے وہ بنا لیں کل کو پتہ نہیں کیا ہوگا ۔ محکموں میں دیکھا دیکھی کہ یہ لوگ رشوت لیتے ہیں ہم بھی کیوں نہ لیں اس طرح رشوت عام ہونے لگی ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ افسران کے tours تھے ۔ بڑے بڑے افسران یعنی ڈپٹی کمشنر سے لے کر یا کمشنر سے لے کر تحصیلدار تک جب

دوروں پر جاتے ہیں یا tours پر جاتے ہیں (عام طور پر چند افسران اس سے باز رہتے ہیں) ان کے تمام اخراجات یعنی کھانے پینے اور رہن سہن کے انتظامات ماتحت عملہ کرتا ہے ۔ وہ ماتحت اپنی قلیل تنخواہوں سے تو یہ کام یا بندوبست نہیں کر سکتے وہ عوام سے روپیہ یا اشیا لیتے ہیں جو عوام سے لیتے ہیں وہ ایک قسم کی رشوت ہوتی ہے ۔ جب کوئی ماتحت رشوت خوری یا نا اہلی یا کسی اور وجہ سے پکڑا جاتا ہے تو افسران کے سامنے جب آتے ہیں تو وہ ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتے اس لئے رشوت جو ہے وہ اور بڑھ جاتی ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کے تمام محکمہ جات کے جو Tops ہیں They are very heavy اور جو دو سینئر افسر اس محکمہ میں پہلے کام کرتے تھے اب ان کی تعداد لا محدود ہو گئی ہے ، وہاں پر سیکرٹری ہے ، ایڈیشنل سیکرٹری ، جائنٹ سیکرٹری ، ڈپٹی سیکرٹری ، اسسٹنٹ سیکرٹری اور آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی ہیں ۔ ان آفیسرز آن سپیشل ڈیوٹی کے متعلق جس طرح جسٹس کیانی مرحوم نے فرمایا تھا اور اگر وقت ہوا تو میں بھی اختصار کے ساتھ عرض کروں گا ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Only five minutes more.

Major Muhammad Aslam Jan : I had twenty minutes, you will please give me ten minutes more.

دولت کی تقسیم غیر منصفانہ ہے ، ملک میں سماجی تحفظ نہیں ہے جیسا کہ برطانیہ اور دیگر ممالک میں ہے کہ وہاں ہر ہر شخص کے لئے free education ہے national health services, unadultrated food کی سہولتیں ہیں ۔ special grants دی جاتی ہیں ۔ جن کی آمدنی کم ہے ، ان کے لئے subsidies ہیں ۔ ان کی عدلیہ علیحدہ ہے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ جب وہ عدالت میں جائیں گے تو انہیں پورا انصاف ملے گا اور اس کے متعلق

مجھے مزید کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے ایک سابق وزیر خزانہ جناب شعیب صاحب نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ پاکستان میں انصاف نہیں ہے اور یہ کہہ کر میرے خیال میں اس ملک کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ بہر حال یہ کہا جاتا ہے کہ یہاں پر مجسٹریٹ رشوت کیوں لیتے ہیں، تو اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر ایک مجسٹریٹ کو ساڑھے چار سو روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے لیکن یہاں کے مقابلے میں انگلستان میں جو Stipendary Magistrates ہیں ان کی تنخواہ پانچ ہزار تین سو پونڈ سالانہ یعنی چھہتر ہزار آٹھ سو پچاس روپے سالانہ یا چھ ہزار چار سو چار روپے ماہوار ہے اور Ordinary Magistrates کی سالانہ تنخواہ چار ہزار سات سو پچاس پونڈ یعنی اڑسٹھ ہزار آٹھ سو پچھتر روپے سالانہ یا پانچ ہزار سات سو اڑتیس روپے ماہوار ہے اور جو Chief Clerks ہیں اور جو کہ Law Graduates ہوتے ہیں، ان کی تنخواہ تین ہزار پانچ سو پینتالیس پونڈ سالانہ یعنی چون ہزار دو سو تراسی روپے سالانہ ہے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ وہاں کا معیار زندگی مہنگا ہے، تو میں نے اس سلسلے میں بذریعہ ہوائی جہاز ایک latest کتاب 'Notes on some prices in Britain' اسی مقصد کے لئے منگوائی ہے۔ اس کے چند اعداد و شمار کے مطالعہ سے آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میں نے اٹلی، جرمنی اور امریکہ کی مثالیں اس لئے نہیں دی ہیں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ تو تمام اشیائے ضروریہ خود ہی پیدا کرتے ہیں اس لئے میں نے انگلستان کی مثال دینی مناسب سمجھی ہے کیونکہ وہاں پر سال میں گیارہ مہینے بارش ہوتی ہے اور وہ تمام کی تمام اشیائے ضروریہ درآمد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے وہاں پر Glass Houses بھی بنا رکھے ہیں جسے وہ بجلی کے ذریعے گرم رکھتے ہیں اور ان میں سبزیاں اگاتے ہیں۔ وہاں پر ایک loaf of bread جس کا وزن

پونے دو پونڈ ہوتا ہے اور جو کہ ہمارے حساب سے معمولی آٹے سے تیار کیا جاتا ہے ، اس کی قیمت وہاں پر پندرہ آنے ہے اور ہمارے ہاں ایک روپیہ پانچ آنے ہے ۔ اسی طرح self-raised flowers وہاں پر بائیس روپے من اور ہمارے ہاں اسی روپے من کے حساب سے فروخت ہوتے ہیں ۔ وہاں پر بسکٹ ایک روپے دو آنے اور ہمارے ہاں ساڑھے تین روپے پونڈ کے حساب سے بکتے ہیں ۔ یہاں پر دودھ چودہ آنے سیر اور وہاں پر ساڑھے نو آنے سیر کے حساب سے فروخت ہوتا ہے ۔ وہاں پر newly laid eggs جو کہ ہمارے ہاں کے انڈوں سے بڑے ہوتے ہیں ، ایک روپیہ چھ آنے درجن فروخت ہوتے ہیں جب کہ ہمارے ہاں تین روپے چھ آنے درجن کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں ۔ اسی طرح مکھن جس سے کہ ہم گھی بناتے ہیں ، وہاں پر ایک روپے پانچ آنے فی پونڈ یعنی دو روپے دس آنے سیر کے حساب سے ملتا ہے جب کہ ہمارے ہاں ساڑھے تین روپے پونڈ یعنی سات روپے سیر کے حساب سے دستیاب ہوتا ہے ۔ پچھلے دنوں میں نے یہاں پر پوچھا کہ آلو کس بھاؤ ہیں تو معلوم ہوا کہ دس آنے سیر ہیں جب کہ وہاں پر آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے فروخت ہوتے ہیں ۔ یہاں پر یہ معلوم ہوا کہ اگر گاجر کا موسم نہ ہو تو دو روپے سیر تک مل جاتے ہیں جب کہ اس کا نرخ وہاں پر بارہ آنے فی سیر ہے ۔ وہاں پر ایک مزدور کی اوسط تنخواہ بیس پونڈ فی ہفتہ ہے ۔ تو اگر ضروریات زندگی اور اخراجات زندگی کا مقابلہ کیا جائے تو ہمارے ہاں مقابلتاً دونوں ہی مہنگی ہیں ۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ رشوت یا کرپشن ہونی چاہئے لیکن اس طرح یہ ایک لازمی چیز بن گئی ہے ۔ اس کے بعد آپ دیکھئے کہ کرپشن کے cases ۱۹۵۹ - ۶۰ء میں جن لوگوں کے خلاف دائر کئے گئے ان میں گزیٹڈ افسران کی تعداد ایک سو پچاس اور نان گزیٹڈ افسران کی

تعداد ساڑھے پانچ سو تھی یعنی کل سات سو - ۶۱ - ۱۹۶۰ء میں اڑھائی سو گزیٹڈ اور ساڑھے چھ سو نان گزیٹڈ افسروں کے خلاف مقدمات درج ہوئے یعنی اس سال ان کی تعداد نو سو تھی - اسی طرح ۶۵ - ۱۹۶۴ء میں ان کی تعداد دو سو نوے اور اکیس سو علی الترتیب تھی یعنی کل دو ہزار تین سو نوے افسروں کے خلاف مقدمات درج ہوئے - یعنی ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۴ء تک ان چار برسوں میں کرپشن کے cases میں چار گنا اضافہ ہوا - مجھے ۱۹۶۵ء سے آج تک کے اعداد و شمار نہیں مل سکے کہ جس کو میں یہاں پر پیش کر سکتا کہ ان میں کس درجہ اضافہ ہوا ہے - تو آپ ہی بتائیے کہ اس کی وجوہات کیا ہیں - میرے خیال میں تو یہ کرپشن ہماری زندگی کا ایک جزو بن گئی ہے - جتنے بڑے افسر ہیں ، ان کے بچوں اور کتبوں کے بل ان کی تنخواہوں سے چار چار گنا زیادہ ہیں - حکومت نے انسداد رشوت ستانی کا جو محکمہ کھول رکھا ہے اس کا عملہ اتنا قلیل ہے کہ وہ اپنا کام بخوبی انجام نہیں دے سکتا ہے - تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ رشوت تو ختم نہیں ہو سکتی لیکن اس کا Tempo ضرور کم ہو سکتا ہے - - - - -

Minister of Finance : It is a good word.

میجر محمد اسلم جان - Tempo کو کم کیا جا سکتا ہے - حضرت آدم کے زمانے سے ہمارے ہاں رشوت چلی آ رہی ہے - ابلیس نے سانپ کی شکل میں جا کر اماں حوا کو mentally corrupt کیا اور حضرت آدم نے ندم کھائی اور وہاں پر بھی invalid permit تھا ..... She had entered in تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسداد رشوت ستانی کا جو قانون ہے وہ اس کرپشن کو ختم کر سکتا ہے - جواب ہے ''نہیں'' - کیا ہمارے انسداد رشوت ستانی کی عدالتیں کرپشن ختم کر سکتی ہیں - جواب ہے ''نہیں'' -

کیا انسداد رشوت ستانی کا عملہ اسے ختم کر سکتا ہے ۔ جواب ہے ''نہیں'' ۔ کیا انتظامیہ کی یہ جو مشینری ہے ، یہ اسے ختم کر سکتی ہے ۔ جواب ہے ''نہیں'' ۔ اس کے لئے نہ صرف یہ کہ ہمیں اپنا انداز فکر بدلنا چاہئے بلکہ ہمیں اسلامی اصولوں پر چلنے کی ضرورت ہے ۔ ہمارے ہاں آئین کے تحت جو قوانین بنتے ہیں ، ہم جلد ہی ان کو توڑ دیتے ہیں ۔ آپ انگلستان کو دیکھیں جہاں پر Unwritten Constitution ہے لیکن وہ اس قسم کی چیزیں سوچ بھی نہیں سکتے ۔ وہاں پر اگر آپ کا سامان گر جائے تو وہ اسے اٹھا کر Lost Property Office میں لے جاتے ہیں ۔ اگر آپ کا کروڑوں روپے کا سامان کھو جائے تو وہ بھی مل جاتا ہے اور کرپشن اور رشوت ستانی وہاں پر اس طریقے سے نہیں ہوتی ۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے اس کے جو causes ہیں میں صرف ان کے Headings آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔

جناب والا ۔ اگر ہم عوام میں تعلیم مفت کر دیں تو شاید وہ یہ سوچنا شروع کر دیں کہ ہمیں کرپشن سے بچنا چاہئے ۔ جناب والا ۔ ہم رشوت اس لئے بھی لیتے ہیں کہ ہمیں اپنی لڑکیوں کی شادی کے لئے پیسے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے جہیز کی جو لعنت ہے اور سینکڑوں آدمیوں کو کھانا کھلانے کے علاوہ جو دوسری رسومات ہیں اگر ان کے انسداد کے لئے کوئی اس قسم کا قانون نافذ کر دیا جائے کہ It should become really an offence and crime اگر آپ پچاس یا سو آدمیوں سے زیادہ کو کھانا کھلائیں گے تو شاید پیسے بچانے کی ہماری جو غرض ہے وہ پوری ہو سکے ۔ جو کرپٹ ہیں ، چھوٹے چھوٹے افسروں کی بجائے یعنی بجائے اس کے کہ چھوٹی مچھلیوں کو پکڑا جائے ۔ اگر بڑے بڑے مگرمچھوں کو

پکڑ کر ان کو عبرتناک سزائیں دی جائیں اور ان کو مشتہر کیا جائے تو پھر شاید لوگ ان سے عبرت حاصل کر کے سادہ رہائش اختیار کریں جو کہ انتہائی ضروری چیز ہے ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان)۔جناب سپیکر ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ بہت سی speeches ہوئی ہیں ۔ حزب اختلاف نے speeches کرنی ہیں ۔ ملک خدا بخش صاحب نے بھی تقریر کرنی ہے اسلئے میں زیادہ وقت نہیں لوں گا ملک قادر بخش صاحب نے ریونیو کے محکمہ کے متعلق اعتراض کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ زمینوں کے منسوخ کرنے میں دھاندلی کی گئی ہے اس لئے میں نے چاہا کہ کچھ عرض کروں ۔ چنانچہ میں مختصر طور پر گذارش کروں گا کہ یہ زمینیں جو دی گئی ہیں وہ چند شرائط پر دی گئی تھیں ۔ وہ شرائط پابند نہیں کرتیں ۔ اس لئے اگر حکومت نے ان کی تنسیخ کر دی تو اس میں کیا گناہ ہو گیا ۔ کونسا قصور ہو گیا ۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان کو وہ زمین نہیں ملی ۔ کئی دفعہ اس کے لئے Representations بھی کی گئیں لیکن وہ نا منظور ہو گئیں ۔ جو شخص آم کا پودا لایا تھا وہ اس سے پہلے بھی کئی بار لایا تھا ۔ اس سلسلہ میں اگر وہ سوال پیش کرتے تو ان کو خاطر خواہ جواب مل جاتا چونکہ ان کو معلوم تھا کہ ان کی مرضی کے مطابق جواب نہیں ہوگا اس لئے انہوں نے سوال پیش نہیں کیا ۔ ان کی Representation پر پھر غور ہو رہا ہے ۔ جناب کو علم ہے کہ مجھے اسمبلی میں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا میرا یہ خیال تھا کہ اپوزیشن کا یہ رول ہوتا ہے کہ جہاں حکومت کی طرف سے اچھا کام ہو جائے تو اس کی داد دی جائے لیکن ایسا نہیں ہوتا ۔ اگر وہ اچھا کام بھی کرتی ہے تو اسے برا ہی کہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں دیکھتا ہوں کہ اگر حکومت کلمہ پڑھتی ہے تو یہ کلمہ بھی نہیں پڑھتے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس لئے کہ آپ غلط پڑھتے ہیں ۔

وزیر مال ۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ آپوزیشن کا جو طریقہ کار ہے میں اس سے نا امید ہو گیا ہوں ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ ہماری پریلویلج ہے ۔ یہ تو حقیقت ہے لیکن اسے اس حد تک stretch نہ کیا جائے کہ جو کچھ بھی کہا جائے اس کی مخالفت کی جائے ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ آپوزیشن کے حضرات سرکاری ملازمین کو target بنا رہے ہیں ۔ ان کو تختہ مشق بنا رہے ہیں ۔ میں یہ باتیں سرکاری ملازمین کی ڈیفینس میں نہیں کہہ رہا لیکن اس قدر عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ من حیث الجماعت ان کو condemn نہیں کرنا چاہئے ۔ ان میں اچھے لوگ بھی ہیں بڑے ایماندار لوگ بھی ہیں ۔ ان میں خراب بھی ہیں لیکن سب کو condemn کرنا من حیث الجماعت میرے خیال میں زیادتی ہے ۔ اگلے روز جناب محترم کرمانی صاحب نے ایک بات دہرائی تھی اور شکوہ کیا تھا کہ آپوزیشن ہر بات کی مخالفت کرتی ہے ۔ چاہے کوئی بات جائز ہو یا ناجائز ہو ۔ چاہے وہ درست ہو یا نا درست ہو ۔ کرمانی صاحب نے حمزہ صاحب سے سوال بھی کیا تھا کہ آپ کیوں خصوصیت سے ہر بات کی مخالفت کرتے ہیں ۔ سرکاری ملازمین کو انہوں نے دشمن سمجھ رکھا ہے ۔ ان کی کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی ۔ ملک قادر بخش صاحب نے اپنی تقریر میں سرکاری ملازمین کا نام لیا تو حمزہ صاحب نے بر انگیختہ ہو کر کہا کہ اس کا نام نہ لو ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے حمزہ صاحب کے رویہ کے متعلق بہت سوچا ۔ اس کا مطالعہ کیا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے میں یہاں نو وارد ہوں پھر بھی میں نے بہت سوچا دراصل ان کی حالت ایسی ہے جیسے انگریزی میں ایک لفظ ہے ۔ Disappointed Lover یہ Love ضروری نہیں کہ sexes کے درمیان کی جائے اس کی اور بھی صورت ہو سکتی ہے ۔ مثلاً ایک شخص کو موٹر بہت اچھی لگتی ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ موٹر مل جائے وہ بہت کوشش کرتا ہے لیکن موٹر حاصل نہیں ہوتی ۔ اس کے لئے پھر دو ہی راستے کھلے ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ کہیں ڈاکہ ڈالے اور موٹر خرید لے دوسرا یہ کہ چپ کر جائے ۔ نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ سامنے سے کبھی کوئی موٹر گذرے تو وہ منہ پھیر لے جیسے اس نے دیکھی ہی نہیں ۔ اسی طرح ایک شخص کسی سے محبت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے وہ حاصل نہیں ہوتی ۔ آپ اخباروں میں روزانہ پڑھتے ہیں کہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی زیادہ خواب آور گولیاں کھا لیتا ہے یا یہ بھی پڑھا ہو گا ۔ کہ اپنی beloved کو قتل کر دیتا ہے یا مجبوری کے وقت اپنے آپ کو قتل کر دیتا ہے ۔ اصل میں یہ mental attitude ہوتا ہے جیسا بھی کوئی develop کر لے ۔ حمزہ صاحب نے میرے خیال کے مطابق اور میری دانست کے مطابق ضرور کوشش کی ہے کہ انہیں کوئی سرکاری ملازمت مل جائے لیکن ان کو نہیں ملی ۔ اس لئے وہ allergic ہو گئے ہیں ۔ جب وہ کسی سرکاری ملازم کا نام سنتے ہیں تو برانگیختہ ہو جاتے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کا کیا علاج کیا جائے ۔ کرمانی صاحب ۔ آپ ہی کچھ بندوبست کر دیں ۔ آپ وزیر خزانہ ہیں آپ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ

خرچ کرتے ہیں ۔ آپ حمزہ صاحب کے لئے کوئی بندوبست ضرور کر دیں ۔

Minister of Finance : How can I do that ?

وزیر مال ۔ میں پھر قائد ایوان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ بڑے بڑے پراجیکٹ بنا رہے ہیں ۔ زمینوں کو reclaim کر رہے ہیں کسی طرح حمزہ صاحب کو reclaim کریں اگر ایسا نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ دوستی کا حق ادا نہیں کر رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب وہ اس ایوان کے ممبر ہیں اور ہم اس چیز کی اجازت نہیں دیں گے کہ آپ انہیں reclaim کر دیں اور ہم ان سے محروم ہو جائیں ۔

وزیر مال ۔ ہماری خواہش ہے کہ اگر ان کا بندوبست ہو جائے گا تو وہ جو ہر بات پر مخالفت کرتے ہیں جائز ہو یا ناجائز موقع بے موقع ہر حال میں مخالفت کرتے ہیں وہ نہ ہوگی ۔ میں ساری عمر سرکاری ملازم رہا ہوں اور یہاں ابھی آیا ہوں ۔ اس سرکاری ملازمت کے زمانہ میں مجھے اس قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ناجائز attack کرنا زیب نہیں دیتا ۔ ہمارے سامنے سرکاری ملازم بیٹھے ہیں سب کو corrupt کہہ دینا اچھی بات نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کوئی نہیں کہتا ۔

وزیر مال ۔ آپ کی طرف سے اکثر کہا جاتا ہے ۔ حمزہ صاحب تو مانتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے ۔ اگر ان ملازمین کو کچھ کہا جائے گا تو وہ جواب نہیں دے سکتے ۔ اس لئے ان کو ذہنی تکلیف ہوتی ہے ۔ کیونکہ میں خود بھی سرکاری ملازم رہا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی

ہے ۔ یہ تو یہاں protected ہوتے ہیں اس لئے ان کو یہاں ایسی چیز کہنی چاہئے کہ وہ اسمبلی سے باہر جا کر بھی کہہ سکیں ۔ بہر صورت میں کرمانی صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ کسی طرح حمزہ صاحب کو اپنا لیں پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔

Minister of Finance : We will sympathetically consider it.

حاجی سردار عطا محمد ۔ اگر آپ انصاف پر چلیں گے تو یہ خود بخود بند ہو جائیں گے ۔

وزیر مال ۔ اس بات کو تو ہر شخص تسلیم کرنے کو تیار ہے کہ کرپشن ہے لیکن سب corrupt نہیں ہیں اس کا علاج میرے خیال میں یہ ہے کہ جو شخص corrupt ہو اس کو ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں یعنی اینٹی کورپشن والوں کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا جائے جو ان کو deal کرتے ہیں ۔ اسکے بعد جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ کرپشن کو روکنا کوئی مشکل بات نہیں ہے ۔ کرپشن پہلے بھی تھا اور آج بھی ہے ۔ ہم نے کرپشن انگریزوں کے زمانے میں بھی دیکھا تھا اور آج بھی دیکھتے ہیں ۔ اگر کرپشن کا اس زمانے میں علاج تھا تو آج کیوں نہیں ہے ۔ نہیں آج بھی اسکا علاج ہے اور یہ بہت معمولی بات ہے ۔ اگر ایک شخص کرپشن میں پکڑا جاتا ہے تو اسکو نہ پوچھئے اور اسکو قانون کے حوالے کر دیجئے اور اسکے ساتھ وہاں جو کچھ ہوتا ہے ہونے دیجئے ۔ اسطرح کرپشن ایک سال میں بند ہو جائیگی ۔ میں آپ کی تسلی کرتا ہوں کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ختم نہ ہو سکے اگر ہم اور باتوں کا علاج کر سکتے ہیں اور انکو آسان سمجھتے ہیں تو اسکا بھی علاج آسان ہے اور یہ بند ہو سکتی ہے ۔

جناب والا - حمزہ صاحب نے قبائلی علاقوں کے متعلق کچھ باتیں کی ہیں - حمزہ صاحب کو وہاں کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہئے تھا کیونکہ حمزہ صاحب وہاں کے الف سے ی تک جانتا تو درکنار وہاں کے الف کا بھی علم نہیں رکھتے - جس انسان کو وہاں کے واقعات کا علم نہ ہو تو اسکے متعلق ایوان میں کھڑے ہو کر باتیں کرنا بہت زیادتی ہے - میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں. کہ اس علاقہ میں بندوق کا لائسنس نہیں ہے وہاں اسلحہ بلا لائسنس چلاتے ہیں -

چوہدری محمد نواز - وزیر صاحب کو چاہئے کہ وہاں حمزہ صاحب کو لیجائیں -

وزیر مال - میں لیجانے کیلئے تیار ہوں - ہاں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہاں اسلحہ چلانے پر لائسنس نہیں ہے - انکی آپسمیں دشمنیاں ہیں وہ لوگ ایک سیکنڈ کیلئے بھی بغیر اسلحہ کے نہیں چل سکتے - اگر آپ آرڈر کر دیں کہ تم اسلحہ کا لائسنس لو اور اسکی فیس دو تو آپ کو معلوم ہے کہ اسبات کو سنکر وہاں کیا اثر ہوگا - آپ کے پاس جو لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ پڑھے لکھے کافی سمجھدار ہیں اور بڑے ہوشیار لوگ ہیں وہ اپنے معاملات میں ہم سے اور آپ سے سمجھدار ہیں - آپ کسی سے بھی پوچھ لیجئے نہ انمیں سے کوئی قتل کرتا ہے نہ ڈاکہ ڈالتا ہے لیکن اگر آپ ان سے کہدیں کہ تم اسلحہ کی فیس دو تو وہ کہیں گے کہ وہاں آپسمیں دشمنیاں ہیں اگر وہاں (اے) (بی) کو مار ڈالے تو کوئی جرم نہیں ہے یعنی اسکا مقدمہ بھی چل نہیں سکتا وہاں مقدمہ درج بھی نہیں ہو سکتا تو وہ وہاں کیسے بندوق نہ چلائیں انکو بندوق چلانا پڑتی ہے تو اسطرح وہ کیسے لائسنس لیں گے اور وہ یہ سن

کر کہے گا کہ آپ نے مجھ سے یہ بات کیسے کہی کہ تم لائسنس لو یا لائسنس کی فیس دو ۔ آپ نے سنا ہوگا کہ قلات میں جو کہ ایک ضلع ہے وہاں کسی مقدمہ میں کسی عورت کی شلوار کسی نے کیمیکل examiner کو بھیج دی تھی تو یہ جو قلات ڈویژن میں دو تین سال تک ہلہ گلہ ہوا تو وہ اسی شلوار کی وجہ سے ہوا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسے واقعات ہیں تو حمزہ صاحب کا یہ کہنا کہ وہاں کیوں نہیں یہ قواعد و ضوابط لگائے جاتے ۔ مناسب نہیں ہے حالانکہ قلات ایک ضلع ہے مگر ٹرائیبل ضلع ہے لیکن وہاں تمام واقعات اور حالات ٹرائیبل ایریاز کے ایسے ہیں ۔ میں حمزہ صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ انکے متعلق ایسی باتیں اسوقت کہیں جب کہ انکو وہاں کا علم ہو انکو وہاں کا کوئی علم نہیں ہے وہ بالکل کورے ہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ ٹرائیبل ایریاز کیلئے حکومت نے بجٹ میں بہت رقومات رکھی ہیں تا کہ انکی ترقی پر صرف کی جا سکیں اور انکو اس وقت مدغم کیا جا سکتا ہے جب انکی مالی حالت سدھار لیجائے اور انکی مالی حالت سدھارنے کیساتھ ساتھ انکی دماغی کیفیت بھی سدھارنا ہوگی ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ یہاں جو ایم ۔ پی ۔ اے بیٹھے ہیں ان سے وہاں کے لوگوں کی دماغی کیفیت کا اندازہ نہ لگائیے اگر آپ ان سے اس قسم کی باتیں کریں گے تو وہ بالکل بیکار ہونگی وہ رواج پرست ہوں ۔ میں ایک اور چھوٹی سی مثال دیتا ہوں ۔ میں میران شاہ میں پولیٹیکل ایجنٹ تھا ۔ میرے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو مار ڈالا تو ہوا کیا تھا کہ اس عورت کے خاوند نے شادی سے پہلے اسکے باپ کو مار ڈالا تھا ۔ اسلئے کہ اسکی جائداد پر قبضہ کر لے اور پھر اسکی لڑکی سے شادی کر لے چنانچہ اسنے اسکی ماں سے کہہ سن کر اس سے شادی کر لی

اس کے دو بچے بھی ہو گئے تھے لیکن اس عورت نے اپنے خاوند کو اپنے باپ کا قصاص لینے کیلئے مار ڈالا ۔ چنانچہ اس بناء پر کہ قصاص لیا ہے اسکو چھوڑنا پڑا ۔ آپ اندازہ لگائیے کہ جہاں ایسے حالات ہوں کیا حمزہ صاحب کے خیال کے بموجب وہاں ایسے قوانین حاوی ہو سکتے ہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ بہر حال میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا حکومت بہت کچھ انکے لئے کر رہی ہے ۔ میں حمزہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت انکے واسطے کوشش کر رہی ہے کہ انکے حالات بہتر ہو جائیں اور انشا اللہ وہ کسی وقت مد غم بھی ہو جائیں گے اور کسی وقت وہ خود کہیں گے کہ ہمکو مد غم کر لو آپ کو ان سے کہنے کی تکلیف نہیں کرنی پڑے گی ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور-۲)- جناب سپیکر صاحب ۔ آج سے دو چار روز پہلے قائد ایوان نے ہم سے کہا تھا کہ ہم سے تعاون کرو تو میں اسکو قبول کرتا ہوں اور ان سے چند گذارشات کرتا ہوں ۔ میں پہلے آپ سے ان مطالبات کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ آپ انکی طرف توجہ دیں یا ملک قادر بخش صاحب نے جو مشورہ دیا ہے ان کے مطابق ایک کمیٹی اس ہاؤس کی بنا دی جائے ۔ میں ساتھ ہی ملک صاحب سے عرض کروں گا کہ انہوں نے پہلے دن مجھ سے کہا تھا کہ وہ قرآن بھی پڑھتے ہیں ، حدیث بھی پڑھتے ہیں اور جھوٹ بھی کہتے ہیں اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا ہوں تو آپ کہہ سکتے ہیں اسلئے کہ آپ صاحب اقتدار ہیں ۔ لیکن واقعات یہی بتاتے ہیں کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ صحیح کہتا ہوں مجھے آپ کا بیحد احترام ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ مجھے آپ سے یہ توقع نہیں تھی کہ آپ مجھکو یہ کہیں گے کہ میں غلط بیانی کرتا ہوں ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - شکریہ -

حاجی سردار عطا محمد - میں سب سے پہلے اللہ تبارک تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے ہمیں پاکستان کا خطہ دیا - اس کے بعد میں آپکو اپنی معصوم لڑکیوں اور بہنوں کی عصمت اور مہاجرین کے خون کا واسطہ دیتا ہوں جنکے خون سے ہمیں یہ خطہ ملا ہے - اسکے بعد میں غازیوں ' مجاہدوں اور فوجیوں کی قربانیوں کا بھی واسطہ دیتا ہوں - ذرا سوچئے میں ان کو واسطہ دیتا ہوں کہ ذرا سوچو - اور میں ان معصوم عورتوں کا واسطہ دیتا ہوں جو آپ کو دیکھ رہی ہیں - اور ہر سوج کی طرف دیکھتی ہیں کہ کوئی مسلمان یہاں آکر نعرہ تکبیر بلند کرے تاکہ ہم قرآن پڑھیں - تو میں ان کا واسطہ دیتا ہوں اور جناب سپیکر میں حکام کو ان غریبوں کا واسطہ دیتا ہوں آزمائشیں کے وقت میں میں نے ان کو اور ان کے ننگے بچوں کو فاقہ کشی کرتے دیکھا ہے - تو میرے ان واسطوں سے مہربانی کرکے اپنی عیاشی کو چھوڑ دیں - اپنی نیند چھوڑ دو - اپنے آرام کو حرام سمجھو اور ۸۵ فیصد عوام کی حفاظت کے لئے مہربانی کر کے آپ میدان میں آجائیں - جناب سپیکر - اب میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ آپ نے زمینوں کارخانوں سے کافی حاصل کیا ہے - روٹ پرمٹوں سے کافی حاصل کیا ہے - رشوت سے کافی حاصل کیا ہے اور ایمانداری کے ساتھ سروسز دیکر تنخواہوں سے کافی آپ نے حاصل کیا ہے تو پھر بھی آپ کو کیا ضرورت ہے کہ ابھی آپ مال جمع کرنے کے لئے دوڑ رہے ہیں - کل کیلئے کچھ کیجئیے اور اللہ تبارک تعالیٰ بچوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے بچے صالح ہوں تو ان کا متولی خدا ہے ہمیں ان کی فکر کرنی نہیں چاہئے - اس لئے میری گذارش ہے کہ آپ جوابات تو دیتے ہین اور دینے بھی چاہئیں آپ کو کیونکہ آپ

اپنے عہد حکومت پر الزام لگانا مناسب نہیں سمجھتے لیکن ساتھ ہی ساتھ آپ اپنے گریبان میں منہہ ڈال کر دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے تو اس لئے میری گذارش ہے مساوات پر آ جاؤ - بڑی بڑی تنخواہوں کو چھوڑ دیجئیے - بڑے بڑے مکانات کو چھوڑ دیجئیے - مساوات پر آ جائیے - اپنی تنخواہوں کو کم کر دیں اور چھوٹے چھوٹے ملازمین جن کی ۱۳۰/۱۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے ان کی تنخواہ بڑھا دیں - آپ ان کی دعائیں لیں اور آپ ان کی ہمدردی لیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ یہ کسی وقت پر آپ سے اوپر ہوں اور آپ ان سے نیچے - زمانہ بدلتا رہتا ہے کل کیا تھا - آج کیا ہے کل کون منسٹر تھا آج کون ہے -

وزیر خزانہ - مولانا خدا سے خیر مانگو -

حاجی سردار عطا محمد - کیونکہ اللہتبارک تعالیٰ عدل کے لئے حکم دیتا ہے کہ انصاف سے چلو - تو میں گذارش کروں گا کہ انسانوں کی آپس میں دوڑ ہو رہی ہے - کوئی کہتا ہے کہ میں صدر کا آدمی ہوں ، کوئی کہتا ہے کہ گورنر کا ہوں ، کوئی کہتا ہے کہ میں منسٹر کا آدمی ہوں ، کوئی کہتا ہے کہ میں ممبر کا آدمی ہوں - کوئی کہتا ہے کہ میں فلاں زمیندار کا آدمی ہوں اور اللہتبارک تعالیٰ کا کوئی آدمی نہیں کہلواتا - میں کہتا ہوں کہ خدا کے احکامات کو چیلنج مت کرو - میں بتا دیتا ہوں کہ کیا حالات ہیں - میں گذارش کر دوں کہ آپ اصلاح کریں - ویسے آپ کے ہاتھ میں حکومت ہے - ہمارے مشورے آپ چاہے لیں یا نہ لیں اس سے میرا کوئی تعلق نہیں -

وزیر خواک و زراعت (ملک خدا بخش) - آپ نے فرمایا تھا کہ آپ مشورے دیں گے آپ تو حالات بیان کرنے لگ گئے ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - میں نے اچھے مشورے دئے ہیں - آپ ان کو اپنے سینے میں جگہہ دیں -

وزیر خوراک و زراعت - سینے میں تو جگہہ دیتے ہیں -

حاجی سردار عطا محمد - انصاف قیمت پر بک رہا ہے آج پاکستان میں کوئی زبانی بات نہیں کرتا - آپ کمشن مقرر کیجئیے - کمیٹی مقرر کیجئے - میں جو بات کہتا ہوں اس کو میں آپ کے سامنے ثابت کر دوں گا - اور پولیس کا کردار یہ ہے کہ یہ خود فریاد کرتے ہیں جیسا کہ ملک قادر بخش صاحب نے فرمایا ہے - ملزم عدالت میں پہنچے یا نہ پہنچے یہ ان کی مرضی ہے یا اس کو چھوڑ دیا جائے - کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں - میں جناب ملک صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ ہر پاکستانی اپنی عزت کو محفوظ نہیں سمجھتا -

وزیر خزانہ - ہر پاکستانی ؟

حاجی سردار عطا محمد - یعنی ہر غریب پاکستانی - آپ کے پاس عدل ہے - اب میں کچھ تعلیم کی حالت بتا دوں - میں ملک صاحب اور وزیر تعلیم صاحب سے کہوں گا کہ اگر آپ کا کہا گورنمنٹ نہیں مانتی تو آپ وزارت چھوڑ دیں اور اگر وہ آپ کا کہا مانتی ہے تو پھر اصلاح کیوں نہیں ہوتی - تعلیم کی حالت یہ ہے کہ اب تعلیم کی ڈگری قیمت پر بک رہی ہے - نا اہل صاحبزادے صاحب اقتدار اور صاحب کارخانہ جات کے پیسوں سے ڈگریاں لے رہے ہیں - غریب آدمی کے پاس پیسہ نہیں اور نہ اس کی رسائی ہے - وہ تعلیم سے مایوس ہو گئے ہیں - تعلیم کو حاصل کرنا انہوں نے چھوڑ دیا ہے - ملازمت کی حالت بھی یہی ہے - ملازمت اگر لینی ہے تو کرمانی

صاحب کی معرفت لے لیں گے یا ملک صاحب کی معرفت لے لیں گے ۔ لیکن انصاف کے ساتھ ڈگری نہیں ملتی ہے اور جہاں تک ترقی حاصل کرنے کا تعلق ہے جتنا مجھے معلوم ہے وہ میں عرض کئے دیتا ہوں ۔ اہلکاروں کی حالت کچھ عجیب سی ہے ۔ سیکریٹریٹ والے دس دس ہزار لیکر لوگوں کو اوپر لاتے ہیں ۔ کیا ضرورت ہے اس بات کی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقہ کار سے محب وطن پاکستانیوں کا حق تلف ہوتا ہے پامال ہوتا ہے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے اور میں اپنی گورنمنٹ کو بتا دیتا ہوں کہ چپڑاسی سے لے کر سیکرٹری تک گورنمنٹ کی مخالفت کرتے ہیں ۔ اس کی مشینری کی مخالفت کرتے ہیں ۔ محکمہ جنگلات کو لے لیں ۔ کروڑوں روپیہ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے لیکن شیشم کے درخت ایک ایک کر کے وہ بیچتے ہیں ۔ ۵۰۰ روپیہ کا درخت ۲۵ روپیہ میں بیچتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ کس جگہہ ہو رہا ہے مولانا ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ اگر آپ ثبوت چاہتے ہیں تو کمیٹی مقرر کیجیئے ۔ میں ہر ایک بات آپ کے سامنے ثابت کر دوں گا ۔

وزیر خزانہ ۔ کس ضلع میں ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ محکمہ صحت ہی کو لے لیں ۔ ڈائریکٹر ڈاکٹر کو اچھی جگہہ تب بھیجتا ہے جب وہ اس کو پیسے دیتا ہے ۔

Minister of Health : Question !

آپ خود ہی تو ایک لیڈی ڈاکٹر کے لئے کہنے آئے تھے کہ اس کا فلاں جگہہ سے فلاں جگہہ تبادلہ کر دیا جائے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ اب آپ اس کا تبادلہ نہیں کر سکتے

آپ ڈائریکٹر کی مرضی پر چلتے ہیں صحیح بات کو آپ نہیں سمجھتے - پٹواری کی حالت یہ ہے کہ وہ ریونیو خوب کھا رہے ہیں اور آپس کے ساتھ مختار صاحب اور تحصیلدار بھی ہیں -

وزیر زراعت - آپ نے فرمایا تھا کہ آپ مشورے دیں گے تو اس لئے بہتر ہوتا کہ آپ کوئی مشورہ دیدیتے کیونکہ وقت کم ہے آپکا -

مسٹر سپیکر - وقت تقریباً حاجی صاحب کا پورا ہو چکا ہے اب تقریر ختم فرما لیجیئے -

حاجی سردار عطا محمد - اچھا جناب - میں اب آپ کو مشورہ دیتا ہوں - ان تمام چیزوں کا حل جو ہے واحد حل وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اس وعدہ پر واپس آئیں - جس پر آپ نے پاکستان حاصل کیا تھا -

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فااولئک ھم الکفرون

(ترجمہ) اور جو اس قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے -

وزیر زراعت - یہ کلام مجید کی آیت ہے ہم تو اسے مانتے ہیں - ہم کیا کر رہے ہیں ؟

حاجی سردار عطا محمد - اس پر عمل کرنے کا آج دن ہے - یہاں صدارتی قانون ہے - صدر صاحب کے ہاتھ میں پوری حکومت ہے - پوری نیشنل اسمبلی آپ کے ہاتھ میں ہے - صوبائی اسمبلی آپ کے ہاتھ میں ہے -

وزیر زراعت - قرآن مجید سے بڑا قانون کیا ہو سکتا ہے بھائی -

حاجی سردار عطا محمد - اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اور ہم اس پر عمل کریں - ایک اور ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے اوپر اتارا گیا ہے اس کی پیروی

کرو اور دوسرے اولیا جو آپ نے اپنے کار ساز ٹھہرائے ہوئے ہیں ان کی پیروی نہ کرو ۔ یہ قانون ہم کو انگریز نے دیا تھا آپ کو اس کا حق نہیں کہ آپ اس پر چلیں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے پیشتر کہ میں اپنے موضوع کے متعلق اپنے ناچیز خیالات کا اظہار آپ کی وساطت سے اس ایوان کے سامنے کروں ۔ ابھی ابھی محترم وزیر مال نے ایک مسئلہ چھیڑ دیا ہے ۔ انہیں شکایت ہے کہ حزب اختلاف انکے اچھے کاموں کی بھی تعریف نہیں کرتی ۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں ۔ بہر حال میں انہیں آپ کی وساطت سے بتانا چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف سمند حکومت کے لئے تازیانہ کا کام کرتی ہے ۔ اس کے علاوہ اس کے فرائض میں اور کچھ نہیں ۔ اگر گھوڑا اڑیل ہو تو جس طرح تازیانہ سے اسے سیدھا رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اسی طرح حزب اختلاف کے فرائض میں بھی صرف یہی ہے ۔ کہ گورنمنٹ کے گھوڑے کو تازیانہ سے سیدھے راستہ پر رکھنے کی کوشش کرے اس صدی کے سب سے بڑے پارلیمنٹرین کا قول عرض کر دوں ۔ سرونسٹن چرچل نے کہا ہے ۔

"The duty of the opposition is to oppose."

جناب والا ۔ اگر ان کی پارٹی کی طرف سے انکی حمدوثنا میں کچھ نہ کہا جاتا تو شاید ہم اس کی کمی کو پورا کر دیتے ۔ لیکن وہ ان کی تعریف میں پہلے ہی اس قدر آگے نکل جاتے ہیں کہ ہمارے لئے گنجائش کم رہ جاتی ہے ۔

اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تقریر کو ایک سوال سے شروع کرتا ہوں ۔ کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ

نہیں کہ موجودہ حکومت کے ۹ سالہ دور میں اجناس خوردنی کی پیداوار میں کما حقہ اضافہ کرنے میں جو ناکامی ہوئی ہے وہ حکومت کا انتہائی غلط اور صنعت نواز پالیسی کا نتیجہ ہے ۔ یہ ایک سوال ہے جناب والا ۔ اور میں کوشش کروں گا کہ اپنی دانست کے مطابق اس کا جواب پیش کروں ۔ بعض دوست کہہ سکتے ہیں کہ تم نے یہ مفروضہ کہ اجناس خوردنی میں کما حقہ اضافہ نہیں ہوا کیسے قائم کر لیا ۔ تو اس کے لئے میں محترم قائد ایوان اور وزیر خوراک و زراعت کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ پاکستان اکنامک سروے ۶۶-۱۹۶۵ کے صفحہ ۱۰ پر گوشوارہ ملاحظہ فرمائیں ۔

اس میں اجناس خوراک کی سال بہ سال درآمد درج ہے سن ۴۸-۱۹۴۷ سے لے کر ۵۸-۱۹۵۷ تک اجناس خوردنی کی کل درآمد ۴۵ لاکھ ۷ ہزار ٹن تھی اور ۵۹-۱۹۵۸ کے بعد ۱۹۶۵-۱۹۶۴ تک (۶۶-۱۹۶۵ کے اعداد و شمار نہیں دیئے گئے ، کل درآمد ۸۹ لاکھ ۵ ہزار ٹن ہے یعنی ۱۱ برسوں میں ساڑھے ۴۵ لاکھ ٹن اور ۸ برسوں میں تقریباً ۹۰ لاکھ ٹن ۔ اب اس پر ایک اور figure شامل کر لیجئے ۔ جب ۵۹-۱۹۵۸ کا سال شروع ہوا تو اس وقت ہمارے اناج کے ذخائر میں تقریباً ۳ لاکھ ٹن اناج موجود تھا ۔ اس حساب سے ہم نے اپنی پیداوار کے علاوہ ان ۸ سالوں میں ساڑھے ۹۲ لاکھ ٹن اناج درآمد کیا ۔ ان اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہے کہ پہلے ۱۱ برسوں میں اوسطاً ۴ لاکھ ٹن سالانہ اناج درآمد ہوا ۔ اور پچھلے ۸ سالوں میں ہم نے تقریباً ساڑھے گیارہ لاکھ ٹن اناج فی سال درآمد کیا ۔ اس سے یہ بات بغیر کسی شک و شبہ کے ظاہر ہے کہ ہم نے اناج کی پیداوار میں کماحقہ اضافہ نہیں کیا ۔

اب میرے سوال کا دوسرا حصہ وہ جاتا ہے ۔ کہ ہماری پالیسی کس طرح اور کیسے غلط تھی اور صنعت نواز تھی یا نہ تھی ۔ ان دونوں باتوں کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری پالیسی اس ضمن میں انتہائی غلط بھی تھی اور انتہائی صنعت نواز بھی تھی ۔ جناب والا ۔ جب کبھی اس موضوع پر گفتگو ہوتی ہے کہ میرے دوست جو میرے سامنے تشریف فرما ہیں ۔ بجا طور پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ملک زرعی ملک ہے اور اسکی ۸۵ فی صد آبادی کا انحصار بالواسطہ یا بلاواسطہ زراعت پر ہے ۔ لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں ۸۵ فیصد آبادی کی دیکھ بھال ابھی اپنی ۱۵ فیصد آبادی کے مقابلہ میں سے ضرور زیادہ کرنی چاہئے مگر پچھلے سالوں میں مجھے یہ شکایت ہے کہ ہم نے ایسا نہیں کیا ہے ۔

جناب والا ۔ جناب محترم وزیر خزانہ صاحب کی تقریر کے جواب میں اس ایوان میں عام بحث میں حصہ لیتے ہوئے میں نے یہ ضمناً عرض کیا تھا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں ہم نے زرعی اجناس کو پیدا کرنے کے متعلق جو مقاصد اپنے سامنے رکھے تھے ۔ جو مواعید قوم کے ساتھ کئے تھے وہ ہم نے پورے نہیں کئے ۔ محترم قائد ایوان نے میری اس تقریر کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ میں تلبیص کا مرتکب ہوں یعنی بعض چیزوں کے سیاق و سباق سے علیحدہ کرکے ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔ میں اس سلسلے میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں نے عمداً ایسا کبھی نہیں کیا ہے شائد سہواً کبھی ایسا ہو گیا ہو ۔ آج میں جو اعداد و شمار اور اقتباسات پیش کرونگا وہ ہرگز ہرگز سیاق و سباق سے الگ نہیں کی گئی ہوں گی ۔ اور میں دیانتداری سے انتہائی ایمانداری سے اعلان کرتا ہوں کہ میری غرض محض تنقید نہیں ہوتی میں جو خامیاں دیکھتا ہوں ان کی طرف آپ کی توجہ دلانے کی کوشش کرتا

ہوں ۔ ان کی نشان دہی کرنے کی کوشش کرتا ہوں ۔ میں انتہائی دیانت داری سے آپ کو ان باتوں کی طرف متوجہ کراتا ہوں ۔ اگر یہ ملک زرعی اجناس کے لحاظ سے یا خوراک کے اعتبار سے خود کفیل نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا مستقبل جس میں وہ بھی شامل ہیں اور میں بھی شامل ہوں تاریک ہے ۔ میں ان پر احسان نہیں کرتا میں اپنی ذات پر احسان نہیں کرتا ۔ بلکہ اس ملک کی بقا کی مجھے بھی ضرورت ہے ۔ ہمارے بال بچوں کو بھی ضرورت ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ملک پھلے پھولے ۔ یہ ملک قائم و دائم رہے ۔ میں انتہائی درد مندی کے ساتھ جو کچھ عرض کروں گا اس لئے بھی عرض کروں گا کہ اصلاح احوال ہو ۔ جناب والا ۔ اس روز میں نے گذارش کی تھی کہ بلوچوں اس اس کے کہ ہم نے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں یہ دعویٰ کیا تھا یہ اعلان کیا تھا ہم آئندہ پانچ سالوں میں یعنی ۱۹۶۰ سے ۱۹۶۵ تک اس صوبہ کو بلکہ اس ملک کو چونکہ وہ منصوبہ بندی سارے ملک کے لئے ہے خوراک کے اعتبار سے خود کفیل بنا دیں گے ۔ اس روز میں نے صرف دومدات کے متعلق عرض کیا تھا اگر چہ وہ پانچ تھیں ۔ اس پر بھی جناب قائد ایوان کو شکایت پیدا ہوئی آج بھی میرے پاس وقت کم ہے اور میں انہیں دو مدات کا حوالہ دوں گا اور ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا ۔ میرے پاس دوسرا پانچ سالہ منصوبہ ہے ۔ یہ انہیں کا شائع شدہ دستاویز ان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

(i) "self-sufficiency in basic food production, maintaining, as a minimum, the present levels of foodgrain consumption for the rapidly growing population;

(ii) working towards an export position across full production front, not excepting foodgrains;"

جناب والا ۔ اگلے پیرا میں وضاحت کرتے ہوئے نہایت زور دار

الفاظ سے اس مقصد کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ۔

"At the core of the agricultural programme is the determination to feed the nation with food grown on its own soil. While this policy is justifiable on such non-economic grounds as national self-respect, it also has solid economic motivations. Yields of foodgrains in the country are amongst the lowest in the world; and yet comparatively simple practices as well as higher technology for raising productivity are well-established and only waiting for application in the field."

صفحہ ۱۲۷ دوسرا پانچ سالہ منصوبہ ۔

جناب والا ۔ اس کے متعلق میں نے اس روز بھی عرض کیا تھا کہ ہمارا مقصد حل نہیں ہوا ۔ یہ بات ہمیں پانچ سال کے بعد معلوم ہوئی ہے ۔ یہ انکشاف خود گورنمنٹ کی اپنی رپورٹ میں ہے ۔ گورنمنٹ کو اپنے پانچ سالہ منصوبہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے معلوم تھا کہ وہ اجناس خوردنی کے اعتبار سے کما حقہ اپنی پیداوار میں اضافہ نہیں کر سکتی ۔ جناب والا ۔ یہ اس بنا پر میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ ۶۵—۱۹۶۴ میں پاکستان میں اکنامک سروے ہوا تھا اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کردوں کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ کا خاکہ تیار کرتے وقت ۱۹۶۴ میں یہ بات واضح طور پر سامنے آگئی تھی اور اس پانچ سالہ منصوبہ میں انہوں نے اس بات کو قبول کیا کہ زرعی ترقی جہاں تک خوراک اور اجناس خوردنی کا تعلق ہے اس حد تک نہیں ہو رہی ہے جس سے ہم اپنا مقصد حاصل کر سکیں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ان مقاصد کو پورا نہ ہونے کے اسباب کیا تھے ۔ سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ ان اسباب میں سے سب سے پہلا یہ سبب تھا کہ ہم نے زراعت کو وہ فوقیت نہیں دی ۔ ہم نے اجناس خوردنی کو وہ فوقیت نہیں دی

جس کا ہم نے دعوے کیا تھا ۔ وہ مقاصد وہ نصب العین جو ہم نے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں سامنے رکھا تھا اسی پانچ سالہ منصوبہ بندی کے دوران ہم نے اس مقصد سے قطع تعلق کر لیا ۔ ہم نے یہ فیصلہ اپنے تئیں کر لیا کہ ملک کی فلاح وبہبود زراعت میں نہیں بلکہ صنعتی فروغ میں ہے ۔ اس سلسلہ میں تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کا رومن صفحہ ۸ میں سے چند سطور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور ثابت کرتا ہوں کہ یہ میرا دعوے اس سلسلہ میں سو فیصد درست ہے ۔ جناب والا ۔ تیسرا پانچ سالہ منصوبہ ۱۹۶۴ میں تیار ہوا ۔ ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن ۔ ایچ ۔ کیو ۔ اے نے اس کے رومن صفحہ ۸ کے پیرا ۳ میں ارشاد فرمایا

Outline of the Third Five Year Plan, 1964; page viii.

"In our approach to the composition of the programme, we have tried to emphasise selectivity. Our resources—human and material—are too meagre to allow us to try and to spread development too thin. We are, therefore, subjecting our projects to the closest scrutiny, inorder to have only those which have the highest economic justification in terms of our objectives. We are concentrating on a number of 'growing points' with a view to spreading development with sacrificing economic efficiency. (And Sir these lines are very important.) And we are putting special emphasis on industry."

This is Sir in 1964.

جبکہ ابھی دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی میعاد بھی ختم نہیں ہوئی تھی ۔

And we are putting special emphasis on industry.....

اور اس کی تعریف فرماتے ہیں

"..... the most dynamic sector in our economy and the one most likely to spread new techniques and attitudes which are at the heart of the development process. It is in this sector that we hope for the decisive break-through."

جناب والا ۔ منصوبہ بنانے والے نہایت محترم بزرگ ہیں لیکن ان کی رائے سے اختلاف کرنے کا مجھے حق حاصل ہے اور میں یہ حق استعمال

کر رہا ہوں - ۱۹۶۴ء میں جب کہ ابھی دوسرے پنجسالہ منصوبے کی میعاد بھی ختم نہیں ہوئی تھی تو ان کے ذہن میں اس وقت یہ خیال پیدا ہو چکا تھا کہ اس ملک کی فلاح زرعی اجناس کی پیداوار سے وابستہ نہیں ہے ، اس سے یہ ملک وہ ترقی نہیں کر سکتا جس سے کہ ہم ترقی کی منازل جلد از جلد طے کر سکیں، اس لئے انہوں نے یہ سوچا کہ صنعت ہی ایک ایسا سیکٹر ہے کہ جہاں یہ ملک زیادہ سے زیادہ اور جلد از جلد ترقی کر سکتا ہے اور اس ملک کی فلاح وبہبود صنعتی ترقی میں ہی ہے لہذا انہوں نے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے تقریباً عین وسط میں ہی اس خیال کو ہی ترک کر دیا کہ ہم نے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے مقاصد کو حاصل کرنا ہے - اور اس خیال کو جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب نے اپنے چیئرمین کے منہ میں بھی ڈالنے کی کامیاب کوشش کی ہے یعنی جناب صدر مملکت کے قسم سے بھی انہوں نے اسی قسم کے الفاظ نکلوائے کیونکہ اس پلان کا foreword جناب صدر مملکت نے ہی تو یہ فرمایا ہے اور اس کے پہلے صفحہ کے آخری فقرے کے سیاق و سباق کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اسے پڑھے دیتا ہوں اور اس کے بعد آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں گے -

"Of course, the need of the hour is to move speedily towards a progressive technological, industrialised society."

جناب والا - انہوں نے یہ فتویٰ دیدیا ہے کہ ہماری ضرورت یہ ہے کہ ہم Technological Industry کی طرف فوری طور پر رخ کریں اپنی زرعی ترقی کی قیمت پر صنعتی ترقی کرنی ہے -

Minister of Agriculture: Is agriculture not an industry.

خواجہ محمد صفدر - آپ دونوں کو ملا کر پڑھئے - اور اس کے بعد فرمائیں کہ اس کے کیا معنی نکل سکتے ہیں - (قطع کلامیاں) - اس

پالیسی کا بلا واسطہ نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کا دوسرا پنجسالہ منصوبہ اس حد تک کامیاب نہیں ہو سکا کہ ملک کو خوراک کے معاملے میں خود کفیل بناسکے اور اس کی وجہ ذہنی طور پر یہی رجحانات ہیں ، ہر انسان ملک کی بہتری کے لئے سوچتا ہے اور انہوں نے بھی ملک کی بہتری کے لئے یقیناً سوچا ہو گا ، مجھے کیا حق حاصل ہے کہ میں کسی کی دیانت پر شک کروں ، دونوں بزرگوں نے ملک کی بہتری کے لئے شاید یہی سوچا ہو کہ اس طرح ملک زیادہ جلدی ترقی کریگا لیکن نتائج نے ہمیں بتایا ہے کہ ان کی یہ سوچ اس وقت غلط تھی ۔ تو اس ذہنی کیفیت کو بتانے کے بعد میں جناب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اسی طرح تیسرا پنجسالہ منصوبہ معرض وجود میں آگیا یعنی اسی صنعتی ذہن یا صنعت کو فروغ دینے والے ذہن کے تحت اور ان ہی حالات کے تحت یہ تیسرا پنجسالہ معرض وجود میں آیا ، وہی ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن تھے اور صدر مملکت بھی وہی تھے ، اب اس کے ساتھ ہی ملک صاحب کا بھی جواب آ جائے گا کہ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں زراعت کے متعلق آپ کے مقاصد کیا ہیں ، تو اس سلسلے میں تیسرے پنجسالہ منصوبے (Revised) کا صفحہ نمبر ۳۹۶ ملاحظہ ہو ۔

یہ تیسرا پنجسالہ منصوبہ ۱۹۶۵ء کے درمیان سے شروع ہوا اور ۱۹۷۰ء تک چلے گا ۔ اگر میں اپنا مدعا اور اپنی غرض آپ کو نہ سمجھا سکا یا اسے واضح نہ کر سکا ، تو یہ میری بدقسمتی ہو گی...ذہن وہی تھا کہ صنعتی میدان میں ترقی کرنی ہے اور اب ملک صاحب نے یہ سوال اٹھا دیا ہے کہ کیا زراعت صنعت نہیں ہے ، ایک لحاظ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے اور ہم بھی کئی مرتبہ اپنی تقاریر میں یہ کہتے ہیں کہ زراعت

ہمارے ملک کی سب سے بڑی صنعت ہے ۔ لیکن ان دونوں اقتباسات کو سامنے رکھئے اور پھر صفحہ ۳۹۶ پر بارھویں پیراگراف کو ملاحظہ فرمائیے ۔

Objectives, Strategy and Targets.

"The objectives and strategy that underlie the Third Plan are designed to take advantage of the accumulated agricultural momentum of the last 5 years, and to tap the potential and solve the problems that remain in the rural economy of both Provinces. These goals, which are also formulated within the context of the Perspective Plan, are very broadly defined as follows :—

(*a*) To increase the real income of farmers at least at the same rate as per capita increase in the non-agriculture sector ;

ذرا غور فرمائیے جناب قائد ایوان اور محترم وزیر خزانہ

(*b*) To move towards self-sufficiency in food requirements to the extent compatible with the other needs of the economy, including foreign trade, aiming at the same time, at improved nutritional standards in food consumption ; and

(*c*) To promote agricultural development on a sound, self-propelling basis by further improvements in agricultural organisations....."

تو دوسرے پنجسالہ منصوبے میں نہایت واضح طور پر یہ درج کیا گیا تھا کہ ہم نے خوراک کی حد تک نہ صرف یہ کہ خود کفیل ہی ہونا ہے بلکہ ہم نے اسکو برآمد بھی کرنا ہے یعنی ہم اسے اپنی ضروریات سے وافر مقدار میں پیدا کریں گے ۔ لیکن ہم اس میں خود کفیل بھی نہیں ہوئے ہیں ۔ تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اگر یہ ذہن صنعت کی طرف حد سے زیادہ رجوع نہیں کر گیا تھا اور اس نے زراعت سے رو کشی نہیں کر لی تھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ اگر ہم دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں کامیاب نہیں ہوئے تو پھر دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے ان مقاصد کو تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں کیوں نہیں دہرایا گیا بلکہ جو الفاظ میں نے

ابھی پڑھے ہیں ۔ ان کا کیا مقصد ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زراعت کی طرف اس حد تک توجہ دی جائے کہ جس حد تک یہ ہماری باقی اکانومی کے ساتھ مناسبت رکھے جس حد تک کہ اس سے ہماری باقی معیشت متاثر نہ ہوتی ہو جس حد تک کہ یہ ہماری باقی معیشت کے ساتھ ساتھ چل سکتی ہو یعنی خوراک میں خود کفیل نہیں ہوتے تو نہ ہوں تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے مقاصد میں خاص طور پر دو چیزیں ہیں کہ ہم زر مبادلہ کمانے کی غرض سے کس حد تک زرعی پیداوار کو برآمد کر سکیں گے ۔ تو زرعی اجناس میں کن اشیأ پر زور دیا گیا ہے ۔ اجناس خوردنی پر نہیں بلکہ کسی چیز پر ہے تو ان زرعی اجناس پر ہے ۔ جیسے مثال کے طور چاول ۔ گنا ۔ کپاس اور پٹ سن جو برآمد ہو سکتی ہیں ۔ تو اسلئے ہم نے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں اصل زور اس بات پر نہیں دیا کہ ہم اجناس خوردنی کے لحاظ سے خود کفیل ہو جائیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ ہمیں اپنی اکانومی کے دوسرے حصوں کا خیال رکھتے ہوئے اس پر غور کرنا تھا کہ اگر اکانومی دوسرے حصوں کا منشاء یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ کمائیں تو اجناس خوردنی کو چھوڑ دیجئے اور زر مبادلہ کمانے والی اشیاء پیدا کیجئے ۔ تو یہ ہے ان کا مقصد تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں ۔ اور میرا یہ اعتراض ہے کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے مقاصد کو چھوڑ کر نئے مقاصد کو کیوں اپنایا گیا ہے ۔ اس مقصد کے لئے دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں غلطی ہو سکتی ہے ۔ جیسا کہ قائد ایوان نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس طرح ہم زرعی زمین کی آبپاشی کے نہری یا چاہی پانی کو جس طرح سے استعمال کر سکتے ہیں ۔ اس طرح ہم آسمان کے پانی پر قابو نہیں رکھتے ۔ موسم کا factor بھی زرعی پیداوار پر اثر انداز ہوتا ہے ۔ ان کا یہ ارشاد مجھے قبول ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ہے کہ آخر اتنے سال سے

اس منصوبہ پر کام کیا جا رہا ہے اتنے عرصہ میں کوئی ایک factor یا sector اس حد تک ہمارے قابو میں آ جانا چاہئے تھا تاکہ اجناس خوردنی کے سلسلہ میں ہم بھیک نہ مانگتے - پہلی آمر تو یہ ہے کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں جیسا کہ فرمایا گیا ہے ہماری خوداری کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنی زمین سے اگی ہوئی گندم کھائیں - چاول کھائیں اور دوسری چیزیں جو اشیائے خوردنی کے طور پر استعمال ہوتی ہیں حاصل کریں - اور امریکہ سے بھیک نہ لیں - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہماری self respect کا یہی تقاضا ہے کہ ہم اپنے ملک میں پیدا شدہ اشیائے خوردنی کھائیں - مگر اس خوداری کے احساس کے خلاف کچھ عرصہ سے ہمارے حکمرانوں کے ذہن میں یہ بات آئی کہ گندم پیدا کرنے کی چنداں ضرورت نہیں - گندم امریکہ سے پی - ایل ۴۸۰ پروگرام کے تحت مل ہی جاتی ہے - ایسی اجناس پیدا کرنی چاہئیں جو برآمد کی جاسکیں - اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ ذہن کیوں پیدا ہوا اور اس کے محرکات کیا تھے - جناب والا - یہ بڑی دکھ بھری کہانی ہے - شاید میرے دوست مجھ سے اتفاق نہ فرمائیں - میں عرض کرتا ہوں کہ اس ملک کے حکمرانوں کا ذہن تھا کہ خوراک کے اعتماد سے اگر ہم خود کفیل نہیں تو کیا ہوا - ہم پی - ایل ۴۸۰ کے تحت گندم منگا لیں گے - خیرات لے لیں گے - دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں جس خوداری کا ذکر تھا وہ بھلا دی گئی -

محترم قائد ایوان اور انکے ہمنواؤں نے یہ خیال کر کے کہ اگر اجناس خوردنی پر زور دیا گیا تو ترقی نہیں ہوگی - اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم خوراک امریکہ بہادر سے P. L. 480 کے تحت منگوا لیا کریں گے - مگر صنعتی میدان میں آگے بڑھنا ضروری ہے - اور اس طرح

زراعت کو صنعت کے تابع کر دیا گیا ۔ میں ان کی اپنی کتاب سے حوالہ دوں گا ۔

جناب والا ۔ وہ ماہر ہیں ۔ وہ زبان آور ہیں ۔ مجھے خطرہ ہے کہ پھر کوئی ایسی بات نہ بنا لیں ۔ میری تو یہ مشکل ہے ۔ وزیر خوراک ملاحظہ فرمائیں ۔

Outline of the Third Five Year Plan

Agriculture

"19. Considerable progress has been made during the Second Plan period in strengthening the organisational and institutional framework for agriculture showing justifiable prospects of more rapid development in the Third Plan. The aim is not only to increase the real income of the farmers....."

وہی جو تیسرے پنجسالہ منصوبہ کا پہلا مقصد ہے ۔

"..... but also to meet the growing demands of raw materials for industries and for exports."

اگر انڈسٹری شامل ہے تو زراعت شامل نہیں ہے ۔

"The main physical targets proposed for agriculture sector are : increase of foodgrain production by 25 per cent, cotton production by 35 per cent, jute production by 21 per cent, tea by 27 per cent, sugarcane by 34 per cent and tobacco by 33 per cent."

اب جناب اس سے آگے غور فرمائیں ۔

"P.L. 480 imports will be used to introduce a cropping pattern."

آپ مجھ سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں کہ cropping pattern کیا ہے ۔

"P.L. 480 imports will be used to introduce a cropping pattern which is in the best interests of economy."

اس سے یہ مراد ہے کہ اجناس خوردنی کو حذف کر دیا جائے ۔ اور اس قسم کی فصلیں پیدا کی جاویں جو صنعتی ترقی میں مدد ہو یا برآمد کی جاسکیں یعنی جیوٹ اتنی پیدا ہو ۔ کاٹن اتنی پیدا ہو علے الہذالقیاس دوسری چیزیں اتنی ہوں ۔ انہوں نے کہا ہے ۔

"P.L. 480 imports will be used for consumption or for introducing cropping pattern which is in the best interests of the economy."

اور فتویٰ دے دیا گیا کہ ملک کی اقتصادی خوشحالی کے لئے بہترین اور مفید ترین نسخہ یہ ہے کہ P. L. 480 کے تحت گندم درآمد کر کے کھائیں اور باقی زرعی اجناس میں ترقی کریں اور زرمبادلہ کمائیں۔

اس زمانہ میں گندم سستی تھی - پی - ایل ۴۸۰ کی شرائط بہت آسان تھیں مگر آخر کار اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ پچھلے سال امریکہ نے اسے غلط یا درست کہہ لیجئے کیونکہ میں امریکہ اور پاکستان کے تعلقات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا - ہمارے عمائدین مملکت خود اس پر شہادت دے رہے ہیں کہ P. L. 480 کی شرائط کو زیادہ سخت کر دیا گیا - اور گندم کا حصول اب آسان نہیں رہا یعنی جب ہمیں ضرورت ہو تب وہ نہیں دیتے تھے اور جب مشکل کا وقت دور ہو جاتا تھا تو ۸۵ ہزار ٹن مکی آ جاتی ہے کہ یہ کھا لو - خیر یہ دوسری بات ہے - اصل میں ذہنی کیفیت یہ تھی - جیسے حال ہی میں کہا گیا تھا کہ صوبہ کی نجات صنعت کی ترقی میں ہے زراعت کی ترقی میں نہیں - اگر خوراک میں کوئی کمی ہوگی تو P. L. 480 حاصل کر کے پوری کر لیں گے یہ ہمارے حکمرانوں کی اجتہادی غلطی ہے - ایسی غلطی ہر ایک سے ہو سکتی ہے - انسان غلطی کا پتلا ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے حکمران اپنی غلطی کو نہیں مانتے - ان کو چاہئے کہ غلطی پر اصرار نہ کریں - انہوں نے بڑے خوش آئند الفاظ میں کہا تھا کہ P. L. 480 کو استعمال کریں گے لیکن اب صورت حال کیا ہے میں ان کی ہی ایک کتاب سے عرض کرتا ہوں - Third Five Year Plan کے revised edition کا Page 9 ہے -

اب اگر ملک صاحب کے نزدیک یہ درست ہے کہ چونکہ انڈیا بھی وہیں سے گندم لیتا ہے ہم بھی امریکہ سے حاصل کر لیں گے تو پھر ہمیں اس

بات کی ضرورت نہیں تھی کہ ہم اس پنجسالہ منصوبہ کی مدت کے دو سال گذارنے کے بعد اس منصوبہ میں ترمیم کرتے - یہ ترمیم بڑی دور رس ہے اس حد تک دور رس ہے کہ اس منصوبہ کی اولیت اور priority کو تبدیل کر دیا گیا ہے اور یہ تبدیلی سارے سیکٹروں میں کی گئی ہے - اس تبدیلی کی کیا ضرورت پڑی تھی - اور اگر ضرورت پڑی تھی تو جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ اگر آپنے دل میں اس پالیسی کی تبدیلی کا فیصلہ کر لیا ہے تو زبان سے قبول کیوں نہیں کرتے - گذشتہ جن طریقوں کو اپنایا ہوا تھا اگر وہ ملک کے لئے صحیح ثابت نہیں ہوتے تو اپنی غلطی کو مان لینے میں کوئی برائی نہیں ہے یہ بڑی جرأت کی بات ہے - اگر قومی مفاد کا تقاضیٰ ہے کہ سابقہ پالیسیوں کو تبدیل کر دیا جاوے تو میری نگاہ میں اس تبدیلی کا اعتراف نہ کرنا غلط ہے ان کی نگاہ میں ممکن ہے درست ہو - ابھی دو تین ماہ ہوئے ہیں غالباً یکم اپریل کو اعلان ہوا تھا کہ گورنمنٹ نے تیسرے پنجسالہ منصوبہ کو ترمیم کر دیا ہے - پھر بھی اگر وزیر زراعت صاحب یہ کہیں کہ یہ وہی منصوبہ ہے جو ۱۹۶۵-۶۶ یا ۱۹۶۶-۶۷ میں منظور ہوا تھا تو میں کیسے مان لوں -

"One of the original objectives of the plan was to move towards self-sufficiency in food to the extent compatible with the other needs of the economy....."

وہی مقاصد جو میں نے پڑھے تھے انکو یہ دھراتے ہیں -

"The revised priorities, however, have been drawn in the light of the food shortage in the country, the reduced availability and stringent terms for procuring food-grains under PL 480 programme....."

یعنی دو وجوہات ہیں اگر صرف خوراک کی کمی ہوتی تو کوئی بات نہیں تھی جیسا کہ پچھلے سالوں میں ہم ۱۱ لاکھ ٹن گندم منگا لیتے تھے یا ۱۲ لاکھ ٹن منگا لیتے تھے لیکن دو وجوہات کی بنا پر ارشاد

فرماتے ہیں تیسرے پنجسالہ منصوبے کے جو مقاصد تھے کہ ہم زرعی اجناس خوردنی میں اسی حد تک ترقی کریں گے اور اسی حد تک اس میں کوشاں ہونگے کہ جس حد تک ہماری دوسری اکنامی کے دوسرے سیکٹر ہمیں اجازت دیں گے ۔ لیکن ہمیں انکی ..... Revised priority

"The revised priorities, however, have been drawn in the light of the food shortage in the country, the reduced availability and stringent terms for procuring food-grains under PL 480 programme....."

Now, Sir, this is a drastic and I welcome this change.

"Top priority will henceforth be given to achieving self-sufficiency in food-grain production ;"

I welcome this change. I again read it because I love these words.

"Top priority will henceforth be given to achieving self-sufficiency in food-grain production ; programmes having a direct bearing on food-grain production will receive high priority. Both the Provincial Governments have formulated detailed operational plans....."

so on and so forth.

جناب والا ۔ وزیر خوراک صاحب نے جیسا کہ زراعت کو اور خصوصیت سے اجناس خوردنی کی زراعت کو صنعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کیا تھا اگر صنعت میں زرعی ترقی شامل ہوتی تو ہمیں زراعت کو top priority دینے کی ضرورت نہیں تھی اور ہمیں اسکو عین تیسرے پنجسالہ منصوبے کے درمیان تبدیل کرنے کی ضرورت نہ پڑتی لیکن میں آج بھی اس تبدیلی کا welcome کرتا ہوں ۔ ''دیر آید درست آید'' ۔ ٹھیک ہے جبتک کہ ہم خوراک کے اعتبار سے خود کفیل نہیں ہو جاتے اسوقت تک ہماری کسی قسم کی ترقی بیکار ہے ۔ بے معنی ہے جب ہمارے غریب گندم کے حصول میں عاجز آ جائیں اور انہیں ۵۰ یا ۵۴ روپیہ فی من تک گندم کے لئے ادا کرنا پڑے مگر ہم چند کارخانے مزید نصب کر لیں تو وہ حالت اچھی ہے یا یہ حالت

اچھی ہے کہ عوام کو گندم سستے نرخ میسر آئے ۔ کارخانے بعد میں بھی لگ جائیں گے ۔ سامان تعیش بعد میں تیار ہو جائیگا ۔ پہلے خوراک کا انتظام ہو جائے ۔

جناب والا ۔ اس مسلسل اور متواتر غلط اور تباہ کن پالیسی کے نتائج کیا تھے میں ان واقعات کو دھرانا نہیں چاہتا جو کہ پچھلے سال یا سال رواں میں اس صوبے میں رونما ہوئے لیکن اسکے موٹے موٹے نتائج میں جناب قائد ایوان کی خدمت میں آپ کی وساطت سے پیش کروں گا ۔ اس زرعی اجناس پیداوار کی تاریخ کا پہلا واقعہ یہ ہے کہ باوجود اسبات کے کہ اس صوبے میں گذشتہ ۱۰ سال میں گندم کی کاشت میں تقریباً ۳۰ لاکھ ایکڑ رقبہ کا اضافہ ہوا ۔ ۱۹۵۰ سے ۱۹۵۵ء تک کا اوسط رقبہ تقریباً ایک کروڑ ۲ لاکھ تھا ۔ اور اس سال ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ایکڑ آراضی میں گندم کی کاشت کیگئی ہے ۔ یعنی ۳۷-۳۸ لاکھ ایکڑ کا صرف گندم کی کاشت میں اضافہ ہوا اگرچہ میں اس اضافہ کا انکو کریڈٹ دینے کیلئے تیار نہیں ہوں ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کس پر یہ الزام آتا ۔ فرض کیجئے کہ اگر اتنا رقبہ گندم کیلئے زیر کاشت نہ آتا تو blame گورنمنٹ پر آتا ۔

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ میں اسلئے کریڈٹ نہیں دیتا کہ جسقدر بھی ۱۰ سال میں زرعی زمین میں اضافہ ہوا ہے وہ ان منصوبوں کی پیداوار ہے کہ جو اس حکومت کے معرض وجود میں آنے سے پہلے تکمیل ہو چکے تھے یا تکمیل ہو رہے تھے ۔

Rai Mansab Ali Khan: Question !

خواجہ محمد صفدر - میرے دوست کوئسچین کر رہے ہیں - میں کس کس کا نام لوں میرے پاس وقت تھوڑا ہے۔۔۔آپ Barrages کی زمینیں دیکھ لیجئے اسکا جناب والا نتیجہ یہ ہوا۔۔۔اور اسکے ساتھ ساتھ محکمہ زراعت پر ہمارے اخراجات کا بے پناہ اضافہ ہوا یعنی ۱۹۵۶-۵۷ء میں محاصل کے بجٹ میں سے زراعت کے محکمہ پر ایک کروڑ ۴۷ لاکھ روپیہ صرف ہونا تھا اور اس سال جناب وزیر خزانہ بہتر جانتے ہیں ۶ کروڑ ایک لاکھ روپیہ صرف ہوگا یعنی ہمارے اخراجات (میری غرض صرف زراعت سے ہے) چار گنا اضافہ ہو چکا ہے - یعنی ہم آج سے دس سال قبل کے مقابلہ میں زیادہ زمین بھی زیر کاشت لے آئے ہیں اور زیادہ روپیہ بھی صرف کر رہے ہیں یعنی چار گنا روپیہ صرف کر رہے ہیں اور یہ رقم صرف محاصل کی مد میں سے ہو رہا ہے اس کے علاوہ ۱۵ کروڑ روپیہ ترقیاتی اخراجات میں زراعتی کاموں پر صرف ہو رہا ہے اور یہ صوبے کے اخراجات کا حساب ہے ملکی سطح پر اخراجات کو دیکھئے - پہلے پنجسالہ منصوبے میں ہمنے زراعت پر ۱۲۱ کروڑ روپیہ خرچ کیا تھا - دوسرے پنجسالہ منصوبے میں ۳۴۲ کروڑ یعنی تین گنا اور تیسرے منصوبے میں ۸۶۷ کروڑ روپیہ صرف ہوگا - ۷۰-۶۵ کے پانچ سالوں میں صرف ہوگا - میں یہ پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر کی کل رقم ملا کر بتا رہا ہوں - اور تیسرا سیکٹر زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے کھاد کا سیکٹر ہے - ۱۹۵۰ء سے پہلے صوبے میں اور اس ملک میں کھاد کا کوئی نام نہیں جانتا تھا - یہ ہمارے سامنے کی بات ہے کہ ۱۹۵۰-۵۵ء تک اگر کسی کاشتکار یا زمیندار سے کہا گیا کہ مصنوعی کھاد استعمال کرو تو وہ کہتا تھا ''نہیں بابا'' مجھے اپنی فصل جلانا نہیں ہے - کھاد کے اعداد و شمار یہ ہیں ۱۹۵۹-۶۰ء

میں اس صوبے میں ۱۹ ہزار ٹن کل کھاد استعمال ہوئی تھی ۱۹۶۴-۶۵ء میں ۸۷ ہزار ۲۰۰ ٹن کھاد استعمال ہوئی اور ان تمام امور کے باوجود پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا ۔ ان تمام باتوں کے باوجود ہماری فی ایکڑ اوسط پیداوار میں اضافہ نہیں ہوا ۔ اور اگر ہوا ہے تو وہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے ۔ اگلے روز جناب وزیر زراعت نے اوسط نکال کر ہمیں بتایا تھا کہ ۵۵-۵۰ء تک ۸ من فی ایکڑ اوسط تھی اور ۶۰-۵۵ء تک پیداوار ۵٫۸ من تھی اور ۶۱ تا ۶۵ء میں ۹ من تھی ۔ جناب والا یہ دراصل ایسی بات ہے کہ جس کے متعلق سارے سالوں کا حساب سامنے رکھ کر ہی ہم کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں ۔ ۵۱-۵۰ء میں گندم کی اوسط پیداوار ۹٫۹ من فی ایکڑ تھی ۔ ۵۴-۵۳ء میں ۹٫۴ تھی اور یہی پیداوار کم و بیش ہوتی رہی لیکن ۵۷-۵۶ء میں یا اسکے بعد ۶٫۸ اور پچھلے سال میں حساب کے مطابق اگر میں غلطی نہیں کر رہا تو صرف ۸ من تھی ۔ ۶۶-۶۵ء میں فی ایکڑ پیداوار ۸ من تھی ۔ اس سے پچھلے سال ۸٫۹ من تھی ۔ ۶۴-۶۳ء میں ۹ من تھی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۱۹۵۱ء میں جب کہ صوبے کی گندم کی پیداوار ۹٫۹ تھی ابھی ہم اس پیداوار کی حد تک دوبارہ نہیں پہنچے ۔ جناب والا ۔ میں کسی کو مطعون نہیں کرنا چاہتا لیکن میری گذارش یہ ہے کہ ہم ابھی تک اجناس خوردنی کی پیداوار میں کوئی ترقی نہیں کر سکے ۔ اس لئے میرا مقصد یہ ہے کہ اگر کہیں غلطی ہے تو اس کی اصلاح کر لیجائے اور پھر ہم اس کے بعد کامیابی کے راستہ پر چل سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میرا یہ دعوے ہے کہ ہمارے ہاں بہت خرابیاں ہیں ۔ پہلی خرابی تو یہ ہے کہ اراضی کی تقسیم کے بارے میں حکومت کی پالیسی میری رائے میں انتہائی ناقص ہے ۔ جناب

صدر مملکت نے اس ملک میں زمین کی اصلاحات فرمائیں اور ایسا کر کے یہ دعوئے کیا کہ انہوں نے بڑی بڑی زمینداریاں ختم کر دی ہیں اگرچہ عملی طور پر وہ ساری زمینداریاں موجود ہیں - ہمیں جو شکایت ہے وہ یہ کہ عمائدین مملکت نے سابقہ زمینداریاں کیا ختم کرنی تھیں نئی زمینداریاں پیدا کر دی ہیں اور مزید پیدا کر رہے ہیں - چھوٹی نہیں بڑی بڑی زمینداریاں اور وہ بھی غیر حاضر زمینداروں کی - پہلے زمیندار کم از کم اپنے کھیت میں خود جایا کرتے تھے اور ان کی دیکھ بھال ان کے ذمہ ہوا کرتی تھی اگر ان کے پاس ۳۰-۴۰ ہزار ایکڑ زمین ہوتی تھی تو وہ اس کی خود دیکھ بھال بھی کرتے تھے غیر حاضر تو نہیں ہوتے تھے - لیکن اب صورت حال یہ ہے غیر حاضر زمینداروں کی فوج کی فوج پیدا کردی گئی ہے جناب والا اس سلسلے میں میں تھوڑے سے اعداد و شمار عرض کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب آپ کتنا وقت اور لیں گے ؟

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - تھوڑا سا وقت اور لوں گا میں زرعی اراضی کی تقسیم کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - - -

I have grave doubts about that Sir.

جناب والا - میں نے اس ایوان میں سوال پوچھا تھا جو نشان زدہ نہیں تھا - میں نے پوچھا تھا کہ بارڈر ایریا سکیم کے تحت کس قدر زمین افسران اور ملازمین فوج کو تقسیم کی گئی تو اس کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ شیخوپورہ - سیالکوٹ - لاہور - ساہیوال - اور بہاول نگر کے ۵ اضلاع میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار ایکڑ تقسیم کی گئی ہے - اب جناب دوسری طرف آئیے میں نے ایک اور سوال پوچھا تھا بیراجوں کے متعلق کہ غلام محمد بیراج میں ملازمین کو چاہے وہ سول ملازم ہوں یا فوجی ان کو

کتنی زمین دی گئی ہے تو ارشاد فرمایا گیا جناب وزیر مال کی طرف سے کہ ایک لاکھ ۲ ہزار ۵۲۷ ایکڑ زمین ان کو دی گئی ہے بلکہ ایک لاکھ ۲ ہزار ۷۳۷ ایکڑ زمین مختلف افسران کو دی گئی ہے اور میں نے گدو بیراج کے متعلق بھی سوال کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ۹۷ ہزار ۸۵۷ ایکڑ زمین افسران والا تبار کو دی گئی ہے مختصر یہ کہ ان تین سکیموں کے تحت ۳ لاکھ ایکڑ سے زائد زمین افسروں کو دی گئی ۔

Minister of Finance : Most of them take interest in cultivation.

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ ملازمت کرتے ہیں یا زراعت کرتے ہیں ۔ دونوں کام تو ایک وقت میں نہیں ہو سکتے ۔

Minister of Finance : Most of them get after retirement.

خواجہ محمد صفدر ۔ خیر جناب وہ اس سکیم میں شامل نہیں ہیں ۔ میں افسران کے حالات کو تھوڑا جانتا ہوں ۔ جن ملازمین کو زمینیں ملی ہوئی ہیں پانچ پانچ سال گزر گئے مگر وہ اکثر حالات میں ان اراضیات کو آباد نہیں کر سکے کہ گدو بیراج میں اراضی کی تقسیم کے متعلق کل میرے سوال کا جواب دینے سے جناب وزیر مال نے انکار کر دیا تھا میں نے پوچھا کہ کتنا رقبہ افسران اور ہاریوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے ۔

Minister of Finance : Is this a Government publication ?

Khawaja Muhammad Safdar : This is not a Government publication.

Minister of Law : Haidar Bakhsh Jatoi's.

وزیر خزانہ ۔ حیدر بخش جتوئی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ وہ بزرگ ہیں جن کی زبان بندی ہے اور وہ میرا خیال ہے کہ وزیر مال صاحب نے ان کی زبان بند کوائی ہوگی ۔

اور ان کی زبان بندی کرنی کس کے ذمے ہو سکتی ہے ۔ وہ کوئی پمفلٹ شائع نہیں کرا سکتے نہ وہ کوئی تقریر کر سکتے ہیں ۔ قلم اور زبان دونوں پر پابندی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب آپ اپنی تقریر ختم کیجئے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب اس مسئلے کو ختم کرتا ہوں لیکن ایک دوسرے مسئلے کے لئے کچھ تھوڑا سا وقت لینا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خیال نہیں تھا کہ آپ اتنا وقت لیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب ابھی ختم کئے دیتا ہوں ۔ ہاریوں کے پاس کل زمین کا ۳۸ فیصد ہے ۔ فوجیوں کے پاس ۱۵ فیصد ۔ سول افسران کے پاس ۵ فیصد اور نیلامی کے مختص زمین ۱۵ فیصد اور ۵ فیصد منڈیوں ، شہروں اور سڑکوں کے لئے وغیرہ مخصوص ہے جو رقبہ ہاریوں کے لئے مخصوص کیا گیا تھا اس کے زیادہ سے زیادہ ۴۰ فیصد کا قبضہ انہوں نے حاصل کیا ہے ۔ باقی رقبہ کا قبضہ ہاریوں نے حاصل نہیں کیا ۔ کیونکہ جو رقبہ انکو ملا ہے وہ ناقص ترین ہے اور اس کے برعکس افسران کو ۹۷ ہزار ایکڑ الاٹ ہوا ہے اس میں ۹۳ ہزار ایکڑ زمین کا وہ قبضہ لے چکے ہیں کیونکہ یہ رقبہ بہترین تھا ۔ جو خود کاشت نہیں کرتے انکے لئے بہترین رقبہ جات مخصوص کئے گئے ہیں ۔ اور بد ترین رقبہ ان کو دیا گیا ہے جو اپنے ہاتھ سے ہل چلاتے ہیں یا جنہوں نے اپنے ہاتھ سے ہل چلانا ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے اس پالیسی سے قطعاً اتفاق نہیں ہے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ دوسری اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مدت کے پر زور مطالبہ کے بعد جناب ملک خدا بخش صاحب نے گندم کی قیمتوں کا مناسب تحفظ مہیا کیا ہے ۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب گندم کی فصل کاشت ہو جاتی تھی بلکہ جب گندم

کی فصل منڈیوں میں آنی والی ہوتی تھی ، اس وقت اس کی قیمت کا اعلان کیا جاتا تھا ۔ بلکہ بعض دفعہ اس کے بھی بعد ۔ اب انہوں نے ۳ سالوں کے لئے گندم کی قیمتوں کا اعلان کر دیا ہے جس سے زمیندار فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ اب گندم کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کا خاصا امکان ہے ۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے اپنے مال کا زیادہ سے زیادہ معاوضہ ملے ۔ زمیندار کو کیوں اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ ان کو بھی ان کی مزدوری کا زیادہ سے زیادہ معاوضہ ملنا چاہئے ۔ اگر ان کو معلوم ہو کہ آئندہ ۳ سال میں انہیں گندم کی یہ قیمت ملے گی تو وہ نقد اور اجناس کی بجائے گندم پیدا کریں گے ۔ میں دور نہیں جاتا اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں ۔ اگرچہ ہم گندم میں کبھی خود کفیل نہیں ہوئے پھر بھی وہاں اس قدر گندم ہو جاتی تھی جو ہماری ۸/۷ ضروریات کو پورا کرتی تھی ۔ مگر ہمارے زمینداروں نے گندم بونا بند کر دی اس لئے کہ دھان کی کاشت میں زیادہ منافع تھا ۔ اسی طرح فرنٹئیر میں بھی گندم کاشت ہو سکتی ہے اور ہوتی رہی ہے ۔ لیکن زمیندار کو اگر گنے اور تمباکو کی کاشت سے زیادہ منافع ہو تو وہ کیوں نہ انکی کاشت کر لے ۔ یہ اقتصادیات کا اصول ہے اور انکے خلاف ہمیں کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے ۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو ترغیب دیں کہ وہ گندم کی کاشت کریں ۔ اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے جب اس سے انکی آمدنی کا معقول انتظام ہو جائے ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وزیر زراعت صاحب عمدہ بیج مہیا کریں ۔ اور مشینی ذرائع کو فروغ دیں اور گندم کے رقبہ کا تعین کر دیں ۔ ہمارے پاس قانون موجود ہے جس کے تحت ہم مختلف اجناس کی کاشت

کے لئے رقبہ مقرر کر سکتے ہیں ۔ تو گندم کی کاشت میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے ۔

اب میں نئے منصوبوں کی طرف آتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کتابچہ کا بڑے غور سے مطالعہ کیا ہے اس میں ہمارا ٹارگٹ یہ ہے کہ ہم ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۵۴ لاکھ ٹن گندم پیدا کریں گے ۱۹۶۸-۶۹ء میں ۶۱ لاکھ ٹن اور ۱۹۶۹-۷۰ء میں ۷۰ لاکھ ٹن ٹارگٹ نہایت معقول ہے اگر ہم اسے حاصل کر سکیں تو خود خوراک کے اعتبار سے خود کفیل ہو سکتے ہیں ۔ لیکن کیا کتاب میں لکھی ہوئی یہ تجاویز قابل عمل بھی ہیں ۔ میری رائے میں یہ تجاویز قابل عمل نہیں ہیں ۔ مثال کے طور پر پہلے سال کو لیجئے ۔ جناب والا ۔ میں زمیندار نہیں ہوں بلکہ زراعت کی بہت کم واقفیت رکھتا ہوں ۔ لیکن اپنے دوستوں سے ان معاملات پر اکثر گفتگو کرتا رہتا ہوں ۔ ملک صاحب کی کتاب ''ہماری زراعت'' بھی میرے پاس ہے ۔ میں نے کوشش کی ہے کہ میں یہ مسئلہ سمجھ سکوں ۔ اس نئے منصوبہ میں کہا گیا ہے کہ آئندہ سال ۲۰ لاکھ ایکڑ میں میکسیکن بیج کاشت کیا جاویگا ۔ اس صورت میں ہمیں کن چیزوں کی ضرورت ہوگی ۔ جناب والا اس سکیم میں یہ درج ہے کہ ۳۳ فیصد پانی کی زیادہ ضرورت ہوگی ۔ لیکن بعض دوستوں کی رائے ہے کہ اس کاشت کے لئے کم از کم ۵۰ فیصد زیادہ پانی کی ضرورت ہوگی ۔ ہمارے ہاں عام طور پر گذشتہ کئی دنوں سے ہر طرف سے یہ شور و غوغا ہے کہ صوبہ کے ہر حصہ میں نہری پانی کم مل رہا ہے ، پانی کی قلت ہے ۔ سب سے بڑی رکاوٹ ہماری کامیابی کے راستہ میں پانی کا حصول ہے ۔ انکے اس منصوبہ کے مطابق ۷۸ سو نئے ٹیوب ویل واپڈا لگائے گا اور ۳ ہزار محکمہ انہار اور ۴۰ ہزار عام لوگ لگائیں گے ۔ اب جناب والا ۔

لیکن اس وقت اس منصوبہ کی صورت حال کیا ہے ۔ محکمہ انہار کا یہ منصوبہ ابھی تک زیر تجویز ہے اور ابھی انکے لئے روپیہ بھی میسر آنا ہے ۔ آپ پہلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں ۔

A very high priority needs to be given to the revised public and private sector water programmes.

Within the revised, SCARP Programme for the Third Plan, there is need for giving a high priority to the non-perennial Bahawalpur SCARP. The yearly targets for installation of SCARP tubewells especially these should be finalised as quickly as possible.

آگے فرماتے ہیں ۔

WAPDA should be directed to finalise its projects SCARP 4,5 and 6 and SCARP Rohri quickly, get them approved and attempt to firm up foreign credits for them.

منصوبہ کا کوئی حصہ بھی مکمل نہیں ۔ اس کی تکمیل کب اور کہاں ہو گی ۔ ابھی تک صرف منصوبہ بندی ہے ۔

The foreign exchange component of the public investment in water, power distribution and rolling-stock of the railways can presumably be covered by foreign project assistance. Timely preparation of projects and negotiation of aid are the main requirements.

اس کے بعد مختلف محکمے منظوری حاصل کریں گے ۔ اور جب منظوری حاصل ہو جائیگی پھر ان منصوبوں کے لئے بیرونی قرضہ جات کا حاصل کرنا ہے ۔ میں جناب وزیر زراعت سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کا منصوبہ موثر ہو سکتا ہے ۔ مثال کے طور پر آپ نے ۴۰ ہزار پرائیویٹ ٹیوب ویل عوام کو ترغیب دے کر نصب کرانے ہیں ۔ صرف اس منصوبہ کے لئے ۱۵ کروڑ کی رقم زرمبادلہ کی شکل میں درکار ہے ۔ منصوبہ بندی کی اس کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے ۔ ''فارن فرمز سے ہم رابطہ پیدا کرنے کا انتظام کریں گے آگے صفحہ ۱۵ پر درج ہے کہ اس سکیم کو پورا کرنے کے لئے ریلوے کے وسائل میں ترقی ہونی

چاہئیے ۔ اس کے لئے بھی قرضہ حاصل کرنے کے لئے پراجیکٹ بنانا ہے ۔ پھر قرضہ حاصل کرنے کے لئے بات چیت ہو گی ۔ پھر قرضہ ملنا ہے پھر ترقی ہونی ہے ۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ۵ لاکھ ٹن مصنوعی کھاد کی ضرورت ہے ۔ اس کے حصول کے لئے بھی ابھی ابتدائی کام تک شروع نہیں ہوا ۔جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے ۔

"Presumably these amounts would be furnished by foreign private investors."

وہ کون سے ہیں ۔ کہاں ہیں ۔ کدھر ہیں ۔ کب ان سے رابطہ ہوا یہ کوئی پتہ نہیں ۔ واپڈا کے ذمہ ۸ ہزار ٹیوب ویل نصب کرنا ہے ۔

"For an annual programme of 8,000 wells, a sum of 1/2 crore rupees would, therefore, be required. It would be highly desirable to have a larger import programme in the initial year..... It may well be possible to obtain foreign loans for tubewell materials."

پھر جناب آگے چلئے ۔ اس ۳ کروڑ کے قرضہ کے لئے نہیں بتایا گیا کہ کہاں سے ملے گا ۔ پھر اس سے آگے درج ہے کہ ۷۵ کروڑ روپیہ درکار ہے ۔

"All these foreign exchange expenditure will, however, pay off very well indeed."

پھر جناب والا ۔ ہمیں جس قدر قرضے ملے ہیں ان کی ایک قسم پراجیکٹ لونز ہے ان کے حصول کا طریقہ یہ ہے پہلے کنسلٹنٹ کے ذریعہ ایک منصوبہ تیار ہوتا ہے ۔ وہ ملک یا ایجنسی جس سے قرضہ حاصل کرنا ہوتا ہے وہ ملک اس منصوبہ کو اپنے کنسلٹنٹ کے پاس بھیجتے ہیں کہ وہ اس منصوبہ کی جانچ پڑتال کریں اگر وہ ماہرین اس منصوبہ کر پسند کریں تو قرضہ کے لئے گفتگو جاری ہوتی ہے ۔ میں وزیر زراعت سے پوچھتا ہوں کہ آپ ۲ لاکھ ۲۰ ہزار ایکڑ کے لئے ۵۰ فی صد زیادہ پانی کہاں سے لائیں گے اس وقت ہم اپنی گندم کو صرف دو پانی دیتے ہیں ۔ بعض خوش قسمت زمیندار ہیں جو تین پانی دیتے ہیں ۔

تین پانی دینے سے فصل اچھی ہوتی ہے لیکن چونکہ پانی نہیں ملتا ہے ۔ نہروں میں پانی کم ہے ۔ دریاؤں میں پانی کم ہے ۔ اگلے روز وزیر انہار ارشاد فرما رہے تھے کہ جون جا رہا ہے دریاؤں میں پانی نہیں ہے ۔ اس لئے کاشت کار اکثر حالات میں گندم کی فصل کو دو بار پانی دے سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker: The time is extended till 2.p.m.

خواجہ محمد صفدر ۔ Thank you very much, Sir. جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ جب تک پانی کا انتظام نہیں ہوتا ۔ جب تک ۵۰ فیصد زائد پانی کا انتظام نہیں ہو جاتا اس وقت تک فصل اچھی نہیں ہو سکتی ۔ یہ ٹھیک ہے اگر پانی پورا ہو جائے تو مجھے انتہائی خوشی ہو گی اگر ۵۰ یا ۴۰ ہزار ٹیوب ویلز سے اس صوبہ کی ضروریات پوری ہو جائیں یعنی پانی ہمیں مل جائے گا ۔ زمین ہمارے پاس ہے صرف پانی کی ضرورت ہے ۔ میکسی پاک بیج اس سال یا اگلے سال تک ہو سکتا ہے اس سال گورنمنٹ نے ۴۵ ہزار ٹن بیج درآمد کیا ہے اگلے سال یہ بیج بوئیں گے اس سے مقامی طور پر بیج کافی مقدار میں پیدا ہو سکتا ہے ۔ بیج کے سلسلے میں ہم کسی حد تک خود کفیل ہو جائیں گے لیکن پانی کے متعلق آپ کے جتنے منصوبے ہیں اس کیلئے ہم نے خود منصوبہ بندی کرنی ہے ۔ پھر وہ زر مبادلہ کی تلاش کرنی ہے پھر وہاں منصوبہ بندی کی پڑتال ہونی ہے پھر گفت و شنید ہونی ہے اس ضمن میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے انتہائی مشکل ہے کہ ہم ان تین سالوں میں اس منصوبہ بندی پر کامیابی کے ساتھ عمل کر سکیں ۔ مثال کے طور پر میں سیالکوٹ کی بات کرتا ہوں ۔

صفحہ ۱۶ پر درج ہے کہ سیالکوٹ میں گندم کی پیداوار اس طرح بڑھ جائے گی پہلے سال ۱ لاکھ ۳۷ ہزار ٹن ہو جائے گی اس کے بعد

۔ لاکھ ۶۴ ہزار ٹن ہو جائے گی پھر اگلے سال ۱ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن اگلے سال ہو جائے گی اور اس سے اگلے سال ۲ لاکھ ۳ ہزار ٹن ہو جائے گی ۔ میں جناب ملک خدا بخش صاحب سے پوچھتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں تو پانی ہی نہیں ہے یہ فصل کہاں کاشت کریں گے ۔ کہاں سے یہ اضافہ ہوگا ۔ ہمارا ضلع بارانی ہے وہاں بیج ڈال دیا ، ہو گیا ہوگیا نہ ہوا نہ سہی ۔ آسمان کی طرف ہمارے زمینداروں کا دھیان ہوتا ہے کہ کہیں بارش برسے اور ہم کچھ کر سکیں ۔ جو وہاں تھوڑے بہت ٹیوب ویلز تھے ان میں سے ۹۱ ٹیوب ویلز ہندوستانی لے گئے ہیں جن کا ابھی تک کوئی معاوضہ نہیں ملا ۔ باقی چند ٹیوب ویلز ایک سکیم غالباً SCARP 3 کی اضافی سکیم کے تحت ہمارے ضلع میں نصب ہو رہے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ ضلع میں کچھ اور ٹیوب ویلز نصب کئے جائیں تاکہ ہم بھی اس مہم میں آپ کی کچھ مدد کر سکیں ۔ شائد اس وقت سیالکوٹ میں دو سکیمیں ہیں ان کو اگر آپ دیکھیں تو ایک سکیم میں ۵۴ ٹیوب ویلز ہیں اور ایک میں ۳۳ ٹیوب ویلز ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ تقریر ختم کرنے سے پہلے یہ پانی کی منصوبہ بندی کے متعلق بتائیں کہ یہ اس سے کیوں مطمئن نہیں ہیں اگر یہ مطمئن نہیں ہیں تو کیوں نہیں ہیں ۔ واٹر ڈویلپمنٹ پروگرام جو آپ نے study کیا ہے آپ کس لحاظ سے اس سے مطمئن نہیں ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں اس سے اس لئے مطمئن نہیں ہوں کہ نہ اس کیلئے ہمارے پاس سامان ہے ۔ ابھی ہم نے سامان امپورٹ کرنا ہے ۔ امپورٹ کرنے کیلئے ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے وہ ہم نے قرضہ لینا ہے اس لئے یہ سکیم نامکمل ہے ۔ دو مہینے کے بعد یعنی ستمبر میں گندم کی بوائی کا موسم آجائے گا دو مہینے میں مجھے معلوم نہیں کہ کہاں

سے پانی آئے گا کس طرح ٹیوب ویلز نصب ہو جائیں گے ۔ واپڈا کے متعلق وزیر صاحب ارشاد فرمانا چاہتے ہیں ۔ اگلے روز راولپنڈی میں انکوائری شروع ہوئی ہے پتہ نہیں اس کا کیا ہوا ہے ۔ واپڈا کے متعلق اس ایوان میں ہم بات کرنا ہی پسند نہیں کرتے ۔ یہ ایسا ہی محکمہ ہے کہ جس کے متعلق نہ بات کی جائے تو بہتر ہے ۔ محکمہ انہار والے شائد ۳ ہزار ٹیوب ویلز لگا لیں لیکن محکمہ واپڈا والے سات یا آٹھ سو ٹیوب ویلز نصب کریگا میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ مجھے آپ نے زائد وقت میں سے ۲۵ منٹ دیئے ہیں ۔ میری مشکل کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ آج First Reading کو ختم کرنا ہے ورنہ میں اپنی تقریر جاری رکھتا اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں تقریر کو مختصر کروں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ میں غاصب ہوا ہوں کیونکہ میں نے زیادہ وقت لے لیا ہے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ آج جو میری تقریر ہو گی اس میں اشاراتی اسلوب زیادہ ہو گا بجائے اس کے کہ تفصیلی بحث سے میں اپنے محترم دوست کو مطمئن کروں ۔ پیشتر اس کے کہ میں آپ کی توجہ خواجہ محمد صفدر صاحب کے ارشادات کی طرف مبذول کراؤں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں ایک دو اور باتوں کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں ۔

جناب والا ۔ میرے محترم دوست فاروق صاحب نے لینڈ ریونیو کے مسئلہ کو چھیڑ کر خواہ مخواہ ایک الجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش کی یہ جناب بھی جانتے ہیں اور سارا ایوان بھی جانتا ہے کہ لینڈ ریونیو ایک ٹیکس نہیں ہے اس کا فلسفہ یہ ہے کہ یہ لگان ہے ۔ سرکار یا قوم جو زمین کی مالک ہوتی ہے یہی فلسفہ اسلام ہے ۔ یہی فلسفہ قانون مالگزاری ہے ۔

زمین کی overlordship سرکار یا قوم کے پاس ہے ہم لگان لیتے ہیں ۔ اس میں کوئی ٹیکس نہیں لیتے ہیں اس صورت میں جیسا کہ انہوں نے مثال دی ہے کہ آپ لوگ شہر والوں سے کیوں لگان نہیں لیتے ہیں ۔ شہر میں ہر مکان کا کرایہ لیا جاتا ہے ۔ ہر زمین پر ایک قسم کا کرایہ یا لگان لیا جاتا ہے ۔ خدا نہ کرے ۔ خدا نہ کرے اگر وہ کبھی برسر اقتدار آئیں . . .

ملک محمد اختر ۔ میں جلد برسر اقتدار آنا چاہتا ہوں ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ میں آپ کے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں ۔ میں ان کے متعلق کہہ رہا تھا اور اگر انہوں نے اس تجویز پر عمل درآمد کیا اور ساڑھے بارہ ایکڑ والے لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں تو ہمارے چھوٹے چھوٹے کھیت بٹ کر اور بھی چھوٹے چھوٹے ہوتے جائیں گے اور ایسی صورت پیدا ہو جائے گی جس سے ہم کسی قسم کی کاشت نہیں کر سکیں گے ۔ میں ان دو باتوں کے سوا اور کوئی بات ان سے عرض نہیں کرنا چاہتا ۔

جناب والا ۔ اب میں خواجہ محمد صفدر صاحب کے ارشادات کے ایک پہلو کے متعلق جو انہوں نے اپنے موضوع سے ہٹ کر کہا تھا کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ حزب اختلاف کے متعلق سرونسٹن چرچل کی زبان سے یہ بتلایا ہے کہ ان کا مقصد صرف اختلاف کرنا ہے یعنی ان کا مقصد یہ ہے کہ حزب اختلاف کا کام ہی اختلاف ہے ۔ ان کی بنیاد بھی اختلاف ہے ۔ ان کا بقا بھی اختلاف ہے ۔ ان کی ارتقا بھی اختلاف ہے ۔ اس لحاظ سے اگر یہ بات درست ہے تو میرے خیال میں وہ مجھے معاف رکھیں گے اور میں حاجی عطا محمد صاحب کی تقلید کر رہا ہوں ۔ یہ اختلاف اسلامی انداز فکر

نہیں ۔ یہ انداز فکر نہیں بننا چاہئے ۔ یہ اختلاف کسی حد تک محدود ہونا چاہئے ۔ جو چیز قوم کے مفاد سے ٹکرائے اس سے بیشک اختلاف ہونا چاہئے ۔ مگر آپ نے یہ فرمایا ہے oppose کرنا ہمارا حق ہے ۔ میں نہایت ادب سے اور پوری دلسوزی کے ساتھ اپیل کروں گا اس اختلاف کے مطابق اختلاف کو اس حد تک نہ جانے دیجئے ۔ اس لحاظ سے میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں اختلاف والی تجویز جو ان کے ذہن میں ہے وہ اس وقت تو درست تھی جس وقت ہم آزاد نہ تھے اس وقت حزب مخالف کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ ہمیں اس حکومت کے ساتھ اختلاف کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا ۔ جب ہم آزاد ہو گئے ہیں تو حزب اختلاف کا بھی ایک مقصد ہے اس کا بھی ایک رول ہے ۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اختلاف برائے اختلاف ہو ۔ تنقید برائے تنقید ہو ۔ اختلاف اس بات پر ہو کہ جہاں قوم کا مفاد ٹکرا رہا ہو ۔ ہم ایسے اختلاف کا خیر مقدم کریں گے ۔ میں آج بھی اس بات کا متلاشی رہا مگر خواجہ محمد صفدر صاحب نے اپنے موضوع کے آخیر میں بیان فرمایا اورموضوع سے ہٹ کر سیمینار (Seminar) دوسرے پانچ سالہ منصوبہ۔۔۔کا حوالہ دیتے ہوئے ساری تقریر ختم کر دی ۔ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ۔۔۔کو گذرے ہوئے دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے اب اس کے تجزیے کے متعلق وہ اعداد و شمار پیش کر رہے ہیں ۔ اگر میں آپ کی خدمت میں اعداد و شمار پیش کروں تو میں یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں کہ جو نتیجے وہ نکال رہے ہیں وہ نتیجے درست نہیں ہیں یا جو نتیجے انہوں نے جس طریقے سے نکالے ہیں وہ درست نہیں ہیں ۔ میں نہایت ادب سے پھر ایک لفظ استعمال کروں گا کہ انہوں نے غلط تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں ہم نے جو ٹارگٹ مقرر کئے ہیں جو منتہائے نظر مقرر کئے گئے وہ حاصل کئے اگر وہ یہ ثابت کر دیں کہ

ہم وہ منتہائے نظر حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں تو ہم اس بات کے مجرم ہیں . . . مگر ہم نے منتہائے نظر ہی ایسے مقرر کئے تھے اور اس کے لئے رقم بھی اتنی رکھی تھی اور ہم نے اس کے لئے سرمایہ کاری بھی کی تھی اور ہم ان کے لئے اتنے ذرائع اور اتنے وسائل بھی لے آئے تھے تو پھر ہم کس طرح مجرم گردانے جا سکتے ہیں ۔ ہمیں کس طرح معتوب کیا جا سکتا ہے ، ہمیں کس طرح مغضوب قرار دیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کا منتہائے نظر غذائی قلت ہے ۔

وزیر زراعت ۔ چونکہ میں نے بہت سے جوابات عرض کرنے ہیں اس لئے میں آپ سے معافی مانگتا ہوں (قطع کلامیاں) ۔ میں اس سے زیادہ تو تیز گام نہیں ہو سکتا ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ جلدی کی جائے اور پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر بھی اٹھا رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ ہمیں تو ہر روز اس سے واسطہ پڑتا ہے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

وزیر زراعت ۔ چونکہ آپ کا حکم تھا ، میں اس لئے جلدی کر رہا ہوں مگر آپ خاموش رہیں گے تو بات بن جائیگی ۔ میں تو ہمیشہ آپ کی بات خاموشی سے سنتا ہوں اور کبھی بھی کوئی مداخلت نہیں کرتا ۔

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا ۔ میرا ارادہ یہ تھا ۔ میرا یہ خیال تھا تھا اور میرا نقطہ نظر یہ تھا کہ خواجہ محمد صفدر صاحب ہمارے اس سال کے منصوبوں کے بارے میں ہمیں اپنے خیالات سے نوازیں گے کہ ہم کس

طرح ان میں کوتاھیاں کر رھے ھیں یا کس طرح ھم سے کوئی فروگذاشت ھوئی ھے تاکہ ان کی نشاندھی کی صورت میں ھم اپنے منصوبوں پر نظرثانی کریں تاکہ اس بات کا نتیجہ نکالیں کہ کس طرح ھم راہ راست پر چل کر ھم اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جلد از جلد کوشش کریں ۔ عرض احوال یہ ھے کہ چونکہ انہوں نے پانچ دس منٹ میں اپنے ارشادات سے ھمیں نوازا ھے تو اس لئے یہ ضروری معلوم ھوتا ھے کہ میں بھی اس سال کے منصوبوں کے متعلق اس معزز ایوان کی خدمت میں کچھ تھوڑا سا عرض کروں کہ یہ کیا منصوبے ھیں ۔ یہ منصوبے اس غرض کے لئے ھیں کہ ھم جلد از جلد اپنی ضروریات کے سلسلے میں خود کفیل ھوں اور اس وقت کیا منصوبے ھیں ھم نے ان کے لئے کتنا روپیہ رکھا ھے ۔ یہ بات بہت بڑھائی گئی ھے کہ صنعت کو ترجیح دی گئی ھے ۔ میں خواجہ صاحب کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ کوئی ملک ایسا نہیں ھے کہ جس میں صرف زراعت کی بنیاد پر ھی گذر بسر ھو سکے کوئی ملک ایسا نہیں ھے کہ جس میں صرف صنعت کی بنا پر گذر بسر ھو سکے اور پھر ھمارا تو مقصد ھے بھی یہ کہ ھم ملک میں Agric-Industrial Economy بنائیں گے ۔ نہ تو ھم زراعت کو چھوڑ سکتے ھیں اور نہ ھی صنعت کو چھوڑ سکتے ھیں ۔ اگر ایک کو ترقی دیں گے تو ھماری معیشت lop sided ھو جائے گی اور ھمارا نصب العین تو یہ ھے کہ ھماری معیشت Agric-Industrial Economy ھے کہ جس سے زراعت کا مقصد بھی پورا ھو اور زراعت بھی اپنا کردار ادا کر سکے ۔ اور صنعت بھی اپنا کردار ادا کر سکے ۔ کسی لحاظ سے ان میں کوئی تصادم نہیں ھے ۔ کم از کم اور میں زراعت اور صنعت میں کوئی تصادم نہیں پاتا ھوں ۔ معلوم نہیں کہ میرے دوست کو کہاں سے اعداد و شمار مل گئے ھیں کہ جو انہوں نے یہاں پر پیش

کئے ہیں دراصل بحث تو اس سال کے میزانیئے پر ہو رہی ہے اور اس سال ہم نے پندرہ سولہ کروڑ روپے کے قریب صنعت کے لئے رکھے ہیں اور انتیس کروڑ روپے کے قریب صرف زراعت کے لئے رکھے ہیں ۔ کیا اس سے کوئی ایسی صورت پیدا ہو سکتی ہے کہ ہم نے زراعت کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا ہو ۔ آپ آبپاشی کے لئے مخصوص کردہ پچاس کروڑ روپے کو بھی ملاحظہ فرمائیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ زراعت کے متعلق ہے یا صنعت کے متعلق ہے ۔ اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں کہ پچیس فیصد جو Power کے متعلق ہے ۔ اور ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے رقم رکھی گئی ہے ۔ یہ تقریباً آٹھ کروڑ روپے کے قریب بنتی ہے ۔ اس کے علاوہ ایک اور بات کو بھی سوچنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ جو رقم یہاں پر موجود ہے ۔ صرف وہی نہیں لگائی جا رہی ہے ۔ آپ کو علم ہے کہ تینتیس کروڑ روپے کی کھاد ہمیں منگوانی پڑیگی اور آٹھ کروڑ روپے کا بیج خریدنا پڑے گا ۔ یہ رقم بھی اسی میں شامل ہے ۔ میں نے جو حساب لگایا ہے اسکے مطابق ہم امسال ۱۴۰ کروڑ روپے زراعت کے شعبے میں invest کر رہے ہیں اس پر خرچ کیا جا رہا ہے اور اسکے باوجود میرے دوست فرماتے ہیں ۔ کہ یہ رقم کافی نہیں ہے ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ جو subsidy آج زراعت کو مل رہی ہے ان کے اپنے عہد میں بھی کبھی اتنی دی گئی تھی ۔ دس کروڑ روپے اس بات کے لئے مل رہے ہیں کہ ہم کافی کھاد استعمال کر سکیں ۔ تین کروڑ روپے pesticides کے لئے مل رہے ہیں ۔ دو کروڑ بیس لاکھ روپے mechanization کے لئے مل رہے ہیں ۔ اور ایک کروڑ روپے کے قریب بورنگ کے سلسلے میں مل رہے ہیں اور یہاں پر انہوں نے یہ فرما دیا ہے کہ کچھ انتظام نہیں ہے اور یہ کہ اتنا روپیہ کہاں سے آئیگا ۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک

پرائیویٹ سیکٹر کا تعلق ہے اسمیں انہوں نے خود کوشش کی ہے اور کوشش کر کے انہوں نے چالیس ہزار کے قریب ٹیوب ویل نصب کر لئے ہیں اور جہاں پہلے تین چار ہزار ٹیوب ویل تھے اب وہاں خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے چالیس ہزار ٹیوب ویل ہیں اور اگر انہوں نے غور فرمایا ہو تو وزیر خزانہ نے از راہ نوازش اس منصوبے کے متعلق اپنے cash resources سے ایک کروڑ روپیہ دیا ہے تاکہ pipes حاصل کئے جا سکیں اور ان کی تکالیف کم ہو جاوے حالانکہ ان کے پاس بڑی کم رقم ہے لیکن pipes کے لئے پھر بھی ایک کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے کیونکہ ضرورت تو صرف pipes کی ہی ہوگی انجن موٹریں اور بجلی اور ڈیزل آئل تو یہاں پر موجود ہیں مقصد یہ ہے کہ ہمیں صرف pipes کی ضرورت ہوگی جس کے لئے انہوں نے اپنے cash resources سے ایک کروڑ روپے رکھے ہیں ۔ لہذا نہ کسی منصوبے کی ضرورت نہیں ہے نہ کسی قرضے کی ضرورت ہے اور نہ کسی کے سامنے دامن پھیلانے کی ضرورت ہے لہذا اس لحاظ سے ان کا یہ خیال بھی درست نہیں ہے ۔ بہر حال اصلی چیز تو یہ ہے اور انہوں نے بار بار یہ فرمایا ہے اور صنعت کو ترجیح دی جا رہی ہے ۔ انہوں نے ایک اخبار میں ایک مضمون بھی لکھا تھا اور میں نے نہایت ادب سے یہ جرأت کی تھی کہ ان کی توجہ اس طرف دلاؤں کہ صرف آٹھ فیصد صنعت کو مل رہا ہے اور پھر جناب والا آپ یہ ملاحظہ فرمائیں کہ آخر صنعت چیز کیا ہے ۔ اس میں پارچہ بافی ہوگی صنعت کیا ہے ۔ یہ کھاد کے لئے ہوگی اور pesticides کے لئے ہوگی تو کیا یہ سب زراعت کے متعلق نہیں ہیں ۔ کیا اسکے بغیر زراعت مل سکتی ہے ۔ کیا اسکے بغیر زراعت پنپ سکتی ہے ۔ میں جناب آپ سے اور اپنے دوست سے بھی یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ میرے دوست

تو اس معاملے میں بڑے اتحاد اور اتفاق کے حامی ہیں - وہ آخر کیوں سفائرت پیدا کر رہے ہیں - زراعت اور صنعت کی ضروریات ایک دوسرے سے ٹکراؤ نہیں کھاتی ہیں بلکہ زراعت اور صنعت بہم دگر لازم و ملزوم ہیں - آپ نے فرمایا ہے کہ یہ صنعت نواز پالیسی ہے - اگر آپ اس صنعت نواز پالیسی کو دیکھیں - تو اگر انہوں نے ۱۹۴۷ء کے بعد اپنے وقت میں کپڑے کے کارخانے لگائے تو اسکے لئے یہاں کپاس کی سولہ لاکھ گانٹھیں پیدا ہوا کرتی تھیں اور اب جبکہ کپڑے کے کارخانے زیادہ ہو گئے ہیں تو اسی لحاظ سے یہاں کپاس کی ساڑھے چھبیس لاکھ گانٹھیں پیدا ہوتی ہیں اور ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال کپاس کی پیداوار کو اٹھائیس لاکھ گانٹھوں تک پہنچا دیا جائے -

جناب والا - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ، میں آپ کو اپنا منتہائے نظر بتاتا ہوں - ہم نے گندم کے لئے چون لاکھ ٹن کا target مقرر کیا ہے ، چاول کے لئے چودہ لاکھ ٹن اور کپاس کے لئے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں اٹھائیس لاکھ گانٹھوں کے targets مقرر کئے ہیں اور ۱۹۷۰ء تک کے لئے ہم نے کیا ارادہ کیا ہے ، ذرا وہ بھی سن لیجئے - ۱۹۷۰ء تک ہم نے گندم کے لئے اپنا target ستر لاکھ ٹن ، چاول کے لئے بیس لاکھ ٹن کا target اور کپاس کے لئے پینتیس لاکھ گانٹھوں کا target مقرر کیا ہے - تو ہم نے یہ targets مقرر کئے ہیں جن کے لئے میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے ایک سو تیس اور ایک سو چالیس کروڑ کے درمیان خرچ کرنا ہے - دراصل یہ خرچ انتیس کروڑ نظر آتا ہے لیکن پچاس کروڑ روپے اس میں شامل ہونے چاہئیں اور subsidy کے متعلق خواجہ صاحب نے بھی فرمایا ہے اور دوسرے دوستوں نے بھی اس بات پر

بڑا زور دیا ہے ، خواجہ صاحب تو اس طرف اشارہ کرتے ہوئے چلے گئے ، کسی نے فرمایا کہ محکمہ زراعت کی فوج ظفر موج پیدا ہو رہی ہے اور اس پر پہلے چھ کروڑ روپے خرچ ہوتے تھے اور اب انتیس کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں ، وغیرہ وغیرہ ۔ تو یہ کس طرح خرچ ہوتے ہیں ، چونکہ بات سے بات چل نکلتی ہے ، اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ کے وقت میں یہ خرچ چھیالیس لاکھ تھا اور اب دس کروڑ تو جاتا ہے اس بات کے لئے کہ کھاد کے لئے subsidy دی جائے اور چار کروڑ روپے دیئے جاتے ہیں pesticides کے لئے اور دو اڑھائی کروڑ روپے مشینی زراعت وغیرہ پر اور بھی دیئے جاتے ہیں تو دو تین کروڑ روپے کا فرق ضرور پڑا ہے ۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے وقت میں کوئی فیلڈ ورکرز نہیں ہوا کرتے تھے ۔ آپ کے پاس افسر ہوا کرتے تھے ، کارکن نہیں ہوا کرتے تھے ۔ لیکن یہ شرف اسی حکومت کو سب سے پہلے حاصل ہوا کہ اس نے ہر زمیندار کے لئے فیلڈ اسسٹنٹ مہیا کیا اور یہ بتایا کہ یہی زمینداروں کی آنکھ ہیں ، کان ہیں ، وہ ان کی شکایات کو سنتے بھی ہیں اور ان کے مصائب کو دیکھتے بھی ہیں یعنی دونوں طرف ٹریفک چل رہی ہے ۔ آپ ان سے دریافت فرمائیں کہ ان کے وقت میں کوئی ایک زرعی کارکن بھی کہیں پر تھا ۔ نہیں تھا ۔ اور ہمارے پاس اس وقت تین ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ زرعی کارکن ہیں جو کہ دیہات میں پھرتے رہتے ہیں ۔ ان کے متعلق شکایات بھی کی جا سکتی ہیں کہ وہ اپنے کام سے بخوبی عہدہ برآ نہیں ہو رہے ہیں مگر یہ تو نہیں کہا جا سکے گا کہ وہ ہیں ہی نہیں ۔ اس کے علاوہ میں مختصراً آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں یہ سوال پیدا کیا جا رہا ہے کہ یہاں کوئی ترقی نہیں ہوئی ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ وہ کتابیں پڑھنے کے بڑے

ماہر ہیں ۔ وہ ہماری ہی کتابیں پڑھتے ہیں اور ان میں سے ہماری غلطیاں نکالتے رہتے ہیں ۔ میں ایک مثال عرض کرتا لیکن مجھے ڈر ہے کہ وہ کچھ سخت قسم کی ہے ۔ اس لئے عرض نہیں کروں گا کیونکہ احترام کا جذبہ بہر حال قائم رہنا چاہئے ۔

جناب والا ۔ میں ترقی کے بارے میں دو تین مثالیں عرض کروں گا ۔ میرے پاس یہ ایک کتاب ہے International Financial Statistics اس میں ۱۹۵۸ء میں تین ملکوں یعنی ایران ، ترکی اور پاکستان کی ترقی کا موازنہ کیا گیا تھا ۔ یہ جو پاکستان کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ یہاں پر اخراجات زندگی بڑھ رہے ہیں ، تو اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے اخراجات زندگی کا جائزہ لیا ہے کہ کس طرح بڑھے ہیں ، کتنے بڑھے ہیں ، کہاں بڑھے ہیں اور کیوں بڑھے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میں دو تین چیزیں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ سب سے پہلے میں ایران ، پاکستان اور ترکی کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ ۱۹۵۸ء کے مطابق ان کا انڈکس یہ تھا ۔

ایران ۹۸ ۔ پاکستان ۹۵ اور ترکی ۱۰۳ ۔ اور اب ایران کا ۱۲۱ ۔ پاکستان کا ۱۳۱ اور ترکی کا ۱۲۰ ۔ اس اندازہ سے آپ دیکھیں گے کہ پاکستان کا بفضل تعالیٰ تینوں ملکوں سے ترقی زیادہ ہے ۔ cost of living کے متعلق جو میں نے بتایا ہے وہ یہ ہے ۔ ۱۹۵۸ء میں اگر ۱۰۰ تھا تو ۱۹۶۰ء میں ۱۰۳ ہوا اور ۱۹۶۶ء میں ۱۲۸ ہو گیا ۔ اسی طرح دیگر ممالک کا ۱۹۵۸ء میں ۱۰۰ تھا تو ذیل کے نقشہ کے مطابق ترقی ہوئی ہے ۔

ایران کا ۱۰۰ تھا اب ۱۳۱ ہے ۔

ترکی کا ۱۰۰ تھا اب ۱۷۳ ہے ۔

یو ۔ اے ۔ آر کا ۱۰۰ تھا اب ۱۲۹ ہے ۔

یو - ایس - اے کا ۱۰۰ تھا اب ۱۱۳ ہے -

یو - کے کا ۱۰۰ تھا اب ۱۲۷ ہے -

جاپان کا ۱۰۰ تھا اب ۱۵۱ ہے -

فرانس کا ۱۰۰ تھا اب ۱۳۲ ہے -

جرمنی کا ۱۰۰ تھا اب ۱۲۲ ہے -

اس تقابل سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے ملک نے کتنی ترقی کی ہے اور cost of living کا اتنا اضافہ نہیں ہوا جو دنیا میں ہو رہا ہے - میں عرض کر چکا ہوں کہ ان کا یہ خیال کہ ہم اس پر عمل در آمد نہیں کر سکیں گے درست نہیں - میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس بات کا فیصلہ کر چکی ہے اور تہیہ کر چکی ہے کہ اس منصوبہ کو ضرور تکمیل تک پہنچایا جائے - اس کے متعلق میرے لیڈر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا ارشاد ہے کہ انہوں نے ہمیں نہایت واضح اور قطعی طور پر بتا دیا ہے کہ زرعی پیداوار کے اضافہ کو حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے - چاہئے تو یہ کہ اگر میرے دوست مایوسی اور بے اطمینانی کی ، بد گمانی کی اور انحطاط اور تنزلی کی باتوں کی بجائے اعتماد کی باتیں کریں تو ہماری حوصلہ افزائی ہوگی اور ہمیں خوشی ہوگی -

خواجہ محمد صفدر - خوشی تو اس وقت ہوگی جب آپ پورا کریں گے -

وزیر زراعت - آپ جو تنقید فرما رہے ہیں - بتائیں کہ اس میں کیا بات ہے -

خواجہ محمد صفدر - اس میں نقائص ہیں -

وزیر زراعت - اس میں انشاءاللہ کوئی نقائص نہیں ہیں - ہم نے

جو پہلے منصوبے بنائے ہیں جس طرح ان کو پورا کر کے دکھایا ہے اور اس کے targets حاصل کئے ہیں اللہ کے فضل سے ہم کامیاب ہوں گے ۔ اس معاملہ میں تو ہم سے تعاون کر لیجئے کوئی حرج ہی نہیں یہ تو مشترک معاملہ ہے اس میں تو ہمارے ساتھ ہو جائیں ۔

Will you follow Sir Winston Churchil or my request will be accepted ?

Khawaja Muhammad Safdar : Accepted.

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ اس موقع پر میں دو تین باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہیں کہ ہمارے قائد زرعی انقلاب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا ارشاد ہے کہ ہم تمام توانیاں اس طرف کر کے تمام قوتوں کو اس طرف کر کے اس بات کا تہیہ کرلیں کہ ہم ان targets کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور انشاءاللہ ہم ناکام نہیں ہوں گے ۔ لیکن ایک یہ چیز ہے کہ اس ہاؤس کو ہم پر اعتماد ہونا چاہئے کہ ہم ان targets کو practical طور پر کامیابی سے حاصل کر لیں گے ۔ اس لحاظ سے جتنی دلچسپی اور جتنی محنت سے اور گورنر صاحب ہماری رہنمائی اور نگرانی کر رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے ۔ سب سے زیادہ اہم بات جس کے متعلق انہوں نے ذکر کیا ہے وہ کاشتکار کی رہنمائی اور اس سے ہمدردی ہے ۔ حکومت اس کے لئے ہر وقت تیار ہے ۔ اگر حکومت ان کو سب چیزیں دے دے اور حکومت وہ وسائل مہیا کر دے جن سے زرعی انقلاب آ سکتا ہے یا زرعی پیداوار بڑھ سکتی ہے تو پھر آپ ہی بتائیں کہ پھر اگر کوئی کام نہ کرے تو کون قابل الزام ہوتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ گورنمنٹ ۔

وزیر زراعت ۔ پھر بھی گورنمنٹ ۔ آپ نے اچھا مطالعہ کیا ہے ۔ بات

یہ تھی کہ میری کاشتکار برادری (میرے بھائی مجھ سے متفق ہوں گے) اللہ کے فضل سے اس بات کا تہیہ کر چکے ہیں کہ وہ اسے پورا کر کے رہیں گے۔ اب جناب والا ۔ دیکھنا یہ ہے کہ کاشتکار ہوتا کون ہے۔ کاشتکار وہی ہوتا ہے جو جنگ کے وقت سپاہی ہوتا ہے اور امن کے وقت وہی کاشتکار ۔ یہ ہے ہماری تفصیل ۔

جناب والا ۔ اس کے ساتھ ہی مجھے بڑا افسوس ہوا جب خواجہ صاحب نے زمین کی تقسیم کا ذکر فرمایا ۔ جناب زمین تو ان کو بھی ملنی چاہئے ۔ ہم کو بچایا کس نے تھا ۔ آپ نے بچایا تھا یا میں نے۔ ہمیں تو فوجوں نے بچایا تھا اگر ان کو ایک لاکھ ایکڑ زمین مل گئی تو آپ کون ہیں اعتراض کرنے والے ۔ انہوں نے خون دے کر اس ملک کو بچایا ہے۔ میں تو کہتا تھا کہ آپ یہ تقاضا کریں گے کہ وہ اس کے مستحق تھے کہ ان کو زیادہ زمین ملنی چاہئے تھی ۔ میں حیران ہوں کہ آپ کی فوج نے جس قسم کا قابل کارنامہ کیا ہے آپ نے اس پر نکتہ چینی کی ہے کہ ان کو زمین کیوں دی گئی ہے ۔ جناب ان کا حق تھا ۔ انہیں زمین ملنی چاہئے تھی انہوں نے حفاظت کی ہے ، سرحدوں کی ، فضاؤں کی اور سمندروں کی ۔ ہمیں کوئی شرم نہیں ۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان کا حق ادا نہیں کیا ۔ ان کو زیادہ دینا چاہئے اور ہم زیادہ نہیں دے سکے ۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ اعتراض بھی کسی طرح قابل پذیرائی نہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں جلدی سے اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ صرف ۵ منٹ باقی رہ گئے ہیں ۔ خواجہ صاحب کی اور میری اعداد و شمار کی جنگ تو چلتی آئی ہے ۔ کبھی اخبار کے ذریعہ اور کبھی ایوان کے ذریعہ کبھی اشتہار کے ذریعہ اس میں

خوشی کی بات یہ ہے کہ جو ہم نے منصوبہ بنایا ہے اس کے متعلق پر امید ہیں اور ہم بڑی عاجزی سے انکساری سے مگر بڑی خود اعتمادی کے ساتھ آئندہ سال اس کی طرف گامزن ہو رہے ہیں اور کاشتکار بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ تمام توانائیاں اس کی طرف لگا دیں تاکہ خواجہ صاحب کو اعتراض کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ کاشتکار برادری نے اچھا کام نہیں کیا۔

خواجہ محمد صفدر - گورنمنٹ نے اچھا کام نہیں کیا۔

وزیر زراعت - یہ تو کاشتکاروں کا کام ہے۔ ہم نے وسائل مہیا کرنے میں راہنمائی مہیا کرنی ہے پیسہ دینا ہے۔ ہم نے یہ سب کچھ کرنا ہے باقی ان کا کام ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ کو کبھی ایسا issue نہیں بنانا چاہئے۔ قائد حزب اختلاف نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نے فوڈ اور ایگریکلچر کے متعلق سوچنا ہے تو سچی بات یہ تھی کہ میں اس سے بڑا مطمئن تھا اور مجھے خوشی تھی۔ وجہ یہ نہیں تھی کہ ''سو پشت سے پیشۂ آبا، ہے زراعت''۔ میں اس لئے خوش نہیں ہوا تھا کہ زراعت ہماری معیشت کی اساس ہے یا کاشتکار اس کی بنیاد ہے۔ اس لئے بھی خوش نہیں ہوا تھا کہ زراعت کو اولیت دی گئی ہے بلکہ مجھے خوشی اس بات کی تھی کہ قائد حزب اختلاف سے آج نہایت موثر قابل عمل اور مفید مشورے مجھے ملیں گے۔ اب میں ان کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں کہ انہوں نے مجھے کہاں چھوڑا ہے۔ اگر وہ فرماتے کہ انہوں نے علم و حکمت اور عرفان کے موتیوں سے میری جھولی بھر دی ہے تو میں ان سے بحث نہ کرتا کیونکہ پارلیمانی طریقوں کے مطابق اس قسم کی تقریر کے لئے میرا تجربہ بڑا محدود ہے اور میں اس سوال کو ان پر ہی چھوڑتا ہوں۔ البتہ اس طرف سے اکثر اوقات مجھے نہایت مفید

مشورے ملے ہیں اور آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہر مرحلہ پر میری رہنمائی کی ہے اور ہر طریقہ پر میری دستگیری کی ہے اور میں اپنے دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اس وقت ہمارا امتحان ہے ، پاکستان کا امتحان ہے ۔ آئیے چاہے حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں یا حزب آزاد سے تعلق رکھتے ہوں یا حزب اقتدار سے تعلق رکھتے ہوں آپ کا فرض ہے کہ اس اہم معاملہ میں ہماری رہنمائی کریں اور مل کر اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کریں تاکہ ستمبر یا اکتوبر میں جب اجلاس ہو اور اکٹھے ہوں تو ہم حزب اختلاف سے کہہ سکیں کہ ہم نے اپنا مقصد achieve کر لیا ہے اور target حاصل کر لیا ہے ۔ اب آپ دعا فرمائیں مشورہ تو آپ دیتے نہیں کم از کم دعا میں ہی یاد فرما لیا کریں یا حاجی صاحب کی معرفت دعا کرا لیا کریں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے چند گذارشات پیش کرنے کی اجازت دی ہے ۔ وقت چونکہ کم تھا اس لئے میں ساری باتوں کا جواب نہیں دے سکا ۔

Mr. Speaker : I will now put the question. The question is—

That the West Pakistan Finance Bill, 1967 be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet tomorrow at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 2.00 p.m.) till 8.00 a.m. on Friday, the 30th June, 1967.

APPENDIX I

(*Ref*: Starred Question No. 4120)

LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT

Boards

The 8th March 1948

No. 1102-L.G. - 48/9302.—In pursuance of the provisions of section 31 (6) of the Punjab District Boards Act, 1883 it is notified that the District Board of LYALLPUR has, with the sanction of the Governor of the West Punjab, imposed the tax described below, within the area subject to its authority. The tax shall come into force on the 13th June, 1948, from which date the taxes notified with Punjab Government notification No. 9348, dated 18th March, 1935, as subsequently amended by notifications Nos. 3997-LG-39/28449, dated the 4th September, 1939, and 1458-LG-42/20864, dated the 2nd April, 1942, shall be deemed to have been cancelled—

DESCRIPTION OF THE TAX

A tax at the rates given in the schedule below, on every person carrying on a trade profession, calling or employment in the area subject to the authority of the Board provided that no tax shall be leviable from any person who is mainly dependent on agrieulture for livelihood, or is a widow or whose annual income is not more than Rs. 300.00 per annum or from Co-operative Societies—

SCHEDULE

Rate of tax payable per annum on the basis of income of the persons following specified trades, etc.

Trades, profession, calling or employment of	Exceeding Rs. 300 but not exceeding Rs. 400.	Exceeding Rs. 400 but not exceeding Rs. 500.	Exceeding Rs. 500 but not exceeding Rs. 600.	Exceeding Rs. 600 but not exceeding Rs. 800.	Exceeding Rs. 800 but not exceeding Rs. 1,000.	Exceeding Rs. 1,000 but not exceeding Rs. 1,300.	Exceeding Rs. 1,300 but not exceeding Rs. 1,500.	Exceeding Rs. 1,500 but not exceeding Rs. 2,000.	Exceeding Rs. 2,000 but not exceeding Rs. 3,000.	Exceeding Rs. 3,000 but not exceeding Rs. 4,000.	Exceeding Rs. 4,000.

	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
Money-lender, contractor, pleader, grain dealer, saraf, cotton seed dealer, vegetable ghee seller, petrol agent, cloth merchant, commission agent of grain and corn and the superior servant of a private company or firm. Owner of a cotton woollen, leather or metal factory, brick kiln or printing press.											
Vaid, hakim, pansari, seller or commission agent of gur, sugar or ghee, dealer in medicines or drugs, liquor, opium, bhang or charas shop-keeper, dealer in building, stores, goldsmith, halvai (Sweetmeet maker or seller), hide merchant, bone merchant or dealer in cattle or horses. Owner of motor vehicle plying for hire or of a flour mill.											
Butcher, timber dealer in lime, metal-ware maker or seller, general merchant, merchant, petition-writer, insurance gramaphone or harmonium seller, photographer, cycle agent, dealer or iron merchant. Carpenter, mason, cycle repairer, manufacturer of or dealer in ice or aerated water dealer in old and second hand articles, teli, milk or curd seller of betel leaves, cigarettes or tobacco, motor driver, stamp vendor, book seller, tanner, boot and shoe (other than country maker), fodder commission agent, dealer in wood other than timber, sewing machine agent or cloth hawker.	3	6	9	12	15	20	25	30	35	45	50
Tailor, black-smith, country shoe maker, fisher, hawker other than cloth hawker, weaver, dyer, washerman, barber, potter, glass bangle dealer, painter, dealer, painter, dealer in chicks or chairs, sewing machine repairer, person plying camels, donkey mules, ponies, carriage or thella for hire, coolie, soap manufacturer, cotton cleaner, sheep and goat merchant, khawancha seller, ferrier, water-carrier, bharphunja, private or menial servant of a private company, or firm, Government and local body employees, any other trade profession, calling or employment not specified above.											

No. 1102-Lg-18/9303, dated Lahore, the 8th March 1948

A copy is forwarded to the Commissioner, Multan Division, for information, with reference to his Memo No. 1010/LV-45, dated the 2nd February 1948.

No. 1102-LG-48/9303

A copy is forwarded to the Deputy Commissioner, Lyallpur, for information and necessary action, with reference to his endorsement No. 35-G, dated the 17th January, 1948, addressed to the Commissioner, Multan Division.

By order

ABDUS SAMAD

Deputy Secretary to Government
West Punjab, Medical and Local Government
Departments.

APPENDIX II

(*Ref*: Starred Question No. 6207)

Class Municipalities —

1. Peshawar.
2. Quetta.
3. Sukkur.
4. Karachi (Municipal Corporation).
5. Multan.
6. Lahore (Municipal Corporation).
7. Gujranwala.
8. Sialkot.
9. Rawalpindi.
10. Murree.
11. Sargodha.
12. Lyallpur.
13. Hyderabad.

2nd Class Municipalities —

1. D. I. Khan.
2. Bannu.
3. Bahawalpur.
4. Ahmedpur East.
5. Bahawalnagar.
6. Haroonabad.
7. Chishtian.
8. Rahimyar Khan.
9. Khanpur.
10. Nowshehra.
11. Charsadda.
12. Kohat.

13. Mardan.
14. Sawabi.
15. Khairpur.
16. Larkana.
17. Shahdadkot.
18. Kambar.
19. Jacobabad.
20. Shikarpur.
21. Rohri.
22. Nawab Shah.
23. Shujabad.
24. Kehror Pucca.
25. Burewala.
26. Khanewal.
27. Mianchannu.
28. Vehari.
29. Sahiwal.
30. Okara.
31. Chichawatni.
32. Arifwala.
33. Pak Pattan.
34. Muzaffargarh.
35. Leiah.
36. D. G. Khan.
37. Kasur.
38. Pattoki.
39. Kamoki.
40. Hafizabad.
41. Wazirabad.
42. Daska.

43. Narowal.
44. She khupura.
45. Nankana Sahib.
46. Gujar Khan.
47. Gujrat.
48. Jalalpur Jattan.
49. Lala Musa.
50. Mandi Bahauddin.
51. Campbellpur.
52. Jhelum.
53. Chakwal.
54. Bhera.
55. Khushab.
56. Mianwali.
57. Jaranwala.
58. Go ra.
59. Kamalia.
60. Toba Tek Singh.
61. Tandlianwala.
62. Jhang.
63. Chiniot.
64. Tando Allahyar.
65. Tando Muhammad Khan.
66. Mirpur Khas.
67. Dadu.
68. Kotri.
69. Thatta.
70. Shahdadpur.
71. Tando Adam.

APPENDIX III

(*Ref*: Starred Question No. 6219)

CATEGORY 'D' 1000 Sq. Yds.

Allotment of Plots in Gulshan-e-Iqbal Scheme No. 24 to Individuals out of 10% Governing Body's Discretionary Quota.

Sr. No.	Name	Father Name	Address
1.	Mr. Abdul Rahman Habib.		C/o Arag Ltd., Adamjee Chamber, McLeod Road, Karachi.
2.	Sahibzadi Mahtaj	W/o Akhtar Ali Khan.	543, Dilawar Manzil, Gul Mohar Street, New Town, Karachi.
3.	Dr. Murtaza	Syed Mohd. Sharif	Civil Surgeon, Larkana.
4.	A.F.S. Salahuddin	Syed Abdul Razzak	105-E Satellite Town, Rawalpindi.
5.	Sq. Ldr. Mohd. Ashraf Bajwa.		C/o Pakistan Embassy in the USA Washington.
6.	A Ahmed		C/o Justice Qadeeruddin Ahmad, 5-Bath Island, Karachi-4.
7.	Mr. Hansotia (Retired S.P.)		F.D. 20 Jamshed Bagh Opp. Holy Family Hospital, Karachi.
8.	Parvez Ahmad Butt	Khadim Hussain Butt.	Chairman, K.M.C.
9.	Lt. Col. Sher Alam	Qaiser Khan	National Bank of Pakistan, Abbottabad.
10.	S. Imran Shah, C. S. P.	S. A. Sattar Shah	Political Agent, Gilgit.
11.	Mir Nawaz Khan Marwat.	Shadi Khan	1-New Standard Hotel above Taj Company Near Light House, Cinema Bunder Road, Karachi.
12.	Mohd. Alam	Mohd Kamil	Kragree House, K.D.A. Scheme No. A-1, Karachi.
13.	Anwar Hussain	K. B. Fazal Hussain	40-41, 42nd Street, Block 6, P.E.C.H.S., Karachi.
14.	Asmet Ibadullah	W/o Asmat Ibadullah.	147-F, Block II, Alflah Road, P.E.C.H.S., Karachi.

Sr. No.	Name	Father Name	Address
15.	Saeed Mohd. Durrani.	Khan Abdul Kareem Khan Durrani.	92, Rohail Khand Housing Society, Karachi-5.
16.	Abdul Asar Hafeez Jullundhri.	Hafiz Shamsuddin	C/o Mr. Shafi 48/K/2 P.E.C.H.S. Near Masjid Tayba, Karachi.
17.	Abdul Haque Khoso	Haji Abdul Ghaffar Khan Khoso.	51-D, Block 6 P.E.C.H. S., Karachi-29.
18.	Arbab Mohd. Ali	Arbab Karam Khan	Arbab Karam Khan Road, Quetta.
19.	S. Rahmat Ali Shah	K.B. Syed Sikandar Shah.	Additional Director, Excise and Taxation,
20.	Ahad Jan Agha	A. G. Agha	City and Additional District Magistrate, Karachi.
21.	Muzaffar Ahmad	Major A. A. Nizami	Additional Director Industries Department, Randal Road, Karachi.
22.	S. Zafarul Islam, T.Q.A., P.F.S.	M. A. Jalil	Ministry of Foreign Affairs, Islamabad.
23.	S.M. Huda		South/East Asia Treaty Organization Secretariat General P.O. Box-517, Bangkok.
24.	Najma Khan	Ijaz Ahmad Khan	C/o Izaz Ahmed Khan, Superintendent, 02M Deptt: Burmah Shell, Karachi.
25.	Anwar Gilani Syed, P.S.P.	Syed Said Ali Shah	Addl. Superintendent Police, Hyderabad.
26.	Hadi Raza Ali	Syed Hamza Ali	239-1, Staff Lines, Karachi.
27.	Mr. Ahmed Habib		
28.	Mr. Saied Alam		
29.	Mrs. Imdadul Haq		
30.	Mr. Ejaz Ahmed		Files are under submission, hence required particulars cannot be quoted presently.
31.	Mr. Husain Imman		
32.	Mr. M. S. Farrukh (I.T.)		
33.	Mst. Habiba Hassan		

APPENDIX 'A'

Scheme No. 24 (Gulshan-E-Iqbal)

Category 'E' 1500 Sq. Yds.

Sr. No.	Name of the allottee with father name		Address
1.	Mr. Syed Zafar Ahmad s/o Abdul Jalil	...	27-A, Mohd Ali Housing Society, Karachi.
2.	Mr. Mohd Afzal s/o M.J.K. Piracha	...	538/13, Garden East, Karachi.
3.	Mr. Justice Feroz Nana s/o K.B. Nana Ghulam Ali	...	Judge, High Court of West Pakistan.
4.	Major Mir Badshah Khan Mahsud s/o K.B. Haji Mehr Dil Khan	...	Tribal Textile Mills Ltd., D.I.Khan.
5.	Khan Ghulam Mohiuddin Khan s/o Khan Hussain Yar Khan	...	2/139/F, P.E.C.H.S., Karachi.
6.	Mr. S.M. Nasiruddin	...	Mangrol House, 262, R.A. Lane, Ingle Avenue, Karachi.
7.	Mr.Pir Aftab Hussain Shah s/o Ghulam Rasool Shah	...	C/o Mehran Sugar Mill, Nadir House, Mcleod Road, Karachi.
8.	Mr. Abdul Majeed s/o M.A. Aziz	...	Director's House, Civil Service Academy, Upper Mall.
9&10.	H.H. Shah Dulhan Aftab Jahan	...	C/o Col. S.A. Alim Khan, Wah Cement Factory, Wah.
11.	Mrs. Rehana Bashir w/o Mian Bashir Ahmad	...	C/o Managing Director Khairpur Textile Mills, Khairpur.
12.	Mst : Ayesha Muslehuddin w/o S. Muslehuddin	...	11-New Clifton, Karachi-6.
13.	Mr. Abdul Ghani Haji Habib	...	11/4, Punjab House, Garden East, Karachi.
14.	Major Mohd Afzal s/o Mohd Ghazi Khan	...	P.O. Box 20, Quetta.
15.	Mr. Shahnaz Begum d/o Syyed A. Salam Shah	...	7/8, Darul Aman, Coop. Housing Society, Karachi.
16.	Mr. Humayun Fareed s/o Q.M. Fareed	...	C/o Consolidated Agencies, Adjacent Radio Pakistan, Bunder Road, Karachi.

Sr. No.	Name of the allottee with father name		Address
17.	Mr. Mumtaz Hasan	...	Director, N.B. Pakistan 26, McNeil Road, Karachi.
18.	Mr. Ghulam Mohd Malik s/o L. Ruchiram.	...	13, Sunny side Road. Karachi.
19.	M. Ikhtiarul Mulk	...	Director General of Statistics.
20.	Mr. Khan Abdul Rehan Khan	...	Ambassador of Pakistan in West Germany.

SCHEME No. 24

Category 'C' 600 Yd.

Sr. No.	Name of the Allottee with father name		Address
1.	Mr. Mohammad Naeem s/o Dr. A.M. Khan.	...	C/o Dr. Amir Mohd. Khan, Secy. Ministry of Health, Govt. of Pakistan, Lahore.
2.	Mr. Suleman s/o Imam Din	...	House No. K-38, New Town Motomal Garden, Karachi-5.
3.	Mr. Riaz Hussain s/o Alraf Hussain.	...	1-K-48 Comm. Area, Nazimabad, Karachi.
4.	Mr. Ghulam Hussain Kathak s/o Tassaduq Hussain.	...	476/Z-5, Kifayat Manzil, Bahaduryar, Jang Housing Society, Bahadurabad, Karachi.
5.	Mr. Saifur Rehman s/o M. S. Mirza.	...	29-Khalil Yasin Bldg., Karriot Road, Karachi.
6.	Mr. Haroon Rashid Tai s/o Habib Tai.	...	C/o Bawany Violin Textile Mills, S.I.T.E. Manghopir Road, Karachi.
7.	Mr. M. A. Shamsi s/o Late Syed Azmat Ali.	...	Supdt. Finance Minister Office Pak. Sectt. No. II, Rawalpindi.
8.	Mr. Syed Iqbal Hussain s/o Syed Khurshid Ali.	...	Labour Welfare Officer, K.M.C., Karachi.
9.	Mr. Anwar Behzad	...	Qr. No. 9 Janghir Road, Karachi.
10.	Mr. M. K. Salimullah	...	Flight Lieutenant, Pak. Air Force, Drigh Road, Karachi.
11.	Mst. Sarwari Begum d/o Mohd. Sharif.	...	C/o Khurshid Ahmad 48/K/2 P.E.C.H.S., Karachi.
12.	Alhaj Azizul Hassan s/o Alhaj Aejaz Hasan Nadvi.	...	Lakhi Gate, Shikarpur.
13.	Mr. Habib Ahmad s/o Sharif Ahmad.	...	448, P.I.B. Colony, Karachi.
14.	Mr. Abdul Jabbar Khan s/o Mian Sadat Mohd Khan.	...	543, Dilawar Manzil, Gul Mehr Street, New Town, Karachi.
15.	Mr. Mohammad Masud Khan s/o Mohd Zahoor Khan.	...	Central Telephone Exchange, Wood St. Karachi.
16.	Mr. Hafiz Azizul Rehman s/o Haji Noor Mohd.	...	Malik Manzil, Mama Road, Karachi.

Sr. No.	Name of the allottee with father name		Address
17.	Mr. Akhtar Hasan Khan s/o Hasan Mohd. Khan, T.Pk.	...	C/o Inamullah Khan, 40-Gulberg V, Lahore.
18.	Mr. Syed Zahir Ahsan s/o. Late Mohammad Ahsan.	...	1048, P.I.B. Colony, Karachi.
19.	Hakim Kazi Khalilur Rehman s/o Abdul Wahab.	...	House No. 13/122, Road No. 5, Maqboolabad, Karachi.
20.	Mr. Syed Mahjabeen Hussain Naqvi.	...	79-Himayun Colony, Waheedabad, Golimar, Karachi.
21.	Mr. Shah Zaman Khan s/o Abbas Khan.	...	Frontier Hotel, Frere Street, Karachi.
22.	Mr. Salim Khan s/o Abdullah Khan	...	2/155-L, P.E.C.H.S. Karachi.
23.	M. Mohammad Ayub		Files are under submission, hence required particulars cannot be quoted presently.
24.	Mst. Anwar Jehan		
25.	Mr. Syed Ehtaram Ali		
26.	Mr. Muzaffar Ahmad		
27.	Mr. Basharat Ahmed Khan (Sittara-e-Shujjat)		

APPENDIX 'B'

List of members of the Karachi Union of Journalists recommended for allotment of plots in the first phase

S.No.	Name		Unit	Marital Status	Salary per month
1	Mr. Ahmad Ali Khan	...	Dawn	Married	Over Rs. 1000
2	Mr. Mehdi Jaffar	...	,,	,,	Do.
3	Mr. M. J. Zahidi	...	,,	,,	Do.
4	Mr. Zainuddin Ahmed Siddiqi	...	,,	,,	Less than Rs. 600
5	Mr. Ahsan Yahya	...	,,	,,	Do.
6	Mr. Shujaatullah Siddiqi	...	,,	,,	Do.
7	Mr. Hasan Ali Bozai	...	,,	,,	Do.
8	Mr. Ali Kabir	...	,,	,,	Do.
9	Mr. Mohd. Mazammel Haq	...	,,	,,	Do.
10	Mr. Noor Mohd. J. Memon	...	Dawn Guj	,,	Over Rs. 600
11	Mr. Shaffi Mansoori	...	,,	,,	Less than Rs. 600
12	Mr. Haider Ali Jivani	...	,,	,,	Do.
13	Mr. Habit G. Lakhani	...	,,	,,	
14	Mr. Muzaffar Ali	...	Morning News	,,	

15	Mr. Mohd. Mian Qureshi	...	,,	,,	
16	Mr. M. H. Longman	...	,,	,,	
17	Mr. S. R. Ghauri	...	,,	,,	Over Rs. 600
18	Mr. Shahid Kamal Pasha	...	,,	,,	Do.
19	Mr. Mohd. Ali Siddiqi	...	Now Dawn	,,	Do.
20	Mr. Ziaddin Ahmed	...	,,	,,	Less than Rs. 600
21	Mr. Abdul Quddoos	...	,,	,,	Do.
22	Mr. Farhat Hussain	...	Taskin Anjam	,,	Over Rs. 600
23	Mr. Ibrahim Jalees	...	Now Jang	,,	Over Rs. 1000
24	Mr. S. M. Naqi	...	,,	,,	Less than Rs. 600
25	Mr. Asar Arifi	...	,,	,,	Do.
26	Mr. Shabir Haider Paiker	...	,,	,,	Do.
27	Mr. Abdul Rauf Urroj	...	,,	,,	Do.
28	Mr. Abdul Sattar Mallick	...	Now Leader	,,	Do.
29	Mr. Inamul Wali Khan Durani	...	Jang	,,	Over Rs. 600
30	Mr. Zafar Rizvi	...	,,	,,	Less than Rs. 600
31	Mr. Afzal Siddiqi	...	,,	,,	Over Rs. 600
32	Mr. Mohd. Daud Subbani	...	Now PPA	,,	Do.

S. No.	Name		Unit	Marital status	Salary per month
33	Mr. Hafiz Mohd. Islam	...	Now PPA	Married	Less than Rs. 600
34	Mr. Mahmood Ahmed Madni	...	,,	,,	Do.
35	Mr. Timsal Ahmed Askari	...	,,	,,	Do.
36	Mr. A. Bakar Khalil	...	APP	,,	Over Rs. 600
37	Mr. Iqbal A. Qazi	...	,,	,,	Less than Rs. 600
38	Mr. Muhammad Rafique	...	,,	,,	Do.
39	Mr. Mohammad Iqbal Qureshi	...	,,	,,	Do.
40	Mr. Mohd Ibrahim Khan	...	,,	,,	Do.
41	Mr. M. M. Iqbal Ali Khan	...	,,	,,	Do.
42	Mr. Sultan Ahmed	...	Leader	,,	Over Rs. 1000
43	Mr. Ashab Hussain Naqvi	...	,,	,,	Over Rs. 600
44	Mr. Asghar Rizvi	...	Leader (now Down)	,,	Less than Rs. 600
45	Mr. Mohd Nasim	...	,, (now Anjam)	,,	Do.
46	Mr. A. R. Mumtaz	...	Hurriyet	,,	Do.
47	Mr. Mahmood Farooqi	...	,,	,,	Do.
48	Mr. Ghulam Rasul	...	Millet	,,	

49	Mr. Zainul Abdeen	...	,,	,,	Over Rs. 600
50	Mr. Nizamuddin	...	,,	,,	
51	Mr. Mohammad Adeed	...	,,	,,	
52	Mr. Salahuddin Aslam	...	Pakistan Times	,,	Over Rs. 600
53	Mr. Fazal Qureshi	...	News Week	,,	
54	Mr. Ghulam Ahmed Nanji	...	Time, Life	,,	Over Rs. 600
55	Mr. A. A. Jamil	...	Commercial Time	,,	
56	Mr. Syed Mustafa Haider	...	Negro Press	,,	Over Rs. 600
57	Mr. Nasir Brohi	...	Financial Times	,,	Less than Rs. 600
58	Mr. Mohammad Aslam	...	Daily News	,,	
59	Mr. Abdul Karim	...	Vatan	,,	
60	Mr. Ghulam Ahmed	...	Business Recorder	,,	Over Rs. 600
61	Mr. Mukhtan Hasan Makhmoor	...	Jang	,,	
62	Mr. Mohd. Tayyab Bukhari	...	Business Recorder	,,	
63	Mr. Khurshid Aslam Siddiqi	...	Nauroze	,,	

(ARSHAD SHAMI)
General Secretary, K.U.J.

List of members of the Karachi Union of Journalists who are not married but have big families to support such as mother, sister, brothers and other relatives.

S. No.	Name	Unit	Basic salary per month
64	Mr. Owman Haider ...	Dawn	Over Rs. 600
65	Mr. M. A. Majid ...	,,	Do.
66	Mr. Abdul Majid Khan ...	,,	Less than Rs. 600
67	Mr. H. A. Hamid ...	,,	Do.
68	Mr. Hamdan Amjad Ali ...	,,	Do.
69	Mr. Gurdas P. Wadhwani ...	Morning News	Do.
70	Mr. Mohd. Shamim ...	,,	Do.
71	Mr. Mohd. Akhtar Alam ...	Anjam (now Jang)	Over Rs. 600
72	Mr. Nizam Siddiqi ...	Anjam (now Hurriat)	Less than Rs. 600
73	Mr. Shareef Kamal ...	...	...
74	Mr. Usmani ...	Anjam	Less than Rs. 600
75	Mr. Saiyed Safiuddin ...	,,	Do.
76	Mr. Shafi Aqeel ...	Jang	Over Rs. 600
77	Mr. Hamid Saeedy ...	,,	Less than Rs. 600
78	Mr. Mohd. Shamsuhuz Zaman	,,	Do.
79	Mr. Nisar Ahmad ...	,,	Do.
80	Mr. Shaukat Kamal ...	APP	Do.
81	Mr. Saifuddin Channah ...	,,	Do.
82	Mr. Roy Sims ...	Leader	Do.
83	Mr. Ghazi Salahuddin ...	Leader (now Dawn)	Over Rs. 600

S. No.	Name	Unit	Basic salary per month
84	Mr. Jawaid Bokhari ...	PPA	Less than Rs. 600
85	Mr. Mian Ghulam Haider ...	,,	Do.
86	Mr. Hamid Akhtar Israili ...	,,	Do.
87	Mr. Raza Ali Abidi ...	Hurriat (now Anjam)	Over Rs. 600
88	Mr. Mohiuddin Ali Khan ...	Illustrated Weekly	Do.
89	Mr. Syed Iqbal Hasan ...	Nauroze	Less than Rs. 600
90	Mr. Mohd. Fazal ...	Daily News	Do.
91	Mr. Abdur Rehman ...	,,	Do.
92	Mr. Moosa ...	Millet	Do.

APPENDIX 'C'

Statement of Plots allotted out of G.B.s, discretionary quota.

Type of plots	*Name of allottees*
(*a*) 1500 *Sq. yds.* No. of plots four *i. e.*, E/35 to E/38	1. Lt. Gen. Hameed Khan.
	2. Mr. Ahmed Nawaz Shah Gardezi.
	3. Mr. Nizamuddin Hyder.
	4. Mr. Sirdar Mohd. Ishaque Khan.
(*b*) 1000 *Sq. yds.* No. of plots 11 *i.e.*, D/33 & 34 to D/38/4 and D/41/4 to D/45/4	1. Mr. Masroorul Haq.
	2. Mrs. Begum Itrat Hussain Zuberi.
	3. Mr. Khalid Mahmood, C.S.P.
	4. Mr. Akhlaque Hussain, C.S.P., Additional Secretary, Finance Deptt. Government of West Pakistan.
	5. Dr. Ami Hasan Siddiqui.
	6. Mr. M.I.K. Khalil, Deputy Commissioner, Jhelum.
	7. Mr. Hussain Nasir.
	8. Mr. Saeed Ahmed Qazi.
	9. Mrs. Ashraf Abbasi.
	10. Mr. A.S. Kausar.
(*c*) 600 *Sq. yds.* No. of plots 8 *i.e.* 10 to 15 and 24 & 25 Block No. 4	1. Mr. Khalilur Rehman Khan.
	2. Mr. Taufiq Yaqub, Station Master, Karachi.
	3. Dr. Mohd Nasim.
	4. Mr. Altaf Hussain Randhawa.
	5. Major Nawab Ali.
	6. Mr. Nooruddin Khan, Chairman, Keamari Union Committee.
	7. Mr. Safdar Shah, Bar-at-Law.

(*d*) 400 *Sqr. yds.* No, of plots 10 *i.e.* 1 to 10 Block No II.	1.	Mst. Jamal Fatima.
	2.	Mr. Mumtaz Mohd Beg.
	3.	Mr. Mohd Nasim Khan.
	4.	Mr. Hamimuddin, Asst. Director Intelligence, Quetta.
	5.	Mrs. Idris Ahmed.
	6.	Syed Farhat Sultana c/o Mr. Shafique Barelvi.
	7.	Dr. Najmi.
	8.	Hakim Mashooq Ali.
	9.	Mr. M.A. Bari.
	10.	Mr. A.K.M. Saeed.

KARACHI UNION OF JOURNALISTS

List of Members of the K.U.J., who are recommended for plots of 1000 sq. yds. in the first phase of allotment of land to the K.U.J. members in Gulshan Scheme by the K.D.A.

90. Mr. Safdar Barlas.
91. Mr. Latif Jafri.
92. Mr. K.M. Zubair.
93. Mr. Rafiquddin Ahmed.
94. N.A. Tony Nasoranhas.
95. Mohammad Amanullah Hussain.
96. Mr. Ali Manzar.
97. Syed Irshad Haider Zaidi.
98. Mr. Minhaj Barna.
99. Mr. Nayyar Alvi.

Addition in Category 'D' 1000 Sq. yds.

34. Mr. Mustafa Akbar.
35. Mr. Suleman Mohd Karodia.
36. Mr. Naseebullah Khan.
37. Shahid K. Haq.
38. Mr. Yar Mohd S.P. (Special Police).
39. Mr. Naeemuddin (Anti-Corruption Judge).
40. Dr. Javed Hashmi.
41. Wing Commander S.A. Usmani.
42. Mr. S.A. Saijood.
43. Mr. Sami Mohd Khan.
44. Mr. Idnan Ahmed Ali.
45. Mr. Jamil Haider Shah.
46. Mr. M.A. Hamid.
47. Mr. M.A. Waheed.
48. Mr. Qamar-ul-Islam, CSP.
49. Mr. Waris Ali Shah.
50. Ch. Imdad Ali.
51. Miss Shaheena Ahmed.
52. Miss Kaiser Jehan.
53. Mr. Noor Elahi (Chairman Income Tax Tribunal).
54. Mr. Froog Nissar.
55. Mr. Gias Mohd (Attorney General).
56. Mr. Gurdani Mugal.
57. Miss Naheed Jaffri.
58. Commander A.D. Qureshi.
59. M.R.R Noor, Pakistan High Commissioner, Kenya.

60. Miss K.M. Hasan.

Addition in Category 'E' 1500 Sq. yds.

21. Mr. G.R. Khan.
22. Mr. Khoja.
23. Mr. IA. I.mtiazi, CSP.
24. Mr. Anwar, Afridi PSP.
25. Mr. Abdul Qadir.
26. Mr. Haroon-ur-Rashid.
27. Mr. Akhtar Hussain.
28. Dr. Wajib Ali.
29. Mr. Abdul Salam Khan.
30. Shakairullah Durrani.
31. Mr. Mohd Ahmed, CSP.
32. Mr. G.R. Khan.
33. Mr. Bisharat Rasul, D.C. Nawab Shah.
34. Mr. Swaleh Mohd Khan.

Addition in Category 'C' 600 Sq. yds.

28. Mr. Saeed-ud-Din.
29. Mr. Rafique Gaznavi.
30. Dr. Tehsinur Rehman (Spencer Eye Hospital).
31. Mr. Shamsul Haq Memon.
32. Mst. Haneefa Khatoon.
33. Mr. Ziaur Rehman.
34. Haji Raza Ali.
35. Mr. Abdul Wadoor.
36. Sahibzada Abdul Ghafoor of Botanshrief.
37. Mr. Mohd Zarar Khan of Summerkund.
38. Mir Nawaz Khan of Merwat,
39. Mr. S. Ehteram Ali.
40. Mr. Moizuddin.
41. Cap. Khalid Ahmed.
42. Mr. Hameed Farooqi.
43. Major Waris Ali Shah.
44. Mr. Rajab Ali Chowala.

APPENDIX IV

(*Ref*: Starred Question No. 6703)

ROADS CONSTRUCTED OUT OF RURAL WORKS PROGRAMME FUNDS IN HAZARA DISTRICT DURING 1965-66/1966-67 (OUT OF RWP FUNDS OF 1965-66)

1. Kacha Link Road Barra Ziarat to Kotali Bala.
2. Improvement of Road Rihar to Mohayan.
3. Approach Road G.H. Road to Mongan Machhipol.
4. Road Batrasi Doga.
5. Kacha Road Chhajar Lower to Ogi Battal Road.
6. Improvement of Kacha Road Bandi Sadiq to Khaki Shah.
7. Kacha Road Malookra to Oghi Battal Road.
8. Road from Harred to Danoon.
9. Bridge Path Bela to Barora.
10. Road Mansehra to Dhangri.
11. Bridge Path Thakara to Bara.
12. Road Thandi Khui to Chakia.
13. ½ Mile long Road Manda Gochha.
14. Construction of Baidea Road upto Springs.
15. Payment of Road Chowk to Kashmiri Bazar.
16. Construction of Road Between two bridges of Baffa.
17. Soling of Road Phulra to Lassan.
18. Construction/Shingling approach Road Shergarh.
19. Road Berangali to Samundar Katha.
20. Link Road Sheikhulbandi.
21. Road Mangl to Ban.

22. Paswal Mansehra Road.
23. Road Bobathar to Sherwan.
24. Road Bara Hotar to Demel.
25. Road Kachi to Kabtri.
26. Lassan Chammatti Road.
27. Dheri Kuk Mong Road.
28. Road Thandiani to Chamiala.
29. Road Bangnotar to Bandi.
30. Road Bangnotar to Namli Maira.
31. Koad Thathi to Kothiala.
32. Road Kali Mitti to Mohar/Kalan Road.
33. Chair Nara Road.
34. Road Shah di Gali Chanhad.
35. Soling Tarring Jahangi Link Road.
36. Metalling Tarring Sakindarpur Road.
37. Construction of Mansehra Hura Road.
38. Construction of Havelian Rojoya Road.
39. Construction of Jura Shehilya Road.
40. Soling Jhabgi Community Hall Road.
41. Construction of Protection Wall and Road near Gojra.
42. Construction of Shingali Bala and Payeen Road.
43. Construction of Naraza Charbagh Road.
44. Construction of Gijbori Road.
45. Road Mangal Baldheri.
46. Jagirdarian to Marufian Road.
47. Nurdi Link Road.
48. Kababul Sathana Road.
49. Metalling of Haripur to Pandak Road.
50. Sawabi Maira-Kalinjor Road.
51. Link Road from Main Road to Hassan Pur.

52. Chaperra to Kaloli Road.
53. Link Road from main Road to Zazi Pur.
54. Road from Hoter Health H.S. Kheepur.
55. Road from Kheewa.
56. Improvement of Road Heinda to Jabbi.
57. Jabbi to Sari Gadai.
58. Road Ashra to Shingarai.
59. Road Jhenra to Ghurghushti.
60. Road Chonga to Bagwai.
61. Improvement of Kakah Road.
62. Pind Hasham Road.
63. Kohala Bala Road to Kohmali.
64. Addah to Bazar Khanpur.
65. Path Khalolian to Kahilag.
66. Bheri to Gali Road.

ROADS CONSTRUCTED OUT OF RURAL WORKS PROGRAMME FUNDS OF 1966-67.

1. Rehana Chatri Road.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 30th June, 1967.

جمعة المبارک - ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8.00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَيَحْسَبُوْنَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔرُوْنَ ۝

(پ ۱۸- س ۲۲- رکوع ۴- آیات ۵۵ تا ۶۴)

کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو جو کچھ مال و دولت اور امداد دیتے چلے جاتے ہیں۔ تو ہم ان کو جلدی جلدی فائدے پہنچا رہے ہیں۔ (یہ بات ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ (اس کی وجہ) نہیں جانتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔ جو اپنے رب کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو جتنا کچھ بھلائی کی راہ میں دے سکتے ہیں بلا تامل دیتے ہیں۔ اور ان کے دل خوفزدہ رہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لوٹنا ہے تو بلاشبہ یہ لوگ ہیں جو بھلائی کے لئے تیز گام ہیں۔ اور یہی ہیں جو اس راہ میں سب سے آگے نکل جانے والے ہیں۔ اور ہم کسی جان پر ذمہ داری نہیں ڈالتے مگر اتنی ہی جتنی اس میں طاقت ہے۔ ہمارے پاس نوشتہ ہے جو ٹھیک ٹھیک حکم لگا دیتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ کسی جان کے ساتھ ناانصافی ہو۔ لیکن ان لوگوں کے دل اس حقیقت کی طرف سے غفلت میں پڑ گئے۔ ان کے اور بھی اعمال ہیں جو وہ ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم نے آسودہ حال لوگوں کو پکڑ لیا۔ تو وہ تلملا اٹھیں گے۔ وما علینا الا البلاغ

SUSPENSION OF THE QUESTION HOUR

Minister of Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : I beg to request you and the House kindly to agree to suspend the Question Hour for today as on account of pressure of work and the limited time at our disposal it will not be possible for us to finish the Finance Bill within time. I had the privilege of consulting my friend, the Leader of the Opposition, and he was also inclined to agree with this proposal. Should it also meet your pleasure and the sense of the House, I would beg of you kindly to suspend the Question Hour for today with one more request that these questions should be so arranged that, before the Assembly is adjourned, they should be brought on the Agenda of a working day so that they are answered on the Floor of the House.

Khawaja Muhammad Safdar : I have got no objection.

Mr. Speaker : I think, this is the sense of the House. The Question Hour for today is suspended and the questions which were fixed for today would now be taken up on the 5th July, 1967. The questions fixed for 5th July would be taken up on the 6th July alongwith the questions fixed for 6th July, 1967.

PAPERS LAID ON THE TABLE

THE SCHEDULE OF AUTHORISED EXPENDITURE FOR THE YEAR 1967-68 (GENERAL)

We will now take up the Orders of the Day. The Minister of Finance.

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : I beg to lay on the Table the Schedule of Authorised Expenditure for the year 1967-68 (General).

Mr. Speaker : Next item.

THE SCHEDULE OF AUTHORISED EXPENDITURE FOR THE YEAR 1967-68 (RAILWAY)

Minister of Finance : I beg to lay on the Table the Schedule of Authorised Expenditure for the year 1967-68 (Railway).

Mr. Speaker : Next item.

THE SUPPLEMENTARY SCHEDULE OF AUTHORISED EXPENDITURE FOR THE YEAR 1966-67 (GENERAL)

Minister of Finance : I beg to lay on the Table the Supplementary Schedule of Authorised Expenditure for the year 1966-67 (General).

Mr. Speaker : Next item.

THE SUPPLEMENTARY SCHEDULE OF AUTHORISED EXPENDITURE FOR THE YEAR 1966-67 (RAILWAY)

Minister for Finance : Sir, I beg to lay on the Table the Supplementary Schedule of Authorised Expenditure for the year 1966-67 (Railway).

Mr. Speaker : Next item, please.

APPROPRIATION/COMMERCIAL/FINANCE ACCOUNTS OF THE GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN FOR THE YEAR 1965-66 AND THE REPORT OF THE COMPTROLLER AND THE AUDITOR-GENERAL ON THE ACCOUNTS OF THE PROVINCIAL GOVERNMENT FOR THE YEAR 1965-66.

Minister for Finance : Sir, I beg to lay on the Table the following Accounts and Reports :-

(1) Appropriation Accounts of the Government of West Pakistan (other than Railways) 1965-66.

(2) Report of the Comptroller and Auditor-General on the Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965-66.

(3) Commercial Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965-66 and the Audit Report thereon.

(4) Finance Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965-66.

(5) Appropriation Accounts of Pakistan Western Railway for the year 1965-66.

THE WEST PAKISTAN FINANCE BILL, 1967.

CLAUSE 2

Mr. Speaker : The House will now take up the West Pakistan Finance Bill, 1967 clause by clause. Clause 2; and there is an amendment by Malik Muhammad Akhtar. Please move.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in clause 2, the words and comma "unless there is anything repugnant in the subject or context,", occurring in lines 1-2, be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 2, the words and comma "unless there is anything repugnant in the subject or context,", occurring in lines 1-2, be deleted.

Minister for Finance : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر- یہ ایک harmless سی امنڈمنٹ ہے - کلاز ۲ میں اسطرح دیا گیا ہے -

In this Act unless there is anything repugnant in the subject or context. "Government" means Government of West Pakistan.

In this Act "Government" اگر اس کو اس طرح کر دیا جائے means Government of West Pakistan. تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی phraseology better ہو جائے گی - اور بلاوجہ انہوں نے لکیر کے فقیر بن کر جو پرانے محاورات استعمال کئے ہیں ان سے ان کی جان آزاد ہو جائے گی - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کا ٹیکنیکل

objection ہے تو اس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ یہ operative نہیں ہے اور operative کلاز کلاز پر امنڈمنٹ نہیں دی جا سکتی ۔ اگر جواب میں یہ کہا جائے کہ اس substantiate کرنا ہے اور اگر یہ ٹیکنیکل objection کے بجائے otherwise objection کرنا چاہتے ہیں تو میں اتنا ہی کہتا ہوں کہ ان الفاظ کو ختم کر دینا چاہئے ۔

Minister for Finance (Syed Ahmad Saeed Kirmani) : Sir, what my friend has said, is not very much relevant to the amendment that he is seeking for. This Sir, has already been the desire of the legislative body to see that the words are so accurately defined that no rule is left for ambiguity. It is with that aim in view that these words have been inserted because if in the case or the definition clauses or the clauses which deal with the operation of the Act, some doubt is allowed to remain within their meaning, then it is bound to lead to many complications. With this view, I opposed this amendment moved by my learned friend Malik Muhammad Akhtar and it is in the interest of good legislation too, that this amendment be thrown out.

مسٹر حمزہ ۔ خود اعتمادی کا فقدان ہے ۔

Mr. Speaker : Are not these words superfluous ? Is there anything repugnant in the subject or context throughout the Bill ?

Minister for Finance : Sir, some time it is not easy and at this stage too, to contemplate the situation where one has to take shelter under these words, just as I submitted earlier, ordinarily we try, and we should try, that these words must be inserted in the provisions of the Bill which eliminate, to the maximum, the possibility of permitting the clauses to different interpretation. As a matter of fact, it is to meet the unforeseen situation .....

Mr. Speaker : But so far as this Finance Bill is concerned, the word 'Government' has been used only in a few clauses.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, if I am allowed, I may throw some light. Whether there is or there is not anything repugnant in the context of the Bill, is altogether a different matter but in case there is anything repugnant, then this phraseology is the most proper one and there is no harm.

Mr. Speaker : If there is nothing repugnant throughout the Bill.....

Minister for Law : There is no harm whatsoever Sir. Certain more words are introduced so that if any contingency arises, there should also be a provision on account of which, one should be able to cover these cases. It does not make any difference.

Mr. Speaker : If it is very necessary, then it is alright. I will now put the amendment to the vote of the House. The question is :

That in clause 2, the words and comma "unless there is anything repugnant in the subject or context,", occurring in lines 1-2, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is :

That Clause 2 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 3

Mr. Speaker : Now, clause 3.

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ کلاز ۳ کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ کم و بیش ہمارے جتنے ڈسٹرکٹ ہیں بنوں ، ڈیرہ اسمعیل خان ، ہزارہ ، مردان ، پشاور ، کیمبل پور ، ڈیرہ غازیخان ، گجرات ، گوجرانوالہ ....

مسٹر حمزہ ۔ جناب میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپوزیشن ایوان کی کارروائی میں جتنی دلچسپی لیتی ہے اور گورنمنٹ پارٹی جتنی دلچسپی لیتی ہے یہ ان کی تعداد سے ظاہر ہے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اور نہ اس لحاظ سے کہا گیا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میانوالی، ملتان، سرگودھا، شیخوپورہ اور جہلم اس کے بعد سابق صوبجات میں سے پشاور اور پنجاب کے بعض اضلاع میں اس سرچارج کو لگا دیا گیا ہے جب کہ ایگریکلچرل ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ سارے ہی صوبجات میں لگا دیا گیا ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ آپ پر تو نہیں لگایا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب انہوں نے مجھ پر نہیں لگایا ہے لیکن مجھے ان کی competency پر شبہ ہے ۔

وزیر زراعت ۔ ہمیں ملک اختر صاحب کی competency پر شبہہ نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ پچھلے سال ایک ضلع کا نام چھوٹ گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اور وہ غالباً سیالکوٹ تھا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سرچارج جو ہے وہ ۳۵۰ روپے کی رقم سے آگے ہے اور ۳۵۰ روپے

کی رقم سے بڑھ کر یہ جہاں پہلے ۱۲ روپے تھا وہاں اب ۲۴ روپے ہو گیا ہے اور ایک ہزار پر ۵۰ روپے ہوگیا ہے اور یہاں پر کم‌وبیش لینڈ ریونیو کے برابر ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد ایک ہزار سے ۲ ہزار لینڈ ریونیو سے ڈیڑھ گنا زیادہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کو ۲ ہزار سے ۵ ہزار تین گنا ہو جانا چاہئے ۔ جناب والا ۔ میرے پاس یہ table موجود ہے جس سے میں یہ عرض کروں گا .....

Minister of Food : Just to correct my friend, I am sorry to interrupt him.

Malik Muhammad Akhtar : I would like to be corrected.

وزیر خوراک ۔ وہ فرماتے ہیں کہ لینڈ ریونیو کے برابر ہو جاتا ہے یا لینڈ ریونیو سے تین گنا ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب وہ ایگریکلچرل انکم ٹیکس کے متعلق فرما رہے ہیں جو سرچارج لگ رہا ہے اس کے متعلق کہہ رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں ایگریکلچرل ایکٹ ۱۹۵۱ء کو refer کر رہا ہوں ۔ یہ ۱۹۵۱ء کے Original ایکٹ میں دیا گیا ہے میں اس کو quote کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر آپ کہیں ۔ ۔ ۔

وزیر زراعت ۔ میں نہیں کہتا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ ۵۱ کے علاوہ ۵۲ تک ایک ترمیم کی ۔ یہ جو تازہ ترین ترمیم آپ کی کتاب میں ہے اس کے مطابق جناب والا یہ جو شیڈول ہے ۲۵۰ سے ۵۰۰ تک ۔ یہ ایک چوتھائی لینڈ ریونیو کا ہے ۔ ۵۰۰ سے ۷۵۰ تک نصف ہے لینڈ ریونیو کا ۔

۷۵۰ سے ۱۰۰۰ تک تین چوتھائی حصہ لینڈ ریونیو کا ۔ ایک ہزار سے ۲ ہزار تک یہ لینڈ ریونیو کے برابر ہے اور ۲ ہزار سے ۳ ہزار تک یہ جناب والا ۔ لینڈ ریونیو سے ڈیڑھ گنا ہے ۔ اور ۳ ہزار سے ۵ ہزار تک جناب یہ ڈبل ہے لینڈ ریونیو سے اور یہ ۵ ہزار سے ۸ ہزار تک جناب والا۔ ۱۹۵۲ء میں تھا اور ۳ گنا لینڈ ریونیو کے مطابق بن جاتا تھا اور ۸ سے ۱۰ ہزار تک ۴ گنا اور ۱۰ ہزار سے اوپر یہ ۵ گنا بن جاتا تھا ۔ جناب والا ۔ میں نے اس لئے یہ مثال دی کیونکہ پہلے ۱۷ اضلاع میں لینڈ ریونیو جو کہ آگے ہے وہ کافی مقدار میں لگا ہوا ہے تو یہ اس سے کسی قدر زیادہ بن جاتا ہے ۔ اب میں جناب قائد ایوان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو کہ نہایت ہی محنتی ہیں اور جنہوں نے نہایت ہی محنت سے ایک بڑی اچھی تقریر کل کی ہے ۔ بہتر ہوتا کہ وہ ان اعداوشمار کو براہ راست پیش کرتے ۔ بجائے اس کے کہ وہ ایک اینسائکلوپیڈیا ہمارے سامنے خوراک کی پالیسی اور اناج زیادہ اگاؤ کی مہم کے سلسلے میں پیش کرتے ۔ میری حقیر نظر کے مطابق ۶۷ - ۶۶ پاکستان کا بدترین سال تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ متعلقہ چیز کے بارے میں فرمائیے ۔ ملک صاحب آپ اپنے نکتہ سے پرے جا رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں جناب والا ۔ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے اعدادوشمار درست نہیں ہیں اور میں ان کو چیلنج کرتا ہوں ۔ میں اپنی ستائیش بھی نہیں کرنی چاہتا لیکن ایک امر واقعہ پیش کرتا ہوں کہ ان کے اعدادوشمار ٹھیک یا درست نہیں ہیں ۔ ملک صاحب اپنی ستائیش میں سب کچھ کہہ جاتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ ملک صاحب جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے ان کو حق ہے اپنی ستائیش کرنے کا ان کو خود ستائیش کر لینی چاہئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ وہ کر لیں لیکن میں اپنی ستائیش نہیں کرنی چاہتا ۔ یہ ایک نہایت مایوس کن بات ہے کہ مغربی پاکستان کو جبکہ بہترین فوڈ منسٹر تھا تو اس کو ان کے ہوتے ہوئے بدترین غذائی بحران کا سامنا کرنا پڑا اور اس سے دوچار ہونا پڑا ۔ اور میں اپنی سٹیٹمنٹ کو substantiate کرنے کے لئے ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو ان تمام قلتوں کو دیکھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس سرچارج کے متعلق فرمائیے گا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ کل تو تمام یہ بحث متعلقہ تھی اور آج یہ تمام غیر متعلقہ ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل متعلقہ تھی اور آج بالکل غیر متعلقہ ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ پھر جناب والا ۔ میں اس کو ختم کرتا ہوں اور یہی کہتا ہوں کہ اگر ان کا یہی دعویٰ ہے تو وہ ایک انکوائری کمیٹی بٹھا لیں تاکہ آئندہ آنیوالی نسلیں جو کچھ ۱۹۶۶ء میں ہوا اس حشر کو دیکھیں ۔

وزیر خوراک ۔ میں آپ ہی کو انکوائری افسر مقرر کرتا ہوں ۔ میں اپنے لئے آپ کی ضمیر کو مقرر کرتا ہوں ۔

ملک محمد اختر - میں تو جناب ۴۰ روپے من بلیک میں سے لیکر گندم کھاتا رہا ہوں ۔ جناب والا ۔ اگر تلخ باتوں کو نہ چھیڑا جاتا تو بہتر تھا ۔

خواجہ محمد صفدر - یہ قصور سارا ملک صاحب کا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ نشر ہوں اور وہ نشر ہو گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کرنا تھا لینڈ ریونیو کے متعلق اور اس کا موازنہ کرنا تھا ۔ اب چند ضلعوں کا جو اس کتاب میں بالکل متعلقہ ہیں ان کا حوالہ دیتا ہوں کہ یہ کس قدر رقم بڑھے گی ۵۰۰ روپیہ کے قریب لینڈ ریونیو پر سرچارج سے صرف لاہور ڈسٹرکٹ میں اس وقت yield کر رہا ہے وہ ۶۰ ہزار ۲۸۳ ہے یہ ۵۰۰ مالیہ دینے والوں پر ہے جناب والا ۔ گوجرانوالہ میں اس وقت جو لینڈ ریونیو yield کر رہا ہے وہ ایک لاکھ ۶۶ ہزار ۹۴۳ روپیہ ہے ۔ اس کے بعد جناب والا۔ یہ شیخوپورہ میں ۳۴ ہزار ۴۱۰ روپیہ ہے ۔ کل جناب والا میں مجموعی اعداد و شمار دونگا ۔ ان ضلعوں کی مجھے علیحدہ علیحدہ دینی پڑیں گی ۔ گجرات ۔ شاہپور ۔ جہلم ۔ پنڈی ۔ اٹک ۔ میانوالی میں جناب والا یہ ۲ لاکھ ۹۴ ہزار ۷۸۵ روپیہ yield کرتا ہے ۔ منٹگمری ۔ لائیلپور ۔ جھنگ ۔ ملتان ۔ مظفرگڑھ ۔ ڈیرہ غازیخان میں یہ ۹ لاکھ ۲۱ ہزار اور ۷۲۶ روپیہ ہے ۔ یعنی یہ صرف ۵۰۰ روپیہ تک مالیہ دینے والے جو ہیں جن کو کم وبیش رقوم کا ڈبل دینا ہوگا ۔ میں نے جناب سپیکر ان چند اضلاع کے اعدادو شمار دئے ہیں ۔ اب جناب والا جو ایک ہزار کا مالیہ دیتے ہیں ان میں لاہور والے ۳۲ ہزار ۳۶۶ دیتے ہیں۔ گوجرانوالہ والے ۵۱ ہزار ۶۱۶ اور شیخوپورہ کے لوگ ۷ ہزار ۶۲۱ دیتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔

میں پھر مجموعی اعدادوشمار دونگا ۔ گجرات ۔ شاہپور ۔ جہلم ۔ پنڈی ۔ اٹک اور میانوالی میں ایک لاکھ ۷۳ ہزار ۴۶۰ اور منٹگمری ۔ لائیلپور ۔ جھنگ ۔ مظفرگڑھ ۔ ڈیرہ غازیخان میں یہ ۶ لاکھ ۲۷ ہزار ۵۱۸ روپیہ ہے ۔ تو جناب والا یہ اندازہ لگائیے میں نے صرف ان رقومات کا حوالہ دیا ہے جو کہ ایک گنا یا ڈیڑھ گنا ہو گئیں ہیں ۔ اب جناب والا پانچ ہزار روپیہ کی بھی fate سن لیں ۔ جناب والا ۔ لاہور میں وہ ۳۸ ہزار ۸۹۶ تک ادا کرتے ہیں ۔ گوجرانوالہ میں ۲۱ ہزار ۷۵۶ تک اور شیخوپورہ میں ایک لاکھ ۱۲ ہزار ۹۹۱ روپیہ تک اور پھر ،مجموعی فگرز جناب والا۔ گجرات ۔ شاہپور ۔ جہلم ۔ اٹک ۔ میانوالی میں یہ ۲ لاکھ ۱۷ ہزار ۱۶۷ روپیہ ہیں ۔ منٹگمری ۔ لائیلپور ۔ جھنگ ۔ مظفرگڑھ ۔ ڈیرہ غازی خان میں یہ ۶۰ لاکھ ایک ہزار ۶۰۶ روپیہ ہیں جناب والا وہ ۱۰ لاکھ کا تین گنا بناتے ہیں ۔ جناب والا اس کے بعد یہ ۱۰ ہزار کی جو رقم ہے یہ لاہور میں اس قدر مالیہ ادا نہیں کرتے لیکن گجرات ۔ شاہپور ۔ جہلم ۔ پنڈی ۔ اٹک اور میانوالی میں ۱۹ ہزار ۷۲۰ روپیہ کی رقم ہے اور ایک لاکھ ۵۶ ہزار کی رقم ہے اور جناب والا ۔ یہ منٹگمری ۔ لائیلپور ۔ جھنگ ۔ ملتان ۔ مظفرگڑھ اور ڈیرہ غازی خان کے اضلاع میں جو رقومات مالیہ کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں وہ بیشتر حالات میں ڈیڑھ گنا تک کر دینا اس آڑ میں کہ وہ ہم پر کچھ سرچارج لگا رہے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ دھوکہ کوئی بھی مہذب حکومت اپنی عوام کے ساتھ نہیں کر سکتی ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ وہ اس کو سرچارج کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ ٹیکس نہیں ۔ سرچارج اور ٹیکس میں فرق ہے ۔ ٹیکس کی ایزادی کے متعلق تو یہ کہہ

سکتے ہیں کہ وہ اس کو بڑھا رہے ہیں یا ایزادی کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر میرا خیال ہے کہ یہ بہتر ہوتا اگر ملک خدا بخش صاحب اس ہاؤس میں ان فگرز کو پیش کردیتے بجائے اس کے کہ وہ ہمیں کہیں کہ فلاں کتاب میں سے دیکھ لو ۔ ویسے میں مانتا ہوں کہ انہوں نے بڑی بڑی اچھی کتابیں پڑھی ہیں ۔ ابھی وہ منسٹر نہیں تھے تو انہوں نے زراعت پر ایک نہایت ہی اچھی کتاب اس ہاؤس میں سرکولیٹ کرائی ۔ میں نے اس کتاب سے کافی سیکھا تو جناب والا ۔ جہاں تک ان کی قابلیت کا تعلق ہے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں ۔ ویسے مجھے شدید شکایت ہے کہ کل وہ موضوع سے کافی دور چلے گئے تھے ۔ جناب والا ۔ میرا اندازہ ہے کہ انہوں نے سرچارج لگا کر اپنی صوبائی انکم میں کم‌وبیش ۳۰۰ فیصد کا اضافہ کیا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ جائز نہیں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ جو شق (۳) ہے اس میں جو ایگریکلچرل انکم ٹیکس کے اوپر پھر سرچارج لگایا گیا ہے میں نے کئی بار راولپنڈی کے ضلع کے متعلق یہاں عرض کیا ہے وہاں بہت ہی بے توجہی ہوئی ہے ۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ راولپنڈی تحصیل جو ہے وہ تقریباً ''ساری کی ساری،، سی ڈی اے میں آ چکی ہے ۔ باقی جو تحصیلیں ہیں مری اور گجر خان ان کا بھی کچھ حصہ سی ڈی اے میں آ چکا ہے ۔ ہم پر یہ سرچارج بھی لگایا ہے اور انکم ٹیکس بھی ۔ یہ ہم پر بہت بڑا ظلم ہے ۔ اگر ہم صوبائی حکومت سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں زمین کے لئے کیا ترقیاتی پروگرام بنایا گیا ہے تو ہمیں یہ جواب ملتا ہے کہ وہ تو سی ڈی اے نے لے لیا ہے اس کے اوپر کیا کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر - میجر صاحب جو زمین سی ڈی اے نے لے لی ہے کیا آپ کو اس کے اوپر بھی لینڈ ریونیو ادا کرنا پڑتا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان - جب تک وہ لیں گے اس وقت تک تو لینڈ ریونیو ہم ادا کرتے ہیں - جب لے لیں گے تو پھر دیکھا جائیگا ۔

مسٹر سپیکر - اس وقت آپ کو یہ شکایت ہونی چاہئے ۔

میجر محمد اسلم جان - زمین ہمارے پاس ہے - لینڈ ریونیو ہم دے رہے ہیں - لیکن اس کی ڈیویلپمنٹ نہیں ہو رہی - یہ جو سرچارج ہے ایک طرف تو وہ بارانی علاقہ ہےانتہائی غریب لوگ ہیں - اس کے اوپر یہ ظلم ہے - نہ ہم سے سی ڈی اے والے زمین لیتے ہیں نہ یہ اس کی ڈیویلپمنٹ کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں جب ہمارے پاس منصوبہ ہوگا تب یہ زمین لیں گے - آپ اندازہ لگائیں کہ ہم پر ظلم یہ ہے کہ ہم سے جو زمین سی ڈی اے والے لیتے ہیں اس کی قیمت وہ لگاتے ہیں جو ۱۹۵۴ - ۱۹۵۸ء کی اوسط قیمت ہے وہ بیس تیس روپیہ کنال تک حساب آتا ہے اور وہ بیچتے ہیں آٹھ ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ کنال تک - ہماری مشکل یہ ہے کہ نہ وہ ہماری زمین لیتے ہیں نہ چھوڑتے ہیں - ہم وہاں بھی روتے ہیں یہاں بھی - ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں جائیں - اس لئے یہ سرچارج جو ہے یہ ہمارے علاقہ راولپنڈی پر نہیں لگانا چاہئے - پھر جناب والا ۱۹۵۴ء میں جو زمین بنجر تھی اب وہ اربن ہوگئی ہے - لیکن قیمت وہی بنجر کی لگائی ہے - ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب صوبائی حکومت ہم سے روپیہ لیتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ ہماری زمین کو ترقی دے ۔

وزیر خزانہ - آپ بہت مشکل میں ہیں کہ کہاں جائیں ۔

خواجہ محمد صفدر - آپ ان کی مشکلات میں اضافہ کر رہے ہیں -

وزیرخزانہ - نہیں جناب میں تو ان کی مشکلات حل کرونگا -

مسٹر حمزہ - کیا جناب میجر صاحب وزیر خزانہ کی اس یقین دھانی کے بعد کہ وہ ان کی مشکلات حل کر دینگے اپنی تقریر کا سلسلہ ختم کر دینگے -

Minister of Finance : He has the right to voice the sentiments of his people.

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - میرے خیالات تو وہی ہیں چاہے میں ان بنچوں پر بیٹھوں یا ان بنچوں پر - میں تو صحیح بات کہتا ہوں - میری یہ عادت نہیں ہے کہ میں نکتہ چینی کروں - میں تو اپنے علاقہ کے لئے مشورہ دیتا ہوں -

Especially in the interest of any area. My first loyalty is to the state and then to my constituency.

میں تو وہاں بھی اپنے علاقے کے لئے کہتا رہا ہوں اور یہاں بھی کہتا رہوں گا - میں اپنے عوام اور ملک کی بہتری کے لئے عرض کرتا رہونگا - اگر نکتہ چینی کرونگا تو ساتھ متبادل مشورہ بھی پیش کرونگا- آگے وہ مانیں یا نہ مانیں ان کا اختیار ہے- جناب والا - عرض یہ ہے کہ حکومت نے ابھی زراعت پر خاص طور سے توجہ دینی شروع کی ہے - تاکہ صوبہ میں جو غذائی قلت ہے وہ ختم ہو سکے - اور اس پر قابو پا لیا جائے - یہ درست بھی ہے کیونکہ کسی ملک کی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہے کہ وہ غذا میں خود کفیل ہو - ابھی تک تو ہم غذا میں deficit میں دیکھا یہ جا رہا ہے کہ ہم اپنے تمام وسائل کو

بروئے کار لا کر کم از کم وقت میں اپنے تمام غیر کاشت شدہ علاقہ اور بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانا چاہتے ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ ہو رہا ہے ۔ جہاں تک میرے علاقہ کا تعلق ہے ۔ جہلم سے راولپنڈی تک ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس علاقے کے لئے انتہائی لاپروائی سے کام لے رہی ہے جناب والا ۔ اور علاقوں میں جو بنجر زمینیں اور غیر کاشت رقبے ہیں حکومت کے پراجیکٹ ہیں کہ وہاں کی زمینوں کو زیر کاشت لایا جائے۔ آباد کیا جائے اور وہاں آبپاشی کا کوئی بندوبست کیا جائے، لیکن اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ کیا راولپنڈی کے لئے بھی کوئی ایسا بندوبست ہے؟ تو اس کا جواب ہوگا ۔ ''نہیں''۔ بلکہ میں یہ کہونگا کہ یہ جو مشینری ہے زمینوں کو درست کرنے کے لئے یہ راولپنڈی کو چھوڑ کر جہلم اور کیمبلپور میں بھی کم سے کم دی گئی ہے اور راولپنڈی کو تو بالکل نظرانداز کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ راولپنڈی بارانی علاقہ ہے یہاں پر آبپاشی کی کوئی صورت نہیں۔ ہماری ہزاروں ایکڑ زمین دریا برد ہو چکی ہے۔ اور کھنڈر بن گئی ہے ۔ حالانکہ وہ زمین بڑی زرخیز ہے ۔ اگر حکومت وہاں کوئی منصوبہ بنائے تو مشینری لاکر لاکھوں ایکڑ زمین زیرکاشت لائی جا سکتی ہے ۔ وہ زمین اتنی زرخیز ہے کہ اگر وہاں ہل بھی چلایا جائے اور اسے تھوڑا سا کھود کر وہاں گندم پھینک دیں تو گندم کی پیداوار اڑھائی تین من فی کنال ہو جاتی ہے ۔ بشرطیکہ بارش وقت پر ہو جائے ۔ علاوہ ازیں جناب والا جہاں تک اشتمال اراضی کا تعلق ہے کیمبلپور اور جہلم میں تو اس کا کچھ بندوبست کیا گیا ہے لیکن راولپنڈی کو وہ پھر بھول گئے ۔ حالانکہ راولپنڈی میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے زمیندار ہیں جن کی ایک کنال زمین ادھر ہے دو مرلہ ادھر ہے ۔ آپس میں ان کی دشمنیاں ہوتی ہیں تبادلہ بھی

نہیں کرتے ۔ فروخت بھی نہیں کر سکتے کیونکہ سی ڈی اے کا آرڈی ننس ہے ۔ ہم عجیب مجبوری میں پڑے ہوئے ہیں کہ کیا کریں کہاں جائیں ۔ نہ ہم زمین فروخت کر سکتے ہیں نہ ہم اس زمین کو develop کر سکتے ہیں ۔ اور اس کو develop کرنے کے لئے کوئی بندوبست نہیں کیا جاتا ۔ اشتمال اراضی کے متعلق جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور کل بھی وزیر صاحب سے ذاتی طور پر گذارش کی تھی کہ ہم پر یہ بہت بڑا کرم کریں گے کہ جس طریقے سے دوسرے علاقوں میں اشتمال کروا دیا ہے اس طرح ہمارے علاقے میں بھی اشتمال کروا دیں ۔ اس وقت ہمیں اناج کی تکلیف ہے ہم لوگوں کے پاس زمین پڑی ہے ۔ ہمارے ملک میں ہل زیادہ چلا رہے ہیں وہ لوگ جن کی زمین اکٹھی ہے وہ ماڈرن طریقوں سے کام کر رہے ہیں لیکن ہماری زمین کچھ دریا برد ہو رہی ہے اور کچھ پہاڑوں کی وجہ سے بیکار پڑی ہے ۔ ہم لوگ اپنے پیسوں سے ٹریکٹر خریدنا چاہتے ہیں لیکن حکومت کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں ہماری مدد فرمائے کہ جن زمینوں کے لئے پانی کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ جہاں پر زیر زمین پانی ہے وہاں ٹیوب ویل لگائیں۔ ہماری زمینیں پہاڑوں کے اوپر ہیں یہ کہا جاتا ہے کہ پہاڑی زمین ٹھیک نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے ان کیلئے کیا کیا جائے ۔ جناب ملک خدا بخش صاحب کو معلوم ہے کہ تاشقند میں انہوں نے چند سال ہوئے تجربہ کیا تھا اور وہ زیر زمین پانی کو ٹیوب ویلز کے ذریعہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر لے گئے ہیں ۔ یہ جدید ترقی ہے ۔ ہمیں پانی نیچی سطح سے

سکتا ہے کہ وہ تجربہ دیکھ کر آئے ہوں کہ وہ کتنا کامیاب تجربہ

ہوا ہے ۔

جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ ہمارے ہاں راولپنڈی میں اشتمال اراضی کرایا جائے۔ جو ٹیم وہاں تجربے دیکھ کر آئی ہے اس کو وہاں بھیجیں ۔ راولپنڈی کے ساتھ کوہمری میں چھوٹے چھوٹے نالے ہیں اسکو عملی جامہ پہنایا جائے۔ جو تاشقند والوں نے کیا ہے وہ ہم بھی کر سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Minister for Finance : What about the bill of cost ?

میجر محمد اسلم جان ۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے آپ وہاں سے تجربے دیکھ کر آئے ہیں کہ اس پر کیا لاگت آئے گی ۔ بہرحال اس زمین کی ڈویلپمنٹ ہو سکتی ہے ۔ ہم کچھ نہ کچھ سیس دینے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ ہمیں امید ہو کہ ہماری زمینیں ٹھیک ہو سکتی ہیں ۔ میں ایک بار پھر عرض کروں گا کہ راولپنڈی میں زمین کے ٹکڑے دور دور تک پڑے ہوئے ہیں اس سے ہماری بہت کاشت ہو سکتی ہے ۔ یہ سمجھ لیجئے کہ جتنی دوسرے علاقوں میں ڈویلپمنٹ ہو سکتی ہے جہاں آبپاشی کا بندوبست وغیرہ ہے اس سے کچھ کم ڈویلپمنٹ یہاں ہو سکتی ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لاکھوں ایکڑ زمین بیکار پڑی ہے وہ کار آمد ہو سکتی ہے اس سے عوام کو بھی فائدہ ہوگا اور حکومت کو بھی فائدہ ہے گو یہ مرکزی حکومت کا کام ہے کہ جس وقت زمین acquire کرتی ہے اس وقت بنجر زمین کی قیمت ۱۰ روپیہ کنال ہوتی ہے ۔ بیشک ہمیں بنجر زمین کی قیمت دیں ہم ان کو لپاڑے بنا لیں گے ۔ بیشک ہمیں ۱۰ روپیہ کنال زمین کی قیمت دیں ۲۲ روپیہ کنال کی قیمت بھی دی ہے جب لوگ روئے کہ اس میں ہماری فصل ہے اور ہمیں اس کے لئے

compensation دی جائے انہوں نے فصل کی compensation کے لئے جو اوسط نکالی وہ ۲۶ روپیہ فی کنال بنی - زمین جس کے اوپر فصل ہوئی گئی تھی اس کی قیمت ۲۲ روپیہ فی کنال بنی اور اسکے اوپر جو فصل تھی اس کی قیمت ۲۶ روپیہ فی کنال ہے - یہ بات بھی ہمیں منظور ہے لیکن جتنے دن وہ زمین ہمارے پاس رہے ہم اس پر کاشت تو کریں - لوگوں نے اس کام سے دل توڑ دیا ہے - اگر کسی کی زمین پڑی ہے اس نے کہا ۱۰ روپیہ فی کنال ملنا ہے اس کو کیا ڈویلپ کروں - اس طرح کوئی آیا کوئی بیٹھا کوئی چلا گیا - اس کے اوپر squatters ہیں لوگوں نے ناجائز قبضے کئے ہوئے ہیں وہاں پر روز بروز انڈسٹری کھل رہی ہے لوگ زمینوں کو چھوڑ رہے ہیں وہ انڈسٹری میں کام کرنے کے لئے چلے جاتے ہیں - وہ سوچتے ہیں - کہ ہمیں یہاں کیا ملنا ہے چار کنال کا ٹکڑا ادھر ہے دو کنال ادھر ہے تین مرلے ادھر کہاں اپنے ہل کو اٹھاتے پھریں اور سارے ٹکڑوں میں پھرتے رہیں - ان کا خیال ہے کہ مزدوری کرینگے اور شام کو تین روپیہ کما کر لے آئینگے- سی ڈی اے جو ہم سے زمینیں acquire کرے گی اس کو بھی ایک جگہ زمین کا ٹکڑا ملے گا ان کو بھی گڑبڑ نہیں کرنی پڑے گی - کہ الف کی زمین دو مرلے یہاں ہے اور تین مرلے وہاں ہے اس طرح وہ اکٹھی قیمت نہیں دے سکیں گے- ان کو بھی معلوم ہوگا کہ ہماری زمین کہاں ہے - جب تک وہ زمین پانچ سال، چھ سال، آٹھ سال یا دس سال کے بعد لیں گے اس وقت تک تو وہ اس میں کاشت کریں گے - اب ہمارے سروں پر ایک تلوار لٹکی ہوئی ہے - ہم ان کے بھی ہاتھ جوڑتے ہیں کہ آپ ہماری زمین لے لیجئے قیمت آج سے ۲۰ برس بعد دے دیجئے کم از کم یہ تو اطمینان ہو جائے گا کہ ہماری اولاد ہمارے مرنے کے بعد اس زمین کی قیمت لے

لے گی ۔ نہ وہ زمین لیتے ہیں نہ آپ اس کو ڈویلپ کرتے ہیں۔ آپ اس پر سرچارج لیجئے لیکن مہربانی کرکے ہماری زمین کی ڈویلپمنٹ کیجئے۔ اگر خاص طور پر ہمارے علاقہ راولپنڈی میں زمین کی ڈویلپمنٹ نہیں کر سکتے تو ہمیں کم از کم معاف فرمائیں میں اپنے علاقہ کی طرف سے آپکا بڑا مشکور ہونگا ۔

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, just to put the record straight, I would make a submission.

جناب والا۔ میجر محمد اسلم جان صاحب نے فرمایا ہے کہ راولپنڈی کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا اس سلسلہ میں انہوں نے فرمایا ہے کہ راولپنڈی میں یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے ۔ دراصل ان کو مغالطہ ہے یہ لینڈ ریونیو سرچارج نہیں ہے بلکہ ایگریکلچرل انکم ٹیکس سرچارج ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو لینڈ ریونیو ہے میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں وہاں شاید ایگریکلچرل انکم ٹیکس سرچارج کی نوبت ہی نہ آئے ۔ یہ کیوں رکھا گیا ہے یہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ چند لوگوں کی وہاں زمین ہوتی ہے ان کی دوسرے اضلاع میں بھی زمین ہوتی ہے ۔ اس لئے اسکو شمول کرنے کیلئے رکھا گیا ہے ورنہ میں وہاں اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ نہ وہاں ایگریکلچرل انکم ٹیکس ہوگا اگر وہاں ایگریکلچرل انکم ٹیکس نہیں ہوگا تو وہاں سرچارج کیا لگے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب اس میں ایک صورت یہ ہے کہ جو طریقہ assessment کا تجویز کیا گیا ہے اس کے basis پر لینڈ ریونیو payable ہے ۔ ایگریکلچرل انکم ٹیکس لینڈ ریونیو پر ۱/۴ یا ۱/۲ یا ۳/۴ کے حساب سے لگایا جاتا ہے اس پر سرچارج نہیں ہے ۔

This is an additional agricultural income tax by way of surcharge.

وزیر زراعت - وہ تو اس وقت ہوگا جب ۳۵۰ روپیہ سے زیادہ لینڈ ریونیو دے گا - میں یہ دعویٰ کر رہا ہوں کہ ۳۵۰ روپیہ کی جو رقم ہے وہ راولپنڈی میں کوئی نہیں دے گا - اس کے بعد پھر میجر صاحب نے فرمایا تھا کہ راولپنڈی کو زمین کی development کے سلسلہ میں محروم کیا جا رہا ہے میں اس اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ راولپنڈی کے لئے ۸ کروڑ روپے کی ایک سکیم soil conservation کی ہے -

soil conservation کا کام شروع ہو چکا ہے - ایک ۸ کروڑ روپیہ کی ایک اور سیکم ہے - اے - ڈی - سی - چکوال میں ہے - soil conservation scheme جو وہاں موزوں چیز ہے وہاں پر ہو رہی ہے - پندرہ یا بیس لاکھ ایکڑ اراضی ایسی ہے جو قابل کاشت بنائی جا سکتی ہے - تیسری بات میں بھی انہوں نے کہا ہے کہ پھر راولپنڈی کو محروم کر دیا گیا ہے - ۳۵ لاکھ روپے دیئے گئے میں وہاں بھور بن میں demonstration plant بنایا گیا تھا اس وقت مری میں one million apple trees لگی ہیں - سرکار نے سارے پودے مفت دیئے ہیں اس لحاظ سے میرے بھائی کو شکوہ نہیں ہونا چاہئے تھا - راولپنڈی کو محروم کرنے کی کوئی اس قسم کی کوشش نہیں کی گئی ہے - بلکہ راولپنڈی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے ان کو مشکور ہونا چاہئے وہاں soil conservation پراجیکٹ ہے - آخر میں انہوں نے اشتمال اراضی کے متعلق فرمایا تھا - جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے وہ دو تین سال پرانی اطلاع ہے - ہم نے ان سے استفسار کیا تھا اور بی - ڈی کے ممبران سے کہا تھا لیکن

انہوں نے کہا کہ ہماری زمین اس قسم کی ہے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہیں کوئی لپاڑا ہے کوئی کچھ ہے کوئی کچھ ہے ۔ اگر آپ نے اشتمال کی تو ہم اسکو کیسے استعمال کر سکیں گے ہم کیسے اوپر نیچے والی زمین کو رکھ سکتے ہیں ۔ لہذا اشتمال نہ کی جائے ۔ اگر میجر محمد اسلم صاحب اس بات کا تقاضا کرتے ہیں اور وہاں کے لوگ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں تو وہ وزیر مال صاحب سے کہیں ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ ہم وہاں کیوں نہ اشتمال اراضی کریں ہماری تو پالیسی ہی اشتمال کرنے کی ہے ۔ یہ دو تین باتیں عرض کرنی تھیں

just to put the record straight ; I have no mind to argue.

مسٹر نثار محمد خان (پشاور ۔ ۵) ۔ جناب والا۔ جہاں تک ہم کاغذی کارروائی کو دیکھتے ہیں اس میں سب چیزوں پر سرچارج اس لئے لگا رہے ہیں کہ ملک میں ترقی کرکے جہاں تک خوراک کا مسئلہ ہے اس میں ہم خود کفیل ہو جائیں ۔ جہاں تک ہمارے علاقے کا تعلق ہے ہمارے ہاں ایک وارسک ڈیم بنایا گیا ہے ۔ یہ وارسک ڈیم اسی جذبہ کے تحت بنایا گیا تھا جس جذبہ کے تحت یہ سرچارج لگا رہے ہیں ۔ نہ ہمیں اس سرچارج سے کوئی فائدہ پہنچا ہے اور نہ ہمیں اس ڈیم سے فائدہ پہنچا ہے اس لئے کہ وہاں پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔ جو پیسے ہم سے وصول کئے جا رہے ہیں انکم ٹیکس یا سرچارج کی شکل میں یہ وہاں پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہو رہا ہے ۔ ابھی ابھی بارشوں کے موسم میں جناب گورنر صاحب وہاں خود تشریف لے آئے تھے ۔ اور انہوں نے خود

وھاں کے دیہاتوں، وھاں کی اراضیات اور وھاں کی سڑکوں کی حالت دیکھی ھے کہ وہ اس وجہ سے کس حد تک خراب ھو رھی ھیں اور کس حد تک تباھی کا شکار ھو گئے ھیں اور اس سلسلے میں میں جناب کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاھتا ھوں کہ زراعت و خوراک کے معاملے میں خود کفیل ھونے کی غرض سے بجٹ میں SCARP پروگرام بھی شامل ھے لیکن اس سلسلے میں بھی پشاور ریجن کے لئے کوئی سکیم نہیں رکھی گئی ھے ۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ھمارے وزراء صاحبان جب بھی وھاں تشریف لاتے ھیں تو اکثر اوقات وہ اپنی موٹرکاروں میں ھی تشریف لاتے ھیں اور اس لئے انہوں نے اس طرف توجہ دی ھوگی کہ پشاور اور نوشہرہ کے درمیان ھزاروں ایکڑ زمین بنجر پڑی ھوئی ھے جس کے لئے نہ تو پہلے کبھی سوچا گیا ھے اور نہ ھی اب اس کے متعلق اس بجٹ میں کوئی بندوبست کیا گیا ھے کہ اس اتنے بڑے بنجر رقبے کو قابل کاشت بنانے کی کوئی تدبیر کی جائے تو جہاں وہ یہ کوشش کر رھے ھیں کہ وارسک ڈیم سے نہریں نکال کر بنجر اراضیات کو زیر کاشت لا کر خوراک کی کمی کو پورا کیا جائے وھاں میں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ھوں کہ جب تک پانی کے نکاس کا انتظام نہ کیا جائے تو نئی اراضیات کو آباد کرنا تو درکنار رھا پہلے سے آباد شدہ اراضیات بھی سیم کی وجہ سے تباہ وبرباد ھو جائیں گی لہذا میں آپ کی توجہ اس امید کے ساتھ اس طرف مبذول کرانا چاھتا ھوں کہ آپ اس مسئلے پر ضرور غور فرمائیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست میجر محمد اسلم جان صاحب نے یہ مسئلہ یہاں پر چھیڑا ھے کہ

راولپنڈی میں اشتمال اراضی ضرور ہونی چاہیے تو میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سیالکوٹ میں اشتمال اراضی ہو رہی ہے اور ہم نے جو تجربہ حاصل کیا ہے اس کی بناء پر میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر وہ تمام کا تمام عملہ راولپنڈی بھیج دیا جائے کیوں کہ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ ہمارے زمیندار بھائی یعنی ملک خدا بخش صاحب کی زمیندار برادری نے جس کا بار بار یہاں پر ذکر ہو رہا ہے، اس کاشت کار برادری نے ہمارے ضلع میں اپنی اراضیات کو دو سو روپے اور تین سو روپے فی ایکڑ کے حساب سے دوبارہ اشتمال کے عملے سے خریدا ہے۔

وزیر زراعت ۔ اگر ایسا ہوتا تو میجر صاحب اشتمال اراضی کا مطالبہ اپنے علاقے کے لئے نہ کرتے۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہمیں اس کا تجربہ ہے ہم اس اشتمال کے دور سے گزر رہے ہیں ۔ آپ یقین جانیئے کہ اشتمال والے جس گاؤں میں تشریف لے جاتے ہیں وہاں پر یہ ہوتا ہے کہ جاتے ہی محکمہ اشتمال والے اس گاؤں پر ٹیکس عائد کر دیتے ہیں ۔ فرض کیجئے کہ جہاں وہ جاتے ہیں اس گاؤں کا رقبہ آٹھ سو ایکڑ ہے تو وہ وہاں کے لوگوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کے بعد تین سو، چار سو یا پانچ سو روپے کے حساب سے ان پر ٹیکس عائد کیا جاتا ہے کہ یہ تو ہمارا خرچ خوراک دیا جائے ۔ اور یہ ٹیکس امیرو غریب پر بالکل مساوی طور پر لگایا جاتا ہے لیکن جب وہ اراضیات کی تقسیم کی طرف آتے ہیں تو پھر جو شخص
ں گے قیمت لیتے ہیں
ں ٹیکس دیا جاتا ہے تو اس لحاظ
سے ہمارے کاشتکار یعنی ملک صاحب کی کاشتکار برادری اپنی جدی

اراضیات کو دوبارہ خرید رہے ہیں اور پھر یہیں پر ہی بس نہیں ہے بلکہ وہ جو بھی ایکڑ کسی کو دیتے ہیں وہ آٹھ کنال کی بجائے سات کنال، سوا سات کنال یا ساڑھے چھ کنال کا ہوتا ہے۔ آج بھی ان تقسیم شدہ اراضی کو ملک صاحب ناپ لیں تو کوئی بھی ایکڑ آٹھ کنال کا ان کو نہیں ملے گا اور اس طرح سے جو زمین وہاں سے بچائی جاتی ہے وہ سرکار کے کھاتے میں ڈال دی جاتی ہے اور بڑے بڑے افسران اسے مہاجرین units کی صورت میں خرید کر اپنے نام پر حاصل کر لیتے ہیں، یا اپنے بھائیوں اور نوکروں کے نام پر حاصل کر لیتے ہیں تو یہ حالات ہیں۔ میرے اپنے حلقۂ نیابت میں گوندل ایک گاؤں ہے۔ وہاں پر یہ ہوا ہے کہ مالکان کو کھتونیاں دے دی گئی ہیں کہ فلاں رقبے آپ کے ہیں لیکن حقیقت میں وہ رقبے زمین پر موجود ہی نہیں ہیں اور صرف ان کاغذوں پر ہی موجود ہیں اور ان کی نشاندھی کرنے کے لئے کوئی تیار ہی نہیں ہے اگرچہ تقریباً سال بھر اس اشتمال کو ہو چکا ہے۔ تو اس لئے میں اپنے بھائی کو یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس قصے میں نہ پڑیں۔ اپنی اپنی زمین پر بیٹھے رہیں، اب کیوں اس کی قیمت بھی ادا کرنا چاہتے ہیں اور پھر اس کے بعد بھی زمین صرف کاغذ پر ہی ملے گی یعنی ان کی یہ اراضی صرف کاغذ پر ہی ہوگی۔ اس لئے میں ان حالات کے پیش نظر جناب وزیر مال صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ عطائے تو بہ لقائے تو، ہمارے ہاں سے تو اس محکمہ اشتمال کو واپس ہی لے لیجئے۔

مسٹر سپیکر۔ ملک صاحب۔ چونکہ فاضل وزیر مال یہاں پر تشریف نہیں رکھتے اور جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اشتمال کے ایک سال بعد بھی لوگوں کو اراضیات کی نشاندھی نہیں

کی گئی ، تو اس لئے آپ برائے مہربانی ان کو فرمائیں کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں -

وزیر زراعت - میں انہیں عرض کر دوں گا کہ اگر خواجہ صاحب کو اس قسم کی واقعی کوئی شکایت ہو تو وہ اسے رفع کر دیں -

خواجہ محمد صفدر - آپ غور فرمائیں کہ پچاس اپیلیں صرف گوندل سے ہوئی ہیں -

وزیر زراعت - اپیلیں تو ہوتی رہتی ہیں -

خواجہ محمد صفدر - اپیلیں کسی اور وجہ سے نہیں ہوئیں بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہماری زمینیں دکھا دیجئے ..

Mr. Speaker : That is a separate matter but so far as the executive action is concerned, that must be taken. Will you please, Akhund Sahib, refer to Section 3 ? It reads :

> "There shall be levied and collected from every owner of land which is assessed to agricultural income tax....."

This means that the Agricultural Income Tax is levied on the land and not on the person.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : It is from every owner of the land.

Mr. Speaker : Yes, and which is assessed to agricultural income tax. And according to the provisions of the Punjab Agricultural Income Tax Act, 1951, in Section 5 (4) it has been laid down :

> "If the person to whom such order is issued fails to comply with it within the prescribed period without sufficient reason, the Collector may assess him to tax . . . . . ."

ایک تو یہ ہے ۔ اس کے علاوہ دوسرا N.W.F.P. کا ہے ۔

Its Section 5 reads :

Assessment of person owning lands in more than one district.

5. Every person who is an owner of land within the meaning of this Act in more than one district and is assessed to land-revenue to the extent of Rupees two hundred and fifty or more altogether shall, within sixty days of the coming into force of this Act, submit full particulars of all such lands to the Collector of the district within which he ordinarily resides, or if he has ordinarily resides, or if he has no such residence in the North-West Frontier Province to the Collector of the district within which he owns the largest area of land :

اس کے علاوہ Punjab Agricultural Income Tax کا section 5-A یہ ہے ۔

"5-A. In case of evacuee land the assessment shall be made and recoveries thereof accounted for as follows :-

(1) The evacuee shall be assessed on the basis of the total land revenue . . . . . ."

یعنی 'evacuee' shall be

Minister for Law : So Sir, the assessment is against the person and not on his holdings.

Mr. Speaker : My interpretation may be wrong ; but the Minister may look into it.

Minister for Law : Yes Sir.

Mr Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is :

That clause 3 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 4

Mr. Speaker : Clause 4, and there is an amendment from Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill. Yes please.

Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill : Sir, I beg to move :

That in clause 4 of the West Pakistan Finance Bill, 1967, in line 2 for the word "of" the word "or" be substituted.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, before you put the amendment to the House, I raise on a point of order.

میں جناب کی توجہ آئین کی دفعہ ۷۴ کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔ یہ ترمیم اس دفعہ کی خلاف ورزی کرتی ہے دفعہ ۷۴ یہ ہے ۔

"(1) Except on the recommendation of the President, no Bill or amendment shall be introduced or moved in the National Assembly if :

(a) it would, if enacted and brought into operation, involve expenditure from the revenues or other moneys of the Central Government ; or

(b) it makes provision for any of the matters, specified below :

(i) The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax : "

یہ لفظ imposition کی زد میں آ جائے گا ، abolition میں نہیں آئے گا ، remission میں نہیں آئے گا مگر لفظ regulation اور imposition میں آ جائے گا ۔ یہ بڑی واضح بات ہے یہ operative کلاز ہے اور اس کلاز کے ذریعے درجہ اول کے سینما پر ایک ہزار روپے ، درجہ دوم کے سینما پر پانچ سو روپے اور درجہ سوم کے سینما پر سو روپے ٹیکس عائد کیا جائے گا یعنی Tax is being imposed through this clause. اور کوئی بھی ترمیم اس کلاز میں گورنر صاحب کی منظوری سے پہلے نہیں کی جا سکتی بلکہ اس ایوان میں پیش بھی نہیں کی جا

سکتی چہ جائیکہ اس کو منظور کیا جائے اس میں تو یہ ہے کہ Payable by owner of management لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ owner of management کے الفاظ کہاں تک صحیح ہیں اس کے معنی تو بالکل مختلف ہیں لیکن اگر owner of management کر دیں تو معنی اور ہو جاتے ہیں ۔

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا ہے ۔

It is an operative clause.

لیکن میری یہ گزارش ہے کہ آپ گورنر صاحب سے اجازت حاصل کئے بغیر ایوان میں ترمیم پیش نہیں کر سکتے ۔

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Sir, it is a very innocent amendment which I have moved.....

Khawaja Muhammad Safdar : It is not innocent.

Parliamentary Secretary :.....and which has been opposed by the Leader of the Opposition. What I mean to say is that it is not covered by Section 47 because there is no such thing as "owner of management".

Khawaja Muhammad Safdar : Does not matter.

یہ غلط ہے اس کے مطابق ٹیکس نہیں لگا سکتے ۔

Parliamentary Secretary : Sir after this amendment it would be "owner or management". It would read :

"There shall be levied and collected a tax on cinemas payable by the owner or management thereof....."

Actually this has no financial effect. So far as my amendment is concerned it determines the parties and it clarifies the situation. Sir, when Khawaja Safdar got the floor I thought he is going to appreciate my amendment but to my surprise he opposed it. My submission is that this amendment is not covered by Section 47 of the Constitution. It is an innocent amendment and therefore, it should be pushed through.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اگر موجودہ الفاظ کو رکھا جائے تو کسی شخص پر ٹیکس نہیں لگے گا ۔ یہاں الفاظ ہیں ۔ owner of management جیسا کہ ملک صاحب بخوبی سمجھتے ہیں اس کے معنی اور ہیں ۔ یہاں کلاز ۴ میں جو ٹیکس تجویز کیا گیا ہے وہ کسی سے حاصل نہیں کر سکتے کسی پر عائد نہیں کر سکتے کسی سے لے نہیں سکتے ۔ اگر اس ترمیم کو منظور کر لیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ Tax will be imposed یہاں owner اور management دونوں فریق شامل ہو جاویں گے دونوں طرح سے یہ ترمیم کلاز ۴ کے مقاصد کے خلاف ہے جب آپ گورنر صاحب کی recommendation حاصل کریں گے تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔

وزیر خزانہ ۔ حضور والا۔ یہ پرنٹنگ کی غلطی ہے ۔

The attempt on the part of my friend is to correct the printing mistake. There is no attempt to bring about any alteration in the text, it is being imposed, it is being properly regulated. All that we want to say is that this printing mistake be rectified.

جناب والا ۔ یہ تو آپ خود کر سکتے تھے ۔ لیکن ہم نے زیادہ احتیاط سے کام لے کر ترمیم پیش کر دی ہے ۔ جیسا کہ قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ owner of management کا کیا مطلب ہوگا ۔

اس کی intention تو یہی ہے کہ یہ owner or management ہے ۔ اب بات کو جتنا چاہیں بڑھا لیں حقیقت یہی ہے کہ ایف کی بجائے آر کا حرف چاہئے ۔ یہ صرف پرنٹنگ کی غلطی ہے ۔

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) ۔ خواجہ صاحب یہ چاہتے ہیں کہ ان پر ٹیکس نہ لگے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ گورنر صاحب سے recommendation حاصل کر لیں کیونکہ آئین میں درج ہے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ قانونی اعتراض پر تو دو رائیں نہیں ہو سکتیں ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ compassionate grounds پر اس کی گنجائش پیدا ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker: The Member is recommending that a compassionate view be taken.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ معذور ہیں مجبور ہیں اور مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں ان کے لئے کوئی راستہ تلاش کروں ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, clause 4 seeks to levy and collect a tax on cinemas. Let us stop here. Certainly the cinemas are owned and managed by certain people, certain concerns. Therefore, what the Governor has already consented and recommended is the imposition, levy and collection of tax on the cinemas owned and managed by certain concerns. Therefore, even if instead of "owner of management" "owner or management" is substituted it is yet within the scope of the original scheme which has been consented to by the Governor and thus it does not violate Article 47.

Mr. Speaker : The amendment moved by Mr. Gill seeks to correct a typographical mistake of "of" to "or" and I don't think there is any violation of Article 47 of the Constitution. By this amendment no new tax would be imposed, abolished, remitted or altered. I, therefore, allow the amendment.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - پہلے لوگ - - - -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں اب تو میں نے یہ ترمیم propose نہیں کی -

Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 4 of the West Pakistan Finance Bill, 1967, in line 2 for the word "of" the word "or" be substituted.

Is there any opposition ? .....

As there is no opposition I will now put the question.

The question is :

That in clause 4 of the West Pakistan Finance Bill, 1967, in line 2 for the word "of" the word "or" be substituted.

The motion was carried.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - - - - - -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب کیا آپ اس کلاز کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں -

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) - جی ہاں- جناب سپکر- میں اس ٹیکس کی اس لئے مخالفت کرنا چاہتا ہوں اور یہ عرض کرتا ہوں کہ عام طور پر لوگوں کی یہ رائے تھی - تلخ تجربہ کی بناء پر ان کی یہ متفقہ رائے تھی کیوں کہ سینما میں جو لوگ جاتے ہیں ان کے لئے یہ بھی

تفریح کا ایک ذریعہ ہے ۔ ان لوگوں کو جس قسم کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں ۔ سینما دھیرے دھیرے زہر ان میں بھر دیتے ہیں ۔ اور فلمیں دیکھنے والے افراد کے کردار کو تباہ کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ جو فلمیں دکھائی جاتی ہیں صحت کی بربادی کے علاوہ جنسی خواہشات کو ابھارتی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان کو لوٹ مار کے ایسے طریقے بتائے جاتے ہیں جن سے جرائم کو فروغ حاصل ہوتا ہے ۔ آپ نے متعدد بار یہ سنا ہوگا کہ اکثر معیاری فلموں کو ذی شعور لوگ جو قوم کے کریکٹر کی تعمیر کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں انتہائی نا پسندیدہ سمجھتے ہیں بلکہ ان سینماؤں میں جو اس وقت فلمیں دکھائی جاتی ہیں وہ آئندہ نسلوں کو تباہ کر رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ شکایت یہ بھی ہے کہ سینما میں ایسی فلمیں دکھائی جاتی ہیں چونکہ بچوں کی کم عمری اور ذہن کی ناپختگی کی وجہ سے وہ ایسے ڈھب سیکھ لیتے ہیں۔ جو اُن کی زندگیوں کو تباہ کر دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کی نظر سے گزرا ہوگا کہ کچھ عرصہ سے حکومت نے سینما کو تعلیمی ، تعمیری اور انقلابی مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے اس لئے میرے نزدیک اس ٹیکس سے سینما بینی کی حوصلہ افزائی نہیں بلکہ حوصلہ شکنی ہوگی میں نہیں سمجھتا کہ اس دور میں اور ان حالات میں یہ ٹیکس لگایا جانا کیوں پسند کیا گیا ۔ ابھی چند دن پہلے ایک فلم جو کہ خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق تھی اس کو حکومت کے کسی محکمہ نے تیار کیا ہے اور اس کی افتتاحی تقریب کے لئے جناب وزیر صحت صاحبہ تشریف لے گئی تھیں اور انہوں نے وہاں فرمایا تھا کہ آج ہمارے ملک میں بچوں کی جو تیزی سے پیدائش ہو رہی ہے اور وہ ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہے ۔

جناب سپیکر میں اس سے یہ اندازہ نہیں لگا سکا کہ آیا ان کا اشارہ ھائیڈروجن بم کی طرف تھا لیکن انہوں نے یہ ضرور فرمایا تھا کہ تیزی سے انسانی پیداوار میں اضافہ کا رجحان ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس فلم کے ذریعہ تیزی سے انسانی پیدائش کو بڑھوتی کے خطرناک نتائج سے مطلع کیا جاتا ہے ۔ اس سے پہلے عام طور پر اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مالک ہے وہ خالق ہے وہ رازق ہے اور ہم نے حکومت کا بھی پچھلے کئی سالوں سے رزاقی کا تجربہ دیکھ لیا ہے کہ کروڑوں روپیہ صرف کرنے کے باوجود یہ ہمیں ہماری ضروریات کے مطابق غلہ بہم نہیں پہنچاسکی ۔ اور اللہ سے بھی اب بے امیدی ہو گئی ہے حکومت سے تو بےامیدی ہو ھی چکی ہے۔ اس لئے ہم نے یہ طریقہ ایجاد کیا ہے بجائے اس کے کہ ہم تیزی سے آبادی کو بڑھاتے چلے جائیں ہم انسانوں کی پیدوار کو سختی سے روکیں ۔ اس سے پہلے جب عام طور پر آبادی کے تیزی سے بڑھنے کا ذکر آتا تھا تو اس کو انسانی آبادی کا بھونچال قرار دیا جاتا تھا لیکن چونکہ اب حالات پہلے سے بھی زیادہ خطرناک اور مخدوش ہو چکے ہیں اس لئے ہم مجبور ہوگئے ہیں کہ خاندانی منصوبہ بندی ۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ یہ بتائیے کہ یہ ٹیکس لگنا چاھئے یا نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ نہیں لگنا چاھئے ۔ اس کی وجہ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو فلم تیار کی گئی ہے اور یہ جو کار خیر ہم ادا کر رہے ہیں یعنی اس ایٹم بم سے قوم کو بچانے کا ذریعہ فلم ہے جو سنیما گھروں میں دکھائی جائیگی اگر ان پر ٹیکس لگایا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ جو ایٹم بم کا فیوز ہے وہ نہیں نکلے گا اور

وہ پاکستان میں پھٹ جائیگا اور جب یہ پاکستان میں پھٹ جائیگا تو سارے کا سارا پاکستان تباہ ہو جائیگا ۔ یہ حکومت کا نقطہ نظر ہے اور جناب وزیر صحت صاحبہ کا یہ تازہ بیان ہے جو دو تین دن ہوئے اخبارات میں شائع ہوا ہے میں اس کا حوالہ دے رہا ہوں ۔

جناب سپیکر۔ میرے خیال میں حکومت کروڑوں روپیہ خاندانی منصوبہ بندی پر صرف کر رہی ہے جیسا کہ ہمارے آئندہ سال کے بجٹ میں اس پر جو اخراجات کی گنجائش رکھی گئی ہے سے ظاہر ہے ہو سکتا ہے کہ اس ٹیکس کے لگانے سے خزانہ عامرہ میں چند لاکھ روپے کا مزید اضافہ ہو جائے لیکن جب اس کار خیر کو انجام دینے کے لئے کروڑوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے تو بہتر یہ ہے کہ ہم سنیما پر یہ ٹیکس نہ لگائیں ۔ اور سنیما والوں کو مجبور کریں کہ وہ یومیہ ایک فری شو دکھا دیا کریں جس سے لوگوں کو یہ تلقین ہو جائے کہ وہ بچے پیدا نہ کریں ۔ اور اس کے لئے جیسا کہ وزیر صاحبہ نے فرمایا ہے فلم بہترین ذریعہ ہے ۔ ہماری حکومت میرے نزدیک بہت ہی مایوس کن پالیسی پر گامزن ہے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر ملک کی آبادی بڑھ رہی ہے اور انسانوں کی جو قوت ہے یا قابلیت ہے اس سے پورا استفادہ کیا جاتا اور ایٹم بم جس کو کہ اس وقت تک ہم تیار کرنے میں ناکام رہے ہیں آسانی سے ہندوستان کی طرف ڈائرکٹ کر سکتے تھے۔ کم سے کم انقلاب چین کے بعد جسنے اپنی عددی قوت سے اپنے انسانی وسائل سے پورا فائدہ اٹھا کر دنیا میں تعمیر و ترقی کی ایک نئی مثال قائم کی ہے ۔ حکومت کی طرف سے اس قسم کا نقطہ نظر پیش کرنا اور اس قسم کے بیانات دینا قوم دشمنی کے مترادف ہے اور اس کے ہوتے ہوئے اس قسم کا

ٹیکس لگانا کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو وہ اس کو ایٹم بم سے زیادہ خطرناک تصور نہیں کرتے اور اگر ایسے خطرناک تصور کرتے ہیں تو پھر اس مقصد کو چند لاکھ روپے حاصل کر کے کیوں ضائع کرتے ہیں ۔ جیسا میں پہلے عرض کر چکا ہوں مجھے جہاں تک یاد ہے آئندہ سال ہماری حکومت بچوں کی پیدائش روکنے کے لئے (کہا جاتا ہے کہ وہ فرعون تھا جو بچوں کو مارا کرتا تھا) تو انہوں نے بھی ویسا ہی طریقہ اختیار کیا ہے اور ان کو بھی یہ خیال ہے کہ کوئی موسیٰ نہ پیدا ہو جائے اور اس وجہ سے یہ خاندانی منصوبہ بندی پر سختی سے عمل کرانا چاہتی ہے لیکن آپ کو بھی پتہ ہے اور تاریخ نے بھی بتا دیا ہے کہ اللہ جس کو پیدا کرنا چاہے تو وہ پیدا ہو جاتا ہے اور جس کے ہاتھوں خاتمہ کروانا چاہتا ہے ہو جاتا ہے اس قسم کے حربے ہمیشہ ناکام رہے ہیں اور ناکام رہیں گے لیکن دو ڈھائی کروڑ روپیہ جو خاندانی منصوبہ بندی پر صرف کیا جا رہا ہے اور چھ لاکھ روپیہ حاصل کرنے کے لئے جو نیک کام کرنے کا ارادہ کیا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ حکومت کے اپنے نقطہ نظر سے بہت زیادتی ہے اور دوسری طرف اس میں ایک لفظ ہے There shall be levied and collected میں جناب وزیر مالیات کو collected کے لفظ کی طرف توجہ دلاتا ہوں مجھے یقین ہے اور انہیں بحیثیت وزیر کے ہو سکتا ہے کہ علم نہ ہو لیکن ایک سینما بین اور عام شہری کی حیثیت سے لازماً علم ہوگا کہ یہ جو entertainment ڈیوٹی ہے اس کا بیشتر حصہ ان کے اہل کاروں کی مہربانیوں سے ضائع ہو جاتا ہے تو کیا ہی بہتر ہوتا کہ حکومت اپنے اہلکاروں کی کارگذاری کو ٹھیک کر لے ان کو دیانتدار بنائے تو پھر اس ٹیکس کے لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جناب سپیکر

آپ یہ اعتراض کریں گے کہ کوئی نیک کام کرنے کے لئے نیک ذرائع ہو سکتے ہیں لیکن یہ کیسے توقع کیا جا سکتی ہے کہ سنیما جیسا کاروبار ہو جس میں بچوں کو جرائم پیشہ بنانے کی تربیت دی جا رہی ہو اور جو افسران مقرر کئے جا رہے ہوں ان سے ہم نیکی کی توقع کریں ۔ کیا کوئی برا کام نیک طریقے سے بھی ہو سکتا ہے ؟ جناب سپیکر ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ہو سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اب یہ محکمہ ہردلعزیز نوجوان انتہائی لائق فائق وزیر کے پاس ہے۔ جب وہ اس کار خیر کو کرنے کے لئے متعین کر دیئے گئے ہیں ان کا سایہ جہاں پڑے گا تمام اہلکاران کی کارگذاری پر خوشگوار اثر پڑنے کی قوی امید ہے۔ جناب سپیکر۔ ان معروضات کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹیکس نہیں لگانا چاہئے کیونکہ محکمہ کی کار گذاری تو اچھی اور بہتر ہو جائے گی ۔ روپیہ زیادہ ہو جائیگا ۔ مگر یہ جو منصوبہ بندی کا عظیم منصوبہ ہے ٹیکس کے لگنے سے اس پر بہت برا اثر پڑیگا ۔

مسٹر نثار محمد خان (پشاور ۔ ۵)۔ جناب والا۔ میرے ساتھی حمزہ صاحب نے اس ٹیکس کے لگانے کی مخالفت کی ہے لیکن میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور یہ کہوں گا کہ یہ ٹیکس شائد ہمارے اس معاشرے کی اس طریقے سے مدد کر سکے کہ سنیما والے اپنے سنیما ہال اور خاص کر فلم بنانے والے اس طرف توجہ دیں کہ اس قسم کی فلم بنائیں جو کیریکٹر بنانے کے لحاظ سے بہتر ہو ۔ جناب والا ۔ میں ایک تجویز پیش کروں گا کہ ۵۰۰ برائے سیکنڈ کلاس اور ۱۰۰ برائے فرسٹ کلاس ۔ یہ اگر مقرر کئے جائیں تو یہ چیز مدد دے گی کیونکہ لوگ سنیما کی کنڈیشن پر نہیں جاتے جناب والا سنیما لوگ

جاتے ھیں فلم کی نوعیت پر ۔ اگر فلم اچھی ھو تو خواہ سنیما کی کنڈیشن چاھے کتنی ھی خراب ھو لوگ وھاں جائیں گے اور سنیما دیکھیں گے لہذا میری یہ تجویز ھے کہ یہ ٹیکس لگایا جائے۔ اور میں اس کا خیر مقدم کرتا ھوں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۲)۔ جناب سپیکر۔ یہ جو ٹیکس لگایا جا رھا ھے اس کے متعلق مجھے یہ شک ھے کہ سنیما کے مالکان یا ان کی انتظامیہ کہیں ٹکٹوں کے نرخ نہ بڑھا دے ۔

Mr. Speaker : This is in force during the current year.

میجر محمد اسلم جان ۔ بی انفورس یا نافذ العمل ھو سکتا ھے لیکن جناب کرمانی صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے ورنہ ھم اس چیز پر اور بھی وضاحت حاصل کر سکتے تھے ۔ چونکہ وہ ٹیکس لگا ھوا ھے اور ان حالات میں یہ انتہائی مشکل ھے کہ ٹیکس کی شرح کو بڑھایا جائے۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ یہ ٹیکس پرانا ھے نیا نہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا۔ ٹھیک ھے پرانا ھے لیکن سنیما کے مالکان ان کی شرح یا قیمت بڑھا دیتے ھیں ۔ مجھے سنیماؤں کے بارے میں کافی معلوم ھے کیونکہ میں اس کام میں کافی تربیت یافتہ ھوں ۔ صرف دو چار چیزیں جو میرے دماغ میں آئی ھیں وہ میں عرض کرتا ھوں ۔ جناب والا ۔ کل بھی میں نے اس چیز کے متعلق وضاحت کی تھی کہ کچھ سنیما ایسے تھے جن کی فرسٹ کلاس کی گیلری

منہدم ہوگئی تھی اور کچھ آدمی مر گئے تھے ۔ اس کی کیا وجوہات تھیں میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ۔ اب زمانہ حاضرہ میں ٹیلی ویژن رائج ہو گیا ہے مگر وہ عام لوگوں کے لئے نہیں ۔ صرف امیر لوگ ہی ٹیلی ویژن کا خرچ برداشت کر سکتے ہیں اور وہ ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں ۔ اسی طرح ٹکٹوں پر جو تفریحی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے میں اس کا مقابلہ انگلستان کے سنیماؤں کے ساتھ کرونگا ۔ تین برس ہو گئے کہ میں وہاں سے آیا ہوں۔ لنڈن میں جو پکچر ریلیز ہوتی ہے خواہ کوئی پکچر ہو وہ ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں چلتی ۔ اور وہاں پر ٹکٹ کی شرح تین ، سات اور دس شلنگ ہوتی ہے ۔ وہ تمام انگلینڈ میں دکھائی جاتی ہے اور ایک ہفتہ سے زیادہ وہ پکچر نہیں چلتی۔ یہاں پر بجائے اس چیز کے کہ ہم دیکھیں کہ ٹکٹ کی شرح کم کی جا رہی ہے ہم یہ دیکھتے ہیں اس پر تفریحی ڈیوٹی بھی لگا دی جاتی ہے۔ جناب سپیکر۔ میں نے پچھلے سیشن میں ایک سوال کیا تھا جس میں مجھے بتایا گیا تھا اور اس دفعہ کرمانی صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ تفریحی ڈیوٹی کی ادائیگی ضرور ہوتی ہے ۔ مگر مجھے معلوم تھا کہ پنڈی کے کچھ سنیما ایسے ہیں جن کے اوپر چھاپہ مارا گیا لیکن گورنمنٹ کے کچھ ایسے لوگ ہیں جو ہمارے واقف ہیں دوست ہیں عزیز ہیں ان کے سنیما بھی تھے وہ اس کی زد میں آ گئے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو پنڈی کی نسبت بتاتا ہوں کیونکہ میں اپنے علاقے میں پھرتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ وہاں سب کے سب سنیما کے جو ہال ہیں وہ تمام کے تمام فل ہوتے ہیں لیکن ٹکٹ آپ کو نہیں ملتا ۔ ٹکٹ اصل میں تین یا چار بکے ہوئے ہوتے ہیں باقی انہوں نے گتے کے ٹکٹ بنائے ہوئے ہوتے ہیں ۔ وہ ان کو دے دیتے ہیں یا وہ ان کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ بیٹھ جائیے ہم آ جاتے ہیں ۔ اور ہوتا یہ ہے کہ

جو ایکسائز سب انسپکٹران ہوتے ہیں وہ ان سے ملے ہوئے ہوتے ہیں اس طرح سے جناب والا جو لوگ پروڈیوسرز یا اس پکچر کو فنانس کرنے والے ہوتے ہیں وہ ہمارے ملک میں دونوں ایک ہی ہیں۔ وہی فلمیں تقسیم کرتے ہیں وہی بناتے ہیں اس لئے ان کی اس معاملہ میں مناپلی ہے۔ اور اسی مناپلی کی وجہ سے یہ چیز ہے کہ کوئی اچھی پکچر بھی نہیں بن سکتی۔ تو ہوتا یہ ہے کہ ایک پکچر جو ہوتی ہے وہ پرسنٹیج کی شرح پر لے لیتے ہیں تو پہلا ظلم اور دھوکہ اور بے ایمانی اس پروڈیوسر اور فنانس کرنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے جس نے روپیہ لگایا ہے۔ اور انہوں نے یہ کہا کہ آپ کی فلم میں ٹکٹ نہیں بکے۔ اور جناب والا سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ وہاں پر بزنس میں ایک دوسرے کا گلہ کاٹتے ہیں۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے وہ ریونیو یا تفریحی ٹیکس کی ادائیگی سے گریز کرتے ہیں۔ اور پورا ہال پانچ چھ سو یا ہزار کا فل ہوتا ہے اور اگر جناب مجھ سے کوئی صاحب کہیں تو میں ان کو بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دیتا ہوں بشرطیکہ مجھے اس امر کی یقین دہانی کرائیں کہ وہ نہیں کہیں گے جس دن وہ کہیں میں پنڈی کے کسی سنیما پر چھاپہ مروا کر دکھاؤں گا کہ وہاں کے جو بڑے بڑے سنیما گھر ہیں اور جن میں شریف لوگ بیٹھے ہوتے ہیں نصف سے زیادہ ہال میں بغیر ٹکٹ جاری کئے بٹھائے ہوئے ہوتے ہیں اور راولپنڈی کے باہر کے جو سنیما ہیں مثلاً ٹیکسلا، واہ وغیرہ وہاں تو پورے کے پورے ہال کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ حالانکہ پورا ہال وہاں پر فل ہوتا ہے اور اس طرح سے وہ تمام تفریحی ڈیوٹی بچاتے ہیں۔ اور اب میں ایکسائز سب انسپکٹر کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ یہ بیس بیس برس سے پنڈی میں تعینات ہیں۔ وہیں کے وہ رہنے والے ہیں اور وہیں پر

ان کا اپنے دوستوں کے ساتھ راہ و رسم ہے ۔ میری گذارش ہے کہ انہیں وہاں سے تبدیل کیا جائے ۔ وہ کہتے ہیں تبدیل کرینگے لیکن جناب وہ تبدیل نہیں ہوتے ۔ میں جناب والا۔ اب صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک فلموں کا تعلق ہے وہ بعض لوگوں کی اجارہ داری ہے چونکہ ہم نے جنگ سے پہلے بھارت سے فلموں کی در آمد بند کر دی تھی تاکہ ہماری اپنی انڈسٹری ترقی پذیر ہو ان کا معیار انتہائی طور سے گر چکا ہے ۔ وہ اس قابل نہیں کہ انہیں دیکھا جائے۔ سنسر بورڈ میں ایسے اشخاص یا افسران ہیں جنہیں یہ معلوم نہیں کہ سنیما چیز کیا ہے ۔ مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہے کہ ان لوگوں کو سنیما کی ٹیکنیکل باتوں کا کچھ پتہ نہیں ۔ بیگمات ہیں یا افسران ہیں جن کی ٹیکنیکل کوالیفیکیشن نہیں ہے۔ اگر سنیما ہاؤسوں کی حالت بہتر ہو تو بیشک آپ ان پر چار گنا زائد ٹیکس عائد کردیں ۔ بشرطیکہ عوام پر ان کا بوجھ نہ پڑے ۔ سنیما کے مالکوں سے وصول کیجئے ۔ لیکن آپ ایک ایک سڑک پر سات سات آٹھ آٹھ سنیماؤں کی اجازت دے رہے ہیں معلوم نہیں وہاں کیا حالت ہوگی ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I would like to make a reply on behalf of the Finance Minister.

Sir, for the information of the House, I might submit that all the three classes of Cinema Houses have Stalls within their premises where refreshments are served, and even those are leased out. Monthly lease money of these stalls comes to more than Rs. 1,000 in the case of a first class cinema. This is the least Sir, it could be more. It is in my knowledge that in Hyderabad, the monthly lease money is Rs. 1,500. Now here all the tax that is to be imposed is Rs. 1,000 per year in the case of a first-class cinema. I think these cinemas are doing very well and this amount of money should not be grudged to the Government.

With regard to the criticism that the tax is not being collected, I might invite attention of the learned Members of this House, to clause 9 of this very Bill, which is :

> "If the person responsible for the payment of the tax under section 4 fails to pay or collect the tax as the case may be, he shall be liable to pay, in addition to the amount of full tax, a penalty not exceeding the amount of the tax payable."

Therefore, Sir, enough provision has been made for that eventuality.

So far as the grievances against the longer stay of the taxation inspectors is concerned, the Government will certainly look into it, and see that no officer is generally permitted to stay at a station for more than three years. If there are cases of stay of people for 10 years or more or 4 years or more, Government will certainly look into that as well.

This is, I think, a little tax and should not be grudged. This will go to help the finances of the province from an Industry which is making tons of money.

مسٹر سپیکر ۔ اخوند صاحب آپ نے لکھا ہے کہ یہ افسروں کی صوابدید پر ہے خواہ وہ owners پر لگا دیں یا Management پر لگا دیں ۔

Minister for Law : Which Sir ?

Mr. Speaker :

> "There shall be levied and collected a tax on cinemas payable by the owner or management . . ."

Minister for Law : Sir, some times the owner is not the manager ; he has leased it out.

Mr. Speaker : He is not management but the discretion is here.

Minister for Law : Sir, it is "as the case may be", the owner or the management. Of course, if the owner is made liable, he will charge from the management.

Mr. Speaker : In case of a particular cinema, there may be an owner as well as a management, two different persons. And it would be left at the discretion of the Assessing Officers to assess or levy the tax on the management or the owner.

Minister for Law : Sir, ".....by the owner or the management thereof.....", in case the owner is management, then there is no question of anybody else.

Mr. Speaker : Quite right.

Minister for Law : In case the owner is not management and still the owner is made liable, he can make good the amount from the management because after all it is their job to realise the tax.

Mr. Speaker : The Minister means to say that it would be at the discretion of the officers.

Minister for Law : Sir, it would be managed.

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I would like to supplement what the learned Law Minister has stated. Sir, this discretion on the part of the officers will be governed by the rules which would be framed under the Act.

Mr. Speaker : Govt. should keep it in mind while framing the rules."

I will now put the clause to the vote of the House. The question is :

That clause 4, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 5

Mr. Speaker : Clause 5.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اس کلاز کے ذریعہ موٹر وھیکلز ایکٹ کے تحت جو محصول عائد کیا گیا ھے اس میں اس طرح اضافہ کیا گیا ھے -

(i) Motor Vehicles used for the transport or carriage of goods and materials————Rs. 25.

یہ اس میں سرچارج ھوگا -

(ii) Motor Vehicles plying for hire and licensed to carry more than eight persons————Rs. 50.

جناب والا- آج کل حکومت کی یہ پالیسی ھے کہ وہ موٹر وھیکلز ایکٹ کے تحت بسوں کے لئے جو روٹ پرمٹ جاری کرتے ھیں ان کے متعلق یہ تصور کیا جاتا ھے جیسے وہ حکومت کی طرف سے ایک انعام یا تحفہ ھو - جس کسی کو چاھا دے دیا - حالانکہ موٹر وھیکلز ایکٹ کے تحت اس کے لئے ضابطہ قانون اور رولز بنے ھوئے ھیں - کہ اس ضمن میں حکومت کس طرح اپنے اختیارات کو استعمال کرے گی - مگر مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں کہ یہ روٹ پرمٹ زید کو دیں یا بکر کو دیں - قانون کے مطابق دیں - یا قانون کے خلاف دیں یہ ان کی اپنی خوشی ھے - میں ان لوگوں میں سے ھوں جو بسوں پر سفر کرتے ھیں اس لئے میں اس نقطہ نظر سے اس ایوان میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا - جناب والا - سب سے پہلی بات یہ ھے کہ میں نے اپنی زندگی میں آج سے تقریباً پینتیس سال پہلے جو حالات دیکھے تھے ان بس سروسوں کے حالات آج ان سے بدتر ھیں - اس زمانے میں بسیں بازاروں میں کھڑی ھوتی تھیں - ابھی یہ ایکٹ نافذ نہیں ھوا تھا - کوئی سواری آ جاتی

تو اس کی گٹھڑی ایک بس والا کھینچ لے جاتا اور سواری کو دوسرا بس والا کھینچ لے جاتا ۔ اور آج بھی بعینہ یہی حالت ہے ۔ جن نئی بسوں کو آپ روٹ پرمٹ دیتے ہیں نہ ان کے پاس اپنے بس سٹینڈ ہیں نہ مسافروں کے لئے آرام گاہیں ہیں نہ غسلخانے ہیں ۔ موٹر وہیکلز ایکٹ کے تحت جو بنیادی ضروریات مہیا ہونی ضروری ہیں وہ ان کے پاس نہیں ہیں ۔ جن لوگوں کو آپ روٹ پرمٹ دیتے ہیں ان کے پاس ایک لاری ہوتی ہے جسے وہ سڑک پر کھڑا کرکے بھرلیتے ہیں ۔ بس میں اتنی سواریاں ہوتی ہیں جس کا کوئی حد و حساب نہیں ۔ نہ یہ بسیں وقت مقررہ پر چلتی ہیں نہ کہیں وقت مقررہ پر پہنچتی ہیں ۔ سب سے خطرناک چیز ان کی اوور لوڈنگ ہے ۔ میں اکثر سیالکوٹ اور لاہور کے درمیان آتا جاتا رہتا ہوں ۔ ایک روز میں سیالکوٹ سے آ رہا تھا وہ بس ۴۲ سواریوں کے لئے منظور شدہ تھی مگر اکیس سواریاں اس بس میں زائد سوار تھیں ۔ صرف اکیس ۔ ٹریفک پولیس کے سپاہی کھڑے تھے اور بس کے اندر کھڑے ہوئے مسافروں کو دیکھ رہے تھے لیکن کوئی پوچھتا نہیں ۔ اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ روٹ پرمٹ بڑے بڑے بااثر لوگوں کو ملتے ہیں اور وہ اپنے اثر و رسوخ سے پولیس کو جانچ پڑتال سے روک دیتے ہیں ۔ وہ چیکنگ نہیں کرتے ۔ اگرچہ پولیس بھی اتنی آسانی سے کام نہیں دیتی ۔ ان کا کچھ اثر بھی کام کرتا ہے اور کچھ نذرانہ بھی ان کو ہر بس کے حساب سے یومیہ ملتا ہے ۔ اس لئے پولیس نہ صرف over load کرنے میں ان کی امداد کرتی ہے بلکہ over load کرنے سے چشم پوشی کرتی ہے زائد سواریاں بٹھانے سے حادثات بڑھ جاتے ہیں ۔ ایک دوسرے سے سواریوں کی تلاش میں آگے نکل جانے کی کوشش میں جو حادثات ہوتے ہیں یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے ۔

لاهور کے بس سٹینڈ کو لے لیجئے - جس زمانے میں متعلقه قانون بنا تھا اس وقت میں نے بڑی شدت سے اس کی مخالفت کی تھی آج اس قانون کو بنے ہوئے غالباً چار سال ہو گئے ہیں اور تین روپیہ فی بس بس سٹینڈ کی مالک یعنی کارپوریشن یومیہ وصول کرتی ہے - وہاں کبھی آپ جا کر دیکھیں کہ وہاں کیا حالت ہے - محترم وزیر صاحب تشریف فرما نہیں ہیں پچھلے سیشن میں انہوں نے وعدہ فرمایا تھا کہ بس سٹینڈ میں جا کر خود دیکھیں گے کہ حالات کیا ہیں - بارش کے موسم میں گھٹنوں تک کیچڑ ہوتا ہے - وہاں کوئی سایہ نہیں ہے - پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے - وہاں بس کے لئے سایہ تو کجا مسافروں کے لئے بھی وہاں سایہ نہیں ہے - اگرچہ ہزاروں روپیہ کی آمدنی کارپوریشن کو یومیہ ہوتی ہے - یہی حالت آپ کے گوجرانوالہ شہر کے بس سٹینڈ کی ہے - شہر سے تین میل بس سٹینڈ ہے - گوجرانوالہ سے لاهور کا کرایہ تو سوا روپیہ دینا پڑتا ہے لیکن شہر سے بس سٹینڈ کا کرایہ دو روپیہ دینا پڑتا ہے - یا کم سے کم وہ مسافر جو شہر سے تعلق نہ رکھتا ہو اس سے دو روپیہ لے لیتے ہیں اور جو شہر کا رہنے والا ہو اس سے ایک روپیہ لے لیتے ہونگے اس سے کم کیا کرایہ ہوتا ہوگا - جس روز بارش ہو جائے تو بس سٹینڈ کے اندر بس داخل نہیں ہو سکتی - وہاں دو روپیہ فی بس میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ ان سے وصول کرتی ہے - سیالکوٹ کی حالت یہ ہے کہ وہاں تین چار پرانی کمپنیوں کے اپنے سٹینڈ ہیں مثلاً جی - ٹی بس سروس - نیشنل ٹرانسپورٹ - ہمالیہ وغیرہ اس کے علاوہ باقی بس کمپنیاں جو راتوں رات موجودہ گورنمنٹ کی بدولت پیدا ہوتی ہیں ان میں سے اکثر گزشتہ دو تین سال میں یعنی پریذیڈنٹ الیکشن سے تھوڑا عرصہ پہلے یا بعد میں بنی ہیں - بازاروں

میں چلنے کے لئے راستہ نہیں ملتا ہے ۔ بعض سڑکیں جو ریلوے سٹیشن کو جاتی ہیں ان پر اکثر بسیں کھڑی ہوتی ہیں اور جو پیدل لوگ جاتے ہیں ان کو راستہ نہیں ملتا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ آپ ٹیکس ضرور لگائیں کیونکہ ٹیکس کے بغیر کوئی حکومت نہیں چل سکتی ۔ جن قوانین کا نفاذ حکومت کے ذمہ ہے ان کے فرائض منصبی میں ہے خدارا ان کی طرف بھی دیکھیں ۔ ہر بس میں سواری کے بیٹھنے کے لئے بہت کم جگہ ہوتی ہے ۔ میاں محمد یاسین صاحب وٹو سے گزارش کروں گا وہ میری طرح جسم کے ذرا بھاری ہیں اگر وہ کسی بس میں گھٹنے سیدھے کرکے بیٹھ جائیں تو جو مجھے کہیں گے میں ان کو انعام دینے کے لئے تیار ہوں ۔ لاریوں میں leg space مفقود ہے ....

ملک محمد اختر ۔ میں بیٹھ سکتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ گود میں بھی بیٹھ سکتے ہیں ۔ (قہقہہ)

خواجہ محمد صفدر ۔ جس قدر سواریوں کے لئے بس ہے اتنی ہی سواریاں اس میں بیٹھنی چاہئیں ۔ بسوں کی باقاعدہ چیکنگ ہو ۔ کوئی بس زائد سواریاں نہ لاد سکے ۔ کسی بس کو روٹ پرمٹ نہ دیا جائے جب تک اس کے متعلق یہ نہ دیکھ لیا جائے کہ اس کے پاس مسافروں کی آسائش کے لئے کوئی بس سٹینڈ ہے رولز میں تو تحریر ہے کہ بس سٹینڈ کے بغیر روٹ پرمٹ نہ دیا جائے ۔ روٹ پرمٹ چاہے زید کو دیں یا بکر کو دیں ہمیں اس سے غرض نہیں لیکن قانون کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں اور موجودہ افراتفری سے لوگوں کو نجات دلائیں ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - جناب قائد محترم نے اس کے متعلق بہت کچھ عرض کیا ہے - میں اپنی ذاتی معلومات کی بناء پر کچھ ایسے پہلو تھے جو تشنہ رہ گئے ہیں ان کی طرف توجہ دلاتا ہوں - عرض یہ ہے کہ موٹر وہیکل ایکٹ میں ایک دفعہ جس کے تحت روٹ پرمٹ دینے کے لئے پہلے سروے کرنا ضروری ہوتا ہے - میں نے اس اسمبلی میں متعدد بار سوال کئے اور پتہ چلا کہ حکومت سروے کرائے بغیر اور ضرورت کا تخمینہ لگائے بغیر لوگوں کو روٹ پرمٹ دیتی ہے - اور سب سے بڑی زیادتی یہ ہو رہی ہے اور یہ آپ کے علم میں بھی ہوگا کہ حکومت سے روٹ پرمٹ حاصل کئے بغیر بہت سی لاریاں چلتی ہیں- ساتھ ہی ساتھ مجھے شدید اعتراض اس بات پر ہے کہ مسافروں کی تکالیف تو وقتی ہوتی ہیں ان کو برداشت بھی کر لیا جاتا ہے لیکن حادثات کی سب سے بڑی وجہ ضرورت سے زیادہ روٹ پرمٹ جاری کرنا ہے - دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ سڑکوں کی جو دیکھ بھال یا سڑکوں کو ضرورت کے مطابق چوڑا کرنے کو قطعی طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے - میرے نقطہ نظر سے حادثات میں روز افزوں اضافہ کی اہم وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے -

جناب سپیکر - جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے خصوصی طور پر مسافر گاڑیوں کے بارے میں ذکر کیا ہے - یہ ٹیکس ٹرکوں پر بھی لگایا جاتا ہے - میں جناب احمد سعید کرمانی صاحب کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرواتا ہوں - مجھے بہت سے ڈرائیور اور ٹرکوں کے مالکان سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے رشوت ستانی کی انتہا یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے لاہور سے پشاور تک ٹرک لے جانا ہو تو بیسیوں

جگہوں پر رشوت دینی پڑتی ہے ۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ جب میں رشوت کا نام لیتا ہوں تو جناب خان غلام سرور خان صاحب مجھ سے خفا ہوں گے کہ میں یہاں ہر وقت رشوت کی باتیں کرتا ہوں ۔ میں ان سے معذرت کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ آپ کے دور اقتدار میں رشوت کے علاوہ ملتا ہی کچھ نہیں ہے ۔ اب ہم کریں تو کیا کریں خدا معلوم اس میں میرا قصور ہے یا آپ کا .....

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے کہا ہے کہ مجھے رشوت کے سوا کچھ نہیں ملتا ہے ۔ یہ تو رشوت نہیں لیتے ہیں ۔

وزیر مال ۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ اس کا جلد از جلد قلع قمع ہو ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ پہلے لوگوں کو شکایت ہوتی تھی کہ حکومت بعض افراد کو سیاسی مصلحتوں کی بنا پر یا نوازنے کے لئے یا سیاست دانوں کو نوازنے کے لئے روٹ پرمٹ دیتی تھی ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں اور جناب کرمانی صاحب اس چیز کا اعادہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائیں گے کہ سابقہ حکومتیں بھی یہ گناہ کرتی رہی ہیں یا سابقہ حکومتیں کرتی تھیں جن کو میرے بڑے بھائی کی ہمدردیاں حاصل تھیں ۔ لیکن موجودہ حکومت نے اس میں ایک بڑا اہم قدم اٹھایا ہے پہلے تو روٹ پرمٹ سیاستدانوں کو ملتے تھے اب پیروں کو بھی روٹ پرمٹ ملنے لگے ہیں...

Mr. Speaker : No repetition of arguments.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میرا اندازہ یہ ہے کہ ہماری حکومت یہ پیروں کو روٹ پرمٹ اس لئے جاری کرتی ہے تاکہ وہ اشخاص جو پیروں کی بسوں میں سفر کریں گے - اگر کسی حادثے کا شکار ہو جائیں تو لازمی طور پر وہ بغیر ٹکٹ جنت میں چلے جائینگے کیونکہ بس پیروں کی ہوتی ہے - انہوں نے سیاستدانوں کے علاوہ پیروں کا نیا طبقہ ٹرانسپورٹ کے کاروبار میں پیدا کیا ہے - میرے نزدیک اگر حکومت یہ واجبات یا محصولات وصول کرنا چاہتی ہے یہ بخوشی وصول کرے لیکن اس کے لئے لازمی ہے کہ موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعات مد نظر رکھتے ہوئے سڑکوں کی حالت کو بہتر بنانے اور روٹ پرمٹ جاری کرنے کے طریقہ کو ملکی حالات کے پیش نظر اور اس میں کچھ نہ کچھ انسانی اور اخلاقی قدروں کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری کرے- جو کچھ حکومت چاہتی تھی، کرتی رہی ہے اگر اس کی ساری کہانی اس ایوان میں بیان کی جائے ہو سکتا ہے کہ جناب وزیر موصوف اسے برداشت نہ کر سکیں ، اس لئے میں محض اتنی معروضات پر ہی اکتفاء کروں گا -

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور - ۲)- جناب سپیکر- میں اس ٹیکس کی مخالفت کرتا ہوں اور وہ ان وجوہات کی بناء پر کہ ہماری حکومت ہر طبقے میں ہر پہلو سے پھیل گئی ہے اور اس وجہ سے ہماری حکومت کو ٹیکس وصول کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ ٹیکس وہ وصول کرے جس کے پاس نظام صحیح ہو اور یہاں نظام کی حالت یہ ہے کہ یہ لاہور شہر مغربی پاکستان کا دارالخلافہ ہے اور امید ہے کہ آپ میری بات پر اعتبار کریں گے کہ یہاں پر ٹریفک کی یہ حالت ہے کہ یہاں ٹیکسی والے اپنے حق سے دگنا کرایہ

وصول کرتے ہیں، ورنہ اس ٹیکس کا اثر تو غریب لوگوں پر پڑتا ہے اور جو لوگ بااثر ہیں ان کی بسیں تو بغیر روٹ پرمٹ کے چلتی ہیں اس لئے ان پر اس ٹیکس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ جو لوگ ٹیکس وصول کرنے والے ہیں ان کی شرح بھی مقرر نہیں ہے کہ وہ ایک تہائی کھائیں یا ایک چوتھائی کھائیں ۔ تو پہلے آپ ان کی اصلاح کریں اور بعد میں ٹیکس لگائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب ۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ ایک چیز لانا چاہتا ہوں۔ کلاز نمبر ۵ سب کلاز (i) میں یہ ہے کہ :

"Motor Vehicles used for the transport or carriage of goods and materials."

اس میں غالباً ایگریکلچر کی ٹرالیز اور ٹریکٹر بھی آئیں گے ۔ تو اگر گورنمنٹ ان کو exempt کرنا چاہے، تو رولز بناتے وقت اس چیز کا خیال رکھیں ۔

وزیر خزانہ ۔ بہت اچھا جناب ۔

Mr. Speaker : I will put the clause to the vote of the House. The question is —

That clause 5 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 6.

Mr. Speaker : Clause 6.

Minister of Finance : There is an amendment of Malik Akhtar.

Mr. Speaker : That amendment is out of order.

ملک محمد اختر ۔ چونکہ میں نے مختلف نظریے سے اسے پیش کیا ہے اور وہ یہ کہ یہ مرکزی قانون سے مطابقت نہیں رکھتا اس لئے آپ مجھے اس پر بات تو کر لینے دیجئے ۔

Mr. Speaker: The Member can oppose the clause but this amendment is obviously out of order.

وزیر خزانہ ۔ آرٹیکل نمبر ۴۷ ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ مجھے کہہ لینے دیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بیشک تقریر کریں لیکن آپ کی اطلاع کے لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے جو ترمیم دی ہے وہ out of order ہے لیکن آپ اگر اس کلاز کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو آپ تقریرفرما سکتے ہیں ۔ اور آپ کی ترمیم اس لئے بھی out of order ہے کہ negation of clause کی ترمیم نہیں دی جا سکتی ۔ لیکن اس کے باوجود چونکہ آپ کو یہ حق ہے کہ آپ کلاز کی مخالفت کر سکتے ہیں اس لئے آپ اس پر تقریر فرمانا چاہیں تو آپ کو اس کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔

ملک محمد اختر (لاہور-۲)۔ جناب سپیکر۔ مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ دفعہ ۶ کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ آئندہ سال ریلوے کے کرایوں اور باربرداری پر جو ٹیکس لگایا جائے گا اور جو کہ شیڈول نمبر ۲ کے مطابق ہوگا اور اس شیڈول کے مطابق فرسٹ کلاس پر پچاس پیسے، سیکنڈ کلاس پر پچیس پیسے ، انٹر کلاس پر بارہ پیسے اور تھرڈ کلاس کے ٹکٹ پر چھ پیسے ٹیکس لگایا گیا ہے ۔

تو میں نہایت دکھ درد کے ساتھ اپنے وزراء صاحبان کی خدمت اقدس میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب متعلقہ سیکرٹری ان کے سامنے ایسی تجاویز رکھتے ہیں تو کیا وہ اُن کی calculation کو بھی دیکھتے ہیں کہ یہ تین پیسے ، دس پیسے یا پچاس پیسے کا جو ٹیکس ہے ان سے عوام پر کس قدر اثر پڑتا ہے ۔

جناب والا ۔ اس ٹیکس کا آغاز یکم جولائی ۱۹۶۲ء سے کیا گیا اور چوالیس لاکھ روپے سالانہ کے حساب سے اب تک ہم کم و بیش دو کروڑ بیس لاکھ روپے اس سرچارج کی شکل میں عوام سے وصول کر چکے ہیں ۔ میں ان تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ آج میں ریلوے کے حالات کے متعلق کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا ، لیکن صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ جو سرچارج لگایا ہے ۔ اس کا وقت گزر چکا ہے ۔ میری مراد ۱۹۶۲ء کے Presidential Order No. 33 کی دفعہ ۸ سے ہے جس کو اغلباً آئین کی دفعہ ۲۳۲ کے تحت جب ریلوے transfer کی گئیں تو کچھ شرائط پریذیڈنٹ نے لگائیں اور Presidential Order کی دفعہ ۸ کے تحت ریلوے کو transfer کرتے وقت پریذیڈنٹ صاحب نے دفعہ ۸ میں یہ حکم فرمایا ۔

Section 8 of the Presidential Order No. 33 of 1962 :

> "The Provisions of the Separation Convention shall, until modified by the Provincial Government, apply mutatis mutandis to regulate the separation of the Railway finances from the General finances of the Province, and the Provincial Government shall, before the commencement of financial year, present to the Provincial Assembly a separate Railway Budget of the estimated receipts and expenditure of the Railway for that year,"

جناب والا۔ میں تو صرف ٹیکنیکل بات کرتا ہوں اور اگر کہیں پر کوئی کوتاہی ہو تو اس کی نشاندھی کر دیتا ہوں لیکن جناب وزیر ریلوے اس سرچارج کو جو کہ معمولی سرچارج نہیں ہے کیونکہ یہ چوالیس لاکھ روپے کا سرچارج ہے یہ بڑا بھاری ٹیکس ہے جو کہ آپ قانونی طور پر نہیں لے سکتے ہیں کیونکہ اس فنانس بل میں صوبائی بجٹ اور ریلوے کے بجٹ کو Presidential Order کے تحت یکجا نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ اب وہ یہ کہیں گے کہ فنانس ایکٹ کے تحت انہیں اختیارات ہیں تو اس سلسلے میں میں محترم وزیر خزانہ کی توجہ آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۳۴ کی طرف دلاتا ہوں

"When a Provincial Law is inconsistent with a Central Law, the latter shall prevail, and the former shall, to the extent of the inconsistency, be invalid."

یہ تو inconsistency ہوگئی ۔ یہ چوالیس لاکھ روپیہ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ خود ہی کہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ نظریے کی بات ہے ۔ آپ داد دیجئے کہ کہاں سے میں دور کی کوڑی لایا ہوں اب آپ اسے مانیں یا نہ مانیں، اس کا آپ کو اختیار ہے ۔

جناب والا ۔ Presidential Order No. 33 of 1962 ایک مرکزی قانون ہے اور یہ فنانس بل ۱۹۶۷ء جسے آج ہم پاس کر رہے ہیں یہ ایک صوبائی قانون ہے اور مرکزی قانون یہ کہتا ہے کہ آپ ایک بجٹ بنائیں ۔ کیا یہ چوالیس لاکھ روپے ریلوے بجٹ کا حصہ نہیں ہے، یہ صوبائی بجٹ کا حصہ کس طرح بن جاتے ہیں ۔ جناب والا۔

میں اس سے زیادہ بات نہیں کرنا چاھتا کیونکہ اسے شاید گیارہ بجے تک پاس ھونا ھے۔ میں نے deletion clause اس لئے دی تھی کہ میں جناب وزیر خزانہ سے درخواست کروں کہ جب وہ آج consolidated جواب دیں ، تو اس وقت اس قانونی نکتہ کا جواب بھی دیں کیونکہ کہیں کل کو ایسا نہ ھو کہ کوئی شخص رٹ کر دے اور پھر سارے کا سارا مسئلہ یونہی رہ جائے اور میں نے اسی لئے یہ ترمیم دی تھی کہ اس کلاز کو delete کر دیا جائے کیونکہ میری نظر میں اس کا کوئی قانونی جواز نہیں ھے ۔ ریلوے بجٹ کے دوران میں اس کے لئے قانونی جواز ھو سکتا تھا ۔ آپ اس وقت جس قدر بھی چاھتے، ھو سکتا تھا لیکن آج کے لئے اس کا کوئی جواز نہیں ھے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان)۔ جناب والا۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس پوائنٹ پر ملک اختر صاحب اچھے خاصے confused معلوم ھوتے ھیں ۔ جو روپیہ ریلوے fares اور freight پر لگے گا وہ صوبائی حکومت کی طرف سے ھے اور ریلوے بجٹ میں شامل نہیں کیا گیا ۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ھے تقریباً ۱۹۶۵-۶۶ کو جو figures ھیں وہ -/۴۷۵۱۵۰۴ روپیہ ھےجو اکٹھا کرکے صوبائی حکومت کی تحویل میں دے دیا گیا ھےاور ڈویلپمنٹ فنڈ میں جاتا ھے ۔ جس کے متعلق قائد ایوان نے اختر صاحب کو بتایا تھا کہ ۱۴۰ کروڑ کی رقم اور ٹوٹل ۱۹۷ کروڑ کی رقم ڈویلپمنٹ کے کاموں پر خرچ کی جا رھی ھے۔ جس طرح صوبائی حکومت کے دوسرے ٹیکس ھیں اسی طرح ڈویلپمنٹ سیس ھے اور جو روپیہ وصول کیا جائے گا وہ ایک کروڑ کے قریب ھوگا ۔

اختر صاحب ہمیشہ confused رہے ہیں اور رہیں گے ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اپنی طرف سے ریلوے جو کچھ وصول کرے گی وہ مسافروں اور ادنیٰ ملازمین کو سہولتیں مہیا کرنے اور ان کی بہتری کے لئے صرف کرے گی ۔ ڈویلپمنٹ ٹیکس صوبائی ٹیکس ہے اس کا صوبہ کے عوام کی بہبودی کے لئے اور ڈویلپمنٹ کے لئے خرچ کیا جانا مقصود ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That clause 6 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 7

Mr. Speaker : Now, we come to clause 7.

The question is—

That clause 7 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 8

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

May I move my amendment, Sir ?

Mr. Speaker : Both the amendments are out of order.

ملک محمد اختر ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اب پھر consolidation کے سلسلہ میں یہ کیا پاورز لینا چاہتے ہیں ۔ پاورز یہ لینا چاہتے ہیں ۔

"Government may by an order, notified in the official Gazette, exempt any Sugar Mill or all Sugar Mills in any specified area from the payment of the whole or any part of the cess under this Section."

جناب سپیکر ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آرٹیکل ۹۰ کے تحت ایسے اختیارات حکومت کو نہیں دے جا سکتے ۔

جناب والا ۔ میری مراد یہ ہے کہ میں مختصر طور پر عرض کروں گا اگرچہ اس میں بڑی لمبی بحث ہو سکتی ہے لیکن میں صرف اشارے ہی کروں گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر آپ سمجھیں تو ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ ٹیکسوں کو چھوڑنے کا مسئلہ ہے ۔ آرٹیکل ۹۰ یہ کہتا ہے ۔

"No tax shall be levied for the purposes of a Provincial Government except by or under the authority of an Act of the Provincial Legislature."

جناب سپیکر ۔ میں زیادہ بحث نہیں کرتا ۔ صرف اس قدر عرض کروں گا کہ ٹیکس لگانے کا یہ طریقہ ہے جیسا کہ گورنر صاحب اس فنانس بل کی دفعات کے یہاں پاس ہونے کے بعد اس کی consent دیں گے پھر یہ ٹیکس لگے گا ۔ میری مراد یہ ہے کہ ٹیکس کے لگانے یا اسے repeal کرنے کے لئے General Clauses Act کی دفعات موجود ہیں میں ان کو quote کر کے ایوان کا time consume نہیں کرنا چاہتا ۔ ٹیکسوں کے لگانے کی یہ شرائط ہیں کہ نہ تو خود گورنر صاحب کر سکتے ہیں نہ اسمبلی کر سکتی ہے بلکہ Provincial Legislature کر سکتا ہے ۔ یہاں اس کی approval کے بعد گورنر صاحب consent دیں گے ۔

"Government may by an order, notified in the official Gazette, exempt any Sugar Mill or all Sugar Mills in any specified area from the payment of the whole or any part of the cess under this Section."

اس کے علاوہ اگر وہ کچھ اور کہیں گے تو وہ اپنی argu-ments کو negative کر جائیں گے۔ اس سلسلہ میں میں یہ بھی عرض کروں گا کہ cess does not mean a tax مجھے خوشی ہوگی اگر وہ یہ کہیں کہ انہوں نے سیس کے نام پر ۴۰ ٹیکس لگائے ہوئے ہیں اور گران قدر رقوم حاصل کر رہے ہیں ۔ یہ ایک ٹیکنیکل سی بات ہے ۔ اس لئے میں اس کے اندر ہی رہنا چاہتا ہوں ۔ مجھے صرف یہ بتایا جائے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کس طرح سے competent ہے کہ اپنے اور گورنر صاحب کے اختیارات consolidated form میں delegate کرے اس کے لئے تو یہ ہے کہ Government means Secretary to Government میں نے ایک ترمیم اس کلاز کو delete کرنے کے لئے move کی تھی ۔ اور یہ کہا تھا کہ آپ یہ پاس نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ultra vires ہے ۔ اس سلسلہ میں ایک مثال دوں گا ۔ پچھلی دفعہ Sugar cane cess میں چار آنے فی من رعایت دی تھی ۔ جس سے اگر میں مبالغہ نہ کروں تو کم و بیش ۵ کروڑ روپیہ کا نقصان کاشتکاروں کو ہوا تھا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ایسے کئی instances کے ہوتے ہوئے factual اختیارات یہ نہیں ہیں اور آئین کی رو سے delegation of powers یعنی اختیارات کسی کو تفویض نہیں کئے جا سکتے۔

مسٹر نثار محمد خان (پشاور ۔ ۵) ۔ جناب والا ۔ یہ لفظ جو سیس کا استعمال کیا گیا ہے یہ بڑا تشویشناک ہے ۔ اور میں اسے oppose کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ سابقہ فرنٹئیر صوبہ میں تین

شوگر ملیں تھیں - چار سدہ شوگرمل - پریمئیر شوگرمل اور فرنٹئیر شوگرمل- ان پر raise 'voluntary Sugar cane cess کیا گیا- اس میں آدھا زمینداروں کا حصہ تھا اور آدھا شوگر ملوں کا - پچھلے سال گنے کے season میں مل والوں اور زمینداروں کی بڑی تباہی ہوئی جس کے لئے میں یہ کہوں گا کہ یہ سب حکومت کی غلط پالیسی کی وجہ سے ہوئی ہے - اگر حکومت بر وقت کوئی قدم اٹھاتی تو مل والے اور کاشتکار تباہی کا شکار نہ ہوتے - گورنمنٹ نے محسوس کیا ہے اور یہ سیس اس لئے لاتے ہیں کہ شوگر ملوں کو جو خسارہ یا کمی ہوئی ہے اس کو پورا کیا جائے - اس ضمن میں میں یہ بھی عرض کروں گا کہ شوگر کین سیس کی سالانہ رقم تقریباً ایک کروڑ روپیہ بنتی ہے - ایسا نہ ہو کہ ملوں کو کم کردیں اور زمینداروں کو ترجیح دے دیں -

جناب والا - جس طرح میں پہلے عرض کرچکا ہوں اگر ہم مرکزیت کے مرض میں مبتلا نہ ہوتے تو یہ روپیہ جو جمع کیا گیا ہے ہمارے علاقہ کی سڑکوں کی repairs پر صرف ہوتا تو ہمیں کوئی گلہ شکوہ نہ کرنا پڑتا لہذا میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ شوگر کین سیس اس مد کے اندر ملوں کی کمی کا باعث بنے -

Mr. Speaker : Kirmani Sahib—By virtue of the provisions of sub-section (5) which is going to be added in Section 12 of the West Pakistan Finance Act, 1964 the Government is having powers of exempting any Sugar Mill from the payment of the cess which was levied under Section 12 of the said Act. In sub-section (2) of section 12 of the Finance Act, 1964 the incidence of the cess was to be shared equally by the Sugar Mill and the person selling the sugarcane to the

Mill, but in this provision, no provision has been made for exempting the growers or the sugarcane cultivators.

Minister for Finance : This aspect was brought to our notice, and as a matter of fact, the payment is made by the mill owners even on behalf of the growers.

Mr. Speaker : The Minister means to say that if the Government will exempt the mill, growers will automatically be exempted. This is the intention.

Minister for Finance : That's right.

Mr. Speaker : Then let it be on the record that if the Government will exempt the mill, then growers or cultivators will automatically be exempted.

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : If he so desires.

Mr. Speaker : If the Minister so desire.

Minister for Finance : Yes, Sir.

Mr. Speaker: But that is not the intention. If the Government exempt a particular mill, that means they desire that a particular mill be exempted and if they exempt a mill, then automatically the growers will be exempted.

Minister for Finance : Sir, the power is being taken by this Bill to enable the Government to exempt the mill-owners alone as well as the mill-owner and the growers. This is the possibility. We will take care of this aspect of the matter whil[e] framing the rules under the act.

Malik Muhammad Akhtar : Let them undertake and amend it.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is :

That clause 8 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 9

Mr. Speaker : Clause 9.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Mr. Speaker : The first amendment is by Malik Muhammad Akhtar ; that is ruled out of order. Next amendment by Malik Muhammad Aslam ; please move.

Malik Muhammad Aslam : Sir, I beg to move :

That in clause 9 of the West Pakistan Finance Bill, 1967 for the word "full"occurring in line 4 the word "such" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 9 of the West Pakistan Finance Bill, 1967, for the word "full" occurring in line 4, the word "such" be substituted.

I think there is no opposition to this amendment. The question is :

That in clause 9 of the West Pakistan Finance Bill, 1967, for the word "full" occurring in line 4, the word "such" be substituted.

The motion was carried.

Does Malik Muhammad Akhtar want to oppose this clause ?

Malik Muhammad Akhtar : Certainly Sir.

جناب سپیکر۔ یہ کلاز ۹ ہے ۔ اس کے مطابق

"If the person responsible for the payment of the tax under section 4 fails to pay or collect the tax as the case may be, he shall be liable to pay, in addition to the amount of full tax, a penalty not exceeding the amount of the tax payable."

جناب والا ۔ Finance Act کے تحت سال رواں میں کم و بیش ۵۴ کروڑ کی estimated انکم ہوئی ہے جو انہوں نے گھٹا کر دکھائی ہے اور اب مزید ٹیکس بڑھایا جا رہا ہے کیونکہ میں گذشتہ سال کی فیگرز دے رہا ہوں ۔ آپ یہ اندازہ فرمائیے یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ٹیکس دینے میں کوتاہی کرے گا تو اس سے اتنی ہی پینلٹی وصول کی جائے گی جتنا کہ ٹیکس واجب الادا ہے ۔ یا جتنا ٹیکس ادا کرنے کے لئے وہ ذمہ دار قرار دیا جائے گا ۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی لکھ دی گئی ہے کہ جو شخص collection کے لئے لگایا جائے (اگر میں غلط نہیں سمجھا ہوں) تو ان کی مراد یہ ہے

"... .....person responsible for the payment of the tax fails to pay or collect the tax as the case may be,....."

یعنی جو ان کی collection ایجنسیز ہیں ۔ اور میں یہ بھی نہیں سمجھا کہ گورنمنٹ کی کوئی ایجنسی ایسی ہوگی جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے :-

"... or fails to collect....."

اس کا کیا مطلب ہے ؟ کیا یہ گورنمنٹ کے افسر اپنی جیب سے جرمانہ ادا کریں گے۔ یا اگر ٹیکس payer ہی جرمانہ ادا کرے گا تو گورنمنٹ کا افسر

"if he fails to collect....."

تو یہ ادائیگی کے ذمہ دار ہو جائیں گے اس کے بعد اگر کوئی ایسا آدمی

"if the person responsible for the payment of the tax"

چلئے اگر کسی نے fraud کیا تو یہ ایک responsible person پر پینلٹی ڈالیں گے ۔ لیکن

"or collect the tax"

کا کیا مطلب ہے ۔ اس سے دو خدشات ہیں ایک تو یہ کہ ٹیکس collecting ایجنسی پینلٹی کی liable ہو جائیگی اور گورنمنٹ کے افسران ۵۴ کروڑ روپے اپنی جیب خاص سے ادا کریں گے ۔ یا اگر گورنمنٹ کے افسر collect نہیں کرتے تو پھر بھی وہ شخص جو ٹیکس ادا کرنے کے لئے آمادہ ہے اس پر ۱۰۰ فی صد پینلٹی ڈالی جائے گی ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ جناب والا ۔ دوسرا اعتراض مجھکو یہ کرنا ہے کہ پینلٹی کی رقم بجلی کے صارفین ۔ ٹرمینل ٹیکس کے ادا کرنے والے اور واٹر ریٹ ادا کرنے والوں سے ۱۰ فیصد لی جاتی ہے ۔ عام حالات میں اگر وقت پر بل ادا نہ کیا تو ۱۰ فیصد پینلٹی پڑ جاتی ہے لیکن یہاں پر ۱۰۰ فیصد پینلٹی کیوں رکھی گئی ہے ۔ میں جناب والا۔ زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ یہ دھندا گیارہ بجے ختم ہوتا ہے ۔ میں صرف ٹیکنیکل باتیں کر رہا ہوں اگر اس کے merit پر آگیا تو پھر داستانیں چھڑ جائیں گی ۔ اور میں داستانیں نہیں چھیڑنی چاہتا ہوں میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ technically کیا یہ درست ہے ؟

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ آپ سیکشن ۹ کو پڑھئے گا ۔

"If the person responsible for the payment of the tax under section 4 fails to pay or collect the tax as the case may be,"

Mr. Speaker : Collect the tax.

ملک محمد اختر ۔ ٹیکس کے collection اور اس کی جتنی ایجنسیز ہیں یا جتنے اہلکاران ہیں وہ تمام taxable ہو جائیں گے اور اگر وہ ادا نہیں کر سکیں گے تو کرمانی صاحب سے لیا جائے گا ۔

Minister for Finance : Sir, we have now to see what is section 4. Section 4 says :

"There shall be levied and collected a tax on cinemas payable by the owner or management thereof at the following rates..."

So the collection has to be done by the cinema owners or the management.

Mr. Speaker : Tax will be levied and collected by the Govt. and that will be paid by the cinema owners. In section 4 it is stated that there shall be levied a tax on cinemas payable by the owner. The owner will pay it; the owner will not collect it. He is not going to collect any tax.

غلطی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ پرانا ٹیکس جو تھا....

Minister for Basic Democracies : Sir, may I also say something. Sir, this is to be collected by the cinema-owners because this tax will be levied on the tickets The cinema-owners will collect and then pay it to the Government.

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir, that is not to be levied on the cinema tickets ; this is a lump sum tax.

مسٹر سپیکر ۔ ٹول فیس جو تھی اس کو آپ نے فائننس ایکٹ میں exempt کر دیا ہے جو اس ٹیکس کا پرانا reference تھا اس reference سے اگر دیکھا جائے تو یہ ٹیکس صحیح ہے ۔ اب چونکہ یہ حذف ہو گیا ہے اور صرف ایک سیکشن ہے تو میرے خیال میں payment of tax کا لفظ آنا چاہئے ۔ یہ ٹیکسز relate کرتے ہیں پہلے پراویژن کو اس کے متعلق ذرا آپ غور فرما لیجئے ۔

Minister for Finance : This matter was discussed threadbare, inter-se by our colleagues. The view that is being advanced by Mr. Yasin Wattoo is that the cinema people whatever they pay to the government they pay after collecting from some people. Obviously they collect this money from the cinema goers.

Mr. Speaker : One thousand, five hundred or one hundred rupees—they don't collect it from the cinema-goers.

Minister of Finance : I think, Sir, they will arrange their affairs in such a way and they will distribute this amount in such a way that they will raise their ticket money. They will increase the charges correspondingly after taking in view the number of cinema-goers to each cinema, they will keep in view the average and then they will increase their charges. After collecting that charge from the cinema-goers they will make the payment to the Government.

Mr. Speaker : What is meant by 'levied and collected.' You will levy the tax.....

Minister of Finance : Sir, we will levy it and they will collect it.

Mr. Speaker : The Government will levy it and then the Government will collect it. Thus it will be performing both functions.

Minister of Finance : In that sense that is true. What we intend to do is that it will be levied on the cinemas and they will collect it from the cinema goers and then after collecting the amount they will make payment to the Government.

Mr. Speaker : The position is that Section 9 of the Finance Bill 1966 says that if a person who is responsible for the payment of the tax or toll under Section 4 or Section 7 or for the collection and payment of a toll under Section 6 fails to pay or collect the tax or toll.

اگر وہ ادائیگی کر دے مگر اس کو اکٹھا کرنے میں وہ ناکام ہوں تو پھر بھی وہ قابل مواخذہ ہو جائیں گے۔

.....or collect the tax or toll as the case may be he shall be liable to pay a penalty not exceeding.....so much———so much.

Minister of Finance : Sir, Section 9 says :

"If the parson responsible for the payment of the tax under Section 4 fails to pay or collect the tax as the case may,....."

He has to collect it from the persons who visit his cinema. He shall be liable in addition to the amount of such tax not exceeding the amount of the tax payable.

It says : "tax payable." "not exceeding the amount of the tax payable." That clears the position ?

Mr. Speaker : That is clear.....

تو جو قابل ادائیگی ہوگا وہ ٹھیک ہے اور جو اس کو اکٹھا کرے گا وہ اس کے جمع کرانے کا بھی ذمہ دار ہوگا۔

".....responsible for the payment of the tax under Section 4 fails to pay or collect the tax as the case may be,"

The Minister means to say there are two things : first is the payment of the tax and the other is the collection of the tax.

Minister of Finance : Yes, Sir, that is it.

Mr. Speaker : If he does not pay even then he is liable and if he does not collect even then he is liable.

Minister of Finance : Because, Sir, we want that he should collect the tax so that he may easily pay it

مسٹر سپیکر ۔ اگر ہم اس کو ان معنوں میں لیں تو ٹھیک ہے ۔

If the person responsible for the payment of the tax under Section 4 fails to pay or collect the tax, even then he would be liable.

Minister of Finance : Normally he will not pay unless he collects. So this facility has been provided that you have to pay only after collecting it. The first step that he has to take is that he has to collect it and the second step after the collection is to make the payment.

Mr. Speaker : But the Section as it stands now says : that if he does not pay the tax or collect the tax, as the case may be, he shall be liable to pay a further sum..... so on..... Supposing he pays the tax to the Government but he does not collect it, even then he is liable for the similar amount.

Minister of Finance : Sir, it is a question of interpretation. I don't think the interpretation would be so harsh and so unreasonable that if a cinema owner or the management pays the tax and then they are told that you have paid the tax but since you have not collected it from your customers therefore you will be liable.

Mr. Speaker : What is the harm if the Minister makes it like this : "If the person responsible for the payment of the tax under Section 4 fails to pay the tax he shall be liable to pay..." so much, so much.

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : But if he does not collect the tax ? He collects and pays. Is it not the process, Sir ?

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir. (*interruptions*)

Mr. Speaker : So far as this tax is concerned I agree with Khawaja Sahib.

خواجه محمد صفدر - اس ٹیکس کے اکٹھا کرنے کا سوال نہیں -

Mr. Speaker : The Government are not concerned with his collection. They have to charge a lumpsum amount,

خواجہ محمد صفدر - یہاں collection کا سوال ہی نہیں -

Minister of Finance : That is his internal arrangement. (*interruptions*).

Minister of Agriculture : My point was slightly different. I said, there are two parties under Section 4 as it has been amended—either owner or management. Now, it may be levied from either of the two. If it is levied from the management then he is to collect it from the owner or vice-versa. So, it will be an omnibus clause to safeguard a contingency of this type.

مسٹر سپیکر - میں اسے نہیں سمجھ سکا -

Minister of Agriculture : There are two parties. One is the owner or the management. You are right, Sir, that in this tax there is no third party as the cinema goer who will pay the tax. Now the arrangement between the two can be that this tax will be paid either by the owner or the management.

Mr. Speaker : Will the Government depend upon their arrangement ?

Minister of Agriculture : Because we have mentioned "owner or management".

Mr. Speaker : They will levy the tax either on the owner or management.

Minister of Agriculture : That is true. There might be some arrangement between them and they say that we have not collected from them.

Mr. Speaker : Then the Government will ascertain from each and every cinema owner.

Minister of Agriculture : It is not to ascertain. But should a contingency of this type arise in which there is an arrangement of this nature. It caters for a need which we have rightly described as of an exceptional character. It simply caters for a need of that type and this Section is intended to be put on the Statute for this contingency which may not happen, you are right, but should it happen then there will be fool-proof law and there will be no lacuna therein.

Mr. Speaker : But does the Minister think that by using the words "or collect the tax" there would be no lacuna and it would be a correct section. I think it will be more confusing and ambiguous.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir.

Mr. Speaker : This is upto the Government. They have to decide it. If these words remain here then according to the interpretation of Malik Akhtar.—I think there is some force in that argument—even their Officcers can be penalised, who do not collect the tax because the collection of the taxes is the responsibility of the officers of Government.

Minister of Agriculture : Undoubtedly the officers have to collect it but we are saying "person" and in this the officer is not involved.

Mr. Speaker : "If the person responsible for the payment of the tax under section 4 fails to pay" he is the owner, "or collect the tax as the case may be," the officer would be the person who would be collecting the tax.....

Minister of Agriculture : In the word "person" do you include the Officer ?

Mr. Speaker : Of course, why not ?

Minister of Agriculture : I don't think "person" has been defined in that context anywhere.

Mr. Speaker : "Person" has not been defined but after all he is a person,

Minister of Agriculture : He is. "Person" has been defined in the General Clauses Act.

Mr. Speaker : It does not mean that Government Officers are not persons.

Minister of Agriculture : They are. But persons have to be interpreted under the law, according to the General Clauses Act or according to the definition given under any particular Act. No definition has been given here. Under the General Clauses Act person does not include an officer.

Mr. Speaker : Why not ?

ملک محمد اختر - جناب والا - میں صرف یہی کہتا ہوں -

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

Minister of Finance : If I have not misunderstood it and if I have understood it correctly your good self's objection is that the wording of this clause is such that there is a likelihood of a Government servant being penalised. That is the point. Am I right ? That there is a likelihood of putting such an interpretation on the wording of this section that a Government servant who is entrusted with the job of collecting the tax may be also penalised in case he fails to collect. I think, Sir, that is not the point. Now, Sir, with regard to that fear and with regard to that objection I will very humbly invite your attention to the opening words of this Section : "If the person responsible for the payment. "That is very important. So it is only that person, who is responsible for the payment of the tax. If he does not do this, this, this, then he will be subject to this penalty, and not the Government servant. Now we have to see whether the Government servant, who is entrusted with the task of receiving the payment or, as your honour has said, the task of collecting the payment, is the person responsible for the payment or not. Obviously he is not. So, Sir, this penal clause is only applicable to the rest of the persons, who

are responsible for the payment of the tax, and if these responsible persons do not pay the tax or do not collect the tax, in their turn of course they will be penalized. Now, it is very clear Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اگر وزیر خزانہ کی یہ تصریح قبول کر لی جائے کہ انتظامیہ یا مالکان سینما اس ٹیکس کو جو کہ کلاز ۴ کے تحت حکومت نے عائد کیا ہے اپنے گاہکوں سے یا سینما کے شائقین سے وصول کر سکیں گے تو اس کا ایک اور برا نتیجہ نکلے گا - آپ کو معلوم ہے کہ سینما کے ٹکٹوں کی قیمتیں مقرر ہیں اگر یہ ٹیکس جو میں سمجھتا ہوں کہ بلاواسطہ ٹیکس ہے سینما کی انتظامیہ یا مالکان پر- اگر ان کی یہ تصریح مان لی جائے تو سینما کے مالکان یا انتظامیہ کو یہ اختیار مل جائے گا کہ وہ ایک ہزار یا پانچ سو یا ایک سو روپیہ بھی ٹیکس کی مالیت کو سینما دیکھنے والوں پر ڈال دیں - اور اس طرح قانون میں جو ٹکٹ کی قیمتیں مقرر ہیں وہ ان میں اضافہ کر دیں گے - در اصل یہ ٹیکس ایک یکمشت رقم ہے جو گورنمنٹ نے سینما کے مالکان سے لینی ہے - انہوں نے اسے کسی سے اکٹھا نہیں کرنا - کلاز ۴ میں کہیں یہ درج نہیں ہے -

"There shall be levied and collected a tax on cinemas payable by the owner or management thereof. . . ."

یہ ایک ہزار یا پانچ سو یا ایک سو روپیہ کا ٹیکس ان کا محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن وصول کرے گا - لیکن اگر کلاز ۹ میں جا کر ہم اس کی علیحدہ تصریح کریں کہ ادا سینما دیکھنے والوں نے کرنا ہے اور کلکٹ سینما کے مالکان نے کرنا ہے. . . .

مسٹر سپیکر - یہاں الفاظ ہیں :-

"If the person responsible for the payment of the tax under section 4 fails to pay or collect the tax."

If he fails to collect the tax even then the Government will impose the penalty.

اگر collect نہیں کرتا تو آپ اس کو سزا دینگے ؟ کیونکہ یہ الفاظ ہیں

"pay or collect the tax"

Minister of Finance : Should I take it Sir that the first objection with regard to the fact that the Government servants can be penalised is no longer there ; that controversy is over ?

Khawaja Muhammad Safdar : That controversy is not over as far as we are concerned.

Minister of Finance : I come to this.

Mr. Speaker : Please come to this.

وزیر خزانہ - پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ سرکاری ملازم اگر collect نہ کرے کہیں آپ ان کو پھر سزا نہ دے دیں - میری اس گزارش کے بعد وہ بات تو صاف ہو گئی -

"If the person responsible for the payment of the tax... .." So the penalty is confined to those persons, who are responsible for the payment of the tax. That controversy is over, I think. It is very important Sir. Now let us come to section 9 :

"If the person responsible for the payment of the tax under section 4....."

So it is only the person responsible, who will be penalised. So the Government servant will not be penalised. This objection disappears.

Your second objection is this that supposing a cinema proprietor or the person responsible under section 4 pays the tax to the Government, but he does not collect from the customers, then according to this he will be liable to penalty. Now, Sir, the words here are "fails to pay or collect".

مسٹر سپیکر ۔ 'fails to collect' کی کیا ضرورت ہے ؟

Minister of Finance : Sir, if you feel so strongly that this is unnecessary, we are prepared to move the amendment, but ordinarily in actual practice it will not happen.

Mr. Speaker : If the Minister feels so strongly that these words are very necessary and they are very much unambiguous, then I have no objection and he can keep the clause as it is.

Minister of Finance : If you allow me, Sir, then I would accept this much. "If the person responsible for the payment of the tax under section 4 fails to pay the tax, ... ", and then 'as the case may be" will have to be deleted. I, Sir, with your kind permission move the amendment like this that will be comprehensive.

Sir, I beg to move :

That in clause 9, for the words "or collect the tax as the case may be" occurring in lines 2 and 3, the words "the tax" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is :

That in clause 9, for the words "or collect the tax as the case may be" occurring in lines 2 and 3, the words "the tax" be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House.

The question is :

That clause 9, as amended, do stand part of the bill.

The motion was carried.

CLAUSE 10

Mr. Speaker : Clause 10.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - Opposed Sir - جناب والا - مجھے وقت کی قلت کا احساس ہے - میں صرف دو تین منٹ میں اپنی بات عرض کروں گا - کلاز ۱۰ کے تحت یہ چاہتے ہیں ....

"No suit shall lie in any Civil Court to set aside or modify any assessment of tax made under this Act and the rules made thereunder."

جناب والا - میں لمبی چوڑی بات نہیں کرنا چاہتا - میں صرف یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حق ہونا چاہئے کہ اگر کسی شخص کی جائیداد کی کوئی ایسی تشخیص کرتا ہے جو اس پر بالکل ہی عائد نہیں ہوتی تو بجائے اس کے کہ وہ ان کے قوانین کے تحت افسروں کے پاس اپیل ریویژن کرے اسے یہ remedy دینی چاہئے کہ وہ سول کورٹ میں جا سکے - اور اسیسنگ اتھارٹی کا جو فیصلہ ہو اسے سول کورٹ میں جا کر in due course منسوخ کرا سکے -

جناب والا - سول کورٹ میں یہ right ہے کہ وہاں فرسٹ اپیل اور سیکنڈ اپیل ہے لیکن باقی جگہوں پر یہ right نہیں ہے - اس لئے میں tax payer کے ساتھ جس کو assess کیا جاتا ہے اسے زیادتی سمجھتا ہوں - میرا اندازہ ہے یہ right سول کورٹ ــ ــ ــ ــ ــ ــ کو نہیں کہ اس کیس کو set aside کرا سکے -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - میں اصولی طور پر اس کلاز کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوا ہوں - ہم دیکھ رہے ہیں کہ گزشتہ پانچ سال سے جب سے یہ اسمبلی بنی ہے اس اسمبلی میں

اکثر و بیشتر قوانین خواہ وہ ہنگامی قانون کی شکل میں ہوں یا مسودہ قانون کی شکل میں ان کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ ان کے تحت حکومت کو جو اختیارات حاصل ہیں خواہ وہ ٹیکس وصول کرنے کے ہوں جیسے اس بل میں گورنمنٹ نے انتظامی اختیارات بھی حاصل کرنے ہیں ان کو دیوانی عدالتوں کے احاطہ سے باہر رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اور دوسری طرف اکثر وقت بے وقت یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس ملک میں رول آف لاز یعنی قانون کی حکمرانی ہے ۔ قانون کی حکمرانی سے یہ مراد نہیں ہوتی آپ کتنا ہی غلط اور بے سروپا قانون بنائیں جس سے لوگوں کے حقوق چھین لیں اور اس قانون کے جواز کو عدالتی چارہ جوئی سے بالاتر کر دیا جاوے اور پھر یہ دعویٰ کیا جائے کہ قانون کی حکمرانی اس ملک میں قائم ہے ۔ یہ لوگوں کا بنیادی حق ہے کہ وہ کسی شکایت کو کسی دیوانی عدالت میں لے جا کر یہ فیصلہ حاصل کرے کہ اس کی شکایت جائز ہے یا ناجائز ہے ۔ یہ کسی طور پر بھی جائز نہیں خصوصی طور پر ایک ایسا قانون جس کے ذریعہ کروڑوں روپیہ کا مالی بوجھ اس صوبہ کے عوام پر عائد کر رہے ہیں ۔ پھر کیوں نہ اس صوبہ کے لوگوں کو یہ حق حاصل ہو کہ جو بھی اس قانون میں غلطی ہے وہ اگر ایگزیکٹو کی جانب سے اس قانون کو اکٹھا کرنے، جمع کرنے میں اس کو لگانے ــــــ میں اس کو عائد کرنے میں اگر کہیں زیادتی ہو تو ایگزیکٹو اتھارٹی یا ان کی collecting agency کے خلاف وہ شخص جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کو اختیار ہونا چاہئے کہ وہ اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر سکے ۔

جناب والا ۔ یہ آمرانہ ذہنیت کی غمازی ہے جو ہماری حکومت

کے رگوں میں سرایت کرچکی ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ باوجود اس بات کے کہ انہوں نے دیوانی عدالتوں کے دروازوں کو اس طرح بند کر رکھا ہے لیکن ایک حد تک آرٹیکل ۹۸ کے تحت رٹ پٹیشن کے اختیارات باقی رہ جاتے ہیں۔ آپ لوگوں کو عدالتوں میں جانے سے روکنا چاہتے ہیں پھر ایک ہی دفعہ اس قصہ کو ختم کریں اور آرٹیکل ۹۸ کو آئین سے حذف کر دیں پھر جو چاہیں آپ کریں اور نہ عدالتیں آپ کا مواخذہ کر سکیں۔ نہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ آپ عدالتوں کو روک رہے ہیں کہ وہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت نہ کر سکیں۔ اس غرض کے پیش نظر یہ شق اس قانون میں شامل کی گئی ہے لیکن پھر بھی رٹ پٹیشن کی گنجائش باقی رہ جائے گی۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ۔ ہم روکنا نہیں چاہتے ہیں۔

خواجہ محمد صفدر۔ اگر روکنا نہیں چاہتے تو اس کو حذف کیجئے اس کی کیا ضرورت ہے۔ پھر اس میں کونسی اپیل کا حق ہے۔ مجھے بتائیں۔ وزیر بلدیات نے بغیر پڑھے اور سمجھے جو جی میں آیا کہدیا ہے۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ۔ میں آرٹیکل ۹۸ کی بات کر رہا ہوں۔

خواجہ محمد صفدر۔ آرٹیکل ۹۸ ہائی کورٹ کی سپیشل jurisdiction ہے آپ دیوانی عدالتوں سے اس قدر خفا کیوں ہیں؟

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا۔ آرٹیکل ۹۸ ان کو اس لئے یاد ہے کہ یہ سب سے زیادہ ان کے محکمہ کے متعلق استعمال ہوئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر - یہی ان کی خامیاں اور غلطیاں ہیں۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ۔ یہ بات نادرست ہے۔ ہائی کورٹ نے delimitation کے بارے میں ہمارے حق میں فیصلہ کیا تھا ۔ ہم قانون کے فیصلے کے تابع ہیں ۔ اگر ہائی کورٹ یہ کہے ہماری یہ بات نا درست ہے تو ہم تسلیم کرتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر - سپریم کورٹ نے ان کے خلاف کیا ہے ۔ سب سے بڑی عدالت کا فیصلہ آخری ہوتا ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - نہیں کیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر - بلکہ ایک بل آ رہا ہے جس میں سپریم کورٹ کے ایک فیصلہ کو جو اس نے حکومت کے خلاف صادر کیا تھا اس بل کے ذریعہ کالعدم کرنا مقصود ہے ۔

جناب والا۔ آپ عام عدالتوں کے دائرہ کار کو محدود کرنے کی کوشش نہ کریں ۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ہم ملک میں قانون کی حکمرانی چاہتے ہیں ۔ یہ اپنے گریبانوں میں منہ ڈالیں کہ یہ دعویٰ کیا کرتے ہیں اور عمل کیا ہے ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس کلاز کی شدید مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House.

The question is —

That clause 10 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 11

Mr. Speaker : Now, we come to clause 11.

The question is —

That clause 11 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 12

Mr. Speaker : Clause 12.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) ۔ Opposed ۔ جناب والا۔ ابھی ابھی میں نے آپ کی وساطت سے اس ایوان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہماری یہ حکومت خبر نہیں کیا کیا دعوے کرتی ہے ۔ یہ جمہوری بھی ہے ۔ عادل بھی ہے ۔ منصف بھی ہے ۔ کاشتکاروں کی ہمدرد بھی ہے ۔ عوام کی ہمدرد بھی ہے خبر نہیں کیا کیا دعوے کرتی ہے ۔ ابھی اس کا نیا کارنامہ اور شاہکار جو انہوں نے اس میں کیا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اختیارات کے احاطے کو وسیع کرتے ہوئے اسمبلی کے اختیارات کو بھی اپنے اختیارات میں شامل کر لیا ہے ۔ اسمبلی کے اختیارات میں ہے کہ وہ قانون بنائے قانون میں

ترمیم کرے ۔ یا اس کو منسوخ کرے یعنی قانون سازی کرے ۔ قانون سازی کا حق ہے دنیا بھر میں صرف پارلیمانی اداروں کے پاس ہے۔ ہمارے ملک میں انگریز نے ایک بری رسم چھوڑی ہے اگرچہ یہ رسم ان کے اپنے ملک میں نہیں ہے ۔ ہم نے اور ہندوستان نے یہ رسم اختیار کر رکھی ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Finance: What about the concept of delegated legislation ?

خواجہ محمد صفدر ۔ میں خود آرٹیکل ۷۹ کے متعلق عرض کرنے والا ہوں ۔ آرٹیکل ۷۹ میں درج ہے کہ اگر فوری طور پر ضرورت ہو تو جناب گورنر صاحب کو اختیار ہے کہ وہ کسی قانون میں ترمیم کر دیں یا منسوخ کردیں یا نیا قانون بنا لیں یہ ان کیلئے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں ۔ اگر آرٹیکل ۷۹ سے بہت آگے جاتے ہوئے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو یعنی اس گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا جائے کہ جتنے موجودہ قوانین ہیں اس میں سے جس کو چاہیں منسوخ کر دیں ۔ جس میں چاہیں ترمیم کردیں ۔ اضافہ غالباً نہیں چاہتے ہیں ۔ یہ الفاظ ہیں

> "Government may, by notification in the Official Gazette, make such omission from, additions to, adaptations and modifications of, any West Pakistan Act as may be necessary for the purpose of the levy and collection of any tax imposed by or under this Act."

یہ حد درجہ preposterous proposition اس ایوان کے سامنے رکھی ہے یہ چاہتے ہیں کہ کوئی قانون معلوم نہیں وہ کونسا قانون ہوگا جسے ترمیم کرنے کا حق حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ میں

یہ اختیارات ذاتی طور پر کسی صورت میں ان کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ یہ بنیادی طور پر اس اصول جمہوریت کے جس جمہوریت کا یہ دعویٰ کرتے ہیں اس کے خلاف ہے ۔ قانون سازی کی قوت انتظامیہ کے پاس نہیں ہونی چاہئیں ۔ یہ دونوں قوتیں یا اختیارات ایک ادارے کے پاس نہیں ہونی چاہئیں ۔ پولیٹیکل سائنس کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ اگر قانون سازی کی قوت انتظامیہ کو دے دی جائے توجمہوریت مفقود ہو جاتی ہے ۔ اگرچہ آرٹیکل ۹۷ کے تحت ہنگامی حالات میں یہ کارروائی کی جاتی ہے مگر ان اختیارات کو بھی اکثر ناجائز طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ یہ آنکھیں رکھتے ہیں یہ سوچ سمجھ سکتے ہیں ہم ان کو کیسے مان لیں ۔ ہم اس کو کیسے تسلیم کر لیں ۔ حکومت کو یہ اختیار دینا ٹھیک نہیں ہے یہ کسی محکمہ کی کارکردگی کو خوش اسلوبی سے نہیں رکھ سکتے ہیں ان کو یہ اختیارات دینا میرے ذہن بھی نہیں آ سکتا ۔ میں اس کا تصور اپنے ذہن میں بھی نہیں لا سکتا ۔ اس اقدام سے بڑی خرابیاں پیدا ہونگی ۔ نوٹیفیکیشن سے قانون میں تبدیلیاں کی جائیں گی ۔ بلکہ یہ ایسی مثال ہوگی جس کی برائی کے حساب سے کوئی مثال اس ملک میں یا دوسرے ملک میں نہیں ہوگی ۔

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ کام بہت جلد ختم ہو جاتا لیکن کیا کیا جائے کیونکہ میں اس دفعہ کی شدید مخالفت کرتا ہوں اور اس کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہوں کیونکہ کروڑوں روپے کے صرفے سے قانون سازی کرنا اور اس کے لئے ہم جو لاکھوں روپے ماہوار کے اخراجات کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی حکومت کے عزائم بےنقاب

ہوگئے ہیں کہ وہ اس ملک میں محض ڈکٹیٹرشپ چاہتے ہیں ۔ آخر اس ملک میں اس قانون ساز ادارے کا مقصد اور مراد کیا ہے ۔ وہ یہ کیوں چاہتے ہیں کہ انکو اسقدر اختیارات دے دیئے جائیں کہ وہ محض ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے جس قانون میں بھی چاہیں ، ترمیم کر سکیں ۔ اگر اس سلسلے میں میں آئین کی دفعات کا حوالہ دوں تو بڑی لمبی چوڑی بحث ہو جاتی ہے ۔ قومی اسمبلی کے جو قواعد وضوابط صوبائی اسمبلی کی کارروائی کو منضبط کرنے کی غرض سے اپنائے گئے ہیں یہ کلاز ہمارے آئین کی ان دفعات سے متصادم ہے ۔ جہاں یہ کلاز ہمارے قانون سازی کے اختیارات کی نفی کرتا ہے اور ان اختیارات کو ہم سے چھیننا چاہتا ہے وہاں Money Bill کے لئے جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے اس کو بھی regulate کرنے کے لئے جو کلاز ہے وہ بھی آئین کی اس دفعہ کے خلاف ہے کیونکہ ہم Money Bill میں گورنر صاحب کی منظوری سے پہلے کی قسم کی modification کرنا تو کجا، کسی قسم کی modification کی تحریک بھی آرٹیکل نمبر ۷۴ کے تحت نہیں کر سکتے ۔ لیکن حکومت کا کوئی بھی سیکرٹری ایک نوٹ put up کرکے صوبائی اسمبلی کے اختیارات استعمال کرنا چاہتا ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ صوبائی اسمبلی کا مطلب صوبائی مقننہ plus صوبائی گورنر ہے ۔ جہاں ہمیں بجٹ پر محض بحث کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہاں ہمارے جو قانون سازی کے محدود اختیارات ہیں وہ بھی ہم سے چھینے جاتے ہیں ۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اگر وہ قانون میں کچھ اس قسم کی ترمیم لے آئیں کہ جس کے ذریعے بجٹ اس ایوان میں سرے سے پیش ہی نہ کیا جائے تو میں ان کو اس اقدام پر مبارکباد دوں گا ۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان کے مشیر کون لوگ ہیں جو کہ اس قسم کی ناپاک اور

بدنام دفعات اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں جن کی وجہ سے ہمارے ملک کی بین الاقوامی شہرت کو نقصان پہنچ رہا ہے ۔ اس لئے میں اس کلاز کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے اس کے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ خدا آپ کو صراط مستقیم پر لائے تاکہ آپ ہمارے سامنے ایسی بدنام دفعات پیش نہ کیا کریں ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦)- جناب سپیکر- جب کبھی ہماری جانب سے یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ اس معزز ایوان میں جو ارکان تشریف فرما ہیں ان کے انتخاب کا طریقہ ناقص ہے تو ہماری حکومت نے اس کے خلاف شدید احتجاج اور اعتراض کیا اور ایک بار نہیں بلکہ مسلسل کیا جاتا رہا ہے، لیکن افسوس کا مقام ہے کہ وہ حکومت جو کہ عوامی حاکمیت کی دعویدار ہے اور جو کہ عوام کو اقتدار کا منبع گردانتی ہے ۔ جو یہ کہتی ہے کہ مقننہ نہ صرف یہ کہ انتظامیہ سے بلکہ عدلیہ سے بھی بالاتر ہے کیونکہ مقننہ جو قوانین مرتب کرتی ہے ان کی تشریح عدلیہ کے ذمہ ہے لیکن ہماری حکومت کا عمل اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے ۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ اپنی حکومت سے یہ دریافت کرنا پڑتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ہم دانستہ طور پر مقننہ کے اختیارات روز بروز انتظامیہ کو منتقل کر رہے ہیں جس طریقے سے یہ اختیار انتظامیہ کے کسی اہلکار یا انتظامیہ کے کسی محکمے کو دیا جاتا ہے ۔ یہ قانون یا قانونی حکومت یا جسے قانون کی حاکمیت کہتے ہیں اور جو کہ ہمارے آئین کا بہت ہی اہم حصہ ہے، کے بنیادی اصولوں کے ہی خلاف ہے ۔ اس قسم کے اختیارات انتظامیہ کو دینے سے قانون کی حاکمیت اسی طرح مفقود ہو جاتی ہے جسطرح کہ گدھے کے سر سے سینگ ۔ جب بھی حزب اختلاف ان

اداروں کی بے بسی کا ذکر کرتی ہے اور جب ہماری طرف سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ان کو بااختیار بنایا جائے ، جب بھی ہماری طرف سے اصرار کیا جاتا ہے کہ ان کے اختیارات میں اضافہ کیجئے ۔ آپ نے ان کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں ، تو ہمیں یہی حکومت غدار گردانتی ہے اور من گھڑت الزام عائد کر کے ڈیفینس آف پاکستان رولز کا بے دریغ استعمال کرتی ہے لیکن ان کا اپنا کردار یہ ہے کہ تمام تر اعلانات ، وعدے وعید اور دعاوی کے باوجود بھی وہ انتظامیہ کو روز بروز طاقتور بنا رہی ہے اور انہیں ایسے اختیارات تفویض کر رہی ہے جنکو دنیا کی کوئی بھی معقول اور مہذب حکومت تفویض کرنا کبھی بھی پسند نہیں کرے گی اور اس ملک میں سب سے بڑا سانحہ یا المیہ محض یہی ہے کہ ہماری حکومت کے اقوال ان کے افعال سے بالکل متصادم ہیں اور یہ قانون اس کی زندہ مثال ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is :

That clause 12 do stand part of the Bill.

Those who are in favour of it should say 'AYE'

(*Voices AYE*)

Those who are against it should say 'No.'

(*Voices No*)

I think 'AYES' have it.....

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, 'NOES' have it. It is quite obvious,

وہ morally اتنے کمزور تھے کہ ان کی آواز حلق سے نکل ہی نہیں سکی ۔

Mr. Speaker : Those who are in favour of it should stand in their seats.

(اس مرحلے پر ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہوئے)

خواجہ محمد صفدر ۔ اپنے ہاتھ پاؤں کیوں کاٹ رہے ہو ۔

وزیر بلدیات ۔ انہیں اپنی حکومت پر اعتمار ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ان کی زبان پر تالے لگے ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker : Those who are against of it should stand in their seats.

(*Some Members rose in their places*)

Malik Muhammad Akhtar : Sir, can we stand on the benches ? (*laughter*).

ایک ممبر ۔ ملک صاحب کو سکول کی عادت ابھی نہیں گئی ۔

Mr. Speaker : More Members are in favour of the clause forming part of the Bill. Therefore, the motion stands carried and this clause No. 12, forms part of the Bill.

وزیر بلدیات ۔ فیصلہ آواز سے نہیں بلکہ لوگوں کی رائے سے ہوتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ بلکہ ڈنڈے سے ہوتا ہے ۔

وزیر بلدیات ۔ خدانخواستہ ۔

CLAUSE 13

Mr. Speaker : Clause 13 : The question is :

That clause 13 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

FIRST SCHEDULE

Mr. Speaker : First Schedule :

The question is :

That the First Schedule be the First Schedule of the Bill.

The motion was carried.

SECOND SCHEDULE

Mr. Speaker : Second Schedule.

There is one amendment from Malik Muhammad Akhtar; that is ruled out of order.

The question is.

That the Second Schedule be the Second Schedule of the Bill.

The motion was carried

PREAMBLE

Mr. Speaker : Preamble.

The question is.

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

SHORT TITLE

Mr. Speaker : Short title commencement and extent :

The question is :

That Short title, commencement and extent be the Short title, commencement and extent of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I beg to move :

That the West Pakistan Finance Bill, 1967 be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the West Pakistan Finance Bill, 1967 be passed.

Mr. Hamza : Opposed.

Mr. Speaker : Yes, please.

مسٹر حمزہ (لائیلپور - ۶) - جناب سپیکر- جو کچھ بھی اس مسودہ قانون کے پاس کرنے کے ضمن میں حکمران پارٹی کی طرف سے ایوان میں کہا گیا ہے مجھے تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں - ہماری حکومت کے ذمہ دار وزراء بڑے حوصلہ مند اور قابل داد انسان ہیں لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ حکومت پر کامیابی کے ڈونگرے کس وجہ سے برسائے جاتے ہیں - جناب قائد ایوان کا اپنا تمام تر زور بیان اس بات پر صرف ہوا کہ حکومت زرعی پالیسی میں مکمل طور پر کامیاب ہوئی ہے - لیکن میں حیران ہوں کہ جب وہ اس قسم کے اعلانات کرتے ہیں تو انہیں یہ یاد کیوں نہیں آتا کہ پچھلے سال ۲۴ لاکھ ٹن گندم غیر ممالک سے درآمد کی گئی -

حالانکہ ہماری حکومت نے کروڑھا روپیہ محکمہ زراعت پر صرف کیا ہے اور اس کے علاوہ پچھلےسال ۱۰ لاکھ ٹن کھاد غیر ممالک سے در آمدکی گئی تھی ۔ جناب سپیکر ۔ اگر وہ اعداد وشمار کو دیکھ لیتے جو پچھلے سال گندم کی پیداوار کے متعلق تھے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ ان کی تمام تر کوشش کے باوجود چالیس بیالیس لاکھ ٹن گندم مغربی پاکستان میں پیدا ہوئی ۔ اور اب جب کہ گندم ابھی لوگوں کے گھروں میں پہنچی ہی ہے تمام منڈیوں میں اس کی قیمت چھبیس ستائیس روپیہ فی من ہے ۔ قائد ایوان بڑے حوصلہ مند انسان ہیں جو ایوان میں کھڑے ہوکر اپنی حکومت کی یا حکومت کی زرعی پالیسی کی کامیابی کا دعویٰ کر سکتے ہیں ۔ اس لئے میں دوبارہ داد دیتا ہوں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر مسٹر احمد میاں سمرو کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کونسی منزل مقصود تھی جس تک ہماری حکومت پہنچ گئی ہے اور پہنچنے کے بعد ہماری حکومت ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تمام قوم کو یہ بتاتی ہے کہ دیکھئے کہ ہم نے منزل کو پا لیا ۔ اگر حکومت کا عوام سے تھوڑا بھی تعلق ہوتا تو عوام کی بے چینی بدحالی غربت افلاس جوان کی غلط کارروائیوں کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہے کا احساس ہوتا۔ اور اس قسم کے اعلانات قطعاً نہ کرتی ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کو محض اپنے اقتدار یا خوش حالی کا خیال ہے ۔ اس میں پوری طرح کامیاب ہوئے ہیں ۔ وہ پہلے بھی خوش حال تھے آج بھی خوش حال ہیں آئیندہ بھی خوش حال رہیں گی ۔ جہاں تک قوم کی قسمت کا تعلق ہے یہ لوگ انہیں تباہ کرنے میں پوری طرح کامیاب ہوئے ہیں ۔ جناب سپیکر۔

آج جس زرعی پالیسی کی بات کرتے ہیں وہ ہماری حکومت کی اپنی پالیسی نہیں ہے۔ بلکہ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کی نظرثانی شدہ پالیسی ہے۔ جس کا سہرا امریکن حکومت کے سر پر ہے ۔ جس نے ۴۸۰ PL جس کے تحت غلہ دیا جاتا تھا کی شرائط کو سخت کر دیا ہے اور جس کے تحت آئندہ کم غلہ ملنے کی توقع تھی ۔ اس لئے حکومت نے اس پالیسی کو تبدیل کیا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ وزیر خوراک کو سفیر بنا کر امریکہ بھیج دیا جائے پھر شاید وہ گندم کا مسئلہ حل کر دیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس پالیسی کا سہرا امریکہ کی حکومت کے سر ہے ۔ اگر امریکن حکومت حسب سابق آئندہ ۵ سے ۱۰ سال تک ۴۸۰ PL کے تحت ہماری حکومت کو لکھو کھا من گندم دیتی رہی یا ہماری حکومت کو یہ توقع ہوئی کہ وہ بدستور دیتے رہیں گے تو ہماری حکومت اس ملک کو خود کفیل بنانے کی قطعاً کوئی کوشش نہ کرتی ۔ میں اس مسئلہ کی طرف نہیں آتا کہ ہماری حکومت اپنی تمام تر کوششوں اور کاوشوں کے باوجود ۱۹۷۰ء تک مغربی پاکستان کو خوراک کے لحاظ سے خود کفیل بنا سکے گی یا نہیں محض حکومت کی غلط پالیسیوں کی طرف توجہ دلاؤں گا ۔

جناب سپیکر۔ آپ نے دنیا کے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں دیکھا ہوگا کہ مشینی زراعت اس وقت اپنائی جاتی ہے جب کہ

وھاں مزدور کم ملتے ھوں یا مزدوری بہت مہنگی ھو ۔ لیکن ھمارے حالات بالکل برعکس ھیں حکومت تسلیم کرتی ھے کہ اس وقت بھی اس صوبہ کی ۲۰ فیصدی آبادی بے کار یا نیم بیکار ھے ۔ اس کی بڑی اکثریت گاؤں میں رھنے والے لوگوں کی ھے ۔ میں حکومت سے پوچھتا ھوں کہ ان حالات میں آپ کاشتکاری کے لئے مشینی آلات کیوں اپنا رھے ھیں ۔ جہاں کہیں مشینی آلات کو اپنایا گیا وھاں مزدور کی کمیابی اور دوسرے وہ ممالک زرعی مشینری کے اندر تیار کرتے تھے ۔ وہ ملک جس کی زرعی پالیسی یہ ھو کہ وہ لکھو کھا ٹن غلہ غیر ممالک سے درآمد کرتا ھو اور اس کے ساتھ ھی جو حکومت سے کئی سال متواتر قوم کی گردن پر سوار رھنے کے باوجود بنیادی صنعتیں قائم نہ کر سکی ھو اس سے کیا توقع ھو سکتی ھے ۔ آج صورت حال یہ ھے کہ زرعی مشینری غیر ممالک سے منگوائی جاتی ھے لیکن ھمارے ھاں اتنا نہیں ھو سکا اور ھم اتنے اھل نہیں ھیں کہ اس کے چھوٹے چھوٹے پرزے یہاں بنا سکیں ۔ ان حالات میں جب کہ ملک میں بے روزگاری، بھوک اور افلاس عام ھو آپ دوسرے ممالک کی آبادی کو روزگار مہیا کرتے ھیں اور وہ آپ کو مشینری بنا کر دیتے ھیں ۔ دوسری طرف ھم بے روزگاری دور کرنے میں نہ ملازمتیں مہیا کر سکتے ھیں نہ ھم کسی قسم کے ایسے کاروبار کا انتظام کرتے ھیں جس پر ملک کے بیکار لوگ لگ سکیں ۔ اس کے باوجود حکومت کا نعرہ ھے کہ ھم مشینی کاشت کو اپنائیں ۔ مشینی کاشت کو اپنانے کی وجہ محض یہ ھے کہ حکومت چاھتی ھے کہ بڑے بڑے سرمایہ دار اور بڑے بڑے fendal lords اور بڑے بڑے زمینداران مزارعین کو جو تھوڑے بہت ابھی کام کر رھے ھیں اور جو پہلے ھی پریشان حال ھیں کو اپنی زمینوں سے علیحدہ کریں اور اپنے رقبہ جات میں خود

کاشت کرکے اپنی جیبیں بھریں ۔ مگر چونکہ ہماری حکومت کو بڑے زمینداروں کے مفادات کا خیال تھا اور قائد ایوان ہمیشہ اس ایوان میں کاشتکاروں کا نام لے کر خراج تحسین حاصل کرنا چاہتے ہیں یا خراج تحسین حاصل کرنے کے عادی ہوگئے ہیں اس لئے وہ کاشتکاروں کا برابر نام لیا کرتے ہیں حالانکہ ان کو کبھی کاشتکاروں کا خیال خواب میں بھی نہیں آیا ۔ میرے خیال میں اس سے ان کی مراد بڑے زمیندار ہوتے ہیں کیونکہ وہ خود بڑے زمینداروں میں سے ہیں ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ میری زمین نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر ان کو چھوٹے کاشتکاروں کا خیال ہوتا اور وہ آج بہت بڑے عہدہ پر متمکن ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے چھوٹے کاشتکاروں کے لئے کیا کیا یا وہ کاشتکار جن کے پاس زمینیں نہیں ہیں ان کے لئے سرکاری زمینیں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا ہے ۔ آپ اس حکومت کے کل پرزے ہیں جو کہتی ہے کہ ہم غریبوں کو روزگار مہیا کرتے ہیں اور بے روزگار کاشتکاروں کے ہوتے ہوئے اور چھوٹے کاشکاروں کے ہوتے ہوئے بڑے بڑے زمینداروں اور بڑے بڑے افسروں کو آپ نے زمین دینے کی جرات کی ہے اور اس کے باوجود اس ایوان میں اگر یہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری زرعی پالیسی بہت کامیاب ہے اور ہم کاشتکاروں کے بہی خواہ ہیں۔ اس سے بڑا قول و فعل کا تضاد میرے خیال میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا ہوگا ۔ جناب وزیر زراعت اس میدان میں بڑے بڑے کارنامے سرانجام دے رہے ہیں اور ایسے ریکارڈ قائم کر رہے ہیں جن کا مداوا آئندہ نسلوں کے لئے بھی مشکل ہوگا ۔ کل میں اس ایوان میں کچھ معروضات پیش کر رہا تھا تو جناب وزیر مال کو میری معروضات

بہت ناگوار گزریں ۔ میرا مقصد کسی شخص کی دل آزاری کرنا نہیں لیکن میرا یہ فریضہ بھی ہے کہ میں حقیقت حال بیان کروں اگر وہ کسی شخص کو ناگوار گزرتی ہے تو گزرے اگر لاکھوں انسان پریشان حال ہیں اور لاکھوں انسان ظلم و تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اگر اس کے بیان سے ایک دو اشخاص کی دل آزاری ہوتی ہے تو میں اس دل آزاری کو برداشت کرتا ہوں اور خندہ پیشانی سے برداشت کروں گا ان کی خفگی اپنے ذمہ لینے کے لئے تیار ہوں لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا حزب اقتدار کے ایک معزز رکن نے آپ کو نہیں بتایا اور اس ایوان میں نہیں بتایا کہ رشوت ستانی کا اسقدر دور دورہ ہے اور اس سے ملک کے عام شہری سخت پریشان ہیں ۔ اس کے بعد اگر حمزہ عرض کرتا ہے کہ رشوت ستانی عام ہے تو اس پر یہ کہنا کہ تمام کے تمام افسروں کو رشوت خور کہتا ہے یہ ان کی زیادتی نہیں ہے تو کیا ہے ۔ میں آج اس ایوان میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ تمام کے تمام افسر رشوت خور نہیں ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے جو جھٹلائی نہیں جا سکتی کہ ان میں سے بیشتر رشوت کی لعنت کا شکار ہو چکے ہیں اگر ہمارے حکام کا کیریکٹر ٹھیک ہوتا ان کا کردار مثالی ہوتا تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ آج ہماری عام آبادی رشوت کا اتنی بری طرح شکار اور پریشان ہوتی میں نے جس شخص کا کل ذکر کیا تھا میں اسکا نام آج نہیں لینا چاہتا لیکن میں جناب وزیر مال کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ بذات خود ہی سہی میرے ساتھ آئین میں اس کے بارے میں کھلے بندوں حقائق پیش کروں گا کہ وہ شخص محض شراب پینے کا ہی عادی نہیں بلکہ کچھ اور قبیح حرکات کا بھی ارتکاب کرتا ہے اگر میں یہ ثابت نہ کر سکوں تو وہ جو سزا میرے لئے تجویز کریں گے اس کے لئے میں تیار ہوں اور اگر میں یہ ثابت کر دوں تو ان کا یہ فریضہ ہوگا کہ اسکو قرار

واقعی سزا دیں لیکن جناب سپیکر اس میں شک نہیں کہ ان وزراء میں یہ طاقت اور جان نہیں ان کا کام محض یہ ہے کہ اس ایوان میں بیٹھ کر افسران کی حمایت کریں ۔ انہوں نے وزیر مالیات سے کہا تھا کہ حمزہ کا کوئی انتظام کردو ۔ اگر انتظام کرنے سے انسان مطمئن ہو جاتا تو پھر کیا تھا ۔ میں آج اس ایوان میں کہتا ہوں کہ سابق وزیر مال نے ۱۰ مربع سرکاری زمین لی اور اپنے داماد اور بھتیجے کو تحصیلدار بھرتی کرایا اور موجودہ وزیر مال جو بہت بڑے زمیندار ہیں ۲۴۰ ایکڑ سرکاری زمین لی اور اپنے لڑکے کو غلط طریقہ سے تحصیلدار بھرتی کرایا ۔ اگر آپ کا پیٹ نہیں بھر سکتا تو آپ حمزہ کا کیسے پیٹ بھریں گے اور اگر آپ نے حمزہ کے بارے میں یہ سوچا ہے کہ وہ ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دے گا اس کا ایسا ضمیر نہیں ہے اس کے نزدیک قومی مفاد کے آگے ہر چیز حقیر ہے اگر آپ نے حمزہ کے بارے میں یہ سوچا ہے تو یہ آپ نے اپنے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا کہ ''فکر ہر کس بقدر ہمت اوست'' ۔

ملک قادر بخش ۔ صبر ۔ صبر ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نے بھی شاید کوئی زمین لے لی ہے ۔ معلوم ایسا ہی ہوتا ہے ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی)۔ زمین اسی لئے ہے کہ لیجائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ریاستوں کے بارے میں بھی انہوں نے کچھ فرمایا تھا ۔ چونکہ وہ قبائلی علاقے کے وزیر بھی ہیں اس لئے انہوں نے مجھے بتایا کہ حمزہ کو ریاستوں کا حال یا آزاد قبائل کے حالات کا

پتہ نہیں ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جناب وزیر موصوف کا مجھ سے زیادہ تجربہ ہے ۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ کل جب وہ حکومت کی پالیسی کی حمایت کر رہے تھے تو حمایت کرتے ہوئے انہوں نے حکومت کی پالیسی میں تضاد کی نشاندھی کی تھی اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ لسبیلہ قلات مکران اور خاران میں عام حالات settled ایریاز یا ان علاقوں کے مقابلہ میں جن کو ہم ترقی یافتہ علاقہ کہتے ہیں خواہ وہ سابق صوبہ سرحد کے ہوں یا پنجاب کے ہوں یا سندھ کے ہوں بالکل مختلف ہیں اور وہاں عام کاروبار لوگوں کے رسم و رواج کے مطابق چلتا ہے ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں لیکن میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ مساوات کے دعویدار ہیں آپ اس صوبے کے مختلف حصوں کو ضم کرنا چاہتے ہیں آپ اپنے کو ایک یونٹ کا محافظ کہلواتے ہیں جب آپ ریاست لسبیلہ قلات مکران اور خاران جن کے بارے میں آپکا ارشاد ہے کہ ان کے حالات مختلف ہیں ان کے مقامی حالت اور ان کی تہذیب و تمدن میں فرق ہے ان کے جذبات و احساسات ہم سے مختلف ہیں اور جب آپ نے ان کو مغربی پاکستان کے صوبے میں شامل کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ دیر، سوات، چترال کو مغربی پاکستان کے صوبے میں شامل نہیں کرتے ۔ ہم نے کبھی یہ دعوٰی نہیں کیا لیکن آپ کو تو فخر ہے کہ آپ کی حکومت انقلابی ہے اور ترقی کر رہی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس ملک میں ترقی ہوئی ہے تو حکمرانوں نے ترقی کی ہے، سرمایہ داروں نے ترقی کی ہے، کارخانہ داروں نے ترقی کی، بددیانتوں نے ترقی کی ہے ۔ رشوت ستانوں نے ترقی کی ہے ۔ قومی فریضہ کسی نے ادا نہیں کیا ہے ۔ اور اگر ۲۰ سال بعد آپ نے ترقی کی ہے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی یہ ریاستی پالیسی کیسی ہے کہ یہاں ریاست کے اندر

ریاست موجود ھے اور ان آزاد قبائل کو انگریزوں کے زمانے میں بھی ایسی مراعات حاصل نہیں تھیں اور جو اس سے پہلے دیکھنے اور سننے میں نہیں آئی ھونگی -

وزیر خزانہ - یہ انکا حق ھے -

مسٹر حمزہ - سمگلنگ کرنا ان کا حق ھے - اور لنڈی کوتل میں کھلے بندوں مال درآمد کرنا ان کا حق ھے -

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ میرے بھائی خدا جانے اپنے جوش خطابت میں کیا کیا کہے چلے جا رھے ھیں جسے وہ خود بھی نہیں جانتے انہوں نے قبائلی علاقوں کے متعلق یہ تاثر دینا شروع کردیا ھے کہ وہ اس قسم کے کاروبار میں مصروف ھیں - میں عرض کرتا ھوں کہ انہیں کہا جائے کہ یہ الفاظ نہ صرف وہ واپس لیں بلکہ انہیں ریکارڈ سے بھی حذف کیا جائے - It is in bad taste ھر جگہ اچھے لوگ بھی ھوتے ھیں اور برے بھی - ایسے لوگ بھی ھوتے ھیں جو قانون شکنی کرتے ھیں اور ایسے بھی ھوتے ھیں جو قانون کا احترام کرتے ھیں - مگر ایک جنرل قسم کا بیان دینا میرا خیال ھے یہ مناسب نہیں اور میں امید کرتا ھوں کہ حمزہ صاحب اس پر غور فرمائیں گے کہ یہ نہایت ھی نامناسب تھا - تو میں بصد ادب آپ کے وسیلے سے عرض کروں گا کہ ان الفاظ کو وہ واپس لیں اور ان کو ریکارڈ سے بھی حذف کیا جائے -

مسٹر حمزہ - میرے معزز بھائی اور قابل احترام وزیر کو کچھ غلط فہمی ھوئی ھے - جناب سپیکر - اگر جناب کرمانی صاحب

یہ فرمائیں کہ میں نے تمام قبائلی علاقے کے لوگوں کو سمگلر کہا ہے تو یہ بات غلط ہے ۔ آپ بھی جانتے ہیں ۔ آپ اب انداز پر آ گئے ہیں ۔ میرے خیال میں کہ وضاحت کی ضرورت ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کشمیر کے جہاد میں اگر پاکستان کے کسی حصے کے عوام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے تو وہ قبائلی علاقوں کے پٹھان لوگ ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ میں بہت خوش ہوتا اگر قبائلی علاقہ کے عوام کی زندگی کو آپ نے بہتر بنایا ہوتا ۔ جناب سپیکر۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی یہ سوچی سمجھی پالیسی ہے کہ چند افراد کو چن لیا جائے اور ان کی وساطت سے غریب عوام پر حکومت کی جائے ۔ آپ قبائلی علاقوں میں چلے جائیے ۔ ریاستوں میں چلے جائیے اور حقیقت یہ ہے کہ صرف چند خاندان عیش و عشرت کرتے ہیں اور عام انسانوں کی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ قبائلی علاقوں کے لوگ یہاں آ کر چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں ۔ آپ نے ان کی طرف توجہ قطعاً نہیں دی ۔ یہاں چند لوگوں کو آپ نے روٹ پرمٹ اور فیکٹریاں دے کر خریدا ہے ۔ اسی طرح وہاں کے لوگوں کو جو کہ بڑے بڑے ملک ہیں کو روٹ پرمٹ اور فیکٹریاں لگانے کے لئے اجازت نامے دے کر خریدا ہے ۔ ان کو سمگلنگ کرنے کی آزادی اور وہاں کے حکمرانوں کو پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے باوجود اجازت دی ہے کہ وہ اپنے نام کے ساتھ ہز ہائی نیس لکھیں اور کئی کئی توپوں کی سلامی لیں ۔ آپ نے ان کو اختیار دیا ہے کہ ان کی زبان سے جو لفظ نکلے ان علاقوں میں وہ قانون کہلوائے اور اگر کوئی حکمران کسی کی جان و مال یا عزت کا دشمن بن جائے تو کوئی

طاقت نہیں جو اس کو روک سکے ۔ آج بھی وہ علاقے ھائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار سے باھر ھیں ۔ جناب سپیکر صاحب میں ان معروضات کے پیش نظر یہ کہوں گا کہ ھماری انقلابی حکومت نے بجائے اس کے کہ حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کی ھو یا مستقبل میں ان مسائل کو حل کرنے کی کوئی بنیاد رکھی ھو اس نے تو قبائلی علاقوں میں لوگوں کو غلط لائین پر لگا کر چند ایک کو نواز کر آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے اور آئندہ آنے والی حکومتوں کے لیے خطرناک مسائل پیدا کئے ھیں ۔

اتالیق جعفر علیشاہ (پشاور ایجنسی ۔ ۶)۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے جہاں تک معلوم ھے حمزہ صاحب پشاور تک بھی نہیں گئے ۔ قبائلی علاقوں کے حالات کا ان کو کچھ پتہ نہیں تو وہ کس طرح کہہ سکتے ھیں کہ وھاں کے حالات اچھے نہیں ھیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ھے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں آج کسی تقریر کے ارادے سے کھڑا نہیں ھوا صرف ایک دو ضمنی باتیں عرض کرنی چاھتا ھوں ۔ جناب والا۔ میں عرض کرتا ھوں کہ معزز قائد ایوان نے کل ایک مسئلے کا جواب دیتے ھوئے کچھ ایسے ارشادات فرمائے جن سے مجھے سختی سے اختلاف ھے ۔ نہایت ادب سے مسئلہ اس طرف سے یہ چھیڑا گیا تھا کہ جہاں آپ نے اس مسودہ قانون کے ذریعے بڑے بڑے زمینداروں پر ٹیکس عائد کیا ھے وھاں آپ کی اس حکومت کو یہ بھی سوچنا چاھئے تھا کہ جو غریب زمیندار ھیں بلکہ ملک صاحب محترم کے الفاظ میں جو ان کی کاشتکار برادری کے مفلوک الحال

افراد جن کی اراضیات کا رقبہ ۶/۵/۴ ایکڑ تک محدود ہے کیا یہ مناسب نہیں کہ ان کو رعایت دیدی جائے۔ تو اس مسئلے کے متعلق محترم قائد ایوان نے اپنی جوابی تقریر میں یہ ارشاد فرمایا کہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے ۔ یہ ان کے اپنے الفاظ ہیں جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے میں اس وقت ان کے الفاظ دہرا رہا ہوں کہ زمین کی یعنی یہاں کی اراضیات کی مالک حکومت ہے اور جو لوگ اس زمین سے معاش حاصل کرتے ہیں ان کے لئے لازم ہے اور ان پر فرض ہے کہ وہ حق مالکانہ کے طور پر حکومت کو کچھ نہ کچھ دیں ۔ جناب والا ۔ یہ ٹیکسیشن کی تھیوری آج سے ۱۰۰ سال قبل تو درست تھی ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آج سے ۵۰ سال پہلے درست ہو لیکن میں نہایت ہی ادب سے جناب قائد ایوان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ٹیکسیشن کے اس اصول کو یا اس بنیاد کو اب مدت ہوئی کہ بے بنیاد تصور کیا گیا ہے بلکہ ٹیکسیشن کی بنیاد اس امر پر آج دنیا بھر میں ہے کہ ٹیکس اس شخص پر لگایا جائے جو ٹیکس ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو ۔ ہمارے ہاں ان غریب کاشتکاروں کی حالت یہ ہے کہ سال بھر میں ان کی سالانہ آمدنی ۲۴۰ روپوں سے بھی کم بنتی ہے یعنی ۲۰ روپیہ ماہوار سے بھی ان کی آمدنی کم ہے ۔ جب ایک شخص دو وقت پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھا سکتا ۔ جب اس کے پاس اگر تہہ بند ہے تو اس کے بدن پر کرتہ نہیں ہوتا یہ تو ایک عام مشاہدہ ہے کہ آپ کاشتکاروں کو اور زمینداروں کو دیکھیں گے کہ وہ بیچارے ننگے جسم ہوتے ہیں ۔ ان کو کرتہ تک میسر نہیں آتا ۔ جب ان کے بچوں کے لئے تعلیم کے کوئی مواقع نہیں اور جب ان کے گھر کا کوئی فرد بیمار ہو جائے تو وہ اس کا علاج معالجہ بھی نہیں کرا سکتے کیونکہ وہ اتنی استطاعت نہیں رکھتے تو پھر ان حالات میں وہ آپ

کو ٹیکس کیسے دے سکتے ہیں ۔ بنیادی طور پر ٹیکس عائد کرنے کے لئے حد ہوتی ہے ۔ جس طبقہ پر آپ ٹیکس لگا رہے ہیں ان کے اکثر و بیشتر لوگوں کے پاس ٹیکس ادا کرنے کی استطاعت نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ کون سے ٹیکس کا حوالہ دے رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ لینڈ ریونیو کے متعلق ہے یہ زمینداروں کے ٹیکس کے متعلق ہے ۔ جناب والا ۔ تفصیل کے ساتھ اس پر تب بات کریں گے جب لینڈ ریونیو بل سامنے آئیگا ۔ چونکہ ملک صاحب نے بات کر دی ہے تو میں چاہتا تھا کہ میں اپنی معروضات ان کی خدمت میں پیش کردوں لیکن محترم کرمانی صاحب نے میری ایک بحث کے جواب میں یعنی ریلوے کی بحث کے دوران یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ہمیں مقابلہ کے لئے اپنے ہمسایہ ملک کی طرح دیکھ لینا چاہئے ۔ جب میں نے یہ بات کی تھی کہ ہماری ریلوں کی رفتار کم ہو رہی ہے تو انہوں نے اعداد و شمار بتائے تھے کہ ہندوستان کی ریلوں کی رفتار ہم سے بہت کم ہے اور ہمیں نصیحت کی تھی کہ اگر کسی جگہ سے اچھی چیز مل جائے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس کو اپنا لیں کیونکہ مسلمان کا یہ فرض ہے اور انہوں نے بھی یہی فرمایا تھا کہ جہاں سے بھی کوئی نیکی یا پاکیزگی کی چیز ملے تو اس کو اپنا لیا جائے ۔ حدیث شریف میں بھی کہا گیا ہے کہ ہر نیک اور پاکیزہ امر ہماری ملکیت ہے ۔ ایسا اور کہیں سے بھی میسر آئے تو اس کو اپنا لیا جاوے ۔ اس قسم کے الفاظ ہیں ۔ ہندوستان میں صورت حال کیا ہے ۔ مشرقی پنجاب کی اسمبلی نے آج سے چند روز پیشتر ایک قانون منظور کیا تھا کل مشرقی پنجاب کے گورنر نے اس پر مہر تصدیق ثبت کی ہے اور وہ قانون کی شکل اختیار کر گیا ہے ۔ اس

قانون کی رو سے مشرقی پنجاب کے تمام وہ زمیندار جن کی کل ملکیت پانچ ایکڑ یا اس سے کم ہے وہ ہر قسم کے لگان اور مالیہ سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھتا ہوں جناب وزیر زراعت اور قائد ایوان سے وہ کاشت کاروں کی برادری کے بڑے ہمدرد بلکہ ان کے رہنما ہیں کہ کیا یہاں ایسا قانون منظور نہیں کیا جا سکتا ۔

جناب والا ۔ پچھلے دنوں سے یہاں کچھ ایسی رو چلی ہے اور اس معزز ایوان میں ایسی باتیں ہوئی ہیں جنہیں میرا ذہن قبول ہی نہیں کرتا۔ نہ میں انہیں یہاں سننا چاہتا ہوں ایک تو بجٹ پر علاقائی بناء پر نکتہ چینی ہوئی ۔ کچھ لوگوں نے اپنے اپنے علاقائی مطالبات پیش کئے ۔ (قطع کلامی)۔ محترم وزیر خزانہ کو مجھ سے گلہ ہے کہ میں نے یہاں سیالکوٹ کی بات کیوں کی ۔ یہ تو میرے فرائض میں تھا ۔ آج پھر میں ایک بار جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں مسٹر چرچل نے جو ترجیحات قائم کی ہیں ۔

My first loyalty is towards the Crown and my second loyalty is towards my constituency, and then comes the Party.

میں نے اگر وہ غلطی کی تھی تو محترم وزیر خزانہ سے معذرت خواہ ہوں۔ اگر کہیں بھی کوئی غلطی ہو ۔ لاڑکانہ میں ہو، پشاور میں ہو یا لاہور میں ہو میں اس کی نشاندھی کرونگا ۔ میں سیالکوٹ کو صرف اس وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا کہ میں اس سے تعلق رکھتا ہوں ۔ مجھے اس پر فخر ہے کہ میں اس سر زمین سے تعلق رکھتا ہوں جہاں اقبال پیدا ہوا ۔

میں جناب قائد ایوان کی خدمت میں نہایت درد مندانہ گزارش کرونگا کہ آئندہ اجلاس میں جب لینڈ ریونیو بل پیش ہو تو وہ اپنے

ذھن کو اس امر سے بالکل پاک صاف کر لیں کہ اس صوبہ کی اراضی سٹیٹ کی ملکیت ھے ھمارے مذھب کی رو سے زمین اللہ تعالیٰ کی ملکیت ھے اور جو اس پر قبضہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ھونے کی حیثیت سے اس کا مالک ہے ۔

دوسری بات جس کی طرف میں تھوڑا سا اشارہ کرنا چاھتا ھوں وہ یہ ھے کہ میرے محترم قائد ایوان نے کل پھر آپوزیشن کے رول کے متعلق ایسی باتیں کہی ھیں جن کا جواب دینا ضروری ھے ۔ ان کا کہنا ھے کہ ھم صرف مخالفت برائے مخالفت کرتے ھیں اور قومی مفاد میں ان کا ساتھ نہیں دیتے۔ جناب والا۔ میں ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے عرض کردوں کہ قومی مفاد کے کسی کام میں ھم ایک محب وطن کی حیثیت سے اگر ان کے آگے نہیں تو ان کے شانہ بشانہ ضرور چلتے ھیں (تالیاں) لیکن جیسے جناب حمزہ صاحب نے فرمایا تھا مشکل یہ ھے کہ ان کے قول و فعل میں تضاد ھے۔ یہ دست تعاون تو بڑھاتے ھیں مگر صرف زبان سے۔ اپنا ھاتھ آگے نہیں بڑھاتے ۔ ابھی حال ھی میں بجٹ پر بحث کرتے ھوئے ھماری ایک فاضل رکن اسمبلی نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ تعلیم کو ترقی دینے کے لئے صوبہ میں تعلیمی سیس عائد کیا جائے گورنمنٹ نے اسےاس حد تک قبول فرما لیا کہ اس کا جائزہ لےلیا جائے۔ اور اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ۔ نو یا آٹھ آدمیوں کی یہ کمیٹی بنا دی گئی ۔ مگر گورنمنٹ پارٹی کے تعاون کی عملی صورت یہ ھے کہ انھوں نے اس میں آپوزیشن کا ایک رکن بھی نہیں لیا ۔ حالانکہ یہ سارے مغربی پاکستان کا مسئلہ ھے اور اگرچہ آپوزیشن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ھے تاھم آپوزیشن کا ایک نقطہ نظر تو ھے ۔

Minister for Finance: Sir, I rise to make an announcement that in that Sub-Committee we include Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I refuse to work on that Committee at this stage.

وزیر بنیادی جمہوریت - اب آپ اس کی رکنیت قبول فرما لیں -

Khawaja Muhammad Safdar : I refuse to be a Member Sir.

یہ میں آپ کی وسیع القلبی کا ثبوت دے رہا ہوں (قطع کلامیاں) یہ سہوا نہیں عمدا ہوا ہے -

وزیر زراعت - ہم نے دست تعاون بڑھایا ہے لیکن آپ نے اسے پکڑا ہی نہیں -

خواجہ محمد صفدر - جب کمیٹی قائم ہونے والی تھی اس وقت آپوزیشن سے یہ مشورہ ضروری تھا - اگر حکومت کو آپوزیشن کے تعاون کی ضرورت تھی مگر ایسا نہیں کیا گیا - حکومت اپنے دل کو صاف کرے - ہمیں ملک دشمن تصور نہ کریں جہاں تک ملکی مسائل کا تعلق ہے ہم ان سے اختلاف کر سکتے ہیں - ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسئلہ درست ہے یا درست نہیں ہے - ہماری رائے کچھ اور ہو سکتی ہے- اپنا اپنا نقطہ نظر ہے- لیکن جہاں تک ملک کی سلامتی اور بقا اور تعمیر و ترقی کا اور خوشحالی کا تعلق ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں -

مسٹر نثار محمد خان (پشاور - ۵) - جناب والا - میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاید اس سے ہمارے کچھ ممبر صاحبان کو جو قبائلی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں ٹھیس پہنچی ہے- جناب کرمانی صاحب نے بھی حمزہ صاحب کی تقریر میں مداخلت کرتے ہوئے یہ کہا کہ وہ

اپنے الفاظ واپس لیں ۔ ہمارے ایک ممبر صاحب یہ فرمانے لگے کہ جب مسٹر حمزہ وہاں گئے نہیں تو ان کو قبائلی علاقے کے متعلق یہ معلومات کیسے حاصل ہوئیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مسٹر حمزہ کو کوئی شکایت ہے یا گلہ ہے یا اگر ہمیں کوئی گلہ یا شکایت ہوتی ہے تو وہ اس پر نہیں ہوتی کہ ہم مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ میں اس ہاؤس کے معزز ممبر صاحبان سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ کی تہ میں جائیں۔ وہ اس مسئلہ کی گہرائی میں جائیں اور دیکھیں کہ یہ جو بے اعتمادی یا بے اعتباری ہم میں ایک دوسرے پر پیدا ہوگئی ہے وہ کس چیز کا نتیجہ ہے ۔ ہم انتظامیہ پر لاکھوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں میرے خیال میں اگر یہ انتظامیہ موثر ہوتی تو شائد ہمیں اس بے اعتمادی اور اس بے اعتباری کا موقع ہی نہ ملتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سسٹم جس طرح میں باربار عرض کر چکا ہوں کہ یہ غلط ہے ۔ دنیا میں کہیں بھی آپ مجھے کوئی مثال نہیں دے سکیں گے جہاں پر اتنا وسیع علاقہ ہو اور اس طرح گنجان آبادی ہو اور وہ ایک ہی جگہ سے کنٹرول ہوتی ہو ۔ اگر آپ سابقہ صوبہ سرحد پنجاب ۔ سندھ ۔ بلوچستان یا دوسری ریاستوں کے نظام کو لے لیں تو شائد آپ کو اس طرح کا موقع یا حالات نہیں ملیں گے جس میں اس طرح بے اعتمادی یا بے اعتباری کا اظہار ہوا ہو ۔ لہذا میں گورنمنٹ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قوم یا ملک کی بہبود کے لئے اس انتظامیہ کو زیادہ موثر کرنے کے لئے اگر وہ یونٹ کو دوبارہ اس طریقے سے توڑ نہیں سکتے تو وہ یونٹ میں ریجنل بیسسز پر ریجن بنائیں اور ان کو اتنی پاورز دے دیں کہ وہاں کے حالات کے متعلق بجائے اس کے کہ وہ اپنے کاغذات یا correspondence بھیجتے رہیں اور وہ

ٹرے میں پڑے سڑتے رہیں اور حالات اسی طرح خراب ہوتے جائیں وہ خود ان حالات سے نپٹیں ۔

جناب والا۔ اس بل کے اغراض ومقاصد میں زیادہ زور تعلیم صحت مواصلات اور آبپاشی پر دیا گیا ہے ۔ جس طرح ہمارے وزیر تعلیم محمد علی صاحب نے فرمایا ہے کہ تعلیم پر جتنی بھی رقم خرچ ہو سکے کم ہے ۔ میں ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں ۔ لیکن جب تک ہم اپنے سسٹم کو ٹھیک نہیں کریں گے ہم جتنی بھی رقم صرف کریں گے وہ رائیگاں جائے گی ۔ اس ضمن میں میری یہ تجویز ہے اور پہلے بھی جس طرح میں عرض کرچکا ہوں کہ ہمیں ان کے رجحان کا امتحان لینا چاہئے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ نثار صاحب تیسری خواندگی کے وقت جو کچھ بل میں ہے اس کے مطابق عرض کریں ۔

Aptitude tests is not covered by this Bill. Only the contents of the Bill be discussed.

Mr. Nisar Muhammad Khan : I would like to stress that the system of education should be more effective.

جناب والا۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں تعلیم پر یہ بھی اعتراض عوام کی طرف سے کیا جاتا ہے کہ تمام سکولوں میں ایک ہی قسم کی سہولتیں مہیا نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر چارسدہ گرلز ہائی سکول کو لے لیجئے ۔ وہاں پر استانی جو متعین ہے وہ خود بھی میٹریکولیٹ ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس بل میں تعلیم پر سیس کہاں ہے ؟

This Bill does not contain any cess or education. You will only talk of things regarding which provision has been made in this Bill. There is no cess.

Mr. Nisar Muhammad Khan : I am not talking about the cess but the word 'Education' is there.

Mr. Deputy Speaker : Talk of things which are being taxed.

Mr. Nisar Muhammad Khan : What for is the word 'Education' there ?

Mr. Deputy Speaker : You will talk only the aspects of the Bill.

Mr. Nisar Muhammad Khan: It is mentioned in the Statement of Objects and Reasons that any revenue collected under this Bill will be expended on Education.

Mr. Deputy Speaker : Therefore you discuss things which are being taxed in the Finance Bill.

Mr. Nisar Muhammad Khan : I am discussing the system of education which is going to be affected.

Mr. Deputy Speaker : Please talk of those things which are being taxed in the Finance Bill.

Mr. Nisar Muhammad Khan : I don't understand.

مسٹر ڈپٹی سپیکر - نثار صاحب یہ چیز آپ پہلی خواندگی میں کہہ سکتے ہیں - پہلی خواندگی اور تیسری خواندگی میں فرق ہے - تیسری خواندگی میں اس بل میں جو ٹیکس بڑھ رہے ہیں ان ٹیکسوں کے متعلق فرما سکتے ہیں -

Mr. Nisar Muhammad Khan : Well, there is tax on motor vehicles.

Mr. Deputy Speaker : You can talk on that.

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا۔ جہاں تک ہماری سڑکوں کا تعلق ہے ان سے میرے خیال میں صرف وزیر مواصلات ہی باخبر نہیں ہیں بلکہ سب وزراء صاحبان باخبر ہیں کہ پشاور ریجن میں سڑکوں کی حالت کیا ہے۔ میں مغربی پاکستان کی گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ براہ کرم وہ ان سڑکوں کی طرف توجہ دے جن میں خاص طور پر قابل غور سڑکیں مردان سے چارسدہ پشاور روڈ ہے ۔ اور دوسری چار سدہ تنگی روڈ ہے ۔ ان کی طرف زیادہ توجہ فرمائیں جو ٹھیکے دیئے جاتے ہیں ان کا جو حشر ہوتا ہے کہ سڑک ابھی بنی نہیں ہوتی وہ پھر سے خراب ہونی شروع ہوجاتی ہے ۔ بہت بہت شکریہ ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں اس وقت اس ایوان کے سامنے اس لئے کھڑا ہوا ہوں کہ میں دو تین منٹ میں چند گذارشات کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک تو مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ قائد حزب اختلاف نے جن جذبات کا اظہار فرمایا ہے میں ان کی بڑی قدر کرتا ہوں مجھے اس لئے بھی خوشی ہوئی کہ جب سیشن شروع ہوا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ اس حکومت سے ہم ماسوائے دفاع کے اور کسی چیز میں تعاون نہیں کریں گے ۔ مگر آج انہوں نے ازراہ نوازش ہماری گذارشات سنیں اور اس کے بعد اپنے تعاون کو زیادہ وسعت دیتے ہوئے تعمیرو ترقی اور ملک کی بہبودی کے لئے کہا ۔ میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی کر کے ہمیں شکریہ کا موقعہ دیا ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر بعض اوقات کسی غفلت سے کوئی چیز رہ گئی ہو یا سہواً کوئی چیز رہ گئی ہو تو یہ علیحدہ بات ہے ورنہ قائد حزب اختلاف اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ جتنا ممکن ہو

سکتا ہے ہم ان کے ساتھ ہمیشہ تعاون کی کوشش کرتے ہیں ۔ ان کے مفید مشوروں سے ہم استفادہ بھی کرتے رہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس کمیٹی کے سلسلہ میں جیسا کہ میرے فاضل دوست نے ان کو پیش کش کی تھی میں ان سے استدعا کروں گا کہ وہ ضرور اس میں خود یا کسی اور کو شامل ہونے کی اجازت دیں یہ ان کی طرف سے اس بات کا ثبوت ہوگا کہ وہ ہمارے دست تعاون کو کس حد تک پکڑنے کے لئے تیار ہیں ۔

جناب والا ۔ دوسری چیز جو ان کی خدمت میں پیش کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کل میں نے ایک فلسفہ بیان کیا تھا اور وہ یہ تھا کہ لینڈ ریونیو ایک لگان ہے نہ کہ ٹیکس ہے ۔ اگر لگان کو مان لیا جائے تو میری تھیوری درست ثابت ہوتی ہے ۔ اگر ٹیکس مان لیا جائے تو ان کی تھیوری درست ثابت ہوتی ہے ۔ بہر حال جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ کل اس پر بحث ہوگی اور کھل کر لینڈ ریونیو بل کے متعلق بحث ہوگی ۔ مگر انہوں نے ایک اطلاع اس ایوان میں دی ہے کہ مشرقی پنجاب میں انہوں نے پانچ ایکڑ یا پانچ بیگھے والے کو مستثنیٰ کردیا ہے ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ اجناس پر لگان ہے یا ٹیکس ہے ۔ اگر کپاس کاشت کرے گا تو پانچ روپیہ لگایا جائیگا ۔ اگر چاول بوئے گا تو اس قسم کا ٹیکس یا لگان لگایا جائے گا مگر مجھے اسکے متعلق زیادہ اطلاع نہیں ہے ایک وقت میں یہ بل وہاں پر چل رہا تھا ممکن ہے اس صورت میں ایسا ہوا ہو وہاں پر اس ٹیکس کی بجائے اس ٹیکس کو رکھ دیا گیا ہو ۔ ان کی اطلاع بھی محدود ہے اور میری اطلاع بھی محدود ہے ۔ بہر حال یہ شنید ہے ان کا دیکھا بھالا نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے نہایت کرم فرمائی کیساتھ حسب دستور مجھے مہتمم قرار دیا ہے کہ میں نے قول و فعل میں تضاد پیش کرنے کی کوشش کی ہے ۔ میں ان کا بڑا مشکور ہوں کیونکہ یہ ان کا فرض ہے کہ جہاں کہیں بھی وہ میرے قول و فعل میں تضاد دیکھیں وہ اس کی نشاندھی ضرور کریں ۔ گو کہ میرے فرائض میں یہ بات شامل نہیں ہے کہ میں ان کے قول و فعل میں تضاد کی نشاندھی کروں ۔ بہر حال مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ کیا دوسرا پنجسالہ منصوبہ اپنا منتہا حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے یا نہیں ۔ اس کے متعلق میرا نظریہ کچھ اور ہے اور میرے دوست قائد حزب اختلاف کا نظریہ کچھ اور ہے ۔ ہم دونوں نے اس بات پر بحث کی اور میں اپنے نظریے پر قائم ہوں اور میرے پاس بنیادی اعداد و شمار موجود ہیں جس کی بناء پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے جتنے منتہا مقرر کئے تھے اور ہمارے جس قدر مسائل تھے ہم ان سے ان targets کے حصوں میں نہ صرف یہ کہ کامیاب ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اپنے targets سے exceed بھی کیا ہے ۔ لہذا دوسرا پنجسالہ منصوبہ اس وقت ہدف ملامت یا ہدف طعن و تشنیع نہیں ہو سکتا ۔ اس مسئلے پر بحث ہو چکی ہے ۔ اب وہ درمیان میں خوراک کے مسئلے کو بھی لے آئے ہیں اور وہ اس کے متعلق جو کچھ بھی فرمائیں، وہ ان کا حق ہے ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے، جب یہ دوسرا پنجسالہ منصوبہ ختم ہوا تو اس وقت ہم نے سات لاکھ ٹن گندم باہر سے منگوائی تھی جس کی قیمت ستائیس اور اٹھائیس کروڑ روپے کے درمیان تھی اور اسی سال ہم نے جسقدر چاول باہر بھیجا تھا، اسکی قیمت بھی ستائیس، اٹھائیس کروڑ روپے تھی اور اس سے پہلے یعنی ۱۹۵۸ء سے پہلے کے جو سال ہیں ان میں ہم بارہ کروڑ

روپے کی چینی باھر سے منگوایا کرتے تھے لیکن اب خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ھم چینی کے معاملے میں خود کفیل ھو گئے ھیں بلکہ اس سال اس میں کچھ بچت بھی ھو گئی ھے بلکہ پانچ کروڑ روپے کی چینی ھم نے مشرقی پاکستان کو بھی ارسال کی ھے۔ تو میرا مقصد یہ تھا کہ جب ۶۵-۱۹۶۴ء کا مسئلہ چل رھا تھا تو میں نے گزارش کی تھی کہ نمبر ایک ھم منتہائے مقصود کے حصول میں کامیاب ھوئے ھیں اور نمبر دو یہ کہ ھم آمدنی کے لحاظ سے خود کفیل ھیں ۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ھے کہ ھم نے ستائیس، اٹھائیس کروڑ روپے کی گندم باھر سے منگوائی تھی اور اتنی ھی رقم کا چاول ھم نے باھر بھیجا تھا، میں یہ سمجھتا ھوں کہ ھمیں سات، آٹھ لاکھ ٹن گندم باھر سے نہیں منگوانی چاھئے تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ھمیں اچھی زمین عطا کی ھے اور ھمارے کاشتکار بھی اچھے ھیں اور جس طرح کہ ایک مثال ھے کہ ''موسم اچھا پانی وافر مٹی بھی زرخیز،، ۔ تو یہ درست ھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا کے کل آبپاشی رقبے کا بارھواں حصہ مغربی پاکستان میں واقع ھے اور کل مزروعہ رقبے کا نواں حصہ مغربی پاکستان میں شامل ھے اور پاکستان اس وقت دنیا کی پٹ سن کی پیداوار میں سرفہرست ھے، چاول کی پیداوار کے سلسلے میں تیسرے نمبر پر ھے، گنے کی پیداوار میں چوتھے نمبر پر ھے، روئی کی پیداوار میں اس کا چھٹا نمبر ہے اور گندم کی پیداوار میں دنیا میں دسویں نمبر پر ھے ۔ بہر حال ان اعداد و شمار کے عرض کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ ھو رھا تھا ..... اور ھم کیوں ناکام ھوئے، جو بات ان کے ذھن میں ھے، میں اسکی وجوھات مختصر طور پر عرض کئے دیتا ھوں ۔ اول تو یہ کہ population explosion ھوا یعنی جسکو ھجوم آبادی کہہ لیں ۔ کیونکہ ۱۹۰۱ء میں ایک

کروڑ چھیاسٹھ لاکھ کی آبادی تھی اور جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس وقت تین کروڑ کے قریب آبادی تھی اور آج پانچ کروڑ سینتیس لاکھ کے قریب کا اندازہ ہے، اس لحاظ سے ایک تو آبادی بڑھی اور اسکے بعد دوسری وجہ یہ ہے کہ آبادی میں اضافے کے علاوہ، لوگوں نے خود کو شہروں میں منتقل کرنا شروع کیا جسکی وجہ سے شہروں کی آبادی میں بڑا اضافہ ہوا اور اسی وجہ سے جیسے کہ میرے عزیز دوست کرمانی صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ لوگوں کی عادات میں بھی ایک انقلاب برپا ہوا - پہلے زمانے میں بھی جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے، اسے اناج کا گھوارہ کہتے تھے، لیکن ان وجوہات کی بناء پر اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ coarse grain کھانے کے عادی تھے جو کہ بالعموم مشرقی پنجاب سے آیا کرتا تھا تو اس وجہ سے ہمیں دشواریاں ہوئیں - آخر میں میں ایک بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ میں بالخصوص اپنے دوست حمزہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ نہ تو میں کوئی حرف آخر ہوں اور نہ ہی عقل کل ہوں - میں بھی ایک عام انسان ہوں اور اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہو جائے، تو اسکے لئے ذرا شدت اور حدت میں کمی کرکے مجھے ہدایت فرما دیا کریں، تو میں ان کا بڑا مشکور ہوں گا کیونکہ میں ذرا حدت اور شدت سے ڈر جاتا ہوں اس لئے میں ان سے درخواست کروں گا کہ ایک تو میری عمر کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ان کا اور میرا رشتہ اسی قسم کا ہونا چاہئے کیونکہ میں ان کے ساتھ یہ عزت والا رشتہ رکھنا زیادہ پسند کرتا ہوں اور ان کی یہ حدت اور شدت بھی چونکہ محبت ہی کے سبب ہوتی ہے میں بھی اسے شفقت میں تبدیل کرکے اس کا نوٹس نہیں لیتا ہوں - بہر حال مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس بات کے لئے میں کھڑا

ہوا تھا، کیونکہ باتوں میں بات نکل جاتی ہے اور ایک جملہ معترضہ بن کر رہ جاتا ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہوئی ہے کہ قائد حزب اختلاف ہماری گذارشات سننے کے بعد از راہ نوازش، از راہ وطن نوازی اور از راہ محب الوطنی تمام معاملات میں اس حکومت کی طرف اپنا دست تعاون بڑھایا اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سے ملک میں صحیح حزب اختلاف معرض وجود میں آئے گا جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ حزب اختلاف کا انداز فکر منفی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کا کردار مثبت کردار ہے یہ تو ہمارے محاسب ہیں اور محاسب کا کام صرف یہ نہیں ہوتا کہ وہ نکتہ چینی ہی کرے بلکہ اسے کبھی کبھی شاباش بھی دینی پڑتی ہے۔ بہر حال یہ ان کی اپنی مرضی ہے۔ جیسے وہ مناسب سمجھیں گے۔ میں نے تو یہ چند ایک گزارشات اس لئے کی ہیں کہ میں ریکارڈ کو straight کرنا چاہتا تھا اور دوسرا اسلئے کہ اگر میں جواب نہ دیتا تو حمزہ صاحب گلہ کرتے کہ انہوں نے اسقدر حدت اور شدت سے بات کی ہے اور میں نے ان کا جواب نہیں دیا۔ اس لئے میں نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ ہم کوشش تو کرتے ہیں کہ ہمارے قول و فعل میں تضاد نہ ہو اور آپ اسکی نشاندھی کرتے رہیں لیکن چونکہ زبان میں ہڈی نہیں ہے اس لئے اگر درشتی ذرا کم ہو تو میں بےحد مشکور ہوں گا۔

خواجہ محمد صفدر۔

تعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان

(نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں کسی قسم کا تعاون نہ کرو۔)

وزیر بلدیات۔ خدا آپ کو نیکی دیکھنے کی توفیق دے۔

خواجه محمد صفدر - اگر آپ اپنے آپ میں نیکی پیدا کر لیں تو پھر کیا بات ہے ہم بھی یہی چاہتے ہیں -

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) - جناب والا - آج ہم بجٹ کے آخری مرحلے پر پہنچ گئے ہیں اور اس دوران میں حزب اختلاف کی جانب سے اور حکومت کی جانب سے بھی بہت سے دوستوں نے بحث میں حصہ لیا ہے اور یہ بات باعث اطمینان ہے کہ کسی دوست نے نہ اس جانب سے نہ اس طرف سے ، آنے والے سال کے کسی منصوبے پر اس انداز سے نکتہ چینی کی ہو اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ منصوبے ضرورت اور افادیت کے لحاظ سے مناسب نہیں ہیں - جہاں تک میں سمجھتا ہوں، حزب اختلاف کے فائدے تو ان منصوبوں کی افادیت کا ایک لحاظ سے اقرار بھی کیا ہے۔ گو وہ یہ فرماتے رہے ہیں کہ ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس حکومت کے پاس مطلوبہ صلاحیت نہیں ہے - میں اس کا جواب بعد میں دوں گا لیکن میں یہ بات کہتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اس بجٹ پر بحث کے دوران حزب اختلاف کی جانب سے بھی چند دوستوں نے اس بجٹ کو اشارتاً ایک عوامی بجٹ قرار دیا ہے - اور جناب والا - یہ بجٹ عوامی کیوں نہ ہو - اگر آپ اس فنانس بل کی مختلف دفعات پر غور فرمائیں گے تو ایک حقیقت سامنے کھل کر آ جائے گی کہ اول تو کوئی نیا ٹیکس ہی عاید نہیں کیا گیا اور دوم یہ کہ پچھلے عارضی ٹیکسوں کو برقرار رکھا گیا ہے اور وہ بھی اسی سطح پر جس سطح پر وہ پچھلے سال لاگو کئے گئے تھے - اب دیکھنا یہ ہے کہ پچھلے سال جو عارضی ٹیکس تھے جن کو آنے والے سال میں قائم رکھا گیا ہے ان ٹیکسوں کا بوجھ صوبہ کے کس طبقہ پر رہتا ہے - حضور والا۔ اگر آپ اس دفعہ کا بغور مطالعہ فرمائیں گے تو اس کے سوا آپ کے

پاس اور کوئی چارہ کار نہیں ہوگا کہ آپ یہ رائے قائم کریں کہ دفعہ ۳ کے تحت جو سرچارج لگایا گیا ہے اس کا اطلاق بھی اس طبقہ پر ہوتا ہے جو دیہاتی علاقوں میں متمول زندگی بسر کر رہے تھے اور خوشی سے ادا کر سکتے ہیں اس کا بوجھ کاشت کار پر نہیں متوسط درجہ کے زمینداروں پر نہیں ۔ اس کا تمام بوجھ دیہاتوں میں بسنے والے اونچے طبقہ کے زمینداروں پر ہے ۔ صرف یہ ایک بات ظاہر کرتی ہے کہ حکومت کو اس امر کا شدید احساس ہے کہ صوبہ کے ان لوگوں پر ٹیکس عائد کرنا چاہئے جو ٹیکس دینے کے نہ صرف اہل ہیں نہ صرف قابل ہیں اور آسانی سے دے سکتے ہیں بلکہ جو لوگ ماضی میں بھی بڑی آسانی سے ادا کرتے رہے ہیں ۔ اور جو ٹیکس برقرار رکھا جا رہا ہے اس کا اطلاق سنیما کے مالکان پر ہے اور سنیما کی انتظامیہ پر کیا گیا ہے۔ آج اس سلسلہ میں ایک ترمیم حزب اختلاف کی جانب سے آئی تھی ۔ جسے ابتدا میں ہی حکومت نے قبول کرنے سے انکار کر دیا لیکن ان جذبات کے پیش نظر اگر یہ ترمیم پاس ہو جائے تو ایک بات واضح ہوجائے گی کہ حکومت کی قطعاً یہ منشا نہیں اور یہ ارادہ نہیں کہ وہ ٹیکس جو مالکان سنیما سے وصول کیا جاتا ہے عام شہری پر اس کا بوجھ پڑے ۔ اگر نیت مختلف ہوتی یا ارادہ یہ ہوتا کہ ٹیکس کا بوجھ بالآخر شائقین سنیما پر ڈال دیا جائے گا تو حکومت اسے قبول نہ کرتی ۔ حکومت نے اس ترمیم کو منظور کرکے اس دعویٰ کا ثبوت مہیا کر دیا ہے کہ حکومت صوبہ میں جو پچھلے سال عارضی ٹیکس تھے ان لوگوں پر حاوی کر رہی ہے جو لوگ اس بوجھ کو برداشت کر سکتے ہیں اور ٹیکس دے سکتے ہیں ۔

یہ ٹیکس اونچے طبقہ کے لوگوں پر حاوی کیا جا رہا ہے اور جن لوگوں پر ٹیکس لاگو کیا جا رہا ہے وہ عوام پر منتقل کرنے نہ پائیں یہی قصہ Moter vehicles (to carry more than 8 persons) کا ہے ۔ یہ ٹیکس بھی مالکان سے لیا جائے گا ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

ان کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ اس ٹیکس کا بوجھ برداشت کریں اس بوجھ کو عام مسافروں پر روا نہیں رکھا گیا ۔

حضور والا ۔ اس کے علاوہ اس بل میں پہلی بار یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ Group Term Insurance کے بارے میں stamp duty کو کم کرنے کی اچھی خاصی ضرورت تھی ۔ ظاہر ہے کہ کمی سے صوبہ کے اس طبقہ کو فائدہ پہنچے گا جو غریب صنعتی علاقہ میں کام کرنے والے کارکنوں کا ہے ۔ جہاں دیہاتوں میں بسنے والے غریب کاشتکاروں اور متوسط درجہ کے زمینداروں کی بہبود کا خیال رکھا گیا ہے وہاں شہروں میں بسنے والوں اور صنعتی علاقوں میں کام کرنے والوں کا حد سے زیادہ خیال رکھا گیا ہے ۔ اس کا ثبوت اس سے ظاہر ہوتا ہے جو اس بل کے سیکشن ۷ میں پیش کیا گیا ہے ۔

حضور والا ۔ دوران تقریر دو باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ دفعہ ۱۲ کے تحت حکومت چاہتی ہے کہ اس کے پاس وہ اختیارات آ جائیں جو صرف اس ہاؤس کے مخصوص اختیارات ہیں لیکن حزب اختلاف کے قائد نے ارشاد فرمایا کہ میں کسی صورت میں بھی اس قسم کے قانون کا ساتھ نہیں دے سکتا جس کی رو سے قانون سازی کے اختیارات اسمبلی کی بجائے انتظامیہ کو مل جائیں میں ان کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ delegated legislation کا تصور

بھی خاصا پرانا ہو چکا ہے۔ دنیا کا کونسا ملک ہے جس میں قانون ساز ادارے اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر اس قسم کے اختیارات delegate نہیں کرتے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ Delegation of Powers صرف رولز تک محدود ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ Local Authorities کو اختیار دے سکتے ہیں کہ وہ Sub-Legislation کر لیں ۔ تجربہ بتاتا ہے کہ قانون کو نافذ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ خود قانون بنانے کا اختیار ہو اور ان agencies کے سپرد کر دیا جائے جنہوں نے قانون کے مقاصد کو حاصل کرنا ہے ۔ all over the world اب یہ practice ہو گئی ہے ۔ انہوں نے کلاز ۱۰ کی بھی مخالفت کی ہے کہ کوئی suit دیوانی عدالت میں بابت assessment of tax دائرہ نہیں ہو سکتا ۔ کاش وہ مزید غور کرتے تو ضرور نوٹ کرتے کہ اس ایکٹ میں بہت سی باتیں حکومت کے سپرد کی گئی ہیں ۔ ان کے تحت وہ فرائض انجام دے سکتے ہیں جو کہ حکومت سر انجام دینا چاہتی ہے ۔ دیوانی عدالتوں کے دائرہ سے جو فرائض نکل گئے ہیں وہ ہیں

Setting aside or modifying any assessment or tax.

باقی تمام فرائض دیوانی عدالتوں کے اختیار میں ہیں ان کی جانچ پڑتال کے دائرے سے باہر نہیں رکھا ۔ اگر وہ انصاف سے کام لیتے تو وہ یہ کہتے کہ یہ قانون واقعی اچھا ہے ۔ تمام باتیں جو حکومت کے سپرد کی گئی ہیں عدالتی چارہ جوئی سے دور رکھی ہیں لیکن ایسا نہیں کیا گیا ۔ حکومت کی تعریف کرنے کی بجائے حکومت کے کام کی

تعریف کرنے کی بجائے انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس پر بھی اس قسم کی طرز فکر برقرار رکھی جائے جو انہوں نے کئی برسوں سے حکومت کے بارے میں قائم کی ہوئی ہے ۔

جناب والا ۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ جن تین بنیادی اصولوں کا تذکرہ میں نے آغاز میں کیا تھا ان ہی تین بنیادی اصولوں کے پیش نظر یہ بل مرتب کیا گیا تھا اور آج یہ ہاؤس اس قابل ہوا ہے کہ ان تین بنیادی اصولوں کی روشنی میں وہ اس بل کو پاس کر سکے ۔ میں ارادتاً ان تینوں بنیادی اصولوں کو دھراتا ہوں ۔ پہلا اصول جو اس بل کے مرتب کرنے کے وقت پیش نظر تھا وہ یہ کہ دیہاتی علاقوں میں بسنے والے لوگوں کی بہبود کا خیال رکھا جائے دوسرا اصول صوبے کے عوام کو سستی خوراک مہیا کی جائے اور آخر میں تیسرا اصول جو پیش نظر رہا ہے وہ چھوٹے علاقہ یا کم ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے ۔ میں آپ کی وساطت سے حزب اختلاف کے ارکان سے پوچھتا ہوں کہ جو حکومت بجٹ بناتے وقت ان تین بنیادی اصولوں کو اپنے سامنے رکھے اور پھر ان اصولوں پر عمل پیرا بھی ہو تو کیا وہ حکومت حق بجانب نہیں ہے کہ وہ اس بات کا اعلان کرے کہ ان اصولوں کی وجہ سے یہ بجٹ ترقی پسند ہے اور عوامی ہے اور ہر لحاظ سے ہردلعزیز ہے ۔ اب جناب میں اپنے فاضل بزرگ ملک قادر بخش کی طرف آتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ تو چلے گئے ۔

وزیر خزانہ ۔ انہوں نے اپنے قصبہ کا ذکر کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی دھیرے دھیرے اسی مرض میں مبتلا ہیں جس

مرض میں قائد حزب اختلاف ہیں اور صرف اپنے گاؤں کی سوچتے ہیں اس کے باہر سوچنا انکو محال ہو گیا ہے ان کے قصبہ میں جن لوگوں نے قانون شکنی کی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ قانون شکنی وسیع پیمانے پر اور صوبے کے طول و عرض میں ہے ۔ یہ عجیب اندازفکر ہے کہ اگر تمام صوبے میں اینٹی سوشل elements کو قابو میں کر لیا گیا ہے اگر تمام صوبے میں ایسے عناصر کی سرکوبی کی جا رہی ہے جو امن عامہ میں خلل کا باعث بن سکتے ہیں اور اگر ایک ضلع کے ایک قصبے میں چند لوگوں نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے تو یہ کہنا کہ ملک میں امن وامان نہیں ہے اور یہ کہاں تک مناسب ہے کہ صوبے کے دیگر حصوں میں بدامنی ہے ۔ میں کیا عرض کروں ان کی خدمت میں صرف یہی عرض کروں گا کہ صوبے میں امن کو برقرار رکھنے کے لئے صوبے میں ان عناصر کا قلع قمع کرنے کے لئے حکومت بھرپور کوشش کر رہی ہے جو عنصر صوبے کے امن کو برباد کرنے کے لئے بیٹھا ہوا ہے ۔ حکومت تہیہ کئے ہوئے ہے کہ ایسے عنصر کو وہ finally اور حتمی طور پر ناکارہ کر دے گی ۔ جو لوگ قانون کے اور حکومت کے خلاف سر اٹھاتے رہے ہیں ان کی سرکوبی ہر مہذب حکومت کا فرض ہے اور یہ مقام مسرت ہے کہ یہ حکومت اپنے اس فرض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہے ۔

حضور والا ۔ زراعت کے بارے میں ارادتاً کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ کل اس معزز ایوان میں مجھے ایک بہت ہی اہم تقریر سننے کا موقع میسر آیا کہ حزب اختلاف کے قائد نے کل اس انداز سے باتیں کیں تو واقعی مجھے یہ شبہہ ہو چلا تھا کہ یہ ہاؤس شاید ان کا طرف دار ہو جائیگا اور مجھے یہ ڈر پیدا ہوگیا تھا کہ ان کی

اعداد و شمار سے مرصع تقریر کہیں گورنمنٹ پارٹی کو متاثر نہ کر بیٹھے لیکن مقام مسرت ہے اور مقام افتخار ہے کہ قائد ایوان نے نہ صرف ان باتوں کا جواب دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ان باتوں کا جواب ھی نہیں دیا ۔

وزیر خزانہ ۔ نہ صرف ان باتوں کا جواب دیا بلکہ یہ ظاھر کر دیا کہ صوبہ زراعت کے میدان میں غیر معمولی ترقی کر رھا ہے (نعرہھائے تحسین) انہوں نے حقائق کا سہارا لیکر یہ بات واضح کردی ہے کہ جو نصب العین فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ملک کے لئے متعین کیا ہے میری مراد خوراک کے معاملہ میں خود کفیل ھونا ہے تو اس منزل کی طرف صوبے کے قدم کامیابی سے بڑھ رہے ھیں ۔ زمینوں کو سیم و تھور سے بچانے کے لئے حکومت مختلف تجاویز پر عمل کررھی ہے اور حمزہ صاحب آپ جانتے ھیں کہ آپ کے ضلع میں اور آپ سے ملحقہ اضلاع میں حکومت نے کیا کیا نہیں کیا ۔ اور آپ کے ضلع میں اور آپ سے ملحقہ اضلاع میں زمیندار خوش ہے مزارع خوش ہے اور یہ پہلی حکومت ہے جسنے ان کے مسائل کی طرف توجہ دی ہے ۔ اور سیم و تھور کی لعنت سے اس حکومت نے غریب دیہاتیوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے ھیں ۔ حضور والا ۔ اب میں اس معزز ایوان کے ان معزز ارکان کا مشکور ھوں جنھوں نے اپنے علاقے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اس ایوان میں کیا ہے اور حکومت کی توجہ اپنے علاقہ کے مسائل کی طرف دلائی ہے میں آپ کے وسیلہ سے ان کو یقین دلاتا ھوں کہ حکومت تہیہ کئے بیٹھی ہے کہ وہ کم ترقی یافتہ علاقوں کو کم سے کم عرصہ میں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لے آئے میں یہ اعلان کرتے ھوئے

خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اگر منظور شدہ سکیموں کے متعلق کم ترقی یافتہ علاقوں کی جانب سے کوئی معقول تجویز پیش کی جائے گی تو حکومت ہر ممکن کوشش کرے گی کہ اس کے لئے مناسب رقم مہیا کرے ۔ حضور والا ۔ دنیا کا طریقہ ہے اور دنیا کا دستور ہے کہ جب وہ کسی ملک کی ترقی کے بارے میں رائے قائم کرتی ہے تو بجٹ کے اس حصہ کی طرف نظر کرتی ہے جو حصہ اخراجات سے تعلق رکھتا ہے اور لوگ دیکھتے ہیں کہ حکومت کن کاموں پر اور کس انداز سے کتنے عرصہ میں کیا کیا خرچ کر رہی ہے اور اخراجات کا نقطہ نظر سامنے رکھ کر ہی یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ ملک یا صوبہ ترقی کی جانب قدم اٹھا رہا ہے یا تنزل کی طرف جا رہا ہے ۔ آئیے آج اس محفل میں اسی اصول کی روشنی میں اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا یہ صوبہ اپنے اخراجات اس انداز سے کر رہا ہے کہ صوبہ ترقی کر رہا ہے یا اس انداز سے کر رہا ہے کہ لوگوں کی آمدنی ضائع کر رہا ہے ۔ میں حضور والا اختصار کے ساتھ اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آنے والے سال میں تعلیم کی مد میں بجٹ سے ۱۴ کروڑ روپیہ خرچ کے لئے مختص کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اسی تعلیم کی مد میں غیر ترقی یافتہ علاقوں کے سلسلہ میں ۳۳ کروڑ کا خرچ مختص کیا گیا ہے اور زراعت میں حکومت نے ۲۲ سے لیکر ۳۰ کروڑ کا اضافہ کیا ہے اور بجلی پانی میں تقریباً ۸۲ کروڑ کا خرچ مختص کیا گیا ہے جو پچھلے تمام سالوں کی نسبت بہت زیادہ ہے ۔ اور تو اور پورے سال کے منصوبوں میں ۱۵۴ کروڑ کی بجائے ۲۱۲ کروڑ کا خرچ رکھا گیا ہے یہ الفاظ دیگر حکومت نے ۳۸ فیصد کا اضافہ کیا ہے ان عداد و شمار کے ہوتے ہوئے میں حزب اختلاف کے اراکین سے ایک عام فہم سوال پوچھتا ہوں کہ جو حکومت تعلیم کی

مد میں پچھلے سالوں کے مقابلہ میں زیادہ روپیہ خرچ کرے - جو حکومت زراعت کی مد میں پچھلے سال کے مقابلہ میں زیادہ خرچ کرے جو حکومت بجلی پانی کی مدوں میں پچھلے سال کی نسبت زیادہ خرچ کرے اورجو منصوبوں پرخرچ میں ۳۸ فیصدکا اضافہ کرے تو کیا اس حکومت کے بارے میں یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ وہ حکومت صوبے کی ترقی کی طرف نہیں بلکہ تنزل کی طرف جا رھی ہے - کوئی انصاف سے محبت کرنیوالا ایسا شخص جو حقائق کو جھٹلانا نہ جانتا ھو اس کے لئے اور کوئی راستہ نہیں کہ وہ اس رائے کا اظہار کرے کہ صوبہ غیرمعمولی ترقی کر رھا ہے- حضور والا دو باتیں جن کی طرف میں اشارہ کرناضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ھیں- شاید آپ کو یاد ھوگا کہ صدرمملکت کو شکایت تھی کہ صوبے کو ریونیو assign کیا جاتا ہے اور اس کا ۲۷ فیصد حصہ غیر ترقیاتی کاموں پر صرف کرتے ھیں - آج ھم اس قابل ھو گئے ھیں کہ سال رواں اور آئندہ سال میں ھم اس ریونیو assignment کی تمام کی تمام آمدنی ھم ترقیاتی کاموں پر صرف کریں حالانکہ ماضی میں ایسا نہیں ھوا اور اب ھم کر رہے ھیں - اور اس کے بعد آپ سن کر خوش ھونگے کہ ھم نے یعنی صوبے نے اس دفعہ اپنا حصہ جو ترقیاتی کاموں کے لئے دینا ہے اس میں اپنی جانب سے ۳۸ فیصد کا اضافہ کیا ہے اور وہ بھی جو صوبائی حصہ ہے وہ الحمد للہ قرضے سے پاک ہے - ماضی میں ایسا نہیں ھوا - دوسری بات جو ظاھر ھوتی ہے وہ یہ کہ حکومت ترقیاتی کاموں کو اولین اھمیت دیتی ہے - یہ دونوں باتیں ظاھر کرتی ھیں کہ صوبہ ترقی کی طرف تیزی سے جا رھا ہے - میں جناب والا - اس موقع پر پھر ایک بات دھراتا ھوں کہ دیہی عوام کی بہبود کے لئے آنے والے سال میں یعنی دیہی ترقیاتی پروگرام میں ۱۰۰ فیصد رقم کا اضافہ ھوا ہے -

یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس پر ہر حکومت بجا طور پر فخر محسوس کر سکتی ہے ۔ اس دفعہ ہم نے اس مد میں ۱۰ کروڑ روپیہ مختص کیا ہے لیکن سب سے زیادہ جو بات خوشی کی ہے اور جو خوشی کا سبب بنتی ہے وہ یہ کہ یہ تمام باتیں صوبہ ایسی صورت میں کر رہا ہے جبکہ حکومت نے صوبے کے عوام پر کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا ۔ حضور والا ۔ آپ دیکھیں گے کہ جیسا کہ میں نے آغاز میں کہا ہے کہ ہم نے صنعتی مزدوروں کی بہبود کے لئے ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں کہ Group Term Insurance کے اشٹام میں کمی کردی ہے اور اس کے علاوہ بہت سی سہولتیں حکومت نے دی ہیں اور اگر ان کا جائزہ لیا جائے تو آپ محسوس کریں گے کہ ان رعایتوں کا اصل impact غریب طبقہ پر ہوا ہے ۔ حکومت کی کوشش ہے اور وہ اس بات پر قائم ہے کہ وہ صوبے کے عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کی جائیں تاکہ وہ کم سے کم عرصہ میں اپنے معیار زندگی کو بڑھا سکیں ۔ حضور والا۔ میرا ارادہ تھا کہ اپنے بھائی حمزہ صاحب کی باتوں کا بھی جواب دوں لیکن جس عمدگی اور خوبصورتی سے اور محبت سے آج قائد ایوان نے اس مخصوص فقرہ کا جو وہ اپنے مخصوص دوستوں کے لئے مخصوص رکھتے ہیں اطلاق حمزہ صاحب پر کر دیا ۔ شائد وہ سمجھتے ہوں کہ حمزہ صاحب کو محبت کی ضرورت ہے اور محبت کی زبان کو بہتر سمجھیں گے ۔ تو مجھے آپ کے وسیلے سے ان کی خدمت میں عرض کرنا ہے

"تلخی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر
کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی"

جناب والا۔ قبائلی علاقوں کے لوگ محب وطن ہیں ۔ قبائلی علاقوں کے لوگ ایسے بھی موجود ہیں جو علم وعرفان کے مالک ہیں ان میں ایسے لوگ

بھی موجود ھیں جنھوں نے ھر موقعہ پر پاکستان کی سالمیت کے لئے اپنی جانیں بھی پیش کیں (ھیئر - ھیئر)

خواجہ محمد صفدر - دریں چہ شک -

وزیر خزانہ - لیکن ایک ھی لاٹھی سے سب کو ھانکنا نہایت غیر مناسب ہے -

خواجہ محمد صفدر - ویسے انھوں نے ھانکا نہیں آپ ھنکوانا چاھتے ھیں -

وزیر خزانہ - بہر حال جناب والا - پیشتر اس کے کہ میں اپنی تقریر کو ختم کروں میں ایک بنیادی بات کی طرف اشارہ کئے دیتا ھوں - کسی قوم کی سربلندی کے لئے کسی قوم کے آگے بڑھنے کے لئے اتحار اور اندرونی اتحاد اشد ضروری ہے - کسی قوم کے آگے بڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی صفوں میں تفریحی تنقید کرنے والوں کا ھجوم نہ ھو -

مسٹر حمزہ - کیا بات ہے -

وزیر خزانہ - تو جب میں نے یہ فقرہ آغاز میں کہا تھا تو میرے دوست جو اس جانب بیٹھے ھیں ناراض ھوئے تھے لیکن میرا اشارہ ان کی جانب نہ تھا - میرا اشارہ ایسے لوگوں کی جانب ہے جو اس ھاؤس سے باھر ھیں جن کا کام صبح شام حکومت پر جا و بیجا تنقید کرنا ہے اور جب حکومت اور قوم ان سے اپنی contribution کا مطالبہ کرتی ہے تو اس سلسلے میں وہ ھمیشہ فیل ھو جاتے ھیں -

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you very much.

وزیر خزانہ - میں حضور والا قائد حزب اختلاف کو کیسے یقین دلاؤں کہ ہم ان کو ملک کا دشمن تصور نہیں کرتے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حکومت کی جو سودمند کارروائیاں ہیں یا افادیت سے پر منصوبے ہیں ان کی تائید کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں حالانکہ ملک کے مفادات کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حکومت جو عوام کی بہبودی کا اتنا خیال رکھتی ہو اور اس کی بھلائی کے لئے اتنا بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہو اس کے تمام ایسے منصوبوں کی تائید کرنی چاہئے مگر افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان کے پیش نظر ایک ہی بات ہے کہ ہم ان کو ملک کا دشمن تصور کرتے ہیں -

مسٹر حمزہ - آپ نے ہی ان کو ڈیفنس آف پاکستان رولز میں جیل یاترا کے لئے بھیج دیا تھا -

وزیر خزانہ - وہ تو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا -

مسٹر حمزہ - اچھا اچھا - کیا آپ کے پاس اور کوئی قانون نہ تھا -

وزیر خزانہ - انہی کے دوستوں نے ان کو بھیجا تھا - بہر حال میں اس مسئلہ میں نہیں جانا چاہتا - مجھے ان سے صرف یہی عرض کرنا ہے کہ میں اپنی تقریر کو ختم کرنے سے پہلے اس دعوت کو دوہراتا ہوں جو میرے فاضل بزرگ قائدایوان نے ابھی ابھی قائد حزب اختلاف کے سلسلہ میں بیان کی تھی کہ وہ ذرا غصہ سے بالاتر ہو کر سوچیں -

خواجہ محمد صفدر - غصے کی بات نہیں بلکہ آپ کے قول و فعل میں تضاد ہے -

وزیر خزانہ - اس جذبے کو پہچانتے ہوئے میں نے اس معزز ایوان میں پیش کش کی تھی کہ وہ اس Education Cess کا جائزہ لینے والی کمیٹی کی رکنیت قبول فرمائیں جو حال ھی میں حکومت نے قائم کی ہے - حکومت کی اس پیش کش سے یہ واضح اور عیاں ہو گئی ہے کہ حکومت کی نیت میں فرق نہیں - ان کی پیشکش دیانتداری پر مبنی ہے - وہ ہر اس شخص کی خدمت کرنا چاھتی ہے جو حکومت کے رفاہ عامہ کے کاموں میں حکومت کا ساتھ دینا چاھتا ہو - حکومت ہرگز یہ نہیں چاھتی کہ وہ لوگ جو صوبے کی یا حکومت کے بھلائی کے کاموں میں حکومت کا ساتھ دینا چاھتے ھیں ان کو پیچھے رکھا جائے - میں امید کرتا ہوں کہ میری اس وضاحت کے بعد قائد حزب اختلاف عوام کی خاطر، صوبہ کی سلامتی کی خاطر، صوبہ کی سر بلندی کی خاطر، اس عزم کی خاطر، جو ھماری پارٹی نے کیا ہوا ہے کہ وہ لوگوں کی اقتصادی حالت کو بہتر کریں گے - اپنے فیصلہ پر نظرثانی فرمائیں گے -

جناب والا - اب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بلند حوصلگی کا ثبوت دیتے ہوئے ھماری گزارشات کو تحمل سے سنا اور حکومت کو یہ موقع بہم پہنچایا کہ ھم اس ایوان کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے ممبران کو سن سکیں - آخر میں میں یہ عرض کرنا چاھتا ہوں کہ جو ارشادات معزز اراکین نے فرمائے ھیں حکومت نے نہ صرف ان کا گہرا نوٹس لیا بلکہ حکومت یہ تہیہ کئے بیٹھی ہے کہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے وہ ان چیزوں پر جلد از جلد عمل پیرا ہوگی -

Mr. Speaker : I will now put the last motion of the Budget to the vote of the House. The question is :

That the West Pakistan Finance Bill, 1967 be passed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again on Monday at 8.00 a. m.

The Assembly then adjourned (at 12.30 p.m.) till 8.00 a.m. on Monday the 3rd July, 1967.

Printed at Istiqlal Press, Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 3rd July, 1967.
دو شنبہ - ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8 - 00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(پ ۹- س ۷- ع ۲- آیات ۹۴ تا ۹۹)

اور ہم نے کسی علاقہ میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے باشندوں کو دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔ پھر ہم نے تکالیف کو آسودگی سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ مال و اولاد میں زیادہ بڑھ گئے۔ تو کہنے لگے کہ اس طرح کا رنج و راحت تو ہمارے بڑوں کو بھی پہنچتا رہا ہے۔ تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا کہ وہ (بالکل) بے خبر تھے۔ اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکات کے (دروازے) کھول دیتے۔ مگر انہوں نے تو تکذیب کی پس اُن کے اعمال کی پاداش میں ہم نے ان کو پکڑ لیا۔ کیا بستیوں کے رہنے والے اس امر سے بے خوف ہیں کہ اُن پر ہمارا عذاب رات کو واقع ہو اور وہ بے خبر سو رہے ہوں۔ اور کیا اہل شہر اس سے بے خوف ہیں۔ کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ نازل ہو۔ اور وہ کھیل کود میں مشغول ہوں۔ کیا یہ لوگ اللہ کے داؤں سے نہیں ڈرتے پس اللہ کے داؤں سے تو وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں۔ جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Idrees.

RETIREMENT OF MR. MUSTAFA KHALID

***5026. Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration please refer to part (*a*) of answer to starred question 4384, placed on the Table of the House on 6th December 1966 and state :—

(*a*) the date on which Mr. Mustafa Khalid was compulsorily retired from the Police Department ;

(*b*) the authority which passed the order of his retirement;

(*c*) pay last drawn by him in the Police Department;

(*d*) the amount of monthly pension sanctioned to him;

(*e*) whether any appeal lay against his compulsory retirement;

(*f*) if answer to (*e*) be in the affirmative, to whom did it lie and whether he filed any appeal ;

(*g*) in case he filed an appeal (*i*) the date of filing the appeal (*ii*) the date on which the said appeal was decided and (*iii*) whether a copy of the order passed in appeal will be placed on the Table of the House ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) 30th June 1959 (A.N.).

(*b*) The President of Pakistan, under sub-clause (b) of clause (s) of Article 5 of Laws (Continuance in force) Order, 1958.

(*c*) Rs. 680 plus Pushto allowance of Rs. 100 per mensem and C. L.A. Rs. 85 per mensem.

(*d*) Nil, as Mr. Mustafa Khalid did not apply for a pension and was re-employed in the Bureau of National Reconstruction from 3rd November 1959.

(*e*) (*f*) and (g) There was no provision of appeal in the Laws (Continuance in force) Order 1958.

چودھری محمد ادریس۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ مصطفیٰ خالد پنشن کا حقدار ہے یا نہیں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔ وہ پنشن کا حقدار ضرور ہوگا۔ لیکن پنشن کے لئے درخواست دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس افسر نے apply نہیں کیا۔

The reasons are best known to him. I understand, he was re-employed and he is getting now a pay of near about Rs. 1200.

He was drawing Rs. 680/- plus Rs. 185, *i.e.* he was somewhere near about Rs. 800 when he was compulsorily retired.

جب وہ re-employ ہوا تو اس کو تنخواہ بعد وضع پنشن ملتی تھی۔ اس کی کل تنخواہ تقریباً ۸۶۰ روپیہ تھی اس نے سوچا ہوگا کہ فی الحال پنشن نہ لوں۔

That will, of course, be held in abeyance.

سید عنایت علی شاہ۔ جو شخص screen out ہوتا ہے تو اس شخص میں بہت سی خامیاں ہوتی ہیں۔ ایسے شخص کو کسی responsible post پر لگانا نہیں چاہئیے۔ لہذا کیا پارلیمنٹری سیکرٹری بتائیں گے کہ اس شخص کے خلاف definite charges کیا تھے جو prove ہوگئے تھے۔

Parliamentary Secretary : He was removed from service on charges of inefficiency and was screened out. He was not dismissed or removed from service. This screening, of course, is not removal or dismissal; there is no bar for re-employment in such a case. He was inefficient as Police Officer but as a Deputy Director in BNR.

چودھری محمد ادریس۔ کیا آپ نے اس بات کو examine کرنے کی

کوشش کی تھی کہ اس کو اگر محکمہ پولیس میں promotion ملتی تو کیا اس کو اتنی تنخواہ ملتی جتنی اب مل رہی ہے -

مسٹر حمزہ - پارلیمنٹری سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ ابھی تک مصطفے خالد نے پنشن کے لئے درخواست نہیں دی - جب وہ آئندہ درخواست دیں گے تو کیا اس درمیانی عرصہ کی ان کو پنشن دی جائے گی -

Parliamentary Secretary : We would certainly consider this case when he applies for that.

سید عنایت علی شاہ - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جب ایک سرکاری ملازم inefficient ثابت ہو جاتا ہے تو پھر کسی responsible post پر کیسے efficient ہوسکتا ہے -

Parliamentary Secretary : Sir, I have already replied to this supplementary question.

چودھری محمد ادریس- کیا یہ حقیقت ہے کہ کوئی سرکاری ملازم جب re-employ ہوتا ہے تو اس کی تنخواہ fix ہو جاتی ہے اور re-employment کے بعد increment نہیں دی جاتی -

Parliamentary Secretary : Sir, it is like this that when some officer is compulsorily retired and if he likes to join the service again, he can get fixed pay from the Department ; he can also get pension if it does not enhance the original pay while working in his first department. He is getting more pay than he was getting in his parent Department and that's why, he did not apply for that.

SENIORITY OF LAWYER MAGISTRATES

*5033. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the

approximate time by which the seniority of Lawyer Magistrates is likely to be determined alongwith the basis on which their seniority *vis a vis* P.C.S. Officers is being determined ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The question of determination of *inter se* seniority of Lawyer Magistrates and Additional City Magistrates and other officers of the former Karachi administration who have been absorbed in the P.S.C. *vis a vis* other P.C.S. Officers who were already in the service is under the active consideration of Government. It is not possible to specify the time by which the case will be finalised. Every effort is, however, being made to decide the matter as expeditiously as possible.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ سابقہ صوبہ فرنٹئیر میں جو افسران دس پندرہ سال سے پی سی ایس گریڈ میں آ گئے ھیں ان کی seniority ابھی تک fix نہیں ھوئی ۔

Parliamentary Secretary : Actually, Sir, this does not arise out of this question. That will be coming later on. This was regarding the appropriate time by which the seniority of lawyer magistrates was likely to be determined along with the basis for that seniority. What the Member wants to know will be coming afterwards.

چودھری محمد ادریس ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ یہ case اب کس stage پر ھے ۔ یہ بہت سے افسران کا معاملہ ھے اس کا فیصلہ کرنے میں کون سی چیز حائل ھے ۔

Parliamentary Secretary : If you permit me Sir, I will read out the information which is with me :

> **A total of 79 lawyer Magistrates and Additional City Magistrates and other Officers of the former Karachi Administration were absorbed in the PCS (E. B) in October 1966.**

The question of determination of *inter se* seniority as also their seniority *vis-a-vis* other PCS Officers is a complicated matter. The question has come up before the Governors' Advisory Council and the Council of Ministers a number of times but it has not so far been possible to evolve a feasable formula which would not adversely affect the *inter se* rights and interests of lawyer magistrates and other officers absorbed in the PCS as well as other PCS officers.

The matter will be decided in consultation with the Public Service Commission.

I assure the House and Members that it will be done as early as possible. We are after it and trying to get it done at the earliest.

چودھری محمد ادریس۔ اس میں پی سی ایس افسران کے کوئی دوسرے معاملات بھی involved ہیں ۔ ان میں ایسے بھی ہیں جو بطور پی سی ایس confirm نہیں ہوئے بعض کو دفعہ ۳۰ کے اختیارات حاصل نہیں ہیں یا اسی طرح کی اور کئی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ان میں heart burning ہوتی ہے ۔ اگر seniority fix ہو جائے تو heart burning ختم ہو جائے گی ۔

Parliamentary Secretary : That would be possible when we decide the *inter se* seniority of the lawyer magistrates. Since they have been absorbed in the PCS Executive Branch, their seniority will have to be determined.

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب ۔ کیا *inter se* seniority determine نہیں ہوئی ؟

چودھری محمد ادریس ۔ جی نہیں ۔

مسٹر سپیکر - لیکن آپ نے سوال میں یہ تو نہیں پوچھا تھا -

گل صاحب کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان کی *inter se* seniority کیوں determine نہیں ہوئی ؟

Parliamentary Secretary : It will not be possible for me, but I will definitely look into the matter and if it is possible, I will certainly let him know.

CONDUCTING INQUIRIES AGAINST OFFICERS BY WEST PAKISTAN ANTI-CORRUPTION DEPARTMENT

***5068. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the number of inquiries and investigations conducted by the West Pakistan Anti-Corruption Department against (*i*) C.S.P Officers serving under the Government of West Pakistan and (*ii*) other Class I Officers during 1965 and 1966 upto 30th November 1966 ;

(*b*) the number of cases out of those mentioned in (*a*) above in which the accused were challaned ;

(*c*) names with designations of the Officers out of those mentioned in (*b*) above who were convicted and the punishment awarded in each case ;

(*d*) the number of cases out of those mentioned in (*a*) above in which departmental inquiries were ordered ?

Parliamentary Secretary (Chandhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Enquiries against two C.S.P. Officers serving under the Government of West Pakistan and against 181 other Class I Officers were made by

the Anti-Corruption Establishment during the period 1st January 1965 to 30th November 1966.

(*b*) Two cases against Class I Officers were put in courts.

(*c*) Both the cases are still pending in courts.

(*d*) 23 cases against Class I Officers were recommended for departmental action. In two of these cases, departmental enquiries have already been ordered by the competent authorities and entrusted to the Special Judge-*cum*-Enquiry Officer, Anti-Corruption, Lahore. In the remaining cases, the accused officers have been charge-sheeted. Their explanations to the charge-sheets, when received, will be considered by the competent authorities and if found unsatisfactory, the departmental enquiries against them will also be entrusted to the Special Judge-*cum*-Enquiry Officer, Anti-Corruption.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ ان کے جواب (ڈی) سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحقیقاتی مقدمات میں سے ۲۳ cases کو انہوں نے دوبارہ محکمانہ کارروائی کے لئے بھیج دیا ۔ طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ محکمانہ کارروائی کے بعد انسداد رشوت ستانی کے عملہ کو واپس بھیجا جاتا ہے لیکن یہاں پر انسداد رشوت ستانی کے محکمہ نے واپس محکمانہ کارروائی کے لئے بھیج دیا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : May I make a submission ? The procedure is that the preliminary enquiry is done with a view to finding out whether there should be a Departmental enquiry or registration of a case. In a preliminary enquiry three things can emerge-either nothing is established against an Officer or a weak case

is established which will not stand successfully in a Court of Law in which case a departmental enquiry may be ordered or there is a case for prosecution in which case registration of offence is done and investigation undertaken which culminates into a presentation of the challan. Therefore, these are the three things which have got to be gone through.

چودھری محمد ادریس - جو دو سی ایس پی آفیسرز کے خلاف انکوائری شروع کی گئی تھی اس کا کیا بنا ؟

Parliamentary Secretary : It is still pending.

مسٹر حمزہ - کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ قیامت تک کے لئے pending رہیں گے یا اس سے پہلے ختم ہو جائیں گے -

Parliamentary Secretary : No. Mr. Hamza it is not like that. The delay is not that much. You have actually to probe into the matter..... Sir, the enquiry made in the question is actually from Ist January 1965 to 30th November 1966 and Sir, the earliest date would, of course, be the Ist of January 1965..... ...

مسٹر حمزہ - ڈھائی سال صرف بنتے ہیں !

Parliamentary Secretary : It is not definite that it was from the first of January. It would be anywhere in the middle of June and even 30th November, 1966, that could be there. It is not that late, of course, that it could be called inordinate delay.

مسٹر حمزہ - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو یہ احساس ہے کہ دو سی - ایس - پی افسروں کے علاوہ ۱۸۱ - دوسرے کلاس (۱) آفیسر جو تھے ان میں سے ایک کا بھی فیصلہ نہیں کیا گیا نہ کسی کے خلاف کوئی اقدامات ہوئے کیا آپ اس صورت حال سے مطمئن ہیں ؟

Parliamentary Secretary : I am satisfied with the *soorat-e-haal* as has been put by Mr. Hamza. If he wants the details I will give him a detailed reply if you allow me.

The position of these 181 cases is as under:

As I have already stated in my answer to part (*d*) of the reply that 32 cases were recommended for departmental action ان کے علاوہ جو ہیں وہ میں آپ سے عرض کرتا ہوں so that you may feel satisfied. Twenty cases were dropped after proper investigation and the present position of the remaining 138 cases is as under:

Enquiry completed but final reports are under scrutiny or preparation—17.

Enquiry completed but pending final orders of the Provincial Anti-Corruption Council - 15.

Cases referred to WAPDA for enquiry and report - 1. Under investi gation with the Anti-Corruption Establishment-10 This makes 138.

Regarding the cases of two Class I Officers-they were sent up for trial in a Court of Law. When the case is sub-judice, of course, we cannot tell them to decide the case very early. Of course the Judicial Court is a Judicial Court and they have to meet all regularities and they have to see that nobody is punished without fault.

Kazi Muhammad Azam Abbassi : May I know from the Parliamentary Secretary what is the stage of that case? Since when is that case pending before the Court of Law?

Parliamentary Secretary : Which case? - there are two cases.

Kazi Muhammad Azam Abbassi : Both cases against the CSP Officers.

Parliamentary Secretary: They are pending in the Court of Law.

The stage is not known to me for the time being. The stage is that they are pending before the Court of Law.

Kazi Muhamad Azam Abbassi : Since when are they pending before the Court of Law ?

Parliamentary Secretary : I am sorry, it is not possible for me to give any definite date.

سید عنایت علی شاہ ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ عام لوگوں میں یہ تاثر پایا جاتا ھے کہ محکمانہ کارروائی میں نرمی برتی جاتی ھے اور محکمہ کی خود اپنی prestige کا سوال آ جاتا ھے اور اس کا حشر سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اس کو داخل دفتر کر دیا جائے اس صورت حال کی آپ وضاحت فرمائیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ھر وہ آدمی جو black sheeted ھوتا ھے اس کو محکمہ خود removel کر دیتا ھے اور محکمہ کی prestige خود اسی میں ھے کہ ایسے آدمی کے ساتھ محکمہ کا نام نہ لیا جائے ۔

P.C.S. OFFICERS OF THE BOARD OF REVENUE

***5069. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration please refer to the answer to starred question No. 3620 by Mr. Hamza M.P.A. given on the floor of the House on 1st December 1966 and state the name of post held by

Mr. Akhtar Islam Ehsan, Deputy Secretary (Floods and Unification) of the Board of Revenue, before 18th July 1960 and the date since when he held that post ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Before his posting to Board of Revenue in July, 1960, the Officer held the post of Assistant to Commissioner (Development), Multan, with effect from 23rd January, 1950.

CONSTRUCTION WORK ON RAVI BRIDGE NEAR LAHORE

*5627. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) the progress of construction work on Ravi Bridge near Lahore and the total amount allocated for the purpose ;

(b) the time by which the said bridge is expected to be opened to traffic ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Actually there are two bridge Projects over River Ravi near Lahore one concerning the replacement/renovation of old bridge and the other relating to the construction of a new bridge near Baradari downstream of the old bridge.

As regard the old bridge, the work has since been completed and the bridge opened to traffic on 26th of April, 1967. Rs. 39 lac were allocated for the year 1966-67 and Re. 1 lac is allocated for the year 1967-68.

Regarding new bridge, the bridge is almost half way through. About Rs. 86 lac were allocated during 1966-67 and Rs. 70 lac are allocated for the year 1967-68.

(b) As already mentioned in (a) above the old bridge has since been opened to traffic on 26th of April, 1967. The new bridge is expected to be ready by December, 1967.

میاں محمد شفیع - جناب والا - آپ نے فرمایا ہے کہ ۸۶ لاکھ روپیہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں اور ۷۰ لاکھ روپیہ ۱۹۶۷-۶۸ء میں نئے پل کے لئے دیا گیا میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کل estimate کتنا تھا اور agreement cost کیا تھی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب سپیکر - اس کی estimated cost ایک کروڑ ۴۵ لاکھ بنتی ہے -

میاں محمد شفیع - agreement cost کیا تھی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - وہ بھی اتنی ہی ہوتی ہے -

میاں محمد شفیع - یہ کیسے ؟ آپ نے جواب میں تو کہا ہے کہ ایک کروڑ ۴۵ لاکھ روپیہ ہے -

سید عنایت علی شاہ - جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ایک پل بن چکا ہے اور دوسرا پل بنایا جا رہا ہے - میں عرض کروں گا کہ صوبے کے دوسرے مقامات پر بھی جب پلوں کے بنانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے تو یہاں دوسرا پل بنانے کی کیا وجوہات ہیں ؟

Mr. Speaker : This is a very general question.

میاں محمد شفیع - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ agreement cost ایک کروڑ ۴۵ لاکھ روپے ہے اور وہ دے دی گئی ہے

تو یہ ایک کروڑ ٥٦ - لاکھ روپیہ کیسے بتایا گیا ھے - آپ اپنے ریکارڈ پر دیکھیں کہیں غلطی تو نہیں ھوگئی ھے ؟

وزیر مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب میں جو کہا ھے اس میں اس پل کی agreement cost ایک کروڑ ٥٣ لاکھ روپیہ ھے اور اسی کا contract دیا گیا ھے -

میاں محمد شفیع - تو پھر کیا وجہ ھے کہ ایک کروڑ ٥٦ لاکھ کی رقم دی گئی ھے - یہ رقم کیا agreement cost سے exceed کر رھی ھے -

وزیر مواصلات - ایک کروڑ ٥٦ لاکھ کی رقم جو رکھی گئی ھے وہ ابھی دی نہیں گئی ھے بلکہ یہ اس لئے رکھی گئی ھے کہ ممکن ھے زیادہ expenditure ھو جائے - صرف اتنی رقم کا provision کیا ھے -

سید عنایت علی شاہ - جناب والا - میں یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اس پل کا ٹھیکہ کس کو دیا اور ٹنڈر کس کے سامنے کھلے تھے اور ٹنڈر rate کیا تھا اور اس میں کوئی foreign exchange involved ھے یا نہیں -

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

CONSTRUCTING BRIDGE ON RAVI NEAR CHICHAWATNI

***5628. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the progress so far made on the bridge on river Ravi near Chichawatni and the time by which the

said work will be completed along with the total expenditure incurred thereon so far ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : 90% of the work on bridge proper, 75% work on its approaches and 70% work on the guide banks has been completed. The bridge is likely to be completed by October, 1967.

The expenditure incurred upto May 1967 is Rs. 50.41 lac.

سید عنایت علی شاہ ۔کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتا سکیں گے کہ پل مکمل ہونے تک کل کتنا خرچ آئے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ کل قیمت کا تخمینہ ۶۹ لاکھ ۲۲ ہزار ایک سو روپیہ ہے ۔

CONSTRUCTION OF BRIDGE NEAR JHELUM

*5629. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state the progress so far made on the construction of bridge near Jhelum and the time by which the said work will be completed alongwith the total expenditure incurred thereon so far ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : Nearly 82% of the work on the construction of the bridge near Jhelum has been completed upto May 1967. The bridge is likely to be completed by February 1968. The total expenditure incurred upto the end of May 1967 is Rs.1,41,81,174.

GOVERNMENT ACCOMMODATION FOR CLASS IV GOVERNMENT EMPLOYEES

*5812. **Malik Ghulam Ali :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total number of Class IV Government employees throughout the Province ;

(b) the number of employees out of those mentioned in (*a*) above who have been provided with residential accommodation ;

(c) whether Government intend to provide accommodation facilities to all Class IV Government employees; if so, when ?

Parliamentary Secretary (S & GAD) : (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Mr. Speaker, Sir, this question and Q. No. 5814 - both of these questions - have been transferred to the concerned department, *i.e.* Communications & Works Dept., and now they will be answered by that Department.

Minister for Communications & Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Actually the required information is being collected and we will be able to reply on the next turn.

Mr. Speaker : Both the questions, No. 5812 and 5814, would be repeated on the next turn.

INSTALLATION OF A TUBEWELL FOR DRINKING WATER IN LADY WELLINGDON HOSPITAL, LAHORE

*6008. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that installation of a tubewell for drinking water in Lady Wellingdon Hospital, Lahore, by the Public Health

Engineering Department was sanctioned two years ago; if so, the estimated cost thereof ;

(b) whether it is a fact that the estimated cost thereof was enhanced to Rs. 1,33,000; if so, reasons therefor;

(c) whether it is a fact that the tubewell referred to above was then installed at a cost of Rs. 1,33,000;

(d) whether it is a fact that after the installation of the said tube-well it has been found by the Chemical Examiner that the water thereof is unfit for human consumption ;

(e) whether any investigation or examination of water was made before installing this tubewell; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes. Estimate amounting to Rs. 70,100 for the installation of tube-well and the construction of 20,000 gallon water reservoir was sanctioned in 1964.

(e) The estimate was revised to Rs. 1,33,000 due to :—

(i) Deeper foundation of reservoir upto firm strata,

(ii) Increase in rates of material and labour.

(iii) Pipe connection which was not included in the original estimate.

(c) Yes.

(d) Question does not arise, as the water is always got tested before installation and not after installation.

(e) The water was got tested before installing the tubewell and as per report of the Public Analyst, it was regarded fit for drinking purpose.

سید عنایت علی شاہ - جواب کے حصہ (ب)کے جزو ۳ میں انہوں نے فرمایا ہے کہ اوریجنل تخمینہ میں پائیپوں کا کنیکشن شامل نہیں کیا گیا تھا تو کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس ضمن میں ان کا کیا تخمینہ ہے ؟

وزیر مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) - یہ جو تخمینہ میں ایزادی ہوئی تو وہ انہی پائیپوں کی وجہ ہی سے ہوئی ہے - اوریجنل تخمینہ جو تھا وہ تھا ۷۰ ہزار اور ایک سو روپیہ اور اب جو نظر ثانی شدہ ہے وہ ایک لاکھ ۳۳ ہزار اور اس میں دو چیزیں آ جاتی ہیں وہ یہ کہ ایک تو پائیپوں کے لئے زیادہ خرچ ہوا اور دوسرے یہ کہ ڈرلینگ زیادہ گہری کی گئی کیوں کہ ہمیں ایسی ہی ہدایات کی گئی تھیں تو ان وجوہات کی وجہ سے زیادہ خرچ آ گیا - تو اس ضمن میں ہم عین صحیح چیز نہیں بتا سکتے کہ قیمت کے متعلق پائیپوں کے اوپر کتنا تخمینہ تھا لیکن اگر ممبر صاحب اصرار کرتے ہیں تو وہ اس کے متعلق علیحدہ سوال دے دیں یا وہ میرے چیمبر میں آجائیں میں ان کو اس کا جواب دے دوں گا -

خان اجون خان جدون - انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ اس کام پر اتنا روپیہ خرچ آیا ہے تو میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس ٹیوب ویل میں سے تسلی بخش پینے کا پانی نکل آیا ہے - کیا انہوں نے اس کے متعلق تسلی کر لی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - ابھی حال ہی میں پانی کو ٹیسٹ کیا گیا تھا تو یہ معلوم ہوا کہ وہ پانی پینے کے قابل ہے -

---

PROPRIETARY RIGHTS CONFERRED ON ALLOTTEES OF PLOTS IN SATELLITE TOWN GUJRANWALA

*6015. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(*a*) whether the proprietary rights have been conferred upon the allottees of plots in Satellite Town Gujranwala ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) the total number of allottees and (*ii*) the number of allottees out of them who have acquired proprietary rights ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : The Government have recently decided to confer proprietary rights upon the allottees of 'C' and 'D' category sites and quarters in the various Satellite Towns of West Pakistan subject to the conditions that—

(*i*) the allottee has been living in the quarter himself for more than a period of 7 years and has executed the sale agreement; and

(*ii*) the allottee has paid the entire cost of the quarter/plot and it was not likely to be enhanced.

As regards 'A' and 'B' category of sites, proprietary rights will be conferred after the development and Land Acquisition charges are finalized.

(*b*) The progress regarding conferment of proprietary rights upon C and D category sites/quarters in Satellite Towns is being ascertained from the authorities concerned.

(*c*) As stated in (*a*) above.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ''سی'' اور ''ڈی'' کوارٹروں کی قیمت معلوم ہو چکی ہے اور جتنا ان پر خرچ ہوا ہے وہ بھی معلوم ہوچکا ہے مگر جو ''اے'' اور ''بی'' کوارٹر ہیں ان میں یہ سوال کیسے پیدا ہو سکتا ہے کہ زمین کی قیمت انہیں معلوم نہیں اور کوارٹروں پر جو خرچ ہوا ہے وہ انہیں معلوم نہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب سپیکر - زمین حاصل کی جاتی ہے اور اس وقت جو قیمت مقرر کی جاتی ہے - تو اس کے خلاف بعض مالکان اراضی عدالتوں میں مقدمات دائر کر دیتے ہیں اور ابھی تک ایسے چند مقدمات کا فیصلہ تاحال نہیں ہوا اور جب تک فیصلہ نہ ہو جائے قیمت کا تعین کرنا ممکن نہیں ہوگا -

میاں محمد شفیع - کیا آپ ''سی،،اور ''ڈی،،کوارٹروں کی قیمت معلوم کر چکے ہیں -''سی،، اور ''ڈی،، میں کئی الاٹیز سات سال سے رہائش پذیر ہیں وہ پھر ان کے نام منتقل ہوئے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی قیمت کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب سپیکر - صحیح قیمت تو میں عرض نہیں کر سکتا البتہ ڈسٹرکٹ حکام کو اس بات کا اختیار دے دیا گیا ہے کہ اگر وہ حکومت کی مقرر کردہ شرائط کو پورا کر دیں تو ان کے نام وہ مستقل طور پر منتقل کر سکتے ہیں -

میاں محمد شفیع - - میرا جناب یہ سوال نہیں ہے - میں تو پوچھ رہا ہوں کہ ان کوارٹروں کی قیمت کا ابھی تک تعین کیوں نہیں کیا جب کہ الاٹیز ان میں سات سال سے رہ رہے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ آپ اس چیز کو کس طرح نپٹائیں گے اور finalize کیسے کریں گے -

وزیر مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) - یہ جتنے سیٹیلائٹ ٹاؤن مغربی پاکستان میں بنے تھے ان کے متعلق پالیسی یہ ہے کہ جو لوگ بے گھر ہیں ان کو پہلے مکان دیا جائے اور ''سی،، اور ''ڈی،، کوارٹرز زیادہ تر ان کے لئے ریزرو کئے گئے تھے اور مستقل طور پر وہ کوارٹر منتقل اس صورت

میں ہو سکتے ہیں جب کہ ان میں عرصہ سات سال سے الاٹیز مقیم رہیں - تو problem یہی رہا ہے - مالکانہ حقوق کا معاملہ چل رہا تھا اور ان کی جو ڈیویلپمنٹ کاسٹ ہے جب تک اس کا آخری فیصلہ نہ ہو جائے تو گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ''اے،، اور ''بی،، جو کوارٹر ہیں اس کے لئے ہم حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے اور نہ کوئی مشورہ دے سکتے ہیں لیکن ''سی،، اور''ڈی،، کوارٹروں کے لئے ہم نے سیٹیلائٹ ٹاؤن کو اختیار دے دیا ہے کہ مالکان حقوق ان لوگوں کو دے دئیے جائیں جو ان میں سات سال سے رہ رہے ہیں -

میاں محمد شفیع - جناب والا - میرے سوال کا جواب نہیں آیا -''سی،، اور ''ڈی،، کی قیمت کے متعلق میں نے دریافت کیا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کیسے کریں گے - ان کو آپ حقوق کس طریق پر منتقل کریں گے -

وزیر مواصلات - جہاں تک ''سی،، اور ''ڈی،، کا تعلق ہے ہم نے ان کے جتنے پیسے ہیں وہ پہلے ہی مقرر کر دئیے ہیں اور ان کو اطلاع دے دی ہے کہ اگر کچھ نیچے اوپر قیمت ہو تو اس میں خاص فرق نہیں پڑتا - مگر ''اے،، اور ''بی،، میں فرق پڑتا ہے - ''سی،، اور ''ڈی،، کے تو مقرر ریٹ ہیں - جب ان کو کوارٹر الاٹ ہوتا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اتنے سو میں آپ کو یہ کوارٹر ملے گا تو بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ قیمت میں معمولی سا فرق ہوتا ہے - ہر سیٹیلائٹ ٹاؤن میں ایسا ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر - جونیجو صاحب شرط نمبر ۲ کو ذرا ملاحظہ فرمائیں -

The allottee has paid the entire cost of the quarter/plot and it was not likely to be enhanced.

تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ افسران کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ ان کی قیمت زیادہ ہونے کا امکان نہیں ہے ۔

وزیر مواصلات ۔ ''سی،، اور ''ڈی،، کوارٹرز ہم مفت بھی دیتے ہیں کیونکہ جو بے گھر لوگ تھے اور بہت غریب تھے ان کو مفت بھی دئیے ہیں کوٹ لکھپت میں ہم ''سی،، اور ''ڈی،، کوارٹر بنا رہے ہیں ان پر جو قیمت خرچ آ رہی ہے اس کے متعلق پالیسی مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کی یہ جو شرط ہے

and it was not likely to be enhanced.

کیا یہ ان کے کام میں to confer proprietory rights رکاوٹ نہیں ڈال دے گی ؟

یہ فیصلہ کون کرے گا ۔ It is likely to be enhanced or not ?

وزیر مواصلات ۔ ''سی،، اور ''ڈی،، میں تو یہ نہیں ہو سکے گا ۔ ''اے،، اور ''بی،، میں ہو سکے گا ؟

Mr. Speaker : The allotte has been living in the quarter himself for more than a period of 7 years and has executed the sale agreement.

''سی،، اور ''ڈی،، کی شرط ہے ۔

The allottee has paid the entire cost of the quarter/plot and it was not likely to be enhanced.

The enhancement is to be made by Government.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔''سی،، اور ''ڈی،، کے جو قطعات ہیں وہ فری دئیے گئے ہیں اور ان کی تعمیر کا جو خرچ ہے وہ مقررہ ہے ۔

مسٹر سپیکر - ان پر آپ نے یہ شرائط لگائی ہیں -

It was not likely to be enhanced.

مالکانہ حقوق دیتے وقت یہ ان کو مدنظر رکھنا پڑے گا کہ اس کی قیمت بڑھائی جا سکتی ہے یا نہیں -

Minister of Communications & Works : We have made it clear that it will not be enhanced.

Mr. Speaker : If it will not be enhanced then this condition should not have been there.

Minister of Communications and Works : This is the correct reply which I am giving now.

CONFIRMATION AND PROMOTION OF JUDICIAL OFFICERS IN FORMER SIND AREA.

*6720. **Pir Qurban Ali** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) the number of posts of Civil Judges, Additional District and Sessions Judges and District and Sessions Judges as fell vacant in the former Province of Sind since integration and the number of judicial officers belonging to the said areas as have been confirmed against the said posts ;

(*b*) whether it is a fact that the Civil Judges in former Sind area working since 1952-53 have not been confirmed so far while their counter-

parts in the former Punjab area having shorter service to their credit have been confirmed and promoted as Additional and District Judges in utter disregard of the instructions contained in West Pakistan Government Circular No. 871 Integ-55/ 4471-Lahore dated 25th November, 1955 ;

(*c*) whether it is a fact that the pay scale and special pay of Additional District Judges in the former Punjab areas is higher than that of similar posts in the former Sind area; if so, reasons for this discrimination ;

(*d*) whether it is a fact that the Judicial Officers Association in the former Province of Sind was disabanded and the judicial officers in the said area were compelled by Government to associate themselves with the one formed on West Pakistan basis, while their promotions and confirmations etc., are not being made on West Pakistan basis ;

(*e*) whether it is a fact that Messrs Jaffar Naeem and Arshad Beg belonging to Quetta and Karachi regions, respectively, were given promotions to the posts of District Judge and Additional District Judge, respectively, in preference to more senior judicial officers of the former Province of Sind in disregard of Government instructions mentioned in (b) above; if so, what action has been taken by Government in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Necessary information is under collection and will be supplied as soon as received.

حاجی سردار عطا محمد - یہ اطلاع کب تک فراہم ہو سکے گی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - حاجی صاحب ہم اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں -

This information had to be collected from the High Court. It was passed on to the High Court on the 20th May. The first teleprinter was issued on the 26th May, the second on the 7th June, the third on the 12th June and fourth one on 20th June. We are trying our best, as we have

said in the answer, to collect the information and as soon as it is received, it will be placed before the House.

Kazi Muhammad Azam Abbassi : Then this question should be repeated on the next turn.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

CONSTRUCTION OF ROAD LEADING FROM LYARI NADI KARACHI TO SHERSHAH COLONY AND BALDIA COLONY.

*7029. **Mr. Muhammad Hashim Lassi :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state whether it is a fact that Government had allocated Rs. 40,000 for the construction of the road leading from Lyari Nadi Karachi to Shershah Colony and Baldia Colony; if so, whether the said amount has been expended on the said road; if not, reasons therefor and the likely date by which construction work would be started ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : No such work has been undertaken by this Department. The road in question is not under the charge of Buildings and Roads Department.

REPAIRING ROADS IN REHMANPURA, COLONY, LAHORE

*7207. **Khan Muhammad Akbar Khan :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the roads of Rehmanpura Colony, Lahore were repaired a year or two ago; if so, the present condition of Wahdat Link Road (Sultan Ahmad Road) from Bokhari Market to Rehmanpura Mosque;

(b) whether it is a fact that the said road is in a deplorable condition ; if so, the steps taken so far by Government in this connection ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Yes. The roads in Rehmanpura Colony were repaired during the year 1964-65. There are only 2 portions about 20' in length each on Sultan Ahmed Road (from Bokhari Market to Rehmanpura Mosque) which could not be constructed due to the existence of unauthorised katcha houses by squartters near Jamia Mosque and the existence of a house respectively. The area on which unauthorised families are squatting and which falls on the alignment of the road is being acquired in order to make the construction of road possible. As regards removal of existing house in the second portion, the Executive Engineer concerned has been directed to demolish the same as the owners have since been compensated and given land in lieu of the area under the acquired house and to construct the road portion obstructed by the house.

(b) No. Except the above mentioned portions, the road is in fairly serviceable condition.

PROMOTION OF MR. FAHIM KHAN, EXECUTIVE ENGINEER, LORALAI

*7216. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Mr. Fahim Khan previously Executive Engineer Loralai was promoted from Sub-Divisional Officer to Executive En gineer on the ground of his being domiciled in Quetta Division;

(b) whether it is a fact that the said Officer was subsequently reverted on the ground that he did not belong to Quetta Division;

(c) whether it is a fact that the said Officer had produced domicile certificate from Quetta Division;

(d) whether it is a fact that his father, who is serving in Quetta/-Kalat for the last 30 years in the Police Department submitted an affidavit to the effect that his son was domiciled in Quetta Division; if so, a copy of the said affidavit be placed on the Table of the House ;

(e) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, the authority for Government decision that the Officer did not belong to Quetta Division ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) :

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) Yes. A copy of the affidavit is placed on the Table of the House.

(e) Government decision was not on the point whether or not the officer belonged to Quetta Region. He had declared his home district as Kohat at the time of first entry in service as Temporary Assistant Engineer. He got his domicile changed to Quetta in the year 1965 when he had a chance to be promoted as Executive Engineer against the quota of Western Region. He is demoted till such time as a vacancy became available in Northern Region.

AFFIDAVIT

I, Muhammad Azim Khan, son of Sub. Major Nadir Ali Khan, D.S.P., Quetta-Kalat Division, at present at Lahore. and D.S.P. by profession do hereby take oath and declare on solemn affirmation :—

1. That I was taken in Police Service at Baluchistan in 1934 and

rose to my present rank of Deputy Superintendent of Police, my son and Fahm Khan, studied in Mach (Kalat Division) upto 6th Standard, up to 8th in Pishin (Quetta Division) passed Matriculation in Islamia School, Quetta, passed his F.Sc. in Government College, Quetta. During these studies my son paid half fees as a domicile of former Baluchistan. He passed his B.Sc. Civil Engineering from Lahore Engineering College and got his training in Abbottabad. After training his first appintment was Sub-Divisional Officer, Khuzdar, Kalat Division. His subsequcnt appointments were in Nushki, Quetta and Loralai, serving in former Baluchistan. Above all this I am in possession of a domicile certificate from Deputy Commissioner, Quetta which is also in your office records.

(Sd.)

Deponent.

I, the above-named deponent do hereby solemnly affirm and declare that the contents of this Affidavit are true to the best of my knowledge and belief. Nothing has been concealed. Verified at Lahore on this lst day of March 1967.

(Sd.)

Deponent.

Declared on oath before me on lst March 1967 at Lahore by Muhammad Azim Khan.

(Sd.)

Oath Commissioner, Lahore

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ کیا وہ بتا سکیں گے کہ ان کو domicile سرٹیفیکیٹ کس نے دیا تھا اور وہ کن وجوہات کی بنا پر دیا گیا تھا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ domicile سرٹیفیکیٹ اکثر متعلقہ ضلع کے ڈی ۔ سی دیتے ہیں ، وجوہات وہی بتا سکیں گے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ اس نے اپنا آبائی ضلع کوہاٹ بتایا تھا پھر ڈومیسائل سرٹیفیکیٹ سے اپنا ضلع بدل دیا ۔ بعد میں پھر اس کی ڈیموشن کی وجوہات کیا تھیں ۔ کیا بعد میں کوئی نئی بات نکل آئی تھی ؟

وزیر تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ اس افسر نے ریکروٹمنٹ کے وقت اپنا ضلع کوہاٹ بتایا تھا اور فرنٹیئر کوٹا سے اسکی ریکروٹمنٹ ہوئی تھی ۔ لیکن بعد میں پروموشن کے وقت اس نے یہ سرٹیفیکیٹ دیا کہ وہ کوئٹہ کا ہے اور ۳۰ ، ۳۲ سال سے اس کے والدین کوئٹہ میں رہتے ہیں ۔ جب ہمارے نوٹس میں یہ بات آئی کہ یہ غلط کام ہوا ہے تو اسے ڈیموٹ کر دیا گیا ۔ وہ فرنٹیئر ریجن میں پروموشن کے لئے eligible ہے ۔ جب وہاں کوئی ویکینسی ہوگی اسے پروموٹ کیا جائیگا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ ایک تو اس کے پاس domicile سرٹیفیکیٹ تھا ۔ پھر اس کے والدین نے حلف نامہ دیا تھا ۔ کیا ان دو چیزوں کے بعد بھی کوئی شک کی گنجائش تھی کہ وہ کوئٹہ کا باشندہ نہیں تھا ؟

وزیر تعمیرات ۔ جناب ۔ چار سال پہلے recruitment کے لئے اس نے بتایا کہ وہ کوہاٹ کے علاقہ سے ہے پھر اس نے اسے تبدیل کر لیا ۔ اس کا

فرض تھا کہ وہ پہلے دن کہتا کہ وہ کوئٹہ کا رہنے والا ہے ہم تو وہی تسلیم کریں گے جو اس نے پہلے بیان دیا ہے ۔

OFFICIAL RESIDENCES SUB-JUDGES, CIVIL JUDGES, ADDITIONAL SESSIONS JUDGES, DISTRICT AND SESSIONS JUDGES

*7484. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that official residences have not been provided to Sub-Judges, Civil Judges, Additional Sessions Judges, District and Sessions Judges of Hyderabad and Khairpur Divisions if so, reasons for not providing official residential accommodation to the said Judges and the time by which Government intend to provide such accommodation to them ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Necessary information is under collection and will be supplied as soon as received.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ اس سوال کے جواب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے سول ججوں کو سرکاری رہائش نہیں دی گئی ۔ یہ جو سول جج ہوتے ہیں یہ عام طور پر بڑے دیانتدار ہوتے ہیں ۔ جب انکے پاس سرکاری رہائش نہیں ہوتی تو انہیں اپنے پلے سے مکان کا بہت زیادہ کرایہ ادا کرنا پڑے گا ۔ کیا آپ اسے top priority دیں گے اور انکی رہائش کا بندوبست کریں گے ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Government will try its best to accommodate them.

Kazi Muhammad Azam Abbassi : The reply to this question was not placed on the Table of the House.

Minister of Law : This is due to the fact that there was some delay in sending the reply. Even then, I think, we sent it early enough.

METALLING OF KAHUTA-JEWRA KAROT-PATTAN ROAD

***7545. Raja Ghulam Sarwar :** Will the Minister ofCommunications and Works be pleased to state whether it is a fact that sanction for the metalling of Kahuta-Jewra-Karot-Pattan road has already been given but the work on the said road has not yet been undertaken; if so, reasons therefor and the time by which the said work on the said road is expected to be started?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : There is no such scheme in the Development Programme of this Department.

راجہ غلام سرور - جناب والا - وزیر موصوف ہمارے علاقہ کی طرف کافی توجہ دے رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ آئندہ پنجسالہ منصوبہ میں بھی اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے -

Mr. Speaker : Next question.

ASSISTANT ENGINEERS IN BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

*7581. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that twenty-three Assistant Engineers having no previous experience were directly recruited in Buildings and Roads Department on first of April, 1967 ;

(b) whether it is a fact that persons who did their B.E. in 1955 and are already in service in the Department in lower appointment, were not considered for promotion to the said posts ; if so, reasons therefor ;

(c) whether Government intend to consider the case of in service graduates who did their B.E. in 1955 while filling in Class II posts advertised in the West Pakistan Gazette of 28th March 1967 ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) :

(a) 22 appointments against the direct recruits quota were made vide orders of Ist April, 1967. One such appointment was made earlier. All of them are Engineering Graduates ; 16 are Supervisors of former Sind.

(b) So far as Communications and Works Department is aware, there is no Engineering Graduate in lower appointment (Supervisor/-Overseer) who has not been promoted.

(c) Yes. They will be absorbed in the Class II Service in accordance with the Rules, if selected by Public Service Commission.

CASE AGAINST S. MEHAR HUSSAIN SHAH A STOREKEEPER IN PUBLIC WORKS DEPARTMEAT, PESHAWAR

*7565. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that S. Mehar Hussain Shah a Storekeeper in Public Works Department (Buildings and Roads) Peshawar was suspended from service on 26th October 1966 on account of alleged shortage of Rs. 3,085·65 and the case was handed over to Police which is still under trial; if so, the case on which the said case was handed over to Police and its present position ;

(b) whether it is a fact that no departmental inquiry was held against the said storekeeper ; if so, reasons therefor ;

(c) whether it is a fact that in 1962 Services and General Administration Department,—*vide* their circular No. ACB-I-4/62, dated the 28th June 1962 directed that all such cases be withdrawn from Police and tried departmentally ; if so, reasons for not withdrawing the said cases from Police and disposing them departmentally ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) :

(a) Yes. The case was handed over to the Police on 17.6.57. The Crime Branch of the Police Department filed the challan of the case in the Court of Special Judge, Peshawar and the case is still under trial.

(b) Yes. Since the Police Department completed the investigations and filed the challan in the Court of Special Judge, Peshawar, it was not considered appropriate to start departmental enquiry.

(c) No. It was desired in the S&GAD's letter No. ACS-I-4/62, dated 28.6.62 that the Administrative Department/Head of Attached Department should be given opportunity quickly to proceed against the persons concerned departmentally under the relevant Efficiency and Discipline Rules. It has nowhere been mentioned in the said letter that the cases already under investigation with the Police Department may be withdrawn.

خان اجون خان جدون - جناب والا - یہ کیس ۱۷ - ۶ - ۱۹۵۷ کو پولیس کے حوالہ کیا گیا - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس میں ۳۰۸۵ روپے کی کمی تھی اور قاعدہ یہ ہے - اس وقت کیا پہلے محکمانہ کارروائی ہوئی تھی یا ڈیپارٹمنٹ نے یہ کیس پولیس کے حوالے کر دیا تھا اگر ڈیپارٹمنٹ نے انکوائری نہیں کی تھی تو اس کی کیا وجہ تھی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب والا - انکوائری کے دو طریقے ہوتے ہیں کہیں فی الفور محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے کہیں تفتیش سپیشل پولیس کو بھی دے دی جاتی ہے جو بھی تسلی بخش ہو - اس معاملہ کے متعلق پہلے تفتیش سپیشل پولیس کو دی گئی تھی -

خان اجون خان جدون - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ شخص اس وقت معطل ہے یا سروس میں ہے - یہ کیس ۱۷ - ۶ - ۱۹۵۷ سے چل رہا ہے لیکن ابھی تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - اسے ۲۹ - ۶ - ۱۹۶۷ کو بحال کر دیا گیا ہے لیکن اسکے خلاف ابھی تک عدالت میں کیس ہے -

---

FILLING OF POSTS IN THE P.C.S. IN FORMER PROVINCE OF SIND

***7639. Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the number of posts in the P. C. S. that have been filled in by (*i*) direct recruitment and (*ii*) promotion during last three years and from amongst

them the number of posts filled in from amongst persons residing in the former Province of Sind ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*i*) 86.

(*ii*) 93.

The number of posts in the P.C.S. (EB) filled in from amongst persons residing in the former Province of Sind during the last three years are:—

(*i*) By direct recruitment	...	...	13
(*ii*) By promotion	...	...	21

حاجی سردار عطا محمد - کیا آپ براہ راست بھرتی کرتے ھیں یا جو دوسرا طریقہ ھے کہ ترقی نیچے والوں کو دیتے ھیں اس کیلئے کوئی رولز آپکے پاس ھیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جو براہ راست بھرتی ھوتی ھے ۵۰ فیصد کوٹا ان کو جاتا ھے - اور جن کو نیچے سے ترقی دی جاتی ھے ۵۰ فیصد کوٹا ان کو جاتا ھے - میں نے عرض کیا ھے کہ ۱۹۶۵ میں جو ترقیاں ھوئی تھیں وہ ۲۷ تھیں ان میں سے سابقہ صوبہ سندھ کو ۴ ملیں اور ۱۹۶۷ میں جو ترقیاں ھوئی ھیں اس میں سے ۹ ملیں ھیں - براہ راست ترقی جو ھوتی ھے اس میں سے آپکو کوٹا ملتا ھے جس کیلئے ۷ ریجنز علیحدہ بنائے ھوئے ھیں - ھر ایک کو اس کا مقررہ کوٹا دیا جاتا ھے جو Regional Basis پر ھے - بہر حال سابقہ صوبہ سندھ کو بھی کوٹا جاتا ھے وہ تو Regional Basis پر depend کرتا ھے -

چودھری محمد ادریس- کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ بھرتی تو اتنی ھوتی ھے جتنی ترقی ھوتی ھے - یہ ۸۳ کے مقابلہ میں ۹۳

آدمیوں کی ترقی کیسے ہو گئی - دوسرے سندھ کو by recruitment ۱۳ گئیں اور ترقی کی بنا پر ۲۱ کیوں چلی گئیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا- میں نے عرض کیا ہے جہاں تک میرے فاضل دوست کے پہلے سوال کا تعلق ہے اس میں تھوڑا بہت فرق ہوتا رہتا ہے جب ترقیاں ہونگی وہ ۸۶ سے زیادہ ہو جائیں گی پھر برابر ہوجائیں گی - جب براہ راست بھرتی ہو گی وہ ہم ۹۳ بھرتی کریں گے بعض دفعہ زیادہ ہو جائیں گے جو زیادہ ہو جائیں گی ان کو ان کے برابر لایا جائیگا - دونوں طرف صحیح تعداد رکھنا ممکن نہیں ہو سکتا -

دوسرا سوال جو انہوں نے فرمایا ہے اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ جہاں تک براہ راست بھرتی کا تعلق ہے وہ تمام مغربی پاکستان کی بنا پر ہوتی ہے جو ترقی دے کر ہوتی ہے وہ علاقائی بنا پر بھرتی ہوتی ہے -

حاجی سردار عطا محمد - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سابقہ صوبہ سندھ کو جو حصہ دیا گیا ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں اور کیا ان سے انصاف کیا جاتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - حاجی صاحب - آبادی کے حساب سے پورا حصہ دیا گیا ہے - میں اس سے بالکل مطمئن ہوں -

---

W. P. C. S. (JUDICIAL BRANCH) FROM HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

***7641. Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of posts in W. P. C. S. (Judicial Branch) which have recently been filled in ;

(b) how many persons from Hyderabad and Khairpur Divisions have been taken in the said appointments, alongwith (i) their names and (ii) place to which they belong ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 32.

(b) 3 persons as detailed below :—

Name	Name of the District to which he belongs.
1	2
1. Rana Baghwandas.	Larkana.
2. Mr. Nazim Hussain.	Hyderabad.
3. Mr. Ali Ahmad Awan.	Dadu.

In addition to above, one more vacancy of Civil Judge is being filled on the recommendations of the Public Service Commission from Zone No : 2 *i.e.*, Hyderabad and Khairpur Divisions.

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - علی احمد اعوان کی دادو میں کوئی سروس تھی ؟

وزیرقانون - ان کی رہائش ادھر کی دکھائی گئی ہے -

حاجی سردار عطا محمد - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سابقہ سندھ سے ۳۲ میں سے صرف ۳ کو جگہ دیگئی ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے سابقہ سندھ کا کوٹا تناسب کے حساب سے ہم بنتا ہے - مزید سول جج کی ایک اسامی اور دے رہے ہیں اب تو آپ کو خوش ہونا چاہئے -

---

TEMPORARY COURTS OF CIVIL JUDGES IN FORMER SIND

*7642. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that thirty temporay Courts of Civil Judges in former Sind are continuing for the last twenty years; if so, what are the reasons for not making them permanent so far;

(b) whether it is a fact that Civil Judges appointed in the Punjab Region in 1953-54 have been promoted to senior scale and are working as District Judges whereas the Sub-Judges appointed in former Sind from 1951 to 1953 are still working as Civil Judges; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The necessary information is being collected from the High Court and will be placed before the House as soon as compiled.

مسٹر سپیکر - یہ سوال اگلی باری پر لیا جائیگا -

PROMOTION OF P.C.S. OFFICERS TO SENIOR SELECTION GRADE OF P.C.S.

*7663. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to refer to part (b) of the

answer to my starred question No. 5227 given on 6th June, 1967 and state :—

(a) the number of P.C.S. Officers appointed since 1948 till 1954 in the former Punjab ;

(b) the names of P.C.S. Officers of former Punjab appointed from 1948 onwards who have been promoted to the selection grade of P.C.S. scale ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahamed Gill) : (a) 136.

(b) (1) Major Muhammad Ashraf.

(2) Ch. Khurshid Ahmad.

(3) Capt. M. A. Majid.

(4) Capt. C. A. Saeed.

(5) Capt. Mahabat Khan.

(6) Lt. K. M. Sadiq.

(7) Mian Muzaffar-ud-Din.

(8) Mian Muhammad Saadullah.

(9) Kanwar Zulfiqar Ali Khan.

(10) Amjad Ali.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے ۱۹۵۴ء تک کی جو لسٹ مانگی ہےاور جس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ ۱۳۶ ایسے اشخاص ہیں جو on roll تھے اور ان میں سے صرف دس promote ہوئے ہیں تو بقایا ۱۲۶ کی promotion کی کیا وجہ ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا- ترقیاں اسامیاں خالی ہونے پر ہوتی ہیں اور ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ پہلے ان کا کوٹہ دس فیصد رکھا ہوا تھا

اور اب گورنمنٹ اس چیز کو actively consider کر رہی ہے کہ اسے پندرہ فیصد کر دیا جائے اور کوشش کی جائیگی کہ جتنی جلدی ہو سکے جتنے افسروں کو ہم گریڈ دے سکیں دیدیں ۔

ملک محمد اختر۔اس پندرہ فیصد میں سابق پنجاب کا کوٹہ کتنا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ پندرہ فیصد تو West Pakistan basis پر ہوگا ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا اس میں کوئی تخصیص نہیں برتی جائیگی اور West Pakistan basis پر ہی promotions دیں گے ۔ اس کا جواب سوچ سمجھ کر دیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں سوچ سمجھ کر ہی جواب دے رہا ہوں اور آپ کا سوال بھی سوچا سمجھا ہوا ہے اور میں اس کا جواب بھی اسی طرح دوں گا کہ یقیناً ہم انہیں اسی طرح سے دیں گے جس طرح کہ میں نے عرض کیا ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : On merits or on West Pakistan basis. You are not clear in your mind.

Parliamentary Secretary : If you want a clear mind I may tell you that these promotions are made by selection and the rule available with me says that promotion to the selection grade would be made strictly by selection and no one by the length of his service shall be entitled as of right to such promotion.

یہ جو selection grade کی posts ہیں وہ ہم selection کے basis پر دیتے ہیں .I again say it on the floor of House

Malik Muhammad Akhtar : Not on Regional basis ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہم West Pakistan basis پر selection کرتے ہیں اور جو افسر اچھا ہوگا، جو efficiently work کر رہا ہوگا اور اگر That he is a good officer ہماری یہ تسلی ہو - تو اسکو promotion دیدینگے -

Malik Muhammad Akhtar : Do you mean to say that there is no promotion on regional basis in P.C.S.class ?

Parliamentary Secretary : Not at all.

Mr. Speaker : Your question pertains to Selection Grade.

Malik Muhammad Akhtar : Yes, Selection Grade.

PROMOTION OF OFFICIALS IN COMMUNICATIONS AND WORKS DEPARTMENT IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS

***7683. Mr. Hamza :** Will the Minister of Communications and Works please refer to part (c) of the answer to Short Notice Question No. 7235 and state whether the Officers approved by the West Pakistan Public Service Commission have since been promoted; if not; reasons therefor and the time required to do the same ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : The case regarding promotion of officers as officiating Executive Engineers on the basis of the recommendations of the West Pakistan Public Service Commission is being processed for the approval of the Governor, and promotion orders will be issued after approval of the Governor.

مسٹر حمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ مغربی پاکستان پبلک سروس کمیشن نے قائم مقام انجینئروں کو ترقی دینے کے احکامات کب جاری کئے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو)- 27th May, 1967 کو -

مسٹر حمزہ - کیا میں جناب وزیر تعمیرات سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ ان کو ترقی دینے کے لئے گورنر صاحب کے احکامات کتنے عرصہ تک موصول ہو جائینگے -

وزیر تعمیرات - بہت جلد موصول ہو جائینگے -

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر تعمیرات کو یہ علم ہے کہ مغربی پاکستان کا وہ علاقہ جسے سابقہ پنجاب کہتے ہیں اب تک اس ایوان میں یہ سننے میں آتا رہا ہے کہ سابقہ سرحد یا سابقہ سندھ کے ملازمین پنجابیوں کی ترقیوں یا ان کی بھرتی کی بنا پر خفا ہیں کیا آپ کو یہ بھی علم ہے کہ اب پنجاب میں یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ ون یونٹ کی وجہ سے سابق پنجاب کے ملازمین کو بلاوجہ نظر انداز کیا جا رہا ہے اور اس سے ان میں بد دلی پھیل رہی ہے -

وزیر تعمیرات - آپ جو الزام لگا رہے ہیں یہ بالکل غلط ہے اور ہمیں ہر علاقے کے لوگوں کے متعلق پورا احساس ہے اور سابقہ پنجاب ، سرحد ، سندھ اور بلوچستان کے ملازمین کے جو due shares ہیں ہم ان کو دے رہے ہیں -

ملک محمد اختر - کیا یہ درست ہے کہ حیدر آباد کی آٹھ posts کے against چودہ افسروں کو ترقی دی گئی ہے اور پبلک سروس کمیشن نے ان کو demote کرنے کے لئے لکھا ہے -

مسٹرسپیکر - آپ کا سوال انجینئروں کے متعلق ہی ہے -

ملک محمد اختر - جی ہاں - ان کے متعلق ہی ہے -

Minister for Communications & Works : He should give me fresh notice relating to that and I will definitely reply.

Malik Muhammad Akhtar : You have no answer to my question.

مسٹرحمزہ - کیا آپ کو علم ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے اسی لئے یہ سفارشات کی ہیں . . . . .

Minister for Communications & Works : May I submit that this question relates to Quetta and Baluchistan and if anything is required about that I can reply. If you put a question about Sind, Punjab or the Frontier for that, of course, you should give a specific question and I will reply.

Malik Muhammad Akhtar : I shall send fresh notice.

Minister for Communications & Works : Then I will certainly reply.

P. C. S. Examinations

***7690. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that employees of Semi-Autonomous Bodies are not allowed age-limit concession for appearing in the P. C. S. (Executive Branch) Examination as admissible to Government Servants ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to extend the said concession also to the employees of Semi-Autonomous Bodies; if not, why ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The employees of the Semi-Autonomous Bodies are not Govt. servants. They have their own line of work and prospects of promotion. They cannot be treated at par with Govt. employees.

(b) No.

Ad hoc CIVIL JUDGES

*7697. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) what is the number of the *ad hoc* Civil Judges in the Province and when they were recruited ;

(b) whether it is a fact that some lawyers have recently been appointed as Civil Judges in the W. P. C. S. (Judicial Branch) by selection; if so, the number thereof and reasons for their appointment in preference to *ad hoc* Civil Judges mentioned in (a) above;

(c) whether Government have any scheme or plan to absorb the said *ad hoc* Civil Judges in the P. C. S. in the near future; if so, the approximate time it will take ;

(d) in case, the Government do not intend to absorb the said *ad hoc* Civil Judges in the P.C.S. cadre, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : It is regretted that the necessary information is under collection and would be suppiled as soon as possible. The question was received on 22nd June and it was forwarded to the High Court. The information has not yet been received by the Department.

Mr. Speaker : This would be repeated on the next turn.

Mr. Hamza : Next turn or next session ?

Mr. Speaker : That I do not know. For the time being it is to be repeated on the next turn.

ALLOTMENT OF RESIDENTIAL ACCOMMODATION TO GOVERNMENT SERVANTS

*7714. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that according to the latest policy for the allotment of residential accommodation to the Government Servants in Lahore preference is given to the West Pakistan Civil Secretariat staff over other Government Servants; if so, reasons therefor ;

(b) whether it is a fact that under the existing policy of allotment of houses at Lahore, transferable Officer has no chance of getting a house allotted within his normal stay; if so reasons for adoption of this policy ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) High Court Judges, Members Board of Revenue, Chairman, Public Service Commission, Secretaries to Government, Officers of the Secretariat and staff

of the Secretariat are, as a group, given preference over of persons similar status and pay outside the Secretariat. This is because these Officers and staff are considered more vital, and because Government accommodation at Lahore was essentially constructed for the Secretariat.

(b) No, as allotments are made on turn, any officer can get a chance any time when his turn matures.

Dr. Sultan Ahmed Cheema : Will the Parliamentary Secretary please state when this policy was adopted ?

Parliamentary Secretary : This was made on 31st December, 1966 and adopted on Ist January 1967.

Dr. Sultan Ahmed Cheema : What was the policy before the present policy ?

Parliamentary Secretary : It is lengthy policy, if you permit me I will read it.

Mr. Speaker : No, no. Next question.

CONSTRUCTION OF BRIDGES IN DISTRICT LASBELA

*7745. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) the number of bridges scheduled to be constructed on the drains and nullahs passing through Quetta-Karachi Highway from Othal to Bela in Lasbela District ;

(b) the exact date on which the constructian of the said bridgs, if any, was taken in hand ;

(c) whether Government are constructing the said bridges through the contractors; if so, the name of the contractors if so, the name of the contractors as were given contracts upto 1966 ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) There were about 70 Nos. bridges and culverts to be constructed as per rough cost estimate out of which 56 have been constructed. The remaining are under construction out of which 10 are likely to be completed within the next month.

(b) The work on the above mentioned 56 Nos. culverts and bridges upto span 20 feet had been taken in hand during the month of January 1965 and completed upto 31st December 1966. 4 Nos. major bridges having spans more than 20 feet were started as per details given below :—

(1) Landa Dora Bridge started in December 1965 and completed on 31st July 1966.

(2) Wia Doro Bridge started on 15th August 1966. To be completed on 30th October 1967.

(3) Nehar Bridge started on 30th November 1965. To be completed on 30th November 1967.

(4) Winder Bridge which is between Hub and Uthal Mile No. 45 started on 30th August 1965 and to be completed on 30th September 1967.

(c) The following contractors constructed bridges and culverts during 1966:—

(1) Abdul Wahid Contractor (2) Ghulam Zarin Contractor (3) Muhammad Siddiq Contractor (4) M/s Salim Brothers.

Following are the names of the contractors of the above mentioned major bridges :—

Landa Dora—Abdul Wahid—Since completed.

Wia Dora—Umer Khan—under construction.

Nehar Bridge—M/s. Salim Brothers—under construction.

Winder Bridge—M/s. A.R. Khan under construction.

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ۵۶ پل تعمیر ہو چکے ہیں اور دس پل زیر تعمیر ہیں ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان کے لئے ٹینڈرز ایک ہی وقت میں مانگے گئے تھے یا مختلف تاریخوں میں ؟

Mr. Speaker : I think the Member should give a fresh notice.

مسٹر محمد ہاشم لاسی۔ جناب والا ۔ ان ۶۶ پلوں کے لئے ۴۰ ٹھیکیداروں کو کام دیا گیا ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک ایک پل پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ میں نے اسی لئے دریافت کیا ہے کہ کیا ان کے لئے ٹینڈرز ایک ہی وقت میں مانگے تھے اور ہر ایک پل کے لئے کتنے کتنے Tenders file کئے گئے ۔

وزیر مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ جناب یہ ۷۰ پل ہیں ۔ اگر معزز ممبر چاہیں تو میں ہر ایک کے لئے انفارمیشن دے سکتا ہوں لیکن اس وقت میرے پاس نہیں ۔

ROADS IN LASBELA DISTRICT

*7746. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(a) the names of the roads in Lasbela District so far taken over by Government ;

(b) the number of gangs engaged on each of the said roads alongwith the number of Jamadars and labourers in each gang;

(c) the emoluments paid to each labourer and Jamadar of the said gangs ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : The required information is detailed below:—

Serial No.	Name of roads so for taken over by Government	No. of gangs engaged on each road	No. of Jamadars engaged on each road	No. of Labourers in each gang	Emoluments per month paid to each labour	Emoluments per month paid to each Jamadar
1	2	4	3	5	6	7
					Rs.	Rs.
1	Hub Bundmurad Khan Dureji Road	5	5	5	65.00	70.00
2	Karachi Hub Road	1	1	10 4	84.40 (Average pay)	70.00
3	Vinder Sommiani Road.	1	1		65.00	70.00
4	Liari Lakhra Road	4	4	5	65.00	70.00
	KALAT CIRCLE					
1	Karachi Quetta Road	6		12	65.00	70.00

مسٹر محمد ہاشم لاسی- یہاں جواب میں آپ نے کراچی ہب روڈ کے متعلق ۸۴.۴۰ اوسط تنخواہ لکھا ہے اس سے کیا مراد ہے ؟

وزیر مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) - یہ ۸۴/۴۰ روپیہ ہے -

METATLLED AND UN-METALLED ROADS APPROVEED FOR SANGHAR AND THARPARKAR DISTRICTS

*7752. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) the number of metalled and un-metalled roads approved for Sanghar and Tharparkar Districts separately during last three years alongwith (i) mileage of each road, (ii) the amount sanctiond for each road, and (iii) the amount actually spent thereon;

(b) the names of the roads, alongwith their mileage approved for Sanghar and Tharparkar Districts for the next financial year and the amount allocated therefor?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) The required information is detailed below:—

Sanghar District : 2 Schmes.
Tharparkar District : 1 Scheme.

SANGHAR DISTRICT—2 SCHEMES

Name of scheme		Mileage	Admnl. appvl.	Total expenditure incurred up to 30th June 1967
1	2	3		4
		In lacs		In lacs
1. Construction of Khipro Phyladyoon Road.	7	9·14		8·24
2. Sindhri-Khipro Road	18	19.03		13·75
THARPARKAR DISTRICT—I SCHEME				
Construction of Summaro Umerkot Road.	23	28·16		8·23

(b) No new road has been approved for the next financial year 1967-68. for both the districts.

میر خدا بخش - آپ نے جو لکھا ہے کہ ۶۸ - ۱۹۶۷ کے بجٹ میں کسی نئی سڑک کے متعلق گنجائش نہیں رکھی گئی - یہ جو سندھڑی کھپرو روڈ ہے اس کے لئے تو کمشنر صاحب نے لکھا تھا - اسی طرح تھرپارکر میں جو سڑک ہے اس کے متعلق بھی کہا گیا تھا - صدر صاحب کے منشور کے مطابق جو وعدے کئے گئے تھے ان کو ضرور پورا کرنا چاہئے - کیا آپ بتائیں گے کہ اب معاملہ طے ہوگا یا نہیں -

وزیر مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) - ہمیں حاجی صاحب کے علاقہ کا پورا خیال ہے - آپ ہمیشہ ان سڑکوں کے متعلق کہتے رہے ہیں - آپ تسلی رکھیں یہ جو تیسرا پنجسالہ منصوبہ revise ہو رہا ہے اس میں اس کو درج کیا جائے گا -

حاجی سردار عطا محمد - یہ جو ۴۸ میل لمبی سڑکوں کے لئے منظوری دی گئی ہے - کیا ان کا آپ کے علاقہ سے تعلق ہے -

وزیر مواصلات - جی ہاں -

MIRPURKHAS-SINDHRI ROAD

*7753. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(a) the year in which Mirpurkhas-Sindhri road was approved alongwith (i) the amount allocated for this purpose and (ii) the amount so far spent on the construction of the said road;

(b) the year in which the said road was taken over by Government from District Council Sanghar ;

(c) the names of villages through which the said road passes;

(d) whether it is a fact that neither there is any important village on the said road nor it is useful to public as compared to other roads which have not been approved by Government; if so, the reasons for giving preference to the said road ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Construction of this road was approved for Rs. 7,88,482 by the former Sind Government in 1952. The work was started in 1952 and was completed in 1956 at a total cost of Rs. 8,89.546.

(b) Before 1947.

(c) The road passes through/by the following towns and villages :—

(1) Mirpurkhas	in mile 0/0
(2) Old Mirpurkhas	in mile 5/0.
(3) Kathri	in mile 7/0.
(4) Sindhri	in mile 15/0

and it connects Khipro and Hathaungo—two big towns.

(d) The road is quite useful to the public as it connects important towns and villages as mentioned in (c) above, and opens up rich agricultural area. It also provides important road link with Sanghar District Headquarters.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

خان اجون خان جدون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرے سوال نمبر ۷۷۹۷ کا جواب مجھے مہیا نہیں کیا گیا ۔

Parliamentary Secretary (S & GAD) : The Answer was placed on the Table of the House.

Khan Ajoon Khan Jadoon : It was not placed on my table.

Parliamentary Secretary (S & GAD) : If the Member wants, I can give the information right now.

مسٹر سپیکر ۔ آپ کس کے متعلق کہہ رہے ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ میرے جو سوالات تھے ان میں سے سوال نمبر ۷۷۹۷ کا جواب میری نشست پر نہیں رکھا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میری اطلاع کے مطابق جواب رکھا گیا ہے ۔ آپ ذرا احتیاط سے دیکھیں ۔

Parliamentary Secretary (Communications) : The rest of the answers are placed on the Table of the House Sir.

Parliamentary Secretary (S & GAD) : Rest of the answers to questions are placed on the Table of the House.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up the Short Notice Questions. The first question is from Chaudhri Muhammad Idrees. Yes, Chaudhri Sahib.

CONSTRUCTION OF MARALA-RAVI LINK CANAL

*6584. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that lands of Village Nurpur, Tehsil Pasrur were acquired by Government for construction of Marala-Ravi Link Canal; if so, (i) date of final notification of acquisition, (ii) date of possession by the Department concerned. (iii) reasons for non-payment of the compensation to the land owners, (iv) date and amount of award of each land owner in respect of—(1) land, and (2) standing crops?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (i) Yes; 1-6-1966 and 17-8-1966 (ii) 1954-55 and 1958, (iii) The Land Acquisition Officer had to finalize as many as 310 Land Acquisition cases, including 61 cases of Evacuee property, which were extremely time consuming, and so, in spite of best efforts, 13 cases, including 4 number of cases of Village Noor Pur, were still pending when sanction to the continuance of the post of the Land Acquisition Officer expired. Revival of the post is already under consideration of the Government so as to get the outstanding cases finalized as soon as possible.

(iv) It is not possible to collect the date and amount of award of each land owner in almost 300 cases at this Short Notice. This information has to be collected from the records of the Collector which is a very time consuming task.

چودھری محمد ادریس - کیا آپ بتا سکیں گے کہ اس Land Acquisition Officer کی sanction کب ختم ہو گئی تھی -

وزیر آبپاشی (مخدوم حمیدالدین) - ۱۹۶۳ میں -

چودھری محمد ادریس - تین سال سے Land Acquisition Officer کیوں appoint نہیں کیا گیا - کب تک اس کی appointment کر دیں گے - تاکہ جتنے cases ہیں وہ finalize ہو جائیں -

وزیرآبپاشی - ہماری یہ کوشش ہے کہ جلد از جلد appointment ہو جائے تاکہ جتنے بقایا cases ہیں ان کو finalize کیا جائے -

مسٹرسپیکر - کونسا محکمہ appointment کرے گا -

وزیرآبپاشی - اس کا کام تو ہمارے ہاتھ میں ہی ہوتا ہے -

Though it functions under the control of the Collector.

مسٹرسپیکر - صرف appointment کے لئے تین سال کی دیر ہوگئی ہے یہ بہت زیادتی ہے -

وزیرآبپاشی - یہ tenure post ہے - محکمہ فنانس کو لکھا تھا کہ آیا وہ agree کرتے ہیں - اگر وہ نہ مانے تو اس کی appointment کے سلسلہ میں محکمہ مال سے کہیں گے کہ اپنے کلکٹرز کے ذریعے اس کی disposal کرا دیں -

مسٹرسپیکر - جیسا کہ مخدوم صاحب نے بتایا ہے کہ ایک Land Acquisition Officer کی پوسٹ ۱۹۶۴ میں ختم ہوگئی - پھر تین سال تک اس کی appointment نہ ہو سکی - آخر اس کی کیا وجہ ہے کیا کرمانی صاحب اس کی طرف توجہ دیں گے -

Minister of Finance : Very well, Sir.

مسٹرسپیکر - وزیر مال صاحب آپ بھی اس معاملہ کو دیکھیں اس افسر کی appointment میں دیر نہیں ہونی چاہئے - آپ کا محکمہ مخدوم صاحب

سے جس طرح بھی co-operate کر سکتا ہے ضرور کرے ۔ اگر کرمانی صاحب آپ کا کہا نہ مان سکیں تو خان صاحب مان لیں ۔

وزیرآبپاشی ۔ جناب والا ۔ چونکہ یہ link different districts سے گزرتی ہے اور اگر post sanction نہ ہو سکے تو ہماری درخواست یہ ہوگی تو اس کا disposal مقامی کلکٹر سے کرا دیا جائے ۔

مسٹرسپیکر ۔ تین سال کا وقفہ زیادہ تھا ۔

Minister of Finance : There must be some reason as to why, for the last three years, the Finance Department did not accord this sanction. If the reason was so convincing then the Department should have followed some other course.

مسٹرسپیکر ۔ میری گزارش یہ تھی کہ اگر آپ اس میں توجہ فرمائیں گے تو بہت جلد ہو جائیگا ۔

وزیرخزانہ ۔ بہت اچھا جناب ۔

Mr. Speaker : Short Notice question by Khan Ajoon Khan Jadoon.

SECRETARY AND OFFICE ACCOMMODATION FOR UNION COUNCIL GANICHATRA.

*7933. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that neither Secretary nor office accommodation has so far been provided for the Union Council "Ganichatra" of merged area in Mardan District ;

(b) the amount provided to and spent under the Rural Works Programme by the Union Councils "Ganichatra" and Kapgani of merged area of Mardan District during the financial year 1966-67 ;

(c) if no amount has been provided to any one of the said Union Councils ; reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Govt. (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) The Union Council, Ganichatra, was constructed on 30.12.65. This Union Council was provided with a Secretary on 28.7.66 (along with other newly constituted Union Councils numbering15). This Secretary, Union Council Ganichatra resigned from his post. The resignation was accepted by the Controlling Authority on 5.5.67. From that date onward, the Secretary Union Council, Gabasni, was holding dual charge of this Union Council. A new Secretary was appointed to the Union Council on 29.6.67. No office accommodation has been constructed out of Rural Works Programme Funds. The office of the Union Council, Ganichatra, is housed in a rented building at present (rent Rs. 10 per month).

It is reported by the Assistant Director, Basic Democracies, Mardan that the construction of Union Council's Office will be taken up in the next year *i.e.*, 1967-68.

(b) Amount allocated during, 1966-67

(I) Union Council, Ganichatra

(i) Rs : 2,000/- (for the construction of one wall around Primary School, Sandwa).

(ii) Rs : 1,000/- (for the construction of a wall around Primary School, Sokali).

(II) Union Council, Kapgani.

(i) Rs : 7,600/- (for the construction of Middle School at Davil.)

Amount spent during, 1966-67.

Due to the late release of R.W.P. funds during 1966-67, no amount could be allocated for the schemes mentioned in (I) and (II) above from the first two installments received.

(c) It is proposed to fund the afore-mentioned schemes from the third and final allocation of the Rural Works Programme Funds. No amount has been provided so far, because schemes of roads and water-supply have been given priority in the District and the amounts received so far have been allocated by the Tehsil Council concened to these schemes.

خان اجون خان جدون ۔ میں جناب وزیر بنیادی جمہوریت کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اتنے شارٹ نوٹس کوئسچین پر اتنی انفارمیشن مہیا کی ہے لیکن جیسا کہ انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ یونین کونسل گنی چترا پہلی مرتبہ ۳۰ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۶۵ کو بنائی گئی تھی لیکن اس کے لئے کوئی رقم release نہیں کی گئی تو گورنمنٹ کیا کوئی انسٹرکشن دے گی کہ اس یونین کے واٹر سپلائی پروگرام کو priority دی جائے کیونکہ اس یونین کونسل کے قائم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس علاقہ کی ترقی کی جائے ۔ اس کے علاوہ جو آپ سیکرٹری وہاں بھیجتے ہیں وہ وہاں کام نہیں کرتا تو کیا آپ اس چیز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں کہ وہاں کوئی تجربہ کار سیکرٹری بھیجا

جائے تاکہ وہ یہاں کے کاموں پر خصوصی توجہ دے ۔ کیونکہ اسی مقصد کے لئے اس یونین کونسل کی تشکیل ہوئی تھی ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست کو علم ہے کہ موجودہ سال کو آج صرف تین دن گذرے ہیں اور دیہی ترقیاتی پروگراموں میں رقم جو دی گئی تھی میں نے اس کے متعلق ایک سے زیادہ مرتبہ ایوان میں اطلاع دی ہے کہ وہ دیر میں release ہوئی اور جیسا کہ جواب سے واضح ہے کہ اس یونین کونسل کو amount نہیں دی گئی ایسی حالت میں کونسل کو اس کی اپنی مرضی پر چھوڑنا پڑتا ہے کہ جو رقم مہیا ہو وہ اس کو کسی طریقہ پر خرچ کرے اور پھر وہ سب کاموں کو مدنظر رکھتی ہے ۔ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ وہاں کے متعلقہ افسر کی طرف سے اطلاع آ چکی ہے کہ اس سال یونین کونسل کے دفتر کی تعمیر کے لئے کارروائی کریں گے لیکن جہاں تک priority fix کرنے کا سوال ہے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنا پڑتا ہے اور رقم کا بھی خیال کرنا پڑتا ہے ۔ یہ گنی چترا یونین کونسل نئی قائم ہوئی ہے اب تک اس کا دفتر ۱۰ روپے مہینے کے کرایہ کے مکان میں چل رہا ہے لیکن اب ہم نے یہ کہہ دیا ہے کہ priority fix کرتے ہوئے کوئی غلط زیادتی نہ کی جائے اور نہ غلط زیادتی کی گئی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ صحیح زیادتی کی گئی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - میں نے غلط لفظ استعمال کیا ہے مجھ کو کہنا چاہیئے تھا کہ ''زیادتی نہیں کی گئی ہے،، - کیونکہ غلط زیادتی کی اجارہ داری تو میرے فاضل دوست کے پاس ہے -

---

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

SUB-DIVISIONAL OFFICERS AND TEMPORARY ASSISTANT ENGINEERS OF COMMUNICATIONS AND WORKS DEPARTMENT

***7790. Khan Malang Khan** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some Sub-Divisional Officers and temporary Assistant Engineers of the Communication. and Works Department belonging to the Eastern Region, Bahawalpur, and Central Region, Lahore have been rendered surplus; if so, their names;

(b) whether it is a fact that Officers of the categories mentioned in (a) above belonging to the Southern Region, Hyderabed and the Northern Region Peshawar are working in the Eastern Region, Bahawalpur and the Central Region, Lahore; if so, reasons therefor and the names of such officers and the dates of their posting in the said Regions ;

(c) whether it is a fact that cadres of Class II or the equivalent posts are regional ;

(d) names of S.D.Os and temporary Assistant Engineers of Eastern and Central Regions actually working in the Northern Region, Peshawar and the Southern Region, Hyderabed ?

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (a) Some officers were rendered surplus for a short period but at present here is no surplus officer.

(b) Yes. They were transferred in the public interest. The names of such officers and the dates of their postings are given in the attached statement.

(c) Yes.

(d) No officer of Eastern Region is working in Northern or Southern Region. Two offiicers of Central Region were transferred on 16th May, 1967 to Southern Region, but both of them applied and were granted leave. The question of their posting to Southern Region will arise only on their return from leave. There is no officer actually working in Southern Region who belongs to Central Region.

STATEMENT

NAMES OF OFFICERS WITH DATES OF POSTINGS.

The names of SDOs/TAEs belonging to Southern and Northern Regions working in Central & Eastern Regions.

(i) Officers belonging to Southern Region working in Central Region.

1. Mr. Asghar Ali Jatoi. Date of posting 1.4.67

(ii) Officers of Southern Region working in Eastern Region

Name	Date of posting
1. Mr. Mazhar Mohammad Ayub Khan Pathan.	5.3.66
2. Mr. Allah Ditta.	13.1.66

Name	Date of position
3. Mr. Mohammad Wasique Ali	30.8.66
4. Mr. Ghulam Nabi Memon	14.7.62
5. Mr. Sahibdino Memon	13.5.66
6. Mr. Allah Bakhsh Memon	4.9.66
7. Mr. Ghulam Ali Pirzada	1.4.67
8. Mr. Din Mohammad	1.4.67

(iii) Officers of Southern Region working in other offices at Lahore

Name		Date of posting
1. Mr. Shabbir Ahmad Ansari	Highways Org	23.1.67
2. Mr. Mohammad Idris Rajput	,,	1.4.67
3. Mr. Mohammad Aslam	,,	1.4.67
4. Mr. Qamar-ud-Din	,,	24.6.67
5. Mr. Abdul Latif Khan	,,	16.5.67
6. Mr. Abdul Karim Sh.	Lahore Township Circle	20.12.65
7. Mr Ali Gohar Abro	Building Research Station	16.5.67

(iv) Officers of Northern Region Working in central Region.

Name	Date of Posting.
1. Mr. Mohammad Yousaf Janjua	24.6.67
2. Mr. Inamullah Khan	52.11.65

Name	Date of posting
3. Mr. Mohammad Abbas	29.11.65.
4. S. Abbas Shah	24.6.67

(v) Officers of Northern Region Working in Eastern Region.

N I L

(vi) Officers of Northern Region Working in other offices at Lahore

Name	Office name	Date of Posting
1. Mr. Umar Khan	Highways Organization	13.12.65
2. Mr. Mohammad Shafi		24.6.67

CONFIRMATION OF P.C.S OFFICERS

*7797. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) whether the confirmation cases of P. C. S. officers belonging to former N. W.F.P., Sind and Baluchistan areas have been finalised; if not, the date by which the said Officers will be confirmed ;

(b) whether seniority of the said P. C. S. officers has also been finally determined; if so, the relevant seniority lists be placed on the Table of the House; if not, reasons for delay and date by which the said lists will be finalised ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) The seniority of PCS (EB) officers of the former NWFP was disputed. This was sattled and orders confirming 26 officers were issued last year.

The officers of the former Sind have not so far been confirmed as some of them have filed civil suits regarding fixation of their *inter-se* seniority. The Courts have issued an interim injunctions for the maintenance of status-quo. After the cases in Courts are decided, the question of confirmation of the officers concerned will be taken up.

The seniority of officers of former Baluchistan has not also been finally decided. This is likely to be finalized within next few months. After the ad-hoc promotions have been regularized and the *inter- se* seniority is decided, the question of confirmation of the officers concerned will be taken up.

(b) Copies of the existing seniority list of the PCS (LB) officer of the former NWFP, Sind and Baluchistan are be placed on the table of House.*

WATER SUPPLY SCHEME FOR THE COAL MINES LABOUR WELFARE HOSPITAL AT SINJIDI

*7807. **Mian Saifullah Khan**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to stat:—

(a) whether it is a fact that in 1965 or so Coal Mines Welfare Commissioner deposited Rs. 29,000 with the Superintending Engineer B. and R. Quetta/Kalat for water-supply scheme and Rs.61,000 for electric installation for the Coal Mines Labour Welfare Hospital at Sinjidi near Degari, Kalat District; if so, the exact date on which these amounts were deposited;

---

1. Placed in the Assembly Library under L T No 6/67.

(b) the details of works and the estimates made so far by the said Superintending Engineer for the water-supply scheme and the electric installation, separately;

(c) the names and addresses of the contarctors awarded contracts for the water-supply scheme and the electric installations and tne details of cost and the details of works to be done by the contractors under the accepted tenders of contractors;

(d) the details of said works so far done by the contractors and the amounts spent on them;

(e) whether it is a fact that the water wells construced there have collapsed;

(f) reasons for the delay in the completion of the said works and the action intended for speedy execution of all the works;

(g) whether it is a fact that because of the said delay the said hospital is not functioning ?

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (a) Yes. These amounts were deposited with the Chief Engineer, B&R; Western Region, Quetta on 4.3.66. Actual amount deposited for item No.1 is Rs.39000/.

(b) Estimate amounting to Rs. 62,556/- and Rs. 55,100/- have been prepared for the work of electrification and water supply respectively.

(c) M/S Arrow Electric Works Quetta, were awarded the contract for doing the electrification work comprising internal wiring of all the

buildings and over-head transmisson lines of 5190' from the main WAPDA line. Mr. Faiz Muhammad, Government Contractor of Quetta was awarded the contract for carrying out the work of Water Supply installations such as well, engine room, and provision of pumping sets.

The work of electrification has been completed at a cost of Rs. 62,556 and the work was handed over to the Coal Mines Labour Welfare Officer, Quetta on 2 8.66 after having taken external connection from the WAPDA main lines. A total amount of Rs. 39130/66 has been spent on the water Supply portion of the work against which the engine room has been completed, electric motor has been arranged and well have been sunk to a depth of 28. The total cost of the work has been estimated to be Rs.55,100/ and balance amount of Rs. 15969/-has been asked for from the Coal Mines Labour Welfare Officer so that the work may be completed.

(e) Yes. The incomplete well has caved in due to stoppage of work for reasons mentioned in (d) above.

(f) Reasons for the delay in completion of the Water Supply work is want of funds for which demand has already been placed with the Coal Mines Labour Welfare Officer.

(g) In October, 1966, the over-head transmission, copper wire was stolen by some one with the result that the electric suply was disrupted. The Executive Engineer, Incharge has already informed the concerned authorities about the theft and the cost required for making good the loss, but Coal Mines Labour Welfare Officer has taken no action so far. The hospital is reported to be functioning, but with inadequate water Supply and without electricity.

MAKING APPOINTMENTS IN CONTRAVENTION OF RULES

*7819. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Parliamentary

Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the names and addresses of persons as were appointed in contravention of the regional quota prescribed under the West Pakistan Civil Service (Executive and Judicial Branch) Rules during the last five years and reasons for making these appointments;

(b) whether any instances have come to the notice of Government where incorrect certificates of domicile/residence have been issued by Deputy Commissioners in the former Province of Sind during the last 5 years; if so, the action taken by Government in the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) No. (b) No.

PROMOTION OF P. C. S. OFFICERS

*7820. **Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Parlimentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the P.C.S. Officers of the former Punjab area appointed in 1949 contiune to be in the same grade and have not had a single promotion during this period of 18 years ;

(b) whether it is a fact that the C. S. P. Officers are promoted to the senior scale within 4 to 5 years including the period of training where as P.C.S. Officers, particularly of former Punjab area, have to wait for as long as 19 years to get the first promotion;

(c) if the answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps for providing chances of promotion to P. C. S. Officers as are available to C. S. P. Officers ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No.

(b) No.

(c) Does not arise.

SENIOR C.S.P. SCALE POSTS ON JUDICIAL SIDE

***7821. Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total number of senior C.S.P. scale posts on the judicial side in West Pakistan ;

(b) the number of posts out of those mentioned in (a) above reserved for C. S. P. Officers;

(c) the actual number of C. S. P. Officers working against the posts mentioned in (b) above;

(d) in case the number of C. S. P. Officers falls short of their reserve quota mentioned in (b) above, reasons therefor and whether there is any legal hitch in deputing C. S. P. Officers to the Judicial side; if not, what steps Government propose to take to ensure that the quota reserved for C.S.P. Officers on the Judicial side is fully utilised ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The Question was received in the Services & General Administration Department on 23rd June 1967. Necessary information is being collected from the High Court and will be placed before the House as soon as compiled.

ALLOWING SENIOR C. S.P. SCALE TO P. C. S. OFFICERS

***7822. Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Parliamentary

Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) the total number of senior C. S. P. scale posts in the Province ;

(b) the number of posts out of those mentioned in (a) above reserved for C. S. P. Officers, separately, and when this quota was fixed ;

(c) whether Government intend to approach the Central Government to raise the quota of the said posts of the Provincial Civil Service Officers ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Cadre posts in West Pakistan—192.

(b) Under the C.S.P (Composition and Cadre) Rules, 1954, the following quota of the superior posts was fixed for C.S.P. and P.C.S. Officers (Executive Branch):—

P.C.S. : 25 per cent.

C.S.P. : 75 per cent.

This percentage was, however, subsequently revised with effect from 15th January 1966, as under:—

P.C.S. : 30 per cent.

C.P.S. : 70 per cent.

According to this percentage, the distribution of the posts mentioned at (a) above will be as follows :—

P.C.S. : 58 posts

C.S.P. : 134 posts.

(c) As mentioned in (b) above, the quota has recently been refixed. Government do not intend to move the Central Government to revise the quota for the time being.

COMPLAINTS AGAINST MR. SHER AHMAD GHEBA, SUPERINTENDENT OF POLICE

*7823. **Mian Saifullah Khan**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the dates and places of posting of Mr. Sher Ahmed Gheba as D.S.P. and S. P. from 1960 to 3rd May, 1967, respectively ;

(b) whether any complaints of bribery, corruption, high handedness and extortion had been received by the concerned D.I.G. and I. G. Police against Mr. Gheba from 1960 upto 31st May, 1967 ; if so, the details thereof ;

(c) whether any complaint has been received by the I. G. Police from the Senior Police Officers or other Government Officers against the incompetence and unsatisfactory performance of duty by Mr. Gheba as S.P. Railway, Police, Lahore during the recent Railway Workers strike;

(d) if answer to (b) and (c) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken against Mr. Sher Ahmad Gheba in the light of the said complaints ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The information asked for is being collected from the Offices of the Deputy Inspector General of Police concerned and the Inspector General of Police West Pakistan and a complete answer will be furnished on the next turn for answering the questions pertaining to the Services & General Administration Department.

CONFIRMATION OF OFFICIATING DISTRICT AND SESSION JUDGES IN THE FORMER PROVINCE OF SIND

*7839. **Rais Haji Darya Khan Jalbani**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the seniority of P.C.S Officers is determined according to the date of their confirmations;

(b) whether it is a fact that the officiating District and Session Judges in the former Province of Sind have not been confirmed since long;

(c) whether it is a fact that due to their non-confirmation they have been made junior to the Judges of other regions of the Province appointed as District and Session Judges after them;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, (i) the reasons for not confirming the said officiating Judges and (ii) whether Government intend to confirm them in the near future; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): The Question was received in the Services & Ganeral Administration Department on 26th June 1967. Necessary information is being colleceted from the High Court and will be placed before the Houes as soon as received.

CONSTRUCTION OF BRIDGE ON THE LEVEL CROSSING OF RAILWAY LINE IN MULTAN CANTONMENT

*7845. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari**: Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Communications and Works Department is constructing a bridge on the level crossing of the Railway line in Multan Cantonment ;

(b) the date on which the construction work on the said bridge was taken in hand alongwith the expenditure incurred on it so far ;

(c) whether it is a fact that the said bridge is nearly complete and only a small portion of the work remains to be done ; if so, the time by which the said bridge will be opened to traffic?

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (a) Yes.

(b) (*i*) Work started on 25th November 1963.

(*ii*) Up-to date expenditure—Rs. 33,87,258.

(c) Yes. The bridge is nearly complete and it is hoped that the bridge would be opened to traffic before 15th August 1967.

PROMOTION OF 13 TEHSILDARS OF FORMER N.-W.F.P. TO P.C.S. CADRE

*7846. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that about 10 posts of Extra Assistant Commissioners are lying vacant in D.I. Khan and Peshawrr Divicions ;

(b) whether it is a fact that the directly recruited P.C.S. Officers who are under training for the last 2 or 3 months have not so far been posted against the regular P.C.S. cadre causing delay in the disposal of judicial work;

(c) whether it is a fact that the Public Service Commission has approved the promotion of 13 Tehsildars of former N.-W.F.P. to P.C.S. cadre ;

(d) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for not posting the said approved Tehsildars against the said vacancies?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No.

(b) The vacant posts were filled recently by posting nine persons, recruited to the PCS (EB) direct to Peshswar and D.I.Khan Divisions. The persons posted will however, not be in a position to dispose of judicial work till such time they are invested with powers.

(c) Yes.

(d) There are no vacancies to be filled. The 13 Tehsildares, approved by Public Service Commission for appointment in PCS (EB), will be considered in future vacancies.

WIDENING JEHANGIRA-SWABI ROAD IN MARDAN DISTRICT

*7857. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a phased programme for widening Jehangira-Swabi Road in Mardan District has been prepared and the work of widening the first five miles from Jehangira to Tordher had been included in the first phase ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the total estimated cost of the said programme and the amount proposed to be spent on the said work during 1967-68 ?

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (a) Yes.

(b) The estimate is being finalized. About Rs. 2·00 lacs are proposed to be spent during 1967-68.

RAISING LEVEL OF SLOPE IN MARDAN DISTRICT

*7858. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that certain deep slopes exist on Ambar-Topi Road and Swabi-Topi Road in Mardan District ; if so, (*i*) the number of slopes and (*ii*) detail of each slope;

(b) whether there is any proposal under consideration of Government to construct culverts, bridges; if so, details thereof ?

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (a) (i) There are two dips on Ambar-Topi Road in mile 9 near village Kotha.

(ii) There are three dips on Swabi-Topi Road *viz* one on Babukhawar in mile 2/4, the other in mile 5/2 near Baja village and the 3rd in mile 5/6.

(b) (i) One dip on Ambar-Topi Road is under consideration for raising during 1967-68 while the other one is not dangerous and there is no necessity for raising it.

(ii) The dip in mile 5/2 has been raised by providing vented causeway. The dip in mile 5/6 is not dangerous and there is no necessity of raising it., The dip in mile 2/4 is under consideration for raising during 1967-68

UN-AUTHORISED CONSTRUCTIONS IN SATELLITE TOWN, RAWALPINDI

*7862. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister of Communications and Works be pleased to refer to the starred question No. 6513 by

Chaudhri Idd Muhammad, M.P.A. given on the floor of the House on 17th June 1967 and state :—

(a) total number of plots demarcated for residential purposes in the Satellite Town, Rawalpindi after conversion of open spaces, alongwith the number of those out of them (*i*) whose allotments have been cancelled and (*ii*) on which construction has been completed ;

(b) the names and addresses of allottees of the said plots;

(c) market price per marla charged from the allottees of the said plots on which construction has been completed ;

(d) whether the amount deposited by way of price of plots has been paid back to the allottees whose allotments have been cancelled ?

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (a) In all 59 plots were created by conversion of open spaces.

(i) In 48 cases allotments have since been cancelled.

(ii) In 11 cases allotments have not been cancelled. Out of these 11 in 8 cases construction has been completed and in the remaining 3 cases most of the construction has been raised when the allottees were stopped to raise further construction.

(b) Names and addresses of these 11 allottees are as under :—

1. Sh. Bashir Ahmad, PCS, S.D.M. Vehari, District Multan.
2. Mr. K.M. Yousaf, Lawyer Magistrate, Cambellpur.
3. Dr. Taskheer Ahmad, 68/C, Satellite Town, Rawalpindi.
4. Mr. Ahmad Saeed Qureshi, P.C.S , 181-Asghar Mall, Rawalpindi.

5. S.M. Qasim Rizvi, CSP, Secy., Cooperative Society, Secretariat, Lahore.

6. S. Hissam Shah, D.R.C., J & K, R'pindi.

7. Malik Habib Ullah, Asstt: Director, Intelligence, Rawalpindi

8. Mr. Anwar Saeed Siddiqi, House No. A/565 B, Gali No. 24, Mohanpura, R'pindi.

9. Mst. Amir Jehan Begum c/o Jamadar Khadim Hussain, C.M.E., Rawalpindi.

10. M. Hanif Kiani c/o Khizri Transport, Rawalpindi.

11. Mr. Mumtaz Ahmad, Section Officer, Ministry of Kashmir Affairs, Rawalpindi

(c) The price has not yet been finally decided by Government.

(d) None of the 48 allottees whose allotments have since been cancelled has been paid back the amount deposited for his plot.

BRIDGES IN KARACHI

*7863. **Mr. Zain Noorani:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state:—

(a) what was the cost of repairs to two damaged bridges on Mauripur Road, Karachi;

(b) what was the cost of construction of high level bridge on Malir River, Karachi?

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): (a) The existing damaged bridges have not been repaired but two new bridges have been constructed in replacement thereof with the estimated cost of Rs. 37.33 lac. The work is nearing completion.

(b) Rs. 49.50 lac.

ADJOURNMENT MOTIONS

MURDER OF FOURTEEN CHILDREN IN FORCED LABOUR CAMPS IN KHAIRPUR REGION

Mr. Speaker : Now we will take up adjournment motions and the first is by Malik Muhammad Akhtar (No. 187)

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the statement of Mr. Anis-ur-Rehman, Deputy Inspector-General of Police, that in Khairpur Region according to an information received by the Police the persons running forced labour camp have murdered fourteen children and have burried them at unknown places most of which are underwater now. The said officers has revealed that three dead bodies of such children have been recovered which had been mysteriously burried by the culprits. The publication of the news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Opposed.

The facts are that this is not a matter of recent occurrence. On information received from the DIG, Khairpur, about one and a half month back, that some begaar camp had been discovered and that one child had been killed by the kharkaars and buried in Nawabshah District, the dead body of the child was exhumed. The offence was registered and investigation undertaken. The accused had been arrested. Then there was further information that one more dead body of another child was also buried in Nawabshah District. Steps were also taken to investigate the matter. Then there was another dead body of a child purported to have been buried in Jaccobabad. All these matters are sub-judice. Reports have been recorded and they are not matters of recent occurrence. The statement of my friend that 14

children have been killed by kharkaars recently is also not correct. Therefore, on all these grounds I submit that the motion may be ruled out of order.

Mr. Speaker : Has the DIG made any statement about the death of 14 children ?

Minister of Law : He has denied having made any statement with regard to 14 children.

Malik Muhammad Akhtar : I have got a document in my possession.

Mr. Speaker : Is it a news item and a recent one ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes, Sir.

Mr. Speaker : Is the information of the Law Minister authentic ?

Minister of Law : Yes, Sir.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جو میری انفارمیشن ہے وہ بھی آپ سن لیں کہ خرکاروں نے ۱۴ ۔ بچوں کو ہلاک کرتے ہوئے نامعلوم مقامات پر دفن کر دیا ۔ یہ انیس الرحمن ڈی ۔ آئی ۔ جی خیرپور کا سٹیٹ منٹ ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ڈی ۔ آئی ۔ جی نے اس انفارمیشن کی تردید کی ہے ۔

Now, I don't know what could be the correct position. I would like to believe him but it is not correct to say that my information is not recent. My information is quite recent.

یہ مجھ کو کل ہی اطلاع ملی ہے ۔

I contribute for most of the papers of the Province.

اور کل ھی میں نے تحریک کا نوٹس دے دیا ھے ۔

Mr. Speaker : The facts have been denied by the learned Minister of Law. Moreover, the matter is sub-judice so far as the murder of three children is concerned. The motion is, therefore, ruled out of order.

FAILURE OF GOVERNMENT TO DIRECT K.D.A. TO BAN TRANSFER AND SALE OF PLOTS IN GULISTAN-I-IQBAL TO APPLICANTS WITH NO INTENTION TO BUILD HOUSES

Mr. Speaker : Next motion No. 190.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, a large number of people who had no intention of building houses, applied for plots only to dispose them off at a later date at a premium. Among those were people who owned houses in areas other than the KDA schemes and are the real estate brokers. The failure of the Government to direct the KDA to ban transfer, and sale of Gulistan-i-Iqbal plots, has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Basic Democracies (Mian Muhammad Yaseen Khan Wattoo) : Opposed . Sir, I have sufficient grounds to oppose it on technical grounds but I would like that some time be given to me so that I may be in a position to give the factual position, and I will request you to kindly take it up the day-after-tomorrow. I have just received it Sir.

Mr. Speaker : This motion will be taken up the day-after-tomorrow ; next motion No. 192.

RECOMMENDATION OF THE CHAIRMAN, MULTAN MUNICIPAL COMMITTEE FOR THE REVISION OF OCTROI SCHEDULE

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the Chairman of Multan Municipal Committee has disregarded the recommendation of the Members of the Committee and has made a recommendation to the Government to revise Octroi Schedule. Due to recommendation of increase in Octroi rates, ten thousand citizens of Multan have demonstrated at Multan Town Hall. The undemocratic action of official Chairman of Multan Municipal Committee has frustrated the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Basic Democracies (Mian Muhammad Yaseen Khan Wattoo) : Sir, this has also been received by me just now and I will again request for some time. So this may also be taken up the day-after-tomorrow.

Mr. Speaker : Alright, this motion will be taken up the day-after-tomorrow. Next motion, 194.

ADMISSION OF THE D.H.O., LAHORE ABOUT THE SMALL-POX VACCINE BEING IN EFFECTIVE

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite

matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the District Health Officer, Lahore, has admitted that vaccine used for protection against Smallpox is not effective consequently due to use of defective vaccine by the staff of Health Department, two hundred persons have been victims of Smallpox in Tehsil Bhai Pharo only. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam, Ali Akhund) : Sir, with regard to this matter, I will request for some time to be given to me. This motion may kindly be taken up tomorrow or the day after tomorrow as you please, since it pertains to Lahore city.

Mr. Speaker : Let it be tomorrow then. Next motion No. 195.

Failure of the Excise and Taxation Department Quetta to recover Government dues from influential rersons

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence namely, the Excise and Taxation Department, Quetta has failed to recover a sum of Rs. one lac and fifty thousand being Government dues from some of the influential persons of Quetta. The negligence of the Department in making the recoveries has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, it is opposed mainly on two grounds. It is not clear as to which of the taxes the learned Member is referring to because the Excise and Taxation Department collects several kinds of taxes. Some relating to property, some relating to Motor Vehicles and some professional taxes etc. So it is vague in that respect. Secondly Sir, the name of the persons from whom the dues are due are not mentioned here. The Member has used the words "has failed

to recover a sum of Rs. 1.50 lacs being the Government dues from some of the influential persons." So it suffers from that defect too. So unless he is specific it is not possible to admit this motion ; so it should be ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore - II) : Sir, I do not agree with the learned Minister for Finance. The words "Government dues" include all the dues which are recovered by the Excise and Taxation Department and so I am quite specific about it, and then I have given the amount of the arrears rather the total amount of the arrears. Secondly Sir, it is humanly impossible for me of course, it may be possible for the learned Finance Minister - to get a list of the defaulters. We can just make a motion relating to a news wherein any concise form of negligence of a certain Department is pointed out and this negligence definitely is an omission on the part of the Excise and Taxation Department. Firstly, they have failed to collect that large amount of taxes from the people. Secondly, Government dues include all the taxes and my motion relates to all the taxes collectively rather than to the arrears, the arrears which are standing on dates on which they were supposed to be collected by the Excise and Taxation Department and amount to Rs.1.50 lacs, which is quite a considerable figure.

Mr. Speaker : Which are those taxes to which the Member is referring.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, they are all the taxes which are collected and the words used in the newspaper "Government dues" and Government dues include all the arrears and all the outstanding arrears. That is a specific matter.

Mr. Speaker : The motion is not specific ; it is vague and is ruled out of order.

Next motion No. 196.

SUPPLY OF ADULTERATED FOOD-STUFFS IN HOSPITALS AT LAHORE

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, adulterated and unfit for human consumption food-stuffs such as milk, butter, and meat is being supplied in the hospitals at Lahore by the Contractors wi h the connivance of Health Department authorities. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Law : Sir, again I will request for some time. This may be taken up the day-after-tomorrow.

Mr. Speaker : This motion will be taken up tomorrow.

Next motion No. 197.

DERAILMENT OF THE KHYBER MAIL ENGINE BETWEEN CAMPBELLPUR AND BUMIAN ON 29.6.1967

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the Train traffic between Rawalpindi and Peshawar remained upset over 6-1/2 hours on 29.6.67 due to the derailment of the engine of the Peshawar bound Khyber Mail between Campbellpur and Bumian. Due to negligence of Railway Department, Khyber Mail engine was derailed. The repeated accidents and derailments during the current year has dismayed and frustrated the minds of public of West Pakistan.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Opposed Sir.

Sir, the derailment was due to a cloud burst. There was a sudden flow of water rain over 'C' class unmanned level crossing No. 102 at mile 989/17-18 with the result that the track at level crossing was covered with sand. This caused the leading truck wheel to mount the right hand rail and immediately steps were taken and relief vans were rushed from Rawalpindi and other stations. The engine was re-railed at 12.20 hrs. and the block removed ta 13.15 hrs. This was due to an act of nature and there was no negligence on the part of the railway staff ann, therefore. this motion may kindly be ruled out of order.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - یہ قدرت کےکام ہیں جو آناً فاناً آسمان سے نازل ہونے شروع ہوگئے ہیں - یہ ریل کے حادثات روز ہونے لگے ہیں -

جناب سپیکر - آپ اندازہ فرمائیے کہ خیبر میل جو پشاور اور لاہور کے درمیان چل رہی ہے وہ کس قدر اہم گاڑی ہے اور اس میں مسافر بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں اگر خدانخواستہ حادثہ ہو جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ کم و بیش ۵۰-۱۰۰ لوگ مر جاتے - میں پرزور احتجاج کرتا ہوں اور میں ایسی مثالیں دے سکتا ہوں کہ ریلوں کا اس طرح پٹریوں سے اتر جانا نہایت قابل افسوس ہے - اور اگر ایسی بات نہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کو ریلوے نے غلط انفارمیشن پہنچائی ہے -

We just had a narrow escape.

میں اس پر پرزور احتجاج کرتا ہوں - ان سے درخواست ہے کہ یہ اپنے محکمہ کو ایفی شنٹ بنائیں - ورنہ ان کی حالت روڈ ٹرانسپورٹ کی لاریوں سے

بھی بدتر ہو جائے گی جن کے پرمٹ وہ اپنے دوستوں کو دیتے ہیں اور جو ان کا غلط استعمال کرتے ہیں ۔

Minister of Law : For the information of the House we have an eye witness in the person of our Senior Deputy Speaker and he can throw light on the incident and he will say that no one was injured or killed.

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ جس دن یہ واقعہ ہوا میں بھی اس ٹرین میں پشاور جا رہا تھا ۔ جب کیمبل پور سے یہ ٹرین روانہ ہوئی اس وقت تک کوئی ایسی بات نہ تھی ۔ کیمبل پور میں سخت بارش ہو رہی تھی ۔ ساڑھے پانچ بجے کے قریب یہ واقعہ ہوا ۔ اس وقت میں سو رہا تھا کسی کو کوئی دقت نہ ہوئی ۔ ایک دھکہ لگا اور ٹرین رک گئی ۔ میں سمجھا کوئی کراسنگ ہے ۔ میں اٹھا ۔ شیو کیا ۔ تیار ہوا ۔ باہر نکلا تو پوچھا کیا ہوا ۔ مجھے بتایا گیا کہ انجن پٹری سے اتر گیا ہے ۔ کیونکہ ریلوے لائن پر پانی دیکھا تو خطرے کے پیش نظر بریک لگائی ۔ اس سے یہ واقعہ ہوا اس نے صرف خطرے سے بچنے کے لئے ایسا کیا ۔ (تالیاں)

Mr. Speaker : No case of negligence of the Railway Department has been made out. The motion is ruled ont of order.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE REPORTS

Mr. Speaker : There is one motion for the extension of time. Begum Mumtaz Jamal.

Begum Mumtaz Jamal : Sir, I beg to move:

> That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Dowry (Restriction on Display) Bill, 1966 (Bill No. 17 of 1966) be extended upto the 4th of July 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Dowry (Restriction on Display) Bill, 1966 (Bill No. 17 of 1966) be extended upto the 4th of July 1967.

The motion was carried.

PRIVATE MEMBERS BUSINESS

BILLS

THE WEST PAKISTAN DOWRY (RESTRICTION ON DISPLAY) BILL, 1966

(Presentation of the Standing Committee Reports).

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day. Item No: 1. Babu Muhammad Rafique. *(Not present)* Next item. Babu Muhammad Rafique. *(Not present)* Next, Bagum Mumtaz Jamal.

Begum Mumtaz Jamal : Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Dowry (Restriction on Display) Bill, 1966.

Mr. Speaker : The Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Dowry (Restriction on Display) Bill, 1966 stands presented to the House.

Now the bills to be introduced. First one is Malik Muhammad Akhtar.

THE WORKING JOURNALISTS SECOND WAGE BOARD (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1967

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the Working Journalists Second Wage Board (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That leave be granted to introduce the Working Journalists Second Wage Board (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب والا - مجھے اس پر بڑا مختصر بیان دینا ھے - لیکن اس سے پیشتر میں انفارمیشن منسٹر صاحب سے پوچھنا چاھتا ھوں کہ وہ اس کے جواب میں کتنا وقت لینا چاھتے ھیں -

Supposing I only touch the subject and he takes one hour in replying it.

مسٹر سپیکر - ملک صاحب - اس سٹیج پر مختصر سے مختصر تقاریر ہوسکتی ہیں -

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - مجھے گزارش یہ کرنا ہے بہت ہی مختصر الفاظ میں کہ حال ہی میں ہماری اسمبلی نے ویج بورڈ کے لئے نفاذ کی مشینری دی ہے - میری اطلاع کے مطابق اس اوارڈ کے سلسلہ میں ۱۹۵۴ء میں ایک کمیشن مقرر ہوا تھا جسے ۱۹۵۸ء میں دوبارہ بنایا گیا اور اس نے ۱۹۵۹ء میں رپورٹ دی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ ویجز کافی نہیں ہیں اور ان میں disparity بھی ہے - ورکنگ جرنلسٹوں کی ویجز کو بہتر کرنا چاہیئے - چنانچہ ۱۹۶۰ء کا آرڈی ننس نافذ کیا گیا - اور اس کی ایک دفعہ کے تحت یہ قرار دیا گیا کہ ویج بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے -

جناب والا - ویج بورڈ کا قیام کیا گیا جس میں پروپرائٹرز کے نمائندے بھی تھے اور ورکنگ جرنلسٹوں کے نمائندے بھی - اخراجات زندگی کے تقابل کے بعد ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کو ایک اوارڈ دیا گیا جس کا ایک پیرا پڑھنے کی میں اجازت چاہتا ہوں یہ صفحہ ۵۹۱ پر ہے اور ۵۸ پیرا کا نمبر ہے -

> "Duration of Decision-We have formulated our decision primarily on the present conditions of the newspaper industry in the country and we conidered it to be fundamentlly wrong that it should not be subject to review after a course of time. Newspaper industry in this country cannot remain stagnant and static and is bound to grow with the impact of the new economic, political, educational and cultural forces that are being put into action and it is quite possible that the newspaper industry and its various units may assume a different pattern and a different shape in the next few years. Under our

fitment provision providing gradual adjustment to the new wage structure for the newspapers which are below the mark, our wage scale will assume its full operations in the next two years and we considered it proper that our wage scale should have a run of another three years when its impact on the newspaper industry as a whole will be fully felt and realised. It would be then fitting to re-assess the whole position regarding the wages of the working journalists and rectify the errors and omissions against the background of the experience gained. We have, therefore, provided that our decision shall have a life of five years only, that is to say, it shall be operative till the 1st of June, 1966 when a fresh authority may be appointed by the Government to reconsider the whole matter."

جناب والا ۔ اس پیرا پر بنا رکھتے ہوئے میں نے سیکنڈ ویج بورڈ کے لئے یہ بل دیا ہے ۔ بطور پرائیویٹ ممبر کے جو مجھے حق تھا ۔ جناب والا ۔ یہ صرف دو ریزولیوشن ہیں جن کا حوالہ دوں گا ۔ پڑھوں گا نہیں ۔ پی ۔ ایف یو ۔ جے نے ۱۹۶۱ء میں قرار دیا تھا کہ یہ آؤٹ ڈیٹڈ ہے ۔ اور پھر ۷ مئی ۱۹۶۵ء کو اسے repeat کیا ۔ کمیشن کے ممبران نے یہ کہا تھا کہ دوسرا ویج بورڈ آئے گا ۔ مرکز کے انفرمیشن منسٹر خواجہ شہاب الدین نے بھی ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر یہ بیان دیا تھا مجھے یہ اعتراض نہیں کہ اس ویج بورڈ کا اوارڈ ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کو دیا گیا تھا ۔ جس کی مدت پراونشل اسمبلی بڑھاتی رہی ہے ۔ یہ ۱۹۶۵ء کا آرڈیننس نمبر ۱۰ ہے جس کا پری ایمبل میں پڑھتا ہوں ۔

The last amendment was made by West Pakistan Ordinance No. XL of 1965, The Working Journalists (Conditions of Service) (West Pakistan Amendment) Ordinance, 1965 the preamble of which reads as under :

> "to amend the Working Journalists (Conditions of Service) Ordinance, 1960, in its application to the Province of West Pakistan."

تو جناب والا ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ اسمبلی competent تھی اس لئے ویج بورڈ کی میعاد بڑھاتی رہی ہے ۔ اس لئے یہ اس کے لئے competent ہے کہ نیا ویج بورڈ بنائے ۔

اس کے بعد دفعہ ۳ میں یہ کہا گیا ہے ۔ جب اسے ۱۹۶۵ء میں پاس کیا تھا ۔

> "Notwithstanding anything contained in this behalf in the Working Journalists (Conditions of Service) Ordinance 1960, or the decison of the Wage Board published in the Extraordinary Gazette of Pakistan, January 1961, the said decision shall remain in force dated 31st till 31st March 1966, or such other date as the Provincial Goverument may by notification in the official Gazette appoint in this behalf."

The words are "Notwithstanding anything contained in this behalf in the Working Journalists (Conditions of Service) Ordinance 1960."

یعنی پیشتر اس کے کہ میرے دوست یہ اعتراض کریں کہ یہ صوبائی حکومت کا کام نہیں ہے یا مرکزی حکومت کا کام ہے میں اس کے متعلق عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ کام ہمارا ہے اور ہم اس کام کو کر سکتے ہیں اور جب یہ سابقہ اوارڈ زائد المیعاد ہو چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں اس کے بعد انہیں دوسرے ویج بورڈ کے قیام کے لئے حرکت میں آنا چاہئے ۔ اس کے بعد مجھے یہ بھی گزارش کرنی ہے کہ حال ہی میں انہوں نے ورکنگ جرنلسٹس آرڈیننس ۱۹۶۷ء میں implementation مشینری بنائی ہے ۔ اگر ہم سیکنڈ ویج بورڈ نہ بنائیں تو یہ مشینری بیکار ہو کر رہ جائے گی ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد جو مجھے آخری بات عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ جناب کرمانی صاحب آئین کے آرٹیکل ۱۳۱ کو دیکھیں اس میں یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ صوبہ فلاں فلاں قانون سازی نہیں کر سکے گا ۔ تھرڈ شیڈول میں ۴۶ آئٹمز ہیں لیکن اس میں پریس اینڈ پبلیکیشن یا ورکنگ جرنلسٹس کے متعلق کوئی دفعہ نہیں کہ ہم ان کے متعلق قانون سازی نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ یہ شاید اسی دفعہ کا سہارا لینے کی کوشش کریں کہ ورکنگ جرنلسٹس بل ۱۹۶۷ء کے آخر میں ہے اب دفعہ ۱۰ کے تحت محض مرکزی حکومت سیکنڈ ویج بورڈ بنائے گی ۔ میں اس لئے عرض کر رہا تھا کہ ۱۹۶۰ء کے جو حالات تھے ۱۹۶۲ء کے بعد بدل گئے ہیں ۔ ہم اس کو کرنے کا اختیار رکھتے ہیں ۔ میں جہاں سیکنڈ ویج بورڈ کا مطالبہ کر رہا ہوں وہاں یہ بھی مطالبہ کروں گا کہ اجرتوں کو بڑھانے کے لئے ہم ہر روز تقاضا کر رہے ہیں

وہاں ان کو بھی ایک منصفانہ پالیسی اختیار کرنی چاہئے تاکہ اخبارات کو جو سرکاری اشتہارات دے رہے ہیں وہ انصاف پر مبنی ہوں محض ایک مقامی اخبار کا ۵۰ ہزار روپے کا نقصان کیوں کر رہے ہیں - پولیٹیکل basis پر ان کو اشتہارات نہ دینا ، میں سمجھتا ہوں کہ کرمانی صاحب کے عہد حکومت میں یہ نہیں ہونا چاہئے -

وزیر اطلاعات (مسٹر احمد سعید کرمانی) - حضور والا - جہاں تک ملک اختر صاحب کے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ صرف مرکزی حکومت اس ویج بورڈ کو بنا سکتی ہے - مجھے ان کی تائید میں یہ عرض کرنا ہے کہ خود آرڈیننس کے سیکشن ۸ کے تحت صوبائی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ سیکنڈ ویج بورڈ کی تشکیل کر سکتی ہے - دوسرے آپ جانتے ہیں کہ حال ہی میں ہم نے ترمیمی آرڈیننس منظور کیا ہے اس کے دو مقاصد تھے پہلا مقصد یہ تھا کہ جو ویج بورڈ کی سفارشات ہیں ان کو implement کرنے کیلئے ایک موثر مشینری وجود میں لائی جائے دوسرے اس میں رعائتیں بھی دے دی گئی ہیں مثلاً :

طبی سہولتیں appointment letter and termination of service آگے سے ذرا مشکل کر دی گئی ہے اس کیلئے خاص طور پر خطوط متعین کر دیئے گئے ہیں - پھر کارکن صحافی کو انڈسٹریل کورٹ میں براہ راست جانے کا اختیار دے دیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں جو ان کی شکایات کی موقع پر جا کر تفتیش کر سکیں ان کی معاونت اور امداد کرسکیں -

سب سے بڑی دقت جو ملک صاحب کے بل کو منظور کرنے میں ہے وہ یہ ہے کہ حکومت کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ بغیر فریقین کی رضا مندی کے ایسا ویج بورڈ قائم کردے ۔ اس سارے قصے میں دو اہم فریق ہیں ایک کارکن صحافی اور ایک مالک ۔ حکومت ان دونوں کے بعد میں آتی ہے ۔ جب ان کا کوئی تصفیہ ہو جاتا ہے اور ویج بورڈ کوئی فیصلہ کر دیتی ہے تو اسکو implement کرنے کیلئے اسکا فرض شروع ہو جاتا ہے تاکہ کوئی فریق اس سمجھوتے یا اس فیصلہ کی خلاف ورزی نہ کر سکے اور جو مراعات دونوں فریقین نے طے کی ہیں وہ متعلقہ دونوں فریقین کو ملتی رہیں ۔ ایک کانفرنس میں حال ہی میں طے ہوا تھا جس میں مرکزی اور صوبائی حکومت کے انفرمیشن سیکرٹریز اور پاکستان فیڈرل یونین کے نمائندے موجود تھے اس میں یہ طے پایا کہ پہلے مشینری قائم کی جائے اور یہ مشینری پچھلے ویج بورڈ کی سفارشات کو implement کرے ۔ جب وہ اسکو implement کر لے تو اس کے تجربہ کی روشنی میں فیصلے کئے جائیں اور آگے قدم اٹھایا جائے کہ واقعی سیکنڈ ویج بورڈ بنانا ہے یا نہیں ۔ اس تجربے کی روشنی میں ہم بہتر فیصلہ کر سکیں گے کہ آئندہ کے لئے اگر سیکنڈ ویج بورڈ بنایا گیا تو اس کیلئے پہلے سے زیادہ بہتر implementation مشینری متعین کی جا سکے ۔ یہ خود اخبار نویسوں کے نمائندوں نے کہا ہے کہ کچھ عرصہ اس implementation مشینری کو کام کرنے دیا جائے اور اسے چلنے دیا جائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ مناسب یہ ہوگا (گو صوبائی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ سیکنڈ ویج بورڈ constitute

کر سکے) کہ اگر یہ صوبائی حکومت ایک سیکنڈ ویج بورڈ بنا دیتی ہے اس کی سفارشات آ جاتی ہیں اور دوسری طرف مشرقی پاکستان کی حکومت بھی ویج بورڈ بنا دیتی ہے وہاں کی سفارشات یہاں کی سفارشات سے مختلف ہو جاتی ہیں تو اس میں یکسانیت میں خلل پیدا ہو جائے گا آئین کی آرٹیکل ۱۳۱ کے تحت مرکزی لیجسلیچر کو اختیارات ہیں کہ وہ ان معاملات کے متعلق ایک uniform law بنا دے ۔ مرکزی حکومت دراصل proper authority ہے ۔ proper legislature forum ہے اس قسم کے جتنے تذکرے کئے جاتے ہیں یا فیصلے کئے جاتے ہیں وہ اس لئے ہوتے ہیں کہ یکسانیت قائم ہو ۔ یونکارکن صحافیوں سے حکومت کی بڑی ہمدردیاں ہیں وہ ہر قدم پر اس کوشش میں رہتی ہے کہ جو بھی ان کے مفادات ہیں وہ کسی جانب سے یا کسی فریق کی طرف سے مجروح نہ ہوں ان کے مفادات محفوظ رہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے دنوں بل کے پاس ہونے کا انتظار کئے بغیر حکومت نے آرڈیننس کے ذریعہ وہ مشینری قائم کی جس کا مقصد پچھلے ویج بورڈ کی سفارشات کو implement کرانا تھا ۔ میں بصد ادب عرض کروں گا کہ کچھ عرصہ آپ انتظار فرمائیں ۔ پچھلی مشینری کو کچھ عرصہ چلنے دیجئے اس کے تجربہ سے ہمیں فائدہ اٹھانے کا موقع دیجئے اور جو کچھ ہم اس implementation مشینری کے سلسلہ میں کریں گے اس کی روشنی میں ہم آگے قدم اٹھا سکیں گے ۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ ان معنوں میں فریق نہیں ہے جن معنوں میں فریق کا لفظ استعمال ہوتا ہے ۔ لیکن اگر کسی مرحلے پر حکومت کے good offices

نیوزپیپر کے مالکان کو قائل کرنے کے لئے استعمال کرنے پڑے تاکہ وہ اخبار نویسوں کو مزید رعایت دیں تو حکومت اس سے بھی گریز نہیں کرے گی ۔

جناب والا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ غور فرمائیں کہ ویج بورڈ کی جو پچھلی سفارشات ہیں ان پر بھی اخبارات کی غالباً اکثریت نے عمل درآمد نہیں کیا اور اب حکومت ایسے حالات از خود پیدا نہیں کر سکتی جس سے بہت سے اخبارات بند ہو جائیں اور ہمارے عزیز بھائی اخبار نویس اور کارکن صحافی بیکار اور بے روزگار ہو جائیں ۔ حکومت کو دونوں فریقین کے مطالبات اور نقطہ نگاہ کے درمیان ایک balance strike کرنا پڑتا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں فاضل محرک کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی تمام تر ہمدردیاں کارکن صحافیوں کے ساتھ ہیں لیکن میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو قدم کل اٹھانا ہے ، آج کیوں اٹھائیں اور ہم وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ چلیں تاکہ کارکن صحافیوں کی کوئی ٹھوس اور موثر خدمت انجام دی جا سکے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That leave be granted to the Working Journalists Second Wage Board (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

The motion was lost.

THE WEST PAKISTAN MUSLIM PERSONAL LAW (SHARIAT) APPLICATION (AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Speaker : Next motion by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I beg to move :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Opposed.

مسٹر حمزہ(لائلپور-٦) جناب سپیکر - مجھے یہ معروضات پیش کرتے ہوئے ہوئے خوشی محسوس نہیں ہوتی بلکہ مجھے انتہائی افسوس ہوا ہے کہ جناب وزیر قانون نے اس مرحلے پر اس مسودۂ قانون کی مخالفت کرنا پسند کیا - حکومت کی مسلسل اور متفقہ پالیسی ہے کہ وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ان تمام قوانین کو جو کہ اس سے پہلے موجود ہیں قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالے گی اور آئندہ جتنی بھی قانون سازی ہو گی ، وہ بھی قرآن اور سنت کے عین مطابق ہوگی - قانون ساز اداروں کو قوانین وضع کرنے کا حق ہے اور بحیثیت ایک اسلامی مملکت کے اور اس اسلامی مملکت کے مسلمان باشندوں کی حیثیت سے ہم ایک ایسے قانون کو ماننے والے ہیں جسکو کہ قرآنی قانون

کہتے ہیں اور قرآن کو ایک الہامی کتاب ماننا ہمارا جزو ایمان ہے ، آئین میں بھی یہ وضاحت کی ہے بلکہ اس آئین میں ہماری پالیسی کے جو بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں ، ان میں سے ایک اصول یہ بھی ہے ۔

"No law shall be repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah and all existing laws shall be brought in conformity with the Holy Quran and Sunnah."

تو جب یہ آئین کا ایک حصہ ہے اور آئین کا وہ اصول جسکے مطابق ہم نے ملک کے تمام قوانین کو ڈھالنا ہے ۔ اس کے ہوتے ہوئے مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ حکومت اس مسودۂ قانون کی مخالفت کیوں کرتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ متعدد بار جناب صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب یہ دہراتے رہے ہیں کہ اگر مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں کوئی قدر مشترک ہے تو وہ محض اسلام ہے ۔ اگر جغرافیائی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تہذیب اور رسم و رواج کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو مشرقی اور مغربی پاکستان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں دین ہی ایک ایسی بنیاد ہے جس نے ہمیں ایک قوم کے رشتے میں منسلک کیا ہے یا اس قوم کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے ، جب حکومت یہ تسلیم کرتی ہے بلکہ اس ملک کا نام ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا ہے تو پھر مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ حکومت ان تمام دعاوی کے باوجود اس قانون کی مخالفت کیوں کرتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ہماری حکومت نے ان ممالک کو دیکھ لیا ہے کہ جنکی بیشتر آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے لیکن وہ اسلام سے گریزاں ہیں اور

وہ اسلام سے بھاگتے ہیں بلکہ وطنیت کے نعرے کو اپناتے ہیں ، ان کے انجام سے ہماری حکومت کو سبق سیکھنا چاہئے ۔ جہانتک اس مسودۂ قانون کا تعلق ہے ، اس ملک میں کسی شخص کو بھی اس امر سے اختلاف نہ ہوگا کہ یہ مسودۂ قانون قرآن اور سنت کے عین مطابق ہے کیونکہ یہ مسودۂ قانون اس سے پہلے بھی ایک بار اسلامی مشاورتی کونسل کے پاس ان کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے بھیجا گیا تھا اور کونسل کی بھی یہ متفقہ رائے تھی کہ یہ مسودۂ قانون (ترمیم) اطلاق مسلم شخصی قانون (شریعت) مغربی پاکستان ، قرآن اور سنت کے عین مطابق ہے اور کونسل نے اسکی منظوری کی سفارش بھی کی تھی بلکہ اسکے دوسرے حصے میں کونسل نے یہ بھی کہا تھا کہ کونسل شرعی قانون کے نفاذ کی ملک کے اس حصے میں بھی جہاں پر کہ یہ نافذ نہیں ہے ، سفارش کرتی ہے اور اس سے آگے Central Institute of Islamic Research جو کہ جناب صدر صاحب نے قائم کر رکھا ہے ، کی بھی یہی رائے ہے کہ اس مسودۂ قانون کے پاس کرنے سے اسلامی قوانین کے نفاذ میں مدد ملے گی اور اس لئے یہ لازم ہے ۔ میں اسکی رائے کے آخری الفاظ جو کہ انگریزی میں ہیں پڑھ کر سناتا ہوں ۔

> " The proposed amendment, therefore, is not contrary to the Islamic provisions of the Constitution but in accordance with them. "

جناب سپیکر ۔ حکومت کی جانب سے یہ اعتراض بھی کیا جا سکتا ہے کہ بعض ایسے رائج الوقت قوانین اس قانون کے پاس ہونے سے متاثر ہوں گے جنکو آئین کے تحت تحفظ حاصل ہے ۔ لیکن میرے خیال میں حکومت کی جانب

سے اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے تو بالکل بے معنی ہوگا اسکی وجہ یہ ہے کہ ایسے قوانین جن قوانین کے بارے میں حکومت کو یہ خدشہ ہے کہ اس مسودۂ قانون کے پاس ہو جانے سے وہ متاثر ہونگے، انکے متعلق آئین میں محض اتنا ہی تحفظ دیا گیا ہے کہ اسکو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا ہے لیکن یہ تحفظ اس قانون میں اس معزز ایوان کے ذریعے ترمیم کرنے میں کسی لحاظ سے بھی مانع نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ میرے نزدیک اور ہر مسلمان کے نزدیک وہ قانون جو کہ اللہ کی کتاب سے ٹکراتا ہے ، بالکل بے معنی ہے اور کوئی بھی مسلمان اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا ۔ جبتک میں اس ایوان میں ہوں ، میں اس قسم کے مسودات قانون پیش کرتا رہوں گا اور جبتک یہ حکومت یہ اعلان نہیں کر دیتی ہے کہ یہ ایک لادینی حکومت ہے ، اس قسم کے مسودات قانون پیش کرنا میرا فرض ہے بلکہ ہر رکن جو کہ مسلمان ہے یا مسلمانوں کے نمائندے کے طور پر اس ایوان میں بیٹھا ہے یہ اس کے بھی فرائض منصبی میں سے ہے ۔ میرے نزدیک حکومت وقت لادینی حکومت ہے ۔ اسلام سے یا دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ، کیونکہ ہم ہمیشہ تضاد کے شکار رہے ہیں ۔ حکومت کا رویہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کے اقوال اور ہیں اور آپ کے فعل اور ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو چاہئے کہ اس بل کے objects یا principles کو بیان کریں ایک short statement دیں ۔ کوئی لمبی تقریر نہ کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس مسودہ قانون کی وضاحت کے لیےمیرے نزدیک تو یہ مختصر تقریر ہے آپ کے نزدیک لمبی ہوگی ۔

میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ قران کے احکام پر آپ کس طرح اعتراض کر سکتے ہیں قرآن میں اس ضمن میں واضح احکامات یہ ہیں ۔ میں اس کا ترجمہ پڑھ کر سناتا ہوں ۔

(تفہیم القران ۔ سورۃالمائدہ)

''اور ہم نے اس کو انجیل عطا کی جس میں رہنمائی اور روشنی تھی اور وہ بھی توراۃ میں سے جو کچھ اس وقت موجود تھا اس کی تصدیق کرنے والی تھی اور خدا ترس لوگوں کے لئے سراسر ھدایت اور نصیحت تھی ۔ ھمارا حکم تھا کہ اھل انجیل اس قانون کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اس میں نازل کیا ہے ، اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وھی فاسق ہیں ''۔

جناب سپیکر ۔ ان آیات کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے حق میں جو خدا کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں تین حکم ثابت کئے ہیں ۔ ایک یہ کہ وہ کافر ہیں ۔ دوسرے یہ کہ وہ ظالم ہیں ۔ تیسرے یہ کہ وہ فاسق ہیں ۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو انسان خدا کے حکم اور اس کے نازل کردہ قانون کو چھوڑ کر اپنے یا دوسرے انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین پر فیصلہ کرتا ہے وہ اصل میں تین بڑے جرائم کا ارتکاب کرتا ہے ۔ اولاً اس کا یہ فعل حکم خداوندی کے انکار کا ہم معنی ہے اور یہ کفر ہے ۔ ثانیاً اس کا یہ فعل عدل و انصاف کے خلاف ہے ۔ کیونکہ

ٹھیک ٹھیک عدل کے مطابق جو حکم ہو سکتا تھا وہ تو خدا نے دے دیا تھا اس لئے جب خدا کے حکم سے ہٹ کر اس نے فیصلہ کیا تو ظلم کیا ۔ تیسرے یہ کہ بندہ ہونے کے باوجود جب اس نے اپنے مالک کے قانون سے منحرف ہو کر اپنا یا کسی دوسرے کا قانون نافذ کیا تو دراصل بندگی اور اطاعت کے دائرے سے باہر قدم نکالا اور یہی فسق ہے یہ کفر اور ظلم اور فسق اپنی نوعیت کے اعتبار سے لازماً انحراف از حکم خداوندی کی عین حقیقت میں داخل ہیں ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

''اے محمد! ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق لے کر آئی ہے اور الکتاب میں سے جو کچھ اس کے آگے موجود ہے اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس کی محافظ اور نگہبان ہے ۔ لہذا تم خدا کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو ، اور جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس سے منہ موڑ کر ان خواہشات کی پیروی نہ کرو ہم نے تم سے ہر ایک کے لیے ایک شریعت اور ایک راہ عمل مقرر کی ہے اگرچہ تمہارا خدا چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بھی بنا سکتا تھا لیکن اس نے یہ اس لیے نہیں کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے'' ۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ احکامات نازل کئے ہیں ان سے ہمیں آزمایا ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم آزمائش میں پورے

اترے ہیں یا نہیں اگر آزمائش میں پورے اترے ہیں تو ہم مسلمان کہلا سکتے ہیں اور یہ ریاست اسلامی ریاست کہلا سکتی ہے ۔ اگر تمام قوانین کو اپنی عملی زندگی میں اپنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ جو قدم بڑھائیں یا جو قانون بنائیں اس کو اسلام کی روشنی یا اس کی روح کے مطابق ڈھالیں ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Mr. Speaker Sir, I would also join Mr. Hamza in up holding the dignity of Islam and the rules of Quran and Sunah. This Government is, Inshallah a Muslim Government and it will promote the dignity of Islam. So Sir, the laws that are made by the State will always be made in keeping with the spirits of Islam and Quran and Sunnah. And we make it very clear that no law will be made which will be against Islam but there is a way of looking at the things. The way of looking at the things *i.e.* Mr. Hamza seeks to move a Bill in which the Muslim Personal Shariat Application Bill should be amended so that certain laws which are already there, may be amended, is not a proper one. I will request the august House to cast back its glance to the period prior to 1958. How many mosques, 'khanqahs' and 'dargahs' were being mismanaged ? What happening at various 'khanqahs'? What was happening on the occasions of various 'Urs' ceremonies at various 'khanqahs'? There used to be singing girls; there used to be people who were indulging in ... ...

خواجہ محمد صفدر ۔ لیکن خدا کے احکام سے منکر ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ اس مسودہ قانون کے متعلق اپنی معروضات پیش کرتے ہوئے اس کے اصولوں کے بارے میں ہی ذکر کروں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا ۔ میں نے جو حوالہ جات دئے ہیں وہ مسودہ قانون کے مطابق تھے ۔ اب وزیر قانون

نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں وہ سابقہ سیاست دانوں کی کارروائیاں بیان کرتے ہیں ۔ اور اپنی کامرانیوں اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں ۔

Minister for Law : Sir, I will invite attention of this House towards an article of the Constitution which says that no law shall be made so as to creat any kind of inconsistencies. And Sir, there is a very important enactment, *i.e.* The Muslim Waqf Ordinance, 1961. The administration of Waqfs Sir, is a great boon ; it is a service to Islam. Through that Ordinance, administration of mosques has been improved. There were 'Pesh-Imams' and 'Moazzans'' who were not being looked after. The provision for their salaries was made, otherwise they were at the mercy of the poeple. Now they are living happily. Cast a glance at the 'dargah'' of Hazrat Data Ganj Bakhsh (Rahamtulla-alai) Lahore ; how much has it been improved ; how much has it been renovated and what is the atmosphere now? The atmosphere there is quite Islamic; the atmosphere at various other 'khanqahs' is Islamic. Therefore, we would not like to disturb the Ordinance which has been brought and which is rendering services to Islam and my friend is seeking to dislodge all these laws. On this consideration alone, we oppose this Bill which has been moved by Mr. Hamza and Inshallah we are all Muslims. I do not think it is the monoply of the Opposition that they can always claim to be Islamic and the rest are un-Islamic. We do not regard them as non-Muslims ; we regard the Opposition Members as Muslims.

You should also wait and hear the result on the Day of Judgment. Don't pass Judgment lest you may be judged.

With these remarks I oppose this Motion.

Mr. Speaker : The question is :

> **That leave be granted to introduce the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967.**

Those in favour may say Aye - (*Voices - Aye*)

Those against may say Noe - (*Voices - Noe*)

I think the "Noes" have it.

Khawaja Muhammad Safdar : Ayes have it. I demand a Division.

Mr. Speaker : Those in favour of leave being granted should rise in their places. (*Four Members rose in their places*).

Those against leave being granted should rise in their places. (*Seven Members rise in their places*).

خواجہ محمد صفدر - خدا کی شریعت کے خلاف ووٹ دے رہے ہو -

مسٹر حمزہ - تعداد ان کی کیا ہے ؟

Mr. Speaker : Seventeen against leave being granted and four in favour. The leave is refused.

Mr. Hamza : It means there is no quorum.

Mr. Speaker : The Member is raising this point of order just now. Let there be a count. (*count was taken*). The House is not in quorum; let the bells be rung. (*bells were rung*). The House is in quorum.

THE NORTH WEST FRONTIER PROVINCE NEW IRRIGATION PROJECTS (CONTROL AND PREVENTION OF SPECULATION IN LAND) (AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Speaker : Next motion.

Nawabzada Rahim Dil Khan : Sir, I beg to move :

That leave be granted to introduce the North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker Motion moved is :

That leave be granted to introduce the North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1967.

Minister of Revenue : (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Not opposed.

The motion was carried.

Nawabzada Rahim Dil Khan : Sir, I beg to introduce the North-West Fronteir Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1967 stands introduced.

THE PAKISTAN PENAL CODE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1967.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That leave be granted to introduce the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That leave be granted to introduce the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Opposed.

ملک محمد اختر- جناب سپیکر- مجھے نہایت ھی اھم مسودہ قانون کو پیش کرنے کی اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ میں نے گورنر مغربی پاکستان کا ایک بیان جو انہوں نے سرگودھا سے جاری کیا تھا پڑھا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ

> "The Khairpur Range Police, he added had been assured full Government assistance in bringing to an end the barbarious business in the area. Persons engaged in keeping forced labour camps by kidnapping children, he declared, would be awarded whipping and other severe punishment. Child-lifting, abduction and kidnapping of innocent, children, he said, was a very heinous crime and death should be the punishment to meet the ends of justice. Framers of law in the country must study this aspect for more severe punishment for such heinous offences, he added."

جناب والا - یہ گورنر صاحب کا framers of law کے لئے ایک کھلا حکم تھا جو انہوں نے فرمایا -

مسٹر حمزہ - وہ اللہ تعالی کا حکم نہیں مانتے تو گورنر صاحب کا حکم کیا مانیں گے -

ملک محمد اختر - بلکہ وہ چیلنج تھا اس کا پس منظر یہ ھے اور میں سب سے پہلے اس کی وضاحت ضروری سمجھتا ھوں کہ میں irrigation contractors کو بطور کلاس condemn کرنا نہیں چاھتا میرے بل سے مراد وہ اشخاص ھیں جو بچوں کو abduct کرتے ھیں اور abduct کرکے

فروخت کرتے ہیں اور ان بچوں سے بیس بیس گھنٹے بیگار لیا جاتا ہے ۔ میری مراد ان جمعداروں سے ہے اور ایسے اشخاص سے ہے جو اس ظالمانہ فعل کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن سارا طبقہ خراب نہیں ہوتا اس میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ان کاموں کو مذمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس لئے میرا غلط تاثر نہ لیا جائے کہ میں irrigation contractors کو بطور کلاس condemn کر رہا ہوں ۔ یہ غلط ہوگا میری مراد قانون کو زیادہ واضح کرنا ہے اور یہ صرف بیگار کیمپوں کے متعلق ہی نہیں ہے بلکہ یہ ترمیم ان لوگوں کے متعلق ہے جو generally abduction کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم یہ ہے ۔

> "That Section 367 be renumbered as sub-section (1) and after sub-section (1) so amended the following be added, as sub-section (2) namely :
> 'whoever kidnaps or abducts any person with an intention to confine him in forced labour camps or slavery shall be punished with death or transporation for life and shall also be whipped".

یعنی وہ اشخاص جو کسی شخص کو اراتاً abduct کریں ۔ اور اس سے بیگار لیں یا اسے کسی کیمپ میں قید کرکے اس سے زبردستی کام لیں تو ایسے آدمیوں کو سزائے موت یا عمر قید ہونا چاہیئے ۔ جناب والا ۔ اس کے پہلے الفاظ ہیں whoever kidnaps یعنی وہ شخص جو اغوا کا مرتکب ہو اور میری مراد اس شخص سے ہے جو شخص گنجان آباد شہروں میں آ کر بچوں کو اغوا کرتا ہے اس کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دینا چاہیئے ۔ اگر میں contractors کو as a whole condemn کروں گا تو irrigation کا کام ہی

ختم ہو جائے گا میں تو abduction کو ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ان کیمپوں میں جو طریقہ کار ہے وہ یہ ہے کہ ملتان ڈویژن کے تمام ranges مثلاً ڈیرہ غازی خان ، ملتان ، منٹگمری اور مظفر گڑھ ان چاروں کے چاروں اضلاع میں raids ہوئے اور کم و بیش ایک شخص سے زیادہ اشخاص برآمد کئے گئے جنہوں نے بتایا کہ انہیں early morning اٹھایا جاتا ہے اور اگلے دن شام تک کام لیا جاتا تھا ۔ اس کے متعلق ڈی ۔ آئی ۔ جی خیر ڈویژن مسٹر انیس الرحمان بیانات دے چکے ہیں اور اب ہم اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ abduction کا ایک یہ پہلو ہے اور abduction اس نیت سے کیا جاتا ہے کہ بردہ فروش ان لوگوں کو بیگار کیمپوں میں جمعداروں کے پاس بیچ دیتے ہیں اور وہاں ان سے اس قدر کام لیا جاتا ہے کہ وہاں بیمار پڑ جاتے ہیں ۔ جناب میرے پاس ایک تراشہ ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ حیدر آباد ڈویژن میں جب ان جنگلات میں raid کیاگیا تو وہاں helicopter سے پولیس اتاری گئی اور پی ۔ آئی اے اور پی ۔ اے ۔ ایف نے جس طرح سے تعاون کیا اس کے لئے جناب گورنر صاحب ان کے مشکور ہوئے اور انہوں نے لا اینڈ آرڈر کے سب سے بھیانک اور اس کے انسداد کے لئے اپیل کی ۔ ان کی اپیل پر چاہئے تھا کہ وہ حقیقت پسندی سے کام لیتے لیکن وہ اپنی پارٹی کی حمایت کرتے ہیں ۔ مجھے توقع تھی کہ اس کی مخالفت نہیں کی جائے گی ۔ بہرحال یہ حقائق ہیں اور میں وزیر قانون سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ۱۸۳۳ء تک جب کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا راج تھا وہ ہمیں اتنے پیچھے نہ لے جائیں ۔ اس زمانے میں غلامی تھی وہ ہمیں ۱۲۴ سال پیچھے نہ

لے جائیں اور اس چیز کا انسداد کریں اور انسداد کرتے وقت صرف ان لوگوں کو سزا دی جائے جو حقیقتاً اغوا کے مرتکب ہوئے ہیں اور جنہوں نے اس کو اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے کہ بچوں کو اغوا کیا جائے۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir I have great sympathy with the victims of kidnapping and abduction, but with great deference to my friend, Malik Akhtar, I will invite his attention to the law which already existed, *i.e.* section 364-A. I will for his benefit read out :

> **"Whoever kidnaps or abducts any person under the age of ten years in order that such person should be murdered or subjected to grievous hurt of slavery or to the lust of any person shall be punished with death or with transportation for life or with rigorous imprisonment which may extend to 14 years and shall not be less than seven years."**

Therefore, a law already exists on the same lines and if my friend had taken a little trouble to study the law, probably he would not have taken the trouble of moving the amendment.

Then, Sir, the second objection to the passing of this amendment is that the Law Reforms Commission, headed by a Judge of the Supreme Court, Mr. Justice Hamoodur Rahman, has already been set up by the Government and the question of amending all the criminal laws and the question of simplifying the procedure is entrusted to that Commission. Therefore, since a particular high-powered body has been set up by the Central Government it would not be proper at this stage to allow this law to be introduced or passed, because it might conflict with the recommendations, which are to be made by the Commission.

On these considerations, I have opposed this, and I hope my friend will be satisfied. If he likes, we will forward this with the recommendation of the Provincial Government to the Law Reforms Commission,

which has been set up, for their favourable consideration, but at this stage, I do not think that we should undertake legislation on a subject of which a high-powered body has already been seized. It is purely on this ground that I have opposed it.

Mr. Speaker : The question is :

> That leave be granted to introduce the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

The motion was lost.

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker Syed Yusuf Ali Shah took the Chair).

THE CANAL AND DRAINAGE (AMENDMENT) BILL 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion is by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idress : Sir, I beg to move:

> That leave be granted to introduce the Canal and Drainage (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is:

> That leave be granted to introduce the Canal and Drainage (Amendment) Bill, 1967.

Minister of Communications : It is not opposed Sir.

The motion was carried.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir I beg to introduce the Canal and Drainage (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Canal and Draimage (Amendment) Bill, 1967 stands introduced.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion is from Babu Muhammad Rafique. He is not present. Next motion by Khan Ajoon Khan Jadoon.

THE WEST PAKISTAN TOBACCO BILL, 1967.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Tobacco Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Tobacoo Bill, 1967.

Minister of Law : It is not opposed ; it may be referred to the Standing Committee.

The motion was carried.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir I beg to introduce the West Pakistan Tobacco Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The West Pakistan Tobacco Bill, 1967 stands introduced.

THE AGRICULTURE PRODUCE MARKETS (AMENDMENT) BILL, 1966.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion is from Babu Muhammad Rafique and he is not present. Next, Sardar Qaisrani.

Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani : Sir I beg to move—

That leave be granted to introduce the Agriculture Produce Markets (Amendment) Bill, 1966.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is—

That leave be granted to introduce the Agriculture Produce Markets (Amendment) Bill, 1966.

Minister of Agriculture : Not opposed.

The motion was carried.

Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani : Sir I beg to introduce the Agriculture Produce Markets (Amendment) Bill, 1966.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Agriculture Produce Markets (Amendment) Bill, 1966.

THE REGISTRATION (AMENDMENT) BILL, 1967

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion by Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That leave be granted to introduce the Registeration (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is—

That leave be granted to introduce the Registration (Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Not opposed Sir.

The motion was carried.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to introduce the Registration (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Registration (Amendment) Bill, 1967 stands introduced.

Next motion is by Babu Muhammad Rafique. He is not present. It lapses.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir, the next motion is mine.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member has withdrawn the notice.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : No, Sir ; I have not withdrawn it.

Mr. Senior Deputy Speaker : Your letter is in front of me.

رائے منصب علی خان کھرل - جناب والا - میں نے دو نوٹس دئے ھیں - ایک نوٹس تو میں نے واپس لے لیا - باقی ایک ابھی ھے -

Mr. Senior Deputy Speaker : We are concerned with the Bill, which is now before the House.

رائے منصب علی خان کھرل - جناب والا - میں نے سابقہ نوٹس واپس لے لیا تھا لیکن جو fresh notice ھے اسکو واپس نہیں لیا -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - وہ آگے آئے گا -

رائے منصب علی خان کھرل - یہ کونسا نمبر ھے جناب -

Mr. Senior Deputy Speaker : It is at No. 13. Next comes No-12. It is from Babu Muhammad Rafique. He is not present.

THE WEST PAKISTAN ARMS (AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir I beg to move—

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is—

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Sir, with regard to this I will make a short statement. There is already on the Agenda of today's business a Bill by Khan Ajoon Khan Jadoon, which seeks to repeal the proviso of section 13 ; that is in part III of today's business ; and that covers up the amendment, which is sought to be made by the Member, and that is going to be supported by the Government. In view of this statement, and in view of the position as it is, I don't think any useful purpose will be served by introducing this Bill or referring it to the Standing Committee, because the other proviso has already been recommended by the Standing Committee, and shortly that will become a part of law. I, therefore, think that the Member will not insist and he will withdraw. Of course, the attempt that he is making in amending the law has succeeded and he also is entitled to the credit.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir, after this explanation by the Minister of Law, I don't press the motion. I, therefore, ask for leave of the Assembly to withdraw my motion.

Mr. Senior Deputy Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw this motion.

The motion was, by leave withdrawn.

THE WEST PAKISTAN MOTOR VEHICLE ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1966

Chaudhri Anwar Aziz : Sir, I beg to move ;

> That leave be granted to introduce The West Pakistan Motor Vchicle Ordinance (Amendment) Bill, 1966.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Motor Vehicle Ordinance (Amendment) Bill, 1966.

Minister of Law : Not apposed

The motion was carried.

Chaudhri Anwar Aziz : Sir I beg to introduce the West Pakistan Motor Vehicle ordinance (Amendment) Bill, 1966

Mr. Senior Deputy Speaker : The West Pakistan Motor Vehicle Ordinance (Amendment) Bill, 1966 stands introduced. Next motion by Chaudhri Anwar Aziz.

Chaudhri Anwar Aziz : I don't move this Bill.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved. Next motion Mr. Noorani.

THE MUNICIPAL ADMINISTRTION ORDINANCE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Zain Noorani : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> Th at leave be granted to introduce the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Minister of Basic Democracies : Not opposed.

The motion was carried.

Mr. Zain Noorani : I beg to introduce the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1967, stands introduced.

THE WEST PAKISTAN MUSLIM PERSONAL LAW (SHARIAT) APPLICATION (AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion.

Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Muslim Personal Law(Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Not opposed.

The motion was carried.

Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani : I beg to introduce the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967 stands introduced.

Next motion.

Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani : I don't move it.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved.

Next motion.

THE CODE OF CRIMINAL PROCEDURE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Hamza : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is :

> That leave be granted to introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - سب سے پہلے میرے خیال میں کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہئے- اور اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کے بعد والدین کا مقام ہے ہمیں والدین کی فرمان برداری بھی کرنی چاہئے اور ان کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہئے -

سید عنایت علی شاہ - درمیان میں رسول کو تو چھوڑ ہی گئے -

مسٹر حمزہ - جو اللہ کی تابعداری کرے گا وہ یقیناً رسول کی بھی تابعداری کرے گا - آپ کے ہاں حکومت کے احکام اللہ کےاحکام سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں - اس لئے آپ ایسی باتیں نہ کریں - جو بھی اچھا اصول تھا زندگی گذارنے کا - جو بھی سنہرا اصول تھا اس حکومت نے اس کو پامال کرنا اپنا فرض اولین سمجھا ہے - اس لئے مجھے اس ایوان میں سرکاری پارٹی کے اراکین سے بڑی ہمدردی ہے سرکاری پارٹی کی سوچ کو خدا معلوم کیا ہوگیا ہے یہ کوئی اچھی چیز اپنانے کے لئے تیار نہیں - یہ حقیر سی رقم وصول کرکے اتنا بڑا ظلم اپنی جانوں پر کرتے ہیں -

یہ مسودہ قانون پیش کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۸۸ میں والدین کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نان و نفقہ

مہیا کریں ۔ اور جو والدین خوشحال ہوں اگر وہ اپنی اولاد کی دیکھ بھال جیسی کہ چاہئے نہ کریں اور اولاد بدحالی کا شکار ہو تو اس اولاد کو یہ حق ہے کہ وہ عدالت سے رجوع کرے اور اولاد خوشحال ہو تو والدین کو بھی یہ حق ہونا چاہئیے کہ وہ عدالت میں جا کر ایسی نالائق اولاد سے جو ان کی ضروریات کا خیال نہ رکھے خرچ وصول کر سکیں ۔

جناب سپیکر ۔ بعض اوقات جب افراد اپنی ذمہ داری کو نہیں پہچانتے تو سوسائٹی ان کو ایسی ذمہ داری قبول کرنے پر مجبور کر سکتی ہے ۔ اگر ایک انسان ذاتی طور پر کوئی نیکی نہ کرنا چاہے اور سوسائٹی اس پر اسے بطور فرض عائد کر دے تو بعض اوقات وہ خود ہی اس نیکی کو اپنا لیتا ہے ۔ اگر قانون موجود ہو تو وہ شخص اس کا خطرہ محسوس کرتے ہی کہ اس کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جا سکتا ہے ۔ اس فرض کو بادل نخواستہ یا باامر مجبوری بجا لاتا ہے ۔ کسی بھی معاشرہ میں والدین کا جو مقام ہے ۔ مخفی نہیں ہوسکتا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The Member should be very brief.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ جب تک میں موضوع زیربحث کے متعلق بیان کروں اس وقت تک مجھے حق حاصل ہے کہ اپنے خیالات پیش کرتا رہوں ۔ والدین کے بارہ میں قرآنی احکامات یہ ہیں ۔

''اور تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو ۔ اگر ان

میں سے ایک یا دونوں تیری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچیں تو انہیں اف تک نہ کہہ ۔ اور نہ انہیں جھڑک بلکہ ان سے ادب سے بات کر ۔ اور ان کے لئے رحمت کے ساتھ انکساری کے بازو پھیلا دے اور کہہ اے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا ۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ۔ اگر تم نیک عمل کرو گے تو یقیناً وہ ان لوگوں کو بخشنے والا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔''

اس کی تفسیر اس طرح بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے مقدم حق والدین کا ہے ۔ اولاد والدین کی خدمت گذار اور ادب شناس ہونی چاہئیے اور معاشرہ کا اجتماعی اخلاق ایسا ہونا چاہئے جو اولاد کو والدین سے بے نیاز بنانے والا نہ ہو ، بلکہ اسے والدین کا سعادت مند اور ان کے احترام کا پابند بنائے اور وہ ان کی اس طرح خدمت کرے جیسے وہ بچپن میں اس کی پرورش اور ناز برداری کر چکے ہیں ۔ یہ آئیت محض اخلاقی سفارش نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد پر والدین کے وہ شرعی حقوق مقرر کئے گئے ہیں ۔ جن کی تفصیل احادیث اور فقہ کی کتابوں میں ملتی ہے ۔ یہ اسلامی معاشرہ کی ذہنی اور اخلاقی تربیت ہے ۔ اسلام کے آداب و تہذیب میں والدین کے حقوق کی نگہداشت کو شامل کیا گیا ہے اور اس کے ذریعے خاندان کے ادارہ کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی کوشش کی گئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ابھی جب وزیر قانون میری معروضات کا جواب دینے کے لئے اپنے فرض کی ادائیگی کے سلسلے میں کھڑے ہوں گے ۔ تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ یہ بہانہ پیش کریں گے ۔ کیونکہ یہ اس سے پہلے بھی بہانہ پیش کیا جاتا رہا ہے کہ حکومت اصولی طور پر اس مسودہ قانون کے حق میں ہے ۔ اور اس سے کلی اتفاق کرتی ہے ۔ لیکن چونکہ مرکزی حکومت مغربی اور مشرقی پاکستان کے لئے ایک ہی قانون بنانا چاہتی ہے اس لئے مرکزی حکومت کی مقرر کردہ قانونی اصلاحات کمیشن کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا جائے گا ۔ اور اس کی سفارشات آنے کے بعد مناسب ترامیم کی جائیں گی لیکن مجھے اس امر کا یقین ہے کہ جناب وزیر قانون صاحب بھی اس بات میں میرے ساتھ اتفاق کریں گے اور اس ایوان کے اور حکومت مغربی پاکستان کے دائرہ اختیار میں ہے کہ وہ اس قسم کے مسودہ قانون کو پاس کر سکے یا اس پر عمل کروا سکے ۔ اس قسم کا بہانہ آج سے تقریباً چار سال پہلے جب یہ مسودہ قانون اسی ایوان میں پیش کیا گیا حکومت کی طرف سے پیش کیا گیا تھا جیسا کہ بعد میں حالات نے ثابت کردیا کہ یہ بہانہ محض بہانہ تھا ۔ اگر حکومت کوئی کار خیر کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے کوئی امر مانع نہیں کہ فوری طور پر اس قسم کے مسودہ قانون کو قانون کی شکل دے دے ۔ حکومت جب یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں ایک ہی قسم قوانین نافذ کرنا چاہتی ہے تو ان کے لئے کریمینل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کی زندہ مثال موجود ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ ریاستیں جو مغربی پاکستان میں موجود ہیں اور مشرقی پاکستان میں موجود نہیں ہیں وہ ان کے لئے ایک اچھی یا بری مثال ہیں ہماری حکومت نے عملاً ثابت کر دیا ہے کہ بعض قانون مشرقی

پاکستان میں موجود نہیں ہیں اور مغربی پاکستان میں موجود ہیں ۔ حال ہی میں پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس پاس کیا ہے ۔ آپ نے یہ عملاً دیکھ لیا ہے بلکہ اس ایوان میں میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہوں گا کہ ہم نے ماضی قریب میں اسکا مظاہرہ کیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The Member cannot be allowed to make a speech, he should be very brief.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں اصولوں پر بحث کر رہا ہوں کہ اس قسم کے قوانین نہیں ہونے چاہئیں ۔ اس سے مختصر اور کیا ہو سکتا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: According to Rules of Procedure, the Member is allowed to make a brief speech.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے علم ہے کہ حکومتی پارٹی آج دو تین مسودات قانون اس ایوان میں پاس کروانا چاہتی ہے ان کے پاس یہی اعتراض ہے ورنہ میں بالکل متعلقہ باتیں عرض کر رہا ہوں میں بہت مختصر معروضات پیش کر رہا ہوں ہوسکتا ہے جیسا کہ انہوں نے عملاً ثابت کیا ہے میری معروضات کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا آپ مجھے میرا فرض تو ادا کر لینے دیں کل خدا کے سامنے جاکر یہ تو کہہ سکوں کہ اے خدایا میں نے تو عرض کر دیا تھا اور وہ نہیں مانے تھے ۔ مجھے میرا فرض ادا کر لینے دیجئے اور کل ان کو جواب دینا پڑے گا ووٹ

دیتے وقت یہ احساس تو ہو کہ وہ کس قانون کے خلاف اپنا حق استعمال کر رہے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ والدین کی قربانی ۔ والدین کی شفقت ۔ والدین کی محبت اور جو کچھ بھی ایک والد اور والدہ اپنی اولاد کے لئے کرتی ہے دنیا میں اس سے اچھی مثال اس خلوص کی اور کوئی نہیں دی جا سکتی ۔ لیکن ہم نے یہ دیکھا ہے کہ معاشرے میں ایک چلن عام ہوگیا کہ جتنے دن ایک شخص سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہے وہ اس وقت تک اس کے راگ الاپتے ہیں جب وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا تو اس کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں ۔ ہم نے اس ایوان میں بھی دیکھا ہے اور اس ایوان سے باہر بھی ہم اتنے غرض مند ہوگئے ہیں ۔ اور ہم اپنے مفادات کے اتنے متوالے اور کوتاہ اندیش ہوگئے ہیں کہ ہم ایک محسن کے احسان کو چند دن کے بعد بھول جاتے ہیں ۔

Minister for Law : Point of order, Sir, is the Member relevant to the Bill which is being introduced ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ والدین محسن ہوتے ہیں والدین سے بڑا محسن کوئی نہیں ہو سکتا ہے ۔ یہ سوسائٹی کا چلن ہوگیا ہے کہ لوگ عام طور پر محض اپنے فائدے کیلئے بھاگتے ہیں . جس دن ایک فرد یا ایک ادارہ کی طرف سے ہمیں فائدہ نہیں پہنچتا تو ہم نے اکثر

اوقات دیکھا ہے کہ وہی شخص جو فائدہ اٹھاتا ہے بعد میں اس پر نکتہ چینی کرنا شروع کر دیتا ہے ۔ ان کو پاگل گردانتا ہے اور وہ فرض جو اس کے ذمے ہوتا ہے کو ادا کرنے سے گریز کرتا ہے بلکہ وہ مجرمانہ گریز کرتا ہے ۔ جس انسان کے والدین اس دنیا میں موجود ہوں میں اسکو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھتا ہوں ۔ جن لوگوں کے والدین زندہ ہیں ان کو یہ نعمت نصیب ہے ان کے والدین کا سایہ ان کے سر پر موجود ہے لیکن اگر وہ ان کی موجودگی کے باوجود ان کی دیکھ بھال نہیں کرتے تو آپ جانتے ہیں کہ کوئی والد یا والدہ اپنے بچے کو خراب نہیں کرنا چاہتے ان کو کبھی پریشان نہیں کرنا چاہتے بلکہ ان کے لئے ہر وقت وہ دعائیں کرتے ہیں ۔ اگر بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہوں کہ اولاد خوشحال ہو اور والدین انتہائی کس مپرسی کی حالت میں ہوں اور وہ اپنا فریضہ ادا نہ کر رہے ہوں تو کم از کم سوسائٹی کو ایسے مواقع مہیا کرنے چاہئیں کہ والدین ایسی اولاد سے قانون کے ذریعہ (لڑائی جھگڑے اور فساد سے نہیں کیوں کہ وہ معذور اور کمزور ہوتے ہیں اور مجبور ہوتے ہیں) عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور اپنا حق لے سکیں ۔

جناب سپیکر۔ اگر مغربی اور دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں اس قسم کا مسودہ قانون پیش کیا جاتا تو اس حکومت کو حق پہنچتا تھا کہ وہ اسکی مخالفت کرے اس کی وجہ یہ ہے جیسا کہ آپکو علم ہے کہ انگلینڈ میں ایسے قوانین موجود ہیں کہ ایک آدمی جب بوڑھا ہو جاتا ہے ۔ اگر محنت مشقت

کرکے وہ کیا نہیں سکتا اور کسی دوسرے طریقے سے گزر اوقات نہیں کر سکتا تو حکومت اس کے لئے اس قسم کا انتظام کرتی ہے ۔ بوڑھے انسانوں کے لئے پنشن کا انتظام کرتی ہے تاکہ وہ سوسائٹی میں کسی دوسرے فرد کے محتاج نہ ہوں ۔ اگر حکومت اپنے ذمہ یہ فرض لیتی ہے ۔ ہماری حکومت کسی بوڑھے کو جو غربت کا شکار ہو اس قسم کی پنشن دینے کا اہتمام نہیں کرتی اسکے بعد اگر بوڑھا انسان یا بوڑھی عورت جس کی اولاد موجود ہو اور وہ ان کی دیکھ بھال نہ کریں تو حکومت جب خود ان کی دیکھ بھال کرنے کیلئے تیار نہیں تو اسکو یہ حق تسلیم کرنا چاہئے کہ وہ عدالت میں جا کر اپنا حق حاصل کریں لیکن ہماری حکومت کا رویہ اسکے بالکل برعکس ہے اسکی کیا وجہ ہے . . . . .

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ نے پھر تقریر شروع کر دی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ یہ تقریر نہیں ہے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم نے عملاً یہ دیکھ لیا ہے کہ ہماری حکومت کے بیشتر ارکان ایوان کے کے اندر یا ایوان کے باہر اپنے محسن کو جب وہ ان کو کچھ دیتے ہیں یا ان سے کچھ ملنے کی توقع ہوتی ہے ان کو انسان کے درجہ سے اٹھا کر فرشتے بلکہ خدا سے بھی آگے لے جاتے ہیں لیکن جس دن وہ اقتدار کی کرسی سے ہٹ جاتے ہیں اور ان سے کچھ ملنے کی توقع نہیں ہوتی تو ان کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں اور حکمرانوں کی نقل عام طور پر عوام کرتے ہیں ۔

چودھری انور عزیز - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جب بل move ہو جاتا ہے تو ممبر صاحب کو کہا جاتا ہے کہ آپ چھوٹی سی تقریر کر لیں اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بل ہاؤس کے سامنے ہوتا ہے - بل کے اغراض و مقاصد بھی ہاؤس کے سامنے ہوتے ہیں - ہاؤس تقریباً اپنا mind پہلے ہی make up کر چکا ہوتا ہے اور ممبر صاحب کو brief statement دینے کے لئے اس لیے کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی بات جو بہت ضروری خیال کرے اور جو لکھنے سے رہ گئی ہو وہ ہاؤس کے سامنے پیش کر لے - اس brief statement کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ آدمی پانی ہی پی کر کوسنا شروع کر دے - اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہاؤس کو convince کرنے کی کوشش کریں - اگر ہاؤس آپ کی بات مان لیتا ہے تو درست ہے ورنہ صبر کریں - تلقین کے لئے کوئی اور جماعت join کریں -

مسٹر حمزہ - جناب انور عزیز صاحب کو خدشہ تھا کہ X X X X*

Chaudhri Anwar Aziz: Such remarks have been imputed to many Members by Mr. Hamza. He has used this words.

مسٹر حمزہ - آپ تمن صاحب کے پیچھے پھرا کرتے تھے لیکن آج ان کا نام بھی نہیں لیتے ہیں - ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ ان کا نام بھی لینا پسند نہیں کرتے - حالانکہ مجھے پتہ ہے کہ آپ ان کی کوٹھی کے کتنے چکر لگاتے رہے ہیں -

چودھری انور عزیز - جناب والا - میں تو آپ کی کوٹھیوں کے بھی چکر لگاتا رہتا ہوں -

*Expunged as ordered by the Senior Deputy Speaker.

مسٹر حمزہ - مجھ سے آپ نے کیا لینا ہے -

چودھری انور عزیز - ان سے میں نے کیا لیا ہے -

مسٹر حمزہ - آپ ان سے اپنی پسند کے کام لیتے رہے ہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker: Mr. Hamza ! there should be no interruptions, please.

چودھری انور عزیز - جناب والا - حمزہ صاحب نے دو تین باتیں کہی ہیں -

and I would like the House to take cognizance of that.

ایک تو انہوں نے مجھے خوشامدی کہا ہے اور دوسرا یہ کہ میں نے اپنی ذات کے لئے فائدے ان کی کوٹھیوں کے چکر لگا لگا کر حاصل کئے ہیں - میں آپ کی وساطت سے ان کو یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ میں نے ان سے کیا لیا ہے - پھر کسی کو اس طرح سے رگیدنا اور یہ سمجھنا کہ سوائے ان کے اس دنیا میں اور کوئی ایماندار ہی نہیں رہا - میں بھی اپنے آپ کو ان سے کم ایماندار نہیں سمجھتا ہوں - اگر میں نے کوئی بے ایمانی کی ہے یا کسی وزیر صاحب سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھایا ہو تو میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اس ایوان میں کھڑے ہو کر مجھے بتائیں اور اگر وہ نہیں بتا سکتے ہیں تو پھر وہ اپنے الفاظ اسی طرح سے واپس لیں جس طرح کہ ایک شریف آدمی کو واپس لینے چاہئیں جبکہ وہ کوئی غلط حملہ کر دے - صرف یہ کہنا کہ وہی باعث عزت ہیں اور وہی باعث فخر ہیں

اور ہر کسی دوسرے آدمی کو خوشامدی سمجھنا یہ بات شرافت میں داخل نہیں ہے ۔ اور ہم ان کی بہت سی باتیں برداشت کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم خود یہ سمجھتے ہیں کہ اگرچہ یہ آپوزیشن چھوٹی سی ہے لیکن ہے بڑی ضروری اور ہر ملک میں آپوزیشن کو ہونا چاہئیے اور اس لئے ہم ان کی ذاتی طور پر بھی عزت کرتے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں کوٹھیوں کے چکر لگاتا رہا ہوں میں ان کے پاس بھی کئی مرتبہ چکر لگاتا رہا ہوں اور یہ محض اس لئے کہ میں ان کی عزت کرتا ہوں اور ان کے علاوہ آپوزیشن کے دیگر جتنے بھی ارکان ہیں ان کی بھی عزت کرتا ہوں اور ان کے ساتھ اچھے مراسم رکھتا ہوں ، تو میرے متعلق یہ کہا جانا کہ میں نے ذاتی فائدے حاصل کئے ہیں میرے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے چونکہ میں اپنے حالات کے مطابق یہی ایک اپنی عزت بچائے پھر رہا ہوں کہ میں نے کبھی کسی سے بھی کوئی ذاتی مفاد حاصل نہیں کیا ۔ میں چاہتا ہوں کہ حمزہ صاحب یہاں پر یہ بتائیں کہ میں نے کیا ذاتی مفاد حاصل کیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس بات کا گواہ تو ہماری اسمبلی کا ریکارڈ ہے کہ جب تمن صاحب برسراقتدار تھے تو ان کی کس قسم کی تعریفیں ہوتی رہی ہیں اور جب وہ آج زندان کی دیوار کے پیچھے ہیں تو ان لوگوں کے منہ سے ان کے لئے ہمدردی کا ایک لفظ بھی نہیں نکلا ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اسمبلی کی کارروائی کی رپورٹ منگوا کر دیکھیں ۔

چودھری انور عزیز ۔ یہ تو سیدھی سی بات ہے ۔ آپ مجھے بتا دیں کہ میں نے کیا ذاتی فائدے حاصل کئے ہیں ۔

مسٹر سینئرڈپٹی سپیکر - حمزہ صاحب - آپ بھی تشریف رکھیں اور چودھری صاحب - آپ بھی تشریف رکھیں -

چودھری انور عزیز - جناب والا - میں تشریف تو رکھتا ہوں لیکن مجھے آپکی مدد کی بڑی ضرورت ہے اور میں اس ایوان میں یہ point raise کرنا چاہتا ہوں کہ میری honour کو hit کیا گیا ہے اور میں بھی یہ کام بڑی آسانی سے کر سکتا ہوں مگر میں ذرا سا احترام کرنا جانتا ہوں اور اگر میری اس طرح سے بے عزتی کی گئی ہے تو

I want this House to take cognizance of what Mr. Hamza has said. I have been insulted by the gentleman who thinks that he is the sole representative of the people on this earth. I want him either to disown or own the statement and prove it. I say that I will resign my seat if it is proved that I have taken any favour from anybody. Otherwise he should have the cheek and courage, which I doubt he has, to withdraw his words here and feel sorry for insulting a Member of this House. I am also a Member of this House, I have the honour of representing a constituency and I am proud of representing that area. I have refused many offers that have been made to me because I want to represent my area in this House. I could have become a big officer if I had accepted the offers to go abroad but I came here to defend the honour of my area and enhance the respect of this House and this gentleman has the cheek to tell me that I am nothing but a 'khushamdi'. He thinks that I am nothing but a loafer in this city. After all what does he think of himself (*interruptions*).

Mr. Senior Deputy Speaker: The remarks made by Mr. Hamza against Chaudhri Anwar Aziz may please be withdrawn.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر- میں نے عرض کیا ہے کہ جتنی دیر لوگ برسراقتدار ہوتے ہیں اور میں نے تمن صاحب کی مثال دی ہے - آپ اپنی اسمبلی کا گذشتہ ریکارڈ منگوا کر دیکھیں میں یہ کہتا ہوں کہ جب لوگ برسراقتدار ہوتے ہیں تو یہ لوگ ان کی خوشامد کرتے ہیں (قطع کلامیاں) آپ نے جو کچھ لیا ہے وہ مجھے معلوم ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے میں اسے ایوان میں نہیں کہنا چاہتا -

چودھری انور عزیز - اگر آپ کو علم ہے تو پھر آپ اس بات کو ثابت کریں کہ میں نے کیا فائدہ لیا ہے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - مسٹر حمزہ کو ہم نہایت دیانت دار، با اصول اور اس ہاؤس کا ایک اچھا رکن سمجھتے ہیں لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ ہم عوام میں ان سے زیادہ مقبول ہیں اور سے زیادہ خوددار ہیں اور ان سے زیادہ دیانت دار ہیں اور اگر ہم نے کوئی بد دیانتی کی ہے تو وہ اس کو چیلنج کریں - میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ یہاں پر اس قسم کی باتیں کہنا چھوڑ دیں - وہ اپنے colleagues اور اپنے دوستوں اور اپنے بھائیوں پر خواہ مخواہ طنز کیا کرتے ہیں - یہ ان کی عادت ہے - وہ حکومت پر روزانہ نکتہ چینی کرتے ہیں اور بیجا کرتے ہیں لیکن ہم برداشت کرتے ہیں لیکن اگر وہ ایوان کے معزز اراکین پر بھی حملہ کریں تو ہم کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی گھٹیا حرکت ہے ہم ان سے زیادہ خود دار اور ایماندار ہیں اور ہم ان کو جانتے ہیں - ہم

غیرملکی ایجنٹ نہیں ہے - ہم غدار نہیں ہیں ہم اس ملک کے وفادار ہیں - ہم بیرونی امداد پر نہیں چل رہے ہیں - ہم کسی کے پٹھو نہیں ہیں ہم کسی کے tout نہیں ہیں - ان کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں ورنہ ہم اس ایوان سے واک آؤٹ کر دیں گے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): Sir, may I intervene. It is very painful that an Member should have accused another Member and should have imputed personal things to him. I would beg my friend, the Leader of the Opposition to intervene and advise Mr. Hamza to withdraw the words that have caused justifiable annoyance to Member of the House. The remarks were unprovoked. unmerited and uncalled for and I beg of him that as we have been moving along in a spirit of adjustment and a spirit of understanding. If this thing starts, I wovld beg of Mr. Hamza also, then there will be no end to it and there will be new recriminations which would not be the type of atmosphere which would be in accordance with the dignity of the House. I would request Mr. Hamza in the first instance ot withdraw those remarks which have caused justifible annoyance and if he is still not agreeable I would request the Leader of the Opposition to advise him to do so in the interest of harmony and goodwill in this House which has been a characteristic feature of this particular session.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ میں تقریر کر رہا تھا تو جناب انور عزیز صاحب درمیان میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے اٹھ کر فرمایا کہ حمزہ ایوان میں ہمیشہ اس قسم کی باتیں کرتا ہے اور پالی پی پی کر کوستا ہے - تو میں نے ان سے کہا کہ چونکہ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے حکمران طبقے میں - - - (قطع کلامیاں) تو ان کو یہ خدشہ ہوا ہوگا - - - -

Minister of Law : On a point of order. When a Member is directed by the Chair to withdraw certain remarks is he entitled to make a speech on that.

Khawaja Muhammad Safdar : He is entitled to give personal explanation.

Minister of Law: He has, in conformity with the Parliamentary practice, to bow down to the ruling of the Chair and he must immediately conform to it. Instead of doing that he is adding fuel to the fire by not withdrawing the remarks and by making out a justification. I think the Member, in good spirit, should observe the decorum of the House and should at once obey the Chair by withdrawing the remarks. I think a ruling on this point is also called for by the Chair. The Chair may kindly ask the Member to conform first and then he may make any explanation, he wants. This does not appear in good taste that instead of conforming to the directive of the Chair he should go on offering a justification of the remarks which he made.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - ان کو اپنا مافی الضمیر تو بیان کرنے دیں - لاء منسٹر صاحب کس طرح کہتے ہیں کہ وہ یعنی حمزہ صاحب آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کو تیار نہیں - ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ وہ دل کی بات کہے - ابھی انہوں نے پہلا فقرہ بھی نہیں کہا تھا کہ آپ نے روک دیا - ممکن ہے کہ دوسرے یا تیسرے فقرہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کر دیتے - دراصل مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کیا ہوا ہے - اب آپ کے ارشاد سے بات سمجھ میں آئی ہے میری گذارش ہے ان کو اپنے آپ کی وضاحت تو کرنے دیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جب میں تقریر کر رہا تھا کہ حکمرانوں کی مثالیں تو اس قسم کی ہیں کہ جب وہ بر سر اقتدار ہوتے ہیں تو جائز و ناجائز ان کی خوشامد کی جاتی ہے جس کی عام طور پر توقع نہیں ہوتی - اور وہ کوسنا شروع کر دیتے ہیں - انور عزیز صاحب نے میری باتوں میں مداخلت کرنا پسند کیا اور کہا کہ حمزہ صاحب تو پانی پی پی کر کوستے ہیں اس قسم کی باتیں کرتے وقت میں نے کسی کا نام نہیں لیا تھا اگر یہ بات غلط تھی تو وہ چپ رہتے لیکن انہوں نے مداخلت کر کے ''چور کی داڑھی میں تنکا'' کا ثبوت دے دیا ہے -

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے کسی کا نام نہیں لیا تھا نہ کسی حکمران کا نام لیا تھا لیکن یہ صحیح ہے کہ جس قسم کی خوشامد کی جاتی ہے وہ سوسائٹی کے لئے بلا بن گئی ہے - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ بہت سے دوست جب بر سر اقتدار آتے ہیں مثلاً سابقہ گورنر صاحب کو لے لیجئے - جب وہ بر سر اقتدار تھے تو ان کی تعریفیں ہوتی تھیں اور اب جب کہ ان پر بغیر کسی گناہ کے کوئی مصیبت آ جاتی ہے تو ان لوگوں کی زبان سے ایک حرف نہیں نکلتا - بہرحال آپ کا حکم ہے تو واپس لیتا ہوں

Mr. Senior Deputy Speaker : The remarks made by Mr. Hamza are expunged from the proceedings of the Assembly.

رانا پھول محمد خان - نہ ہم کسی کے خوشامدی ہیں نہ ہم کسی کے پٹھو ہیں - ہم تو ایک جماعت کے آدمی ہیں - جماعت جو فیصلہ کرتی ہے ہم اس پر کاربند ہوتے ہیں اس کے پابند ہیں ہم کسی فرد کے پابند نہیں

خواجہ صاحب جیل گئے تھے اور جب واپس آئے تو ہم نے اسی طرح ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے ۔ ہماری مسلم لیگ پارٹی ہے ہم تو اس کی ہدایات کے مطابق کام کر رہے ہیں ۔ ان کی بات ماننا ہمارے لئے لازمی ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ رانا صاحب بات ختم ہوگئی ہے اب آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ مجھے اختتامی الفاظ تو عرض کرنے دیں ۔

Chaudhri Anwar Aziz : On a point of personal explanation.

جناب والا ۔ حمزہ صاحب مجھ پر احسان نہ کرتے تو یہ احسان ہوتا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ شریف لوگوں کی روایات یہ ہیں کہ جب کوئی آدمی یہ کہہ دے کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے معافی مانگ لی ہے ۔ اس کے بعد جو غصے کی بات ہو وہ ختم کر دینی چاہئے ۔ لیکن جس طریقہ سے آپ کے سامنے یہ معاملہ آیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو دوبارہ doze دی گئی ہے ۔ اس لئے انہوں نے یہ کہا ہے کہ ''چور کی داڑھی میں تنکا'' ۔ حمزہ صاحب نے مجھ پر احسان کیا اور الفاظ واپس لے لئے ۔ یہ ایک سیدھی سی بات تھی جو آپ تک پہنچائی تھی جو آپ محفل کی گرمی میں بھول گئے ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے مجھے خوشامدی کہا ہے ۔ یہ تو اپنی اپنی definition ہے ۔ ہوسکتا ہے ان کی ڈکشنری کے مطابق میں خوشامدی ہوں گا ۔ پھر انہوں نے کہا ہے کہ میں نے ذاتی فائدے حاصل کئے ہیں خوشامدی کہنا ان کی عادت ہوچکی

ھے ھمیں کہہ لیں ھم بھی سن سن کر اس کے عادی ھوچکے ھیں اگر کسی کو گالی دینے کی عادت ھوتی ھے تو دوسرے کو سننے کی عادت ھوجاتی ھے یہی حال خوشامد کے سلسلہ میں ھے ۔ انھوں نے مجھے خوشامدی کہا ھے میں نے کہا ٹھیک ھے ۔ اس کے بعد انھوں نے جو الزام لگایا ھے اس کے لئے میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاھتا ھوں کہ ۔

this is a very serious matter. At least it is very serious for me.

حضور انھوں نے کہا ھے کہ میں نے ثمن صاحب کی خوشامد کر کے ذاتی فائدے اٹھائے ھیں ۔ اول تو میرے متعلق یہ کہنا کہ میں اپنے دوست کو چھوڑ دیتا ھوں جب وہ اعلیٰ منصب پر نہ ھوں تو یہ بھی میرے ساتھ ظلم ھے ۔ دوسرے یہ کہ ثمن صاحب کے ساتھ میرے ذاتی مراسم نہ تھے ۔ یہاں پر جو کوئی آدمی آتا ھے کرسی پر بیٹھتا ھے ھم اس کے پاس جاتے ھیں اپنی عرضداشت پیش کرتے ھیں لیکن اس کا یہ مطلب لینا کہ ھم ان دوستوں کو چھوڑ دیتے ھیں جو اعلیٰ عہدوں پر نہیں ھوتے یہ میرے ساتھ بڑی زیادتی ھے ۔ اگر حمزہ صاحب چاھیں تو میں پرائیویٹ طور پر ان کو ثبوت دے سکتا ھوں ۔ کہ میرے دوست جو عہدہ سے اتر گئے تو میں نے ان سے اور زیادہ دوستی کی ھے میرا یہ قاعدہ رھا ھے کہ جب کوئی افسر ھمارے ضلع سے تبدیل ھوگئے اگرچہ پہلے ان سے مراسم نہیں تھے لیکن بعد میں ان سے زیادہ دوستی ھوگئی (شور) پھر جو وہ یہ کہتے ھیں کہ میں نے ذاتی فائدہ اٹھایا ھے میں نے اس کے لئے ان کو کھلا چیلنج دیا ھے مجھے بتائیں کہ میں

نے کیا ذاتی فائدے اٹھائے ہیں اگر ان کی نظر میں کوئی بات ہے تو ہاؤس کے سامنے رکھیں پریس کو پتہ چلے گیلری کو پتہ چلے لیکن کسی کی عزت کو اس طرح رگید دینا کہاں کی شرافت ہے ۔ مانا کہ وہ بڑے صاحب ایمان ہیں ۔ ان کا جذبہ ہے لیکن گدھے ۔ گھوڑے کی پہچان تو کر لیا کریں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کے حکم کے مطابق حمزہ صاحب نے الفاظ واپس لے لئے ہیں ۔ مجھے بھی افسوس ہے کہ انور عزیز صاحب کو رنج پہنچا ہے لیکن اس بات کو یہاں ختم کر دینا چاہئے ۔ اگر زیادہ طول نہ دیا جائے تو بہتر ہوگا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے کبھی گذشتہ ریلوے بجٹ کے دوران تقریر کرتے ہوئے مثال دی تھی کہ اگر ایسی فروگذاشت کسی غیر ملک میں کوئی لاء منسٹر کرے تو زیادہ قابل مواخذہ سمجھے جاتے ہیں ۔ میں نے وہ بات کسی ارادے سے نہیں کہی تھی ۔ اگر انہوں نے اس بات کے لئے کوئی ایسا اثر قبول کیا تھا تو میں ان سے publicly apologize کرتا ہوں ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Thank you very much. Mr. Speaker, I am grateful to Malik Muhammad Akthar for having retraced his steps and for having remembered me so kindly in connection with the remarks which he had made the other day.

Now, coming to this amendment which is sought to be moved, as I have already submitted in connection with another Bill today, we are

opposing it as a point of principle. There in no questions of personal opposition and there is no question of opposition to the Opposition. The Central Government have set up a Law Reforms Commission headed by Mr. Justice Hamood-ur-Rehman and for the sake of uniformity in both the Wings there will be a uniform law after the recommendations made by the Commission. If this provision is also brought to the notice of the Commission, I am sure, they will take due cognizance of it and, on my own part, I assure the House that this will be forwarded to the Commission by me for their consideration. If they are able to see any substance in it, as Mr. Hamza has said, then they will make a consolidated recommendation in combination with all other matters which will be before the Commission. At this stage, I don't think it will be proper to move piece-meal amendments in the major laws because there will be amendment in the first instance and, when suggested by me there will be another amendment and the Standing Committee will be sitting over it and surely the attention which will be devoted by the Law Reforms Commission will be greater than the attention which will be bestowed by the Standing Committee of this House. Without meaning to detract from the efforts, from the energy and from the attempt made by the Standing Committee. I for one would think that it would be most appropriate that the Bill may not be moved at this stage and the matter may be referred to the Commission. I will forward it with my own recommendation for their due conideration. If this submission satisfies the Member, he may withdraw the Bill otherwise on these grounds I oppose it.

Mr. Senior Deputy Speaker: I will now put the motion to the vote of the House. The question is:

> That leave be granted to introduce the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

The motion was lost

THE REGISTRATION (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1966.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

That leave be granted to introduce the Registration (West Pakistant Amendment) Bill, 1966.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

That leave be gtanted to introduce the Registration (West Pakistan Amendment) Bill, 1966.

The motion was carried.

Minister of Law : Not Opposed.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to introduce the Registration (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Registration (West Pakistan Amendment) Bill, 1966, stands introduced.

THE WEST PAKISTAN PRESS AND PUBLICATIONS (AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion.

Chaudhri Anwar Aziz : Sir, I beg to move :

That leave be granted to introduce the West Pakistan Press and Publications (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

That leave be granted to introduce the West Pakistan Press and Publications (Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Not Opposed.

The motion was carried.

Chaudhri Anwar Aziz : Sir, I beg to introduce the West Pakistan Press and Publications (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : The West Pakistan Press and Publications (Amendment) Bill, 1967, stands introduced.

Next motion please.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - چونکہ جناب وزیر صاحب نے یقین دلایا ہے کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو رولز میں ضروری امنڈمنٹ کرکے accept کر لیا جائے گا - اس لئے میں اس کی تحریک پیش نہیں کرتا ہوں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved.

THE WEST PAKISTAN CRIMINAL LAW (AMENDMENT) (REPEAL) BILL, 1967.

Mr. Hamza : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Criminal Law (Amendment) (Repeal) Bill, 1967.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Criminal Law (Amendment) (Repeal) Bill, 1967.

Minister for Law : Opposed Sir.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) - جناب سپیکر - یہ مسودہ قانون جس کو میں منسوخ کرانا چاہتا ہوں یہ وہ بدنام زمانہ قانون ہے جسکو عرف عام میں جرگہ کا قانون کہتے ہیں - جو آج سے تقریباً ۴ سال پہلے جب اس قانون کا مسودہ اس ایوان میں پیش کیا گیا تو اسکے تین بڑے مقاصد حکومت کی جانب سے یا اسوقت جو وزیر قانون تھے انھوں نے بیان کئے تھے - انکا فرمان یہ تھا کہ انصاف سستا ہوگا اور مقدمات کا فیصلہ بہت جلد کیا جانے لگے گا اور تیسرا انکا سب سے بڑا دعویٰ یہ تھا کہ وہ افسر جو رشوت وصول کرتے ہیں یہ بیماری وبا کی صورت اختیار کر گئی ہے اسکے تدارک کیلئے افسران جو رشوت خور ہونگے انکے مقدمات کو جرگے کے سپرد کیا جائیگا اوز اس طرح

سمگلنگ اور غبن کے مقدمات کو جرگے کے سپرد کیا جائیگا اور ساتھ ہی حکومت نے یقین دلایا تھا کہ اس قانون کو جسمیں انتظامیہ کو بہت وسیع اختیارات حاصل ہوتے ہیں ۔ سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہیں کیا جائے گا ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے انتہائی افسوس کے کیساتھ کہنا ہے کہ وہ خدشات جو حزب اختلاف کیطرفسے اسوقت بیان کئے گئے تھے تمام کے تمام درست ثابت ہوئے ۔ وہ وعدے جو حکومت نے مغربی پاکستان کی آبادی کیساتھ کئے تھے وہ قطعاً پورے نہیں ہوئے بلکہ حالات پہلے سے بھی زیادہ دگرگوں ہوچکے ہیں ۔ جہاں تک مقدمات کے جلد فیصلہ کا تعلق ہے آپ کو یاد ہو گا کہ اس ایوان میں متعدد بار سوالات کے ذریعہ حکومت کے نوٹس میں یہ حقیقت لائی گئی کہ بہت سے مقدمات جو جرگے کے سپرد کئے گئے ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ سال التوا میں پڑے رہے ۔ مجھے پھر سابق حکمرانوں کی کچھ باتیں کہنا پڑتی ہیں ہو سکتا ہے کہ ہمارے موجود حکمران انکی لغزشیں اپنے ذمہ لینے کیلئے تیار نہ ہوں لیکن یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے یہ بتایا کہ ہم اس قانون کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہیں کریں گے لیکن جرگے کے ممبروں کا جب چناؤ ہوا تھا تو اسمیں سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی حکومت کی طرف سے کوشش کی گئی ، اور آج سے چند دن پہلے جب مجھے مغربی پاکستان کے حکمران اعلیٰ جو کہ مغربی پاکستان کی انتظامیہ کو کنٹرول کر رہے ہیں ان سے ملنے کا اتفاق ہوا تو انہوں نے بتایا کہ انکی سب سے بڑی شکایت یہ ہے کہ جرگہ کے ممبروں کا چناؤ ہی درست نہیں ہوا ۔ اس ایوان میں کئی بار یہ خامی یہ غلطی اور یہ مجرمانہ غفلت بیان کی گئی اور اسکی بیسیوں

زندہ مثالیں پیش کی گئیں ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک رشوت ستانی غبن اور سمگلنگ کے تدارک کا تعلق ہے آج صبح اس ایوان میں جناب استیار گل صاحب نے جو کہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے پارلیمنٹری سیکریٹری ہیں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ تقریباً ڈھائی سال کا عرصہ گزر چکا ہے دو سی ۔ ایس ۔ پی افسروں اور ۱۸۱ ۔ کلاس (۱) اور کلاس (۲) افسروں کے خلاف رشوت خوری کے الزامات کی تحقیقات ہوتی رہی ہے لیکن ڈھائی سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود آج تک کوئی مقدمہ بھی تکمیل کو نہیں پہونچا اور اس ایوان میں معزز و محترم وزیر قانون صاحب بتلا چکے ہیں کہ پچھلے دو تین سال کے عرصہ میں لاہور اور راولپنڈی ڈویژن میں کسی رشوت خور افسر کے خلاف مقدمہ جرگہ کے سپرد نہیں کیا گیا ۔ آپ نے یہ قانون بناتے وقت ہمیں بتایا تھا کہ ہم تمام لوگوں کو برابر سمجھتے ہیں اور ان سے مساویانہ سلوک کرتے ہیں اور قانون کی نگاہ میں سب برابر ہیں یعنی equality before law ہے ۔ جناب والا ۔ سابق وزیر قانون اور زراعت جن کا نام ملک قادر بخش ہے جو اتفاق سے اسوقت وزیر نہیں رہے انہوں نے جب یہ مسودہ قانون پیش ہوا تھا یہ فرمایا تھا میں انکے الفاظ حرف بحرف پڑھ کر سناتا ہوں : ''کرمانی صاحب انکے وکیل بنکر بیٹھے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اس میں اس قسم کا پراویژن نہیں تھا کہ سرکاری ملازمین پر بھی اسکا اطلاق ہو تو اس میں ہم نے یہ کہا ہے :

"every body is equal before law"

آگے چل کر وزیر قانون و زراعت فرماتے ہیں : ''ہم سے یہ تقاضا تھا کہ

سرکاری ملازمین پر check نہیں کی جاتی تو ہم نے دو شرطوں کے ساتھ جن میں عوام بھی شامل ہیں اسکا اطلاق کر دیا ہے۔" یعنی وہ اس وقت کرمانی صاحب سے خطاب کرتے ہوئے طنز کرتے تھے کہ ہم نے افسروں کا لحاظ نہیں کیا بلکہ اس قانون کے تحت افسروں کو بھی سزا دینے کا فیصلہ کیا کہ جو افسر رشوت وصول کریں گے ان کے خلاف اس قانون کے تحت کارروائی کریں گے - اسوقت انکا فرمانا یہ تھا - آج جناب وزیر قانون اس ایوان میں یہ فرمانے کی جرأت کرتے ہیں کہ "ہے تو وہی حکومت اور دور ایوبی ہے" جناب سپیکر جو کچھ میں نے عرض کیا ہے یہ مارشلا سے پہلے کی حکومتوں کی باتیں نہیں ہیں بلکہ یہ آج سے محض تین سال پہلے کی بات ہے -

ان کے وعدے وعید کے باوجود اس ایوان میں بتایا جاتا ہے کہ ایک افسر پر بھی رشوت خوری کا مقدمہ کسی جگہ پر نہیں چلایا گیا اور آج پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب یہ فرماتے ہیں کہ ۱۸۱ مقدمات تھے تو ان کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہے لیکن ایک کے خلاف بھی مقدمہ جرگہ کے سپرد نہیں کیا گیا - جناب سپیکر - جب ان کے وعدے اس قسم کے ہیں اور قانون کو چاہے آپ آمرانہ کہئیے ، ڈکٹیٹرانہ کہئیے ، تشددانہ کہئیے آپ کو بہت وسیع اختیارات تھے اور قوم کو توقع تھی کہ ان وسیع اختیارات کے حصول کے بعد انتظامیہ کی برائیاں یا بیماریاں جو ان کو لاحق ہیں ان کا علاج آپ فوری طور پر کریں گے لیکن ایسا نہیں ہوا - جناب سپیکر - محض حمزہ عرض نہیں کرتا بلکہ اس ایوان کے جملہ ممبران نے یہ متفقہ رائے دی ہے کہ امن و امان کی حالت پہلے سے زیادہ بگڑ چکی ہے - لوگوں کی جان و مال

محفوظ نہیں ، بلکہ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے سب سے اعلیٰ پولیس افسر ایک فرد کو کئی ماہ سے گرفتار کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں بمعہ دو تین ہزار پولیس کی فوج ظفر موج کے اور اس کے باوجود وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور جیسا کہ آپ بتا چکے ہیں کہ آپ کے ہاں چوری ہوتی ہے ۔ حالانکہ پتہ لگتا ہے کہ چور فلاں جگہ موجود ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو سزا نہیں دی جا سکتی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جرائم پیشہ لوگوں کو سختی سے نہیں دبایا گیا ۔ وہ دندناتے پھر رہے ہیں بلکہ پہلے سے زیادہ دندناتے ہیں ۔ رشوت خوری پہلے سے بھی زیادہ ہوچکی ہے ۔ جہاں تک سمگلنگ کا تعلق ہے آج کے پاکستان ٹائمز میں ہے کہ کئی من سمگل شدہ چاندی کراچی میں پکڑی گئی بمعہ مہروں کے اور آج سے چند دن پہلے کراچی کے قریب لاکھوں روپیہ کا سونا سمگل کیا ہوا پکڑا گیا تھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بتایا تھا کہ تقریباً ۱۰ لاکھ روپیہ کا سمگل شدہ کپڑا بھی پکڑا گیا جو جھاڑیوں میں سے برآمد کیا گیا ۔ جناب سپیکر ۔ انقلابی حکومت کے کارنامے یہ ہیں ۔

بدنام سیاستدانوں کے زمانے میں جھاڑیوں کے ساتھ کانٹے ہوتے تھے اور بعض پیروں کی جھاڑیاں ہوتی تھیں جن کے ساتھ بیر ہوتے تھے ۔ اب جھاڑیوں کے نیچے سے ریشمی کپڑے نکلتے ہیں ۔ مولوی صاحبان جنت کا خاص تصور پیش کرتے ہیں کہ وہاں دودھ کی نہریں ہوں گی ۔ وہاں حوریں ہوں گی وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ انہوں نے ریشم پہنا ہوا ہوگا ۔ میرے خیال میں یہ جنت کا نظارہ ہم پاکستان اور کراچی کی بندرگاہ کے اردگرد دیکھتے ہیں جہاں کہ جھاڑیوں کے نیچے سے ریشمی کپڑے نکلتے ہیں ۔ اس حکومت کے کارنامے اور ہم کہاں تک بیان کریں ان کی خوبیاں کہاں تک بیان کی جائیں ۔

میاں محمد شفیع - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کیا حمزہ صاحب مرنے سے پہلے ھی جنت کا نظارہ کر رھے ھیں -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ھے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رھا تھا کہ پہلے کہا گیا تھا کہ سمگلنگ بالکل ختم ھو جائے گی لیکن جس حد تک وہ ختم ھوئی ھے وہ تمام معزز ارکان کے سامنے ھے - ٹھیک ھے آپ بھی ویسے نمائندے ھیں جیسا کہ میں ھوں لیکن خدا را آپ اپنی ضمیر کی آواز کے مطابق آزادی سے اس ایوان میں رائے دیں - اس قانون کے نفاذ کے بعد وہ مقصد حاصل ھوا ھے یا نہیں - جناب سپیکر - اگر ایک دوائی ایسی ھو جس کے استعمال سے بیمار زیادہ بیمار ھو جائے یا ھوتا چلا جائے اور میں سمجھتا ھوں کہ وزیر قانون بھی مشہور سیاست دان ھیں اور ماھر قانون بھی اور عوام کی نبض پر انگلیاں رکھے ھوتے ھیں تو کیا اس بیمار کو وہ دوائی مزید دینے کی ضرورت ھے جس سے کہ اس کی بیماری میں اضافہ ھو چکا ھے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - حمزہ صاحب آپ تو تقریر کر رھے ھیں کیا یہ شارٹ سٹیٹمنٹ ھے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ھے کہ جب معزز اراکین اس معزز ایوان میں کوئی بل پیش کرتے ھیں تو مجھے ایک زندہ مثال پیش کر دیں کہ وہ کس طرح کا شارٹ سٹیٹمنٹ ھوتا ھے - میں یہ عرض کر رھا تھا کہ قوم کی نبض پر آپ کی انگلیاں ھیں - آپ بہت بڑے نباض ھیں آپ بہت بڑے سیاست دان ھیں اور قومی تقاضوں اور حالات کے تقاضوں کو آپ سمجھتے ھیں

عوام الناس کی نمائندگی کرتے ہیں لیکن میں آپ سے التجا کروں گا کہ بحیثیت مسلمان کے ، انسان کے ، آپ آزادانہ رائے دیں آیا حکومت اس قانون کے نفاذ کے بعد وہ تمام مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے یا نہیں جن کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ میں اس چیز کا قائل نہیں ہوں کہ جس دوائی سے بیماری بڑھتی ہے اسی دوائی کو دیتا چلا جاؤں کیوں کہ یہ ثابت ہوا ہے کہ اس سے بیماری بڑھتی ہے اس کا یہ علاج نہیں ہے ۔ اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ معزز وزیر قانون اور زراعت ملک قادر بخش اس وقت فرمایا کرتے تھے کہ ہم اس کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کریں گے لیکن آپ نے سیاست کو محض جرگے کی نامزدگی سے شروع کیا اور اس کے بعد اب حالت یہ ہے کہ ریلوے کے بجٹ پر بحث کرتے ہوئے میں نے یہ عرض کیا تھا کہ سکھر میں ۳۰ ریلوے ملازمین کے خلاف جرگے کے قانون کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے ۔ ویسے آپ برسراقتدار ہیں اور اگر میں یہ کہہ دوں اور آپ برا نہ مانیں کہ آپ کا حکم اللہ کے حکم سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اقتدار اور طاقت آپ کے پاس ہے ۔ پنجابی میں کہا کرتے ہیں ''گھسن نیڑے یا رب نیڑے'' آپ کے پاس گھسن ہے ۔ ٹھیک ہے اور میرا یہ ایمان ہے کہ خدا موجود ہے لیکن گھونسا طاقت اور ڈنڈا اور اختیارات اور حکمرانی آپ کی ہے ۔ آپ اگر ایک غلط چیز کو درست کہیں تو ہمیں ماننا پڑے گا ۔ اگر مرد کو آپ نامرد کہیں تو بھی ہمیں ماننا پڑے گا ۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمام مغربی پاکستان کی آبادی جانتی ہے کہ اس قانون سے صوبے کے حالات بدتر ہوگئے ہیں اگر کوئی جواز آپ کے پاس ہے تو وہ محض طاقت کا ہے اس کے علاوہ اس قانون کو قانون کی کتاب میں رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ آپ اپنے ساتھ اور حکومت کے

ساتھ اور عوام الناس کے ساتھ جن کے آپ بھی خواہ بنے پھرتے ھیں زیادتی کر رھے ھیں آپ نے اس قانون کو بنایا اور بنا کر جس طریقہ سے اس کو استعمال کیا ھے وہ ھرگز درست نہیں ۔ کیا ھی بہتر ھوتا کہ آپ اپنی غلطی کا احساس کرتے ۔ محض قانون بنانے سے حالات نہیں بدل سکتے ۔ قانون انسانوں نے چلانا ھوتا ھے جب تک آپ انسانوں کی حالت نہیں بدلیں گے اپنے رویہ کو نہیں بدلیں گے کوئی اچھی مثال پیش نہیں کریں گے قانون بذات خود نافذ ھو نہیں سکتا جہاں تک قانون کا تعلق ھے میں اس ایوان میں یہ ثابت کرچکا ھوں کہ وہ قانون جس کے بارے میں ھمیں کسی مسلمان کو ذرہ بھر بھی اختلاف نہیں ھو سکتا وہ آپ کے نزدیک پرانا قانون ھے آپ اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ جس قسم کا شیطانی قانون جس سے شیطانیت بڑھتی ھے جس سے ڈاکے اور چوری کی وارداتوں میں اضافہ ھوتا ھے جس سے سمگلنگ پہلے سے کئی گنا بڑھ چکی ھے اور آج اختیارات کی حالت یہ ھے کہ آپ دن بدن اختیارات حاصل کرتے جاتے ھیں لیکن ان کے استعمال کا آپ کو طریقہ بھی نہیں آتا ۔ میں آپ کو بصد ادب بلکہ میں آپ سے دست بستہ التجا کروں گا کہ آپ کم از کم اس بارے میں بالکل غیر جانبدارانہ طور پر سوچ سمجھ کر اللہ کے سامنے جواب دھی کا احساس رکھتے ھوئے آج یہ فیصلہ کریں کہ اس مسودہ قانون کو میری معروضات کے مطابق منسوخ کرنا چاھئے یا اس کی موجودگی کے لئے کوئی وجہ جواز اب بھی باقی ھے ؟

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund); Sir, I have heard with great patience the speech made by Mr. Hamza but I fail to understand how this Criminal Law Amendment Act is responsible

for increase in the crime. It is good enough to say for the sake of appeal to the gallaries that by this law the crime has increased but how has it increased, the Member has not indicated. It is only an instrument of political agitation that this Bill has been produced for the purpose of victimizing harrassing, abusing and maligning the Government. The law has got various important features. My friends on the opposite side have always been clamouring for democratization of certain institutions. For their information may I call their attention to the fact that the Tribunal, under the Criminal Law Amendment Act, is formed from amongst the members of the public. The members of the public, who are people of status, education aud integrity, are placed on the panel and it is they who have to decide the fate of the people. I ask of them what is wrong about it ? Is it not in keeping with their agitation which they have always been keeping up and have always been saying that there should be democratization at this stage and there should be democratization at every level.

Here is an instance of democratization of the Tribunals where members from the public will sit and decide the cases. They know well, they know much more than the Magistrates and the Judges who are guided only by paper work and they know much more than the people who are confined to the four-corners of court-rooms. The members of the tribunal have been enabled to go out. There is a provision in the law that the Tribunal can go and visit the site, the Tribunal can make secret inquiries and the Tribunal can have all sorts of information made available to it for the purpose of arriving at just decisions. This is surely a step forward than what we had hitherto. Up to the year 1963, we had a law which was given to us by the Britishers where the Magistrate or the Judge would hear a witness and decide

what was deposed before him on oath and which was taken out on paper. He need not have gone into anything extraneous and he need not have gone out of the field of activity of the court for the purpose of deciding as to which way the justice lay. Today, the members are quite competent to find out facts, to find out the truth, wherever it may be embedded. They are competent to find out information from any source wherever it is available.

Khawaja Muhammad Safdar : Jurisprudence.

Minister of Law : Why to talk of Jurisprudence ?

From where have you got that Jurisprudence ? Is it a British innovation ?

Khawaja Muhammad Safdar : Fiqah-e-Islami.

Minister of Law : Fiqah-e-Islami is followed everywhere.

Sir, so far as the motto or the object of the law was concerned, it was to eradicate heinous offence. I ask the Members of the Opposition, those of them who have been practising in the courts of law, whether they have not come across almost every day with this foreign principle which is now available, namely, satisfaction of the court beyond reasonable doubt ? Does it not lead to frustration, disappointment and injustice ? It is very difficult to attain that standard that justice could be done if you keep in view the standard or satisfaction beyond reasonable doubt. Slightest doubt makes it incumbent upon a court of law to discharge or acquit the accused and what is said in the British Jurisprudence is that it is better that hundred persons should escape punishment rather than one innocent man is punished. This is alright, Sir, but under the garb of this theory people, who are really guilty are being acquitted. Therefore, I say that this law has enabled the Tribunal to find out the truth. Most heinous

offences, like murder, are committed in the shadow of the night and in the darkness of the night. There are offences of cattlelifting, where a pair of bullocks, owned by a cultivator, is lifted at night-time and the poor man is left with nothing. He is not only deprived of his livelihood but he is also deprived of all possible means of getting his livelihood. Such cases are to be referred to Jirga where the evidence is weak and the Tribunal will be able to find out and trace the culprit and punish him. This is another important feature of the law for the sake of which it is very necessary and incumbent that it should remain on the Statute Book. So far as the quickness of disposal and cheapness is concerned, nobody need have any lawyer even. The members are there to advocate the cause of justice and to find out the truth. Therefore, from the point of view of cheapness also this is a law which assists in the administation of justice. If I were to recount the objects of the law, I would require a whole day to convince this House and to convince my friends on the other side as to what are the important features of this law. This is a law which ultimately might, if the people of the country accept it, lead to jury-trial which is available in the most civilized countries. This is, in fact, a sort of trial which is available.

Khawaja Muhammad Safdar : Question !

Minister of Law : Yes, it is.

مسٹر حمزہ - آج تک لاہور اور راولپنڈی ڈویژنوں کے کسی افسر کا کیس کیوں جرگہ میں نہیں بھیجا گیا ؟

Minister of Law : Yes, I am coming to the officers. So far as the officers are concerned I will stick to one sentence which has been uttered on the Floor of the House that in Lahore and Rawalpindi Divisions no case of corruption has been referred to Jirga so far during the last three years. For their information I might say that the Province does not consist of these two Divisions only. The Province consists of 12 Divisions

and elsewhere the cases might have been referred, If you want facts and figures, you can put a question and you will be given a reply. Then, Sir, only weak cases are to be referred generally. Now, imagine the case of corruption. A trap is laid if the officer asks for money immediately. The complainant goes to the Anti-Corruption Police and says, "so and so wants money". He is given some marked notes the numbers of which are taken down and the person is allowed to go and contact the defaulting officer. The Police force, the Magistrates, the Mashirs and the members from the public organise a raid and generally the officer who accepts bribe is caught red-handed. Now, in such cases, it is not necessary to refer the case to the Jirga. Here is a case where the accused should be tried and punished in the normal court of law. Only where the evidence is doubtful, only where the case is weak, the case shall be referred to the Jirga and, considering that principle, if in Lahore and Rawalpindi Divisions there have been no such weak cases what should Government do? Should the Government create cases for the purpose of feeding the Jirga? Should the Government send cases, which are not worthy of sending, for the purpose of feeding the Jirga? I don't understand the logic of all this. Its most important feature and the most valuable object is the spirit of compromise. There are certain communities in West Pakistan in which compromise is considered very valuable otherwise the two warring and fighting factions keep on fighting with each other. If there is a murder on one side committed by the members of the other faction then they don't care what is going to happen in a court of law. Whether the court of law convicts the accused or it acquits them does not matter but they must take revenge. Considering this aspect of the matter it was thought necessary that through Jirga, in a Tribunal, compromise

could be effected and one of underlying objects of this law was also the effect of compromise on the communities which carry on the vendetta for years and years. If a father has committed an offence, his son must pay for it or his grandson must pay for it. This is the spirit in some of communities and in order to over-come this spirit of revenge it was necessary that there should be some kind of reproachment which should be done through Tribunals. Therefore, keeping all this in view, this law need not be repealed and it should be kept on the Statute Book. With these words I resume my seat.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is :

> **That leave be granted to introduce the West Pakistan Criminal Law (Amendment) (Repeal) Bill, 1967.**

The motion was lost.

Mr. Senior Dehputy Speaker: We will now take up Part III i.e. bills which have been introduced already. First motion is from Mr. Muhammad Aurangzeb Khan Awan; he is not present. Second motion is from Khan Ajoon Khan Jadoon; he is also not present.

THE WEST PAKISTAN CONTROL OF JAHEZ BILL, 1965

Mr. Senior Deputy Speaker: Next motion is from Sahibzadi Mahmooda Begum.

صاحبزادی محمودہ بیگم - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں -

کہ مغربی پاکستان جہیز کنٹرول بل مصدرہ ۱۹۶۵ء کی جس کی سفارش مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور نے کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> That the West Pakistan Control of Jahez Bill, 1965, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker : There is an amendment by Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani. Yes please move.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : Sir I beg to move :

> That the West Pakistan Control of Jahez Bill, 1965, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following Members :
>
> 1. Sardar Muhammad Ashraf Khan ;
> 2. Mr. Ahmedmian Soomro ;
> 3. Kazi Muhammad Azam Abbasi ;
> 4. Malik Qadir Bakhsh ;
> 5. Chaudhri Anwar Aziz ;
> 6. Chaudhri Muhammad Nawaz ;
> 7. Babu Muhammad Rafique ;
> 8. Nawabzada Rahim Dil Khan ;
> 9. Sahibzadi Mahmooda Begum ; and
> 10. The Mover.
>
> The quorum of the Committee shall be five Members.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion under consideradion, amendment moved is:

> That the West Pakistan Control of Jahez Bill, 1965, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following Members :—
>
> 1. Sardar Muhammad Ashraf Khan ;
> 2. Mr. Ahmedmian Soomro ;
> 3. Kazi Muhammad Azam Abbasi ;
> 4. Malik Qadir Bakhsh ;
> 5. Chaudhri Anwar Aziz ;
> 6. Chaudhri Muhammad Nawaz ;
> 7. Babu Muhammad Rafique ;
> 8. Nawabzada Rahim Dil Khan ;
> 9. Sahibzadi Mahmooda Begum ;
> 10. The Mover.
>
> The quorum of the Committee shall be five Members.

There is no oppostion I will put the question.

The question is :

> That the West Pakistan Control of Jahez Bill, 1965, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be referred to a Select Committee consisting of the following Members :—
>
> 1. Sardar Muhammad Ashraf Khan ;
> 2. Mr. Ahmedmian Soomro ;
> 3. Kazi Muhammad Azam Abbasi :
> 4. Malik Qadir Bakhsh ;
> 5. Chaudhri Anwar Aziz ;
> 6. Chaudhri Muhammad Nawaz ;
> 7. Babu Muhammad Rafique ;
> 8. Nawabzada Rahim Dil Khan ;
> 9. Sahibzadi Mahmooda Begum ;
> 10. The Mover.
>
> The quorum of the Committee shall be five Members

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next two motions are from Khan Ajoon Khan Jadoon ; he is not present. Next motion is from Mr. Hamza ; he is also not present. Next motion Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani

---

THE BASIC DEMOCRACISE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1966

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : Sir, I beg to move :

> That the Basic Democracies (West Pakistan Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Local Government, be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> That the Basic Democracies (West Pakistan Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Local Government be taken into consideration at once.

Minister for B.D. and Local Govt : Not Opposed.

The motion was carried.

Nawbzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : Sir, I beg to move

خواجه محمد صفدر - اب تو شق وار بحث ہونی چاہئے -

The Member had moved that the Bill be taken into consideration and that motion has been carried. Now it has to be considered clause by clause into consideration.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - لیکن اسکی opposition نہیں ہوئی -

Minister for Labour : Sir, at the time of the second reading of the Bill, every clause is to be put before the House.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, I put the clause now. The question is :

That clause 2 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Short Title :

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, in the short title, it should be '1967' instead of '1966.'

Mr. Senior Deputy Speaker : Please move an amendment to that effect.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I move :

That in clause 1, for the figures '1966' the figures '1967' be substituted.

Minister of Basic Democracies : Sir, that amendment is accepted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the question is :

That in clause 1, for the figures '1966' the figures '1967', be substituted.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That Short Title as amended be Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Now the Preamble, the question is :

That Preamble be the Preamble of the Bill

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion now.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : Sir, I beg to move :

That the Basic Democracies (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 as amended be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the question is :

That the Basic Democracies (West Pakistan Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

The motion was carried.

THE N.-W. F. P. PRE-EMPTION (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1965.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion, Mr. Muhammad Aurangzeb Khan Awan.

Mr. Muhammad Aurangzeb Khan Awan : Sir, I beg to move :

That the NWFP Pre-emption(West Pakistan Amendment) Bill, 1965, are recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Minister of Revenue : Not opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the question is :

That the NWFP Pre-emption(West Pakistan Amendment) Bill, 1965 are recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

حاجی سردار عطا محمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - یہ ساری کارروائی انگریزی زبان میں ہو رہی ہے اور یہ ایک اہم بل ہے جس پر ہم کچھ بولنا چاہتے ہیں اس لئے یا تو آپ ہی اس کے متعلق اردو میں کچھ وضاحت کر دیں اور یا پھر ان سے کہیں کہ وہ اردو میں بات کریں تاکہ ہم بھی سمجھ سکیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : It is not a point of order.

We shall now take up the Bill clause by clause. The question is :

That clause 2 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Preamble. The question is :

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Short Title.

Minister of Law : Sir, I may suggest a small amendment to move :

That in clause 1, for the figures '1966' the figures '1967' be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

That in clause 1, for the figures '1966', the figures '1967' be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker : There is no opposition.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That Short Title as amended be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, next motion.

Mr. Muhammad Aurangzeb Khan Awan: Sir, I beg to move :

That the NWFP Pre-emption (West Pakistan Amendment) Bill 1965 as amended be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : motion moved is :

That the NWFP Pre-emption (West Pakistan Amendment) Bill, 1965 as amended be passed.

The motion was carried.

THE QUETTA AND KALAT (CIVIL AND CRIMINAL LAW) ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1966.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move :

That the Quetta and Kalat (Civil and Criminal Law) Ordinance (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consederation at once.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> That the Quetta and Kalat(Civil and Criminal Law) Ordinance (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

Minister of Law : Sir, I would make a short statement on this. For the information of the House I may say that the Quetta-Kalat civil and criminal laws are being reviewed and very shortly we will have a full-fledged law on this issue which will be all-embracing and the view-point of the learned Member will also be kept in view. In the light of what I have submitted now I will request the Member to seek leave of the House to withdraw this Bill and not to press it.

Khan Ajoon Khan Jadoon : In view of the statement of the Law Minister that we are going to have a law on this point shortly I would request for the leave of the House to withdraw this motion.

Mr. Senior Deputy Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw his Motion ?

The motion was by leave withdrawn.

THE WEST PAKISTAN REDEMPTION AND RESTITUTION OF MORTGAGED LANDS (AMENDMENT) BILL, 1966.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion. Sahibzadi Mahmooda Begum.

صاحبزادی محمودہ بیگم - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ :

مسودہ قانون (ترمیم) انفکاک و بحالی اراضیات مرہونہ مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۶ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے مال نے کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> That the West Paktisan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Minister of Revenue : No opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

> That the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : We shall now take up the Bill clause by clause.

The question is :

That clause 2 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Senior Dupty Speaker : Short Title.

Minister of Law : Sir, in the Short Title I beg to move :

That the Short Tittle be amended to read as follows :—

This Act may be called the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands (Amendment) Act 1967".

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

That the Short Title be amended to read as follows :—

"That this Act may be called the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands (Amendment) Act, 1967."

There is no opposition.

The motion is carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

The Short Title as amended be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

That the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands (Amendment) Bill, 1966 as amended be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

> That the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands (Amendment) Bill, 1966 as amended be passed.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion is Babu Muhammad Rafiq. The Member is not present.

As there is no other business left for today, the House is adjourned to meet again tomorrow, the 4th July, at 8.00 A.M.

The Assembly then adjourned (at 12.10 p.m.) till 8.00 a.m. on Tuesday, the 4th July, 1967.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 4th July, 1967.

سہ شنبہ - ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

(پ ۲۷۔ س ۵۷۔ رکوع ۱۹۔ ایات ۲۰ تا ۲۱)

مسلمانو! تم اچھی طرح جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل و تماشا اور زینت (و آرائش) اور آپس میں ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنا اور آپس میں ایک دوسرے کے مقابل مال کی کثرت اور اولاد کی کثرت دکھانا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش جس کے باعث لہلہاتی ہوئی کھیتی کسانوں کو بہت اچھی لگتی ہے پھر وہ زور پر آتی ہے پھر تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ جاتی ہے پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کے لئے) عذاب شدید اور مسلمانوں کے لئے اللہ کی طرف سے بخشش اور رضامندی ہے۔ اور یاد رکھو دنیا کی یہ زندگی تو محض متاع فریب ہے۔

اے لوگو! اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے۔ اور جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Nawaz.

FORCIBLE PURCHASE OF GUIDE BOOKS BY STUDENTS

***4229. Chaudhri Muhammad Nawaz:** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether Government is aware of the fact that the students are forced by teachers to buy guide books in most of the schools in the Province ;

(b whether it is a fact that Government have issued instructions to the effect that students should be discouraged to take help from guide books ;

(c) if the answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the action Government intend to take against those responsible for forcing the students to buy guide books ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Occasionally there are complaints that students are required to buy guide books by teachers.

(b) Yes.

(c) Goverament issued directive to the competent educational authorities to take action against the defaulters.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ اگر یہ گائیڈ بکس اتنی ہی خراب چیزیں ہیں کہ وہ طلباء کو نقصان پہنچاتی ہیں تو محکمہ تعلیم ان گائیڈ بکس کو بند کیوں نہیں کر دیتا ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ ایک پریس کالفرنس

میں گورنر صاحب کی توجہ اس طرف دلائی گئی تھی جس کے بعد انہوں نے حکم دیا تھا اور اس سلسلے میں ایک پریس نوٹ بھی جاری کیا گیا تھا جس کے ذریعے تمام طلباء کو ان گائیڈ بکس کے استعمال سے منع کیا گیا تھا۔ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کو بھی ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ جو اساتذہ بچوں کو یہ ترغیب دیتے ہیں کہ وہ گائیڈ بکس پڑھ کر امتحانات دیں، ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

چودھری محمد نواز۔ جناب والا۔ جناب وزیر موصوف کے جواب کے حصہ (الف) اور (ب) میں، تضاد ہے کیونکہ جب ان کے محکمے کے عام میں یہ بات تھی کہ طلباء کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ گائیڈ بکس خریدیں اور آپ نے اس سلسلے میں ہدایات بھی جاری کی تھیں، تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی ہدایات پر عمل درآمد نہیں ہوا اور آپ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور جہاں تک ہمیں علم ہے ان ہدایات پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے اور ان ہدایات کے جاری کرنے کے بعد ہمیں کوئی خاص شکایات اس سلسلے میں موصول نہیں ہوئیں لیکن اگر اس کے باوجود بھی کوئی شکایت موصول ہوئی تو ہم اس کے سخت ترین کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر حمزہ۔ جناب سپیکر۔ جیسا کہ جناب وزیر تعلیم نے فرمایا ہے کہ یہ امدادی کتابیں یا خلاصے کوئی اچھی چیز نہیں ہیں میں ان

سے دریافت کرتا ہوں کہ ان کے محکمے نے اس قسم کی کتابیں چھاپنے پر پابندی کیوں نہیں لگائی تاکہ نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے یہ محکمہ تعلیم کے بس سے باہر کی بات ہے اور یہ شاید پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس کے تحت رد کی جا سکتی ہیں یا کسی اور قانون کے تحت اسے روکا جا سکتا ہے ۔ بہر حال یہ ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے ۔ لیکن ہماری کوشش یہی ہے کہ ایسی کتابیں سکولوں میں نہ پڑھائی جائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وزیر تعلیم مجھے یہ بتائیں گے کہ آیا حکومت کے محکموں میں آپس میں کوئی تعاون یا رابطہ نہیں ہے ۔ اگر حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ایسی کتابوں کو سختی سے روکا جائے ، تو کیا وزیر تعلیم نے وزیر اطلاعات کے ساتھ کوئی خط و کتابت یا تبادلہ خیالات کیا ہے ، اگر نہیں کیا ، تو کیوں ؟

وزیر تعلیم ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ سیکرٹری محکمہ تعلیم کی طرف سے ڈائریکٹر محکمہ تعلیم کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں ۔

If you allow me to read the press note issued in this connection by the Government. It is really very very clear.

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ آیا آپ نے اس سلسلے میں محکمہ اطلاعات کو کوئی تحریک کی ہے ۔

وزیر تعلیم - جناب والا - یہ پریس نوٹ بالکل واضح ہے - اس میں یہ ہدایت جاری کی گئی ہے کہ طلباء کو گائیڈ بکس نہ پڑھائی جائیں اور نہ ہی ان کو اس قسم کی کتابیں پڑھنے کے سلسلے میں encourage کیا جائے - ویسے تو طلباء پرائیویٹ ٹیوشن بھی رکھ لیتے ہیں اور اس سے تو ہم ان کو نہیں روک سکتے - لیکن جہاں تک محکمہ تعلیم کا تعلق ہے ، ہم نے ان کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ صرف نصابی کتب ہی طلباء کو پڑھائی جائیں اور کلاسوں میں اساتذہ ان کو جو لیکچرز دیتے ہیں ان کو توجہ سے سنیں اور اپنے امتحانات پاس کریں اور اس سلسلے میں امدادی کتب سے امداد نہ لیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں نے جو سوال کیا تھا ، جناب وزیر صاحب نے اس کا جواب نہیں دیا - میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ اگر ان کے نزدیک اس قسم کی امدادی کتب طلباء کے لئے نقصان دہ ہیں تو کیا وہ اس مسئلے کے متعلق وزیر اطلاعات سے رابطہ پیدا کر کے اس قسم کی امدادی کتب پر پابندی لگانے کے لئے تیار ہیں -

وزیر تعلیم - جی ہاں - میں اس کے لئے تیار ہوں -

PRIMARY SCHOOL IN CHAK NO. 88/12-L (SMALL) TEHSIL AND DISTRICT SAHIWAL.

*4232. **Chaudhri Muhammad Nawaz**. Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that building for the primary school in Chak No 88/12-L, (Small) Tehsil and District Sahiwal, was

constructed about two years ago but the classes have not so far been started therein ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): A Primary School at Chak No. 88/12-L, Tehsil and District Montgomery has started functioning from 22nd October 1966.

ملک محمد اسلم خان ۔ یہ سکول کب بنایا گیا تھا ؟

Parliamentary Secretary: Sir, the answer is very clear. It says: "A Primary School at Chak No. 88/12-L, Tehsil and District Montgomery has started functioning from 22nd October 1966."

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ جواب یہ تھا کہ یہ سکول بن گیا ہے ۔ اس سکول نے کافی عرصہ کے بعد کام شروع کیا ہے اور اس نے بائیس جون ۱۹۶۶ء سے کام شروع کر دیا ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس سکول کی عمارت کافی عرصہ سے تیار تھی لیکن اس نے کام شروع نہیں کیا تھا جس کی وجہ یہ ہے کہ صوبے کے مختلف علاقوں میں پہلے تو سکولوں کے لئے عمارتیں نہیں ہوتیں ، اگر عمارتیں ہوتی ہیں تو پھر ان کے لئے اساتذہ دستیاب نہیں ہوتے اور کئی سکولوں میں تو کوئی چیز نہیں ملتی ، تو کیا اس سکول کے تاخیر سے کام شروع کرنے کی وجہ یہی تو نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ اس سکول کی منظوری کب ہوئی تھی ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جی ہاں ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ جس طرح سوال سے ہی ظاہر ہے کہ سکول کی عمارت دو سال ہوئے کہ تعمیر ہو چکی تھی ۔ چنانچہ ۱۹ء ۔ ۱۹۶۵ء میں چونکہ فنڈز کی کمی تھی اس لئے اس سال کوئی پرائمری سکول نہیں کھولا گیا تھا اور اس لئے ہم اس سکول کے لئے بھی رقوم مہیا نہیں کر سکے تھے ۔ اب چونکہ مزید پرائمری سکول کھولے گئے ہیں اس لئے ان کی رقوم میں سے اس سکول کو بھی حصہ مل گیا ہے اور اس سکول نے بائیس جون ۱۹۶۶ء سے کام شروع کر دیا ہے ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے کہ اس سکول نے دو سال کے بعد کام شروع کیا ہے ، تو کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ پہلے تو وہ سکولوں کی عمارات کی تعمیر کی اجازت دے دیتے ہیں لیکن بعد میں ان کے پاس اتنا سامان اور اتنی رقم نہیں ہوتی کہ وہ کسی سکول کو جاری کروا سکیں ، تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ آپ سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ان کو اساتذہ کے تقرر اور دیگر سامان وغیرہ کے لئے بھی رقوم دے دیا کریں تاکہ سکولوں کا اجرا بروقت ہو سکے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جب یہ سکول تعمیر ہوا تو ساتھ ہی پاک بھارت جنگ شروع ہو گئی اور جتنے بھی فنڈز تھے ، وہ اس کے نتیجے کے طور پر freeze ہوگئے ۔ یہ کس کو معلوم تھا کہ بھارت پاکستان پر حملہ کر دے گا اور اس طرح ہمارے کئی ایک منصوبے ادھورے رہ جائیں گے ۔

ACTION ON RESOLUTION FOR MAKING PUSHTO AS MEDIUM OF INSTRUCTION UP TO PRIMARY CLASSESS IN FORMER N.W.F.P.

*5188. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether the resolution passed by the Provincial Assembly on the 2nd July, 1964 for making Pushto as the Medium of Instruction up to the Primary Classes in the former N.-W.F.P. has been accepted by Government ;

(b) if answer to (a) above be in the the affirmative, the action so far taken to implement it and if no action has been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Not yet.

(b) Question does not arise.

بابو محمد رفیق ۔ "Not Yet" سے کیا مراد ہے ۔ کیا کبھی ہونے کی امید ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ "Not Yet" سے مراد ہے کہ فی الحال یعنی موجودہ وقت سے کوئی ایسی سکیم نہیں ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ کیا وزیر موصوف وہ وجوہات بتا سکیں گے کہ جن کی وجہ سے یہ مسئلہ ابھی تک معرض التوا میں پڑا ہوا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ تقریباً گذشتہ سو سال سے

سابق صوبہ سرحد اور بلوچستان میں جتنے بھی سکول ہیں ، ان میں Medium ofinstruction اردو ھی چلی آ رھی ہے اور اس کے پیش نظر اب اردو کو پشتو m:dium of instruction میں تبدیل کرنے سے بجائے فائدے کے الٹا نقصان ہی ھوگا کیونکہ باوجودیکہ ان علاقوں میں پشتو زبان بولی جاتی ہے لیکن پھر بھی ذریعہ تعلیم اردو زبان ھی تھا۔ بہر حال اب پشتو زبان کو پرائمری سکولوں میں لازمی قرار دے دیا گیا ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وھاں پر ذریعہ تعلیم اردو ہے لیکن وھاں پرائمری سکولوں میں پشتو لازمی قرار دے دی گئی ہے ، تو کیا حکومت نے اس کے لئے کوئی نصابی کتابیں منظور کی ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جب کوئی مضمون کسی سکول میں لازمی طور پر پڑھایا جائے تو یہ لازمی ہوتا ہے کہ اس کے لئے نصاب بنایا جائے ۔

DANCING BY GIRLS STUDENTS IN SCHOOLS AND COLLEGES

***5231. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that staging of Dramas and dancing by girl students in Schools and Colleges of the Province were disallowed some time ago under instruction of the Provincial Government ;

(b) whether it is a fact that the Central Government have recently directed the Provincial Goverenment to relax the said restrictions ; if so, the action taken by the Government in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. There was no ban imposed through certain guiding principles were laid down.

(b) No.

سید عنایت علی شاہ ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ کوئی پابندی نہیں البتہ رہنمائی کے لئے چند اصول مرتب کئے گئے ہیں ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ اصول کیا تھے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ اس کی جب classification ہو گی ۔

It was considered as banned but it was clarified and guidelines were issued by the Director of Education to implement those. With your permission, Sir, I would read out for the benefiit of the Members :

"There is no intention on the part of....."

Mr. Speaker : There is no need to read it.

FIXING PAY OF TEACHERS THEOLOGY IN THE PROVINCE

*5235. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Education be pleased to state whether any scale of pay has been fixed for

teachers of theology at present serving in the Government educational institutions in the Province ; if not, the steps Government intend to take in the matter and to bring the theology teachers on an equal footing with other teachers ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ اس میں دو سوال پوچھے گئے تھے ۔ ایک تو یہ کہ کیا ان کے لئے تنخواہوں کا کوئی scale fix کیا گیا ہے ۔ آپ نے کہا کہ جی ہاں ۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ دینیات کے اساتذہ کو دوسرے اساتذہ کے برابر لانے کے لئے کیا اقدام کیا ہے اس کے متعلق یہ جواب خاموش ہے ۔ کیا آپ اس کی تشریح فرمائیں گے ۔

Parliamentary Secretary : Sir, the scales of pay for teachers serving in the Government educational institutions have already been fixed vide Finance Department Notification No. 115/63-17/10, dated 26th February, 1965. These scales were fixed after careful scrutiny and persently the Government does not contemplate their revision to bring them at par with those of other teachers.

Teaching Holy Quran in Schools and Colleges of the Province

*5247. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the arrangements which exists at present in Schools and Colleges of the Province for teaching the Holy Quran to muslim students and the time devoted each day to the teaching of the Holy Quran in each class ;

(b) whether any syllabus has been prescribed for teaching the Holy Quran to students in schools ;

(c) whether qualified teachers have been employed to teach the Holy Quran in schools and colleges, if not, the action Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Islamiyat which includes the teaching of the Holy Quran is a compulsory subject for muslim students for Classes I to X and elective subject in Higher classes. The Holy Quran Nazira is completed by the time the students pass Class VIII. At all stages of education, selected Suras and Ayats of the Holy Quran are taught with translation and explanation. The schools and colleges devote suitabe time according to the local conditions to the teaching of the Holy Quran. No schedule can be fixed for all the schools but the institutions are required to fulfil the requirements of the syllabus.

(b) Yes.

(c) Teachers who are competent to teach the Holy Quran teach it in Schools. In Colleges, there are separate lecturers of Islamiyat. Government have made Islamiyat compulsory in the Teachers Training Institutions so that in future all the teachers receive competence in teaching this subject in schools. Training is also imparted to in-service teachers, periodically.

Pension Cases of Teachers Transferred to Provincial Education Department by District Council, Rawalpindi.

*5554. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that pension cases of some teachers whose services

were transferred to the Provincial Education Department by the District Council Rawalpindi in 1962 are still pending, if so, the number of the said cases and the time by which these cases will be finally decided ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No.

TRANSFER OF LECTURERS IN GOVERNMENT COLLEGES OF RAWALPINDI REGION.

*5557. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Education be pleased to state the names of the lecturers in Government Colleges of Rawalpindi Region who were transferred from one place to another during the last three years after their stay at one station for only three months or even for lessers periods and the reasons for so quick transfers in each case ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

Name	*Reasons for transfer*
Government Inter College, Lyallpur	
1. Mr. Muhammad Anwar Ch., Lecturer in Chemistry.	He was transferred from Government Inter College, Lyallpur to Government Degree College, Lyallpur, on the recommendations of the Principal of the latter College, as he was suitably qualified and it was, therefore, considered advisable to post him in the Degree College.
Government Inter College, Kahuta.	
2. Mr. Munwar Hussain, Lecturer in Mathematics.	Personal request.

Government Inter College, Jhelum.

3.	Mr. Jamil Ahmad, Lecturer in Biology.	This Lecturer being M.Sc. in Zoology was unable to teach Inter. Classes in the subject of Biology. He was accordingly transferred to the Government College, Jhelum on the recommendation of his Principal.
4.	Mr. Abdul Majid, Lecturer in Biology.	Personal request.
5.	Mr. Riaz Hussain, Lecturer in Biology.	He was transferred as a result of the transfer of Mr. H. A. Rizvi, Lecturer in Biology, Government College, Mianwali who had completed more than three years at that station and was transferred to Jhelum, on his own request.

Government Training College, Lyallpur.

6.	Mr. Muhammad Rafiq, Lecturer in Mathematics.	They were transferred from Government Training College, Lyallpur, to make room for the lecturers with B.Ed. qualifications and were thus more suitable for serving in the Training College.
7.	Mr. Nasrullah Khan, Lecturer in History.	

Government Inter College, Bhakkar.

8.	Mr. S. Baqar Hussain, formerly Lecturer in Economics.	He was transferred to Government Inter. College, Gojra, in exchange with Mr. G. M. Din Mirza whose immediate transfer became necessary on administrative grounds.

Government College, Islamabad.

9.	Mr. Habib Ahmad, Lecturer in Mathematics.	He was transferred to Government College, Mianwali as the temporary post against which he was working at Islamabad was abolished by Government.

Government College, Jhang.

10.	Mr. Muhammad Salim Nasir, Lecturer in Geography.	He was transferred to Government College, Mianwali as the temporary post at Jhang was abolished.

Government College, Lyallpur.

11.	Mr. Sah Zahid Hussain, Lecturer in Mathematics.	He was transferred from Government College, Lyallpur as he was not qualified to teach Astronomy at the said College.
12.	Mr. Afzal Hussain Alvi, Lecturer in Persian.	He was transferred to Government Inter. College, Gojra in order to accommodate another Lecturer at Government College, Lyallpur on commpassionate grounds.
13.	Mr. Muhammad Arif, Lecturer in Persian.	He was transferred to Government Inter College, Gojra as the post against which he was working was abolished by Government.

Government College, Gojra.

14.	Mr. Muhammad Arif, Lecturer in Persian.	On compassionate grounds
15.	Mr. Muhammad Saghir Qureshi, Lecturer in Physics.	Transferred on personal request.

16.	Mr. Muhammad Akhtar Mufti.	Personal request.
17.	Mr. Muhammad Ikram, Lecturer in History.	He was transferred to Government Training College Lyallpur for the reason that he was the only Lecturer in History who had the additional qualification of B.T. also.

Government College, Campbellpur.

18.	Mr. Ali Safdar, Lecturer in Chemistry.	He was transferred to Government Inter College, Talagang as the temporary post against which he was working was abolished by Government.

Government College, Jhelum.

19.	Mr. Muhammad Anwar, Lecturer in Geography.	He was transferred to Government Inter. College, Jhelum, on the recommendations of his Principal, who required an experienced Lecturer for teaching Degree Classes as Mr. Anwar was new hand at that time.
20	Mr. Ghulam Mustafa, Lecturer in History.	Personal request.
21.	Mr. Sajjad Zahur Malik, Lecturer in Economics.	He was transferred on account of the abolition of the temporary post he was holding.
22.	Mr. Ahmed Saeed, Lecturer in Psychology.	Personal request.
23.	Mr. Riaz Hussain, Lecturer in Biology.	Administrative grounds.

24. Mr. Muhammad Aslam, Lecturer in Mathematics. — Administrative grounds.

مسٹر حمزہ ۔ اس فہرست میں گورنمنٹ کالج گوجرہ جو ایک انٹر کالج ہے کے متعلق صفحہ ۸ پر نمبر ۱۴ سے ۱۷ تک ملاحظہ فرمائیں ۔ اس میں جن اساتذہ کے نام دئے گئے ہیں ان کو محض تین تین ماہ کی تعیناتی کے بعد تبدیل کیا گیا ۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ کسی کو ذاتی درخواست پر کسی کو رحم کی اپیل پر تبدیل کیا گیا ۔ در اصل میں compassionate grounds کا صحیح ترجمہ نہیں کر سکا ۔ میں اس معاملہ کو ذاتی طور پر آپ کے نوٹس میں لایا تھا اور یہ عرض کیا تھا کہ جب کسی استاد کا تبادلہ کیا جاتا ہے تو وہ اسامی دو دو تین تین ماہ خالی پڑی رہتی ہے ۔ محکمۂ تعلیم کے ڈائرکٹر کو اگر جلدی جلدی اساتذہ کو تبدیل کرنے کا شوق ہے تو کسی اور جگہ پورا کر لیا کریں ۔ گوجرہ کو اس سے مستثنیٰ قرار دے دیں ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ ڈائریکٹر راولپنڈی ڈویژن کو ۲۷-۶-۶۷ کو ایک خط لکھا گیا ہے کہ حتی الوسع کوشش کی جائے کہ کسی کو دو سال سے کم عرصہ میں نہ ہٹایا جائے اور اس کے متعلق محکمہ تعلیم کو اطلاع دی جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کی بہت مہربانی ہے میں مشکور ہوں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ اس فہرست کے نمبر ۱ پر مسٹر محمد انور چودھری ہیں جن کو گورنمنٹ انٹر کالج لائل پور سے گورنمنٹ ڈگری کالج میں تبدیل کیا گیا ہے ۔ اگر وہ انٹر کالج کے لئے موزوں اہلیت کا حامل نہیں تو وہ ڈگری کالج میں کیسے موزوں اہلیت کا حامل ہو گا ۔

Minister of Education : جناب نے الٹا پڑھا ہے He was suitably qualified, and it was, therefore, considered advisable to post him in the degree college.

پرنسپل نے مانگا کہ یہ قابل آدمی ہے میرے پاس بھیج دیا جائے ۔

DEMANDS OF STUDENTS UNION OF GOVERNMENT COLLEGE QUETTA.

*5680. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that deputation of Students Union of Government College, Quetta met him at Lahore on behalf of the students of the said College and brought their grievances to his notice ;

(b) whether it is a fact that the said delegation told him about shortage of furniture, non-availability of instruments in Science Laboratories shortage of staff, non-availability of Hostel in the Degree College and non-availability of transport facilities from Quetta Town to the said College and *vise-versa* ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the steps taken or intend be taken to redress their grievances, if no action has been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Rs. 41,500 have been sanctioned for furniture and equipment. A new building at a cost of Rs. 16 lacs has been provided Government have

appointed a team of experts for working out detailed requirements of the college and propose to take necessary action in the light of the report of the Team.

بابو محمد رفیق ۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ یہ experts کی ٹیم کب appoint کی گئی ۔ اور یہ لوگ کب اپنی رپورٹ دے دیں گے ۔

Minister of Education : For that we require fresh notice.

GRANT-IN-AID TO UNIVERSITIES OF HYDERABAD, PUNJAB AND PESHAWAR FOR SOCIAL WELFARE RESEARCH CENTRES.

*5757. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that for the establishment of Social Work Department and Social Welfare Research Centres to carry out research on social problems of primary importance in the Province, some amount was provided as grant-in-aid to the Universities of Hyderabad, Punjab and Peshawar in 1965-66 and 1966-67 if so, the actual amount handed over to each said University during each year ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The Ministry of Social Welfare Government of Pakistan sanctioned Rs. 25,000 each year (i.e., 1965-66 and 1966-67) to the Punjab University only.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۵-۶۶ اور ۱۹۶۶-۶۷ کے دوران صرف پنجاب یونیورسٹی کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ کی رقم مہیا کی گئی ہے ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ پشاور اور حیدر آباد یونیورسٹیوں کے لئے ایسی رقوم کیوں مختص نہیں کی گئیں ۔

Parliamentary Secretary : As I have already stated, it is a Central grant and the Provincial Government has nothing to do with it. As the

question was asked from this Department and it related to the University, as such the information has been furnished to the House. Otherwise the Provincial Education Department has nothing to do with the sanctioning of this grant.

خان اجون خان جدون ۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ سنٹرل گورنمنٹ صوبائی حکومت کی سفارش پر گرانٹ دیتی ہے یا از خود دیتی ہے ۔

SETTING UP OF NEW BOARDS OF SECONDARY EDUCATION AT RAWALPINDI AND MULTAN.

***6158. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have decided to set up two new Boards of Secondary Education at Rawalpidi and Multan ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the names of the areas which are likely to be attached to these Boards ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes, but not at Rawalpindi. Government have decided to set up two new Boards of Intermediate and Secondary Education one each at Sargodha and Multan.

(b) Sargodha Board will have jurisdiction over Sargoda and Rawalpindi Divisions and Azad Kashmir and Northern Areas. The Board at Multan will have jurisdiction over Multan, Bahawalpur, Quetta and Kalat Divisions.

بابو محمد رفیق ۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ آپ نے کس basis پر راولپنڈی اور ملتان کو سلیکٹ کیا ہے ۔ کوئٹہ کو کیوں نہیں کیا ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ اس کا دائرہ تو گلگت سے لے کر گوادر تک ہے ۔ اب چونکہ لڑکوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اس لئے دو نئے زون بنائے گئے ہیں ۔ نادرن زون میں راولپنڈی سرگودھا وغیرہ کے علاقے ہیں اور Southern Zone میں ملتان اور دوسرے علاقے ہیں ۔ کوئٹہ اور قلات لاہور کی بجائے ملتان کے زیادہ قریب ہیں ۔ اس لئے وہ علاقے ملتان کے ساتھ ہوں گے ۔ لڑکوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ بورڈ قائم کرنے پڑے ہیں ۔

بابو محمد رفیق ۔ ہمارے لئے ملتان اور لاہور میں کوئی فرق نہیں ۔ ہم ملتان کی بجائے لاہور کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ۔ ملتان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے ۔ اور اس کے ساتھ attach ہونا نہیں چاہتے ۔ یہ آپ کی مہربانی ہوگی اگر ملتان کی بجائے ہمارے علاقوں کو لاہور کے ساتھ attach کر دیں ۔

Minister of Education : This is a suggestion for action.

سید عنایت علی شاہ ۔ کیا آپ رفیق صاحب کی suggestion پر غور کرنے کو تیار ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ میں تو ہر ممبر کی suggestion پر غور کرنے کو تیار ہوں ۔

NON-PAYMENT OF SALARIES TO LECTURERS OF VARIOUS GOVERNMENT COLLEGES IN KARACHI.

*6166. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that lecturers of various Government Colleges in Karachi had not been paid their salaries for the month of January, 1967 as late as 16th February, 1967 ;

(b) whether it is a fact that this is not the first time that the said lecturers, working on temporary posts, did not receive their salaries in time ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, (i) the names of Colleges where these lecturers re-employed ; (ii) reasons for delay in the payment of their salaries and (iii) the steps Government intend to take to avoid such delays in the future ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. (Orders have since been issued).

(b) Yes.

(c) (i) (1) Government College for Men, Karachi.

(2) Government College for Women, Karachi ;

(3) Government Science College Qasimabad Karachi ;

(4) D.J. Government Science, College, Karachi.

(5) Government Teacher's Training College, Karachi.

(6) Government Commerce College, Karachi.

(7) Government Bengali Intermediate College, Karachi ;

(ii) Proposals for extension of the period of *ad hoc* appointments

were being received from the Regional Offices piece-meal at times without supporting documents. Scrutiny of such cases and the necessary back references resulted in delay, occasionally in the issue of formal orders.

(iii) It has now been decided that formal orders of extension should issue regularly for specific periods so that such orders can be issued simultaneously with greater ease. The Regional offices have also been directed to ensure that their proposals are complete in all respects so that the need for back references and the consequent delay are obviated.

Mr. Zain Noorani : While thanking the Government for the steps taken in this regard, as explained in answer to the question, I ask the Minister does it mean that in future a firm commitment can be made that delays of this nature will not occur in the payment of salaries to these lecturers ?

Minister of Education : (Mr. Muhammad Ali Khan) : This amounts to commitment. The answer contained in part (c) (ii) and (iii) shows that whatever is humanly possible is being done. We have already sent instructions to the Director of Education to send complete papers so that we may not send them back again for reference. This is the thing which delays matter and, in future, Inshallah we would be more vigilant.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ ان کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی عارضی تقرریاں سالہا سال سے آ رہی ہیں اور ہر سال ان کا review ہوتا ہے اور اس عارضی تقرری کی وجہ سے بہت دشواریاں پیش آتی ہیں کیا آپ ان عارضی تقرریوں کو مستقل کرنے پر غور فرمائیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ان کا case ۶ ۔ مہینے کے بعد پبلک سروس کمیشن میں چلا جاتا ہے اور وہاں دیر ہو جاتی ہے ۔

STAFF OF PRIMARY SCHOOLS IN KARACHI

*6208. Mr. Zain Noorani: Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there are as many as 49 Primary Schools in Karachi with only two teachers for each ;

(b) whether Government consider strength of two teachers per primary school sufficient for the said institutions ;

(c) who authorised the opening of these two teacher schools and when ;

(d) the steps Government intend to take in this matter and when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes.

(b) In 26 schools out of 49, the strength of two teachers per primary school is satisfactory.

(c) Government of West Pakistan, Education Department.

(d) More teachers will be provided to the understaffed schools subject to the availability of funds.

Mr. Zain Noorani: Is it a fact that the Directorate of Education, Karachi, have written very strongly to the Department stating that the staff of two teachers per primary school is not suited for a single school in Karachi and that they have requested for a staff of 11 teachers per school ?

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan): The Director of Education has asked for more staff. The Finance Department has now agreed to provide three thousand teachers and we will give them whatever quota is reserved for Karachi out of it.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا معزز وزیر تعلیم یہ فرمائیں گے کہ پرائمری سکولوں میں کتنے بچوں کی تعداد پر حکومت ایک ماسٹر تعینات کرنا مناسب سمجھتی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں اس وقت اس کے متعلق کوئی خاص اعداد و شمار نہیں دے سکتا لیکن جہاں تک پرائمری سکولوں کا تعلق ہے ۔ ابتدا میں جب پرائمری سکول بنتا ہے تو ادنیٰ درجہ سے شروع کیا جاتا ہے اور جب بچوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے تو تیسرے اور چوتھے درجے بھی قائم کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے ٹیچرز زیادہ کر دیئے جاتے ہیں ۔

Mr. Zain Noorani : In the 23 primary schools in Karachi Government intends to retain the staff of two teachers per school. May I know how many classes are there and how many children are there per school ?

Minister of Education : For that we require fresh notice.

Mr. Zain Noorani : The Minister has asked for fresh notice but I have not asked any thing fresh. Whatever I ask arises out of the answer given by the learned Minister.

Mr. Speaker : Which part of the answer ?

Mr. Zain Noorani : The answer was to a supplementary arising out of the answer to my question that in 26 schools, out of 49, the strength of two teachers per primary school is satisfactory. Then the Minister further went on to elaborate that most of the primary schools, when they are started, have either one or two classes and the number of children is restricted and that is why in some of them the staff of

two teachers is sufficient. Arising out of that, I have asked, alright, in 26 schools the strength of two teachers per primary school is considered to be satisfactory ; therefore, in these twenty-six schools he must be knowing how many classes are there and how many children are there because without that he cannot say that it is satisfactory.

Minister of Education : Had he asked a question of that nature to show him the number of children in each class and the name of each primary school in Karachi, we would have furnished him with a list but at this moment it is absolutely impossible to say how many children are studying in each school.

Mr. Zain Noorani : I will re-frame my question. In answer to part (b) of my question the Minister has stated that in 26 schools, out of 49, the strength of two teachers per primary school is satisfactory. May I know what are the reasons of believing that this strength is satifactory in these 26 schools ?

Minister of Education : That means, out of 49, 26 schools must have got lesser number of children:

سید عنایت علیشاہ ۔ جناب عالی۔ کیا جناب وزیر صاحب کے علم میں ہے کہ پشاور ڈویژن میں ایسے پرائمری سکول ہیں جن میں صرف ایک ہی ٹیچر ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice.

SCALE OF PAY OF DINIYAT TEACHERS OF PRIMARY MIDDLE AND HIGH SCHOOLS.

*6300. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that 'Diniyat' has been made a compulsory subject in the Educational Institutions of Peshawar Division ; if so, scales of pay of Diniyat teachers of Primary, Middle and High Schools and the scales of pay of teachers of other subject in the said schools ;

(b) the qualifications prescribed for appointment at Diniyat teacher ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. The scale of pay of Diniyat teachers in the Primary, Middle and High Schools of Peshawar Division is Rs. 100—4—140/5—175. The scales of pay of other teachers in these schools are given in the statment attached.*

(b) The qualifications prescribed for appointment as Diniyat teachers at the Middle and High Schools are Honours in Arabic or equivalent certificate of religious Institutions recognized by the Auqaf Department. Qualifications prescribed for teachers in Primary Schools are J.V. or equivalent qualification.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ یہ لسٹ میں نے دیکھی ہے اور جہاں تک میں نے محسوس کیا ہے وہ یہ ہے کہ دینیات کے اساتذہ کی تنخواہ دوسرے اساتذہ کی تنخواہوں سے کم ہوتی ہے یا مختلف ہوتی ہے اس سے دو چیزیں ہو جاتی ہیں اول تو یہ کہ دینیات کے ٹیچرز احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں دوسرے معاشرہ میں ان کا کوئی مقام نہیں رہتا اور وہ اپنے مقام سے گر جاتے ہیں کیا ان وجوہات کی بنا پر کوئی موثر قدم اٹھایا جائے گا کہ ان کی تنخواہ بڑھا دی جائے ۔

*Please see Appendix I at the end.

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جہاں تک دینیات کے ٹیچرز کا تعلق ہے وہ صرف ایک مضمون پڑھاتے ہیں اور باقی اساتذہ سکولوں میں ایک سے زیادہ مضمون پڑھاتے ہیں اس لئے ان کا pay scale علیحدہ ہے اور ان کا pay scale علیحدہ ہے ۔ فی الحال یہ مسئلہ زیر غور نہیں ہے کہ ان کی تنخواہ کا pay scale بڑھا دیا جائے ۔

BUILDING OF HIGH SCHOOL PABBI, TEHSIL NOWSHERA

*6315 **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the building of High School, Pabbi, Tehsil Nowshera, District Peshawar, is in a very dilapidated condition and there is every danger of its collapsing at any moment ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government have any scheme to construct a new building for the said school ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) The question does not arise.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے جواب میں "جی نہیں" کہا ہے میں اس سے اتفاق نہیں کروں گا ۔ تقریباً آج سے ۶ - ۷ ۔ سال قبل اس کے لئے کافی الاٹمنٹ ہو چکی تھیں تاکہ نئی بلڈنگ بنائی جائے تو کیا وزیر صاحب اس مسئلہ پر غور فرما کر کوئی مناسب قدم اٹھائیں گے ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ انہوں نے سوال میں پوچھا تھا کہ وہ خستہ حالت میں ہے جناب مجھے ذاتی علم ہے کہ وہ خستہ حالت میں نہیں ہے ۔ یہ کچی بلڈنگ ہے اور ۱۹۶۳ء میں اس کی مرمت پر کوئی تین ہزار روپیہ صرف کیا گیا تھا اب اگر اس کی مزید مرمت کی ضرورت ہوگی تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ اس کی مرمت کے لئے تیار ہیں ۔

RECOGNITION BY GOVERNMENT OF HIGH SCHOOLS IN KHESHKI PAYAN, TEHSIL NOWSHERA.

*6317. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the inhabitants of Kheshki Payan in Tehsil Nowshera, District Peshawar, have built a school on self-help basis; if so, (i) the date of its completion, (ii) the funds contributed locally, and (iii) the aid provided by Government for its construction ;

(b) whether it is a fact that ninth and tenth classes have been started in the above mentioned school, but it has not been recognised as a High School so far despite the request made by the management of the said school in this behalf ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. (i) 31st May 1965, (ii) local contribution—Rs. 80,000, (iii) Nil.

(b) Yes. The up-gradation of the Government Middle School, Kheshki Payan was considered during 1965-66 and 1966-67 but it could

not be up graded due to low proiority assigned to it by the Director of Education and the limited resources. The up-gradation of this School will again be considered on merit during 1967-68.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ (اے) میں جس سکول کا ذکر کیا گیا ہے اس میں کافی سے زیادہ طلباء ہیں ۔ یہ سکول ۸/۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور یہاں کے آدمیوں نے اپنی طرف سے ۸ ہزار روپیہ دیا ہے اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ نے اپنی جانب سے ایک پیسہ بھی اس پر خرچ نہیں کیا ۔ تو میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ان وجوہات کی بنا پر اس سکول کو فوری اہمیت دی جائے گی ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ یہ کام واقعی قابل تعریف ہے کہ اس صوبے میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ایسی شاندار عمارت بنوائیں ۔ ہائی کلاسیں اس سکول میں بیشک شروع ہوگئی ہیں ۔ جن وجوہات کی وجہ سے اس کو اپ گریڈ نہیں کیا وہ سوال کے حصہ (ب) میں بیان کر دی گئی ہیں ۔ ویسے merit کا بھی سوال ضرور پیدا ہوتا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو ضرور اپ گریڈ کیا جائے گا ۔

ADMISSION IN MACLAGAN TRAINING COLLEGE, LAHORE

***6525. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the number of students admitted in the Maclagan Training College, Lahore, during 1965-66 and 1966-67 ;

(b) the number of students out of those mentioned in (a) above as had passed B.A. Examination in I, II and III Divisions ;

(c) the number of candidates as had applied for admission in the said College during the period stated in (a) above ;

(d) the number of candidates out of those mentioned in (c) above who had passed B.A. Examination I and II Divisions, but were not granted admission ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(a) 1965-66	...	290
1966-67	...	283
(b) 1*st Division*—		
1965-66	...	20
1966-97	..	24
2nd Division —		
1965-66	...	174
1966-67	...	116
3rd Division—		
1965-66	...	40
1966-67	...	66
(c) 1965-66	...	490
1966-67	...	473
(d) 1*st Division* —		
1965-66	...	10
1966-67	...	10
2nd Division—		
1965-66	...	87
1966-67	...	143

DEGREE AND INTERMEDIATE COLLEGES

*6662. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) the district-wise number of Degree as well as Intermediate Colleges in the Province alongwith (i) the names of towns where the said colleges exist, and (ii) the names of places to which the Principals posted in the said colleges belong ;

(b) whether it is a fact that most of the Principals posted in the said colleges belong to different Regions ; if so, whether local persons are not available for appointment as Principals there?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The information is placed on the table of the Assembly.*

(b) The posts of Principals of Degree as well as Intermediate Colleges in the Province are filled on the basis of seniority-*cum*-efficiency of the officers in W.P.E.S. I (Senior and W.P.E.S. I (Junior) cadres. As such, the question of posting of local persons as Principals of Colleges does not arise.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب اردو میں جواب دیا جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ کے پاس اردو کا جواب موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب کیا آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ جو یہ جواب کے حصہ (ب) میں بتایا گیا ہے کہ افسران کی اعلیٰ کارکردگی

*Please see Appendix II at the end.

دیکھی جاتی ہے اور ان کی قابلیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے تو میں دریافت کرتا ہوں کہ اعلیٰ کارکردگی کا کون جائزہ لیتا ہے اور سرٹیفیکیٹ کون دیتا ہے ۔؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ افسران بالا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ اس کا معیار کیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ معیار مقرر ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ اعلیٰ معیار پر جب آپ پرنسپل مقرر کرتے ہیں تو میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ حاجی صاحب کو بھی کسی کالج کا پرنسپل مقرر کیا جائے ۔

وزیر تعلیم ۔ اگر وہ درخواست دے دیں گے تو اس پر غور ہو سکتا ہے (قہقہہ)

حاجی سردار عطا محمد ۔ اس کا معیار کیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ حسن کارکردگی ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ حاجی صاحب کو یا تو آسان اردو میں جواب دیا جائے یا مشکل سندھی میں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ اگلا ضمنی سوال پوچھئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں پوچھنا ہوں جناب کونسی حسن کارکردگی کو آپ تصور کرتے ہیں کیونکہ کارکردگی تو کئی طریقوں کی ہوتی ہے ۔ اگر کوئی کسی کا دوست ہو تو اس کے کام کو اچھا سمجھا جاتا ہے کسی کو اچھا سمجھا جاتا ہے کسی کو برا ۔ تو میں دریافت کرتا ہوں کہ اس کا معیار کیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ لیاقت ۔ ذہانت اور دیانت ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا جناب دیانت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کیا واقعی دیانت داری کا لحاظ رکھا جاتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ساری دنیا میں بد دیانت لوگ نہیں ہیں ۔ دنیا میں لوگ اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ۔

ملک محمد اختر ۔ اچھے اور برے ہر جگہہ ہوتے ہیں کیا اس کا اطلاق منسٹرز پر بھی ہوتا ہے ؟

Haji Syed Muhammad Murad Shah : Point of order. Sir, I want to draw your attention to page 42 of the list. At S. No. 6, Government Degree College for Girls Hyderabad, has been shown in the District of D.I. Khan of Peshawar Region.

مسٹر سپیکر ۔ حیدرآباد کو آپ نے ڈی ۔ آئی ۔ خان میں کیسے show کر دیا ؟

Parliamentary Secretary (Education) : Sir, it is a mis-print ; I am obliged to the Member for pointing out this error. It is a mis-print.

وزیر تعلیم ۔ واقعی یہ چھپنے میں غلطی ہو گئی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے جوابات میں غلط چھپائی کیوں ہوتی ہے آج یہ تیسری بار ہے کہ غلط چھپائی ہوئی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ حسن کارکردگی کا معیار وہ ہے جو ملک اختر صاحب نے ایوان میں پیش کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس وقت اس کی پڑتال نہیں گئی تھی ؟

Parliamentary Secretary : Yes Sir, that was checked but if you please see the list, it appears that most probably this is a typing error or printing error.

Minister for Education : Sir, in this case, principal district happens to be Hyderabad.

مسٹر سپیکر ۔ لیکن اس کو دوسری جگہہ لسٹ میں کیوں دکھایا گیا ہے ؟

Minister of Education : It is a mis-print.*

Haji Syed Muhammad Murad Shah : Sir, there is another misunderstanding. There are two colleges in Hyderabad ; one for Girls and one for Women, and that College is for Women.

Mr. Speaker : Now it is clear that this is not a mis-print. (*laughter*).

Parliamentary Secretary : Sir, the College for Girls may be called the College for Women ; we have no objection.

**Correction made in the list.*

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر تعلیم بتائیں گے کہ گورنمنٹ کالج برائے گرلز و گورنمنٹ کالج برائے مستورات میں کیا فرق ہے ؟

Minister for Education: Sir, what is there in the name ; 'rose' is rose by whatever name you may call it.

BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION IN PROVINCE.

*6663. **Haji Sardar Atta Muhammad**: Will the Minister of Education be pleased to state :--

(a) whether it is a fact that the Chairman of the Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad belongs to Lahore ; if so, (i) the reasons for not appointing the Chairman of the said Board from amongst the persons residing in Hyderabad Region ;

(b) whether it is a fact that two new Boards of Intermediate and Secondary Education are proposed to be set up in the Province ; if so, whether Government intend to appoint Chairman of any of the said Board from amongst the residents of Hyderabad Region ;

(c) whether it is also a fact that certain examiners for the examination conducted by the Board mentioned in (a) above are appointed from other regions ;

(d) whether any other Board of Secondary Education in the Province appoints examiners for its examination from Hyderabad Region ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) No.

(b) Yes. The Officers residing in Hyderabad Region will be considered alongwith the Officers of other Regions.

(c) Yes, only in exceptional cases, generally when qualifipean experienced persons are not available in the Region.

(d) Yes, only in cases as enumerated in (c) above.

حاجی سردار عطا محمد ۔ یہ جو (بی) میں آپ نے فرمایا ہے کہ حیدرآباد کے رہنے والے افسران پر غور کیا جائے گا ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ یقین دلائیں گے کہ اس معاملہ پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب یہ صاف لکھا ہوا ہے جواب میں ۔ اور (سی) میں بھی اس چیز کی وضاحت ہے لیکن جہاں اچھے تربیت یافتہ ممتحن نہیں ملتے تو اس صورت میں اور ریجنوں سے لائے جاتے ہیں اور مقامی نہیں لئے جاتے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا آپ انصاف اور ہمدردی سے حیدرآباد ریجن کی نسبت غور کریں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ میرا ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معیار ایک ہی ہے انصاف کا ۔ چاہے وہ آپ کے ہاتھ میں ہو چاہے میرے ہاتھ میں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ انہوں نے (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ خصوصی حالات میں، جبکہ تربیت یافتہ اور تجربہ کار لوگ موجود

نہ ہوں تو دوسرے ریجنوں سے لئے جاتے ہیں تو میں دریافت کرتا ہوں کہ وہ کون سے ریجن ایسے ہیں جہاں سے وہ دستیاب نہیں ہوتے -

وزیر تعلیم - خصوصی حالات میں باہر سے منگوائے جاتے ہیں -

ADOPTING MOTHER-TONGUE OF THE PUPILS AS MEDIUM OF INSTRUCTION IN SCHOOLS

*6664. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have agreed in principle to adopt mother-tongue of the pupils as the medium of instruction in the schools ;

(b) whether it is a fact that in the comprehensive school recently opened in Khairpur ; Urdu has been made as compulsory medium of instruction ; if so, the reasons for not adopting Sindhi, which is mother-tongue of the resident of Khairpur, as the medium of instruction in the said school ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a No.

(b) Yes. Urdu has been established as the Medium of Instruction in all the 40 Comprehensive High Schools proposed to be opened in the Province during the Third Five Year Plan in accordance with the basic aims and objects of the Scheme. Any variation will dilute the quality of instruction and would not be fair to the residents of a Region.

حاجی سردار عطا محمد - جناب کیا یہ آپ کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ نے سندھ میں سندھی تعلیم کو قبول کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) - ہم ریجنل زبان کو ہمیشہ سراہتے ہیں اور اس کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں - سابق صوبہ سرحد اور بلوچستان میں لوگوں کی زبان پشتو ہے لیکن تعلیم دینے کا طریقہ اردو ہی ہے تو یہ بنیادی چیز ہے تو جہاں بھی سکول قائم کئے جائیں گے وہاں میڈیم آف انسٹرکشن اردو ہی ہوگی -

حاجی سردار عطا محمد - میں نے جو سوال پوچھا ہے آپ نے اس کا جواب نہیں دیا - میں نے گزارش کی ہے کہ سندھی تعلیم جو ہے کیا گورنمنٹ نے اسے تسلیم کیا ہے - یہ ہماری علاقائی زبان ہے -

وزیر تعلیم - سندھ میں ایسے سکول میں جہاں سندھی زبان میں تعلیم دی جاتی ہے اور ایسے بھی ہیں جہاں اردو میں تعلیم دی جاتی ہے -

حاجی سردار عطا محمد - سندھی زبان کو گورنمنٹ نے تسلیم کیا ہے کہ نہیں ؟

وزیر تعلیم - صرف سندھی ہی کو نہیں کیا -

PRIMARY TEACHERS IN HYDERABAD REGION

*6666. **Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the period of training for primary teachers in Hyderabad Region has been reduced from 3 years to 2 years ;

(b) whether it is a fact that the teachers who qualify the said two year training course are allowed the scale prescribed for S.V. Teachers ;

(c) whether it is a fact that neither the scale of pay of former three years trained teachers has been revised nor any selection grade has been prescribed for them ; if so, the reasons therefor and whether Government intend to revise the scale of pay of the said teachers and also to allow them the selection grade ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No, the former three years trained teachers have been allowed the scale and the selection grade admissible to S.V. teachers in the consolidated scale notified in 1962.

حاجی سردار عطا محمد ۔ وزیر تعلیم کے اس جواب سے مجھے بڑا صدمہ پہنچا ہے کہ سندھی زبان کو وہاں قومی زبان تسلیم نہیں کیا گیا ۔ اس لئے میں نہ سپلیمنٹری پوچھنا چاہتا ہوں نہ پچھلا سوال پوچھنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پچھلا سوال یا اگلا سوال ۔

Parliamentary Secretary : The Minister of Education has said that Government recognises Sindhi as a local language but obviously it cannot recognize it as a national language.

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے جواب کا کچھ فائدہ نہیں پہنچا کیونکہ حاجی صاحب انگریزی نہیں سمجھتے ۔

Appointment of Trainees of Government Technical Teachers Training College, Lyallpur

*6728. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Government of West Pakistan decided to appoint Matriculate trainees of the Government Technical Teachers Training College, Lyallpur obtaining the certificate in Arts and Crafts as Technical Teachers in the grade of Rs. 125—7—19518—275 ;

(b) whether it is a fact that one Saeed Ahmad who possessed the prescribed qualification was appointed at the rate of Rs. 125 fixed at Government High School, Kasur,—*vide* D E. Lahore order No 41-66/4158/Admn (1), dated 1st February 1966 ;

(c) whether it is a fact that during the period of 1963 to 1966 about 180 trainees from the Government Technical Teachers Training College, Lyallpur got certificates but none of them has so far been given the prescribed scale mentioned under (a) above ;

(d) if answer to (a), (b) and (c) above be in the affirmative, reasons for not giving the scale to them ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) Pay scale of Rs. 125—7—195/8—275 for the posts of Junior English Teacher (Technical) trained from Government Technical Teacher's Training College, Lyallpur, was sanctioned in 1965. No post of Junior English Teacher (Technical) existed before 1965. Prior to 1965, there existed two categories of posts namely Assistant Workshop Instructors/Assistant Instructors and the question of conversion of these posts

into Junior English Teacher (Technical) is under consideration of Government. As soon as the matter is finalised, the incumbents of these posts with training from Government Technical Teachers' Training College, Lyallpur, will get the scale of pay of Rs. 125—7—195/8—275.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر تعلیم مجھے یہ بتائیں گے کہ جب آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس قسم کی آسامیاں ۱۹۶۵ء میں منظور کی گئی تھیں ۔ اور جب آپ نے میرے سوال کے حصہ (ب) میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ڈائریکٹر لاہور ریجن نے فروری ۱۹۶۶ء میں ایک سکول میں لائل پور کے سند یافتہ کو یہ سکیل دینا منظور کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے لائل پور کے سکول کے ۱۸۰ سند یافتہ اساتذہ کو یہ سکیل نہیں دیا گیا ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جب یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پوسٹ convert کرنے کی منظوری آ جائے گی ۔

This was under the active consideration of the Department and then it has been referred to the Finance Department.

وہاں سے منظوری آنے کے بعد جیسا کہ جواب میں ابھی کہا گیا ہے انہیں یہ سکیل دے دیا جائے گا ۔ جیسا کہ جواب میں ابھی کہا گیا ہے یہ پوسٹیں ہم convert کر لیں گے ۔ تو انہیں وہی سکیل دیا جائے گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ محکمہ مالیات سے منظوری حاصل کرنے کے بعد ایسا کیا جائے گا ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا

ہوں کہ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم لاہور ریجن نے یہ احکامات کیسے جاری کر دیئے تھے ۔ مختلف ریجنوں میں ایک جیسی پالیسی کیوں نہیں ہے ۔ اگر ڈائریکٹر لاہور ریجن اس کی اجازت حاصل کر سکتا ہے تو ڈائریکٹر راولپنڈی کیوں نہیں کر سکتا ؟

وزیر تعلیم ۔ اس شخص کو ۱۲۵ روپے مقررہ پر لگا دیا گیا ہے ۔

pending certain clarifications from the Finance Department.

یہ مستقل چیز نہیں ان سے وضاحت آنے کے بعد ان کو باقاعدہ cadre دیا جائے گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جب آپ نے فرمایا ہے کہ اسے ۱۲۵ روپے مقررہ دے دیئے جائیں گے اگرچہ تاحال اسے مستقل طور پر نہیں دیئے گئے ۔ اور آپ انتظار کر رہے ہیں کہ محکمہ فنانس سے وضاحت وصول ہو جائے ۔ تو اس قسم کی وضاحت کی موصولی کے پیش نظر آپ لائل پور کے اساتذہ کو یہ رعایت کیوں نہیں دے رہے جو لاہور ریجن کے اساتذہ کو دی جا رہی ہے ۔ ان سے آپ سوتیلی ماں یا باپ کا سا سلوک کیوں کر رہے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظوری آ جانے کے بعد ہم ان لوگوں کو یہ سہولتیں دے دیں گے ۔

AMOUNTS GRANTS OF THE WOMEN COLLEGES IN RAWALPINDI

***6992. Mr. Hamza :** Will the Minister of Education be pleased to state the annual grants of the Women Colleges in (Inter and Degree)

in Rawalpindi Region from 1963-64 to 1966-67 and in case there is substantial difference in the grants, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Kindly see the Statement 'A' for the Annual Grants paid to the Women Colleges in Rawalpindi Region for the period 1963-64 to 1966-67.

There is no substantial difference in the grants paid to Colleges of an equivalent status.

STATEMENT 'A'

Non-Government Women Colleges	Annual Maintenance Grant				Remarks
	1963—64	1964—65	1965—66	1966—67	
1	2				3
Jamia Nusrat, Rabwa. (Inter)	10,000/-	10,000/-	9,500	9,000	—
Islamia College for Girls (Degree) Lyallpur.	10,000/-	10,000	9,500	12,000	—
Girls Inter College, Wah (Inter). Cantt : (Rawalpindi).	10,000	10,000	9,500	9,000	—
GOVERNMENT COLLEGES FOR WOMEN.					
Govt. College (Women) Rawalpindi. (Degree).	23,290	32,320	31,520	23,360	The rent of the building was not paid during 1963-64 and payment of the rent of building during 1966-67 is still under consideration.

1	2				3
Govt. College (W) Gujrat. (Degree)	23,000	27,580	23,940	23,180	—
Govt. College (W) Lyallpur. (Degree)	20,000	23,600	23,600	22,600	—
Govt. Inter College for Girls, Jhelum.	27,670	28,800	28,040	12,460	The College has been shifted to its own building w.e.f. the current financial year 1966-67. Hence the grant of Rs. 15,000/- under Rent Rates and Taxes has been withdrawn.
Govt. Inter College for Girls, Sargodha.	13,600	13,820	14,900	16,400	—

EMBEZZLEMENT OF FUNDS IN GOVERNMENT INTER COLLEGE FOR WOMEN, JHELUM

*6993. **Mr. Hamza :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a large amount of Government funds were embezzled in Government Inter College for Women, Jhelum during the year 1963-64 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the amount involved and the action taken and if no action has so far been taken reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes.

(b) Rs. 17,833.67 were embezzled by the College Clerk. He was challaned in the Court of Law and has been sentenced to 13 Years RI. Rs. 8,898.67 were recovered from him.

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ جو اتنی بڑی رقم کالج کے فنڈ سے غبن ہوئی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری اس کلرک پر تھی یا اس کالج کی پرنسپل پر بھی کوئی ذمہ داری عائید ہوتی تھی جس کی وجہ سے یہ صورت حال نمودار ہوئی ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جہاں تک غبن کا تعلق ہے اس کی ذمہ داری کالج کے کلرک پر تھی ۔ اس سے کچھ رقم وصول بھی ہو گئی ۔ اسے دس سال قید سخت کی سزا بھی مل گئی ہے ۔ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی الکوائری کا آرڈر کر دیا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ اس ریجن کے ڈائریکٹر کرشمہ سازی سے وہاں اس قسم کے غبن ہو رہے ہیں تو آپ اس کے متعلق کیا کارروائی کریں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ مجھے ایسی اطلاع نہیں ہے ۔ ویسے ہم نے محکمانہ انکوائری شروع کر دی ہے ۔

NEW SCHOOLS TO BE OPENED IN PESHAWAR DISTRICT

*7116. **Syed Yusaf Ali Shah :** Will the Minister of Education be pleased to state the number of new schools proposed to be opened in West Pakistan during the year 1967-68 alongwith the number of those proposed to be opened in (i) Peshawar District and (ii) Peshawar City, separately ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The number of new schools proposed to be opened in West Pakistan during 1967-68 :—

Primary Schools :	1,500	
Middle Schools :	85	(upgradation from primary schools)
High Schools :	20	

Peshawar Region's share is likely to be :

Primary Schools :	180
Middle Schools :	8
High Schools :	4

The district-wise distribution will be made on the relative priorities of each case in the region.

Syed Yusaf Ali Shah : Sir, it has been stated that district-wise distribution will be made on the relative priorities of each case in the region.

'relative priority' کا کیا معیار ہے

وزیر تعلیم - جہاں ضرورت بہت زیادہ ہو -

سید یوسف علیشاہ - جناب والا - اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ ایسے علاقوں میں جہاں پارٹیشن کے بعد کوئی سکول نہیں کھولا گیا کیا آپ ان علاقوں کو آئندہ ترجیح دیں گے ؟

وزیر تعلیم - جناب والا - میں نے عرض کر دیا ہے کہ جہاں اشد ضرورت ہوئی ہم پہلے ان علاقوں کو لیں گے -

منشی سپیکر - خان صاحب آپ نے فرمایا ہے کہ ۲۰ نئے سکول کھولے گئے ہیں -

وزیر تعلیم - ۲۰ سکولز up grade ہوں گے -

Mr. Speaker : Throughout West Pakistan ?

وزیر تعلیم - جی ہاں -

Students on Roll of Primary Middle and High Schools and Colleges

*7228. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister of Education be pleased to state the number of students on roll of (i) Primary Schools (ii) Middle Schools (iii) High Schools and Colleges, respectively,

as on 31st March 1956 and 31st March 1967 in each District of the Province alongwith the annual expenditure incurred on education in each district during the years 1955-56 to 1965-66 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): The required information is given in the attached Appendix "A".*

BOARDS OF SECONDARY EDUCATION FOR SARGODHA, AND RAWALPINDI

*7262. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that Government have decided to open two more Boards of Secondary Education one each at Sargodha and Rawalpindi ; if so, when the said decision is likely to be implemented alongwith present stage thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes, but not at Rawalpindi. Government have decided to set up two new Boards of Intermediate and Secondary Education one each at Sargodha and Multan.

(b) The decision will be implemented as soon as necessary formalities like enactment of law, financial provision etc ; are completed.

PASSENGERS OF LAHORE OMNI BUS

*7394. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that passengers of the Lahore Omni Bus are made to wait for hours at terminus at noon, especially the passengers coming to and from Wahdat Colony ;

---

*Please see Appendix III at the end.

(b) whether it is a fact that a conductor of Bus No. 28 was absent at about 2-30 p.m. on 29th May, 1967 and the bus was forced to return to office and later on Bus No. L.E.B. 8908 of route No. 27 which was plying quite satisfactorily up to Ichhra instead of going to Wahdat Colony was diverted to L.O.S. Shed alongwith passengers under the pretext of some mechanical defect ; if so, the action Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) No.

(b) (i) Yes.

(ii) The bus No. LEB 8908 on route No. 27 developed some defect and had to be brought to the Depot from Ichhra for removal of that defect. The passengers were also brought to the Depot with the same bus in order to provide them with a replacement bus which took them to their destination immediately.

(iii) The services of the Conductor on No. 28 who was absent from duty, were terminated. There was no question of taking action in the case of bus No LEB 8908 of route No. 27 as the defect was genuine and it was unsafe to allow the bus to proceed.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جو مسافر وھاں سے بس پر واپس اڈے پر لائے گئے ان کا جو وقت ضائع ھوا ہے اور ان کو جو تکلیف ھوئی ہے کیا اس سے یہ بہتر نہیں تھا کہ وھاں سے ٹیلیفون کرکے بس منگوا لی جاتی اور مسافروں کو تکلیف نہ ہوتی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ کسی حد تک میرے فاضل دوست نے یہ ایک تجویز پیش کی ہے ۔ بہر صورت جو کچھ کیا گیا وہ درست تھا اس سے زیادہ تیز سپیڈ کے لئے اور کوئی طریقہ کار اختیار نہیں کیا جا سکتا تھا ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ حصہ "الف" میں کہا گیا ہے کہ مسافروں کو دوپہر کے وقت آخری سٹاف پر گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں کہ بس سٹاپ پر کھڑے ہو کر دیکھیں کہ کتنی دیر وہاں انتظار کرنا پڑتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ کون سے سوال پر سپلیمنٹری سوال ہو رہا ہے ۔ یہاں میں نے جواب میں ایسا نہیں کہا ہے ۔

Mr. Speaker : Next question.

UPGRADING GOVERNMENT PRIMARY SCHOOL, GARHI NOBAT KHAN

***7552. Mr. Jalal-ud-Din Khan :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Government Primary School Garhi Nobat Khan, Union Council Sori Zai Payan, Tehsil and District Peshawar, has been functioning nearly for the last 10 years and the present number of students on rolls in the said school is more than 150 ;

(b) whether it is a fact that the above said school is situated at a central point and four Primary Schools are functioning in its vicinity ;

(c) whether it is a fact that many resolutions have been passed by the Union Council, Tehsil Council and District Council concerned for the upgrading of the above said school to that of a Middle School, but it has not been upgraded so far ; if so, reasons therefor ;

(d) whether it is a fact that there is no primary school for girls in the area of the said Union Council of Sori Zai Payan ;

(e) whether it is a fact that the inhabitants of Garhi Nobat Khan in the area of said Union Council have offered to extend every sort of help for the opening of the said school and the Commissioner, Peshawar Division promised on 18th April 1967 for the opening of a primary girls school at Garhi Nobat, but no action has been taken in this respect ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Not to our knowledge.

(d) Yes.

(e) No. The case of upgradation and opening of a primary school will be considered on merit during 1967-68 subject to availability of proper accommodation by the Union Council.

سید عنایت علیشاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے جواب میں دو شرائط رکھی ہیں ۔ ایک شرط یہ ہے کہ استحقاق کی بنا پر اس پر غور کیا جائے گا اور دوسری شرط یہ ہے اگر یونین کونسل اس کے لئے عمارت مہیا کرے ۔

ایک شرط جو عمارت کے متعلق ہے اگر یہ پوری کر دی جائے تو کیا یہ سکول up grade کیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم - ضروری نہیں ہے - پھر بھی دیکھا جائے گا کہ یہ علاقہ کسی اور کی نسبت زیادہ حق دار ہے - اگر کسی اور جگہہ زیادہ ضرورت ہوئی تو اس سکول کو up grade کیا جائے گا -

---

ISSUANCE OF TEMPORARY ROUTE PERMITS TO ASAD TRANSPORT COMPANY AND MALIK TRANSPORT COMPANY

*7668. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to refer to answer to my starred question No. 6410 given on 9th June 1967 and state how many times buses of M/s New Malik Transport Company were granted temporary route permits since January, 1966 till 11th February 1967 under section 64 (i) 4 (d) of the West Pakistan Motor Vehicle Ordinance, 1965 ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon): Four Times.

ملک محمد اختر - جناب والا - عارضی روٹ پرمٹ چار بار کیسے جاری کئے جا سکتے ہیں ؟

Minister of Law : From time to time, the route permits can be issued.

Malik Muhammad Akhtar : No Sir, does the Minister want me to bring a privilege motion then ?

جواب غلط آیا ہے from time to time نہیں کر سکتے -

Mr. Speaker : Please ask for some information ; don't indulge in legal implications and interpretations.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ ہنگامی قانون برائے موٹر گاڑی پائے بابت ۱۹۶۵ کی دفعہ ۶۴ کے تحت چار بار آپ عارضی روٹ پرمٹ کیسے جاری کر سکتے ہیں ؟

---

*۷۶۷۱ ۔ **چودھری محمد ادریس** ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۱۹۶۵ء ، ۱۹۶۶ء اور ۱۹۶۷ء کے دوران اب تک سرگودھا لاہور اور ملتان ڈویژن کے دفاتر روزگار میں گریجویٹ اور دیگر درخواست دہندگان کتنی مقدار میں رجسٹر تھے ۔ نیز ان میں سے متذکرہ دفتر کے ذریعہ کتنے گریجویٹوں اور دیگر لوگوں نے علیحدہ علیحدہ ملازمت حاصل کی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) ۔ ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں نام کا اندراج پیشہ کے لحاظ سے ہوتا ہے ۔ امیدواران کی قابلیت و تجربہ سے ان کا پیشہ تعین کیا جاتا ہے اس لئے وہ گریجوایٹ جن کا نام درج رجسٹر ہوا اور جن کو روزگار دلایا گیا ان کی صحیح تعداد تعین نہیں ہو سکتی ۔

سرگودھا ۔ لاہور اور ملتان کمشنریوں کے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے اعداد و شمار تخمیناً یہ ہیں :۔

	۱۹۶۵ء	۱۹۶۶ء	۱۹۶۷ء (تا ۳۱ مارچ)
کل تعداد اندراج	۱۱۳۹۳۱	۱۲۲۷۴۴	۲۳۴۲۵

تعداد گریجوایٹ	۲۱۳۸	۲۶۲۷۹	۱۸۷۶
تعداد جنکو روزگار مہیا کیا گیا۔	۲۸۶۱۳	۲۵۱۵۲	۳۰۹۲
گریجوایٹ جنکو روزگار مہیا کیا گیا۔	۱۰۹۹	۱۲۹۰	۲۳۵

---

*۷۶۷۲۔ **چودھری محمد ادریس** ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لائلپور ۔ گوجرانوالہ ۔ ملتان ۔ ساہیوال اور پشاور میں ہر ایک ایمپلائمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کون سی تاریخ کو تشکیل کی گئی ۔ نیز ان کمیٹیوں کے ارکان کے نام اور عہدے کیا ہیں ۔

(ب) متذکرہ ہر ایک کمیٹی نے علی‌الترتیب کون سی تواریخ کو اجلاس منعقد کئے ۔ نیز انہوں نے ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں کیا تبدیلیاں اور اصلاحات تجویز کیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) ۔ (الف) ایمپلائمنٹ مشاورتی کمیٹی کی دوبارہ تشکیل مندرجہ ذیل تاریخوں کو کی گئی تھی :-

(۱) لائل پور ۲۶-۱۱-۶۶

(۲) گوجرانوالہ ۹-۱۲-۶۵

(۳) ملتان ۶۵-۴-۶

(۴) ساہیوال ۶۴-۱۱-۳

(۵) پشاور ۶۶-۱۲-۱۹

زیادہ تر ممبران بلحاظ عہدہ نامزد کئے جاتے ہیں متعلقہ نوٹیفیکیشن کی کاپیاں منسلک ہیں * ۔

(ب) ان مشاورتی کمیٹیوں کی پہلی میٹنگ مندرجہ ذیل تاریخوں میں منعقد ہوئی تھی :-

(۱) لائل پور ۶۷-۴-۲۲

(۲) گوجرانوالہ ۶۷-۲-۱۵

(۳) ملتان ۶۷-۶-۱۸

(۴) ساہیوال ۶۵-۱-۲۸

(۵) پشاور ۶۷-۳-۲۷

FACTORIES ACT AND FACTORIES RULES

*7673. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(a) the number of factory owners challaned during 1966 under the Factories Act and Factories Rules ;

**Please see Appendix IV at the end.*

(b) number of challans out of those mentioned in (a) above in which the accused were convicted and out of them, the (i) number of cases in which the accused were sentenced to fine and (ii) the number of cases in which the accused were sentenced to imprisonment ?

Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) : (a) 1294.

(b) 2749.

(i) 2749.

(ii) Nil.

TEACHING HOSPITAL ATTACHED TO MEDICAL COLLEGE AFFILIATED WITH PESHAWAR UNIVERSITY

***7781. Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that no teaching Hospital has been attached to the Medical College affiliated with the Peshawar University with the result that the Medical students have to go to Lady Reading Hospital ;

(b) whether it is a fact that Government had formulated a plan sometime back for establishment of a teaching Hospital in the Peshawar University for the above said purpose ; if so, the details of the said Project and its estimated expenditure according to scheduled pogramme ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes, not exclusively. But for this purpose the University as a special case is allowed to make use of Lady Reading Hospital.

(b) Yes ; a proposal for the establishment of a teaching Hospital in the University of Peshawar for the above said purpose had been prepared and a scheme has now been finally approved by the Executive

Committee of the National Economic Council. The project will cost about Rs. 1.5 crore.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ اس پر کب تک عمل درآمد شروع کیا جائیگا ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ اس پر کام عنقریب شروع کیا جائیگا اور خیال ہے جون ۱۹۶۹ تک کام مکمل ہو جائیگا ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۷-۶۸ء میں جو رقم provide کی گئی ہے کیا اسی سال کام مکمل ہو جائیگا ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۶-۶۷ میں نیشنل اکنامک کونسل نے اس کی توسیع کر دی تھی ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ کام عنقریب شروع ہو جائیگا ۔ خیال ہے غالباً جون ۱۹۶۹ء تک کام مکمل ہو جائیگا ۔

MIDDLE SCHOOL IN CHAK NO. 43 FATEH TEHSIL CHISHTIAN

***7811. Sahibzada Noor Hassan :** Will the Minister of Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that middle school in chak No. 43 Fateh, Tehsil Chistian, was established by Government in 1952 on experimental basis ;

(b) whether it is a fact that the said school is running successfully for the last 15 years and seven teachers are working there at present ;

(c) whether it is a fact that the District Ins ector of Schools concerned made a recommendation for making the said Schools a permanent one and it was included in a list prepared for this purpose ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, why the said school has not been made permanent so far and whether Gevernment have any scheme under consideration in this regard ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. The middle classes were added in 1953 and not in 1952 on experimental basis on the undertaking that the expenditure for the middle classes would be borne by the public.

(b) Yes. Eight teachers and not seven are working in this school at present.

(c) Yes.

(d) The school could not be upgraded on account of the low priority that it received in the past. It will be considered for upgradaion during 1967-68 on the basis of merit.

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس سکول کو ۱۹۵۳ء میں یعنی آج سے چودہ سال قبل مڈل سکول کا درجہ دیا گیا تھا ۔ اب وہاں پر طلباء کی تعداد کافی ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہاں آٹھ اساتذہ کو کم کیا جا رہا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سکول کو ان چودہ سالوں میں مناسب ترجیح کیوں نہیں دی گئی ۔

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : It was considered for gradation in 1965-66 and again in 1966-67 but it was given a very low priority and coul l not be taken up. This year, it is being considered on merit basis.

SETTING UP OF A PRIMARY SCHOOL FOR GIRLS AT VILLAGE ALI GOHAR, TEHSIL BAHAWLANAGAR

*7813. **Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister of Education be pleased to state : –

(a) whether it is a fact that one year ago the District Council Bahawalnagar approved setting up of a Primary School for Girls at Village Ali Gohar No. 326, Basti Ahmadpur Chishti, Tehsil Bahawalnagar ;

(b) whether it is a fact that the inhabitants of the said village constructed building for the said school on self help basis ;

(c) whether it is a fact that the concerned Inspector of Schools conducted on the spot inspection of the said school building and gave an assurance to the Chairman, Union Council Pir Sunder and village people to the effect that a lady teacher would be stationed at the said school at an early date ;

(d) whether it is a fact that no lady teacher has since been posted in the said school so far ; if so, reasons therefor and the likely date by which a lady teacher would be appointed there ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Yes.

(c) No. The District Inspectress of Schools. Bahawalnagar visited the place at the request of the people of the ilaqa who assured that a girls school would soon be got sanctioned by the Government. It was on the basis of this assurance that the said District Inspectress of Schools promised to spare a teacher temporarily for this village in anticipation of Government sanction.

(d) No. A lady teacher has since joined there and started working from the 15th June, 1967 as a stop-gap arrangement.

مسٹر محمد زمان چشتی ۔ جناب والا ۔ میں اس میٹنگ میں خود موجود تھا اور یہ ڈسٹرکٹ کونسل میں منظور ہوا تھا لیکن ابھی تک وہاں کوئی استانی نہیں گئی ہے ۔ ہمارے وزیر صاحب بڑے شریف آدمی ہیں لیکن محکمے والے بڑے ہوشیار ہیں اور وہ ان کو اس قسم کی اطلاعات مہیا کر دیتے ہیں میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ وہاں پر کوئی استانی نہیں گئی ہے ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ جواب سے صاف ظاہر ہے کہ پندرہ جون سے ایک ایڈی ٹیچر وہاں تعینات کر دی گئی ہے ۔

مسٹر محمد زمان چشتی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ابھی تک وہاں کوئی استانی نہیں گئی ہے اور اگر گئی ہو تو آپ جو سزا چاہیں مجھے دے دیں ورنہ پھر اس محکمے والوں کو سزا دیں کہ جنہوں نے یہ غلط اطلاع آپ کو دی ہے ۔

Mr. Speaker : Will the Minister please take it up and make a statement tomorrow?

Minister of Education : Yes, Sir.

SUBLETTING ROUTE PERMITS BY MALIK GHULAM NABI TO MR. NAZIR AHMAD

*7817. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in May, 1967 a telegraphic complaint was made by Malik Saeed Hassan a B.D. Member of Lahore against Ghulam Nabi, an *ex*-M.L.A. of the former Punjab to the Governor, West Pakistan and a copy thereof to the Commissioner Lahore Division alleging that the said Malik Ghulam Nabi has sublet the route permits as were granted to New Malik Transport Company to one Mr. Nazir Ahmad at Rs. 3,200 per month and the said Nazir Ahmad is benami owner of being vehicles plied against the said permits ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken by Government on the said complaint ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Yes.

(b) The R.T.A. Lahore has issued show cause notice to Malik Ghulam Nabi, as required under section 62 of Motor Vehicles Ordinance, 1965, for considering suspension/cancellaton of permits.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب موصوف کو نوٹس جاری کئے ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے یعنی ان کو یہ نوٹس کس تاریخ کو جاری کیا گیا تھا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تیس مئی ۱۹۶۷ء کو ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

ملک محمد اختر ۔ لوٹ مچی ہوئی ہے ۔ کرپشن ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں نے ایک سوال پوچھا تھا

جس کی باری پانچ جون کو تھی لیکن مجھے اس کا جواب موصول نہیں ہوا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کون سا سوال تھا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ یہ نشان زدہ سوال تھا نمبر ۶۲۱۳ ۔ یہ پانچ جون کی فہرست میں چھپا تھا لیکن اس میں یہ لکھا تھا کہ جواب موصول نہیں ہوا ۔ تو میں آپ کی وساطت سے یہ گذارش کروں گا کہ ان کے پاس جواب آ گیا ہے ۔ وہ مجھے اس کا جواب دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں وہاں اس سوال کا جواب منگوا کر دیکھیں گے کہ اس کی کیا صورت ہے ۔

———

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : We will now take up short notice questions.

Mr. Zain Noorani may please read out his question.

CHARGING OF MUSLIM CESS FROM AGRICULTURAL LAND OWNERS OF KARACHI DISTRICT

***6257. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Governmenr is Charging Muslim Cess. calculated at 9 paisa per rupee, from the agricultural land owners of to Karachi District ;

(b) whether the Muslim Cess is charged from the land owners in any other part of West Pakistan ;

(c) if answer to (b) above be in the negative, reasons for charging the said Cess in Karachi and whether Government intend to consider the advisability of discontinuing the charging of said Cess in future ;

(d) where and how has the amount realised as Muslim Cess, been utilised during the last five years ?

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) A Muslim Cess on Land Revenue at 6 paisas per rupee and not 9 paisas in old 54 deh of Karachi District is being charged. The Cess is not charged in 37 dehs of Thatta district now attached to Karachi District.

(b) The information is being collected.

(c) The matter is being thoroughly examined in consultation with Basic Democracies and Education Departments and Commissioner, Karachi Division. For the time being the Revenue Officer have been directed not to recover the Cess.

(d) The amount has been credited to the General Revenue of Government.

Mr. Zain Noorani : Since I have a recent demand note from the Revenue Department over here, would the Minister of Revenue be kind enough to inform the House as to from what date the Revenue Officers have been asked not to collect this cess ?

Whatever has been collected has been collected. We will tell them not to collect beyond that.

Mr. Speaker : When has the Minister issued those instructions ?

Minister of Revenue : After the receipt of this question.

Mr. Zain Noorani : What is the origin of this cess and since when is it being collected ?

Minister of Revenue : We have asked the Commissioner, Karachi Division, and he has informed that this cess is being collected since 1952 from the 54 Dehs which were included in the Karachi Division. The 32 Dehs, which were added afterwards, from Thatta are not being levied with this cess.

Mr. Zain Noorani : Since, according to the Minister this cess is being collected from 1952, obviously, quite a sizeable amount must have been credited to the general revenue of the Government. I would like to ask the Minister, through you, Sir, whether the Government would consider transferring the total amount collected as Muslim Cess Fund in Karachi, and credited to the general revenue of the Government, to an appropriate head for some welfare scheme of the area from which it was collected as was done in the case of Sind Muslim Education Cess Fund.

Minister of Revenue : We will examine this aspect of the case.

Mr. Speaker : Next question, Mr. Jadoon.

PERMISSION TO M. P. AS TO STAY AT M. N AS HOSTEL AT RAWALPINDI

*7932. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that M. N. As have been permitted by Government to stay at M. P. As Hostel Lahore and make use of the facilities and amenities available to M. P. As whenever they visit Lahore on

official or private visit except when the Provincial Assembly is in session ;

(b) whether it is a fact that recently M. P. As have been permitted to stay at M. N. As Hostel Rawalpindi when they visit Rawalpindi on official duty only ;

(c) whether the Provincial Government has approached the Central Government to allow M. P. As to stay at M. N. As Hostel at Rawalpindi whenever they visit Rawalpindi even on private visit ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether the said request has been accepted by the Central Government ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes ;

(b) Yes ;

(c) Yes ;

(d) Reply from the Central Government is awaited.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ جب مرکزی حکومت نے ہمیں یہ اجازت دے رکھی ہے کہ جب ہم وہاں ڈیوٹی پر جائیں تو ہم M.N.A.'s Hostel میں ٹھہر سکتے ہیں تو کیا اسکے لئے ہماری صوبائی حکومت نے ان سے کوئی request کی تھی ۔

Parliamentary Secretary : The Central Government has actually been moved by the Provincial Government on 8th June, 1967, for providing the same facilities and amenities to the MPAs, as have been provided to the MNAs during their stay in the Pipals. A reminder in this connection was also issued on 30th June, 1967, and through you, Mr. Speaker I assure the Members of this august House that they will be provided the same facilities and amenities as are being provided to the MNAs in the Pipals and it is their right and they must get it.

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے جواب سے یہ سمجھ لیا جائے کہ جو ایم پی اے صاحبان راولپنڈی جائیں تو اس ہوسٹل میں ٹھہر سکتے ہیں - پہلے آپ نے اطلاع دی تھی کہ کوئی ایم پی اے ڈیوٹی پر جائے تو پھر وہ ٹھہر سکتے ہیں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اب کیا پوزیشن ہے -

Parliamentary Secretary : I think Sir, Mr. Nawaz has not actually understood my answer rightly. I said that they will be allowed the facilities, and of course, it will take some time.

SUIT FOR PRE-EMPTION OF AGRICULTURAL LAND SITUATED IN VILLAGE AFZALABAD, TEHSIL CHUNIAN

*7934. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a suit was instituted on 31st May, 1945 for pre-emption of agricultural land situated in village Afzalabad, Tehsil Chunian by Piar Singh, etc. against Malik Ilam Din, etc. in the Court of Civil Judge Lahore and the same was decreed in favour of Piar Singh and Arjan Singh, etc. on 12th March, 1947 on payment of Rs. 64,500 and the decree holder deposited the amount after deducting the expenses of the suit ;

(b) whether it is a fact that the said Piar Singh, etc. applied to the Civil Judge for execution of the decree and the possession of land was given to them on Ist May, 1947,—*vide* concerned Patwari's *Roznamcha* No. 540, dated Ist May, 1947 ;

(c) whether it is a fact that the above said Judgement debtor, Malik Ilam Din, applied to the Civil Court on 4th November, 1947 for the payment of Rs. 64,093 annas 10 ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, (i) date of deposit of decretal amount by Piar Singh, etc. the decree holders (ii) the amount deposited (iii) number of deposit of the amount in Treasury or the Bank and number of Deposit with the Civil Court and (iv) date of withdrawal, number of cheque, name and address of the person who withdrew this amount ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Sir, I could not furnish reply; it may be deferred for 6th July.

Mr. Speaker : Has Ch. Muhammad Idress any objection ?

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے بھی میرے ایک اور سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔inspite of my repeated requests

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرے پاس اس کا جواب ہے ۔ میں عرض کر دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کو اعتراض تو نہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ مجھے اعتراض تو نہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ جب ہاؤس میں اس case کے متعلق سوال آیا تھا تو وزیر مال نے assurance دی تھی کہ وہ فائل مجھے دکھا دیں گے لیکن فائل نہیں دکھائی گئی ۔ اگر وزیر صاحب سیشن ختم ہونے سے پہلے مجھے دکھا دیں تو مہربانی ہو گی ۔

مسٹر سپیکر - آپ یہ بتائیں کہ اگر اسے ۶۷-۷-۶ تک ملتوی کر دیں تو آپ کو اعتراض تو نہیں -

چودھری محمد ادریس - جی نہیں -

Mr. Speaker : This question will be taken up on the 6th July.

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) - جناب والا - فائل ہمارے پاس رکھی ہوئی تھی - دوسرے دن غالباً اتوار تھا میں نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کو کہہ دیا تھا کہ ادریس صاحب کو فائل دکھا دی جائے - ادریس صاحب کو خود چاہئے تھا کہ آکر فائل دیکھ لیتے - یہ open file ہے اور کورٹ میں ہے اگر آپ حکم دیں تو وہاں سے منگوا لیں -

---

USE OF AGRICULTURAL MACHINERY AT SUBSIDIZED RATES BY MR. Z.A. BHUTTO, FORMER FOREIGN MINISTER OF PAKISTAN TO DEVELOP HIS LAND IN LARKANA DISTRICT

***7936. Sardar Ahmed Sultan Chandio** : Will the Miuister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a representation has recently has been made to the effect that Mr. Z.A. Bhutto, former Foreign Minister of Pakistan, used agricultural machinery at subsidized rates to develop his land in Larkana district from 1961 to 1966 ;

(b) whether it is a fact that the following persons got tractors at subsidized rates in Larkana district to develop their lands from 1961 to 1966—

1 Matoo Khan son of Fateh Muhammad.

2 Chuto Khan son of Muhammad Malook.

3 Kauro son of Grahi.

4. Ariz Muhammad son of Kadir Bux.

5. Ali Muhammad son of Sattar Dino.

6. Idan son of Muhammad Khan.

7. Nabi Bux son of Kadir Bux.

8. Rustam son of Udho Khan Aureja.

9. Shah Muhammad son of Dil Muhammad.

10. Umed Ali son of Achar Jakhro.

11. Muhammad Iqbal son of Muhammad Siddique.

12. Sedroo son of Ilahi Bux.

13. Udho son of Ghausal Bhutto.

14. Soomar Khan son of Wahid Bux.

15. Hajjan of Muhammad Saleh.

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the names of *Dehs* where the said tractors were used and the details of land holdings of the said persons in the said *Dehs* ;

(d) the amount paid by each of the persons mentioned in (b) above as hire charges ;

(e) the period during which the said tractors were used by each of the said persons ;

(f) the terms and conditions on which the Agriculture Department gives the tractors at subsidized rates to small land holders and the names of the persons who hired tractors on subsidized rate; from 1961 to 1966 alongwith the areas they hold in their *khatus* records of lands in *Dehs* Rahuja, Izat Khan and Pano Dero and Sujawal in Larkana District ;

(g) whether it is a fact that a tractor was given at subsidized rate to Mst. Nasir Bibi daughter of Mr. Z.A. Bhutto for the development of her land in *Deh* Sujawal ; if so,

(i) the date on which the tractor was given and also the period for which the tractor remained on her land ;

(ii) the amount paid by her as hire charges ;

(iii) the area possessed by her in *Dehs* Rahuja and Izat Khan at the time she was given the tractor on subsidized rate ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The tractors were used in Dehs Rahuja, Izat Khan Punju Dero and Sajawal. These persons have no land in these Dehs except Nabi Bux s/o Qadir Bakhsh and Soomar Khan s/o Wahid Bakhsh who are khatidar in Punju Abro and Punju Dero, respectively.

(d) The amount paid by the persons in question is shown against each :—

	Name of persons.	amount paid.
1.	Matoo Khan s/o Fateh Muhammad	Rs. 7750.00
2.	Ghutto Khan s/o Muhammad Maluk.	Rs. 5500.00
3.	Kauro s/o Gabi.	Rs. 7750.00
4.	Ariz Muhammad s/o Khuda Bux.	Rs. 4448,00
5.	Ali Muhammad s/o Sattar Dino.	Rs. 9211.00
6.	Idan s/o Muhammad Khan.	Rs. 2255.00
7.	Nabi Bux s/o Kadir Khan.	Rs. 7750.00
8.	Rustam s/o Udho.	Rs. 605.00
9.	Shah Muhammad s/o Dil Muhammad.	Rs. 5500.00

10.	Umed Ali s/o Ashar.	Rs. 10447.00
11.	Muhammad Iqbal s/o Muhammad Siddique.	Rs. 9324.00
12.	Sadoro s/o Illahi Bakhsh.	Rs. 7750.00
13.	Adho s/o Ghausal Bhutto.	Rs. 7750.00
14.	Soomar s/o Wahid Bux.	Rs. 7750.00
15.	Hajan s/o Muhammad Saleh.	Rs. 5270.00

(e) The period during which the tractors were used by each person is shown against each :—

	Name of persons.	Period (from)	to.
1.	Matto.	19.9.63	3.12.63
2.	Ghutto.	10.11.63	3.2.64
3.	Kauro.	10.6.63	18.9.63
4.	Ariz Muhammad.	21.5.65	30.6.65
5.	Ali Muhammad.	1.4.65	31.5.65
6.	Idan.	30.12.64	1.3.65
7.	Nabi Bakhsh.	4.12.63	26.3.64
8.	Rustam.	15.12.63	21.3.64
9.	Shah Muhammad.	13.4.64	9.8.64
10.	Umed Ali.	30-11-64	31.5.65
11.	Muhammad Iqbal.	21.11.64	31.3.65
12.	Sadoro.	1.1.64	30.4.64
13.	Udo.	28.4.63	4.8.63
14.	Soomar Khan.	24.1.62	29.4.62

23.2.66	3.3.66
4.3.66	15.5.66

(f) **Part I.**

Tractors used to be supplied to the Zamindars during the period in question on subsidized rates as follows :—

(i) where holding did not exceed 100 acres irrigated or 150 un-irrigated. 50%

(ii) where holding was from 100 acres upto 250 acres irrigated or 150—400 un-irrigated acres. 25%

(iii) where holding exceeded the above limits. no subsidy.

Part II.

The names of the following persons have come to notice so far who had hired tractors on subsidized rates from 1961 to 1966. These persons have no land hol lings in these Dehs. :—

1. Matoo Khan s/o Fateh Muhmmad,
2. Ghutto Khan s/o Muhammad Maluk.
3. Imam bux s/o Punhal Khan.
4. Fateh Muhammad s/o Moula Dino.
5. Kauro s/o Grahi,
6. Ariz Muhammad s/o Qadir Bakhsh.
7. Ghulam Rasul s/o Tagail Khan.
8. Haji Ali Muhammad s/o Sattar Dino.
9. Idan s/o Muhammad Khan.
10. Mst. Nazir Bibi d/o Mr. Z.A. Bhutto.

11. Nabi Bux s/o Qadir Bakhsh.

12. Abdul Wahid s/o Khuda Bakhsh.

13. Abdul Wahid s/o Abdul Majid.

14. Rustam s/o Udho Khan.

15. Shah Muhammad s/o Dil Muhammad.

16. Punhal s/o Imam Bakhsh.

17. Umed Ali s/o Ashar.

18. Muhammad Iqbal s/o Muhammad Siddique.

19. Sadoro s/o Ellahi Bakhsh.

20. Adho s/o Ghausal.

21. Soomar Khan s/o Wahid Bakhsh.

22. Soomar Khan s/o Wahid Bakhah.

23. Hajan s/o Muhammad Saleh.

(g) Yes.

(i) On 30th April, 1962 ; the tractors worked up to 3.7.1962 in Deh Rahuja and not in Deh Sajawal.

(ii) Rs. 6649.50

(iii) She had applied for use in Deh Sujawal and not in Deh Rahuja and Izat Khan on 23.12.63, but she had not land in her name in Deh Sujawal and Izat Khan at that time.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس جواب کو اردو میں سمجھنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جس وقت سوال پوچھا جا رہا تھا آپ نے اعتراض نہیں کیا تھا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جو سوال پوچھا گیا ہے اس میں ایسے فقرے اور figures ہیں کہ میں آسانی سے ترجمہ نہیں کر سکوں گا ۔

I am sorry I won't be able to translate that.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جب کوئی معزز ممبر سندھی میں تقریر کرنا چاہتے ہیں آپ بجا طور پر اعتراض کرتے ہیں بلکہ اس پر اخلاقی دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ اردو میں تقریر کریں ۔ اب ایک معزز پارلیمنٹری سیکرٹری جو آسانی سے اردو میں اپنا مافی الضمیر بیان کر سکتا ہے تو اس کا انگریزی میں جواب دینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے طریقہ کار میں تھوڑا سا فرق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوالات کے جوابات کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ جب ایک ممبر سوال کا نوٹس دیتا ہے تو لکھ دیتا ہے کہ جواب اردو میں دیا جائے ۔ جہاں تک معزز ممبر سردار احمد سلطان صاحب کا تعلق ہے انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اردو میں جواب دیا جائے ۔ اس لئے میں پارلیمنٹری سیکرٹری کو مجبور نہیں کر سکتا کہ اس سوال کا جواب اردو میں دیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں مجبوری کے بارے میں عرض نہیں کرتا لیکن یہ صحیح ہے کہ اخلاقی طور پر آپ معزز ممبران کو آمادہ کرتے رہے ہیں کہ اس زبان میں جواب پڑھا جائے یا تقریر کی جائے جو تمام ممبران سمجھ سکیں ۔

فاضل پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اردو میں انگریزی کی بجائے بہتر طریقہ پر جواب دے سکتے ہیں ۔ اس سے سابقہ طریقہ کار میں تھوڑا سا فرق محسوس ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر جواب مختصر ہوتا تو میں ضرور کہتا کہ اردو میں پڑھ دیں لیکن جواب لمبا ہے اور میرے خیال میں ان کے پاس اردو میں جواب تیار نہیں ۔ اگر اردو میں جواب تیار ہے تو میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ ضرور اردو میں جواب دیں اگر اردو میں جواب تیار نہیں تو پھر وہ انگریزی میں جواب دے سکتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ انتہائی اہم سوال ہے اور یہی وجہ ہے کہ قلیل المہلت سوال کی صورت میں پیش ہوا ہے ۔ چونکہ یہ سوال جناب بھٹو کے بارے میں ہے بہتر ہے کہ تمام ممبران اس جواب کو سمجھ لیں اور جو ضمنی سوال دریافت کرنا چاہیں آسانی سے دریافت کر سکیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے سمجھنے کی ضرورت ہو تو کیا مجھے یہ حق ہے کہ مجھے سمجھایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب میں رولنگ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary : Of course I am within my rights to answer in English. The reply was not specially asked for in Urdu.

لیکن جیسا کہ حاجی صاحب نے اور حمزہ صاحب نے تجویز فرمایا ہے

تو اس کے لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اکثر و بیشتر آپ نے دیکھا ہو گا کہ سوال کا جواب written answer اردو میں مانگتے ہیں تو میں اردو میں ہی جواب دیتا ہوں لیکن جہاں تک سپلیمنٹری سوالوں کا تعلق ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ اردو کے اردو میں جوابات دئے جائیں لیکن اس معاملہ میں میں نے اپنی difficulty ظاہر کر دی ہے کہ جواب لمبا ہے اگر اس کا ترجمہ کروں گا تو دیر لگے گی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں نے آپ سے گذارش کی ہے کہ مجھے آپ اس پر رولنگ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب میں نے عرض کیا ہے کہ اگر آپ کسی سوال کا جواب مانگیں تو آپ کو بھی اس کا علم ہے کہ اس میں لکھتے ہیں کہ اس کا جواب اردو میں دیا جائے اور اگر آپ نہیں لکھیں گے تو میں پارلیمنٹری سیکرٹری کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اس کا جواب اردو میں دیں ۔ اس سوال کا نوٹس دیتے وقت چونکہ یہ کہا نہیں گیا تھا کہ اس کا اردو میں جواب دیا جائے اس لئے اس کا جواب اس وقت اردو میں تیار نہیں ہے کہ وہ اردو میں پڑھیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں تسلیم کرتا ہوں جو کچھ آپ فرماتے ہیں اور میں بار بار سوال نہ کروں لیکن میری یہ آپ سے گذارش ہے کہ میں اس سوال کو سمجھنا چاہتا ہوں اور آیا یہ معاملہ ایسا ہے کہ مجھے سمجھایا جائے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ہر سوال کا جواب کسی ممبر کو سمجھانا جو ہے یہ ایوان کی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ ہی یہ وزیر متعلقہ کی ذمہداری ہے اور نہ ہی پارلیمنٹری سیکرٹری کی ذمہ داری ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب فرمائیں گے کہ جیسا کہ سوال کے حصہ اے میں لکھا ہے ۔

"... used agricultural machinery at subsidized rates to develop his land in Larkana district from 1961 to 1966."

تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ سب سڈی جو دی گئی اس کی کل تعداد ان سالوں میں کیا تھی ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ تقریباً ۹۸ ہزار subsidy کا amount بنتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ سوال پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب کو کب ملا ؟

وزیر زراعت ۔ میرا خیال ہے ۵ / ۶ روز ہوئے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ یہ جو سب سڈی اور ٹریکٹرز مہیا کئے گئے ہیں تو اس سلسلے میں صرف دو حضرات کی زمینیں ہیں باقیوں کی زمین نہیں ہے ۔ تو جن کی زمینیں نہیں ہیں ان کو ٹریکٹرز کیوں مہیا کئے گئے اس کے وجوہات بیان فرمائیں ۔

وزیر زراعت ۔ اس معاملہ میں میں نے تحقیقات شروع کرا دی ہے ۔ جن کی زمینیں نہیں تھیں تو انہوں نے حلفیہ بیان دئے تھے تصدیق شدہ اوتھ کمشنر کی طرف سے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر زراعت یہ بتائیں گے کہ وہ افراد جنہوں نے رعایتی نرخوں پر یہ ٹریکٹرز استعمال کئے ہیں اور ان کی اراضی موقعہ پر موجود نہیں تو وہ بظاہر اس رعایت کے مستحق نہ تھے ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس رعایت کے دینے سے حکومت کا کتنا نقصان ہوا ؟

وزیر زراعت ۔ ۹۸ ہزار روپیہ بنتا ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے وہ تو نقصان ہو گیا اگر کسی کا زائد رقبہ ہو گا اور اس کو اس نے استعمال کیا ہو تو وہ علیحدہ بات ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کچھ آدمیوں کے پاس اراضیات نہیں تھیں تو ان کو ٹریکٹرز دئے گئے اور اگر ان کے پاس اراضیات نہیں تھیں تو وہ دئے ہوئے ٹریکٹرز کن کی زمینوں پر استعمال کئے گئے ۔

وزیر زراعت ۔ اس کے متعلق انکوائری ہو رہی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ٹریکٹرز مسٹر بھٹو کی زمین پر استعمال کئے گئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹریکٹرز تو ان کو دیتے ہیں جن کی زمینیں ہوں تو جن کی زمینیں نہیں تھیں ان کو کیوں دئے گئے ۔

وزیر زراعت ۔ لینڈ ہولڈرز کو عموماً دیتے ہیں یعنی جن کی ملکیت ہوتی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ الکوائری ہو رہی ہے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس تاریخ کو وہ شروع ہوئی ۔

وزیر زراعت ۔ تاریخ تو میں نہیں بتا سکتا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ الدازاً ۔

وزیر زراعت ۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر میں یہ کہوں کہ اس سوال کے آنے کے بعد الکوائری شروع ہوئی ہے تو کیا یہ میرا کہنا درست نہ ہو گا ؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال گورنمنٹ نے خود کرایا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ میرا خیال ہے کہ آپ کا اندازہ درست ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب وزیر صاحب فرمائیں گے کہ سوال کے جواب کے حصہ اے میں بتایا گیا ہے کہ ۹۸ ہزار کی رقم بنتی ہے اور یہ رقم وزیر صاحب نے خود بتائی ہے کیا یہ کل رقم ہے ۔

وزیر زراعت ۔ میرا خیال ہے کہ یہ کل رقم ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا اس ضمن میں کوئی الکوائری ہو رہی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ اس کے متعلق الکوائری ہو رہی ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ ذرا دوبارہ دیکھ لیں لفظ جو استعمال کئے گئے ہیں وہ

". . . at subsidized rates to develop his land in Larkana District from 1961 to 1966."

یعنی پارٹ (اے) میں اور آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ ۹۸ ہزار دوسرے پارٹ (بی) میں فرمایا ہے کہ ۱۵ آدمیوں کے نام ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے ان کو کتنی گرانٹ سب سڈی کے طور پر دی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ اس کے متعلق میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا مسٹر بھٹو کے علاوہ بھی اور منسٹرز ہیں جنہوں نے ان شرائط پر ٹریکٹر حاصل کئے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں قائد ایوان سے پوچھتا ہوں کہ جن لوگوں نے اپنی زمینوں کے لئے ٹریکٹرز حاصل کئے ہیں وہ کن شرائط پر کئے ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ میرے خیال میں اس چیز کے بارے میں وضاحت کر دی گئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا اوتھ کمشنر صاحبان نے حلف ناموں پر دستخط کئے تھے ؟ اور جن شرائط پر زمینداروں کو مشینری دی گئی ہے کیا آپ کے محکمہ نے اس امر کی تسلی نہیں کی یا پڑتال نہیں کی کہ زمین کو ہموار کرنے کے لئے وہ اس مشینری کو بجا طور پر استعمال میں لا رہے ہیں یا نہیں ۔ اگر انکوائری کے نتیجہ کے طور پر یہ بات ثابت ہو کہ تمام روپیہ

ضائع ہوا ہے تو آج آپ اس ایوان میں بتائیں کہ جو افسران اس چیز کے ذمہ دار ہیں کیا ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی ؟

وزیر زراعت ۔ یقیناً مناسب کارروائی کی جائیگی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر متعلقہ فرمائیں گے کہ آیا ٹریکٹرز یا بلڈوزر حاصل کرنے کے لئے صرف حلفی بیان ہی کافی ہیں کہ یہ اس شخص کی اپنی زمین ہے ۔

وزیر زراعت ۔ مختلف علاقوں میں مختلف رواج ہوتا ہے ۔ ہدایات یہی ہیں کہ حلفیہ بیان پیش کیا جائے یعنی تسلی ہو جانی چاہئے کہ اس کی اراضی ہے جس کے لئے وہ ٹریکٹر مانگ رہا ہے ۔

سید عنایت علیشاہ ۔ جناب والا۔ جب ٹریکٹرز دیتے ہیں تو اس وقت بیان حلفیہ لیتے ہیں تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ وہ اس چیز کی شناخت کرتے ہیں یا نہیں یعنی جس شخص نے شناخت کیا اور بعد میں معاملہ کچھ اور ہی نکلے تو وہ شخص جس نے شناخت کیا ہو کیا وہ بھی دھوکہ دھی کے الزام میں ماخوذ ہوتا ہے اور کیا اس سلسلے میں اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جاتی ہے ؟

وزیر زراعت ۔ یہ سارا معاملہ زیر تحقیق ہے ۔ جس شخص نے قانونی لغزش کی اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ شناخت تو غلط نہیں ہوئی ہو گی کیا آپ شناخت کنندہ کے خلاف بھی انکوائری چاہتے ہیں ؟

سید عنایت علی شاہ ۔ جن کو یہ ٹریکٹرز دئے گئے ہیں اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی کہ ان کی واقعی زمین ہے اور اگر بعد میں کوئی چیز غلط ثابت ہو تو پھر اس کے لئے کیا طریقہ کار ہے ۔

وزیر قانون ۔ شناخت کرنے کی ضرورت نہیں اوتھ کمشنرز تو صرف اس چیز کی تصدیق کرتے ہیں کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں وہ اس چیز کی تصدیق نہیں کرتے کہ جو کچھ لکھا ہے ٹھیک ہے یا غلط ۔ اوتھ کمشنر حلفیہ بیان دینے والے کی نسبت صرف یہ لکھتے ہیں کہ میں اس کو جانتا ہوں ۔ اور یہی چیز اس کے لئے کافی ہوتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم یہ بتائیں گے کہ اس سوال سے جو صورت حال نمودار ہوئی ہے اور ملک میں ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں کہ جب تک کوئی فرد بر سر اقتدار رہے تو اس کے اقتدار میں رہنے کے دوران ایسی چیزوں کا پتہ نہیں چلتا لیکن جب وہ کرسی سے ہٹ جاتا ہے تو یہ ساری چیزیں سامنے آ جاتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔ یہ تو محض آپ کی تنقید ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ ملک میں تحریر و تقریر کی آزادی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو آپ کی تنقید ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ کیا یہ درست نہیں کہ متعلقہ وزیر کی ہدایت پر ٹریکٹرز اور فرٹیلائیزر کا استعمال کرایا گیا ۔

وزیر زراعت ۔ یہاں پر فرٹیلائزر کا سوال نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ آپ کی ہدایت پر دئے گئے ہیں کیا یہ درست نہیں ۔

وزیر زراعت ۔ یہ میری ہدایت پر نہیں دئے گئے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ لیکن جس شخص نے حلف نامہ کی شناخت کی تھی اس کا نام کیا تھا اوتھ کمشنر کے روبرو کس نے شناخت کی تھی ۔

وزیر زراعت ۔ لال بخش نے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ مسٹر لال بخش کون ہے ؟

وزیر زراعت ۔ لال بخش مسٹر بھٹو کا منشی ہے ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ سوال سے یہ ظاہر ہے کہ جن اشخاص کو ٹریکٹر مہیا کئے گئے ان کی وہاں کوئی زمین نہیں تھی ۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ان کے پاس وہاں پٹہ پر زمین ہو ۔

وزیر زراعت ۔ مجھے علم نہیں ہے ۔

بابو محمد رفیق ۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ جتنی بے قاعدگیاں سندھ اور بلوچستان میں ہو رہی ہیں وہ صرف ایک شخص کی وجہ سے ہو رہی ہیں ۔ جسے کنٹرول کرنے میں حکومت ناکام رہی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ میں اس کے متعلق ایک سوال کے جواب میں عرض کر چکا ہوں ۔ کہ ان کے خلاف باقاعدہ انکوائری کا آرڈر کر دیا گیا ہے ۔ آپ بھی ثبوت مہیا کریں ۔ تا کہ ان کے خلاف کارروائی کی جا سکے ۔

حاجی محمد مراد شاہ ۔ یہ ٹریکٹر جو دئیے جاتے ہیں ۲۵۰ گھنٹوں کے لئے دئیے جاتے ہیں یا دو مہینوں کے لئے دئیے جاتے ہیں ۔

How many hours ?

وزیر زراعت ۔ آپ نے صحیح فرمایا ہے ۔

حاجی گلاب خان شنواری ۔ جب کسی آدمی کے پاس زمین نہ ہو ۔ تو آپ اسے ٹریکٹر کیوں دیتے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔ جس کی زمین نہ ہو اسے ٹریکٹر نہیں دینا چاہیئے ۔ لیکن جب کوئی شخص حلفیہ بیان دیتا ہے تو ہم اسے تسلیم کر لیتے ہیں ۔

رئیس خان محمد خان نظامانی ۔ ٹریکٹروں کے کرایہ کی ادائیگی کس نے کی ۔

وزیر زراعت ۔ یار محمد کا چیک ہے ۔ جمع لال بخش نے کرایا ہے ۔ یار محمد مسٹر بھٹو کے اسٹیٹ مینجر ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا اس سوال کے جواب سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ۔ کہ محکمہ زراعت کی مشینری بہت بری طرح بد انتظامی کا شکار ہے ۔ کیا اس کی

بد انتظامی کی وجہ سے ملک غذائی قلت کا شکار ہے جو محکمہ زراعت کی نااہلی کی پیدا کردہ ہے ۔

وزیر زراعت ۔ میں آپ کے جذبات کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ لاکھوں کروڑوں روپے آپ اڑا رہے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ سوال کے حصہ (الف) میں یہ لکھا ہے ۔

"Whether it is a fact that a representation has recently been made to the effect that Mr. Z.A. Bhutto, former Foreign Minister of Pakistan, used agricultural machinery at subsidized rates to develop his land in Larkana district from 1961 to 1966."

میرا سوال یہ ہے ۔ آپ صرف یہ بتائیں کہ مسٹر بھٹو نے ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۶ء تک جو مشینری استعمال کی اس کی جو رقم ادا کرنی تھی اس کا ٹوٹل کیا بنتا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ آپ مسٹر بھٹو کے بارہ میں کیسے کہتے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ حصہ (الف) کا جواب فرما دیں ۔

وزیر زراعت ۔ وہ تو انہوں نے پڑھا دیا ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ اس جواب کے مطابق انہوں نے گورنمنٹ کی زرعی مشینری سے فائدہ اٹھایا ہے ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ رقم کتنی ہے جو ان کی طرف سے واجب الادا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ میں آپ کا سوال سمجھ نہیں سکا ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا ان کے برخلاف representation ہوئی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ representation موصول ہوئی ہے ۔ یہ جواب میں درج ہے ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ اگر یہ صاف ہو جائے کہ اجارہ دار ٹریکٹر لے سکتے ہیں ۔ جیسا کہ جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کے خیال کے مطابق بعض جگہہ رواجی طور پر ایسا ہوتا رہا ہے ۔ اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے تو مسٹر بھٹو کو بدنام کرنے کی یہ ناکام کوشش ختم ہو جائے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں وزیر زراعت سے ادب سے درخواست کرتا ہوں کہ رواج کون سا ہوتا ہے ۔ سندھ میں رواج ہے کہ وہاں ہاڑیوں کو بھی اور کاشت کاروں کو بھی ٹریکٹر دیئے جاتے ہیں ۔ وہاں یہ رواج ہے ۔

وزیر زراعت ۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ سب سے پہلے اس بد انتظامی کا انکشاف کب ہوا اور اس کی جو انکوائری ہے وہ کون کر رہا ہے ۔ اور کیا یہ انکوائری جوڈیشل ہے یا ایگزیکٹو ؟

وزیر زراعت ۔ انکشاف کے متعلق میں خواجہ صاحب کے سوال کے جواب میں عرض کر چکا ہوں کہ مجھے تاریخ کا پتہ نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جب بھٹو صاحب وزارت سے علیحدہ ہوئے ۔ کیا یہ اس کے بعد کی تاریخ تو نہیں ۔

وزیر زراعت ۔ مجھے یہ بھی یاد نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جب ایک گواہ عدالت کے سامنے درست گواہی نہ دے تو اسے evasive گواہ کہا جاتا ہے ۔ یہ بھی evasive طریق سے گواہی دے رہے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ کیا آپ کو یہ تاریخ یاد ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ میں تو interested نہیں ۔

وزیر زراعت ۔ تو میں کیسے interested ہوں ۔ (تالیاں)

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب قائد ایوان سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ کیا انہوں نے انتظامیہ یا عدلیہ کے کسی آفیسر کو تحقیقات پر مامور کیا ہے ۔ انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ مسٹر غلام فاروق کے بارہ میں بھی تحقیقات کرانا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary arising out of this question.

مسٹر حمزہ ۔ میں پچھلے حصہ کو واپس لیتا ہوں ۔ مگر وہ پہلے حصہ کے بارہ میں جواب دیں ۔

وزیر زراعت ۔ میں سمجھا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی انکوائری کے لئے کوئی جوڈیشل افسر مقرر ہوا ہے یا کوئی ایگزیکٹو افسر ۔

وزیر زراعت ۔ وہ جوڈیشل افسر نہیں ہے ۔

سید عنایت علیشاہ ۔ جناب والا ۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان دو اشخاص امام بخش اور فتح محمد نے جو بیان حلفی داخل کئے تھے وہ بیان حلفی کس تاریخ کو داخل کئے گئے ۔ آیا وہ زندہ بھی تھے یا مر گئے تھے ؟

ملک محمد اختر ۔ دو دن بعد پوچھیں جب XXXXX ۔*

وزیر زراعت ۔ مجھے اس کا پتہ نہیں ۔

والا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب کو یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔

Mr. Speaker : I have not taken notice of these words. And those words will not form part of the proceedings of the Assembly (*cross-talks*).

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں پہلے باتیں ہو لینے دیجئے ۔ پھر سوال پوچھیں تاکہ آپ کا سوال سمجھ آ سکے ۔ (وقفہ)

Yes Haji Sahib.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے ملک صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوال کے حصہ "الف" میں پوچھا گیا تھا کہ "مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی اراضی کی ترقی کے لئے رعایتی شرحات پر زرعی مشینری استعمال کی ہے" انہوں نے اس کے جواب میں "جی ہاں" کہا ہے ۔ میں اب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ مشینری اس کے نام پر تھی یا کسی اور ناموں سے تھی ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ مشینری دوسرے ناموں پر لی گئی ہے ۔ جو ۵ ، نام میں نے عرض کئے ہیں اس میں ان کا نام نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ پڑھ کر سناتا ہوں وہ یہ ہے کہ "اے آنکھوں والو یہ عبرت کا مقام ہے ۔ ۔ ۔ ۔"

Mr. Speaker : No more supplementaries on this Short Notice Question ; next question please.

GOVERNMENT TRACTORS USED FOR THE IMPROVEMENT OF LANDS IN NAUDERO

*7937. **Sardar Ahmed Sultan Chandio :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mr. Imam Bux son of Punhal Khan and Mr. Fateh Muhammad son of Maula Dino applied and got Government tractors to be used for the improvement of their lands ;

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

(b) whether it is a fact that the said two persons died long ago and they did not possess any land in Naudero for which the tractors were hired ; if so, (i) who used the said tractors (ii) who paid the hire charges (iii) who certified the diaries that the work has been done on the land ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) The enquiries reveal that they had died long before applications for tractors were submitted in their names.

(i) The tractors were made available by the Assistant Agricultural Engineer, Larkana for the above said persons on their applications supported by affidavits. It may be mentioned that there are no khatedars by the names of Imam Bux s/o Punhal Khan and Fateh Muhammad s/o Maula Dino in Tapo Neudero Taluka Ratodero. According to the enquiries, however, the tractors were used on the lands of Mr. Z.A. Bhutto and his family members in Deh Panjodero.

(i) The hire charges were deposited in their names by cheques drawn by Yar Muhammad, Estate Manager of Mr. Z.A. Bhutto.

(iii) Diaries from 1-6-65 to 10-6-65 bear the thumb impression mark as of Imam Bakhsh. Other diaries do not bear certificate of any one.

The diaries pertaining to the work done on the land of Fateh Muhammad purport to bear the signature of Fateh Muhammad.

سید عنایت علیشاہ ۔ جناب عالی ۔ امام بخش اور فتح محمد نے کون سی تاریخ کو بیان حلفی داخل کئے تھے ۔ آیا وہ اس وقت زندہ بھی تھے یا وہ مر گئے تھے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ انکوائری سے تو یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ مر چکے ہیں ۔ بعد میں ان کے دستخط یا انگوٹھا

لگایا گیا ۔ تاریخ کا تعین تو اس وقت نہیں کر سکتا کہ کس تاریخ کو بیان حلفی دیا گیا ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ ان کا بیان حلفی کسی نے پیش کیا ہوگا اور اس کو کسی نے تصدیق کیا ہوگا ۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ بیان حلفی بوگس تھے ۔ آپ بتا سکتے ہیں کہ اوتھ کمشنر کے سامنے بیان حلفی کس نے تصدیق کئے تھے ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ پہلے ضمنی سوال میں جو تاریخ پوچھی گئی تھی اس کے متعلق پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہے انہوں نے بتایا ہے کہ وہ تاریخ ۲۱ جون ۱۹۶۵ء ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ یہ دریافت فرمائیں کہ اوتھ کمشنر کے روبرو کس نے تصدیق کی تھی ؟

وزیر زراعت ۔ لال بخش کا اس میں نام ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جب انہیں پتہ چل چکا تھا کہ مردہ آدمیوں کے بیان حلفی تصدیق ہوئے ہیں ۔ جن اشخاص نے وہ بیان حلفی تصدیق کئے تھے کیا ان کے خلاف کوئی کیس رجسٹر ہوا ؟

وزیر زراعت ۔ جہاں تک مجھے علم ہے ابھی تک کیس رجسٹر نہیں ہوا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب قائد ایوان مجھے بتائیں گے کہ اس سوال سے یا ان سوالوں کے جواب سے جو صورت حال نمودار ہوئی ہے کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ حالات مارشل لا کے ایام سے پہلے کی نسبت اب زیادہ خراب ہیں اسی لئے ایبڈوزدہ افراد کو وزیر بنایا جا رہا ہے ؟

Mr. Speaker : Dis-allowed.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ جب ۲۵۰ at a stretch گھنٹے ۔ ۔ ۔ ۔ ٹریکٹر دیئے جاتے ہیں تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ امام بخش اور فتح محمد کو کتنے گھنٹے کے لئے ٹریکٹرز دیئے گئے ؟

وزیر زراعت ۔ جہاں تک کاغذات کا تعلق ہے اس میں ریکارڈ یہ ہے کہ امام بخش کو ۳۲۶ گھنٹے کے لئے ٹریکٹر دیا گیا دوسرے شخص یعنی فتح محمد کو ۹۰ گھنٹے کے لئے ٹریکٹر دیا گیا ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کے نام لئے گئے ہیں یہ کسی نہ کسی طرف سے مسٹر بھٹو سے متعلق ہیں ۔ کوئی ان کا منشی ہے ۔ کوئی اسٹیٹ آفیسر ہے کوئی خزانچی ہے اور کوئی اکاؤنٹنٹ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر زراعت ۔ امام بخش اور فتح محمد کے متعلق مجھے کوئی پتہ نہیں ہے کہ ان کا مسٹر بھٹو سے کیا تعلق ہے ۔ جس نے بیان حلفی تصدیق کیا ہے اس کا نام لال محمد ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ ان دو سوالوں کے جوابات سے

معلوم ہوتا ہے کہ تمام جعل سازی ہوئی ہے ۔ یہ تمام کام ناجائز ہوا ہے اور ناجائز طریقے سے ٹریکٹرز استعمال کئے گئے ہیں کیا آپ اس ہاؤس کو یقین دلائیں گے کہ گورنمنٹ ان افسران کے خلاف جنہوں نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا ہے کارروائی کرے گی ؟

وزیر زراعت ۔ ان افسران کے خلاف جنہوں نے یہ کارروائی دیدہ و دانستہ طور پر کی ہے کارروائی کی جائے گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا قائد ایوان ہمیں بتائیں گے کہ ان افسران کے خلاف بھی جن کو حکومت نے الیکشن میں ناجائز طور پر استعمال کیا تھا انکوائری کرنے کا ارادہ ہے ؟

Mr. Speaker : Not arising out of this question. (*cross-talks*).

وزیر زراعت ۔ یہاں تو ٹریکٹرز کا معاملہ ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جس محکمہ کے متعلق آج اتنی بد عنوانیاں ظاہر ہوئی ہیں X X X X ۔*

Mr. Speaker : 'Un-called for' ; will the Member please withdraw his words ?

Malik Muhammad Akhtar : I withdraw Sir.

Mr. Speaker : These remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

وزیر زراعت ۔ میں اس وقت وزیر نہیں تھا ۔

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

چودھری محمد ادریس ۔ کیا قائد ایوان اس ایوان کو یہ یقین دھانی کرائیں گے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب قائد ایوان نے بتایا ہے کہ وہ اس وقت وزیر نہیں تھے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اس وقت سیکرٹری زراعت تھے ۔

وزیر زراعت ۔ کچھ وقت کے لئے تھا ۔

وزیر زراعت ۔ تو کیا آپ پر کوئی ذمہ داری عاید ہوتی ہے ؟ اخلاقی ہی سہی ۔

وزیر زراعت ۔ آپ پر اور مجھ پر اخلاقی ذمہ داری عاید ہوتی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جن اشخاص نے غلط کاریاں کرکے اور اس قسم کی بے قاعدگیاں کرکے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے ، کیا آپ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور کیا آپ اس ایوان کو assure کریں گے کہ آپ ان کو spare نہیں کریں گے ؟

وزیر زراعت ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ جہاں تک میرے محکمے کے افسران کا تعلق ہے ، میں نے آپ کو assure کر دیا ہے کہ ان کو spare نہیں کریں گے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ میں نے محکمہ کے متعلق نہیں پوچھا ہے ، میں

نے تو ان افراد کے متعلق پوچھا ہے جنہوں نے ناجائز کارروائیوں سے actually benefit اٹھایا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ اس کے متعلق تو Law of the Land موجود ہے اور اسی کے مطابق تحقیقات کے بعد کارروائی ہوگی اور اگر وہ قابل مواخذہ ہوں گے تو یقیناً ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔

سید عنایت علیشاہ ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تمام گھپلا ہوا ہے ، اس کا مرکزی کردار کون ہے ۔

Mr. Speaker : Next question.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا جناب وزیر زراعت از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ جناب ان ٹریکٹروں کے کرائے کی ادائیگی بھٹو صاحب کے مینجر نے کی ہے تو کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس سے سارا مفاد بھٹو صاحب نے حاصل کیا ہے اور ان کی زمین کو درست کیا گیا ہے ، تو کیا وہ بھٹو صاحب کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ معاملہ زیر تحقیقات ہے اور پھر سوال اس وقت کسی کے خلاف کارروائی کرنے کا نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ وقت کے قانون کے مطابق اس کی چارہ جوئی کی جائے گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب قائد ایوان اور وزیر زراعت مجھے از راہ کرم یہ بتائیں گے کہ سرکاری املاک اور مشینری کا جو ناجائز استعمال ہوا ہے ، اور جیسا کہ جناب رانا پھول محمد خان صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی ذمہ داری جناب زیڈ ۔ اے ۔ بھٹو پر عاید ہوتی ہے ، تو کیا اس قسم کی ذمہ داری اس وقت کے جو سیکرٹری زراعت تھے ان پر عاید نہیں ہوتی ، اگر ان پر کوئی ذمہ داری عاید ہوتی ہے تو آپ ان کے خلاف کیا اقدامات کریں گے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس معاملہ میں powers delegated ہوتی ہیں اور نیچے ہی سارا کاروبار ہوتا رہتا ہے اور نہ کسی سیکرٹری زراعت کو کن فیکولی اختیارات ہوتے ہیں اور نہ ان کے پاس جام جم ہوتا ہے کہ اس کو ہر چیز ہر وقت نظر آتی رہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر وہ بذریعہ سیکرٹری یا متعلقہ وزیر ناجائز مراعات حاصل نہیں کرتے رہے تو کیا ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کریں کہ جناب بھٹو دوسروں سے سازش کرتے رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member may draw any conclusion. What information does he want ?

Malik Muhammrd Akhtar : I again allege that that was done with the connivance of the Minister and the Secretary.

Mr. Speaker : No inferences. What supplementary does the Member want to make ?

Malik Muhammad Akhtar : I allage that these irregularities by Mr. Bhutto were committed with the connivance of the Minister and the Secretary.

Mr. Speaker : The Member can make supplementaries but no allegations.

صاجزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ایسی بدعنوانیاں عوام کے سامنے اس وقت کیوں لائی جاتی ہیں جب وزراء یا برسراقتدار لوگ اپنے اقتدار سے ہٹ جاتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Next question.

Mosque of WAPDA House Lahore

***7941. Mian Muhammad Shafi :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a Mosque has been constructed inside the WAPDA House Lahore in lieu of the existing temporary Mosque just outside the building under construction ; if so, whether the said Mosque is intended exclusively for the use of occupants of the said building or will be opened to the public at large ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government would ensure through a sign-board that it is a public Mosque for use at all hours ?

Minister of Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (a) Yes. The Mosque will be opened to the occupants of the building and the members of the public Management of the Mosque would be with WAPDA.

(b) A sign board will be put up to indicate the location of the Mosque. The Mosque will be kept open for prayers.

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو مسجد اس وقت exist کر رہی ہے اور وہاں پر بورڈ بھی لگا ہوا ہے کہ اس کو ایئر کنڈیشن کیا جائے گا ، تو اس کی کیا پوزیشن ہوگی ، کیا اس کو شہید کر دیا جائے گا یا اس کو exist کرنے دیا جائے گا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ کون سی مسجد ؟

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ اپنا سوال دھرا دیں ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ واپڈا ہاؤس کے ساتھ ہی سڑک پر جو مسجد بنائی گئی ہے جس میں کہ دو سال سے نماز ادا کی جا رہی ہے اور وہاں پر بورڈ بھی لگا ہوا ہے کہ اسے ایئر کنڈیشنڈ کر دیا جائے گا ، آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں ، آیا اسے شہید کر دیا جائے گا یا وہ exist کرے گی ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ آپ نے اپنے سوال میں کہا ہے کہ وہ عارضی طور پر بنی ہوئی ہے ، آپ نے تو خود اپنے سوال میں اسے عارضی بتایا ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ یا تو آپ میرا سوال نہیں سمجھے یا پھر میں ہی آپ کا جواب نہیں سمجھا ۔ میں کہہ رہا ہوں آپ جو عارضی مسجد کہہ رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ دونوں ہی باتیں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یا تو آپ میرا سوال نہیں سمجھے یا میں آپ کا جواب نہیں سمجھا میرے خیال میں اس بارے میں آپ کی رائے حتمی اور فیصلہ کن ہو سکتی ہے ۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جسے عارضی مسجد کہہ رہے ہیں وہاں دو سال سے نماز ادا کی جا رہی ہے آپ اس مسجد کا کیا کریں گے ، اس کی کیا پوزیشن ہو گی ۔

وزیر آب پاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق تو چونکہ یہاں پر بات نہیں کی گئی ، نہ اس کے مستقبل کے متعلق نہ اس کی موجودہ حالت کے متعلق ، نہ اس کی ملکیت ہمارے پاس ہے ، نہ اس کی تولیت ہمارے پاس ہے نہ ہم اس کے متولی ہیں ، تو ہم اس کے ساتھ بحیثیت محکمہ کے متعلق نہیں ہیں ، یہ عامتہالمسلمین کی ملکیت ہے ، اس کے علاوہ میں کچھ عرض نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے ساتھ ہمارا براہ راست تعلق نہیں ہے ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

ROUTES NO. 2 AND 2-A OF LAHORE OMNI BUS SERVICE

***7847. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary, Transport be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that routes No. 2 and 2-A of Lahore Omni Bus Service run from Krishan Nagar to R.A. Bazar *via* Lahore Railway Station and Egerton Road ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the number of buses plying on these routes the total mileage of each route from Krishan Nagar and the time in which it is covered ;

(c) whether it is a fact that there are other routes also running from R.A. Bazar, Sadar Bazar and other places in Cantt. towards the Lahore Railway Station ; if so, the total number of routes and mileage covered by each of the route per trip alongwith the running time ?

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Yes.

(b) 20 buses are plying on routes No. 2 and 2-A (16 on Route No. 2 and 4 on Route No. 2-A). One way distance of Route No. 2 and 2-A is 11.8 and 12 miles respectively. The running time of these routes is I hour and 12 minutes.

(c) The following routes are also running from Cantt. towards Railway Station :—

Route Number	Name of Route	Mileage covered per single trip	Running Time
32	Railway Station-General Hospital *vis* Sadar and R.A. Bazar.	11 miles	... 1 Hour.
8	Shahdara Town-Sadar Bazar *via* Dharampura.	12 miles	... I hour and 12 minutes
54 School Bus	Sadar Bazar-Gulberg *via* Dharampura and Railway Station.	14 miles	... I hour and 15 minutes

Peak Hour Shuttle	Railway Station-R.A. Bazar-Sadar Bazar.	7 miles	... 40 minut.es

---

*۱۷۸۷ - **خالزاده تاج محمد خان بنگش** - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کراچی ، حیدرآباد ، ملتان ، سرگودھا ، لاہور ، راولپنڈی اور پشاور ریجنوں میں مین پاور ایمپلائمنٹ ونگ میں درجہ اول کی آسامیوں کی موجودہ تعداد کیا ہے -

(ب) متذکرہ ونگ میں درجہ اول کے افسروں کی ریجن وار تعداد کیا ہے -

(ج) اگر پشاور ریجن میں درجہ اول کا کوئی افسر نہ ہو تو وہ کب سے نہیں ہے -

(د) اگر سرحدی ریجن میں دوسرے ریجنوں کے افسر متعین کئے گئے ہوں تو آیا سرحدی ریجن میں ترقی کے لئے موزوں افسر دستیاب نہیں تھے -

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - (الف) حیدرآباد میں درجہ اول کی فی‌الحال ایک اسامی خالی ہے -

(ب) درجہ اول کے افسران کی تعداد ریجن کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ہے :-

۱ - کراچی ۲

۲ - حیدرآباد ، خیرپور ، کوئٹہ قلات - ۲

۳ - ملتان ۱

۴ - سرگودھا ۱

۵ - لاہور ۳

۶ - بہاول پور ۲

۷ - پشاور کوئی نہیں

(ج) از ۱۹۶۲ء

(د) مین پاور اور ایمپلائمنٹ ونگ میں درجہ اول افسروں کی مختلف مقامات پر تعیناتی کا ان افسران کے وطنی ریجن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا صرف ۱۹۶۴ء میں ایک فرنٹیئر ریجن کا افسر باہر تبدیل کیا گیا تھا اس سے قبل فرنٹیئر ریجن کی درجہ اول کی اسامیاں اسی ریجن کے افسران سے متواتر بارہ سال تک پر کی جاتی ہیں - درجہ دوئم سے درجہ اول مین ترقی پانے کے لئے درجہ دوئم کے افسران کی تعداد کے مطابق درجہ اول کا حصہ قائم کیا جاتا ہے اور تمام ریجن میں سے سب سے سینئر افسر سے ایسی اسامی پر کی جاتی ہے پشاور ریجن کے درجہ دوئم کے افسر مقابلتاً سروس میں جونیئر ہیں اور اس لئے ترقی کے لئے ان کی باری نہیں آئی یہ ذکر کر دینا مناسب ہے کہ موجودہ توقعات کے مطابق پشاور ریجن سے رکھنے والے درجہ دوئم کے افسر کی ترقی کا امکان سال رواں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ہے -

OFFICERS DUE FOR RETIREMENT IN MANPOWER AND EMPLOPMENT WING

*7873. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash :** Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(a) the Region-wise names of Officers who were due for retirement in 1966 in Manpower and Employment wings ;

(b) out of the Officers mentioned in (a) above (i) the number of Officers who have retired, and (ii) the number of Officers who have been given extension in service ?

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan) : (a) Under existing orders of the Government Class-I Officers are a single cadre for the whole of West Pakistan, Regional cadres are maintained only for Class-II Officers. The following officers were due for retiremant in 1966 in the Manpower and Employment wing of the Directorate of Labour Welfare :—

Calass-II Officers.

—Nil—

(b) (i) One

(ii) Three.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : CONTRADICTORY STATEMENTS OF THE MINISTERS OF FINANCE AND HEALTH IN RESPECT OF MOBILE X-RAY MACHINES IN MAYO HOSPITAL

(Speaker's ruling)

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Mr. Speaker, Sir, please permit me to make a statement which I promised two days back.

Mr. Speaker : After the disposal of the adjournment motions.

I will now give my ruling about the question of privilege raised by Mr. Hamza.

Mr. Hamza has given notice of a motion raising a question involving the breach of privilege of this august House in as much as according to him, the Minister for Finance had made an incorrect statement on the floor of the House on 28th June, 1967. While winding the debate on Estimates of Projects, the Finance Minister had stated that it would not be incorrect to say that two mobile X-Ray machines were working in the Mayo Hospital at that moment.

Mr. Hamza has contended that the Minister for Health; in reply to his starred question No. 7569 which was answered by her on 26.6.1967, had stated that there was no mobile X-Ray machine available in the Mayo Hospital. On the basis of the statement of the Minister for Health, Mr. Hamza has moved this privilege motion and has alleged that the Minister for Finance has made an incorrect statement on the floor of the House on 28th June, 1967.

The Minister for Finance has opposed this motion on the ground that no incorrect statement was made by him, nor did he intend to furnish incorrect information to the House at any time. He has categorically stated that he has always tried to furnish full and accurate information to the House and he has never imagined to furnish incorrect information to the House.

I have gone through the answer to starred question No. 7569 which was furnished by the Minister for Health on 26th June, 1967 and the statement of the Finance Minister dated 28th June, 1967. In the answer to question No. 7569 the Minister for Health had given a list of hospitals in which mobile and portable X-Ray machines had been provided and it was mentioned in that list at serial No. 8 that there was no mobile machine in Mayo Hospital, Lahore but there were two portable X-Ray machines in this Hospital. The Finance Minister had, however, stated that it would not be incorrect to say that two mobile X-Ray units were working in the Mayo Hospital at present.

Now, according to the answer by the Minister for Health two kinds of X-Ray machines are provided in the Hospital ; one is the mobile and the other is portable. According to her statement although there is no mobile machine working in the Mayo Hospital, there are two portable machines working there. The Finance Minister has stated that two mobile X-Ray units are working in the Mayo Hospital. The contention of the Finance Minister is that a portable machine is mobile and as such if two portable machines are working in the Mayo Hospital, we cannot say that they are not mobile. Every portable machine, according to him, is mobile. Technically speaking, there is said to be a difference between a mobile X-Ray machine and a portable X-Ray machine. But it would be too much to expect from non-technical persons or a Minister at that, who is not directly in-charge of the portfolio of Health, to know all the technical terms of the medical profession. The Minister for Finance has clarified that by two X-Ray units he meant the portable X-Ray machine which can also be termed as mobile. To rigidly interpret and stretch the statement of the Minister for Finance according to the technicalities of the medical profession would not be quite fair. Moreover, it has been held in the National Assembly of Pakistan debates dated 14th December, 1963 at page 999 that in order to constitute a contempt of the House or constitute a breach of privilege of the House it must be proved that the Minister has deliberately told a lie and has made a false statement. Relying on this ruling I have also held on a previous occasion (PLAD Vol. V. No. 64 page 89 dated 8.4 1964) that if a Minister has not given an incorrect information deliberately, then it would not amount to breach of privilege of the House.

Therefore, in view of the above authorities it is clear that only such statements can give rise to the breach of privilege of the House whereby deliberately or negligently false information is furnished to the House. In the present case I think no deliberate attempt has been made to furnish wrong information to the House and as such there has been no breach of privilege of this House. The motion is ruled out of order.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ وزیر خزانہ سے توقع نہیں کی جا

سکتی تھی لیکن وہ وزیر صحت کے بالکل ساتھ بیٹھے تھے اور وقتاً فوقتاً وہ ان کو ہدایات دے سکتی تھیں -

خواجہ محمد صفدر - ہدایات تو نہیں لیکن اطلاع دے سکتی تھیں -

ADJOURNMENT MOTIONS

ADMISSION OF THE D.H.O., LAHORE ABOUT THE SMALL-POX VACCINE BEING INEFFECTIVE.

Mr. Speaker: Now we will take up the adjournment motions. First adjournment motion is No. 194 by Malik Muhammad Akhtar, which was moved yesterday. It was about the Health Department.

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) - جناب والا - جو بیان اخبارات میں آیا تھا ڈی ایچ او نے اس کی تردید کر دی تھی جہاں تک ویکسین کا تعلق ہے وہ صحیح تیار ہوتی ہے اور استعمال کے لئے اضلاع میں بھیجی جا رہی ہے بعض اوقات جب صحیح طریقہ پر نہ رکھی جائے تو وہ موثر ثابت نہیں ہوتی - ویسے تو ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ صحیح طریقہ سے رکھی جائے - اضلاع میں بعض دوسرے لوگ بھی ٹیکے لگانے شروع کر دیتے ہیں تو غلطی کا امکان ہوتا ہے لیکن ہمارے جو ویکسینیٹرز ہیں وہ اسے برف میں رکھتے ہیں اور عموماً خراب نہیں ہوتی زیادہ احتیاط کے لئے اب ڈرائی ویکسین تیار کرنا شروع کر دی ہے - اس کا انتظام ہو رہا ہے بلکہ بہت کچھ انتظام تو ہو چکا ہے کہ ایسٹ پاکستان سے ویکسین منگوائی جائے - اس کے لئے ہم مشین بھی منگوا رہے ہیں - بھائی پھیرو کے

جو ۲۰۰ cases کے متعلق بتایا گیا ہے یہ ٹھیک نہیں کیونکہ ڈی ایچ او کی اطلاع کے مطابق صرف دس cases ہوئے ہیں - ویکسین شاذ و نادر ہی خراب ہوتی ہے اور بعض اوقات تو گرمی سے بھی خراب ہو جاتی ہے لیکن ایسے کم cases کی اطلاع ملی ہے حکومت اس پر پوری توجہ دے رہی ہے -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ کیا ڈی ایچ او صاحب نے کوئی statement دی تھی -

وزیر صحت - جی ہاں انہوں نے تردید کر دی تھی -

مسٹر سپیکر - ممکن ہے معزز ممبر کی نگاہ سے تردید نہ گذری ہو -

ملک محمد اختر - اگر اس کی تردید ان کے پاس ہے تو دے دیں -

مسٹر سپیکر - جو خبر ۳۰ تاریخ کو اخبار میں شائع ہوئی تھی اس کے متعلق ڈی ایچ او صاحب نے چھٹی دی تھی کہ اس کی تردید شائع کر دی جائے -

ملک محمد اختر - میں نے نہیں دیکھی - کم از کم میں نے نہیں پڑھی - جناب سپیکر - اس میں factual position تو نکل آئی - کہ وہ ویکسین in-effective تھی - اور اس کی وجہ سے دس cases ہوئے - گناہ تو ہے چاہے جھوٹا یا بڑا اور اس میں negligence بھی پائی جاتی ہے -

Mr. Speaker : As the news has been contradicted by the D.H.O., Lahore, I think this adjournment motion is not based on proved facts. Therefore, the motion is ruled out of order.

SUPPLY OF ADULTERATED FOOD STUFFS IN HOSPITALS AT LAHORE.

Mr. Speaker : Next adjournment motion No. 196 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : They have to reply Sir.

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ جناب والا ۔ ہر ہسپتال میں چیک کرنے کے لئے آدمی موجود ہوتے ہیں جو خوراک آتی ہے اس میں سے نمونے لئے جاتے ہیں اور اگر کوئی item خراب ہو تو اس کو جرمانہ کیا جاتا ہے اور خراب چیز کو ٹھیکیدار کے خرچ پر بدل دیا جاتا ہے ۔ ٹھیکیداروں کو ٹھیکے کم قیمت پر نہیں دئے جاتے اگر کوئی quotation مارکیٹ کے نرخ سے دس فیصد سے کم ہو تو اس quotation پر غور نہیں کیا جاتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ میو ہسپتال میں جو دودھ مکھن اور گوشت استعمال ہوتا ہے اس میں کوئی اس قسم کی ملاوٹ نہیں ہوتی جو human consumption کے لئے ناقابل استعمال ہو ۔

وزیر صحت ۔ کوشش تو یہی کی جاتی ہے کہ کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو اس کے لئے ٹیسٹ وغیرہ کئے جاتے ہیں اور خراب ہونے کی صورت میں خاطر خواہ جرمانہ کیا جاتا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ وزیر صحت نے تسلیم کر لیا ہے کہ نمونے حاصل کئے جاتے ہیں اور تجزیہ کے بعد عدالت میں بھیج دئے جاتے ہیں اور

ٹھیکیداروں کو سزا ملتی ہے - پھر بھی ہسپتال میں مریضوں کو adulterated milk, butter and meat دیا جاتا ہے -

جناب سپیکر - میو ہسپتال کی جو صورت حال ہے وہ اصلاح طلب ہے اور اسی لئے یہ تحریک التوا پیش کی گئی ہے - یہ چیزیں تمام مریضوں کو دی جاتی ہیں - جو چارجز ادا کرتے ہیں یا اگر نادار ہوتے ہیں تو ان کو خوراک مفت دی جاتی ہے اس سے میرا الزام درست ثابت ہوتا ہے - وزیر صاحبہ نے accept کر لیا ہے کہ سزا دی جاتی ہے اگر یہ کہتے کہ اشیاء خراب ہونے کی صورت میں ٹھیکے منسوخ کر دیئے جاتے ہیں تو میری تسلی ہو جاتی - لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا -

وزیر صحت - جناب والا - یہ منہ در منہ جھوٹ بول رہے ہیں - یہ کہتے ہیں کہ میں نے accept کیا ہے -

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ یہ الفاظ پارلیمنٹری نہیں ہیں ان کو آپ واپس لیں -

وزیر صحت - میں واپس لیتی ہوں اور ملک اختر صاحب سے معافی مانگتی ہوں - بلکہ اب تو انہوں نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے (قہقہہ)

مسٹر سپیکر - بیگم صاحبہ پھر یہ الفاظ آپ واپس لیں -

وزیر صحت - میں واپس لیتی ہوں - جناب والا - میں نے عرض کیا ہے کہ جیسے ہی چیزیں ہمارے پاس آتی ہیں ہم ان کو ٹسٹ کرواتے ہیں

اور اگر وہ خراب ہوتی ہیں تو ان کو واپس کر دیتے ہیں اور دوسری چیزیں منگاتے ہیں اور اگر وہ چیزیں بھی خراب ہوتی ہیں تو ان کے باعث ان پر جرمانہ کیا جاتا ہے یہ نہیں ہے کہ خراب چیزیں پکوا کر مریضوں کو دی جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ کیا آپ کے محکمہ میں ہر روز ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے ۔

وزیر صحت ۔ اس کے لئے عملہ مقرر ہے وہ ٹسٹ کرتا ہے اور میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں کہ وہاں کے عملہ کے علاوہ ہم نے جیسے کراچی میں ہیلتھ والنٹیئر کور قائم کی تھی اسی طرح ہم یہاں بھی پبلک سوشل ورکر کور قائم کریں گے تاکہ ان مشکلات پر قابو پایا جا سکے اور ان کو دور کیا جا سکے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ان کے یہاں کوئی food testing laboratory نہیں ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Does the Member press the motion ?

ملک محمد اختر ۔ جناب وہاں اس کی analysis کے لئے کوئی ایسا انتظام نہیں ہے لیکن میں ان کے سٹیٹ منٹ کو چیلنج نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ خوراک کی اشیاء کی analysis اور ان کی تحقیقات کروانے کے لئے کیا sample آتے ہیں اور جب ان چیزوں کے متعلق

معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ خراب ہیں اور جب ان کا result آ جاتا ہے تب ان کو پکوا کر مریضوں کو دیا جاتا ہے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ اس قسم کی چیزیں مثلاً دودھ یا گوشت وغیرہ یہ گھریلو عورتیں ہی جانچ لیتی ہیں کہ اچھا ہے یا خراب ہے اور اسی قسم کی بنیادی خامیاں یعنی ملاوٹ وغیرہ کی تو آپ کو معلوم ہے اور ابھی میں نے عرض کیا ہے کہ ان چیزوں کو ٹسٹ کرواتے ہیں اور اس کے لئے ان کو سزائیں بھی دیجاتی ہیں ۔

Mr. Speaker : The Government is already taking action in the matter and, therefore, the motion is ruled out of order.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں حزب اختلاف کی طرف سے ملک اختر صاحب سے التجا کروں گا کہ صنف نازک کے احترام کے پیش نظر وہ محکمہ صحت کے متعلق تحریک التوا نہ پیش کیا کریں ۔

RAPE OF A MARRIED WOMAN BY A CONSTABLE OF P S. TOBA TEK SINGH.

Mr. Speaker : Next adjournment motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, a police constable in Toba Tek Singh Police Station committed rape with a married woman who had gone to police station for investigation

of a case. The police has failed to arrest the culprit who is a constable. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I oppose it.

The facts, as reported by the Additional Superintendent of Police, Lyallpur, are that a first information report No. 73 was recorded at Police Station Toba Tek Singh on 22nd June, 1967 against a Police Constable by the name of Arshad. He has been called to the Lines and has been forbidden from leaving the place. The investigation was in the charge of D.S.P., Mr. Dawood Khan. That gentleman has retired on 1.7.1967 and the investigation is still going on. The matter is subjudice and I would request that the motion may be ruled out of order.

Mr. Speaker : Has the Constable been suspended ?

Minister of Law : He has been called from the police station and kept in the Lines.

Mr. Speaker : Has he not been suspended after the registration of the case ?

Minister of Law : Sir, that depends on the merits of the matter. I do not know what is going to be the result of the case whether it will be proved or not but he has been called from the police station and kept in the Lines.

Mr. Speaker : If the case is proved against him then definitely he will be challaned.

Minister of Law : Yes, challaned and suspended.....

Mr. Speaker : Mian Meraj Din, you should be careful. In future I will not tolerate such action.

Minister of Law : Sir, the arrest of the accused is a part of the investigation. Since, the investigation is a sub-judice matter, I don't think any adjournment motion can be moved on that score on the Floor of this House.

Khawaja Muhammad Safdar : Has he been suspended or not ?

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر .....

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ تشریف رکھیں اخوند صاحب میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس کے خلاف case رجسٹر ہو جانے کے بعد اگر تفتیش میں یہ ثابت ہوگیا کہ وہ گنہگار ہے تو پھر نہ صرف اس کا چالان کیا جائے گا بلکہ اسے حوالات بھی بھیجا جائیگا مگر ایک کیس رجسٹر ہوجانے کے بعد عام طور پر یہ گورنمنٹ کی پالیسی نہیں ہے کہ کم از کم for the time being تھانے کے محافظ یا پولیس کانسٹیبل کو suspend کر دیا جائے ۔

Minister of Law : That will depend on the merits of the case. I do not know what are the merits of the case and I am not in a position to make a categorical statement with regard to its bona fides. The action that has so far been .....

Mr. Speaker : Will the Minister be able to know the merits of the case till 6th ?

Minister of Law : Yes, Sir.

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion on the 6th July.

DEMOLITION OF A PLATFORM USED FOR PRAYERS IN NAZIMABAD, BY THE KARACHI MUNICIPAL CORPORATION

Mr. Speaker : Next motion.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, Karachi Municipal Corporation with the aid of local police has demolished a platform used for prayers in block No. 2, Nazimabad, Karachi. The plot has been converted into a garden. Police escort equipped with tear gas has been deputed to protect the plot. The publication of the news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister of Basic Democracies : Opposed.

Sir, I have received this adjournment motion today and I will request that it may also be taken up on the 6th.

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion on the 6th.

STATEMENT OF THE PARLIAMENTARY SECRETARY (HOME) IN CONNECTION WITH STARRED QUESTION NO. 5201 ABOUT SHAHBAZ LTD.

Parliamentary Secretary (Home) (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Sir, the other day I promised to make a statement with regard to Question No. 5201 concerning Shahbaz Ltd.

Mr. Speaker : Yes.

Parliamentary Secretary (Home) : The Additional Advocate-General, Karachi, was requested by the Registrar, Joint Stock Companies, West Pakistan, to file an appeal against the decision of the Additional City Magistrate, XV Karachi, whereby the accused was acquitted. The

Government Counsel, Mr. Muzaffar Hussain, opined that there was no possibility in going for an appeal in this case. The circumstances leading to this situation are that an application, under Sections 252 and 540 Cr. P. C, was filed in the court of the Additional City Magistrate XV, Karachi. Inspector of Police, Mr. M. Sharif, and S.I., Eijaz Hussain, of Anti Corruption Establishment took over the record of the Company from the S.S.P., Lahore, in 1955. These two Police Officers were to produce this record in the court for which they were duly summoned. They did not appear in the Court with the result that the application was rejected by the A.C.M. Karachi. The Additional Advocate General Karachi, engaged Mr. Muzafar Hussain, an Advocate of Karachi, for filing an appeal against the order of the A.C.M. Karachi 15. This Advocate was responsible for conducting the whole case on behalf of the State. He expressed the opinion that since relevant record is not available, there is no possibility of success in going for appeal and this being the case, he advised to move the High Court for winding up the phase of Shahbaz Ltd. under section 7 of the Undesirable Companies Act 1958. The Police have now been able to collect some information in respect of investments of the Company which are pre-requisite for winding up of the proceedings. The Registrar, Joint Stock Companies lodged FIR 11 (12) 62 dated 21st December, 1962, at Police Station Malir, Karachi. It has not been possible to ascertain exact amount of the assets of the Company in the absence of the Police record which is in the possession of the Police Department. However, following assets have been detected by the Police so far :

Rs. 50/00 which are lying in Australasia Bank, Bakhshi Market, Lahore.

Rs. 1189/00 in the Central Co-operative Bank, Shah Alami Gate, Lahore.

Rs. 86,000/00 shares in the Pakistan Glue Factory at Shahdara ;

Rs. 70,000 shares in a film produced by Shahbaz Production Ltd.

After the decision taken by the Government Counsel not to prefer an appeal, the following action has been initiated :

Application for winding up the affairs of Shahbaz Ltd. and the appointment of the official liquidator under section 7 of the Undesirable Companies Act 1958.

It may be pointed out here that the official liquidator after his appointment by the High Court will suggest the action to be taken against the Managing Director for recovery of the amount and satisfaction of the subscribers of the scheme.

مسٹر حمزہ ۔ کیا اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہو سکتا ؟

Mr. Speaker : No.

PRIVATE MEMBERS' BUSINESS

BILLS

THE PUNJAB PRE-EMPTION AND LIMITATION (AMENDMENT) BILL, 1967

Mr. Speaker : We will now take up the orders of the day. First motion from Mr. Hamza :

Mr. Hamza : Mr. Speaker Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the unjab re-emption and Limitation (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That leave be granted to introduce the Punjab Pre-emption and Limitation (Amendment) Bill, 1967.

Minister for Revenue : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) - جناب سپیکر - مجھے جناب وزیر قانون سے یہ توقع تھی کہ وہ اس قانون کو مجلس قائمہ کے سپرد کریں گے تاکہ یہ اہم قانون جو کہ ملک کی زرعی ترقی میں بری طرح حائل ہے میں حالات کے مطابق یا حالات کے تقاضوں کے مطابق ترامیم کی جا سکتیں ان کو ہی ان وجوہات کا علم ہوگا - جن کی بنا پر انہوں نے اس موقعہ پر اس کی مخالفت کرنا پسند کی- جناب سپیکر- جہاں تک حق شفعہ کا تعلق ہے یہ ایسا حق ہے یہ ایک ایسا قانون ہے یہ ایک ایسا قانونی حق ہے جو محض دین اسلام میں ہی موجود ہے - دنیا کے دیگر ممالک میں جہاں کہ مسلمان آباد نہیں ہیں اس قسم کے حق کو تسلیم نہیں کیا گیا - لیکن اسلام نے جہاں اس حق کو جائز قرار دیا ہے وہاں اس کی رو سے حقوق میں یہ کمزور ترین حق ہے - مقصد اس کا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اپنی جائیداد تقسیم کرے تو اس جائداد کی فروخت کے وقت جو اس کے ہمسایہ کو دوسرے خریداروں پر ترجیع دی جائے تاکہ بعض قباحتیں جو نئے ہمسایہ کے آنے سے پیدا ہوتی ہیں کا احتمال نہ رہے - عملی زندگی میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اس حق سے جہاں بعض مفادات کی حفاظت ہوتی تھی وہ مفادات اس وقت حاصل نہیں ہو رہے بلکہ اس کے جتنے نقصانات تھے وہ اس وقت ابھر کر سامنے آ گئے ہیں - جناب سپیکر - دین اسلام میں صلبی حق کو بالکل تسلیم نہیں کیا گیا - اس کا مطلب ہے یعنی ایک شخص اگر زمین بیچنا چاہے تو اس کے بھائی یا بھتیجے یا بیٹے کو اسلام یہ حق نہیں دیتا کہ محض رشتے کی بنیاد پر وہ حق شفعہ کا مقدمہ دائر کر سکے - لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ مروجہ قانون

میں صلبی حق کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور اس کے مقابلہ میں ایک ہمسایہ کو اتنی اہمیت حاصل نہیں ۔ چونکہ میرے نزدیک اسلام کسی خاندان کی سرمایہ داری کا قائل نہیں ہے ۔ مثال کے طور پر اگر ایک شخص ایک مکان میں رہتا ہے یا اس کی زمین اس کے استعمال میں ہے تو اگر وہ زمین اس کے استعمال میں ہے تو اگر وہ زمین مناسب نرخوں پر یعنی وہ نرخ جو کہ فروخت کنندہ کو کوئی دوسرا شخص ادا کر رہا ہو اس کا ہمسایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہو تو ہمسائے کو بہت فائدہ ہوگا اور آئندہ جھگڑا فساد پیدا ہونے کے امکانات بہت کم ہو جائیں گے ۔ لیکن یہاں ایک طرف تو صلبی حق کو مروجہ قانون حق شفعہ میں بہت اہمیت دی گئی جو کہ نہیں دی جانی چاہئے تھی اور دوسری طرف شرعی حق شفعہ کی تین بنیادیں ہوتی ہیں ۔ ایک تو ہمسایہ کا اور دوسرے اس شخص کو حق دیا جاتا ہے جو کاروبار میں شریک ہو جس کا زمین میں یا سکنی جائیداد میں حصہ ہو اور تیسرے آبپاشی یا زمین کی کاشت میں حصہ دار ہو ۔ جناب سپیکر ۔ اسلام ان تین قسم کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے اور شفعہ حق کے قانون میں ان کو ہی اہمیت دیتا ہے ۔

Minister of Revenue : Under Islam?

مسٹر حمزہ ۔ یعنی صلبی حق کو تسلیم نہیں کرتا صرف ان تین حقوق کو تسلیم کرتا ہے لیکن اب ہو کیا رہا ہے ۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ایک سال کا عرصہ مقرر ہے جس کے دوران کوئی ہمسایہ ، قریبی رشتہ دار جائیداد کے خریدنے والے کے خلاف حق شفعہ کا مقدمہ دائر کر سکتا ہے ۔ میرا اس ترمیمی مسودہ قانون کے پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مجلس قائمہ

کے سامنے یہ مسودہ قانون جائے اور باریک بینی سے اس کا جائزہ لیا جائے ۔ مجلس قائمہ کے معزز ارکان اس کی پیچیدگیوں کا اگر جائزہ لیتے تو بہت ہی اہم تبدیلیوں کی سفارش کرتے ۔ چونکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ وہ لوگ جو کہ حقیقتاً زمین خریدنا نہیں چاہتے محض اس صورت حال سے فائدہ اٹھانے کے لئے محض خریدار کو پریشان کرنے کے لئے مقدمہ دائر کرکے اس سے روپے وصول کرتے ہیں محض روپوں کے لالچ کے پیش نظر یا اس کو پریشان کرنے کے لئے مقدمہ دائر کر دیتے ہیں ۔ اور جو شخص اس اراضی کو خریدتا ہے وہ پورا سال اس میں کوئی ڈیویلپمنٹ یا اس کو بہتر بنانے کی کوشش نہیں کرتا نہ کوئی تعمیرات کرتا ہے نہ کوئی ٹیوب ویل نصب کرتا ہے نہ کھاد ڈالتا ہے کیونکہ اس کو خدشہ ہوتا ہے کہ فروخت کنندہ کا رشتہ دار یا ہمسایہ حق شفعہ کا مقدمہ دائر کرکے اسے پریشان نہ کرے ۔

وزیر مال ۔ حمزہ صاحب اسلام میں یہ میعاد کتنی رکھی گئی ہے ۔ اسلام میں حدود ایسے دعوؤں کے لئے کتنی رکھی گئی ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کل مجھے ایک عالم دین سے ملنے کا اتفاق ہوا ۔ ان کی خدمت میں میں نے اس بارہ میں چند معروضات پیش کیں ۔ انہوں نے یہ فرمایا جہاں تک میعاد کا تعلق ہے اسلام میں اس کا کوئی تعین نہیں ہے ۔ جونہی اس کے علم میں آئے اسے مقدمہ دائر کرنا چاہئے ۔

وزیر مال ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کے علم میں ۱۰، ۲۰ یا ۵۰ سال کے بعد آئے تو بھی وہ کر سکتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہر کام میں معقولیت کو دیکھا جاتا ہے ۔ اس طرح تو ایک سال بھی ناکافی ہے ۔ میرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جس دور سے اس وقت پاکستان گزر رہا ہے ۔ اراضیات کی قیمت تیزی سے بڑھ رہی ہے ۔ اشیاء خوردنی کی قیمت بھی تیزی سے آگے جا رہی ہے ۔ پہلے لوگ زراعت کو آبائی پیشہ سمجھ کر اختیار کرتے تھے ۔ اور کاشت کاری میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے ۔ مگر اب جب کہ آبادی بڑھ گئی ہے ۔ ضروریات زندگی میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ اس دور میں اگر ایک شخص زمین خریدنے کے بعد پورا سال زمین کو بے کار رکھتا ہے ۔ اور زمین کو بہتر بنانے کے لئے کوشش نہ کرے ۔ تو جہاں ایک فرد کا نقصان ہے وہاں یہ قومی نقصان بھی ہے ۔ علاوہ ازیں ہماری حکومت کی یہ سوچی سمجھی پالیسی ہے کہ وہ ضابطہ فوجداری اور تعزیرات پاکستان میں تبدیلیاں کر رہی ہے ۔ اس کے لئے ہماری حکومت نے قانونی اصلاحاتی کمیشن بھی مقرر کر دیا تھا ۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ غیر ضروری قانونی قباحتیں جو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے میں مانع ہیں کو ختم کیا جائے یا ان کو کم از کم کیا جائے ۔ اور لوگوں کو مقدمہ بازی سے بچایا جائے ۔ انصاف کو سستا اور آسان کیا جائے تاکہ مقدموں کے فیصلے جلد ہوں ۔ یہ حکومت کی سوچی سمجھی پالیسی ہے جس پر حکومت بہت دنوں سے گامزن ہے ۔ میرے نزدیک جب حکومت تعزیرات پاکستان اور ضابطہ فوج داری میں اس قسم کی ترامیم کرنا چاہتی ہے ۔ لا رہی ہے ، تو لازم ہے کہ دوسرے قوانین میں بھی چاہئے وہ محکمہ مال سے متعلق ہوں ۔ یا اراضیات سے اس قسم کی ترامیم کرے ۔ جناب سپیکر ۔

میرے نزدیک اس مسودہ قانون کی اس ترمیم کو اس نقطۂ نظر سے قبول کرنے کی ضرورت ہے ۔

اس کے علاوہ میرے نزدیک ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے ۔ اراضیات کے بہتر بنانے کے لئے جو لوگ کاشتکاری میں دلچسپی لیتے ہیں ۔ ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے اور انہیں ایسے لوگوں کے ہتھکنڈوں سے بچانے کے لئے جو محض دوسروں کو پریشان کرکے روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ ضروری ہے کہ ایک سال کی میعاد کو تین ماہ تک کم کر دیا جائے ۔ میں آخر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حکومت نے اس مسودہ قانون کی اس موقعہ پر جو مخالفت کی ہے وہ قطعاً مناسب نہیں تھی ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اس قانون کا حالات کے مطابق اور ملک و قوم کے مفاد کے مطابق جائزہ لیا جائے ۔ اس سلسلہ میں جو مناسب ترامیم تھیں وہ میں نے پیش کی ہیں ۔ اگر حکومت کی طرف سے اور مزید مناسب تجاویز پیش کی جائیں تو میں انہیں خوش آمدید کہتا ۔

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جناب حمزہ صاحب نے شکایت کی ہے میں اس بل کی ہرگز مخالفت نہ کرتا اور اسے سٹینڈنگ کمیٹی میں جانے دیتا لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے متعلق جیسا کہ جناب حمزہ صاحب کو بھی علم ہوگا ہم باقی قوانین کی طرح حق شفعہ کے قوانین کو بھی یونیفائی کر رہے ہیں اور اس پر غور ہو رہا ہے ۔ اس وقت حمزہ صاحب کو اور دیگر حضرات کو بھی کافی موقعہ ملے گا ۔ مفصل بحث کرنے کا ۔ اس وقت جس قدر ترامیم آئیں گی ان پر سوچ بچار کا کافی موقعہ ہوگا اور اس موضوع پر سیر حاصل بحث ہو جائیگی ۔ جس قدر

نقائص اس وقت پیش کئے جائیں گے ۔ اور جو ترامیم آئیں گی انہیں اس وقت دیکھ لیا جائے گا ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو مجھے ہرگز مخالفت کی ضرورت نہ ہوتی ۔ کیونکہ یہ غیر ضروری ہے اس لئے میں اس کی مخالفت کر رہا ہوں ۔ جہاں تک ایک سال کی میعاد کو تین ماہ تک کم کرنے کا تعلق ہے ۔ میں حمزہ صاحب کو دو اور سیکشنوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ ایک دفعہ ۱۹ ہے جس میں یہ دیا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص زمین بیچنا چاہے تو وہ اس شخص کو جو حق شفعہ کر سکتا ہو ۔ نوٹس دیتا ہے تم اگر خریدنا چاہتے ہو تو آ جاؤ ۔ پھر اگر اس شخص کی مرضی ہو تو وہ خرید سکتا ہے ۔ دفعہ ۲۰ میں یہ ہے اگر وہ اس وقت اتنی قیمت پر خریدنے کو تیار نہ ہو تو وہ بعد میں بذریعہ عدالت وہ قیمت دے سکتا ہے ۔ یا وہ اسے دوسرے طریقہ سے بھی نوٹس دے سکتا ہے ۔ تین ماہ کا عرصہ تو اس شکل میں پورا ہو جاتا ہے ۔ یہ قانون بڑا پرانا قانون ہے ایک سال کی میعاد بڑی پرانی رکھی ہوئی ہے ۔ کسی طرف سے کبھی یہ اعتراض نہیں آیا کہ یہ میعاد بڑی لمبی ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ خریدنے والا زمین کی ترقی کی کوشش نہ کرے۔ اسے یہ فکر ہو کہ حق شفعہ ہو کر زمین اس کے ہاتھ سے چلی جائے گی ۔ لیکن تین ماہ کی میعاد بہت کم ہے ۔ آپ کو علم ہوگا کہ لوگ کوشش بھی کرتے ہیں ایسے سودوں کو چھپانے کی تاکہ کسی کو پتہ نہ لگ سکے ۔ اگر تین ماہ کی میعاد ہوگی تو ان لوگوں کو پتہ نہیں ہونے پائے گا ۔ اور لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہوگا ۔ میرے خیال میں ایک سال کی میعاد زیادہ نہیں ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسلام میں بھی تین چیزیں ہیں اور موجودہ قانون میں بھی یہ تین چیزیں ہیں ۔ کوئی فوقیت صلبی کو حاصل نہیں ہے آب پاشی کے ذرائع کو پہلے فوقیت ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ موجودہ قانون میں یک جدی کا حق فائق ہے ۔

وزیر مال ۔ فرنٹیئر میں تو نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آب پاشی کی بنا پر پنجاب میں کوئی حق فائق نہیں ہے ۔

وزیر مال ۔ میں، سابقہ صوبہ سرحد کی بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن پنجاب میں نہیں ہے ۔

وزیر مال ۔ وہاں joint owner کو پہلے حق حاصل ہے ۔ پھر آب پاشی کے ذرائع میں اگر شریک ہو تیسرے cultivator ہو ۔ وہاں بھی حق نہیں ہے ۔ اسلام میں بھی نہیں ہے ۔ سب سے بڑی بات جو حمزہ صاحب نے بیان فرمائی ہے اسلام میں اس کے متعلق کوئی میعاد نہیں ہے ۔ ہمارے قانون میں ایک سال میعاد ہے اسلام میں کوئی میعاد نہیں ہے ۔ اس کے لئے reasonable میعاد دینی چاہئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایک سال reasonable میعاد نہیں ہے ۔ اگر reasonable میعاد کو دیکھا جائے تو تین مہینے کی میعاد کو بھی reasonable نہیں کہا جا سکتا ہے ۔ ایک سال مناسب میعاد ہے ۔ یہ بات تو ہر وقت ایک آدمی کہہ سکتا ہے کہ مجھے پتہ نہیں تھا میں پانچ سال سے باہر گیا ہوا تھا میں ابھی واپس آیا ہوں اور اب مجھے علم ہوا ہے ۔ ہر چیز میں condonment کی بات ہوتی جائے گی اور مقدمہ بازی بڑھ جائے گی ۔ pre-emption پر condonment کے کیسز شروع ہو جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر - pre-emption پر میعاد condone نہیں ہو سکتی ہے -

وزیر مال - نہیں ہو سکتی ہے مجھے علم نہیں ہے میں قانون کا ایکسپرٹ نہیں ہوں - میرے خیال میں تین مہینے کی میعاد بہت تھوڑی ہے - پہلے مجھے اس کے متعلق معلوم نہیں تھا اب مجھے علم ہو گیا ہے -

Mr. Speaker : Section 5 of the Limitation Act does not apply to pre-emption.

وزیر مال - اس کے متعلق کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - ایک سال کے اندر اندر دعویٰ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں -

وزیر مال - اس سے مجھے اور support ملتی ہے اور یہ بات میرے حق میں جاتی ہے - اس طرح تین مہینے میں ہر ایک شخص کا حق جاتا رہے گا کم از کم ایک سال کی میعاد تو کوئی میعاد ہے - یہ چیز ۱۹۲۰ء کے قانون میں دی ہوئی ہے لوگ اس کو ہمیشہ چھپانے کی کوشش کیا کرتے ہیں - تیسری بات یہ ہے اس کے متعلق پنجاب کے قانون کی لائنوں پر unification of Law ہو رہا ہے اس لئے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

Mr. Speaker : I will now put the motion to the vote of the House. The question is -

> That leave be granted to introduce the Punjab Pre-emption and Limitation (Amendment) Bill, 1967.

The motion was lost.

The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : Next motion is by Chaudhri Muhammad Idrees.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم) عائلی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۷ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

Mr. Speaker : Motion moved is -

That leave be granted to introduce the West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1967.

Minister for Law : Not opposed Sir.

The motion was carried.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم) عائلی عدالتیں مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۷ء پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1967, stands introduced.

The Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

S[illegible]er : Next motion by Rana Phool Muhammad Khan.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم مغربی پاکستان) مجموعہ
ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۶۷ء پیش کرنے کی
اجازت دی جائے ۔

Mr. Speaker : Motion moved is :

That leave be granted to introduce the Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Not opposed Sir.

The motion was carried.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم مغربی پاکستان) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۶۷ء پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967, stands introduced.

THE CRIMINAL PROCEDURE CODE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Speaker : Next motion.

Mr. Hamza : Sir I move -

That leave be granted to introduce the Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That leave be granted to introduce the Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Minister for Law : Not opposed Sir.

The motion was carried.

Mr. Hamza : Sir, I hereby introduce the Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967, stands introduced.

The Industrial Disputes (West Pakistan Amendment) Ordinance Repeal Bill, 1967.

Mr. Speaker : Next motion.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I move -

That leave be granted to introduce the Industrial Disputes (West Pakistan Amendment) Ordinance Repeal Bill, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That leave be granted to introduce the Industrial Disputes (West Pakistan Amendment) Ordinance Repeal Bill, 1967.

Minister of Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - یہ ایک نہایت ہی اہم بل ہے اور میں ایک نہایت ہی ظالمانہ قانون کی دفعہ کو ختم کرانا چاہتا ہوں - میری مراد West Pakistan Ordinance XV of 1965 سے ہے - اس قانون کے تحت ۱۹۶۵ء میں Industrial Disputes Ordinance 1959 میں ترمیم کی گئی - میں چاہتا ہوں کہ اس ترمیم شدہ حصے کو حذف کر دیا جائے - ترمیم کرنے سے پہلے Industrial Disputes Ordinance 1959 کے تحت یہ طریقہ کار تھا کہ جہاں پر کوئی تنازعہ ہو یا اس کے ہونے کا خطرہ ہو وہاں - - - - مصالحتی آفیسر proceedings کو مرتب کرتا اور فیصلہ کرنے کے لئے اس معاملہ کی تحقیقات کرتا اور پارٹیز سے کوشش کرتا کہ وہ مصالحت کر لیں - اگر پارٹیز کے درمیان اس مسئلہ پر سمجھوتہ نہ ہو سکتا تھا تو وہ پارٹیز کو اجازت دے دیتا کہ وہ اپنا معاملہ انڈسٹریل کورٹ کے سامنے لے جائیں - اس نئی ترمیم سے جو ۱۹۶۵ء کے ہنگامی قانون ۱۵ کے ذریعہ کی گئی وہاں پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ کسی public utility service میں industrial dispute ہو تو مصالحتی آفیسر ضروری طور پر proceed کرے گا لیکن جب industrial dispute کسی ایسے ادارے کے متعلق ہو جو public uti'ity کی definition میں نہ آتا ہو تو مصالحتی آفیسر کو اختیار ہے "The Concilliation Officer may...." اگر اس کو سٹرائک کا نوٹس ملے اس پر لازم ہو جائے گا کہ وہ proceeding کرے لیکن جو اس سے خرابی ۱۹۵۹ء کے قانون میں ہے وہ یہ ہے کہ مصالحتی آفیسر کو اختیارات تھے کہ اگر کوشش ناکام ہو جائے تو متعلقہ فریقین انڈسٹریل کورٹ میں جا سکتے ہیں - جب مصالحتی آفیسر کو اختیارات

دیئے گئے ہیں کہ وہ ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گا ۔ اگر وہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے قاصر رہے یا جاری کرنا ضروری خیال نہ کرے تو اس صورت میں پارٹی جو عدالت میں جانا چاہتی ہے وہ انڈسٹریل کورٹ میں نہیں جا سکتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے اس کے چند اصولوں پر اعتراضات ہیں جو میں عرض کئے دیتا ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ ہماری حکومت پاکستان نے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے فیصلہ جات کو ratify کیا ہوا ہے ۔ ان فیصلہ جات کے مطابق یہ قرار دیا گیا ہے کہ right of free gathering یا right of strike پر کوئی پابندی نہیں لگائی جائے گی ۔ لیکن موجودہ صورت میں یہ جو پابندی عائد کی گئی ہے ، میری دانست میں یہ پابندی ناجائز ہے ۔

وزیر محنت ۔ کیا پابندی لگائی گئی ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ میں بتاتا ہوں ۔ آپ نے پابندی ہی نہیں لگائی بلکہ آپ نے تو ان سے ہڑتال کرنے کا حق بھی چھین لیا ہے ۔

It is for you to understand the laws better than myself.

جناب والا ۔ سان فرانسسکو میں Governing body of inter-national offices اکتیسویں اجلاس کے لئے مورخہ سترہ جون ۱۹۴۸ء کو اکٹھی ہوئی ۔

Mr. Speaker : Please mind that we are not discussing the bill.

ملک محمد اختر ۔ میں صرف دو مثالیں عرض کروں گا ، مرکزی

حکومت کی پالیسی اور انہوں نے جو ان کے فیصلے ratify کئے ہیں ۔ ان کے متعلق عرض کروں گا ۔ انہوں نے یہ فرمایا ۔

"Workers and employers, without distinction whatsoever, shall have the right to establish and, subject only to the rules of the Organization concerned, to join organizations of their own choosing without previous authorization.

The authorities shall refrain from any interference which would restrict this right or impede the lawful exercise thereof".

جناب والا ۔ انہوں نے یہ agree کیا ہے اور پاکستان گورنمنٹ نے ۱۹۵۸ء میں اس انٹرنیشنل کنوینشن کو ratify کیا ہے کہ وہ ہڑتال کرنے کے حق اور آزادیٔ اجتماع پر کوئی پابندی نہیں لگائیں گے ۔ میں اب صرف مرکزی حکومت کی پالیسی کے متعلق عرض کروں گا ۔

Minister of Labour : Point of order. The Member is not talking about the matter which relates to the Bill. He is going beyond the scope of the Bill.

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ آپ کی تیاری تو یقیناً زیادہ ہوگی لیکن اس مرحلے پر آپ ایوان کو صرف یہ بتائیں کہ اس کے اصول کیا ہیں لیکن آپ تو صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی پالیسی کی تفصیلات بتا رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میرے پاس پچیس تیس صفحات پر مشتمل نوٹ موجود ہے اور ابھی تو میں نے اس کے متعلق مختصر طور پر ہی عرض کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے پاس پچیس تیس صفحات پر مشتمل نوٹ ضرور ہوگا لیکن اس وقت آپ اس کے اصول کے متعلق ہی فرمائیے ۔

ملک محمد اختر ۔

اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی

میں جانتا ہوں کہ یہ غلطیاں کر رہے ہیں ۔ آپ مجھے صرف ایک منٹ دیں تو میں عرض کر دوں گا ۔

Mr. Speaker : Alright, I give the Member only one minute.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو مصرع ملک اختر صاحب نے ابھی پڑھا ہے اس میں "تو" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ کی روشنیٔ طبع ان کے لئے بلا ہو گئی ہے ، آپ کے لئے تو لفظ "تو" استعمال نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ "روشنیٔ طبع" ان کی اپنی ہی ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar :

> "The policy of the Government of Pakistan in the field of labour shall be based on International Labour Organization Conventions and Recommendations ratified by Pakistan.
>
> Government of Pakistan believes that industrial peace is essential for economic progress. It discourages agitation and tensions in industrial and commercial undertakings and other fields of human endeavour. Government believes in the settlement of disputes between the management and labour through constitutional means, such as Joint Consultation, Voluntary Arbitration, Conciliation, Meditation and Adjudication."

Mr. Speaker : One minute is over. Yes, Minister of Labour.

ملک محمد اختر ۔ آپ مجھے بل کے اصول کے متعلق تو عرض کرنے دیں ۔

Minister of Labour (Malik Allah Yar Khan): Mr. Speaker, Sir, I rise to oppose this Bill moved by Malik Muhammad Akhtar. Unfortunately, the Member has not been able to make us understand what he wanted to achieve by moving this Bill. He tried his best to clarify his position but, unfortunately he has failed in doing so and has not even touched the matter he has sought to move.

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ وضاحت کرنی ہے کہ میری ساری تقریر کا یہ مقصد تھا کہ انہوں نے جو پابندی لگائی ہے یہ انہوں نے ہڑتال اور اجتماع پر لگائی ہے اور یہ انٹرنیشنل کنوینشن کے منافی ہے ۔

Minister of Labour: Sir, he has not even clarified what restriction has been imposed on the right of strike or right of assembly. The amending Ordinance 1965 relates to different matters with regard to procedure of concilliation between the employers and the workmen. Though the Member has, in his statement of objects and reasons, objected to only one part of this Ordinance, I fail to understand, why he has sought to repeal the entire Ordinance. The fears of the Member, I feel, are quite unfounded and if he thinks that by the continuance of this Ordinance of 1965 the rights of the workers are going to be prejudiced or hampered, he is sadly mistaken. The Member has not tried to study the Bill in its true perspective. The provision to which the Member has so strongly objected is that on receipt of a notice of strike in a public utility service, or non-public utility service, before the start of concilliation proceedings, the Concilliation Officer shall satisfy himself with regard to validity of the strike notice. Prior to the amendment, section 16 of the Industrial Dispute Ordinance, 1959, provided that concilliation proceedings

shall start on receipt of a strike notice by the Concilliation Officer, This implied that a strike notice, which is received by the Concilliation Officer should be a valid one. But in certain cases the strike notices received by the Concilliation Officers were not valid but since there was no provision in the law that they could send back those notices to the parties concerned to get those defects removed, their hands were bound and they had simply to carry on with the concilliation proceedings and after arriving at a decision if the dispute was resolved or not, the matter was passed on to the Industrial Court but inspite of the fact that a Concilliation Officer found any particular strike notice to be invalid he had no authority to send back this notice or to reject such strike notice. Ultimately, he had to send all these matters to the Industrial Court and when the proceedings started in the Industrial Court, the objections were usually taken with regard to the validity of the proceedings and in most of the cases the cases were thrown out because the strike notices were considered to be invalid. Such situation created lot of frustration and discontentment among the workers and it also resulted in waste of time of the Industrial Court. Therefore, it was thought necessary that an amendment should be made in the Ordinance so as to enable the Concilliation Officer to judge and decide whether any strike notice, which has been received by him, is valid or not. There were quite a few minor errors and defects in the strike notice which could very easily be removed at the very outset but, as stated earlier, since the Concilliation Officer did not have the right to reject or to send back this strike notice and had merely to pass on this matter to the Industrial Court, therefore, ultimately on merely minor flaws and defects those matters were throw out and the cases were dismissed. With this amendment in this Ordinance, the Concilliation Officer has been empowered to see for himself whether any strike notice is valid or not. There were quite a few instances where on very minor defects, cases were thrown out of the Court. I would like to point out Sir, that in many such cases where there were very small and minor defects, were dismissed in the Industrial Courts. Sir, some times the strike notices which were received by the Concilliation Officer, were signed by unauthorised persons and secondly there were omissions of date as to when

the workers intended to proceed on strike besides the omission of date on which the notice of strike was given. There was also the omission to send the notice to all other parties concerned. Similary, there were many such small omissions which were made when the strike notices were received by the Concilliation Officers. It was to save the work-men from unnecessary delay and discontentment that it was thought necessary to move this amendment. It is a minor amendment and in fact, it enables the law already existing ; it is simply an amplification of the existing law and it enables the Concilliation Officer to see and decide for himself whether any strike notice is valid or not. I feel Sir, that with this provision in the Ordinance the time of the Industrial Court has been saved to a great extent and the industrial workers have also been able to get their disputes resolved and get the cases decided as early as possible. On these grounds, therefore, I oppose the introduction of this Bill.

Mr. Speaker: I will now put the question : The question is :

> That leave be granted to introduce the Industrial Disputes (West Pakistan Amendment) Ordinance, Repeal Bill, 1967

The motion was lost.

THE CANAL AND DRAINAGE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1966

Mr. Speaker : Next motion from Mr. Arif Hussain ; he is not present. Next motion from Chaudhri Muhammad Nawaz.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill, 1966.

Mr. Speaker : I think there is no opposition.

Motion moved is :

> That leave be granted to introduce the Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill, 1966.

The motion was carried.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to introduce the Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill 1966.

Mr. Speaker : The Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill, 1966, stands introduced. Next motion, Babu Muhammad Rafiq.

Babu Muhammad Rafiq : I don't move Sir.

THE WEST PAKISTAN MOTOR VEHICLES ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Speaker : Next motion Malik Muhammad Akhtar ;

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1967.

Minister for Law : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - اس بل کے پیش کرنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ متعلقہ ایکٹ کی دفعہ ۶۴ کو repeal کیا جائے میں موٹر وہیکلز ایکٹ کی دفعہ ۶۴ کو اس ہاؤس میں پڑھے دیتا ہوں -

> "(1) A Regional Transport Authority may, without following the procedure laid down in section 59, grant permits, to be effective for a limited period not exceeding four months, authorizing the use of a transport vehicle temporarily—
>
> (a) for the conveyance of passengers, on special occasions such as to and from fairs and religious gatherings, or
>
> (b) for the purposes of a seasonal business, or
>
> (c) to meet any particular temporary need, or

(d) pending decision on an application for the grant of a permit,

and may attach to any such permit any condition it thinks fit.

(2) A Regional Transport Authority may, subject to such conditions as it may impose in this behalf, delegate its power of issuing a temporary permit under clause, (d) of sub-section (1), to its Chairman."

جناب سپیکر ۔ اس ہاؤس میں متعدد بار وجوہات پیش کی گئی ہیں کہ کن کن اشخاص کو Temporary Route Permits دیئے گئے ہیں وہ نہایت حوصلہ شکن ۔ خوفناک اور بڑی ہولناک ہیں ۔ اس دفعہ کے متعلق صرف ہائی کورٹ کا ایک عارضی حکم امتناعی اور سپریم کورٹ کی leave to appeal ہے ۔ اس کی ذرا سی reference دینا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ اردو کی رپورٹ رٹ نمبر ۸۹۵ لاہور ہائی کورٹ میں راولپنڈی حضرو روٹ پر میسرز داتا ٹرانسپورٹ رجسٹرڈ راولپنڈی کے چیئرمین راولپنڈی اتھارٹی کی طرف سے عطا کردہ عارضی پرمٹ کے حکم کو نادرن ٹرانسپورٹ کمیٹی لمیٹڈ راولپنڈی نے پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۹۸ کے تحت چیلنج کیا تھا جس کی سماعت ۳۱ مئی ۱۹۶۶ء کو ڈویژنل بینچ پر مشتمل مسٹر جسٹس ایس اے محمود اور مسٹر جسٹس شوکت علی نے کی اور درخواست سماعت کرتے ہوئے ایک حکم امتناعی کے ذریعہ عارضی پرمٹ کے احکام پر عمل درآمد کو روک دیا ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ میرے پاس اسی مقدمہ کے متعلق سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ ہے ۔

Data Transport Company (Regd). Rawalpindi through Malik Hamid Mahmood Khan, its Managing Partner..... Petitioner

Vs

Northern Punjab Transport Company Ltd.

اس فیصلہ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ ۔

"Leave is sought to appeal from the said order on grounds which go to the merits of the writ petition yet to be disposed of by the High Court.

The learned Judges have prima facie found that the grant of temporary permits to the petitioners was not based on any 'particular temporary need' as envisaged in section 64 of the Motor Vehicles Ordinance, 1965. For obvious reasons it would not be appropriate for this Court to express any opinion on the merits of the finding of the High Court."

اس لئے جناب والا ۔ انہوں نے leave reference کی ۔ میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ دفعہ ۶۴ کو آگے ہی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جا چکا ہے ایک particular case میں اس دفعہ کا specific purpose نہ تھا بلکہ بلا وجہ یہ روٹ پرمٹ کسی خاص کمپنی کو دیا گیا ۔ مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ دفعہ ۶۴ کی آڑ میں کمشنر کو ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اختیار دے دیتی ہے کہ وہ جسے چاہے روٹ پرمٹ دے ۔ آج ہی میرے ایک سوال کے جواب میں ایک سابقہ سیاست دان کو روٹ پرمٹ دیئے گئے ۔ اور ان کی تجدید کیوں نہ کی گئی ۔ ان کی رپورٹ ایک بی ڈی ممبر نے تار کے ذریعہ دی اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو ۲۰ مئی کو show cause notice دیا گیا ۔ اور تاحال حکومت نے مداخلت کرکے اس کے روٹ پرمٹوں کو منسوخ

کرکے رکوایا - جو -/۳۲۰۰ روپیہ ماہوار پر چل رہے ہیں یہ instance اگر quote نہ کی جاتی تو زیادہ موزوں ہوتا لیکن مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ مستقل روٹ پرمٹوں کی جو تعداد ہے اس سے کہیں زیادہ عارضی روٹ پرمٹوں کی ہے بلکہ جناب حمزہ کے ایک سوال کے جواب میں (جو میرے پاس موجود ہے) یہ کہا گیا تھا کہ کم و بیش ۳۰۰ عارضی روٹ پرمٹ دسمبر ۱۹۶۶ء میں جاری کئے گئے تھے - اس وقت سے یہ روٹ پرمٹ چلے جا رہے ہیں ان میں کوئی fairs کے لئے تھا کوئی اور باتوں کے لئے تھا - میرے نزدیک یہ سیاسی رشوت سب سے بڑا ذریعہ تھا۔ اس سلسلہ میں میں Eradication of Anti-Corruption Committee. کا حوالہ دوں گا جس میں میں بھی ۱۶-۳-۱۹۶۷ء کو پیش ہوا تھا - اس کمیٹی میں دونوں صوبوں کے چیف سیکرٹری مسٹر فدا حسن چیئرمین اور پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین اس کے ممبر تھے - چیئرمین کی ذاتی رائے تھی کہ دونوں صوبوں میں کرپشن کا سب سے بڑا ذریعہ عارضی روٹ پرمٹ ہیں - میں authoritatively کہتا ہوں کہ چیئرمین نے کہا تھا کہ کرپشن کو root out کرنے کے لئے یہ جو عارضی روٹ پرمٹ کا سلسلہ ہے اسے بند کرنا ہوگا -

جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ یہ سیاسی رشوت ہے اور ان لوگوں کا اب حال دیکھئے جنکو یہ روٹ پرمٹ دیتے ہیں اور نئی نئی گاڑیوں کے پرمٹ دیتے ہیں یہ لوگ روٹ پرمٹ sublet کرتے ہیں - یہ ان گاڑیوں کو ان کے نام پر transfer کر دیتے ہیں - یہ ان گاڑیوں پر ۵۰ ہزار روپیہ invest کرتے ہیں اور یہ عارضی روٹ پرمٹ والے دو سے چار ہزار روپیہ ماہوار تک ان گاڑیوں سے حاصل کرتے ہیں - جناب والا -

پرانے سیاستدانوں کو یہ کہتے ہیں کہ وہ بدنام سیاستدان تھے میں موجودہ حکومت سے سوال کرتا ہوں کہ کیا کریشن کے اس واضح اور واشگاف الفاظ میں ظاہر ہونے کے بعد ان کے پاس اس کا کوئی جواب ہے ۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Mr. Speaker, Sir, Section 64 of the Motor Vehicles Ordinance is an enabling section which enables the Regional Transport Authority to take action for a limited time, and this is just to make arrangement till such time as a proper procedure is followed. You know Sir, and the House is also aware that there are growing needs of the country. New roads are being constructed, new places are being connected by the construction of roads. There is necessity for having more vehicles. There is necessity for better transport facilities and in every case the procedure prescribed under Section 59 cannot be followed immediately. Therefore, in order to make provision for a temporary arrangement Section 64 has been imbedded in the law.

My friend says that on account of certain abuses, I don't agree with him, this Section should be thrown out from the law. I don't think that is the proper remedy. In every case the case can be decided on merits. I don't think one could cut the nose to spite the face.

ملک محمد اختر ۔ وہ تو حکومت کی کٹ چکی ہے ۔

وزیر قانون ۔ نہیں کٹ چکی ہے آپوزیشن کی کٹ چکی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ آپ اپنے دانت ٹٹول رہے ہیں انہیں اچھی طرح سے دیکھیں ۔

Minister of Law : Sir, this will be setting at nought the entire machinery.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب ہمارے اخوند صاحب نے فرمایا ہے کہ آپوزیشن کی ناک کٹ چکی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ آپوزیشن میں آپ کس کو سمجھتے ہیں اور کس کے لئے آپ نے کہا ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ حاجی صاحب آپ تو آپوزیشن میں نہیں ہیں ۔ آپ انڈیپنڈنٹ ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں ۔

Minister of Law : Therefore, Sir, it is necessary to keep this provision in law and there is not sufficient ground for throwing it away. The instances which he has cited are in respect of one Division only but he has carefully ignored reference to any other division where the law is functioning properly and efficiently. With these words, therefore, I oppose the proposal of the learned Member to amend the law in this particular case.

Mr. Speaker : The question is :

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1967.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next motion is from Babu Muhammad Rafiq.

بابو محمد رفیق ۔ میں move کرنا نہیں چاہتا کیونکہ انہوں نے already extend کر دیا ہے ۔

THE PUNJAB AGRICULTURAL PRODUCE MARKETS (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1967.

Mr. Speaker : Next. Chaudhri Muhammad Nawaz.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the Punjab Agricultural Produce Market (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Minister of Agriculture : Not Opposed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That leave be granted to introduce the punjab Agricultural Produce Market (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

The motion was carried.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I introduce the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill, 1967, stands introduced.

THE MUNICIPAL ADMINISTRATION (AMENDMENT) BILL, 1967

Mr. Speaker : Next motion.

میاں عنایت علیشاہ ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم) انصرام بلدیہ مصدرہ

۱۹۶۷ء پیش کرنے کی اجازت دیجائے ۔

Mr. Speaker : Motion moved is :

That leave be granted to introduce the Municipal Administration (Amendment) Bill, 1967.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید عنایت علیشاہ (پشاور ۔ ۴) ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر بلدیات جناب یاسین وٹو صاحب نے اس نیک مقاصد رکھنے والے ترمیمی مسودہ قانون کی مخالفت کرکے ہمیں افسوسناک حد تک مایوس کر دیا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں ابھی آپ کو پر امید کر دوں گا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ ہمارے لئے یہ باعث تشویش بھی ہے اور باعث پریشانی بھی ہے ۔ جناب صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا جو انتخابی منشور ہے اس میں انہوں نے بار بار واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ جمہوری اداروں کو مستحکم اور مضبوط بنایا جائے ۔ اور جمہوری ارکان کو زیادہ سے زیادہ با اختیار بنایا جائے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک عوامی نمائندے بااختیار نہیں ہونگے اس وقت تک وہ ٹھوس اور موثر کام نہیں کر سکیں گے اور علاقے اور عوام کے مطالبات وہ بہتر طریقہ پر نہیں چلا سکیں گے ۔

جناب والا ۔ یونین کونسلوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں اور ڈویژنل کونسلوں کی مثالیں نہایت واضح ہیں یہ ترمیمی بل میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس ۱۹۶۰ء سے تعلق رکھتا ہے جس میں ایک سیکشن ۲۲- ہے اور وہ سیکشن

۲۲ - چیئرمین میونسپل کمیٹیوں کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنے جمہوری اختیارات کسی ممبر کسی سرکاری افسر یا کسی دیگر شخص کو دے دیں - جناب والا - اس آرڈیننس کے تحت دو قسم کے اختیارات چیئرمین کو تفویض ہو چکے ہیں اور یا وائس چیئرمین کو تفویض ہو چکے ہیں - وائس چیئرمین عام طور پر میونسپل کمیٹی کا elected ہوتا ہے اور وائس چیئرمین کے اختیارات چیئرمین کے اختیارات کے مقابلہ میں محدود ہوتے ہیں اور کم ہوتے ہیں جہاں تک وائس چیئرمین کی ڈیوٹیز کا تعلق ہے وہ میونسپل کمیٹی میں بااختیار ہوتا ہے - سیکشن ۲۲ - چیئرمین کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنے کسی ملازم کسی ممبر کو اپنے اختیارات تفویض کر دے - بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض افسر اپنے ذاتی رنج کی وجہ سے اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ یہ اختیارات وائس چیئرمین کو نہ دئے جائیں اور وہ کسی ذمہ دار افسر کو اختیارات تفویض کئے جاتے ہیں - یہاں صورت حال بہت دگرگوں ہو جاتی ہے - قانونی طور پر وائس چیئرمین ان کا افسر ہوتا ہے اور چونکہ چیئرمین اپنے اختیارات اس افسر کو دئے ہوتا ہے تو میرا مقصد اور مطلب یہ تھا کہ چیئرمین اپنے اختیارات کسی ماتحت افسر کو نہ دے جو چیئرمین کے ماتحت ہے - اس کے اختیارات اس سے وسیع ہیں - میں یہ امنڈمنٹ اس لئے لانا چاہتا ہوں کہ یہ جمہوری قدروں کی آئینہ دار ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وزیر بلدیات اس پر پھر غور فرمائیں گے -

مسٹر حمزہ - ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں دکھانے کے اور ہوتے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - یہاں السانوں کی باتیں ہو رہی ہیں ہاتھیوں

کی باتیں نہیں ہو رہی ہیں - ابھی جب میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے اس مسودہ قانون کی مخالفت کیوں کی تو مجھے امید ہے کہ میرے فاضل دوست کی مایوسی امید میں بدل جائیگی اور حقیقت میں وہ یہ محسوس کریں گے کہ میری مخالفت اس کے اتفاق سے کہیں زیادہ مفید ہے۔

جناب والا - میرے فاضل دوست جس مسودہ قانون کے ذریعہ یہ ترمیم لانا چاہتے ہیں کہ چیئرمین صاحب کو یہ اختیار نہ ہو کہ وہ کسی افسر کو وائس چیئرمین سے زیادہ اختیارات دے سکیں -

میں فاضل ممبر کے اس جذبے کی قدر کرتا ہوں - اور ان کا یہ جذبہ اور ارشاد حکومت کی پالیسی کے عین مطابق ہے - جناب والا - جس طرح کہ آپ کے علم میں ہو گا کہ بی ڈی کے نظام میں بتدریج یہ کوشش کی جا رہی ہے اور ہر ایک مرحلہ پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کو بہتر سے بہتر بنایا جائے - پہلے نامزدگیاں تھیں وہ ختم کر دی گئیں - پہلے وائس چیئرمین نہیں تھے اب وائس چیئرمین کر دئے گئے ہیں - میونسپل کمیٹیوں میں نامزدگیوں کو ختم کر دیا گیا ہے - اور جتنے غیر سرکاری ممبران ہوتے تھے وہ اب منتخب ہوتے ہیں اور وائس چیئرمین کو اختیارات دئے گئے ہیں - میں فاضل ممبر کی ترمیم کے اصولی طور پر حق میں ہوں اور اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے فاضل ممبر کی خواہش کی پوری تکمیل کی جائے گی - جناب والا - کسی قانون کی ترمیم کی دو صورتیں ہوتی ہیں - ایک تو یہ کہ اس بارے میں قانون میں یا ایکٹ میں یا آرڈیننس میں ترمیم کی جائے اور جس صورت میں میرے فاضل دوست

یہ چاہتے ہیں کہ اس بل کی تحریک کی جائے تو اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بہتر طریقہ تو یہی ہو گا کہ پہلے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جائے ۔ جب یہ وہاں جائے گا تو ظاہر ہے کہ زیر بحث آئے گا ۔ جو ترمیم میرے فاضل دوست نے پیش کی ہے وہ بہت اچھی ہے جائزہ لیا گیا ہے کہ اس کے متعلق اس طریقہ سے بھی ترمیم ہو سکتی ہے کہ رولز میں ترمیم کر دی جائے ۔ یہ آرڈرز ایسے ہونگے کہ رولز میں اس کی پرووِیژن کی جا سکتی ہے اور جب کسی مسودہ قانون میں یہ چیز موجود ہو کہ ترمیم رولز میں لائی جا سکتی ہے تو اس سے ہر منشا پورا کیا جا سکتا ہے تو میرے خیال میں یہ نامناسب نہیں کیونکہ ایسی صورت ہے کہ رولز میں ترمیم کر دی جائے ۔ میں فاضل ممبر کو آپ کی وساطت سے یقین دلاتا ہوں کہ یہ تجویز نہایت مفید تجویز ہے اور میں ان کی تجویز رولز میں ترمیم کے لئے پورے طور پر قبول کرتا ہوں اور جتنی ترامیم اس سے پیشتر ہو چکی ہوئی ہیں ان پر بھی عمل درآمد ہو رہا ہے اور جو مزید ہوں گی ان پر بھی انشاءاللہ جلد عمل درآمد شروع ہو جائیگا ۔ اور پھر جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے ممبران کو یہ اطلاع دینی چاہتا ہوں کہ صدر مملکت کی یہ خواہش ہے کہ یہ نظام پروان چڑھے اور بتدریج ترقی کرے اور اس معاملہ میں ایوان کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دئے جائیں اور ہم جناب صدر مملکت کی منشا اور ہدایت کے تحت اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ وائس چیئرمین کے جو اختیارات ہیں جو ان کو اس وقت حاصل ہیں ان سے زیادہ کسی اور افسر کو نہ دئے جائیں اور ساتھ ہی ہم یہ کوشش کریں گے کہ وائس چیئرمین کے جو

موجودہ اختیارات ہیں وہ پہلے سے زیادہ کر دئے جائیں ۔ ان معروضات کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ میرے فاضل دوست کی مایوسی نہ صرف امید کی روشنی میں بدل جائے گی بلکہ ان کی خواہش کی تکمیل بھی ہو گی اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنے اس بل کو واپس لے لیں گے اور ان کی منشا پوری ہوگی یہ قوم کی خدمت ہے اور واقعی قابل ستائیش ہے ۔

Mr. Speaker : Will the Minister amend the rules in respect of the Municipal Committees or the District Councils also ?

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ میں جناب والا دونوں میں کروں گا ۔

Mr. Speaker : I will now put the motion to the vote of the House.

سید عنایت علی شاہ ۔ میں واپس لے لوں گا یقین دہانی انہوں نے دیدی ہے ۔

Mr. Speaker : The Member may please ask for leave of the House to withdraw his motion.

Syed Inayat Ali Shah : Sir, I ask for leave of the Assembly to withdraw my motion.

Mr. Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw his motion ?

The motion was, by leave, withdrawn.

Mr. Speaker : Next motion.

Syed Inayat Ali Shah : I do not want to move Sir.

Mr. Speaker : The motion is not moved. Next motion please.

Chaudhri Muhammad Idress : I am not moving it Sir.

Mr. Speaker : The motion is not moved. Next motion.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Not moving Sir.

Mr. Speaker : The motion is not moved. Next.

THE CIVIL PROCEDURE CODE (AMENDMENT) BILL, 1967.

Chaudhri Muhammad Idrees : I beg to move Sir—

That leave be granted to introduce the Civil Procedure Code (Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That leave be granted to introduce the Civil Procedure Code (Amendment) Bill, 1967.

Minister of Law : Not opposed Sir.

The motion was carried.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to introduce the Civil Procedure Code 'Amendment) Bill, 1967.

Mr. Speaker : The Civil Procedure Code (Amendment) Bill, 1967, stands introduced.

Mr. Speaker : Now we come to PART II of the Orders of the Day i.e., Bills which have been introduced already.

Minister of Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, before you proceed further, I would like to make a request to my friend, the Leader of the Opposition. There are five bills and the same principle is involved. If he could agree to take all these bills together, I think there will be no objection.

خواجہ محمد قنفدر ۔ جناب مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

Mr. Speaker : Which are those bills ?

Minister of Food & Agriculture : Bills Nos. 1 & 4 .....

Mr. Speaker : Not No. 2.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب قائد ایوان نے پہلے پانچ کہا تھا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ آپ پانچویں سوار ہیں (قہقہہ)

خواجہ محمد صفدر ۔ ہم دھلی نہیں جا رہے ابھی پنڈی جا رہے ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ نمبر ۲ رہ گیا ہے ۔

Minister of Food & Agriculture : Nos. 1,2,4, 8 and 10.

Mr. Speaker : Is there any opposition to this suggestion ?

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir.

Mr. Speaker : There is no opposition and we will take these five bills together. First is from Chaudhri Muhammad Nawaz ; item No. 1.

THE WEST PAKISTAN WATER AND POWER DEVELOPMENT AUTHORITY (AMENDMENT) BILL, 1966

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir I move—

> That the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is—

> That the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1966.

as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once.

Khawaja Muhammad Safdar (Sialkot - I) : I would say a few words Sir, although I am not opposing it.

جناب والا ۔ میں اس مسودہ قانون کی مخالفت کے لئے کھڑا نہیں ہوا بلکہ میں محترم چودھری محمد نواز صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں کہ انہوں نے نہ صرف محنت شاقہ کے بعد ان پانچ اور بڑی بڑی ریاستوں کے قلعوں کی حدود کے اندر داخل ہونے کی کامیاب کوشش کی ہے گورنمنٹ کو آمادہ کر لیا ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ گویا ہر اچھی بات وہ مانتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے اس پر شک ہے اور شدید اختلاف ہے ویسے میری دعا ہے کہ خدا آپ کو ہدایت دے ۔

وزیر تعلیم ۔ آمین !

خواجہ محمد صفدر ۔ آمین ۔ اور آپ کو بھی ۔ تو جناب والا یہ بڑے بڑے خود مختار اداروں کے متعلق جو اس صوبے کے ۵ کروڑ باشندوں کا روپیہ بے دردی سے صرف کر رہے ہیں مگر ان کے اخراجات کی جانچ پڑتال اس اسمبلی کے احاطہ اختیار میں نہیں ہے ۔ وہ صرف ایک کام جانتے ہیں کہ وہ اس اسمبلی کے ذریعے سے روپیہ حاصل کر لیں باقی کسی قسم کی ذمہ داری ان کے ذمہ نہیں ہے کہ اس روپیہ کا حساب اس معزز ایوان کے سامنے پیش

کریں اور اس صوبے کے پانچ کروڑ سے زائد افراد کے سامنے اپنے اعمال و افعال کے لئے جواب دہ ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلا قدم ہے ۔ اور مجھے یقین ہے ۔ کہ آئندہ بھی چودھری محمد نواز صاحب اسی طرح محنت کرنے کے بعد گورنمنٹ کو آمادہ کر لیں گے ۔ ابھی ہمیں صرف اس قدر اختیارات ملے ہیں ۔ کہ ہم ایک سٹینڈنگ کمیٹی میں ان اداروں کے حساب کتاب کی پڑتال کر لیں ۔ ابھی تک ہمیں یہ حق بھی نہیں تھا کوشش ہونی چاہئے کہ کسی وقت اس ایوان کو یہ اختیارات بھی مل جائیں کہ ان اداروں کے بجٹ بھی ریلوے کی طرح یہاں سے پاس ہوا کریں ۔ یہ خیال کہ وہ ادارے اگر خود مختار ہوں گے تو کام بسرعت سر انجام پائے گا غلط ثابت ہوا ہے ۔ گذشتہ دس گیارہ برس میں نہ کام بسرعت تکمیل کو پہنچا اور نہ خرچ کم ہوتا رہا ۔ وافر خرچ ہوا ۔ روپیہ کا حد درجہ ضیاع ہوا ۔ جہاں تک کارکردگی کا تعلق ہے اس کے متعلق میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا ۔ واپڈا کے متعلق پھر کسی وقت بحث کریں گے ۔ صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ یہاں اگر کوئی شخص بھی کام خراب کر دے تو لوگ کہتے ہیں کہ اسے واپڈا ہو گیا ہے گویا واپڈا ہر قسم کی خرابیوں کا مجموعہ بن گیا ہے ۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں چودہری محمد نواز صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on

Irrigation and Power, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the Bill clause by clause.

The question is -

That clause 2 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is -

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : There is one amendment in clause 1 by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : I beg to move -

That in clause 1, line 2, for the figures "1966", the figures "1967", be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is:

That in clause 1, line 2, for the figures "1966", the figures "1967" be substituted.

Minister of Irrigation & Power (Makhdum Hameed-ud-Din) : I only agree to the extent as it has been recommended by the Standing Committee.

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ اسے oppose کرتے ہیں ؟

Minister of Irrigation & Power : Not opposed.

Mr. Speaker : The question is :

That in clause 1, line 2, for the figures "1966", the figures "1967", be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put clause 1 to the vote of the House.

The question is :

That clause, 1, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Chaudhri Muhammad Nawaz : I beg to move -

That the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1966 as amended be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as amended, be passed.

Mr. Speaker : The question is :

That the West Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

The motion was carried.

THE THAL DEVELOPMENT (AMENDMENT) BILL, 1966.

Mr. Speaker : Next motion please.

Chaudhri Muhammad Nawaz : I beg to move -

That the Thal Development (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That the Thal Development (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideraration at once.

Minister of Agriculture : Not opposed.

Mr. Speaker : The question is :

That the Thal Development (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Now we will take up the Bill clause by clause. There is an amendment in clause 2 of the Bill by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : I beg to move -

That in clause 2 of the Bill, in the proposed Section 49 (A) of the Principal Act, in sub-section (4) thereof at line 2, between the words "Auditor General" and the words "shall be furnished", the words "together with his report thereon" be inserted.

Mr. Speaker : Amendment moved is -

That in clause 2 of the Bill, in the proposed Section 49 (A) of the Principal Act, in sub-section

(4) thereof at line 2, between the words "Auditor General" and the words "shall be furnished", the words "together with his report thereon" be inserted.

Minister of Agriculture : Not opposed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I move :

That the word "be" occurring in clause 2 of the Bill, in the proposed Section 49-B of the Principal Act, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That the word "be" occurring in clause 2 of the Bill, in the proposed Section 49-B of the Principal Act, be deleted.

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Not opposed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put clause 2 to the vote of the House.

The question is -

That clause 2, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Now we come to clause 1 and there is an amendment by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : I beg to move -

That in clause 1, line 2, for the figures "1966", the figures "1967" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in clause 1, line 2, for the figures "1966", the figures "1967" be substituted.

Minister of Agriculture : Not opposed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is :

That Short Title, as amended, be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Now the Preamble. The question is :

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Nawaz : I beg to move :

That the Thal Development (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the Thal Development (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

Mr. Speaker : The question is :

That the Thal Development (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

The motion was carried.

THE PROVINCIAL INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION (WEST PAKISTAN) ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1966.

Mr. Speaker : Next motion.

Minister for Law : Sir, No. 4, may be moved.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

> That the Provincial Industrial Development Corporation (West Pakistan) Ordinance (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Industries and Commerce, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the Provincial Industrial Development Corporation (West Pakistan) Ordinance (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Industries and Commerce, be taken into consideration at once.

Minister for Law : Not opposed Sir.

Mr. Speaker : The question is :

> That the Provincial Industrial Development Corporation (West Pakistan) Ordinance (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Industries and Commerce, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the Bill clause-by-clause. Clause 2, and there is an amendment by Chaudhri Muhammad Idrees ; please move.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

That in clause 2 of the Bill for the proposed sub-section (6) of section 19 of the Principal Act, the following be substituted :—

"(6) A statement of the accounts of the Corporation and the report of the Auditor General on the said accounts, together with the report of the Auditor General on accounts of undertakings and companies, referred to in sub-section (3), shall be furnished to the Government by the Corporation after the end of every financial year."

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 2 of the Bill for the proposed sub-section (6) of section 19 of the Principal Act, the following be substituted :—

"(6) A statement of the accounts of the Corporation and the report of the Auditor General on the said accounts, together with the report of the Auditor General on accounts of undertakings and companies, referred to in sub-section (3), shall be furnished to the Government by the Corporation after the end of every financial year."

Minister for Law : Not opposed Sir.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put clause 2 to the vote of the House. The question is :

That clause 2, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 3 : The question is :

That clause 3 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 4 : The question is :

That clause 4 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Preamble : The question is :

That Preamable be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Short Title : The question is :

That Short Title be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, if I am correct, I may bring to your kind notice that the clause 4, in the new section 21-A (2), I think the language is not correct. It reads :

> "(2) The Committee on Public Accounts shall scrutinize and examine the reports referred to it under sub-section (1) in the same manner as, and shall in respect thereof perform the same functions and exercise the same powers as are required... ...".

Word 'as' has been used here twice and I think there should be only one 'as' either the first one or the second one ; I prefer the second one, and then that will read like this :

> "..... perform the same functions and exercise the same powers as are required by it to be performed and exercised....."

Mr. Speaker : I think there is no harm.

Minister for Law : Yes Sir. I think both can find place in law, and there is nothing wrong about it.

Mr. Speaker : Next motion please.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

> That the Provincial Industrial Development Corporation (West Pakistan) Ordinance (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the Provincial Industrial Development Corporation (West Pakistan) Ordinance (Amendment) Bill, 1966, as amended, be passed.

Mr. Speaker : There is no opposition. I will put the question. The question is :

> That the Provincial Industrial Development Corporation (West Pakistan) Ordinance (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

The motion was carried.

THE WEST PAKISTAN AGRICULTURAL DEVELOPMENT CORPORATION (AMENDMENT) BILL, 1966.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

> That the West Pakistan Agricultural Development Corporation (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the West Pakistan Agricultural Development Corporation (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be taken into consideration at once.

Minister for Law : Not opposed Sir.

Mr. Speaker : The question is :

> That the West Pakistan Agricultural Development Corporation (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture. be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will no take up the Bill clause be clause. Clause 2 ; there is an amendment by Mr. Zain Noorani ; he is not present. Next amendment by Khan Ajoon Khan Jadoon.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move :

> That for sub-clause (a) of clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, the following be substituted, namely :—
>
> "(a) sub-section (2) shall be omitted and shall be deemed always to have been omitted;"

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That for sub clause (a) of clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, the following be substituted, namely :—

"(a) sub-section (2) shall be omitted and shall be deemed always to have been omitted;".

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next amendment.

Chaudhri Muhammad Idrees : I beg to move -

That in clause 2 (c) of the Bill in the proposed sub-section (5) of Section 80 of the principal Ordinance, between the words "Auditor General" and the words "shall be furnished" the words "together with his report thereon" be inserted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 2 (c) of the Bill in the proposed sub-section (5) of Section 80 of the principal Ordinance, between the words "Auditor General" and the words "shall be furnished" the words "together with his report thereon" be inserted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put the clause to the vote of the House. The question is :

That clause 2, as amended, do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 3 ; and there is an amendment by Mr. Zain Noorani ; he is not present. Next amendment by Khan Ajoon Khan Jadoon.

Khan Ajoon Khan Jadoon: Sir, I beg to move :

مسٹر سپیکر ۔ جدون صاحب ۔ آپ تشریف رکھیں ، کیونکہ صورت یہ ہے کہ آپ کی یہ ترمیم نئی کلاز نمبر ۳ میں ہے اس لئے جب کلاز نمبر ۳ put ہوگی تو پھر اس کے بعد یہ ترمیم پیش کی جائے گی ۔

Mr. Speaker : I will now put clause 3 to the vote of the House.

The question is :

That clause 3 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move -

That after clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture the following new clause be added, namely :—

"(4) After Section 81 of the said Ordinance as amended the following new Section shall be inserted namely :—

'81-A. The provisions of Section 80 and 81 as so modified by the West Pakistan Agricultural Development Corporation Amendment Act 1967 shall, so far as may be, also apply to the accounts of the Corporation for the period prior to the coming into force of the West Pakistan Agricultural Development Corporation Amendment Act, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved is -

That after clause 3 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, the following new clause be added, namely :—

"(4) After Section 81 of the said Ordinance as amended the following new Section shall be inserted namely :—

'81-A. The provisions of Section 80 and 81 as modified by the West Pakistan Agricultural Development Corporation Amendment Act 1967 shall, so far as may be, also apply to the accounts of the Corporation for the period prior to the coming into force of the West Pakistan Agricultural Development Corporation Amendment Act, 1967.

Voices : Not Opposed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Preamble. The question is :

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 1. There is an amendment by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

That in clause 1 of the Bill for the figures "1966" the figures "1967" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is -

That in clause 1 of the Bill for the figures "1966" the figures "1967" be substituted.

Voices : Not Opposed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is :

That Short Title, as amended, be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

> That the West Pakistan Agricultural Development Corporation (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the West Pakistan Agricultural Development Corporation (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

Mr. Speaker : The question is :

> That the West Pakistan Agricultural Development Corporation (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

The motion was carried.

THE KARACHI DEVELOPMENT AUTHORITY (AMENDMENT) BILL, 1966.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

> That the Karachi Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Local Government, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the Karachi Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Local Government, be taken into consideration at once.

Minister of B.D. & Local Government : Not Opposed.

Mr. Speaker : The question is -

> That the Karachi Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Local Government, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Now we will take up the Bill clause by clause. Clause 2. There is an amendment by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

> That in clause 2, for the proposed Article 27 (A the following be substituted :—
>
> "27(A). (1) The Statement of Accounts of the Authority referred to in clause (2) of Article 25 together with the report of the Comptroller and Auditor General of Pakistan, if any, under clause (3) thereof and the annual report referred to in Article 27 shall be laid before Provincial Assembly of West Pakistan as soon as may be following the receipt thereof by the Provincial Government and the Provincial Assembly shall refer the same to its Committee on Public Accounts for scrutiny.
>
> (2) The Committee on Public Accounts shall scrutinize and examine the reports referred to it under sub-section (1) in the same manner as,

and shall in respect thereof perform the same functions and exercise the same powers as are required by it to be performed and exercised in respect of Appropriation Accounts of the Provincial Government and the report of the Comptroller and Auditor General of Pakistan thereon.

(3) The Authority shall produce such documents and furnish such explanation and information to the Committee referred to in sub-section 1 as the Committee may require at the time of examination of the Accounts.

(4) Government may require the Authority to furnish it with —

(i) any return, statement, estimate, statistics or other information regarding any matter under the control of the Authority or

(ii) a report on any such matter ; or

(iii) a report on any document in the charge of the Authority; and the Authority shall comply with every such requisition."

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in clause 2, for the proposed Article 27 (A) the following be substituted :—

"27(A). (1) The Statement of Accounts of the Authority referred to in clause (2) of Article 25 together with the report of the Comptroller and Auditor General of Pakistan, if any, under clause (3) therefore and the annual report referred to in Article 27 shall be laid before Provincial Assembly of West Pakistan as soon as may be following the receipts thereof by the Provincial Government and Provincial Assembly shall refer the same to its Committee on Public Accounts for secrutiny.

(2) The Committee on Public Accounts shall scrutinize and examine the reports referred to it under sub-section (1) in the same manner as, and shall in respect thereof perform the same functions and exercise the same powers as, are required by it to be performed and exercised in respect of Appropriation Accounts of the Provincial Government and the report of the Comptroller and Auditor General of Pakistan thereon.

(3) The Authority shall produce such documents and furnish such explanation and information to the Committee referred to sub-section 1 as the Committee may require at the time of examination of the Accounts.

(4) Government may require the Authority to furnish it with —

(i) any return, statement, estimate, statistics or other information regarding any matter under the control of the Authority or

(ii) a report on any such matter ; or

(iii) a report on any document in the charge of the Authority and the Authority shall comply with every such requisition."

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is :

That clause 2, as amended do stand part of the Bill.

The motion was carried.

PREAMBLE.

Mr. Speaker : Preamble. The question is :

That Preamable be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 1.

Mr. Speaker : Clause 1. There is an amendment by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir I beg to move -

In clause 1 of the Bill, for the figures "1966" the figures "1967" be substituted.

Mr. Speaker : Motion moved is --

In clause 1 of the Bill, for the figures "1966" the figures "1967" be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : I will now put clause 2 to the vote of the House.

The question is -

That Short Title as amended, be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

That the Karachi Development Authority (Amendment) Bill, 1966. as amended be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is :

That the Karachi Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as amended be passed.

Mr. Speaker : The question is :

That the Karachi Development Authority (Amendment) Bill, 1966, as amended, be passed.

The motion was carried.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں صرف ایک منٹ کی اجازت چاہتا ہوں کہ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی پرائیویٹ ممبر کے پانچ بل بہت ہی کم وقت میں پاس ہوئے ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ساتھ ہی ساتھ حکومت جس طرح سے مہربانی کرتی رہی ہے یہ اس کا بین ثبوت ہے کہ یہ کہنا غلط ہے کہ اسمبلی کو کوئی اختیار نہیں ۔ ایک ہی دن میں پانچ بلوں کا پاس ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اسمبلی با اختیار ادارہ ہے میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ آپ کی رہنمائی کی وجہ سے ہوا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی آپ رہنمائی کرتے رہیں گے ۔

Minister of Law : I now request that if the Leader of the Opposition has no objection, Bill No. 9 of 1966, item No. 7, may be given priority over others. It consists of only one line, and it is from Khan Ajoon Khan Jadoon.

Mr. Speaker : Has Khawaja Sahib any objection ?

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir.

Mr. Speaker : So there is no objection to this proposal.

The West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1966.

Mr. Speaker : Now we will take item No. 7 of Khan Ajoon Khan Jadoon.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move -

> That the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is -

> That the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

Mr. Zain Noorani : Sir, if you permit a verbal amendment to be moved ; it is 1966 here, and instead it should be 1967.

Mr. Speaker : That would be an amendment in clause 1. I will consider it at that time.

Now I will put the question. The question is :

> That the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1966 as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 2.

Mr. Speaker : Clause 2 : The question is :

> That clause 2 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Preamble. The question is :

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

CLAUSE 1.

Mr. Speaker : Clause 1. Does Mr. Zain Noorani want to move the amendment ?

Mr. Zain Noorani : Sir I move -

That in clause 1 of the Bill, for the figure "1966" the figure "1967" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is —

That in clause 1 of the Bill, for the figure "1966" the figure "1967" be substituted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Short Title. The question is :

That Short Title be the Short Title of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir I beg to move —

That the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1966 as amended, be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1966 as amended, be passed.

Mr. Speaker : The question is -

> That the West Pakistan Arms (Amendment) Bill 1966 as amended be passed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now revert to item No. 3, relating to Mr. Muhammad Aurangzeb Khan Awan. He is not present,

---

THE WEST PAKISTAN CRIMINAL LAW (AMENDMENT) BILL, 1966.

Mr. Speaker : Next comes item No. 5, by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir I move -

> That the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is -

> That the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

Minister of Law : Opposed Sir.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - انسان کے عارضی ہونے میں کسی انسان کو شک و شبہ نہیں ہو سکتا اور وزارت جتنی عارضی ہے میرے خیال میں اس قدر عارضی اور کوئی چیز نہیں - اس دور کے لوگ تو

ان وزراء کو رحم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں پہلے اگر کوئی شک و شبہ تھا تو اب وہ بھی نہیں ہے ۔ اس کے باوجود جناب وزیر قانون نے جو ذاتی طور پر نہایت ہی شریف النفس انسان ہیں اور میں ان کا بے حد احترام کرتا ہوں ۔ ان کے ذمہ یہ کار خیر سونپا گیا ہے (میں تو اسے کار خیر ہی کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس مسودہ قانون کی مخالفت کریں جو قرآن اور سنت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اس حقیر انسان نے اس ایوان میں پیش کیا تھا ۔ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ نے بھی جس میں سوائے میرے تمام کے تمام معزز ارکان حکومتی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس مسودہ قانون کو منظور کرنے کی سفارش کی ہے ۔ لیکن جناب وزیر قانون نے ان کی رائے کو اہمیت نہیں دی ۔ خیر وہ بھی انسان ہیں ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ایوان اس مجلس قائمہ برائے امور داخلہ سے زیادہ اختیار رکھتا ہے ۔ یہ ایوان اس کا پابند نہیں کہ محض سفارشوں پر عمل کرے ۔ لیکن اس مسودہ قانون کے بارے میں حکومت وہ عذر جسے عذر لنگ کہتے ہیں پیش نہیں کر سکتی اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں ایک جیسے قوانین ہوں ۔ کیونکہ یہ ایسا قانون ہے جو محض مغربی پاکستان ہی میں لاگو ہے یا نافذ ہے اور میرا خیال ہے کہ جناب وزیر قانون میری معروضات کے بعد اس کی مخالفت کرتے ہوئے جب تقریر فرمائیں گے تو یہ جواز پیش کریں گے اور یہ لازماً کہیں گے کہ یہ وہ قانون جس میں ترمیم کرنا مقصود ہے کو آئین کے تحت تحفظ حاصل ہے اگر اس میں ترمیم کر دی جائے تو اس کو عدالتوں میں ہائی کورٹ میں یا سپریم کورٹ میں

چیلنج کیا جا سکے گا ۔ میرے خیال میں یہ اعتراض بے معنی ہے اور اس کا حقائق سے تعلق نہیں ہے کیونکہ اگر اس مسودہ قانون کو منظور کر لیا جائے اور کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ میں ترمیم کر دی جائے تو وہ اس قانون کا حصہ بن جائے گا اور اس کو عدالتوں میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا ۔ حکومت کی جانب سے جو اعتراض یا جواز پیش کیا جانا ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے یہ مسودہ قانون پیش کرکے کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ میں سے دفعہ ۲۸ (اے) کو حذف کرنے کی تحریک کی تھی وہ دفعہ ۲۸ ۔ (اے) کیا ہے اس میں لکھا ہوا ہے :-

"An offence under Section 498 of the Pakistan Penal Code, if referred for decision to a Tribunal, may be compounded by the husband of the woman alleged to have been enticed or detained.

The composition of an offence under this Section or Section 28 shall have the effect of acquittal of the accused with whom the offence has been compounded."

جناب سپیکر ۔ اب اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ دفعہ ۴۹۸ ۔ کیا ہے جس کے بارے میں اس دفعہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ فریقین کے درمیان راضی نامہ ہو سکتا ہے ۔

دفعہ ۴۹۸ ۔ اس کا عنوان ہے "بہ نیت مجرمانہ کسی عورت کا پھسلا لے جانا نکال لے جانا یا روک رکھنا ۔

کوئی شخص کسی عورت کو جو کسی دوسرے
شخص کی زوجہ ہے اور جس کو وہ جانتا ہو یا

باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ کسی دوسرے شخص کی زوجہ ہے اس شخص کے پاس سے یا کسی اور شخص کے پاس جو شخص مذکور کی جانب سے اس عورت کا محافظ ہو نکال لے جائے یا پھسلا لے جائے اس نیت سے کہ عورت مذکور کسی شخص سے جماع کرائے یا اس نیت سے کسی ایسی عورت کو چھپائے یا روک رکھے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ۔"

جناب سپیکر ۔ یہ ظلم ہے اور اللہ کے حکم کے صریحاً خلاف ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ موجودہ آئین کے خلاف ہے یہ واضح طور پر صدر مملکت نے ہم سے وعدہ کیا ہے بلکہ یہ اس آئین کے بنیادی اصولوں میں سے ہیں کہ وہ تمام کے تمام قوانین جو کہ اس ملک میں نافذ ہیں یا آئندہ بنائے جائیں گے قرآن و سنت کے مطابق ہوں گے بلکہ پرنسپلز آف پالیسی میں یہ ہے ۔

"No law shall be repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah and all existing laws shall be brought in conformity with the Holy Quran and Sunnah."

یہ ایسا آئین ہے جس کا ہم نے حلف اٹھایا ہے اور جس کی حفاظت کرنا تمام

وزرائے کرام کا فرض منصبی ہے لیکن اگر جناب وزیر قانون یہ اعتراض فرمائیں کہ اس مسودہ قانون کے متعلق جو کچھ میری معروضات میں نے پیش کی ہیں یہ قرآن و سنت کے مطابق نہیں ہیں اس کے بارے میں دو رائیں ہو سکتی ہیں تو میں وزیر قانون کی خدمت میں مودبانہ عرض کروں گا کہ اس آئین کے تحت ہی جناب صدر مملکت نے اسلامی مشاورتی کونسل مقرر کی ہے اس نے بھی یہی رائے دی ہے کہ اس مسودہ قانون کو منظور کرنا قرآن و سنت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے بلکہ لازم ہے ۔ میں اس کی رائے اس ایوان میں پڑھ کر سنا دوں ۔

> "After thorough discussion on the proposed Bill and the material received from the Islamic Research Institute and the members of the Council, the Advisory Council of Islamic Ideology is unanimously of the opinion that the proposed amendment in the West Pakistan Criminal Law Amendment Act, 1963, on which opinion has been sought is in full consonance with the provisions of Islamic Law and morality."

جناب سپیکر ۔ مشاورتی کونسل کی یہ متفقہ رائے ہے ۔ جناب وزیر قانون یہ بھی فرما سکتے تھے کہ مسلمانوں کے بعض فرقے اس میں اختلاف رکھتے ہیں اور چونکہ اس کے متعلق مختلف فرقوں میں اختلاف ہے اس لئے ہم اس رائے کو اور اس مسودہ قانون کو منظور نہیں کر سکتے لیکن کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی جس میں مسلمانوں کے جتنے بھی فرقے ہیں کے علماء موجود ہیں انہوں نے متفقہ رائے دی ہے کہ اسلامی قانون اور اسلامی اخلاقیات کا یہ تقاضا ہے کہ اس مسودہ قانون کو منظور کیا جائے ۔ حقیقت

یہ ہے کہ انگریزوں نے جب اس ملک کو اپنے قبضہ میں لیا تو ہندوستان کے بعض علاقوں پر مسلمان حکومت کرتے تھے انہوں نے ہماری مجبوریوں کی وجہ سے جو سب سے بڑا مذاق یا ہمارے اخلاق کو تباہ کرنے کے لئے جو خطرناک سازش کی اس کی سب سے اہم کڑی یہ تھی کہ زنا کو جرم قرار نہیں دیا اور اس سے بھی بڑھ کر انہوں نے اس ملک میں جو قانون نافذ کئے ان میں یہ گنجائش رکھی کہ اگر ایک عورت کے ساتھ کوئی دوسرا شخص زنا کرے اور اس کو اغوا کرکے لے جائے تو اسے قابل راضی نامہ جرم قرار دیا ۔ یہ دین میں مداخلت کی خطرناک مثال تھی آپ کو یاد ہوگا کہ انگریزوں کے خلاف متحدہ ہندوستان کے علماء اسی لئے شروع سے لیکر آخر تک نبرد آزما رہے بلکہ پاکستان کی تحریک کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہم اس قسم کے قوانین کو ختم کر دیں اور کم سے کم پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس قسم کے قوانین کی اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہئے ۔ میں حیران ہوں کہ حکومت اپنے تمام تر دعوؤں کے باوجود اس قسم کے قانون کو سختی سے نافذ کرنا چاہتی ہے اور جب اس کو اس بارے میں قطعی طور پر شک و شبہ بھی نہیں ہے کہ یہ قانون جس شکل میں موجود ہے وہ قرآن و سنت کے خلاف ہے اور وہ اس کو ڈھٹائی کے ساتھ موجودہ حالت میں رکھنے کے لئے تلی ہوئی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس زنا کے متعلق جو قرآن کے احکامات ہیں وہ قرآن کی زبان میں ہی عرض کروں گا ؟

جناب سپیکر ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور صاف صاف آئیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو اور احکام الٰہی کی پابندی کرو اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ زنا کرنے والا مرد اور عورت جو بھی ہوں ان کو سو سو درے لگاؤ اور تم اللہ تعالیٰ کے احکامات کے ہوتے ہوئے کسی قسم کی نرمی نہ کرو اگر اللہ پر اور قیامت پر تم ایمان رکھتے ہو۔ جناب سپیکر۔ قرآن میں واضح احکامات ہیں کہ زنا کے جرم کا مرتکب جو شخص بھی ہو اس کے ساتھ کسی قسم کی نرمی کا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے یہ ہے کہ جب ان کو سزا دی جائے تو برسرعام دی جائے تاکہ دوسرے لوگوں کو اس سے نصیحت ہو۔ جناب سپیکر۔ یہ ایسا جرم ہے جو محض افراد کے درمیان نہیں بلکہ میں تو کہوں گا کہ یہ معاشرے کے ساتھ زیادتی ہے اور اسلامی معاشرے میں اس قسم کے جرم کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو سختی سے ختم کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ میرے نزدیک موجودہ حکومت کی اسلام دوستی محض اس حد تک محدود ہے کہ وہ اسلام کو بطور ڈھال کے استعمال کرے اور وقتاً فوقتاً عام لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اسلام کے نام کو استعمال کرے۔ جب کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ پاس کیا جا رہا تھا تو اس وقت بھی اس ایوان میں واضح طور پر بتا دیا گیا تھا کہ یہ دفعہ قرآن اور سنت کے خلاف ہے لیکن اس کے باوجود حکومت نے اس کو پاس کروایا۔ میں اس حکومت سے پوچھتا ہوں جو کہ چکلوں کو ختم کرنے کا دعویٰ کرتی ہے جس نے اس قسم کا آرڈیننس پاس کیا کہ ہم اس قسم کی خرافات کو مغربی پاکستان میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو کیا وجہ ہے کہ آپ قرآنی احکامات کی صریح خلاف ورزی کو کیوں برداشت کر رہے ہیں۔ میرے

نزدیک یہ بات قطعاً قابل اعتراض نہ ہوتی اگر ہماری حکومت کھل کر یہ اعلان کر دیتی کہ یہ ایک اسلامی حکومت نہیں بلکہ غیر اسلامی حکومت ہے ۔ ہندوستان کی حکومت تو یہ ناز کر سکتی ہے کہ اس ملک میں جو آئین ہے اس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ایک لا دینی مملکت ہے ۔ مگر وہ لوگ جو پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کہتے ہیں اور پاکستان کی حکومت اپنے آپ کو ایک دینی حکومت کہلاتی ہے اور اس کے امیر کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اس ملک میں اسلامی اقدار کو اپنانا چاہتے ہیں ۔ اسلامک سوشلزم رچانا چاہتے ہیں اگر یہ حکومت اس قسم کا کام کرتی ہے تو اس پر مجھے اعتراض ہوتا ہے ۔ اگر وزیر قانون یہ اعلان کر دیں کہ اس حکومت کو دین سے قطعاً کوئی تعلق نہیں تو میں اس کو بخوشی قبول کروں گا ۔ جناب سپیکر ۔ دین کا بظاہر دوست بن کر یہ عوام سے ایسا دھوکہ کر رہے ہیں جو کہ انگریز بھی نہ کر سکے تھے ۔ یہ اس ایوان میں فرماتے ہیں کہ ہم نے اوقاف کا محکمہ بنایا اور اوقاف کے محکمے کو اسلامی روایات کے مطابق چلاتے ہیں حالانکہ حقیقتاً حال یہ ہے کہ اس محکمے کا فرض علماء کے دماغوں کو اپنی منشاء کے مطابق ڈھالنا ہے ۔ ان کے دماغوں کو اپنا آلہ کار بنانا ہے ۔ آپ یقین کیجئے عوام الناس تو یہ کہتے ہیں کہ ہماری حکومت کا دین اکبر کا دین الٰہی ہے جس کو وہ اپنی اغراض کے تابع رکھنا چاہتی ہے اور آج اس ایوان میں جناب وزیر قانون نے اس مسودہ قانون کی مخالفت کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اس حکومت کا وہ دین نہیں ہے جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا بلکہ اس کا وہ دین ہے جو اس کی اغراض کے

تابع ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس قسم کے قانون کی مخالفت کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارا عقیدہ ہے ہے کہ ہم تمام مسلمان اپنے دین کے تابع ہیں اور دین کو کس کے تابع کہنا یہ الفاظ درست نہیں یہ ان کو واپس لینے چاہئیں ۔ اور میں احتجاج کرتا ہوں ۔ اس کے بعد حکومت کی جو مرضی ہو وہ کرے مگر یہ کہنا کہ دین تابع ہے یہ الفاظ غیر موزوں ہیں اور ان کو یہ واپس لینے چاہئیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب رانا صاحب کو میری بات سمجھ میں نہیں آتی میں ان کے اس اعتراض کا جواب نہیں دے سکتا ۔ میں حکومت کے کے بارے میں عرض کر رہا ہوں ۔ قرآنی آیات کے مطابق عرض کر رہا ہوں ۔ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کی یہ رائے ہے کہ مسودہ قانون جو ایوان میں پیش کیا گیا ہے وہ قرآن و سنت کے عین مطابق ہے اور اگر حکومت پھر بھی اس پر اصرار کرتی ہے تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ حکومت دین کو اغراض کے اور ذاتی مقاصد کے تابع سمجھتی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ہمیں پاکستان دیا اور کئی قربانیوں کے بعد دیا اور پاکستان کا جو معمار تھا اس کا یہ وعدہ تھا کہ یہاں اسلامی قانون ہوگا اور قرآن و سنت کے مطابق ہوگا ۔ تو اس آواز پر مشرق و مغرب کے تمام مسلمان لبیک کہہ کر اپنی بروسز ۔ اپنی جاگیریں اپنی عزت اور اپنی جھونپڑیاں چھوڑ کر یہاں آئے اور انیس سال ہو گئے ہیں لیکن افسوس کا

مقام ہے کہ جس بات کو انگریز نے بھی نہیں چھیڑا تھا اس حکومت نے اس کو چھیڑا ہے بلکہ یہ پوری قوم کو چھیڑنا ہے ۔ افسوس یہ ہے کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے ۔ زانی اور زانیہ کو قرآنی حکم کے مطابق سو سو کوڑے مارنے چاہئیں اور قرآن کا فرمان ہے کہ ایسا کرنے میں تم کو ان کی حالت پر ترس نہ آئے اور ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملہ میں دامن گیر نہ ہو اگر تم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو ۔ یہ الفاظ ہیں اور ساتھ ساتھ جو آپ نے وعدے کئے ہیں وہ میں آپ کو قرآن و حدیث سے بتا دیتا ہوں ۔

و اوفوا بعهد الله اذا عهدتم

اور پورے کرو عہد اللہ تعالیٰ کے ۔ جو آپ نے وعدہ کیا ہے ۔ اس میں تمام مسلمانوں کو شامل ہونے کا حق ہو گیا ہے ۔ اب تک لاکھوں لوگ اس قانون کے تحت اپنے مقامات عالی شان چھوڑ کر فٹ پاتھ پر زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ اب آپ نے ان کو ٹھیس پہنچائی ہے ۔ افسوس ہے کہ یہ بات آپ کو زیب نہیں دیتی ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میں آپ کو یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ یہ ملک اللہ تعالیٰ کا ہے اس نے ہمیں اس ہاؤس میں بھیجا ہے ۔

و لله ما فی السموت و ما فی الارض
والی الله ترجع الامور ۔

اور اللہ تعالیٰ کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمینوں میں ہے اور اسی

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے جاؤ گے ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم رائج ہونا چاہئے انگریز کے قانون کو رائج نہیں ہونا چاہئے اگر اللہ تعالیٰ سے لڑائی کا چیلنج کرتے ہیں ۔

ولا تجد لسنتنا تحویلا ۔

اور آپ ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے ۔ ہمیں واجب ہے ۔ ہمیں یہ حق نہیں کہ ہم اس میں زیر زبر کی تبدیلی کریں ۔ خود نبی کریم نے تیئیس برس نبوت کی زندگی بسر کی ۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے ۔

ومن یطع اللہ و رسولہ و یخش اللہ
و یتقہ فاولئک ھم الفائزون ۔

وہ جو حکم مانے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اور ڈرے اللہ تعالیٰ سے ۔ اور بچتا رہے اس کی مخالفت سے ۔ میری صاحب اقتدار حضرات سے یہ گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے بچتے رہیں خود کو اس کی مخالفت میں نہ ڈالیں ۔ اپنے بچوں کو بھی نہ ڈالیں اور قوم کو بھی نہ ڈالیں ۔ وہی بامراد ہیں آپ ہمیں کس طرف دھکیل رہے ہیں ۔ کیا آپ نے فرنگی کے اس قانون میں کوئی تبدیلی کی ہے ؟

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین
الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ
المشرکون ۔

وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو ھدائیت اور دین دے کر تاکہ اسے غالب کر دے اور سب دینوں پر ۔ جتنے قانون ہیں برطانیہ کا ہے امریکہ کا ہے ۔ سب پر غالب کر دے ۔ اگر یہ برا مانیں مشرک لوگ ۔ ہم لوگوں کو بھی ڈرنا چاہئے ۔ اگر مسلمانوں نے اس پاکستان کو قبول کیا ہے تو اس کی وجہ یہی تھی کہ یہاں قرآن و سنت کے مطابق قانون ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ناقابل تغیر ہے ۔

لا تبدیل لخلق اللہ ۔

آپ اس میں تبدیلی نہ لائیں ۔ بار بار انہوں نے فرمایا ہے چنانچہ میں آپ کو گذارش کر رہا ہوں اسی لئے مجھے اللہ تعالیٰ نے اس ھاؤس میں بھیجا ہے ۔ خدا کے نزدیک جو پسندیدہ دین ہے وہ اسلام ہے ۔ آپ اس پر رہیں ۔ اسے مت چھوڑیں ۔ اس سے روگردانی مت کریں ۔

ان الدین عند اللہ الاسلام ۔

کسی سے یہ مخفی نہیں ہے ۔ حجتہالوداع کو یہ آیت اتری تھی ۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام
دینا ۔

آج ہم نے مکمل کر دیا تمہارے لئے تمہارا دین ۔ اور میں نے پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام ۔ اگر اس گارنٹی کے لئے بھی ہم ادھر نہ دیکھیں تو یہ ہماری بدقسمتی ہے ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے ۔ اور قوم کی بدقسمتی ہے ۔

فان حزب اللہ ھم الغلبون ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی جماعت غالب رہے گی ۔ آپ ہمیشہ یہ دعویٰ کرتے ہیں ۔ صدر صاحب کی یہ تقریر ہے ۔ گورنر صاحب کی تقریر ہے کہ آپس میں اتحاد کریں اور طاقت بنائیں ۔ میں بھی آپ کو دعوت دیتا ہوں ۔ صاحب اقتدار لوگوں کو اور پورے ہاؤس کو ۔

وا عتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقو ۔

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مل کر مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ اندازی نہ کرو ۔ میں صاحب اقتدار حضرات سے پوچھتا ہوں ۔ یہ ہمیں دوسری لائینوں پر اتحاد کے لئے کہہ رہے ہیں ۔ یہ حق بجانب ہیں یا ہم حق بجانب ہیں ۔ ہم انہیں اس دین پر چلنے کے لئے کہتے ہیں مگر یہ ہمیں دوسرے قانون کے مطابق چلانا چاہتے ہیں اور ہم اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ۔

ولا تتبعوا خطوت الشیطن انہ لکم عدو مبین ۔

شیطان کی تابعداری مت کرو کیونکہ وہ آپ کا کھلا دشمن ہے ۔ ان الفاظ پر میں گذارش کرتا ہوں کہ آپ اس کا ثبوت دیں اور اس قانون کی مخالفت نہ کریں اور اسے مان لیں ۔ یہ ترمیم اسلامی قانون کے مطابق ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) ۔ جناب سپیکر ۔ جس نظریہ سے پاکستان وجود میں آیا ہے ۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب

خان ۔ حکومت پاکستان ۔ گورنر مغربی پاکستان اور حکومت مغربی پاکستان اس پر قائم ہیں ۔ یہ کہنا کہ ہم اسلام کو تباہ کرتے ہیں نعوذ باللہ یہ بہت بڑا بہتان ہے ۔ میں آپوزیشن کے ممبر صاحبان سے پوچھتا ہوں کہ سال ۱۹۶۲ء سے پہلے کوئی کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی عمل میں لائی گئی تھی یا قائم کی گئی تھی ۔ اگر کسی نے اسے قائم کیا ہے تو وہ فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خان ہیں ۔ جتنے بھی قوانین ہیں ۔ اور وہ لا محدود ہیں ۔ وہ ہر سال اس کونسل کو بھیجے جاتے ہیں ۔ اور اسے حق ہے کہ وہ ان کی جانچ پڑتال کرے اور اپنا فتویٰ پیش کرے کہ وہ کون کون سے قوانین ہیں جنہیں از روئے اسلام نہیں رکھنا چاہئے اور جن میں ترمیم ہونی چاہئے ۔ لہذا جیسے پینل کوڈ کے متعلق حکومت کو ان کے مشورے کا فائدہ ملے گا ۔ جیسے وہ مشورہ دستیاب ہوگا ۔ انشاء اللہ حکومت پاکستان میں اسلامی قانون رائج کرے گی ۔ اور وہ دن دور نہیں ہے جب اسلامی قانون اس ملک میں رائج کیا جائے گا ۔ (تالیاں)

اب سوال یہ ہے کہ یہ قانون یا ترمیم جو حمزہ صاحب نے پیش کی ہے اسے دیکھنا چاہئے کہ اس میں کیا ہے ۔ یہ چاہتے ہیں کہ ضابطہ فوجداری مغربی پاکستان سے کلاز ۲۸ (الف) کو خارج کیا جائے ۔ اس کی مراد یہ ہے کہ دفعہ ۹۸م ناقابل مصالحت ہو جائے گی ۔ اس سے ملک میں متضاد قانون رائج ہو جائے گا ۔ جب یہ جرم کسی عام عدالت میں زیر سماعت ہو تو اس وقت وہ قابل مصالحت رہے گا اور جب وہ جرگہ میں پیش ہو تو وہ وہ ناقابل مصالحت ہوگا ۔ تو اس سے اسی ملک میں اسی صوبہ میں اسی علاقے میں دو متضاد قانون ایک ہی جرم کے لئے ہوں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا وزیر قانون مجھے از راہ کرم یہ بتا سکتے ہیں کہ کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ بھی متضاد قانون نہیں ہے ۔ کیا اس کے تحت ٹرائل کے طریقہ میں عدالتوں کے طریقہ میں اور سزاؤں میں تفاوت موجود نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order.

وزیر قانون ۔ یہ آئین کے بموجب ہے ۔ یہ اصول نمبر ۱۵ کے بموجب ہے ۔ تمام پاکستان کے باشندے قانون کے آگے یکساں حیثیت رکھتے ہیں ۔ اس قانون کے پاس کرنے سے پرنسپل نمبر ۱۵ جو ہے یہ اس کے خلاف ہوگا لہذا ہم نہیں چاہتے ہیں کہ ایسا قانون عمل میں آئے جس کی وجہ سے آئین کی خلاف ورزی ہو ۔ اس کے علاوہ substantive laws ہیں جو Penal Code اور کریمنل پروسیجر کوڈ میں ہیں ان میں ترمیم نہیں ہوئی ۔ یہ کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ یعنی جرگہ کے قانون میں ترمیم لانا بھی مناسب نہیں ہے لہذا ان گذارشات کے ساتھ میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔ جب وقت آیا یہ تجویز Commission on Law Reforms کے سامنے پیش کر دیں گے اور Commission on Law Reforms انشاءاللہ اس کو پوری طرح سے examine کرے گی اور ان کی سفارشات کے بموجب اس پر بھی عمل کیا جائے گا ۔

Mr. Speaker : I will put the motion to the vote of the House. The question is -

That the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Stand-

ing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Item No. 6 relates to Khan Ajoon Khan Jadoon. He is not present in the House and the motion is not moved.

Item No. 9 again by Khan Ajoon Khan Jadoon. He is not present and the motion is not moved.

There is no other business before the House .. ..

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ میرے لئے آج انتہائی مسرت کا دن ہے کہ آپ کی صدارت میں اور ملک خدا بخش صاحب کی قیادت میں جو اس ایوان کے قائد ہیں مجھے آج یہ موقع ملا کہ اس ایوان میں میرے پانچ بل پیش ہوئے اور وہ پاس ہو گئے ۔ آپ نے اپنی اعالی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ایوان میں میرے بلوں کو پاس کروانے میں میری مدد فرمائی ۔ اسی طرح ملک صاحب جو میرے قائد بھی ہیں انہوں نے بھی اس ایوان کے اندر اور اس ایوان سے باہر جو بھی ان باوں کو پاس کروانے میں تکالیف یا دقتیں پیش آئیں دور کرنے میں اپنے اعلی تجربہ کی بنا پر میری رہنمائی اور امداد کی اور ان بلوں کو آج یہاں پر پاس کروایا ۔ میں آج یہ کہوں گا کہ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ میرا فرض تھا ۔ میں نے اس ایوان کا ممبر ہونے کی حیثیت سے یہ کام کیا ہے اور اپنی محنت سے ان باوں کو پیش کیا اور آج وہ پاس ہو گئے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی صدارت اور ان کی قیادت کی وجہ سے آپ دونوں اصحاب مبارک باد کے مستحق ہیں اور میں آج آپ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ آپ کی صدارت میں

اور ان کی قیادت میں یہ تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے کہ پانچ بل کسی ایک ممبر کے آج تک کبھی پاس نہیں ہوئے ۔ جو آپ کو اور ان کو سعادت حاصل ہے اس پر بھی میں آپ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں بھی اس مبارک باد میں جو جناب چودھری محمد نواز صاحب نے قائد ایوان کو دی ہے ان کا شریک ہوں ۔ بلکہ میں یہ عرض کروں گا کہ میں ان کا انتہائی مشکور ہوں کہ قائد ایوان نے آج اسلام دوستی کا جو ثبوت دیا ہے یعنی وہ مسودہ قانون جو میں نے پیش کیا تھا جو عین اسلام اور سنت کے مطابق تھا جس طرح اس کو ناکام بنایا گیا میں اس کے لئے یقینی طور پر ان کا انتہائی مشکور بھی ہوں اسی سلسلہ میں انہیں مزید مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ آج چودھری محمد نواز صاحب اپنی کارکردگی پر جس طرح نازاں ہیں یہ اس ہاؤس کے لئے ایک اچھا دن ہے ۔ یہ ایک اچھی روایت ہے کہ ایک ممبر کے اتنے بل پاس ہوئے ۔ چودھری محمد نواز صاحب خوشی میں یہ بات کہنا بھول گئے حالانکہ میں نے ان کی توجہ ایک ہلکے سے اشارے سے اس طرف دلائی بھی تھی کہ ان بلوں کو پاس کرنے میں ہماری آپوزیشن نے بڑا تعاون کیا جس کے لئے آپ آپوزیشن کے بھی مشکور ہیں ۔

Mr. Zain Noorani : Sir, being the Chairman of the Public Accounts Committee, I take this opportunity through you of thanking the Leader

of the House and the Government for having agreed to and for assisting in passing the five Bills moved by Chaudhri Muhammad Nawaz. The impact of the passing of these bills is probably not being felt at this moment, but it would not be out of place if I mention that with the passing of these Bills, the five organisations, who were completely without reins, have now been brought within the control of the West Pakistan Assembly and its Members, in as much as their accounts will be placed before you and then forwarded to your Public Accounts Committee. I also congratulate Chaudhri Muhammad Nawaz for the hardwork, the labour and the pains he has taken in moving these long over due bills. Finaly, Sir I thank you, the Leader of the Opposition, and the Members for having placed confidence in the Public Accounts Committee. I assure you Sir on behalf of your Committee that we will do our best to justify the confidence placed in it.

Mr. Speaker : Mr. Zain Noorani, you will now have to shift from Karachi to Lahore to reside permanently here.

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں چودھری محمد نواز صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت اور ذہانت سے کام کیا ہے جس کی وجہ سے یہ بل منظور ہو گئے ہیں ۔ خصوصی طور پر ان کی اطلاع کے لئے عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ ایم خود مختار ادارے آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ انہوں نے اس بل کے اصول کا خیر مقدم کیا تھا ۔ ان کی طرف سے کوئی کھچاؤ یا اس کی مخالفت نہیں ہوئی تھی اور یہ ایک قابل تعریف چیز ہے کہ اب انہوں نے یہ سمجھا کہ جو ایک sovereign ادارہ ہے اس سے ہمیں باہر نہیں رہنا چاہئے ، تو اس لحاظ سے انہوں نے بھی تعاون کیا اور ہم نے بھی تعاون کیا ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ sovereign ادارے کا لیڈر تو پھر King ہوگا ۔

وزیر زراعت ۔ ملک صاحب ۔ یہ تو آپ مالک ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اس لئے ایک تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا اور دوسرا یہ کہ میرے تجربہ میں ، (میرا یہاں کا تجربہ محدود ہے) میرے خیال میں، کسی ایک سیشن میں بالخصوص غیر سرکاری بل اس قدر پاس نہیں ہوئے اس لئے میں ہاؤس کے تمام اراکین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بات میں ہماری موثر امداد کرکے ایک نیا اور اچھا ریکارڈ قائم کیا ہے اور میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اسی طرح توجہ تندھی اور محنت سے کام کیا اور جہاں جہاں انہوں نے اس سلسلے میں مفید اقدامات ڈھونڈ نکالے ، تو حکومت ان کا خیر مقدم کرے گی اور اس کے ساتھ ہی میں آپوزیشن کا بھی مشکور ہوں ، لیکن وہ بھی مشکور ہونے کے ساتھ ساتھ "مگر" لگا دیتے ہیں ، اس لئے میں بھی مشکور ہونے کے ساتھ ساتھ "مگر" کا لفظ لگاتا ہوں اور میں حمزہ صاحب سے بالخصوص یہ عرض کروں گا کہ وہ مایوسی کا اظہار نہ فرمائیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کے متعلق جتنے قوانین ہیں اور جتنے عرصہ کا اندازہ وہ لگاتے ہیں ، اس سے پہلے وہ قوانین آپ کے سامنے پاس ہوں گے اور اس سلسلے میں میرے فاضل دوست جناب وزیر قانون نے اس کی وضاحت کر دی تھی کہ ہم اس اصول کے خلاف نہیں ہیں صرف موقع محل کی ضرورت ہے اور نہ اس اصول کے خلاف کوئی ہو سکتا ہے اگر وہ مسلمان ہو ۔ اس لئے ان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایسے قوانین جلد نافذ ہوں گے اور جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ لا ریفارم کمیشن بنایا گیا ہے اور وہ ساری چیز پر غور و فکر کرنے کے بعد یہ کریں گے اور آخر میں میرا یہ خوشگوار فرض ہے کہ

میں آپ کا شکریہ ادا کروں جس کے لئے مجھے تو الفاظ ہی نہیں ملتے ۔ آپ کی رہنمائی اور آپ کی غیر جانبداری اور گاہے بگاہے سرزنش نہایت مفید رہتی ہے کیونکہ اگر یہ نہ ہو تو پھر یہ معاملہ کچھ دگرگوں بھی ہو سکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Malik Muhammad Akhtar : I hope the Assembly is not being prorogued.

وزیر زراعت ۔ نہیں نہیں ۔ وہ تو ایک بات چل پڑی تھی ۔ صرف آج مجھے یہ خیال آیا کہ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کر دوں اور پھر یہ بات چل پڑی تھی ورنہ ارادہ تو نہیں تھا کہ آپ کے سامنے آپ کی تعریف کی جائے اور بہتر ہوتا اگر آپ کی غیر حاضری میں آپ کی تعریف کی جاتی ۔ آپ نے سپیکر کے اس عہدے پر فائز رہ کر جو روایات قائم کی ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہایت شاندار ہیں ، مجھے تیس چالیس سال کے عرصہ سے سپیکر صاحبان کو دور یا نزدیک سے دیکھنے کا اتفاق ہوتا رہا ہے اور میں ایوان کو اور آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے ان پیشروؤں کی روایات میں نہایت شاندار باب کا اضافہ کیا ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کو مومن کی فراست عطا فرمائے ۔ شکریہ ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ آدھ گھنٹے کا وقت تو تعریف کرتے کرتے گزر گیا تو اس کے متعلق تو میں بھی ایک لفظ میں سب کو مبارک باد دیتا ہوں کیونکہ ایوان کی کارروائی پر روزانہ چھتیس ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں ، اس لئے میں ایوان کا مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ۔ بہر حال مجھے ملک صاحب کی تقریر میں ایک پر امید آواز سنائی دی ہے کہ اس ایوان میں بہت جلد اسلامی قوانین پاس ہونے کے لئے لائے جائیں گے میں اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اس

کے ساتھ ہی میں یہ بھی دریافت کرنا چاہوں گا کہ آخر یہ کب تک ہوگا کیونکہ یہ تو ہم انیس برس سے سنتے چلے آ رہے ہیں اس لئے وہ ایک میعاد بتا دیں کہ سال ، دو سال یا پانچ سال کے اندر اندر وہ ایسا کریں گے ۔

وزیر زراعت ۔ لاء ریفارم کمیشن کی رپورٹ آ جانے کے بعد جلد ہو جائے گا ۔

Mr. Speaker : I congratulate Chaudhri Muhammad Nawaz on this success and I appreciate the co-operation which has been afforded by the Leader of the House, the majority party, the Leader and Members of the Opposition. I am thankful to the Leader of the House for the views which he has expressed for me.

The House is adjourned to meet again tomorrow, the 5th July, 1967, at 8.00 A.M.

The Assembly then adjourned (at 1.10 p m.) till 8.00 a m on Wednesday, the 5th July, 1967.

APPENDICES

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 6300)

Copy of Notification from the Section Officer (P.C.I.), Government of West Pakistan Finance Department Lahore.

The 5th January, 1965

No. FD-PC (I)-115/63-17—In exercise of the powers conferred on him by Clause (8) of Article 178 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Governor of West Pakistan is pleased to direct that the following further amendments shall be made under heading "Education Department" in Part II of the Schedule appended to the West Pakistan (Non-Gazetted) Civil Services (Pay Revision) Rules, 1963, namely :—

AMENDMENTS

(1) The entry relating to the posts of Senior English Teacher/Assistant Master/Assistant District Inspector/ Assistant Inspector of Schools shall be substituted by the following :—

Designation of Post	Last Prescribed Scales	Consolidated Scales.
Senior English Teacher/Senior English Teacher (Technical)/Assistant	120—10—200/10—300 (for ordinary Graduates). Trained Teachers,	175 fixed for untrained Graduates 220—15—310/15—400 (for F.A.,

Master/Assistant District Inspector/ Assitant Inspect or of Schools.	i.e., B. A. B.T./B.Ed. to start at Rs. 130·00; M. A. to start at Rs. 150·00; M. A., B.T. ,at Rs. 170·00 (Agriculture) Teachers with quatifications of B. Sc. (Agriculture) to start at Rs. 200.00.	S.A.V., Graduates with B.T./B.Ed. or those possesing Master Degree. Two Advance increments for those possessing a Master Degree with B.T./B.Ed. or S.A.V. and Graduates with Diploma in Technical Education from the Technical Teachers Training College, Lyallpur. Six advance increments for Agriculture Teacher with qualification of B.Sc. (Agriculture).
	Selection Grade Rs. 250—15—355 for 15 per cent of the posts less any promotion posts reserved for them.	Selection Grade Rs. 325—20—525 for 15 per cent of the posts less any promotion posts reserved for them.

APPENDIX

(2) The entry relating to the post o under Graduat Assistant Master/Junior English Teacher shall be substituted by the following :—

Designation of the post	Last Prescribed Scale	Consolidated Scales.
Unnder Graduate Assistant Master/ Juior Englis Teacher/Junior	80—5—120/7—190 for F.A., and F.Sc. C.T., to start at Rs. 100·00.	125 fixed for untrained persons 15—7 —195/8—275 for Matric J.A.V,

8781

1	2	3
English Teacher (Technical).		two advance increments for F.A/F. Sc. with C.T., S.T.C., T.D. or J.A.V., and Matriculates with certificate in Arts and Crafts from the Technical Teachers Trainig College, Lyallpur. Four advance increments for Graduate with C.T., S.T.C., T.D. or J.A.V.
	Selection Grade Rs. 190—10—270 for per cent of the posts less any promotion posts reserved for them.	Selection Grade Rs. 250—15—400 for 15 per cent of posts less any promotion posts reserved for them.

(3) The entry relating to the posts of Senior Vernacular Teachers in High and Middle Schools shall be substituted by the following :—

Designation of the post	Last Preseribed Scales	Consolidated Scales
Senior Vernacular Teachers/Oriental Teacher/Classical Teacher/Arabic	60—4—100/105—7—140 (for ordinary S. V. Teachers). Matriculates to	115 fixed for untrained persons, 115—5—180/7—215 for ordinary S.V.

Teacher/Persian Teacher/Urdu Teacher in Middle and High Schools.	start at Rs. 72·00 Hons, in Persian Arabic/Urdu for F.A. to start at Rs. 80·00.	Teachers; trained oriental Teachers; or those posessing equivalent Teachers Training qualification. Three advance increments for Matriculates with S.V., O.T., or other equivalent Teachers Training qualification. Five advance increments for P.A. F.Sc. with O.T./S.V., other equivalent Teachers Training qualification, or Hons. in Persian/Arabic/Urdu with S.V.
	Secletion Grade Rs. 150—10—250 for 15 per cent of the posts less any promotion posts reserved for them.	Selection Grade Rs. 215—15—350 for 15 per cent of the posts less any promotion posts reserved for them.

APPENDIX

(4) The entry relating to the post of Gallery Assistant (Central Museum, Lahore) shall be substituted by the following :—

Designation of the posts	Last Prescribed Scales	Consolidated Scale
Gallery Assistant, Lahore/Peshawar	130—10—200/10—250—120—10—300	Rs- 215—15—350

8783

(5) The following shall be added after the existing entries above the sub-heading "Technical Education."

Deaignation of the post	Last Prescribed Scales	Consolidated Scales
1	2	3
	Rs.	Rs.
Assistant District Inspector of Physical Training/Physical Supervisor.	120—10/10—300 150—10—300 200—15—320/20—400 100—10—300	220—15—310/15—400
Cricket/Hockey/Foot Ball Coaches	90—5—175	115—5—180/7—215 for the present incumbents only. Posts to be abolished as and when vacated by the existing incumbents.
Librarian/Pilot High School	130—10—200/10—250	220—15—310/15 - 400 Selection Grade. Rs. 325—20—525 for 15 per cent of the posts.

Library Clerk, Grade I	125—10—225 120—10—210 120—10—250 120—8—200/10—250 75—6—105/7—175	125—7—195/8—275. These new designations to be created by conversion of other designations with effect from 1st December 1962.
Library Clerk Grade II.	100—5—150 75—5—150 60—4—100/5—150	115—5—175.
Junior Home Economics Teacher	60—4—140	115—5—180/7—215.
Technical Assistant (English and Oriental Sections)	185—15—350	220—15—400.
Divisional Auditor	120—10—200/10—250 plus Rs. 30·00 special pay for those who have passed Accounts Eamination of a recognised Institute.	175—10—215—15—275/15—350 plus Rs. 25·00 special pay for those who have passed Accounts Examination of a recognized Institue.
Nursing Sister	160—10—250/15—400	225—15—360/20—500.
Nurse	150—12½—350 plue Rs. 15·00 uniform allowance.	220—15—400 without uniform allowance.
Junior Nurse	75—5—100/5—180	125—7—195/8—275.

1	2	3
Music Mistress/Master	150—10—220 150—10—190/10—200	215—15—315
Social Worker	170—10—250	315—15—350
Arts and Crafts Teacher Pilot High School	120—10—200/10—300 120—10—300	175—15—400 for High Classes. For the present incumbents only Post to be converted into senior English. 125—5—145/7—215 for Middle Classes. Teachers Technical, Junior English Teacher (Technical) as and when vacated by the present incumbents.
Industrial Arts Teacher Pilot Schools	130—10—200/20—250	215—15—350
Arts and Crafts Teachers in Junior Model Schools	75—5—120/7—190 plus Rs. 25·00 special pay	125—7—195/8—275 (special pay merged). For the present incumbents only 6 posts to be converted into Senior English Teacher (Technical)

Craft Teacher	90—10—150		
	75—5—100/10—200	125—5—145/7—215.	Junior English Teacher (Technical) as and when vacated by the present incumbents.
Industrial Art and Crafts Teacher	75—5—100/5—150	125—5—145/7—215	
Industrial Assistant Craft Teacher	80—10—150		
Arsistant Workshop Instructor			
Diniyat Teacher, High and Middle Schools	75—5—120/10—180	*High and Middle Schools*—	
	100—6—160	100—4—140/5—175 for those possessing Hons. in Arabic or equivalent certificate of a religious Istitutions reeognised by the Auqaf Department.	These uniform designations to be created by conversion of different designations with effect from 1st December, 1962.
	60—4—140		
	60—6—160		
	55—4—75/5—190—5—130		
	60—4—120		
	50—3—110		
	40—2—60		
Diniyat Teachers Primary Schools	25—1—35/1½—50/2—60 40 fixed.	*Primary Schools*— 100—4—140/5—175	

1	2	3
	30 fixed 12 fixed.	for those possessing J.V. or equivalent qualification. 90 fixed for others
Weaving Master	150—10—250	115—5—180/7—215
Dyer, Government Teachers, Training School, Quetta.	125—5—150/10—250	115—5—180/7—215
Headmistress, Vocational School, Peshawar	150—10—250	215—15—350
Assistant Mistress, Vocational School, Peshawar	120—10—170	175—6—235/7—275
Senior Store Keeper	75—6—105/7—175 85—6—115/15—175/2—10—225	125—7—195/8—275
Junior Store Keeper	60—4—100/5—120 50—4—80/5—100 41—3—50/4—110 75—5—125	115—5—175

Assistant Demonstrator of Government Higher Secondary School, Gulberg, Lahore.	75—5—120/6—150	125—5—145/7—215
Senior Class Blower	150 fixed.	225 fixed.
Junion Class Biower	80—5—100/5—150	125—5—145/7—215
Technician Government College, Lahore	150 fixed	225 fixed
Attendence Assistant	55—4—75/5—190/5—225	As for Senior Vernacular Teachers including Selection Grade.
Spinning Mistress	60—4—100	115—5—175
Tubewell Operater	60—4—100/5—120	85—2—115
Electrician	60—5—120	115—5—175
Scribe	60—4—100/5—120 (*plus* Rs. 8·00 Special Pay)	115—5—175 (special pay merged).
Mechanic Driver	80—5—120	95—3—125.
Motor Pump Driver	60—5—120	85—2—115.
Carpenter	60—5—120	115—5—175 present incumbents only. Post to be converted into cont-

1	2	3
	90—5—120	ingencies paid establishment as and when vacated by the present incumbents.
Hostel Superintendent (Female)	75—5—150	115—5—175 for present incumbents only. Post to be abolished when vacated by the existing incumbents.
Matron	70 fixed. 90—5—120/8—160 50—2—90	
Compounder	60—2—80	115—5—175. Only qualified Compounders to be recruited in future.
Gate Keeper/Caretaker	30—1—40	70—1—85
Gate Keeper High Tension Laboratory Lahore	30—1—40/1—50	70—1—85

(6) The foot note below the existing entries mentioned in the Finance Department's notification No. FD-PC (I)-51/63, dated the 12th June, 1963, as amended by notification No. FD-PC (I)-64/63 dated the 12th November 1963 shall replaced by the following :—

Note—The above mentioned scales are subject to the provisions that :—

(a) the Government servants who have already received a higher start in the present scale or an earlier scale on account of qualifications specified in the Schedule shall not receive advance increments in the Consolidated Scales on that account provided that if the pay of a Government servant fixed according to rule 5 is less than the pay admissible to a fresh recruit possessing the same qualifications his pay in the Consolidated Scale shall be fixed with effect from the 1st December, 1962, at the stage admissible to the fresh recruit.

(b) untrained incumbents of the posts of—

(i) Primary School Teacher;

(ii) Senior Vernacular Teacher/Oriential Teacher/Arabic Teacher/Persian Teacher/Urdu Teacher/Classical Teacher;

(iii) Under-Graduate Assistant Master/Junior English Teacher; and

(iv) Senior English Teacher/Assistant Master/Assistant District Inspector/Assistant Inspectors of Schools.

Who opt for a present scale will, on acquiring the necessary prescribed qualification be entitled again to opt for the present scales or the Consolidated Scale; and

(c) the provisions regarding fixed pay for untrained incumbents of the posts of the under graduate Assistant Master/Junior English Teacher shall not affect the Government servants who were already drawing pay in the regular

1	2	3

time-rcale for trained teacher immediately before the issue of this notification.

By order of the Governor of West Pakistan.

V. A. JAFFERY

Secretary to Government of West Pukistan,

Finance Department

No. FD-PC (1)-115/63-1718/64, dated Lahore, the 5th February, 1965.

Copy forwarded, for information, to—

(1) all Heads of Attached Department; and

(2) the Comptroller. N.A.W.P., Peshawar.

ZULFIQAR ALI SHAH

Section Officer (P. C. I.)

Government of West Pakistan, Finance Department

OFFICE OF THE DIRECTOR OF EDUCATION, PESHAWAR REGION, PESHAWAR

Endst. 60871-6074/*A*-258/ *Rev. Nos. Gazos., dated Peshawar, the* 11*th June* 1965.

Copy of the above is forwarded, for information and immediate necessary action in continuation of this office endst. No 1425-625/A-258 Revision, dated 21st August 1963 :—

(1) The Deputy Director of Education, F. R. Peshawar.

(2) The Deputy Director of Education, Peshawar Region.

(3) The Inspectors/Inspectress of Schools Peshawar and D. I. Khan Divisions.

(4) The H. M, of Vocational Schools Peshawar.

(5) The Curator, Peshawar Museum, Peshawar.

(6) All the District Inspector of Schools and Assistant Inspectress of Girls/Boys Schools in the Peshawar Region.

(7) All Headmasters/Headmistresses and Principals of Government Boys/Girls High/Tech./Pilot and Training Schools in Peshawar Region and with the remarks that the pay scale noted against Assistant District of Physical Training/Physical Supervisor, is not applicable to the Directors of Physical Education working at the Training Schools and other schools. They shall draw their existing pay.

(8) Superintendents of all the Branches of this Directorate.

The above orders shall take effect from 1st December 1962 i.e., the date from which the pay scales of the members of the Education Department in West Pakistan have been consolidated. All concerned should be directed

1	2	3

to record necessary option in their service books in favour of the pay scale applicable to them. The options may be countersigned by the heads of the institutions and properly dated. Aslo an undertaking on the following form may be taken from all concerned and recorded in their service books :—

FORM

I————————(Designation of Government servant) Government Girls/Boys High/Technical/Trg./ Pilot/Vocational etc. school,————————hereby given undertaking to the effect that if any overpayment is made to me as a result of consolidated pay scale, mentioned above, it will be made good by the way of recovery from my pay/pension/gratuity.

Signature————————

Designation————————

ATTESTED

Principal/Headmaster/Headmistress————————School.

Pay of all concerned should be got fixed by the Comptroller, N.A.W.P. Peshawar, and arrears of pay drawn/if any and paid to them at an early date. Service Books to gether with *pro formas* fixation of pay of the Government servants for fixation of their pay should be sent direct to the Comptroller, N.A.W.P., Peshawar.

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 6662)

District		Name of Government Colleges in the District	Name of the College	Location	Principal's District of Domicile
			I. PESHAWAR REGION		
1	Peshawar	4	Government Degree College, for Boys.	Peshawar	D.I. Khan
			Government Degree College, for Boys.	Nowshera	Kohat.
			Frontier College for Women.	Peshawar	Karachi.
			Government Inter College,	Charsadda	Gujrat.
2	Mardan	3	Government Degree College for Boys.	Mardan	Lahore
			Government Degree College for Boys.	Swabi	D.I. Khan.
			Government Degree College for Women.	Mardan	Karachi.
3	Abbottabad	5	Government Degree College for Boys.	Abbottabad	Mardan.
			Government Degree College for Women.	Abbottabad	Lahore.

1	2	3	4	5
		Government Inter College for Boys.	Manshehra	Gujrat.
		Government Inter College for Boys.	Haripur	Hazara.
		Government Inter College for Girls.	Haripur	Peshawar.
4	Kohat	1 Government Degree College for Boys.	Kohat	Gujranwala.
5	Bannu	2 Government Degree College for Boys.	Bannu	Acting Bannu.
		Government Inter College for Boys.	Lakki Marwat	Bannu.
6	D.I. Khan	3 Government Degree College for Boys.	D.I. Khan	D.I. Khan.
		Government Inter College for Boys.	Tank	Bannu.
		II. RAWALPINDI REGION		
7	Rawalpindi	7 Government Degree College for Boys.	Rawalpindi	Lahore.
		Government Degree College for Boys.	Gujar Khan	Vacant.
		Government Degree College for Women.	Rawalpindi	Rawalpindi.
		Government Inter College for Boys.	Rawalpindi	Rawalpindi.
		Government Inter College for Boys.	Kabuta	Rawalpindi.
		Government Inter College for Boys.	Murree	Rawalpindi.

8	Campbellpur.	4	Government Degree College for Boys.	Campbellpur	Rawalpindi.
			Government Degree College for Boys.	Talagang	Sargodha.
			Government Inter College for Boys.	Pindigheb	Pindigheb.
			Government Inter College for Girls.	Campbellpur	Rawalpindi.
9	Jhelum	5	Government Degree College for Boys.	Jhelum	Lahore.
			Gavernment Degree College for Boys.	Chakwal	Jhelum.
			Government Inter College for Boys.	Jhelum	Sargodha
			Government Inter College for Boys.	Jhelum	Lahore.
			Government Inter College for Boys.	Buchal Kalan	Lyallpur.
10	Mianwali	2	Government Degree College, Boys.	Mianwali	Sialkot.
			Government Inter College, Boys.	Bhakkar	Multan.
11	Gujrat	1	Government Degree College, Women.	Gujrat	Lahore.
12	Sargodha	3	Government Degree College, Boys.	Sargodha	Sheikhupura.
			Government Degree College, Women.	Sargodha	Vacant.
			Government Degree College, Boys.	Jhang	Lahore.
13	Jhang	2	Government Degree College, Boys.	Jauharabad	Campbellpur.
			Government Inter College, Women.	Jhang	Rawalpindi.

1	2	3	4	5
14 Lyallpur	7	Government Degree College, Boys.	Lyallpur	Sialkot.
		Government Degree College, Women.	Lyallpur	Sialkot.
		Superior Science College	Lyallpur	...
		Government Inter College Boys.	Lyallpur	Sialkot
		Government Inter College Boys.	Jaranwala	Sialkot.
		Government Inter College, Boys.	Gojra	Gujrat.
		Government Inter College, Boys.	Faridabad	Jhang.
		III. LAHORE REGION		
15 Lahore	8	Government Degree College, Boys.	Lahore	Lahore.
		Superior Science College	Lahore	Gujranwala.
		Lahore College for Women	Lahore	Lahore.
		Queen Marry College,	Lahore	Lahore.
		Government Inter College Boys.	Lahore	Lahore.
		Goverament Inter College, Boys.	Lahore	Sargodha.
		Government Inter College, Girls.	Lahore	Gujranwala.
		Government Inter College, Girls.	Lahore	Lahore.

16	Gujranwala	2	Government Degree College, Boys.	Gujranwala	Gujranwala.
			Government Degree College, Women.	Gujranwala	Lahore.
17	Sialkot	2	Government Degree College Women.	Sialkot	Lahore.
			Government Inter College, Boys.	Shakargarh	Bahawalnagar.
18	Sheikhupura.	2	Government Degree College, Boys.	Sheikhupura	Vacant.
			Government Inter College, Boys.	Sheikhupura	Gujrat.
19	Multan	4	Government Degree College, Boys.	Multan	Multan.
			Government Degree College, Women.	Multan	Rawalpindi.
			Superior Science College,	Multan	Vacant.
			Government Inter College, Boys.	Multan	Sahiwal.
20	Montgomery.	2	Government Degree College, Boys,	Montgomery	Lahore.
			Government Degree College, Girls,	Montgomery	Lahore.
21	D.G. Khan	2	Government Degree College, Boys,	D.G. Khan	D.G. Khan.
			Government Inter College, Women,	D.G. Khan	Lyallpur.

1	2	3	4	5
22	Muzaffargarh.	...	Government Degree College, Boys.	Muzaffargarh	Bahwalpur.
			Government Inter College, Boys.	Leiah	Multan.
			Government Inter College, Boys.	Alipur	Multan.
23	Bahawalpur	3	Government Degree College, Boys.	Bahawalpur	Karachi.
			Government Degree Collge, Women.	Bahawalpur	Lahore.
			Government Inter College, Boys.	Bahawalpur	D.G. Khan.
24	Bahawalnagar.	1	Government Degree College, Boys.	Bahawalnagar	Bahawal-pur
25	Rahimyar Khan.	1	Government Degre. College, Boys.	Rahimyar Khan	Sialkot..
			IV. HYDERABAD REGION		
26	Hyderabad	4	Government Degree College, Boys.	Hydcrabad	Karachi
			Government Degree College, Women.	Hyderabad	Hyderabad.
			Government Inter College, Boys.	Latifabad	Dadu.
			Government Inter College, Boys.	T.M. Khan	Hyderabad.
27	Thatta	...	Government Inter College, Boys.	Thatta	Rawalpindi.
28	Tharparkar	...	Government Degree College, Boys.	Mirpurkhas	Hyderabad.
			Government Inter College, Boys.	T. Jan Mohd	Khairpur.

29	Sanghar	1	Government Inter College, Boys.	Sanghar	Karachi.
30	Dadu	1	Government Degree College, Boys.	Dadu	Hyderabad.
31	Khairpur	1	Government Degree College, Boys.	Khairpur	Hyderabad.
32	Sukkur	4	Government Degree College, Boys.	Sukkur	Hyderabad.
			Government Degree College, Boys.	Shikarpur	Karachi.
			Government Inter College, Boys.	Sukkur	Khairpur.
			Government Inter College, Girls.	Sukkur	Hyderabad.
33	Larkana	3	Government Degree College, Boys.	Larkana	Hyderabad.
			Government Inter College, Girls.	Larkana	Hyderabad.
34	Jacobabad	2	Government Degree College, Boys.	Jacobabad	Hyderabad.
35	Nawabshah	1	Government Degree College, Boys.	Nawabshah	Hyderabad.

1	2	3	4	5
		V. KARACHI REGION		
36	Karachi	66	Governmant Degree College, Boys,	Nazimabad	Karachi.
			Government Degree College, Women.	Karachi	Gujrat.
			D. J. Science College, Boys,	Karachi	Karachi.
			Superior Science College,	Karachi	Karachi.
			Government College for Commerce and Economic,	Karachi	Sukkur.
			Government Inter College, Boys, (Bengali Medium)	Karachi	Dacca (East Pak.)

VI. QUETTA REGION

37	Quetta	3	Government Degree College, Boys.	Quetta	Dadu.
			Government Degree College, Women.	Quetta	Lahore.
		1	Government Inter College. Boys.	Quetta	Quetta.
38	Zhob		Government Inter College, Boys.	Fort Sandeman	Quetta.
39	Loralai	1	Government Inter College, Boys.	Loralai	Quetta.
40	Kalat	2	Government Inter College, Boys.	Khuzdar	Lyallpur.
			Government Inter College, Boys.	Manstung	Quetta.

APPENDIX

(Ref : Starred Question

ANNEXURE

Statement showing figures of enrolment in Primary, Middle & High

	District		Enrolment in Primary Schools 31.3.56	31.3.67	Enrol- Middle 31.3.56
	1			1	4
1	Lahore	...	95146	159318	19931
2	Sheikhupura	...	34273	61074	9028
3	Gujranwala	...	44064	76608	9660
4	Sialkot	...	65002	107590	22630
5	Multan	...	63005	118711	15682
6	Sahiwal	...	54628	97308	17639
7	D.G. Khan	...	22235	35105	8748
8	Muzaffargarh	...	30894	58001	7854
9	Bahawalpur	...	10344	21966	4177
10	Bahawalnagar	...	16535	33012	6102
11	Rahimyarkhan	...	24030	42528	6998
12	Rawalpindi	...	71578	94713	25535
13	Campbellpur	...	39559	45385	13660
14	Jhelum	..	46804	65003	17616

III

No. 7228)

"A"

Schools & Colleges by districts throughout West Pakistan

ment in Schools 31.3.67	Enrolment High 31.3.56	in Schools 31.3.67	Enrolment Colleges 31.3.56	in 31.3.67
4	5	6	7	8
37086	62029	93474	8273	19858
19231	10463	17873	—	1169
17992	18387	27820	1073	2921
27298	25647	36778	1654	3345
23448	27252	42611	1592	6400
25015	16351	32294	1375	2901
10133	3795	6292	286	860
14812	5214	8742	152	827
9102	4476	9519	853	1505
8957	4539	8261	499	567
14328	7507	13875	177	247
34246	19481	46169	2615	7207
18787	9418	10503	490	897
27060	13225	17702	350	1911

1			2		3
15	Gujrat	...	50204	86858	14949
16	Sargodha	...	42574	78750	17361
17	Lyallpur	...	88213	171331	28811
18	Mianwali	...	96995	36964	12442
19	Jhang	...	34857	65200	11029
20	Hazara	...	34551	86363	15064
21	Mardan	..	19085	38471	9370
22	Peshawar	...	32583	60458	18235
23	Kohat	...	14028	29396	7609
24	Bannu	...	9168	18788	4447
25	D.I. Khan	...	8614	18349	4230
26	Thatta	...	9853	31385	368
27	Hyderabad	...	59263	125871	2558
28	Tharparkar	...	26252	55721	1265
29	Sanghar	...	16122	38385	731
30	Dadu	...	46204	68038	1369
31	Nawabshah	...	40830	55988	2317
32	Larkana	..	43373	58760	255
33	Jacobabad	...	17849	27860	627
34	Khairpur	...	25501	53956	2123
35	Sukkur	...	53882	76610	2151

4	5	6	7	8
26845	10016	32319	1352	3109
24254	13293	26225	1630	3076
65462	37692	52009	2780	9531
66588	5794	9906	380	707
19240	7654	14910	1685	2450
24501	8828	19190	424	1617
32786	7490	15160	432	1482
14849	15567	27073	1866	4467
10799	4613	9589	143	495
7744	2516	6477	183	683
6409	3147	9097	290	919
752	303	1035	—	136
5772	7751	18987	2093	12982
1973	3383	5344	208	1202
1322	1650	3543	—	433
1925	1173	3804	89	505
3505	2860	7694	185	1507
1089	1738	6311	382	1150
1059	887	2744	—	377
3094	1530	3916	190	592
2745	5626	11310	666	5007

1			2		3
36	Quetta/Pishin	...	8933	15253	1743
37	Sibi	...	2258	2284	780
38	Loralai	...	1315	2410	533
39	Zhob	...	754	2710	289
40	Chaghai	...	580	1264	252
41	Kalat	...	2195	4390	856
42	Kachhi	...	—	2312	—
43	Kharan	...	475	900	167
44	Makran	...	2172	4131	1098
45	Karachi	...	84640	266930	1854
46	Lasbela	..	909	840	387

4	5	6	7	8
5638	6921	12889	544	1762
907	1099	1702	—	—
428	567	1246	—	58
432	747	1964	—	62
765	264	808	—	—
2041	1192	2006	—	157
1293	—	1504	—	—
367	180	357	—	—
2380	886	4885	—	—
11485	39378	108628	10875	35309
627	319	488	—	—

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 7672)

حکومت مغربی پاکستان

محکمہ محنت

نوٹیفکیشن

لاہور مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۶ء

نمبر محنت VI-۲-۷ (ایل II)/ ۶۲-VI (iii) ،محکمہ ھذا کے مراسلہ نمبر محنت -VI-۲-۷ (ایل -II)/۶۲-XIV مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء کی تنسیخ کرتے ہوئے گورنر مغربی پاکستان ایمپلائمنٹ ایکسچینج گوجرانوالہ کے لئے ایمپلائمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کی از نو تشکیل کی ہے جو مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے ۔

ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ چیئرمین (بحیثیت عہدہ)

مینیجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج سیکرٹری (" ")
گوجرانوالہ

ارکان

۱ ۔ صدر سٹیل مزدور یونین کار کنوں کی منظور شدہ
(رجسٹرڈ) مسلم روڈ گوجرانوالہ تنظیم کے نمائندے

۲ - صدر یونین کونسل سیکرٹریز ایسوسی ایشن موضع و ڈاک خانہ گونا اور ضلع گوجرانولہ	کارکنوں کی منظور شدہ تنظیم کے نمائندے
۳ - مینیجنگ ڈائرکٹر کلائمکس انجنیئرنگ کمپنی لمیٹڈ گوجرانوالہ	منظور شدہ ایمپلائرز آرگنائزیشن کا نمائندہ ۔
۴ - پروپرائٹر گلوب ٹکسٹائل ورکس حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ ۔	ایضاً
۵ - سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ گوجرانوالہ ۔	مقامی سابق فوجیوں کی آرگنائزیشن کے نمائندے ۔
۶ - وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ ۔	ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریت کے نمائندے ۔
۷ - وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی وزیر آباد ۔	ایضاً
۸ - سوشل ویلفیر آرگنائزرز ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر ۱ گوجرانوالہ	سوشل الٹرسٹ کے نمائندے

۹ - مسٹر رفیق انور چیئرمین ایم ایمپلائرز کے نمائندے
انور انڈسٹریز لمیٹڈ گوجرانوالہ -

۱۰ - ریپیلیسٹیشن لینرن آفیسر لوکل ڈیفنس آرگنائزیشن کے
۱۰ ڈویژن سیالکوٹ - نمائندے -

بحکم گورنر مغربی پاکستان
ایم محمود
سیکرٹری
محکمہ محنت مغربی پاکستان

حکومت مغربی پاکستان

محکمہ محنت

نوٹیفیکیشن

لاہور مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء

نمبر محنت VI - ۲ - ۷ (ایل - II)/۶۲ - VI - (ii) - محکمہ ھذا کے نوٹیفیکیشن نمبر - VI - ۲ - ۷ (ایل - II)/۶۲ - IV مورخہ ۹ - ۹ - ۱۹۶۳ء کی تنسیخ کرتے ہوئے گورنر مغربی پاکستان نے ایمپلائمنٹ ایکسچینج لائل پور کے لئے ایک ایمپلائمنٹ ایڈوائزری کمیٹی از سر نو تشکیل کی ہے - جو مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے -

ڈپٹی کمشنر لائل پور ریجنل	چیئرمین (بحیثیت عہدہ) سیکرٹری
مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	ایضاً
لائل پور -	

ارکان

۱ - سینئر وائس پریذیڈنٹ ایمپلائز	کارکنوں کی منظور شدہ تنظیم
یونین کوہ نور ٹکسٹائل ملز	کا نمائندہ -
لمیٹڈ لائل پور -	

۲ - جنرل سیکرٹری اتحاد یونین لٹن پاک لمیٹڈ لائل پور -	ایضاً
۳ - گینشن فلور ملز لمیٹڈ لائل پور -	ایمپلائرز آرگنائزیشن کے نمائندے -
۴ - جنرل مینجر لائل پور کاٹن ملز لمیٹڈ لائل پور -	ایضاً
۵ - مینجنگ ڈائرکٹر نیشنل سلک ملز لمیٹڈ لائل پور -	ایمپ ایمپلائز کے نمائندے
۶ - وائس پریذیڈنٹ اپوا و سیکرٹری گونگوں بہروں کی ایسوسی ایشن ۵۷ لیاقت علی روڈ لائل پور -	سوشل انٹریسٹ کے نمائندے
۷ - پی - اے - ایف کمانڈنگ آفیسر رسالے والا لائل پور -	لوکل ڈیفنس آرگنائزیشن کے نمائندے -
۸ - سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ لائل پور -	مقامی سابق فوجیوں کی آرگنائزیشن کے نمائندے -
۹ - چیئرمین میونسپل کمیٹی لائل پور -	ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریت کے نمائندے -

۱۰ - اسسٹنٹ ڈائرکٹر بنیادی ایضاً
جمہوریت لائل پور۔

بحکم گورنر مغربی پاکستان
ایم - ایم احمد
سیکرٹری
حکومت مغربی پاکستان محکمہ محنت

حکومت مغربی پاکستان

محکمہ محنت

نوٹیفیکیشن

لاہور، ۶ اپریل ۱۹۶۵ء

نمبر لیب - VI - ۲ - ۷ (ایل - II)/۶۲ - ایل - IV)

اس سلسلے میں پچھلے نوٹیفیکیشن کی منسوخی کے ساتھ حکومت مغربی پاکستان دفتر روزگار ملتان کے لئے مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایمپلائمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کی تشکیل کی منظوری دیتی ہے۔

کمشنر ملتان ڈویژن چیئرمین (بلحاظ عہدہ)
ملتان

منیجر دفتر روزگار ملتان ۔	سیکرٹری (بلحاظ عہدہ)

ارکان

۱ ۔ ڈویژنل سیکرٹری یونائٹڈ یونین آف پاکستان ویسٹرن ریلوے ورکرز یونین ملتان ۔	نمائندہ ورکرز تنظیم
۲ ۔ صدر بوریوالہ ٹیکسٹائل ملز ورکرز یونین بوریوالہ ۔	نمائندہ ورکرز تنظیم
۳ ۔ ڈائرکٹر انچارج یونائٹڈ ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ فضل آباد ملتان ۔	نمائندہ از آجر تنظیم
۴ ۔ جنرل منیجر ، لیجرل گیس فرٹیلائزر فیکٹری ۔ ڈبلیو ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی ملتان ۔	نمائندہ از آجر تنظیم
۵ ۔ سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ ملتان ۔	نمائندہ مقامی سابق فوجی تنظیم
۶ ۔ وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی ملتان ۔	نمائندہ ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریت ۔

۷ - وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاول پور -	نمائندہ ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریت -
۸ - سیکرٹری پاکستان جنرل کوآپریٹو انڈسٹریل سوسائیٹز ملتان -	نمائندہ دیگر سماجی دلچسپی
۹ - مینجنگ ڈائرکٹر کالونی ٹیکسٹائل ملز اسماعیل آباد ، ملتان -	نمائندہ اہم آجران
۱۰ - سٹیشن سٹاف آفیسر ملتان -	نمائندہ از مقامی و دفاعی تنظیم

بحکم گورنر مغربی پاکستان
ملک عبدالطیف خان
سی - ایس ، پی - ٹی - پی - کے
سیکرٹری حکومت پاکستان
محکمہ محنت

حکومت مغربی پاکستان

محکمہ محنت

نوٹیفیکیشن

لاہور ، مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۴ء

نمبر لیب - VI - ۲ - ۷ (ایل - II)/۶۲ - I - اس محکمہ کے نوٹیفیکیشن مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء کی منسوخی کے ساتھ گورنر مغربی پاکستان دفتر روزگار منٹگمری کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ایمپلائمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کو دوبارہ تشکیل فرماتے ہیں -

ڈپٹی کمشنر منٹگمری — چیئرمین (بلحاظ عہدہ)

مینجر دفتر روزگار منٹگمری - — سیکرٹری (بلحاظ عہدہ)

اراکین

۱ - جنرل سیکرٹری ستلج کاٹن ملز ایمپلائیز یونین اوکاڑہ - — ورکرز تنظیم نمائندہ

۲ - مسٹر عبدالسلام ، رکن مجلس عاملہ ٹیکسٹائل ورکرز یونین ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ - — ورکرز تنظیم کا نمائندہ

۳ - مینجر گلیکسو لیبارٹریز پاکستان لمیٹڈ رینالہ خورد ضلع منٹگمری - — نمائندہ تنظیم آجران

۴ - جنرل مینجر ستلج کاٹن ملز لمیٹڈ اوکاڑہ ، ضلع منٹگمری ۔	" " "
۵ - سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ منٹگمری ۔	نمائندہ سابق فوجیوں کی تنظیم ۔
۶ - چیئرمین میونسپل کمیٹی منٹگمری ۔	نمائندہ بنیادی جمہوریت کی ٹاؤن کمیٹی ۔
۷ - اسسٹنٹ ڈائرکٹر بنیادی جمہوریت منٹگمری ۔	" " "
۸ - لیبر آفیسر ، منٹگمری ۔	نمائندہ سوشل انٹریسٹ
۹ - جنرل مینیجر مچل فروٹس فارم ریتالہ خورد ۔ ضلع منٹگمری ۔	نمائندہ اہم آجران
۱۰ - سٹیشن سٹاف آفیسر ۔ سٹیشن ہیڈ کوارٹر ۔ ملتان چھاؤنی ۔	نمائندہ دفاعی تنظیم

بحکم گورنر مغربی پاکستان

ملک عبداللطیف خان

سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان

محکمہ محنت

حکومت مغربی پاکستان

محکمہ محنت

نوٹیفیکیشن

لاہور، مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء

نمبر محنت - ششم - ۲ - ۷ (ایل - دوم)/۶۲ - چہارم (چہارم) - محکمہ ھذا کے مراسلہ نمبر محنت ۶ - ۲ - ۷ (اپریل)/۶۲ - م - مورخہ ۶۳ - ۷ - م کی تنسیخ کرتے ہوئے گورنر مغربی پاکستان نے ایمپلائمنٹ ایکسچینج پشاور کے لئے ایمپلائمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کی از سر نو تشکیل کی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہے -

اراکین

۱ - پریذیڈنٹ ویسٹ پاکستان فیڈریشن آف لیبر - معرفت پاکستان ہوٹل بالمقابل کابلی گیٹ - پشاور شہر -	مزدوروں کی منظور شدہ تنظیم کے نمائندے -
۲ - جنرل سیکرٹری پی - ڈبلیو - ڈی لیبر یونین - معرفت پاکستان ہوٹل بالمقابل کابلی گیٹ - پشاور شہر -	ایضاً
۳ - مینجنگ ڈائرکٹر نشاط سرحد ٹیکسٹائل ملز پشاور -	ملازمین کی منظور شدہ تنظیم کے نمائندہ -
۴ - پرسنل آفیسر آدم جی انڈسٹریز لوشہرہ -	ایضاً

۵ - سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ ، پشاور ۔	سابق ملازمین کی مقامی تنظیم کے نمائندہ ۔
۶ - سٹاف کیپٹن (اے) ہلال قائداعظم پشاور ایل آف سی سب ایریا پشاور ۔	لوکل ڈیفنس آرگنائزیشن کے نمائندہ ۔
۷ - سیکرٹری ایسوسی ایٹڈ انڈسٹریز نوشہرہ ۔	اہم ملازمین کے نمائندہ ۔
۸ - وائس چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل پشاور ۔	ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریت کے نمائندہ ۔
۹ - چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ہبی ۔	ایضاً
۱۰ - سوشل ویلفیئر آرگنائزر اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ پیر بخش بلڈنگ پشاور ۔	دیگر سوشل انٹرسٹس کے نمائندہ ۔

بحکم گورنر مغربی پاکستان

ایم محمد

سیکرٹری محکمہ محنت

حکومت مغربی پاکستان

چہار شنبہ - ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(پ ۲۲- س ۳۴- ع ۶- آیات ۷۰ تا ۷۳)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرا کرو اور سیدھی سادی ٹھیک بات کہا کرو۔ اس کے صلے میں وہ تمہارے تمام کاموں کی اصلاح کر دے گا۔ اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اور جو بھی شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی زبردست کامیابی حاصل کرے گا۔

ہم نے یہ امانت آسمانوں زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی پس انہوں نے اس کی ذمیداری اٹھانے سے انکار کر دیا اور خوف سے ڈر گئے۔ لیکن انسان ظالم اور نادان نے اس ذمیداری کو اٹھالیا۔

نتیجہ میں اللہ (کو منظور ہے کہ) منافقین اور منافقات مشرکین اور مشرکات کو سزا دے۔ اور ایمان والوں اور ایمان والیوں پر توجہ اور رحمت فرمائے اور اللہ بڑی بخششوں والا اور رحمت کرنے والا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

BUDGETARY ALLOCATIONS FOR ON-GOING AND NEW SCHEMES IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS

*4349. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(a) the total budgetary allocations during the years 1965-66 and 1966-67 for On-going and New schemes in Quetta and Kalat Divisions ;

(b) the actual expenditure incurred on the said schemes during the years, 1965-66 and 1966-67 upto 31st October, 1966 in the said Division ;

(c) in case there was any excess or surrender/saving during 1965-66, reasons therefor ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): Complete information has not yet been received from various departments.

TOTAL INCOME UNDER ALL RECEIPT-HEADS IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS

*4352. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Finance be pleased to state the year-wise and district-wise total income under all receipt-heads in Quetta and Kalat Divisions for the period from 1st July 1963 to 31st October 1966 ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): This information will be supplied as soon as it has been collected from various Departments in Quetta and Kalat Divisions.

بابو محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ چھ ماہ پہلے یہ سوال دئیے گئے تھے ہردفعہ یہ کہتے ہیں کہ آئندہ باری پر جواب دیں گے میں نہیں سمجھتا کہ

اتنا ڈیپارٹمنٹ لائق ہے کہ چھ مہینے میں بھی جواب نہیں دے سکتا ۔ کیا میں وزیر خزانہ صاحب سے توقع رکھوں کہ اگلے سیشن میں اس کا جواب مل جائے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اگر ان کا تعلق محض فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ہوتا تو پھر آپ کا شکوہ جائز تھا ۔ اس سلسلہ میں فنانس ڈیپارٹمنٹ نے متعلقہ محکموں سے معلومات حاصل کرنی ہوتی ہیں اور متعلقہ محکمہ جات معلومات مہیا نہیں کر رہے ہیں ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ان محکموں کو reminder دیا ہے کہ وہ اطلاع دیں تاکہ ہاؤس کے سامنے ہم مکمل اطلاع رکھ سکیں ۔

بابو محمد رفیق ۔ کیا وزیر خزانہ صاحب یہ بتائیں گے کہ کون کون سے محکموں نے ابھی تک انفرمیشن نہیں دی ہے اور کون کون سے محکموں نے انفرمیشن دے دی ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ میرے پاس فی الحال اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ہے اگر آپ نیا سوال دے دیں تو ہم آپ کو بتا دیں گے کہ کون سے محکموں نے اطلاع بہم نہیں پہنچائی ہے اور کون سے محکموں نے اطلاع بہم پہنچا دی ہے ۔

OFFICERS HOLDING CLASS I AND CLASS II POSTS IN WEST PAKISTAN AGRICULTURAL DEVELOPMENT CORPORATION

***4572. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) the number of Officers holding Class I and Class II posts in the West Pakistan Agricultural Development Corporation ;

(b) the names of Officers out of those mentioned in (a) above who belong to (i) Quetta and (ii) Kalat Divisions alongwith the names of the places to which they belong ;

(c) in case due representation has not been given to the said two Divisions in the said appointments, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a)

(i) Cass I	...	178
(ii) Class II	...	261
(iii) Unclassified	...	13
Total	...	452

(b) Mr. Muhammad Khan Balouch, Extra Assistant Director of Agriculture of Guddu Project, Jacobabad, belongs to Quetta. There is no officer from Kalat Division.

(c) Majority of the officers is on deputation from various Departments of Government. For direct recruitment the candidates are selected from the open market on purely merit basis.

بابو محمد رفیق ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ X X X X * اس میں اپنے آدمی deputation پر لے لیتے ہیں ہمارے ریجن کو پوری representation نہیں دیتے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ بابو رفیق صاحب یہ الفاظ unparliamentary ہیں ۔

**Expunged as ordered by the Speaker.*

بابو محمد رفیق ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ کوئٹہ قلات ڈویژن سے کوئی آدمی deputation پر نہیں لئے ہیں ؟

Mr. Speaker : The words used by Babu Muhammad Rafiq are expunged from the proceedings of the Assembly.

Yes please now put your supplementary.

بابو محمد رفیق ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کیا وجوہات ہیں کہ کوئٹہ قلات ڈویژن سے deputationists نہیں لئے گئے باقی ریجنز سے لئے گئے ہیں ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ جہاں تک deputation کا مسئلہ ہے اس سلسلہ میں ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کی کارروائی سابقہ صوبہ سندھ کے علاقہ میں ہو رہی ہے زیادہ تر وہاں کے لوگ ہوتے ہیں ۔ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے اس کو پراجیکٹ ایریا قرار دیا ہے اور وہاں کے لوگ ہی on deputation تصور ہو جاتے ہیں ۔ ابھی تک کوئی خاص قابل ذکر کارروائی ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن نے کوئٹہ قلات ریجن میں نہیں کی ہے اس لئے وہاں سے کم سے کم لوگ ہیں ۔ صرف ایک آدمی ہے جو لیا گیا ہے ۔ باقی ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن ایک ایریا کو لے لیتی ہے اس کے مطابق ڈویلپمنٹ کی جاتی ہے اور وہاں کے کارکنوں سے ہی استفادہ حاصل کیا جاتا ہے ۔ اس میں کسی کی حق تلفی کی کوشش نہیں کی جاتی ہے ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس میں deputation-ists لوگ ہوتے ہیں اور کوئٹہ قلات کے حقوق پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ سوال کے حصہ "ج" میں جواب دیا گیا ہے ۔ کہ

> "Majority of the officers is on deputation from various Departments of Government. However, during the recruitment candidates are selected from open market on purely merit basis."

کیا اس سلسلے میں یہ وضاحت فرمائیں گے کہ جہاں تک میری معلومات ہیں سروسسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے ھدایات دی ہوئی ہیں کہ پسماندہ علاقوں میں اتنے فیصد ان میں سے سیلیکٹ کئے جائیں گے ۔ اگر purely merit basis پر open market سے لئے جائیں تو غالباً پسماندہ علاقوں سے کوئی بھی نہیں آ سکے گا ۔ اس کے متعلق آپ روشنی ڈالیں گے ؟

وزیر زراعت ۔ اس مسئلہ کے اس پہلو کا مجھے بھی خیال آیا تھا میں نے اس کے متعلق تحقیقات شروع کروائی ہے جہاں تک مجھے اس وقت تک معلوم ہوا ہے یہ بات ابھی تصدیق طلب ہے ۔ اس کارپوریشن میں ان قواعد کا اطلاق نہیں ہوتا ہے چونکہ یہ تو عارضی طور پر ملازم رکھتے ہیں اس کے بعد پھر وہ ڈیپارٹمنٹ میں چلے جاتے ہیں ۔ ان قواعد کا اطلاق عام طور پر ڈیپارٹمنٹ پر ہے ۔ بہر حال جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے دریافت کرنا شروع کیا ہے کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ان قواعد کا اطلاق بھی ان اداروں پر کر سکیں تا کہ اس قسم کی شکایات کا ازالہ ہو سکے ۔

DIFFERENCE BETWEEN HIRE CHARGES OF BULLDOZERS OF AGRICULTURE DEPARTMENT AND AGRICULTURE DEVELOPMENT CORPORATION.

*4580. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there is a marke l difference between the hire charges of Bulldozers of same Horse Power being charged by the Agriculture Department and the Agriculture Development Corporation ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) reasons therefor and (ii) difference between the hire charges of the said Bulldozers ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) (i) The difference between the hire charges of bulldozers is on account of the basis of working out the hire charges by the Agriculture Department and the Agricultural Development Corporation. The differences relate to items such as —

(1) *Life of a bulldozers* —Agriculture Department take the life as 10,000 hours and A. D. C. 15,000 hours.

(2) *Rate of subsidy*—Agriculture Department gives the subsidy while the A. D. C. does not.

(3) *Mode of payment*—Agriculture Department works on cash payment basis while A. D. C. on deferred payment basis.

Government have since then rationalised the hire charges rates and now with effect from 6th June 1967 uniform rates have been fixed both for Agriculture Department and A. D. C.

(ii) A statement showing the previous rates of hire charges of Agriculture Department and A. D. C. and the rates now fixed for both is placed on the table of the House. No subsidy is given in the rates now fixed. However in case of Quetta and Kalat Divisions and Lasbela District the old rates along with subsidy have been retained.

STATEMENT SHOWING THE OLD RATES OF HIRE CHARGES OF BULLDOZERS AND TRACTORS OF AGRICULTURAL DEPARTMENT AND A. D. C. AND THE REVISED UNIFORM RATES FIXED FOR BOTH FROM 6TH JUNE 1967

(All rates are in rupees per hour)

	Machine	OLD RATES				New Uniform Rates
		A.D.C. (Full rates)	*Agriculture Department* (Full rates)	(25 % subsidised)	(50 % subsidised)	
	Bulldozers					
1.	BID-20 or td-18	26	42	31.50	21	26
2.	Russian TM-100	—	—	—	—	25
3.	D-7, D-6, TD-14, TD-15 and Allis Chalmers	21	31	23	15.50	23
4.	D-4, TD-9, MK-2, MK-2A and Fowler Challenger	15	22	16.60	11	16
5.	Fiat AD-7	—	—	—	—	14
	WHEEL TYPE TRACTORS					
1.	All types	6	15	12.50	7.50	9

RATES OF SUBSIDY FORMERLY ALLOWED BY AGRICULTURE DEPARTMENT TO ALL BUT NOW RESTRICTED TO QUETTA AND KALAT DIVISIONS AND LASBELA DISTRICT

(i) 25% subsidy allowed in case of holdings between 100 and 250 acres of irrigated land OR between 150 to 400 acres of un-irrigated lands.

(ii) 50% subsidy allowed in case of holdings up to 100 acres of irrigated land OR up to 150 acres of un-irrigated land.

There is no subsidy for holdings of over 250 acres of irrigated land or over 400 acres of un-irrigated land.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ زراعت نے کس اتھارٹی کے تحت بلڈوزر کی کارکردگی ۱۰ ہزار گھنٹہ مقرر کی ہے اور زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے کس اتھارٹی کے تحت بلڈوزر کی کارکردگی ۱۵ ہزار گھنٹہ مقرر کی ہے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ اتھارٹی کے متعلق گزارش یہ ہے کہ انہوں نے خود یہ مفروضہ قائم کیا ہے کیونکہ جہاں سے مشینری آ رہی ہے انہوں نے کہا تھا کہ ان کی زندگی ۱۰ ہزار گھنٹہ ہو گی ۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کی جو مشینری آئی ہے وہ روس اور دوسری جگہوں سے آئی ہے انہوں نے یہ تصور کیا ہے کہ اس کی زندگی ۱۵ ہزار گھنٹہ ہو گی ۔ بہر حال حکومت نے ان دونوں کے متعلق ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے کہ وہ ان کو دیکھے اور ایک بنیاد قائم کر دی جائے ۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ان میں تھوڑا بہت تفاوت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ زراعت پیشگی رقم لیتے ہیں اور وہ deferred payment لیتے ہیں ان حالات میں میں بالعموم پیشگی کو پسند کرتا ہوں تا کہ روپیہ کی وصولی میں دقت پیش نہ آئے اس لئے تھوڑا بہت تفاوت ہے ۔ یہ گزارش کی گئی ہے کہ ان میں جو تھوڑا بہت تفاوت ہے اس کے متعلق معاملہ زیر غور ہے انشاءاللہ اس سیشن سے فارغ ہونے کے بعد اس بات کا تصفیہ کر لیں گے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ ایک چیز تو یہ ہے کہ کرایوں میں اتنا نمایاں فرق ہے تو لوگوں میں کسی حد تک بے اطمینانی اور بدگمانی پھیل جاتی ہے تو کیا جناب وزیر موصوف یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ ایک مہینے کے اندر اندر ان کرایوں میں مناسبت پیدا کی جائیگی ۔

وزیر زراعت ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فرق ضرور ہے لیکن کوئی قابل ذکر فرق نہیں ہے مثلاً ۲۰ D T D ہے جو کہ ۳۵ ہارس پاور کا ٹریکٹر ہے اس کا کرایہ چھبیس روپے ہے اور یہ محکمہ زراعت کا ہے اور کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے لئے اس کا رعائیتی کرایہ اٹھارہ روپے ہے اور A.D.C. کے پاس یہ ٹریکٹر ہے ہی نہیں ۔ اسی طرح Russian P M 100 محکمہ زراعت کے پاس ہے جو کہ ۱۰۸ ہارس پاور کا ہے اس کا کرایہ پچیس روپے اور غلام محمد بیراج میں چھبیس روپے یعنی ایک روپے کا فرق ہے اور کوئٹہ قلات ڈویژن میں سترہ روپے ہے کیونکہ وہاں پر رعائت دی جاتی ہے تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ تفاوت ہے تو سہی لیکن اتنا قابل اعتراض نہیں ہے ۔

بابو محمد رفیق ۔ ملک صاحب فرماتے ہیں کہ ان کرایوں میں کوئی قابل ذکر تفاوت نہیں ہے لیکن جو statement مجھے انہوں نے دی ہے اور اس میں جو کچھ انہوں نے دیا ہوا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر زراعت ۔ میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ وہ درست نہیں تھی میں نے اسے درست کیا ہے اور جو میں یہاں پر پڑھ رہا ہوں وہ درست ہے اور آپ کے پاس جو ہے وہ غلط ہے ۔

بابو محمد رفیق ۔ آپ نے statement میں یہ دیا ہے کہ

"No subsidy is given in the rates now fixed. However in the case of Quetta and Kalat Divisions and Lasbela District the old rates along with subsidy have been retained".

تو کیا باقی مغربی پاکستان میں آپ نے subsidy نہیں دی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ subsidy تو وہاں پر بھی دی ہے لیکن کوئٹہ اور قلات کو زیادہ subsidy دی گئی ہے اور دوسرے علاقوں میں کم دی گئی ہے ۔

بابو محمد رفیق ۔ آپ نے دو تین conditions بتائی ہیں ۔ پچیس فیصد اور پچاس فیصد کچھ hours کے لئے ، تو کیا یہ conditions کوئٹہ قلات پر بھی حاوی ہیں یا وہاں پر حاوی نہیں ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ میں اس کے متعلق واضح طور پر نہیں کہہ سکتا ہوں ۔ میرے خیال میں یہ وہاں پر حاوی نہیں ہیں ۔ چونکہ مجھے یاد نہیں ہے اس لئے میں پورے وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا ہوں ۔

BULLDOZERS IMPORTED FOR QUETTA AND KALAT DIVISIONS

*4581. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that 16 new Bulldozers were imported by the Government for Quetta and Kalat Divisions ;

(b) whether it is a fact that due to some technical defect most of the said Bulldozers are out of order ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the total number of defective Bulldozers hours done so far by each, reasons of their being out of order, and action the Government intend to take for removing the Technical fault ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) Eleven Bulldozers developed certain major or minor defects.

(c) Statement containing the requisite information is placed on the table of the House.

TOTAL NUMBER OF BULLDOZERS—16

S.No.	Name of hours done up to 30.9.1966.	Area levelled (acres). up to 30.9.1966	Defects developed and action taken to remove the same.
1.	TD-15/4A 914	151	No defect, working.
2.	TD-15/5A 331	53	—do—
3.	TD-8A 567	90	—do—
4.	TD-18A 886	147	—do—
5.	TD-19A 792	132	—do—
6.	TD-7A 206	30	Engine defective. Needs overhaul.
7.	TD-11A 594	96	—do—
8.	TD-12A 179	27	—do—
9.	TD-13A 802	131	—do—
10.	TD-14A 647	106	—do—

11.	TD-16A 211	34	—do—
12.	TD-9A 384	59	—do—
13.	TD-10A 322	52	Has defective fuel system, but working; Output is however low.
14.	TD-15A 483	76	—do—
15.	TD-17A 449	71	—do—
16.	TD-3/6A 176	29	Fuel injection pump was defective on arrival. Now put on work, but not working satisfactorily.

بابو محمد رفیق ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ آپ جن کو بالکل نئے ٹریکٹر کہہ رہے ہیں ۔ ان کے انجنوں کو صرف دو تین سو گھنٹے چلنے کے بعد over hauling کی ضرورت پڑ گئی ہے تو کیا آپ نے اس بارے میں کوئی تحقیقات کرائی ہے کہ آیا ان کی مشینری defective سپلائی کی گئی تھی یا محکمے کی غفلت کی وجہ سے ان کی مشینری خراب ہو گئی ہے ؟

وزیر زراعت ۔ آپ کا سوال موصول ہونے پر میں نے اس بارے میں تحقیقات کا حکم دے دیا ہے کہ اس کے متعلق مناسب تحقیقات کی جائے اور اتفاق سے جو جو سوالات آپ نے کئے ہیں میں نے بھی وہی سوالات کئے ہیں کہ اگر کمپنی نے غلط قسم کے ٹریکٹر مہیا کئے ہیں ۔ تو ہمیں ان سے معاوضے کا مطالبہ کرنا چاہیئے اور اگر وہ یہاں پر خراب ہوئے ہیں تو پھر یہ ہمارے محکمہ

کی غفلت ہے لہذا اس کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہیں تو اگر آپ سوال دے دیں گے تو میں اس کا جواب اگلے سیشن تک دے دوں گا کہ اس تحقیقات کا کیا نتیجہ برآمد ہوا ہے۔

SERVING PORK IN HOTELS OF THE PROVINCE

*5211. **Mian Nazeer Ahmad**: Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that pork is served in some of the Hotels and Restaurants in Lahore, Karachi, Rawalpindi and Hyderabad ; if so, the names thereof and the reasons for allowing the serving of pork therein ;

(b) whether Government intend to impose restrictions on serving pork in the Hotels of the Province ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) In Lahore pork is being sold in the Falettis Hotel to foreigners only.

In Karachi Pork is served to foreigners and non-Muslims on demand at Boat Club (Lalazar) Beach Luxury Hotel and Sea Bird (B.O.A.C. Hotel for passengers only).

Pork is not served in any Hotel and Restaurant at Hyderabad and Rawalpindi.

(b) As pork is not being sold to Muslims and is being served to foreigners and non-Muslims the question of imposing restrictions does not arise.

میاں نذیر محمد ۔ جناب والا ۔ کراچی اور لاہور کے جن ہوٹلوں کے نام درج کئے گئے ہیں ۔ آیا حکومت کو یہ یقین ہے کہ صوبے میں سوائے ان ہوٹلوں کے باقی تمام شہروں کے ہوٹلوں میں یہ گوشت پکا کر مہیا نہیں کیا جاتا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جی ہاں ۔ ہمیں یہ یقین ہے کہ یہ گوشت دوسری جگہوں میں مہیا نہیں کیا جاتا ۔

TRACTORS IMPORTED BY AGRICULTURAL DEVELOPMENT CORPORATION FOR DISTRIBUTION IN PESHAWAR DIVISION.

*5606. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) the total number of Tractors imported by the Agricultural Development Corporation during 1966 for distribution in Peshawar Division ;

(b) the total number of Tractors out of those mentioned in (a) above distributed amongst the agriculturists during the said year ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No tractor was imported in 1966 particularly for Peshawar Division.

(b) One.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے سوال کے جواب میں صرف یہ لکھا ہے کہ ۱۹۶۶ء کے دوران میں خاص طور پر پشاور ڈویژن کے لئے کوئی ٹریکٹر درآمد نہیں کیا گیا ہے لیکن حصہ (ب) میں وہ یہ فرماتے ہیں کہ "جزو الف بالا میں متذکرہ ٹریکٹروں میں سے ایک" تو اس سے تو

یہی اندازہ ہوتا ہے کہ پشاور ڈویژن کے لئے کوئی ٹریکٹر درآمد ہوا ہے ، تو کیا وہ اس کی وضاحت کریں گے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ عرض یہ ہے کہ ٹریکٹر کسی علاقے کے لئے درآمد نہیں کئے جاتے بلکہ سارے مغربی پاکستان کے لئے کئے جاتے ہیں اور ما سوائے ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے کہ انہوں نے زدزوگر ٹریکٹر درآمد کئے ہیں اور دراصل اس کی ضرورت بھی یوں ہوئی کہ غلام محمد بیراج اور گدو بیراج کے علاقوں میں لوگوں کو تکلیف تھی تو انہوں نے مناسب سمجھا کہ اس کو درآمد کیا جائے ۔ اس کے علاوہ ہم محکمانہ طور پر درآمد نہیں کر رہے ہیں اور دیگر یہ کہ دوسرے علاقے بھی درآمد نہیں کر رہے ہیں ۔ مگر جیسا کہ بنوں کے کسی صاحب نے خرید رکھا ہے اور جیسا کہ چودھری عید محمد صاحب کے سوال کے جواب میں میں نے پچھلے دنوں عرض کیا تھا کہ لاہور کے سارے ریجن میں بھی تیس بکے تھے اس لحاظ سے جو سوال پیدا ہوتا ہے ۔ متذکرہ ٹریکٹر کا ، وہ اس کے متعلق ہے جو کہ A.D.C. نے درآمد کئے تھے اور ان میں سے ہی ایک بنوں چلا گیا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ ٹریکٹروں کی ضرورت تو مغربی پاکستان کے تمام علاقہ جات میں ہے اور لوگوں کو اس کی بہت زیادہ ضرورت بھی ہے ۔ تو کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ تمام مغربی پاکستان کے basis پر ٹریکٹر درآمد کئے جائیں اور region-wise کچھ کوٹہ مقرر کر دیں تا کہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں ۔

وزیر زراعت ۔ جہاں تک ٹریکٹروں کی مانگ کا سوال ہے مجھے اس سے بالکل اتفاق ہے کہ اس کی مانگ ہر روز بڑھ رہی ہے اور اس مانگ میں اسقدر اضافہ ہو رہا ہے کہ یہ مانگ بمشکل پوری ہوتی ہے ۔ بلکہ لوگوں کی بڑی خواہش ہے اور اس کی تکمیل نہیں ہو رہی ۔ ہماری حکومت نے کچھ عرصہ ہوا عالمی بینک سے قرضہ بھی لیا تھا جو کہ ہم نے تین سال میں وصول کرنا تھا لیکن مانگ کی زیادتی کی وجہ سے وہ قرضہ بھی دو سال میں ختم ہو گیا ۔ اب بھی barter deal میں رومانیہ اور روس سے ٹریکٹر درآمد کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے لئے علاقے کی تقسیم کا سوال پیدا نہیں ہوتا کیونکہ دراصل یہ ٹریکٹر ہم خود درآمد نہیں کرتے وہ تو تجارتی ادارے درآمد کرتے ہیں جن کی ایجنسیاں مختلف علاقوں میں ہوتی ہیں اور یہ کام ان کے سپرد ہوتا ہے کہ جس قسم کی مانگ ہو اسی طرح سے اسے پورا کیا جاتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر زراعت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ مغربی پاکستان میں سال رواں میں دیہاتیوں اور کاشتکاروں کو ٹریکٹر درآمد کرنے کے لئے انفرادی طور پر مرکزی حکومت کی جانب سے لائسنس دئیے گئے تھے لیکن وہ تمام کے تمام لائسنس ایک مقامی فرم کی معرفت دئے گئے تھے کہ وہ اجتماعی طور پر ان سب ٹریکٹروں کو اکٹھا درآمد کرے جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جہاں تک مجھے اس وقت یاد ہے اس ٹریکٹر کی قیمت جہاں کراچی میں نو ہزار اور کچھ روپے پڑتی ہے ۔ اس فرم نے ان لائسنسداروں کو جن کے نام وہ لائسنس جاری ہو چکے ہیں ،

ان سے بارہ ہزار اور کچھ سو روپے طلب کئے ہیں یعنی تقریباً چار ہزار روپے فی ٹریکٹر ان سے زیادہ طلب کیا ہے اور وہ یہ اصرار کر رہے ہیں کہ اس سے کم قیمت پر وہ ٹریکٹر نہیں دیں گے ۔ تو کیا اس مسئلے پر جناب وزیر زراعت کچھ غور فرمائیں گے کہ وہ تنیتیس فیصد رقم کیوں زیادہ طلب کر رہے ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ میں یہ گزارش کروں کا کہ یہ درآمدی لائسنس جسے O.G.L. کہتے ہیں ۔ حکومت پاکستان کے کنٹرولر امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس جاری کرتے ہیں اور یہ شکایت میرے نوٹس میں بھی آئی ہے اور میں نے اسکی طرف توجہ بھی دلائی ہے بلکہ یہ بھی عرض کیا ہے کہ اگر یہ روپیہ زیادہ لیا جا رہا ہے تو یہ ایک طرح کی بڑی زیادتی ہے ۔ اس کے متعلق چارہ جوئی ہو رہی ہے ۔ بہر حال یہ شکایت میسی فرگوسن کے ٹریکٹروں کے بارے میں آئی ہے اور میں نے اس کے مالک کو بھی بلانے کی کوشش کی ہے کہ ان سے دریافت کروں کہ یہ کیا بات ہے کہ یہ نو ہزار کہتے ہیں اور آپ بارہ ہزار لیتے ہیں ۔ تو آخر یہ کیا بات ہے ۔ لیکن اتفاق سے وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں اور ڈھاکہ گئے ہوئے ہیں اور جونہی وہ آ جائیں گے میں ان سے بات کر لوں گا ۔ دراصل جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ صوبائی حکومت کی چند حدود ہیں ۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ زمینداروں کو جتنی بھی تکالیف ہیں ۔ ان کو حتی المقدور دور کیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ صوبائی حکومت اس میں بلا واسطہ مداخلت نہیں کر سکتی لیکن مرکزی حکومت کو

ہماری حکومت اس دھاندلی سے آگاہ کر سکتی ہے کہ جو لائسنس آپ کی طرف سے دئیے گئے تھے اور آپ نے جس پالیسی کی بنا پر ایک خاص کمیٹی کو وہ لائسنس دئیے تھے - اب ان سے ان کی قیمتیں بھی مقرر کرائی جائیں -

وزیر زراعت - ہم یقیناً اس کے متعلق مرکزی حکومت کو approach کریں گے - ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ ضرور کریں گے لیکن ذرا میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پوزیشن کیا ہے کیونکہ جس طرح آپ کو اس بارے میں اطلاع ہے - مجھے بھی ہے اور اسی سیشن کے دوران ہمیں یہ اطلاع ملی ہے -

خواجہ محمد صفدر - ہمارے ضلع میں ۶۱ لائیسنس دئے ہوئے ہیں اور سارے کے سارے لوگ چلا رہے ہیں کہ ان سے ڈیڑھ گنا قیمت وصول کی جا رہی ہے -

میجر ملک محمد علی - جناب والا - اس سلسلہ میں میں وزیر صاحب کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو ٹریکٹر امپورٹ کئے جاتے ہیں یعنی جو فرم میسی فرگوسن کے ٹریکٹر امپورٹ کرتی ہے اس نے monoply بنا رکھی ہے وہ کئی فالتو اخراجات شامل کر دیتے ہیں اور زمینداروں کو مجبوراً اس قیمت پر خریدنا پڑتے ہیں - کراچی میں ٹریکٹر کی جو قیمت ہے دوسرے علاقوں میں users کو eventually اس سے بہت زیادہ قیمت پر ملتے ہیں زمینداروں کا بہت نقصان ہوتا ہے - خواجہ صاحب نے جو فرمایا ہے کہ اب قیمت اس سے بھی بڑھ گئی ہے - یہ ٹھیک ہے بالخصوص ان حالات میں جب ٹریکٹر بہت کم تعداد میں آ رہے ہیں اور

وہ زیادہ مقبول ہیں ۔ مقامی طور پر ڈیلرز فالتو رقم بھی حاصل کرتے ہیں ۔ دراصل ڈیلرز ٹریکٹروں کے agents سے مل کر اپنے آدمیوں کے نام پر منگوا لیتے ہیں اور فالتو قیمت وصول کرتے ہیں ۔ یہاں تک کہ چھ چھ ہزار روپیہ زیادہ حاصل کرتے ہیں ۔ میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ نہایت اہم ہے اور زمینداروں کی متعدد شکایات ہیں ۔ ان کے ہاتھ بند ہیں ۔ نیز یہ ٹریکٹر مارکیٹ میں available نہیں ۔ اے ڈی سی کا کنٹرول ہے اور وہ sub-agents کے ذریعہ ٹریکٹروں کی تقسیم کرتے ہیں ۔ کیا وزیر صاحب اس طرف توجہ دیں گے ؟

Mr. Speaker : Will the Member please finish his speech?

وزیر زراعت ۔ اس پر اے ڈی سی کا کنٹرول نہیں ۔ ممکن ہے آپ کا مطلب اے ڈی بی سے ہے ۔ یہ ایک سنٹرل institution ہے ۔ مجھے احساس ہے اور میں کوشش کر رہا ہوں ۔ کہ کسی طرح سے میسی فرگوسن والوں سے اس بارے میں بات چیت کروں ۔ یہ حقیقت ہے کہ ڈیمانڈ کے مقابلہ میں یہ ٹریکٹر بہت کم تعداد میں آ رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ آج مرکزی حکومت سابقہ وزرا کی جانچ پڑتال کر رہی ہے ۔ کیا میسی فرگوسن کی فرم کسی سابقہ مرکزی وزیر یا اس کے بھائی کی ہے ۔ کیا حکومت اس سلسلہ میں سابقہ مرکزی وزرا کے بارے میں ایسا ہی سلوک روا رکھے گی جیسا کہ مسٹر بھٹو سے سلوک روا رکھا ہے ؟

Mr. Speaker : The supplementary does not arise out of this question.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب وزیر زراعت سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا وہ سال رواں میں مغربی پاکستان کے زمینداروں کو مزید او جی ایل پر ٹریکٹر منگانے کی سہولت بہم پہنچائیں گے ۔

وزیر زراعت ۔ میں اس کے لئے سفارش کرنے کو تیار ہوں ۔ او جی ایل چونکہ سنٹرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے اس لئے اس سلسلہ میں کئی قسم کی قباحت پیدا ہوتی ہے ۔ براہ راست نہیں آ سکتے ۔ بلکہ ڈیلرز کے ایجنٹوں کے معرفت ٹریکٹر آتے ہیں ۔ اس پر حکومت پاکستان کا کنٹرول نہیں اس لئے اس کو آسانی سے نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ اچھا خاصہ پیچیدہ اور اہم مسئلہ ہے یہ ٹھیک ہے کہ زراعت کو اس سے بہت فائدہ ہے اس لئے ہم اس کی طرف جلد از جلد توجہ دے کر کوئی صحیح طریقہ تلاش کرنے کی کوشش کریں گے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جیسا کہ میجر محمد علی صاحب نے فرمایا ہے کہ وزیر صاحب اے ڈی بی پر زور دیں کہ مناسب قیمتوں پر ٹریکٹر مہیا کریں ۔

وزیر زراعت ۔ میجر صاحب نے جن الفاظ میں فرمایا ہے ہم اس سے بھی زیادہ اے ڈی بی کو کہہ چکے ہیں ۔ دوبارہ پھر کہہ دیں گے ۔

SETTING UP MARKET COMMITTEES IN SINDH AND N.-W.F.P.

*5631. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Market Committees have been set up only in the former Punjab Area ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is intended to set up Market Committees in the former Province of Sindh and N.-W.F.P. if not reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No.

(b) The Punjab Agricultural Produce Market Act of 1939, is already extended to the whole of West Pakistan (except Tribal Areas) and action is being taken to set up Market Committees in other parts of the Province also.

بابو محمد رفیق ۔ کیا اسے Tribal Area میں بھی extend کرنے کا ارادہ ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ ابھی ارادہ نہیں ہے ۔

PROVIDING MORE VETERINARY HOSPITALS IN THE PROVINCE

*5637. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) the number and locale of Veterinary Hospitals in the Province ;

(b) whether it is a fact that the present number of the said hospitals is not sufficient to meet the requirements of the people ; if so, the action Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) The number of Veterinary Hospitals in the Province is 425. A statement showing their location is placed on the Table of the House.*

(b) Although the number of ful-fledged Hospitals in the Province is inadequate, efforts are being made to raise their number from within the the available resources.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ صوبہ میں وٹرنری ہسپتالوں کی تعداد ۴۲۵ ہے اور گوشوارہ کے مطابق سابقہ صوبہ سرحد میں صرف ۲۶ وٹرنری ہسپتال ہیں ۔ جو ساڑھے سترہ فیصد کوٹا کے حساب سے ۷۳ بنتے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ۴۸ ہسپتال کم ملے ہیں ۔ کیا وزیر صاحب اس پر دوبارہ غور فرمائیں گے اور ان کو at par لانے کی کوشش کریں گے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سب ہسپتال مغربی پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے کے بنے ہوئے ہیں ۔ اور یہ تخصیص نہیں کی گئی تھی کہ کتنے ادھر جاتے ہیں اور کتنے ادھر آتے ہیں ۔ زیادہ تر یہ پنجاب اور سندھ میں تھے ۔ آپ کے علاقہ میں کم تھے ۔ ان کی تفاوت تو پہلے سے موجود ہے۔ اب جتنے نئے بنائےجائیں گے تو حالات اور ضرورت کا لحاظ رکھتے ہوئے تقسیم کئے جائیں گے ۔ پہلے بالعموم ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایسے ہسپتال بنائے تھے اور وہی ان کے اخراجات برداشت کرتے تھے ۔

---

*Please see Appendix I at the end.

خواجہ محمد صفدر - اب بھی یہ ذمہ داری ڈسٹرکٹ کونسلوں کی ہے -

وزیر زراعت - جی ہاں - لوکل باڈیز کو ہی یہ کام کرنا پڑے گا -

مسٹر سپیکر - شاہ صاحب یہ جو تناسب آپ نے بیان فرمایا ہے کیا یہ آبادی کے لحاظ سے ہے - یا cattle wealth کی بنا پر ہے -

سید عنایت علی شاہ - میں نے آبادی کے لحاظ سے کیا ہے -

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - معراج دین صاحب پینسل سے میری طرف اشارہ کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

مسٹر حمزہ - کیا میں وزیر صاحب سے دریافت کر سکتا ہوں کہ سابقہ صوبہ سرحد میں مویشیوں کے علاج کے علاوہ دوسرے مریضوں کا علاج بھی ہوتا ہے ؟

سید عنایت علی شاہ - اگر حمزہ صاحب چاہیں تو ان کا علاج ہو سکتا ہے -

---

CULTIVATION OF WHEAT IN SAHIWAL DISTRICT

*5663. **Chaudhri Muhammad Nawaz**: Will the Minister of Agriculture be pleased to state the acreage of land under cultivation of wheat in 1966-67 in Sahiwal District and the total anticipated yield therefrom

alongwith the annual demand and consumption thereof in the said district ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The area, expected production of Wheat crop and annual food requirements in Sahiwal district for the year, 1966-67 are given below —

Area of wheat		758,700
Expected production of wheat	...	343,800
Non-availability of foodgrains	...	302,800
Food requirements	—	317,000

CONTROL OF TRAFFIC IN KARACHI

*5691. **Mian Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) the number of car driving licences and heavy truck or bus driving licences issued in Karachi during 1964-65 and 1965-66 ;

(b) the number of cars, motor rickshaws buses and trucks, separately, challaned in Karachi during 1964-65 and 1965-66 ;

(c) the total amount of fine collected by Government from the challans mentioned in (b) ;

(d) the categories and number of Police Officers, Constables and others engaged by the Police Department at present for the control of traffic in Karachi ;

(e) the number of traffic accidents and deaths therefrom in Karachi during 1965-66 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill):

(a) 1964-65 — 1965-66

11,799 — 12,341

(b) *Year*	*Cars*	*Motor Rick-shaws*	*Buses*	*Trucks*
1964-65	3,479	14,150	27,484	9,926
1965-66	12,224	12,667	58,773	18,985

(c) 1964-65 — 1965-66

Rs. — Rs.

5,27,228 — 6.83,143

(d) S.P.	...	1
D.S.P/A.S.P.	...	1
M.M.P.Is.	...	2
T. Is.	...	2
S.-Is.	...	22
A.S.-Is.	..	4
H.Cs.	...	45
F.Cs.	...	439

(e) *Year*	*Total Accidents*	*Total Deaths*
1965	1,106	282
1966	1,042	253

CONDEMNED PRISONERS IN JAILS OF BAHAWALPUR DIVISION

*5720. **Mr. Abdul Qayyum Qureshi**: Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(a) the number of condemned prisoners in the Jails of Bahawalpur Division ;

(b) the number of condemned prisoners who were hanged during the years 1964-65, 1965-66 and 1966-67 uptil now in each Jail of the said Division ?

Minister of Jails (Malik Allah Yar Khan) : (a) 117.

(b)	1964-65	1965-66	1966-67 (upto 28-2-67)
Old Central Jail, Bahawalpur	16	...	...
New Central Jail, Bahawalpur	...	3	3
District Jail, Rahimyar Khan	..	..	..
District Jail, Bahawalnagar	...	...	...
Total	16	3	3

SMUGGLING OF ILLEGAL AMMUNITION FROM TRIBAL AREAS

*5788. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that illegal ammunition is being smuggled from Tribal Areas to other parts of the province ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the total number of illegal ammunition recovered since 1963, in each of the Division of Peshawar, D.I. Khan and Quetta and the number of persons arrested therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes through the Peshawar and D. I. Khan Divisions only.

(b) Total number of illegal ammunition recovered since 1963 in each of the Division of Peshawar, Dera Ismail Khan and Quetta –

Division	Cartridges/ rounds/ bullets	Component parts	Gun powder	Total number of persons arrested therefore
Peshawar	6215	A huge quantity recovered.	6 maunds 27 seers and 9 chhtanks.	29
Dera Ismail Khan	4719	Ditto	Nil	12
Quetta	Nil	Nil	Nil	Nil

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ۱۹۶۳ء سے لے کر اب تک کے عرصہ کے بارے میں جواب میں بتایا ہے کہ پشاور ڈویژن سے ۶۳۱۵۔ کارتوس اور ڈیرہ اسمعیل خان ڈویژن سے ۶۷۱۹۔ کارتوس اور اسی طرح بارود برآمد ہوئی ہے تو اس حساب سے سرحدی علاقہ کی ۴۵ لاکھ کی آبادی کے لئے فی دن ۹۔ کارتوس اور تین سیر ۲ چھٹانک بارود برآمد کی گئی ہے جس کے متعلق حمزہ صاحب ببانگ دہل کہتے ہیں کہ یہاں لوگ سمگلنگ کرتے ہیں اور یہ ان کی سمگلنگ کی داستان سناتے ہیں تو یہ جو فیگرز آپ نے دی ہیں آپ سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا basis کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔۔ میں نے عرض کیا ہے اور اس کا basis آپ جانتے ہیں کہ ہماری جو پولیس ہوتی ہے وہ ان چیزوں کو پکڑنے کی

کوشش کرتی ہے لیکن اس کے باوجود تھوڑا بہت کارتوس اور ammunition سمگل ہو جاتا ہے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ پوری vigilance سے کام لیں تو جن cases کو پکڑا ہے اس کے مطابق ہم نے فیگرز دی ہیں۔

میجر ملک محمد علی - میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں تو یہ اسلحہ اور ammunition بڑی تعداد میں آ رہا ہے اس کی وجہ سے ہم ایک مخمصہ میں پھنسے ہوئے ہیں کیا اس کے لئے کوئی خاص اقدامات اٹھائیں گے کہ ہمارے یہاں بہت ammunition آ رہا ہے ؟

Parliamentary Secretary : As the Member has pointed out some specific instances, we will certainly look into that.

CASES REGISTERED UNDER SUPPRESSION OF PROSTITUTION ORDINANCE IN LAHORE DIVISION.

*5789. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to ssate :—

(a) the number of cases registered under the Suppression of Prostitution Ordinance during 1966 in whole of Lahore Division ;

(b) the number of cases out of that mentioned in (a) above in which the accused were convicted by the Courts ;

(c) the number of cases out of that mentioned in (a) above still pending with the police and in the Courts of the said Divisions, separately ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 161.

(b) 31.

(c) (i) Pending with Police	Nil
(ii) Pending in Courts	118

The remaining 12 cases resulted in acquittal.

میاں محمد شفیع ۔ آپ نے (سی) میں فرمایا ہے کہ ۱۱۸ ۔ cases pending ہیں کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کتنی مدت سے یہ معرض التوا میں ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکریٹری ۔ جناب والا ۔ مدت کے متعلق تو میں نہیں عرض کر سکتا لیکن آپ سوال سے خود اندازہ لگا سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice.

Parliamentary Secretary : Mr. Speaker, Sir, kindly allow me to explain it. The question was : "The number of cases registered under the Suppression of Prostitution Ordinance during 1966."

تو ظاہر ہے کہ ایک سال سے pending نہیں ہے ۔

AMOUNT ALLOCATED FOR DEVELOPMENT SCHEMES IN LAHORE DIVISION

*5829. Malik Ghulam Ali : Will the Minister of Finance be pleased to state the amount out of that allocated for Development Schemes in Lahore Division during the years 1964-65 and 1965-66, that remained unspent at the end of each year alongwith the reasons therefor and how the said unutilized funds were utilized ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The information is being collected from the departments concerned.

NON-UTILIZATION OF GRANTS FOR SCHEMES IN SAHIWAL DISTRICT

***5919. Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Finance be pleased to state the amount surrendered by each Department during the years 1964-65 and 1965-66 due to non-utilization of grants allocated for the development and implementation of schemes in Sahiwal District alongwith the reasons thereof ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The information is being collected from the departments concerned.

TRAFFIC ACCIDENTS IN MULTAN DIVISION

***6070. Mian Nazeer Ahmed** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(a) the number of persons below the age of 16 years and above 16 years who died in traffic accidents in Multan Division during 1964, 1965 and 1966 ;

(b) the number of culprits arrested, challaned and convicted in these cases ;

(c) the minimum and maximum punishment awarded to the culprits mentioned in (b) above ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(a) No. of persons died in traffic accidents

Years	*Below 16 years*	*Above 16 years*
1964 ...	35	85
1965 ...	35	102
1966 ...	41	151

(b)	*Arrested*	*Challaned*	*Convicted*
1964 ...	110	110	44
1965 ...	125	125	54
1966 ...	135	135	42

Punishment

(c)	*Minimum*	*Maximum*
1964 ...	1½ years R. I. and fine Rs. 110.	4 years' R. I.
1965 ..	Fine Rs. 100	... Ditto.
1966 ...	3 months' R. I.	... 2 years' R. I. and a fine of Rs. 1,000.

سید عنایت علیشاہ ۔ جناب والا ۔ یہ گوشوارہ جو ہمیں دیا گیا ہے اسکے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ تین سال میں گرفتار شدہ اور ماخوذ لوگوں میں سزایاب بہت کم ہوئے ہیں تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اسکی وجوہات کیا ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Regarding this, Sir, the cases are either acquitted, discharged or still pending. I have this statement and I have got the figures and I will read :

Year.		Discharged	Acquitted	Pending.
1964	...	9	53	4
1965	...	12	35	24
1966	...	6	43	44

REVISION OF JIRGA PANELS

*6072. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago the Provincial Governor directed all the Commissioners in the Province to revise forthwith the Jirge Panels already set up in the Districts and Tehsils of the Province under the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Act ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the number of persons in the Multan Division as have been (i) removed from the panels (ii) included in the panels and out of the new Members the number of those who were convicted for taking part in the Pakistan movement ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) (i) Multan District ... 10
Sahiwal District ... 15
Dera Ghazi Khan District ... 7
Muzaffargarh District ... Nil

(ii) Sahiwal District ... 15 (non so convicted)
Muzaffargarh District ... Nil
Multan District ... Cases regarding

Dera Ghazi Khan District	inclusion of new Members in the panel still under consideration of the Deputy Commissioners concerned will be finalized as soon as possible.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ ضلع ملتان کے جرگہ کے ممبروں کو جرگے سے کب علیحدہ کیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کی صحیح تاریخ تو میں نہیں عرض کر سکتا کیونکہ فاضل ممبر نے یہ نہیں پوچھا تھا ۔

Sir the questi asked was :

> "whether it is a fact that sometime ago the Provincial Governor directed all the Commissioners in the Province to revise forthwith the Jirga Panels already set up in the Districts and Tehsils of the Province . . "

I cannot tell him the exact date at this moment. It not possible for me.

Minister of Law : Approximately, it is since the end of the last year.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ جناب گورنر صاحب نے یہ احکامات کیوں جاری کئے کہ جرگہ کے ممبروں کی جو نامزدگی ہوئی ہے اس پر نظرثانی کی جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ جرگہ

کے ممبروں میں سے کچھ ایسے تھے جو کام میں دلچسپی نہیں لیتے تھے اور ٹریبونل کی نشستوں میں حاضر نہیں ہوتے تھے تواس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ کام میں دیر نہ ہو ایسا کیا گیا چونکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم عوام کے دروازے تک جلد سے جلد انصاف پہونچا سکیں اس لئے ان کو علیحدہ کیا گیا ۔ کیونکہ بعض لوگ سست ہوتے ہیں اور وہ وقت پر نہیں آتے تو ایسے لوگوں کے لئے یہ کیا گیا کہ ان کو علیحدہ کر دیا جائے اور ان کی جگہ دوسروں کو نامزد کر دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جناب گورنر صاحب کے نوٹس میں یہ حقیقت لائی گئی تھی کہ بعض جرگہ کے ممبر بذات خود جرائم پیشہ تھے اور اگر وہ جرائم پیشہ نامزد کئے گئے تو ان افسروں سے یہ توقع کرنا کہ اس قسم کے آدمیوں کو نامزد نہیں کریں گے یہ کہاں تک درست ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اگر حمزہ صاحب کا یہ خیال ہے تو ہو سکتا ہے کہ تھوڑے بہت لوگ ایسے ہوں تو ان کو علیحدہ کر دیا گیا ہے ۔

REMOVAL OF OF JIRGA MEMBERS FROM THE LIST

*.6073. **Mian Nazeer Ahmad :** Will the Parliamentary Secrey Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Jirga Members who deliberately absent

themselves from two consecutive sittings of the Court are liable to be removed from the list ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the number of such members who were so removed from the regular list in 1964, 1965 and 1966, respectively in the Multan Division ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes. This provision was added in the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Act, 1963, with effect from 27th April 1966.

(b) 1964 ... Does not arise.

1965 ... Ditto.

1965 ... 11

NON-PAYMENTS OF PRICE TO ZAMINDARS BY FACTORY OWNERS AND AHRATIS

*6216. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state whether Government is aware of the fact that the Zamindars and Cultivators are not paid the price of their Agricultural Produce by the factory owners and Ahratis promptly ; if so, whether Government has taken or intends to take any steps in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Most of the Dealers, Ahratis and Factory owners pay promptly to the Growers, whereas some of them delay payment. These transactions create contractual obligations and the remedy is already provided under the law

---

COTTON GINNING

*6217. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether Government is aware of the general complaint that majority of the cotton ginners mix cotton of good quality with the prohibited inferior quality of cotton; and the ginning is not upto the standard ;

(b) whether it is a fact that due to complaints made by the foreign buyers of cotton, Government engaged an expert from U. K. as adviser ;

(c) whether it is a fact that the said adviser has recommended revival of the old system of checking through Cotton Inspectors ; if so, the time by which Government intends to revive the said system ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes. A few complaints of mixing of cotton were received and prompt action was taken against the defaulters under the West Pakistan Cotton Control Act/Rules, 1966.

(b) No. However, an Expert namely Dr. Munro of the British Cotton Growing Association visited West Pakistan to advise the Government on the improvement of cotton production.

(c) No. However he has recommended that a staff of Inspectors with adequate technical knowledge is required to check the sources of pure seed and to ensure its movement along the proper channels.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا آنریبل منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ یہ انسپکٹر پہلے رکھے ہوئے تھے اور پھر ان کو ہٹا دیا ۔ جب ان کے متعلق اکسپرٹ کی رائے تھی کہ ان کو رکھا جائے تو ان کو ہٹانے سے کیا فائدہ ہوا ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جو اکسپرٹ نے رائے دی ہے وہ یہ ہے کہ ایک خاص قسم کے انسپکٹر کی ضرورت ہے جو administrative معاملات کا انسپکٹر ہو جو seeds کو purity کے متعلق مشورہ دیتا ہو

وہ اس بات کو بھی جانتا ہو کہ ginning فیکٹری میں کس طریقہ سے کاروبار ہوتا ہے ۔ ڈاکٹر منرو صاحب نے جو کچھ رائے دی ہے ہم نے اس پر کوئی اپنا فیصلہ نہیں کیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب "ڈاکٹر،، بچہ صاحب یہ بتائیں گے کیوں کہ میں ان کو زراعت کا بہت بڑا ماہر سمجھتا ہوں اور ان کو آنریری ڈگری دینے کا حق رکھتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ ان کو وزیر زراعت ہی کہیں تو مہربانی ہو گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں "ڈاکٹر،، کا لفظ ان کے ساتھ استعمال کر سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے یعنی آپ ان سے وزیر زراعت ہی کہہ کر سوال put کریں تو بہتر ہوگا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم فرمائیں گے کہ اگر آپ نے ڈاکٹر منرو کی تجویز کے مطابق چند آدمی بھرتی کیے ہیں تو کیا ان بد قسمت لوگوں کو جنہوں نے ۱۶ سال ملازمت کی اور اتنے سالوں کی ملازمت کے بعد ان کو نکالا گیا اگر آئندہ پھر بھرتی ہوئی تو ان کو دوسروں پر ترجیح دی جائے گی ؟

وزیر زراعت ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے حقوق پر غور کیا جائے گا ۔ میں "ڈاکٹر،، حمزہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ مریض کے علاج کی کوشش کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے افسوس ہے کہ وزیر صحت یہاں موجود نہیں ہیں ۔ ورنہ دونوں "ڈاکٹروں" سے فائدہ اٹھا سکتے تھے ۔ (قہقہہ)

سید عنایت علی شاہ ۔ کیا ماہر کی سفارشات پر عمل در آمد کیا جائے گا اور کیا جلد از جلد کیا جائے گا ۔

وزیر زراعت ۔ اس ضمن میں پوری کوشش کی جائے گی ۔ سٹاف رکھنے کے لیے فائننس ڈیپارٹمنٹ اور پبلک سروس کمشن سے پوچھنا پڑتا ہے ۔

INSTALLATION OF TWO HYDRO-ELECTRIC POWER STATIONS IN CHITRAL AND DROSH

*6260. **Ataliq Jaffar Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that electricity has not so far been supplied for public use in Chitral State ;

(b) whether it is a fact that a survey for installation of two Hydro-Electric Power Stations in Chitral and Drosh was completed by the WAPDA last year*;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the date by which the work on these projects is expected to be started ;

(d) whether any arrangements have been made to acquire machinery for the said purpose ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) Yes. Feasibility Report of Chitral Hydel Scheme has been prepared and is now under review while the report for Drosh is under pr-ep aration.

(c) The date by which the work on these projects would be started is not yet known. This will be known after the schemes have been submitted to the Government and are approved.

(d) The question does not arise at this stage.

اتالیق جعفر علیشاہ ۔ چترال ھائیڈل سکیم کی رپورٹ کا جائزہ کب تک مکمل ہو گا اور سکیمیں گورنمنٹ کو کب تک منظوری کے لیے پیش ہوں گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس ضمن میں اقدامات کیے جائیں ۔ میں صحیح تاریخ تو نہیں بتا سکتا مگر ان کو کہہ دیا جائے گا کہ جتنی جلدی ہو سکے وہ اس کو کر دیں ۔

SCHOOLS AND DISPENSARIES IN CHITRAL STATE

*6261. **Ataliq Jaffar Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that most of the schools and dispensaries in Chitral State are run by the State ;

(b) whether it is a fact that due to limited resources, the said state finds it difficult to bear the expenses of the said schools and dispensaries ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to take over the said schools and dispensaries ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) 9th and 10th classes of High School, Booni and 7th and 8th classes of Girls Middle School, Chitral have been taken over by Government with effect from 1st July 1965 and 1st October 1961 respectively.

So far as Dispensaries are concerned, of the 13 Dispensaries presently run by Chitral State authorities, 4 Dispensaries have been proposed to be taken over by Government for which necessary staff has been sanctioned. As soon as the codal formalities in taking over the Dispensary buildings are completed, requisite staff will be appointed.

اتالیق جعفر علیشاہ ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک دو سکولوں کی صرف چار جماعتوں کو حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے ۔ کیا حکومت ان سکولوں کو اسی طرح جماعت وار اپنی تحویل میں لے رہی ہے یا سکولوں کو as a whole لے لے گی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ کوشش کی جاتی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے حکومت جتنے زیادہ سے زیادہ سکول اور ڈسپنسریاں اپنی تحویل میں لے لے بہتر ہوگا تاکہ ہم وہاں کے عوام کو مزید سہولتیں فراہم کر سکیں لیکن جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک ہی وقت پر تمام چیزیں نہیں ہو سکتیں ۔ کوشش کی جا رہی ہے اور میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ چند سالوں میں ہم مزید سکول اور ڈسپنسریاں اپنی تحویل میں لے لیں گے اور انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ زیادہ سے زیادہ سہولتیں ان دوستوں کو بہم پہنچائی جائیں ۔

سید عنایت علیشاہ ۔ ڈسپنسریوں کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ عملہ کی منظوری دے دی گئی ہے جونہی شفاخانوں کی عمارتیں حاصل کر لیں گے عملہ وہاں کام کرنا شروع کر دے گا ۔ کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ اس سلسلہ میں حکومت جو قواعد و ضوابط تیار کر رہی ہے ان کی تشریح کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ ٹرائیبل ایریا کے متعلق وہاں کی عمارتیں وغیرہ جو ہیں ان کو ہم اپنی تحویل میں لے رہے ہیں ۔ we extend our laws to that area مگر اس میں کچھ ٹیکنیکل hitches ہوتی ہیں ۔ which take some time but I assure the Member that it will be done as early as possible.

MAKING BRIDGES ON ROAD FROM LOWARI PASS TO CHITRAL TRUCK-WORTHY

*6262. **Ataliq Jafar Ali Shah :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the road from Lowari Pass to Chitral accommodates medium trucks but the four bridges lying on this road are very old having been built in about 1928 and these bridges cannot sustain loaded trucks with the result that passengers and goods are unloaded and re-loaded at each bridge-head causing great loss of time and inconvenience to the passengers ;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative, have the Government any plan to make the said bridges truck worthy?

Parliamentary Secaetary : (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The read from Lowari Pass to Chitral is only fit for light traffic *i.e.* Jeeps,

Cars and Land Rovers. It does not accommodate medium trucks (Gatoos) loaded with timber, etc.

The bridges have been designed for light traffic and cannot stand the heavy loaded trucks.

(b) There is no such proposal of strengthening these bridges.

اتالیق جعفر علیشاہ ۔ آپ نے سوال کے حصہ (الف) کا جو جواب دیا ہے وہ درست نہیں ہے ۔ دراصل گرمیوں میں لواری سے چترال کے درمیان سڑک پر تین ٹن کے وزن کے ٹرک چل سکتے ہیں مگر بیچ میں جو پل آتے ہیں وہاں پر سامان کو اتارنا پڑتا ہے ۔ چونکہ یہ راستہ چترال کا ایک واحد راستہ ہے تو کیا حکومت چترال کے لوگوں کی تکالیف اور مشکلات کے پیش نظر ان پلوں کو مضبوط کرنے پر غور فرمائے گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض یہ نہیں کی کہ اس پر ایک ٹرک چل سکتا ہے ۔ غالباً میرے فاضل دوست نے توجہ نہیں فرمائی میں نے گذارش کی ہے کہ لائٹ ٹریفک کے لئے پل بنائے گئے تھے اور لائٹ ٹریفک ہی وہاں چل سکتا ہے تو جو جائیں گے وہ پل سے تو گزریں گے ۔

اتالیق جعفر علیشاہ ۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے The roads can accommodate trucks ; only the bridges need to be strengthened.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ فی الحال کوئی تجویز نہیں ہے اگر فاضل

ممبر اس چیز پر مصر ہیں تو یقیناً ہم اس پر غور کرنے کی پوری کوشش کریں گے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ مجھے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا ہے کہ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ متوسط ٹرکوں کے لئے یہ پل استعمال کئے جاتے ہیں ۔ میری گزارش ہے کہ وہاں تو پہلے ہی ۵۰۰ ہنڈرڈ ویٹ کے ٹرک چل رہے ہیں اور ٹمبر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے جا رہے ہیں تو کیا اس کے پیش نظر آپ ان پلوں کو اس قابل بنا دیں گے کہ ان پر کچھ زیادہ وزن کے ٹرک چل سکیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ سڑکوں پر وزنی ٹرکیں ضرور چلتی ہیں وہ ایک دم نہیں بیٹھ جاتیں ۔ سوال تو یہ ہے کہ ان کی طاقت اس قدر نہیں ہے کہ وہ زیادہ دیر تک وزنی ٹریفک کو برداشت کر سکیں بہر حال میری گذارش ہے اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ پل اس قدر طاقتور نہیں ہیں کہ ان پر سے زیادہ دیر تک وزنی ٹریفک گزرتے رہیں ۔ اور اس سلسلے میں فی الحال حکومت کے زیر غور کوئی تجویز نہیں لیکن چونکہ یہ علاقے کی ڈیمانڈ ہے اور میں فاضل ممبر کے سوال کی تعریف کرتا ہوں اور اس کو اچھا سمجھتا ہوں اور ہم انشاء اللہ اس پر جلد از جلد غور کریں گے ۔

DELAY IN MIDDLE STANDARD EXAMINATION IN CHITRAL

*6263. **Ataliq Jaffar Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that this year examination papers of Middle Standard Examination did not reach Chitral in time with the result that the said examination was much delayed ; if so, reasons therefor ;

(b) the arrangements Government intend to make in this connection in future?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes. Question papers could not reach Chitral due to the cancellation of AIR transportation because of bad weather.

(b) All attempts covering all risks could be made next year to have the delivery of Questions papers made well in time.

اتالیق جعفر علیشاہ ۔ وہ risks کون سے ہیں اور ان کے لئے آپ آئندہ سال کیا انتظام کریں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ان کے متعلق گزارش یہ ہے کہ ہم نے پرچے ہوائی جہاز میں بھیجے تھے لیکن افسوس ہے کہ وہ وقت پر نہ پہنچ سکے اور پانچ متواتر پی آئی اے کی پروازیں خرابی کی وجہ سے کینسل کر دی گئیں ۔ آئندہ ہم یہ انتظام کر رہے ہیں کہ ہم وقت سے کافی دیر پہلے بھیجا کریں تاکہ پرچے وقت پر پہنچ جائیں ۔

CULTURAL PROGRAMME AT ALHAMRA

*6393 **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Information be pleased to state :—

(a) whether M.N. As. and M. P.As. staying at Pipals were invited by the Director of Protocol to Cultural Programme at Alhamra on 9th March 1967 ; if so, the names thereof and the order of seats reserved for them at Alhamra ;

(b) the total number of invitees alongwith their names, designation and order of their seats at the said programme ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) (i) Yes.

(ii) Fifty M.N.As. and M.P.As. staying at Pipals were invited to the function. Their names are not available.

(iii) It was an informal show reserved for their Majesties and the senior officer who were supposed to be on duty. The decision to allow M.N.As. and M P.As. staying Lahore at that time was taken very late, only two hours before the show. Therefore, the list of their names could not be prepared. For the same reasons whatever seats were available were provided to M.N.As. and M.P.As.

(b) There were about 260 invitees whose list is attached.*

The M.P.As/M.N.As. who were staying at the Pipals and who did not belong to Lahore were given cards on the spot and no record of their names was kept.

Order of seats—

Front row—Empress and Shahinshah of Iran, President of Pakistan, Governor of West Pakistan and Ambassador of Iran with their wives.

2nd row—Iranian Ministers, Central Ministers, security staff of the Shahinshah, President, Governor and the Chief Secretary with their wives.

3rd row and 4th row—Provincial Ministers and members of the entourage of the Iranian Party.

5th row—M.N.As. and M.P.As.

Last—Extra chairs were placed for the relations of artists and othen performers.

**Please see Appendix II at theend.*

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جس دن یہ فنکشن ہوا تو ایم پی اے کو بلایا گیا اور ان کو بلا کہ سب سے پیچھے بٹھایا گیا یعنی سب سے پچھلی قطار میں تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری بے عزتی کی گئی ہے ۔ اس دن کرمانی صاحب وہاں ذاتی طور پر موجود تھے کیا ان کو یہ معلوم ہے کہ ہم کو پچھلی رو میں بٹھا دیا گیا تھا اور جو فنکار اور فنکارین تھیں ان کے والدین اور رشتہ داروں اور ان کے دوستوں کو پہلی رو میں بٹھایا گیا تھا ۔

وزیر اطلاعات (سید احمد سعید کرمانی) ۔ جناب والا ۔ قصہ یہ ہے کہ یہ شو دراصل پرائیویٹ تھا ۔ شہنشاہ و ملکہ ایران کے لئے ۔ تو شو کے صرف دو گھنٹے پہلے فیصلہ کیا گیا کہ ایم پی اے اور ایم این اے حضرات کو مدعو کیا جائے ۔ اور جو لاہور کے ایم ۔ پی ۔ اے ۔ یا ایم ۔ این ۔ اے حضرات ہیں یا جو لاہور میں مقیم تھے ان کو بھی مدعو کیا جائے ۔ چونکہ فیصلہ تاخیر سے ہوا اس لئے نشستوں کا انتظام خاطر خواہ نہ ہو سکا اور انہیں آخری رو میں جگہ ملی ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا آنریبل منسٹر یہ فرمائیں گے کہ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے حضرات کے متعلق یہ فیصلہ کیوں تاخیر سے کیا گیا ، جب کہ ایئر پورٹ پر جانے کے لئے ان کو invite کر لیا گیا تھا ۔

وزیر اطلاعات ۔ پہلے تو یہی فیصلہ تھا کہ شہنشاہ اور ملکہ اور ان کے

مصاحبین اور پریذیڈنٹ صاحب اور گورنر صاحب وہاں تشریف فرما ہوں گے - بعد میں یہ سوچا گیا کہ ایم - پی - اے اور ایم - این - اے حضرات کو بھی مدعو کر لیا جائے - یہ فیصلہ تقریب سے دو گھنٹے پہلے کیا گیا - اگر پہلے فیصلہ کیا گیا ہوتا تو یہ شکایت پیدا نہ ہوتی - پھر بھی جتنے ایم - پی - اے اور ایم - این - اے حضرات دیگر اضلاع سے آئے ہوئے تھے ان کو ذاتی طور پر دعوت نامے دیئے گئے اور ان کی غالب اکثریت شو دیکھنے کے لئے وہاں موجود تھی -

Major Malik Muhammad Ali : Sir, I would like to know from the Minister that, taking of the decision for allotting seats for the MPA and MNAs, I would say, involves as a pre-requisite availability of suitable accommodation commensurate with their rank ; would you kindly state if this was a proper decision ; if this is a proper explanation ?

وزیر اطلاعات - جہاں تک ایم - پی - اے اور ایم - این - اے حضرات کے سٹیٹس کا تعلق ہے حکومت ہمیشہ کوشش کرتی ہے کہ اسے مجروح نہ ہونے دیا جائے - اس خاص موقعہ پر مشکل یہ آ گئی کہ فیصلہ تاخیر سے کیا گیا - پہلی قطاروں میں معزز مہمان شہنشاہ ایران اور ان کی ملکہ اور ان کے مصاحبین اور صدر مملکت اور مرکزی اور صوبائی وزراء اور چیف سیکرٹری اور دیگر سیکرٹری صاحبان اور ان کی بیگمات کے لئے نشستیں مخصوص ہو چکی تھیں - چونکہ یہ فیصلہ تاخیر سے ہوا اس لئے ان کی نشستوں کو اس شارٹ نوٹس پر تبدیل نہیں کیا جا سکتا تھا - اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں کہ حکومت ایم - پی - اے اور ایم - این - اے حضرات کے سٹیٹس کا احترام نہیں کرتی -

مسٹر حمزہ ۔ XXXXXXX*

وزیر اطلاعات ۔ یہ پبلک کے نمائندے ہیں اور معزز حضرات ہیں ان سے کیا خدشہ ہو سکتا تھا ۔

سید عنایت علیشاہ ۔ اسی لئے آپ کو بلایا نہیں گیا تھا ۔

Mr. Speaker : The supplementary put by Mr. Hamza was not proper and he should refrain from putting such supplementaries. I would not make further remarks about that supplementary, but he should refrain from doing so. The supplementary put by Mr. Hamza is expunged from the proceedings of the Assembly.

رانا پھول محمد خان ۔ کیا جناب کرمانی صاحب یہ فرمائیں گے کہ ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کا جو درجہ ہے وہ صوبائی سیکرٹریوں سے کتنا نیچے ہے ۔ یا ان کے برابر ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان کا درجہ صوبائی سیکرٹریوں سے اوپر ہے ۔ اور ایم ۔ این ۔ اے صاحبان کا سنٹرل گورنمنٹ کے سیکرٹریوں سے اونچا ہے ۔ اور یہ کوشش کی جاتی ہے کہ ان کے درجہ کو نہ صرف برقرار رکھا جائے بلکہ اس کے متعلق کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو ۔

چودھری عبدالغنی ۔ عالی جاہ ۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ہوا ھارس شو میں بھی ہمیں دھکیلا گیا تھا ۔ وہاں انتظامیہ کے جو بچے تھے وہ بھی اگلی نشستوں پر بیٹھے تھے مگر ہمیں پچھلی نشستوں پر بٹھایا گیا ۔

**Expunged as ordered by the Speaker.*

وزیر اطلاعات ۔ ہارس شو کا تعلق صوبائی انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ سے نہیں ہے ۔ اگر ایسی شکایت ہے تو حکومت ہارس شو کی انتظامیہ کے نوٹس میں لائے گی ۔ کہ وہ آئندہ احتیاط فرمائیں ۔ اور ایم ۔ پی ۔ اے ۔ ایم ۔ این ۔ اے ۔ حضرات کو ان کے سٹیٹس کے مطابق نشستیں مہیا کی جائیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ اس شو کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ فیصلہ تاخیر سے ہوا تھا ۔ اس لئے ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے حضرات کو ان کے سٹیٹس کے مطابق نشستیں نہ دی جا سکیں حقیقت یہ ہے کہ شالا مار میں جو بھی سرکاری تقریب ہوئی ۔ اس میں ہمارا بہت برا حال ہوا ابھی حال ہی میں جب زمبیا کے پریذیڈنٹ آئے تو بہت سے دوست بطور احتجاج وہاں نہ گئے ۔ کیا یہ اس لئے تو نہیں تھا کہ اس کا انتظام ڈسٹرکٹ اتھارٹیز نے کیا تھا ۔ محکمہ انفرمیشن نے نہیں کیا تھا ۔ انہوں نے اپنے آدمی آگے بٹھا دیئے تھے ۔

وزیر اطلاعات ۔ یہ نیا سوال ہے ۔ اگر ان کا الزام صحیح ثابت ہوا تو حکومت مناسب کارروائی کرے گی ۔ جو تقاریب انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ منعقد کرتا ہے ان میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے کہ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے حضرات کے مقام کو کسی صورت میں بھی ٹھیس نہ پہنچائی جائے ۔ اگر اس کا انتظام ڈسٹرکٹ اتھارٹیز نے کیا تھا تو یہ سوال آپ کو اس محکمہ سے پوچھنا چاہئے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا کرمانی صاحب یہ فرمائیں گے کہ ایسی تقاریب جن میں ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کو بہت پیچھے رکھا جائے کیا وہ اس کے متعلق نوٹس لیتے ہوئے کوئی کارروائی کریں گے یا خود اس کا بائیکاٹ کر دیں گے ۔

وزیر اطلاعات ۔ میں پورے خلوص سے رانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ کی نہ کبھی ایسی نیت ہے نہ آئندہ ہو گی ۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آئندہ ایسی کوئی شکایت پیدا ہونے کا احتمال نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Order of Precedence کے مطابق ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کا بائیسواں یا تیئسواں نمبر ہے اسی کے مطابق ان کی نشستیں ہوں گی ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ کیا آپ ایسا نوٹس بھی جاری کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں کہ ڈویژنل کمشنر صاحبان ایم ۔ پی ۔ اے حضرات سے ان کے سٹیٹس کے مطابق پیش آئیں ۔

وزیر اطلاعات ۔ ایم ۔ پی ۔ اے حضرات پبلک کے نمائندے ہیں ان کا احترام کرنا حکومت کا فرض ہے ۔ اگر ماضی میں ایک آدھ بار کہیں کوتاہی ہوئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ وہ ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کو ان کے مقام سے محروم کرنا چاہتی ہے ۔ ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے اور رہے گی کہ جو اونچا مقام اور

سٹیشن ایم - پی - اے حضرات کا ہے وہ ہر صورت میں برقرار رہے - میں اس سلسلے میں مزید ہدایات جاری کرنے والا ہوں -

چودھری محمد ادریس - جناب کرمانی صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کا محکمہ آئندہ محتاط رہے گا - بعض دفعہ ان کے محکمہ کو بھی oust کر دیا جاتا ہے - اور ڈسٹرکٹ اتھارٹیز خود انتظام سنبھال لیتی ہیں - کیا وہ گورنمنٹ کی طرف سے یقین دلائیں گے کہ جب گورنمنٹ یہ انتظام کرے گی ، تو وہ ایم - پی - اے اور ایم - این - اے حضرات کا جو درجہ ہے اسے قائم رکھے گی -

وزیر اطلاعات - آپ نے میری مشکل حل کر دی ہے - آپ نے by implication یہ اقرار کر لیا کہ جو تقاریب انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ منعقد کرتا ہے اس میں ممبر مرکزی اسمبلی اور ممبر صوبائی اسمبلی کے مقام کا بڑا احترام کیا جاتا ہے - جو تقاریب جیسا کہ فاضل ممبر صاحب نے کہا ہے مقامی ایڈمنسٹریشن منعقد کرتی ہے اس کے بارے میں حکومت ان کو مناسب ہدایات جاری کر دے گی کہ وہ ممبر مرکزی اسمبلی اور ممبر صوبائی اسمبلی کے status کو کسی صورت میں بھی مجروح نہ ہونے دیں - تیسری تجویز یہ ہے جیسا کہ چودھری ادریس صاحب نے کہا ہے کہ یہ تقاریب مقامی انتظامیہ نہ کیا کرے اس کے متعلق میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس پر بھی ہمدردانہ غور کرے گی -

مسٹر حمزہ - کیا جناب کرمانی صاحب کے علم میں یہ بات ہے کہ بعض اضلاع کے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحبان ہم پر یہ الزام

لگاتے ہیں کہ ہمیں انہوں نے منتخب کروایا ہے کیا اگر آپ کے علم میں اس قسم کی بات لائیں تو آپ ان کے خلاف کارروائی کریں گے ؟

Mr. Speaker : This supplementary does not arise out of this question.

The Question Hour is over.

راجہ غلام سرور ۔ جناب والا ۔ مجھے سوال نمبر ۷۰۴۴ کے متعلق گذارش کرنی ہے ۔ یہ سوال دو دفعہ اسی ایوان میں پیش ہو چکا ہے ۔ میں نے وزیر موصوف سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ میرے سوال کے مطابق جواب منگوائیں لیکن آج بھی جو جواب دیا گیا ہے وہ میرے سوال کے بالکل برعکس ہے ۔ میں نے سوال کے جزو (الف) میں لکھا تھا کہ "ضلع راولپنڈی کے کاشتکاروں کے لئے جو اراضی مختص کی گئی ہے اس اراضی کی تحصیل وار تفصیلات مجھے ملنی چاہئیں" جواب میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔ یہ ۱۲ ، ۷۶۴ ایکڑ اراضی جو راولپنڈی کے زمینداروں کے لئے مخصوص کی گئی تھی اس میں سے اچھی زمین جو خاص خاص آدمی تھے ان کو ۴۰۵۸ ایکڑ دے دی گئی ہماری تحصیل مری کے ۵ فیصد افراد کو بھی حصہ نہیں دیا گیا ۔ اس لئے میں جناب وزیر موصوف سے دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ میرے سوال کے مطابق تفصیلات منگوائیں اور ہمارے ساتھ انصاف کریں ۔ اس سے کوہستانیوں کو محروم کیا گیا ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ معلوم ہوتا ہے ہمارے سمجھنے میں کچھ مغالطہ ہوا ہے ۔ ہم نے بتا دیا ہے کہ تعلقہ جات میں ان

کے لئے زمین ریزرو کی گئی تھی - دراصل میرے دوست درست کہتے ہیں کہ کس طرح کہوٹہ - مری اور راولپنڈی کے علاقوں کے لئے زمین ریزرو کی گئی تھی وہ تفاصیل میرے پاس اس وقت نہیں ہیں میں وہ تفاصیل ان کی خدمت میں بھیج دوں گا - بہر حال مجھے یہاں پر یہ کہنا ہے کہ زمین ان کو مل جائے گی جو رقبہ ان کے لئے ۱۲،۷۶۴ ایکڑ ہے اس میں سے ۳۲۰ ایکڑ رقبہ اس قسم کا نکلا ہے جو کہ قابل کاشت نہیں تھا باقی رقبہ صحیح نکل آیا ہے - مجھے بتایا گیا ہے کہ زرعی ترقیاتی کارپوریشن اس بات پر تیار ہے کہ ان لوگوں کی جو باقی زمین رہ گئی ہے - - - - - - اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ شاید نیچے والے یعنی راولپنڈی کے ضلع میں تحصیل وار انصاف نہیں ہوا ہے - اس کے متعلق دریافت کرنی پڑے گی - ہم نے اس کو دوسری طرح سمجھا تھا ان کا منشا کچھ اور تھا -

راجہ غلام سرور - میں وزیر صاحب کا بڑا مشکور ہوں ان کے ریکارڈ میں تمام تفصیلات اور تمام واقعات موجود ہیں -

مسٹر سپیکر - راجہ صاحب اس جواب کے بعد آپ کو مزید تفصیلات کی ضرورت نہیں ہے -

راجہ غلام سرور - اس کے متعلق تھوڑی سی گزارش کرنی ہے کہ راولپنڈی کے ضلع میں جن لوگوں کو زمین دی گئی ہے اس کے متعلق ہمیں پتہ نہیں کہ کن لوگوں کو زمین دی گئی ہے - یہ مسئلہ ۶۳ - ۱۹۶۲ء

سے آ رہا ہے اب ۱۹۶۷ء ہے ۔ نا معلوم کب ہمارے حق میں فیصلہ ہوگا کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں ۔

وزیر زراعت ۔ آپ کی اطلاع درست ہے لیکن میں راجہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ میرے پاس تشریف لائیں میں تمام لوگوں کی فہرست منگوا کر ان کو دکھا دوں گا کہ جن کو زمینیں مل چکی ہیں ان میں راولپنڈی کے ضلع کے کتنے ہیں ۔ دوسری بات جو انہوں نے فرمائی ہے کہ ۶۳ - ۱۹۶۲ء سے باقی ماندہ لوگوں کو زمین نہیں ملی ہے اس کے متعلق گزارش ہے Huntings International Services نے اس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ اتنے وسیع رقبہ یعنی تین چار لاکھ ایکڑ میں کاشت نہ کی جائے لیکن ہمارے ماہرین نے فیصلہ کیا کہ اتنا رقبہ نہیں چھوڑا جا سکتا ہے اور انہوں نے بہت سا رقبہ واگذار کر دیا ۔ راولپنڈی کے ضلع کے حقوق جو بعض لوگوں کو اس وقت تک نہیں مل سکے ہیں ان پر جلد غور کیا جائے گا اور میں راجہ صاحب سے التماس کروں گا ان کو جو تکالیف ہیں اس سلسلے میں وہ اگر مجھے مل لیں تو میں ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کروں گا ۔

راجہ غلام سرور ۔ فہرست میرے پاس بھی موجود ہے ۔ پہلے سال میں میں نے فہرست طلب کر لی تھی ۔

Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo : Who authorized this private company Huntings to interfere in the Government affairs ?

وزیر زراعت ۔ ان کو کہا گیا تھا کہ وہ ہمیں مشورہ دیں اس میں authorise کرنے کا سوال نہیں ہے ۔

بریگیڈیر چودھری فتح محمد - جناب والا - آج کی سوالات کی فہرست میں میرا سوال نمبر ۸۱۰ ہے اس کا جواب بالکل غلط ہے - سوال کو پڑھا نہیں گیا ہے اس میں پولیس چوکی کا ذکر نہیں کیا گیا ہے - جتنے دیہات اس پولیس چوکی چوکری کے ساتھ ہیں ان دیہاتوں میں روزانہ چوریاں ہو جاتی ہیں وہاں کے لوگ اس قدر ہراساں و پریشان ہیں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے - میں حیران ہوں کہ اتنی وارداتوں کے باوجود اب تک ایک چوری کا سراغ بھی نہیں مل سکا ہے - جس کی وجہ پولیس کی نا اہلی ہے اور وہ چوریوں کا سدباب نہیں کرنا چاہتی - میں عرض کروں گا کہ اس کو دریافت کیا جائے اگر یہ جواب غلط ثابت ہو تو متعلقہ آفیسر کے خلاف کارروائی کی جائے -

Parliamentary Secretary, (Home) (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Sir, the question was -

> "the number of theft cases registered by Police Station Chawantra ..."

And I have said -

> "The number of theft cases registered at Police Station Chawantra in the said villages is nil."

Of course, the answer is incomplete because in the question it was asked to give the number of theft cases registered at Police Station Chawantra or Police Post Chakri and the information has been supplied regarding Police Station Chawantra only. I think, it should be repeated for the satisfaction of the Member because the information relates to only one Police Station.

Mr. Speaker : Please treat it as an unstarred question and send the information to the Member concerned.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ ہمارے سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ صاحب کی ۳۰ ہزار روپے کی چوری ہو گئی ہے اور مقامی پولیس ان کی چوری کا پتہ لگانے اور ملزمان کا سراغ لگانے میں اور ان کو سزا دلوانے میں ناکام ہوئی ہے ۔

سید عنایت علیشاہ ۔ جناب والا ۔ اگر ممبر موجود نہ ہو تو کیا اس کی جانب سے کوئی دوسرا ممبر سوال اٹھا سکتا ہے ۔

Parliamentary Secretary (Home) : Sir, answer to the rest of questions are laid on the Table of the House. There was one revised answer and if you will kindly permit me I might read it out.

Mr. Speaker : It may please be placed on the Table of the House.

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا۔ میرے سوال نمبر ۵۷۷ کے جواب میں جو کہ ایک نہایت ہی اہم سوال تھا جو صوبہ کے نظم و نسق کو آشکارا کرتا ہے یہ کہا گیا ہے ۔ ایک نہایت ہی اہم شخص ہمارے سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ صاحب کے مکان پر چوری ہوئی ان میں سے پانچ ملزمان کے نام کا پتہ بھی چل گیا ہے اور وہ ملزمان اس وقت ٹرائبل ایریا میں ہیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹرائبل ایریا میں کیا حکومت کا نظم و نسق نہیں ہے اور کیا وہ ایریا مغربی پاکستان کا حصہ نہیں اور ان ملزمان کو ابھی تک کیوں گرفتار نہیں کیا گیا ۔

I have got the right to ask a supplementary question.

لیکن اس سوال کی اہمیت کے پیش نظر میں متعلقہ پارلیمنٹری سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ کہتے ہیں کہ مال بھی برآمد ہو چکا ہے ۔ چوروں کے نام اور ولدیت کا پتہ بھی موجود ہے اس کے بعد ان کو نہ گرفتار کیا جانا کیا نظم و نسق پر ایک طمانچہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ یہ فرمائیں کہ وقفہ سوالات ختم ہونے کے بعد کیا یہ بات in order ہے کہ آپ سوال کرکے ضمنی سوال پوچھیں ؟

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھیں کہ یہ کتنا اہم سوال ہے یہ نظم و نسق کو آشکارا کر رہا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کا repeat کیا جانا ضروری ہے ۔

Mr. Speaker : We will now take up short notice questions.

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ جناب والا ۔ نمبر ۴۴۷۷ کا جواب مہیا نہیں کیا گیا ہے کیا یہ دوبارہ repeat ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق تو یہ لکھا ہوا ہے کہ جب اطلاع موصول ہوگی تو ایوان کی میز پر رکھ دی جائے گی ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ اچھی بات ہے ۔

مسٹر محمد زمان چشتی - پوائنٹ آف آرڈر - کل میرا ایک سوال نمبر ۱۸۳۷ آج کے لیے رکھا گیا تھا مگر اس کا جواب مجھے نہیں ملا۔

پارلیمنٹری سیکریٹری (سردار محمد اشرف خان) - جناب والا - اس روز ہم نے جناب چشتی صاحب کے ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا تھا کہ ایک لیڈی ٹیچر ان کے گاؤں میں تعینات کر دی گئی ہے تو اس سلسلے میں میرے پاس ایک چٹھی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز بہاولنگر نے وہاں پر مس حمیدہ لیڈی ٹیچر کو پوسٹ کر دیا ہے اور اس نے ۱۵ جون ۱۹۶۷ (forenoon) کو اپنی ڈیوٹی بھی سنبھال لی ہے - یہ معلومات ان کے ضمنی سوالات کے بعد ٹیلیفون پر فراہم کی گئی ہیں جو کہ آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - یہ کس چیز کی statement ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ متعلقہ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کی ہے اور میں نے اپنے جواب میں اتنا اضافہ کرنا تھا کہ لیڈی ٹیچر مس حمیدہ کو وہاں پوسٹ کر دیا گیا ہے ۱۵ جون ۱۹۶۷ کو اس نے چارج لے کر دس دن کام بھی کیا تھا لیکن چونکہ ۲۶ جون سے وہاں چھٹیاں ہو گئی ہیں اس لیے وہ واپس آ گئی ہے تو جہاں تک اس لیڈی ٹیچر کی پوسٹنگ کا تعلق ہے، وہ فی الواقع کر دی گئی ہے اس نے چارج لے کر دس دن وہاں کام بھی کیا تھا۔

مسٹر محمد زمان چشتی - جناب والا - میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ استانی صاحبہ ایک دن کے لیے بھی وہاں نہیں گئی ہے اور میرے ساتھ وہاں کوئی افسر تحقیقات کے لیے چلے اور اگر یہ ثابت ہو جائے تو پھر میں سزا کے لیے تیار ہوں - یہ صرف کاغذی کارروائی ہے اور وہ ہمیشہ صرف کاغذی کاروائی کرتے ہیں -

Khawaja Muhammad Safdar : Serious allegation !

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) - جناب والا - لیکن یہ statement بالکل clear ہے -

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - کیا اسمبلی کا کوئی بیرا وہاں بھیجا جا سکتا ہے کہ وہ جا کر اس کی تحقیقات کرے -

Mr. Speaker : This is not a point of order.

وزیر تعلیم - جناب والا - لیڈی ٹیچر کو وہاں پر تعینات کر دیا گیا ہے اور ۱۵ جون ۱۹۶۷ کو اس نے چارج بھی لے لیا ہے چونکہ ۲۶ جون کو چھٹیاں ہو گئی تھیں اس لیے وہ دس دن پڑھانے کے بعد گھر واپس چلی گئی ہے اگر اس دوران میں فاضل ممبر اپنے گاؤں نہیں گئے اور ان کو معلوم نہیں ہوسکا تو وہ اب چلے جائیں ، ان کو معلوم ہو جائے گا -

مسٹر محمد زمان چشتی - جناب والا میں ۲۴ جون کی رات کو اپنے گاؤں میں تھا اور ۲۵ جون کو چونکہ اتوار تھا میں شام کو

لاہور واپس آ گیا میں وہاں سے چار بجے شام کو واپس آیا ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے وہ ۲۴ جون کو چھٹیاں ہو جانے کی وجہ سے گھر چلی گئی تھی ۔

مسٹر محمد زمان چشتی ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ میں ۲۴ جون کی شام کو وہاں گیا تھا اور ۲۴ جون کو میں اسی جگہ پر تھا ، لیکن وہ ۲۴ جون کو وہاں نہیں تھی ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جن ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز صاحب نے اس عورت کو وہاں پر تعینات کیا ہے ، اجلاس ختم ہونے کے بعد اگر فاضل ممبر چاہیں تو میں ان سے ٹیلیفون پر ان کی بات کرا دوں گا ۔ ہو سکتا ہے ان کی تسلی ہو جائے ۔

Mr. Speaker : We will now take up Short Notice Question by Rana Phool Muhammad Khan. He is not present.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE.

REBUILDING OF CHEW BRIDGE NEAR CHITRAL

***6475. Ataliq Jaffar Ali Shah :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that most of the traffic between upper parts and lower parts of Chitral State passes through Chew Bridge near Chitral ;

(b) whether it is a fact that the said bridge is very old and during the last few months one of its abuttments has collapsed and the bridge is in a very dangerous condition ;

(c) whether it is a fact that as a result of the said fact the authorities concerned have allowed pedestrian traffic only and even animals or men with loads are not allowed to pass through it with the result that great difficulty is experienced by the residents of Chitral ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, the steps, if any, being taken to re-build this bridge ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) The matter regarding the construction of Chew Bridge is under consideration with the Chief Engineer B. and R. Department, Peshawar. As soon as the scheme is received it will be processed through the Provincial Development Working Party.

CONSTRUCTION OF CINEMA BUILDINGS

*6507. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Information be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the construction of a cinema is not allowed on the land measuring less than 8 kanals ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the number of applications for the construction of cinema buildings rejected in the Province during last 5 years alongwith reasons for rejection of each application ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) Although no minimum area has been fixed under the Cinematograph Act, 1918, yet under Rule 5 of the West Pakistan Cinematograph Rules, 1962, the Licensing Authority can impose such a condition and the grant of permission is also discretionary with the Government. This condition of 8 kanals has generally been applied in respect of Lahore only. Only those applicants who possess plots of 8 kanals or more are being considered and recommended by the Cinema Committee to the Government for the grant of "No Objection Certificate". It is considered that 8 kanals is the minimum possible area on which a cinema house can be constructed with facilities of car parking, open space, sanitation, etc.

(b) No applications except the following two have been rejected in the Province by the Government during the last five years :—

(1) Agha Ahmed Raza Khan on khasra No. 8494 and 8495 of Mauza Ichra near Shama Cinema, Ichhra, Lahore.

(2) Malik Muhammad Bashir, Chah Miran, Misri Shah, Lahore.

Reason for the rejection of both the above two applications was that the area of the site in each case was less than 8 kanals and it was not thought suitable to allow permission to those persons because of the further reasons mentioned against point (a) of the answer above.

Embezzlement Case Against a Cash Supervisor and Head Counter (Accountant)

*6511. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state whether it is a fact that an embezzlement case was registered with the Railway Police, Lahore on 7th January 1966 against a Cash Supervisor and Head Counter (Accountant), if so, result thereof ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah): Yes. It is a fact that case F.I.R.No. 3, dated 7th January 1966, u/s 406/409/467, P.P.C., P.S. Railway, Lahore, was registered on the report of Chief Cashier, Pakistan Western Railway, Lahore in which it was alleged that Sultan Mahmood Supervisor Cash Office, Lahore had embezzled an amount of Rs. 4,60,668.95 through fraud and forgery. Final audit report of the Railway Department has not yet been supplied by the Department. However, checking of the huge relevant record of the last seven years is underway and investigation is in progress.

RAIDS CONDUCTED BY TRAFFIC POLICE FOR CHECKING SPEED OF VEHICLES IN LAHORE DIVISION

***6514. Chaudhri Idd Muhammad:** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) the number of raids conducted by the Traffic Police for checking the speed of vehicles in Lahore Division during the years 1965-66 and 1966-67 uptil now alongwith the nature of instruments used by the said police for the said purpose ;

(b) the number of drivers challaned for rash driving in the said Division during the said period and the action taken against the owners of vehicles involved ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah): (a)

1965-66	1966-67
319	156

Electric timing machines and stop-watches were used for this purpose.

(b) Drivers challaned for rash driving—

1965-66	1966-67
743	631

No action under M.V. Ordinance, 1965 has been taken against the owners except in the Sheikhupura District. The owners of the motor vehicles were prosecuted under section 75/98 of the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance, 1965 and the cases against them are still pending in the court.

WEST PAKISIAN FIREWOOD AND CHARCOAL (RESTRICTION) ACT, 1964

*6535. **Mian Saifullah Khan :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether the Deputy Commissioner, Dadu, Larkana, Sukkur and Bahawalpur are realizing revenue in any form from the owners of brick kilns located in their districts ;

(b) whether it is a fact that brick kilns located in Rohri, Pano Akil, Ghotki, Daharki, Hasilpur, Chistian and Sadikabad are mostly run on firewood and stocks of thousands of maunds of firewood are lying at each of these brick kilns ; if so, whether any revenue is being collected on buring of firewood directly or in directly ;

(c) the source from which the brick kiln owners having their brick kilns in places mentioned in (b) above are getting firewood and at what approximate price per maund ;

(d) the present stocks of firewood lying at the brick kilns mentioned in (b) above ;

(e) whether it is a fact that the brick kilns mentioned in (b) above are burning firewood in contravention of the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Act, 1964 ; if so, the action Government intend to take against the defaulters ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) No.

(b) Yes.

(c) From local areas.

(d) Information could not be collected.

(e) No. Until the rules are made and the areas are notified no contravention takes place into this behalf.

DETENTION OF ULEMA UNDER D.P.R.

*6582. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether the orders of detention of Maulana Maudoodi and other Ulema under section 32 of Defence of Pakistan Rules were issued on 29th January 1967 under the directions of the Central Government ;

(b) reasons for the detention of the said Ulema under D.P.R. ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : (a) No.

(b) The Ulema were detained under the D.P.R. for activities prejudicial to the maintenance of public order.

AUCTION OF AGRICULTURAL LAND IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AREA

*6822. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state whether it is a fact that the auction of agricultural land in Ghulam Muhammad Barrage area which was scheduled to be held in 1965 was postponed for indefinite period ; if so, reasons therefor and when the said auction is expected to take place ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Yes. A large area in Ghulam Muhammad Barrage remained under examination on account of the advice of M/s. Hunting Services Limited. Their recommendations have been finalized recently and a decision has been taken to exclude certain areas from colonization and dispose of the remaining area by auction. The schedule is under print and a disposal will start after giving it due publicity in the Press.

SUPPLY OF GOVERNMENT TRACTORS TO FARMERS

*6827. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) the rate fixed for the supply of government tractors to farmers on hire in different regions of the Province ;

(b) whether it is a fact that rate of hire for said tractors in Ghulam Muhammad Barrage area is nearly double than that charged in other regions of the Province ; if so, the reasons for such discrimination in the said rates and whether Government intend to fix uniform rates for whole of the Province ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) A Statement containing the information is placed on the Table of the House.

(b) No. The rates in G.M. Barrage are, however, slightly higher in case of certain types of machines than the subsidized rates of Agriculture Department, as tractors are supplied by the A.D.C. on deferred payment basis in their project areas which facility is not afforded by Agriculture Department. The matter is, however under consideration for rationalisation.

Sr. No.	Type of Bulldozer and Tractor			Rate of the Agri. Deptt in vogue in West Pakistan except Quetta and Kalat Divisions	Rates of the Agri. Deptt. in vogue in Quetta and Kalat Divisions (including Lasbela)	Rates of the A.D.C. in G.M.B. area and other Project Areas
				Rs.	Rs.	Rs.
1	B.I.D.-20	—	135	26.00	18.00	—
2	Russian TN 100	—	108	25.00	17.00	26.00
3	D-6, TD-14, TD-15 and Allis Chalmor.		75—100	23.00	16.00	21.00
4	Fowler Challenger	—	60—70	16.00	11.00	20.00
5	FIAT AD-7	—	72	14.00	10.00	—
6	Wheel Type Tractors	—	45—55	9.00	6.00	8.00

AGRICULTURAL LANDS

*6828. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the agricultural lands in different parts of the Province are having different soil ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government have established any laborat[redacted]n the Province for examining the said soil and to suggest particular fertilizer suitable for increasing the yield; if so, its location, equipment and way of working ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) ; (a) Yes.

(b) Four Soil Testing Laboratories are working at Tandojam, Quetta, Lyallpur and Tarnab. These are provided with latest equipments used for soil and plant analysis and an additional laboratory is under construction at Rawalpindi. These existing laboratories at the above four centres are being expanded to cope with the ever-increasing soil analytical work. Soil testing in these laboratories is made free of charge on the request of the farmer in the respective zone.

CONSTRUCTIONS OF CINEMA HOUSES NEAR GIRLS SCHOOLS IN JACOB LINES, KARACHI.

*6829. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister of Information be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that no cinema house is to be constructed near any educational institution ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative whether it is a fact that two cinema houses are under construction on both sides of a girle school in Jacob Lines, Karachi; if so, reasons therefor?

Minister of Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) No. There is no such provision in the Cinematograph Act, 1918 or West Pakistan Cinematograph Rules, 1962. The Sanctioning Authority does, however, consider the factor before granting No Objection Certificates.

(b) One No Objection Certificate was issued for construction of a cinema house in Jaccob Lines. In this case, the Education Department was consulted and they had no objection to it. The application for the grant of No Objection Certificate for construction of another cinema is still under cnonsideration of Government.

LEVYING PROPERTY TAXES ON RESIDENTS OF LYARI AREA

***6899. Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state whether it is a fact that the Divisional Council, Karachi, passed resolution unanimously in the meeting held on 8th February, 1967, demanding that property taxes should not be levied on the residents of Lyari area until they have been granted proprietary rights in respect of the land in their posession; if so, the action taken by Government to exempt the residents of the Lyari quarter from the said tax ?

Minister of Exise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Yes.

In so far as assessment and recovery of property tax from the owners of Lyari quarters is concerned, the legal position is quite clear. Property tax is charged on the super structure irrespective of the fact as to who is the owner of the land. The tax is chargeable even on super structures raised on land obtained by adverse possession. The residents are paying their dues/taxes to the Karachi Municipal Corporation. Property tax can only be waived, if the so called unauthorized structures are removed. Usually houses belong to land-lords who further rent them out and are enjoying all the benefits of proprietors.

CASES CONDUCTED BY ADDITIONAL ADVOCATE-GENERAL

*7001. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Law be pleased to refer to the answer to my question No. 4380 given on the floor of the House on 22nd May 1967 and place on the Table of the Assembly a list of cases conducted by each Additional Advocate-General during 1st July 1965 to 30th June 1966 containing the following information in respect of each case :—

(i) title ;

(ii) court in which the case was conducted ;

(iii) fees paid by the Government;

(iv) decision alongwith date of decision ; and

(v) date of payment of fees to the Additional Advocate-General?

Minister of Law (Mr. A.B. Akhund) : The requisite list in 3 parts (each part relating to Lahore, Karachi and Peshawar, respectively) is placed on the Table of the Assembly.*

CASE FILED AGAINST AND BY GOVERNMENT

*7002. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Law be pleased to refer to the answer to my question No. 3718 given on the floor of the House on 22nd May 1967 and state the number of the cases in which the decision was against the Government in cases (i) filed by the Government, and (ii) filed against the Government during the period referred to in that question?

Minister of Law (Mr. A.B. Akhund) : The requisite information is contained in the tabulated statement below :—

**Please see Appendix III at the end.*

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF CASES IN WHICH THE DECISION OF THE COURTS WAS AGAINST THE GOVERNMENT IN CASES (I) FILED BY GOVERNMENT (II) FILED AGAINST GOVERNMENT DURING THE YEARS, 1964, 1965 AND 1966 (UPTO 30TH JUNE 1966).

I. No. of cases decided against Government in the Cases filed by Government

1964	1965	1966 (Upto 20th June 1966)
4	14	11

II. No of cases decided against Government in the cases filed against Government

1964	1965	1966 (Upto 30th June 1966)
125	79	31

Filing Writ Petitions by Government Servants Against Government

*7003. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister of Law be pleased to state :—

(a) the number of the writ petitions filed by Government Servants against Government in the High Court and conducted by the (i) Advocate-General (ii) Additional Advocate-General, (iii) Counsels engaged by Government during the year 1965, 1966, 1967 upto 15th May 1967 and the amount of fees paid to these counsels in the said cases ?

Minister of Law (Mr. A.B. Akhund) : (a) The required information is contained in the tabulated statement below :—

DETLAIS REGARDING NUMBER OF WRIT PETITION FILED BY GOVERNMENT SERVANTS AGAINST GOVERNMENT IN THE HIGH COURT AND CONDUCTED BY LAW OFFICERS.

Year	Number of writ petitions filed	Number of writ petitions conducted by			Amount of fees paid during the year		
		Advocate General West Pakistan	Additional Advocate General	Govern-ment Counsel	Advocate General West Pakistan	Additional Advocate General	Government Counsel
					Rs.	Rs.	Rs.
1965	263	23	4	47	2,400	800	
1966	484	112	1	35	—	500	2,350
1967 (from 1st January, 1967 to 13th May 1967).	73	—	—	—	—	—	— —

EXPENDITURE INCURRED ON SCARP SCHEMES

*7024. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary, Land and Water Development be pleased to state :—

(a) administrative expenditure incurred on different SCARP schemes during the years 1964-65, 1965-66 and 1966-67, separately ;

(b) whether it is a fact that the abovesaid expenditure is recovered from the land owners ;

(c) whether it is a fact that some tube-wells of the above said schemes have been lying idle since long; if so, reasons for which their paraphernalia was not shifted elsewhere and put to use or disposed of ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (a) Presently, there is only one ful-fledged Salinity Control and Reclamation Project under operation with the Land and Water Development Board. This Project is called SCARP-I and is situated in the central part of Rechna Doab.

The administrative expenditure incurred on this Project is as follows :—

	(Rupees in lacs)
1964-65	30·6
1965-66	33.57
1966-67	36.90 (Probable as per revised Estimate).

(b) No.

The Government is only recovering a part of the annual recurring operational expenditure. The operational expenditure exclusive of the administrative charges indicated in (a) above is about Rs. 2·55 crore per

year. The additional revenue, Government is going to get by doubling the water rate, is only about Rs. 1·30 crore. Therefor, there is a subsidy of about 75 lacs per year in operating and maintainng this Project, even after ignoring the administrative charges.

(c) 19 tube-wells of SCARP-I have been abandoned because of the poor quality of water. Useful equipment like motor and pump, etc., has been removed from these tube-wells and utilized elsewhere.

RESERVATION OF LANDS IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE FOR AGRICULTURISTS OF RAWALPINDI DISTRICT

*7044. **Raja Ghulam Sarwar :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in 1962-63 Government decided to reserve lands in Ghulam Muhammad Barrage for Agriculturists of Rawalpindi District; if so, tehsil-wise details of the lands so reserved ;

(b) whether it is a fact that said lands have not so far been given to the majority of the said Agriculturists ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether it is a fact that majority of the Agriculturists out of those referred to in (a) above refused to take possession of the lands allotted to them as the same were waterlogged and were unfit for cultivation;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to allot alternate lands to the said persons in Guddu Barrage; if so, when and if not, reasons therefor?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) In 1962-63, 12,746 acres were reserved for allotment to Agriculturists from Rawalpindi district. Land remarked for them is situated in six Dehs of Taluka Jati.

(b) Possession of 4,058 acres was delivered to 115 settlers.

(c) and (d) The remaining area could not be taken possession as it was declared to be not suitable for cultivation by Messrs. Hunting Service Limited. The case has been under examination and if suitable area becomes available the claims of Rawalpindi district will receive due consideration.

INVESTIGATION OF A SMUGGLING CASE IN LYALLPUR

*7053. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Mirza Jalil Ahmad, Inspector, Special Police (Rangers), Lahore raided the shop of M/s. Imani Kandawala; Sarafa Market, Lyallpur on 12th March 1967 and recovered Rs. 3,100 in cash and four bars of smuggeld gold from them;

(b) whether it is a fact that the said Inspector arrested one Mushtaq Ahmad, Proprietor Zarreen Jewellers of Sarafa Market, Lyallpur and showed the recovery of three bars of smuggled gold from him ;

(c) whether it is a fact that one Muhammad Akhtar, partner of M/s. Zarreen Jewellers sent applications to the Governor of West Pakistan, Director, Anti-Smuggling, D.I.G. Crimes, Lahore and Director, Anti-Corruption, Lahore, on 4th April 1967 through registered post with A.D. to the effect that the said Inspector has wrongfully entangled Mushtaq Ahmad and allowed the actual persons from whom smuggled gold was recovered to go scot free;

(d) whether it is a fact that S.S.P., Lyallpur ordered that the case be investigated by the C.I.A., Lyallpur and an C.I.A. Inspector started the investigation of the case on 28th March 1967 ;

(c) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, whether the said investigations have been completed and report submitted by the

investigating officer; if so, the date on which it was finalized and action intended to be taken against the said Inspector if he had done any illegal act ;

(f) in case the investigations have not so far been completed by the C.I.A., reasons for such delay ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : The Department has been directed to get the case investigated by the Crimes Branch.

ELECTRIFYING VILLAGES IN KHYBER AGENCY

*7070. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister of Tribal Affairs be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that electricity generated from Malakand and Warsak Dam has been supplied upto Lahore, but the villages of tribal areas situated within a radious of a few miles from Warsak Dam have not so far been electrified ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to electrify all the villages in Khyber Agency ; if so, when ?

Minister of Tribal Affairs (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) The following villages around Warsak in Tribal Area have been electrified :—

(1) Jabbar Kooroona.

(2) Afzal Kooroona.

(3) Rahim Kooroona.

(4) Bai Kooroona.

(5) Michni Rest House.

(b) According to WAPDA no further extension of electricity in this area is expected in the near future due to the fact that such extension would not be financially feasible.

INDUSTRIES OF TRIBAL AREAS

*7071. **Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister of Tribal Affairs, be pleased to state :—

(a) names and locations of industries proposed to be set up in the tribal areas during the Third Five Year Plan ;

(b) the arrangements Government have made so far with the loan advancing agencies for advancing loans to the owners of the factories already established in the tribal areas ?*

EDUCATIONAL DEVELOPMENT OF TRIBAL AREAS

*7074. **Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister of Tribal Affairs be pleased to state whether it is a fact that the inhabitants of Tribal Areas are backward in education as compared to the inhabitants of other parts of the Province; if so,whether there is any scheme for the educational development of the said areas?

Minister of Tribal Affairs (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Yes. The inhabitants of Tribal Areas are backward in education as compared to the inhabitants of other parts of West Pakistan.

For the educational developments of the said areas the following schools have been provided for implementation during the 3rd Five Year Plan (1965-66 to 1969-70).*

SETTLING DISPUTE AMONGST TRIBEMEN IN KHYBER AGENCY

*7075. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister of Tribal Affairs be pleased to state :—

**Answer not placed on the Table*

**Please see Appendix IV at the end.*

(a) whether it is a fact that there has been a dispute amongst the tribiesmen for the last three years about distribution of lands lying on the left side of high level canal in Khyber Agency ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the steps so far taken or intended to be taken by Government to settle the said dispute ?

Minister of Tribal Affairs (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) Yes.

(b) This dispute has since been settled amicably through the efforts of the Political Authorities.

ELECTRIYING VILLAGES OF KURRAM AGENCY

*7076. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister of Tribal Affairs be pleased to state :—

(a) the date on which village Tal, in Tehsil Hango of District Kohat was electrified ;

(b) whether it is a fact that the Tribal Area of Kurram Agency lying quite adjacent to Tal has not so far been electrified ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to electrify the villages of Kurram Agency, if so, when ?

Minister of Tribal Affairs (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) Village Tal was electrified in the year 1959.

(b) No village in Kurram Agency lying adjacent to Tal has so far been electrified.

(c) Villages in Kurram Agency area are not financially justified and hence are not at present under consideration, for elecrification.

CONSTRUCTION OF NEW MIDDLE SCHOOLS IN MARDAN AND HAZARA DISTRICTS

*7140. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Tribal Affairs be pleased to state the number of new Middle Schools as are proposed to be constructed by Government in merged areas of Mardan and Hazara District during the years 1966-67 and 1967-68 respectively ?

Minister of Tribal Affairs (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : The following Primary Schools in merged areas of Mardan and Hazara Districts have been proposed for upgrading to middle standard and construction of additional rooms, etc., there :—

1966-67—

(1) Shergarh (Hazara Merged Area).

(2) Bilankote (Hazara Merged Areas).

1967-68—

(1) Biari (Hazara Merged Area).

(2) Gabasin (Mardan Merged Area).

CONSTRUCTION OF KOTKAI-SHANKAI-SAM ROAD IN SOUTH WAZIRISTAN.

*7211. **Major Mir Badshah Khan Mahsood** : Will the Minister for Development of Tribal Areas, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the local officials of B. and R. Department and the Divisional authorities have made a recommendation to the Provincial Government for making immediate allocation of funds for construction of Kotkai Shankai-Sam road in the area of South Waziristan Agency ;

(b) whether it is a fact that construction of the above said roads is very essential for many other grounds and the local tribal people and other responsible persons have extended an assurance to the political authorities concerned of every possible help in this connection;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to allocate funds in the budget for 1967-68 for construction of the said road;

(d) whether it is a fact that the official of the B. and R. Department at Tank and the Political authorities concerned have made a recommendation to Government that Kani Guram-Toda Cheena Road Christened as Top road be metalled during the Third Five Year Plan period at an expense of Rs. 35 lakhs; if so, whether the said road has been included in the current Five Year Plan ?

Minister for Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) & (b) Yes.

(c) The road is included in the 3rd Five Year Plan but no allocation of funds was made in 1967-68 due to limited funds and higher priorities of other works will be proposed in 1968-69.

(d) The scheme does not form part of the 3rd Five Year Plan and will be taken in the fourth plan.

SERVING LIQUOR IN HOTELS OF LAHORE

*7243. Mr. **Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state :—

(a) whether he is aware of the fact that inspite of the prohibition liquor is being openly and freely served and used in the dinning halls of the first class hostels of Lahore;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the action taken or intended to be taken in the matter ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) No.

(b) Question does not arise.

CONSTRUCTION OF A CINEMA AT HYDERABAD BETWEEN BHAI KHAN INCLINE AND PHAKHA PIR INCLINE

*7287: **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that permission has been granted to start the Kohinoor Cinema at Hyderabad between Bhai Khan Incline and Pakha Pir Incline;

(b) whether construction work of the above Cinema has already been started ;

(c) whether it is a fact that originally on the above site there was a mosque 'Grave Yard', and Imambara containing Alam which have been pulled down to construct the said cinema;

(d) whether it is a fact that the said site is surrounded by Macca Mosque and a Madersah which are situated within a distance of 200 yards of the site and as required by rule 5 (1) of the West Pakistan Cinematograph Rules, 1962, Cinema cannot be constructed there;

(e) whether it is a fact that a protest has been lodged with the District Authorities by the Pesh-Imam and people of the said area against the proposed cinema;

(f) if answer to (a) to (e) above be in the affirmative, action taken or

intended to be taken by the Government on the protest lodged by the Pesh-Imam and the inhabitants of the said area?

Minister of Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) Yes.

(b) Yes. It is nearing completion.

(c) There is no evidence to show that Mosque, Graveyard or Imambara was in existence which were pulled down for construction of said cinema ;

(d) The plans submitted under Rule 5(1) did show that Mecca Mosque and Madrissa were situated within 200 yards of the site. Rule 5(1) does not prohibit construction of a Cinema House within 200 yards of schools, hospitals or mosques.

(e) One Hafiz Muhammad Ishaq made an application on 10th January 1966, after the No-Objection Certificate was already issued by the Commissioner. Hence no action could be taken on it by the Commissioner.

(f) Question does not arise.

PRISONERS BELONGING TO HYDERABAD DIVISION

*7380. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that according to the policy of Government prisoners under going imprishment for less than 3 years are lodged in jails of the Divisions to which they belong ;

(b) whether it is also a fact that at present a large number of prisoners belonging to Hyderabad Division as have been sentenced for less than 3

years have been lodged in Jails of the Divisions other than Hyderabad Division;

(c) if the answer to (a) and (b) above be in the affirmative; reasons therefor?

Minister of Jails (Malik Allah Yar Khan) : (a) According to the policy of Government prisoners sentenced to terms not exceeding three years are ordinarily detained in the Jails of their Divisions subject to the availability of accommodation and good conduct provided they are not habitual criminals or convicted of robbery dacoity, pick-pocketting, etc. Such prisoners are also liable to be transferred outside the divisions when they are specially skilled labour, and their services are required in some other Jail situated outside the Division.

(b) No.

(c) Question does not arise.

STOPPING PROSTITUTION

*7384. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that inspite of ban imposed by Government on the postitution, it has not been stopped completely ;

(b) if the answer to (a) above be in the affirmative what action has taken or intended to be taken by the Government in this matter ?

Minister of Home (Kazi Fazalullah) : (a) Since the promulgation of West Pakistan Suppression of Prostitution Ordinance, 1961, there is no organized prostitution in the Province. Individual and sporadic cases however, continue to occur.

(b) All sorts of preventive measures have been undertaken by the Government to curb and control this species of crime. A close vigilance over the miscreants and bad characters, etc, is kept by the police for the purpose and those resorting to this crime are being challaned under the West Pakistan Suppression of Prostitution Ordinance, 1961, and Goonda Ordinance.

ARREST OF GHULAM MUHAMMAD LEGHARI, POLITICAL WORKER

*7411. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that one Ghulam Muhammad Leghari, a political worker of Mirpurkhas District was arrested in 1965 under section 16 of Maintenance of Public Order Ordinance for making an allegedly objectionable speech at Toba Tek Singh, District Lyallpur; if so, the date of his arrest and the period for which he remained under arrest before he was released on bail ;

(b) whether it is a fact that the said person was asked to appear in the Court of S.D.M. at Toba Tek Singh, District Lyallpur in the said case; if so, the dates on which he appeared in the said court alongwith the number witnesses examined him on the said dates and in case, no witness was examined the reasons for the same alongwith the causes of the delay in the disposal of the case against the said person and the action Government have taken in this regard?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : (a) Yes. He was arrested on 3rd September 1965 and released on bail on 3rd November 1965.

(b) An order sheet of the court of the Sub-Divisional Magistrate, Toba Tek Singh is enclosed.* This will show that on several hearings the accused himself was absent which caused delay in the disposal of the case.

The Sub-Divisional Magistrate is, however, being asked to dispose of this old case on top priority basis.

**Please see Appendix V at the end.*

GRANTING CONTRACTS IN TRIBAL AREA

*7413. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that contracts below a certain amount for the construction of various projects in the Tribal Areas of the former province of N.-W.-F.P. and Baluchistan are granted through the Political Agents ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether every body is allowed to submit tenders for the said projects, if not, the special qualifications for submitting tenders in such cases?

Minister for Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : (a) Contracts for works of any amount in Tribal Areas of Former N.W.F.P. are granted through Political Agents.

In former Baluchistan, (Quetta Division) works less than Rs. 40,000/- not requiring technical skill and not situated in Town limits are let out to contractors out of the Panel recommended by the Political Agents/ Deputy Commissioners. In Kalat Division tenders are invited.

(b) In former N.W.F.P. such contracts are given to local contractors by Political Authorities on the basis of Tribal rights and on the rates fixed by the Rates Advisory Committee. No special qualifications are prescribed except that the contractor is considered to be efficient by the sanctioning authority.

In former Baluchistan, the Political Agent/Deputy Commissioner constitutes a panel of local Motabirs ranging from 2 to 6 according to, rules out of whom nomination is made. No special qualification is however,prescribed.

REINSTATEMENT OF ZAHUR QURESHI, S.H O.

*7414. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Home please refer to the answer to Supplementary Question to my starred question No. 4388 given on the floor of the House on 31st May 1967 and state :—

(a) whether he has received the reply to his querry from Department concerned as to why Zahur Qureshi, S.H.O., was reinstated after few days of his suspension without completing the inquiries, if so, the justification for the officials reinstatement ;

(b) in case the reinstatement of the said official was not justified the action taken in this behalf ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : (a) The Sub-Inspector was suspended for not registering a case. Subsequent enquiry however revealed that the guilt of the Sub-Inspector was not so serious as to warrant his suspension and he was, therefore, reinstated. Nevertheless departmental enquiry was held and he was acquitted.

(b) The question does not arise.

CONSTRUCTION OF DISTRICT AND SESSIONS COURTS IN DISTRICT SANGHAR

*7464. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state : —

(a) whether the funds were allocated for the construction of District and Sessions Court in District Sanghar; if so, in which year and whether the funds have been utilized; if not, reasons therefor;

(b) the time by which District and Sessions Court is likely to be established in Sanghar District?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : (a) No funds were allocated.

(b) It depends upon the availability of funds.

THE AMOUNT OF ENTERTAINMENT TAX RECOVERED FROM KARACHI

*7475. **Agha Sadaruddin Khan Durrani** : Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state :—

(a) the amount of entertainment tax recovered from Karachi Cinemas during 1966-67;

(b) the total number of cinemas in the Province excluding Karachi and Lahore Cities;

(c) the number of foreign films shown during the year 1965-66 in the said cinemas;

(d) the number of local films produced in Punjabi during 1965-66?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the local officers and will be placed on the table of the House on receipt.

CASES OF UNDER-TRIAL PRISONERS

*7481. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state the number of such under-trial prisoners in the Jails of Karachi, Lahore, Hyderabad, Lyallpur, Multan and Rawalpindi whose cases were pending with Courts on 15th May 1967 for more than six months alongwith reasons for not deciding the said cases and the nature of cases?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) :

Name of the District	No. of under-trial prisoners	Nature of Offences																Reasons
		Murder cases under section 302, P.P.C.	Attempt to murder cases under section 307, P.P.C. & 304, P.P.C.	Hurt cases under section 338, P.P.C. and 320, P.P.C.	Theft cases under section 379/457/411 380, P.P.C.	Abduction or Kidnapping, cases under section 363/365, P.P.C. 364/366, P.P.C.	Robbery or Dacoity under section 395/397/392, P.P.C.	Rape cases under section 376, P.P.C.	Un-natural Offences under section 377, P.P.C.	Criminal Breach of Trust under section 408, P.P.C.	False Trade Mark/Property Mark under section 482 P.P.C.	Cheating under section 420/170, P.P.C.	Rash Driving under section 279, P.P.C. 338, P.P.C.	Security for good behaviour under section 109/110, Cr. P.C.	Arms Ordinance under section 13-B, and Excise Act.	Gambling Ordinance 6th January 1961.		
Karachi	95	47	19	5	2	1	9	11	2	—	—	—	—	—	—	—	1	(1) Non-appearance of witnesses.
Lyallpur	54	34	5	2	1	2	9	11	2	—	—	—	—	—	—	—	—	(2) Non-service of processes.

Multan	31	19	3	—	4	—	5	—	—	—	—	—	—	—	—	—	(3) Non-availability of prosecution witnesses.
Rawalpindi	21	8	2	—	9	1	—	—	—	—	—	—	—	—	—	1	(4) Magistrates remained busy in connection with the executive duties.
Hyder	83	28	10	—	7	—	19	—	—	—	—	—	—	19	—	—	Railway strike and strikes of other organizations.
Lahore	73	41	2	1	10	4	10	1	—	—	—	1	—	1	2	—	

CIVIL SUITS PENDING IN CIVIL COURTS

***7485. Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) the total number of Civil Suits pending in Civil Courts on 15th May, 1967 in the Province alongwith the number of such cases as were more than (i) one year—old, (ii) 2 years old and reasons for the delay in disposal thereof ;

(b) the total number of Civil appeals pending in the Courts of District and Additional District Judges on 15th May, 1967 in the Province along with number of such appeals as were more than 6 months old and reasons for delay in disposal thereof ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) :

(a)	Pending on 15.5.1967.	One year
	45170	7130
(b)		Pending for more than six months.
	7513	2343

REASONS

1. Non-completion of Service.
2. Heavy volume of work with the Civil Judges, the result being that in order to accommodate all cases, longer dates of hearing have to be given.
3. Quite a number of casses are remanded by the concerned Courts and thereafter appeals are preferred against the remand orders.
4. In some cases, further proceedings are stayed by the High Court.
5. Transfer of casese from one court to another court which necessitates issuance of fresh notice to parties.
6. Death of any contesting party and thereafter lot of time is consumed in impleading their legal representatives.
7. Delay in service of proclamation in Newspapers.
8. Miscellaneous applications in the nature of request of the parties for additional evidence.
9. Request of counsel for adjournments due to their engagement in higher Courts.
10. Use of dilatory tactics by the interesting parties.
11. Lack of adequate preparations for arguments by the Advocates necessitating adjournments.

DECLARATION OF RURAL AREAS OF MURREE AND KAHUTA TEHSILS AS UNDER-DEVELOPED AREAS

*7538. **Raja Ghulam Sarwar**: Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state whether it is a fact that the Rural Areas of Murree and Kahuta Tehsils have not been declared as Under-Developed Areas like other hilly areas of the Province: if so, whether Government intend to do so now; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): No area in West Pakistan has been formally declared as backward or under-developed for the purpose of economic development. The question of declaring the Rural Areas of Murree and Kahuta Tehsils as Under-Developed Areas does not arise.

THEFT IN HOUSE OF SYED YOUSAF ALI SHAH

*7575. **Malik Muhammad Akhtar**: Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state whether it is a fact that thieves who broke into the house of Syed Yousaf Ali Shah, Senior Deputy Speaker, Provincial Assembly of West Pakistan at Peshawar in December, 1966 and stole valuables worth rupees more than 30,000 have not yet been traced by the Police; if so, reasons therefor ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah): This relates to case F.I.R. No. 286, dated 28th, 29th December, 1966, under sections 457/380, P.P.C., P.S. 'D' Division Peshawar City. The case was thoroughly investigated by the Local Police and it was established that the theft was committed by the following persons :—

(1) Mir Hasan, son of Mir Aslam.

(2) Muhammad Hassan, son of Omir Aslam.

(3) Misri Khan, son of Sheikh Wahid Shah, r/o Hazar Khani.

(4) Muzaffar, son of Abdul Hamid of Shah Dhand.

(5) Jama Gul, son of Halim Gul of Garhi Ali Muhammad. After the commission of the offence all these suspects absconded to Dara Tribal Territory taking the stolen property with them, where it is reported to have been disposed of by sale. The Police has not so far been able to get hold of any of these suspects as they have taken refuge in the tribal territory.

GUZARA JATS HAZARA DISTRICT

*7576. **Sardar Gul Zaman Khan :** Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Guzara Jats Hazara District were in the control of D.C, Hazara before 1950 and he used to appoint supervisory staff for the said Guzara Jats ;

(b) whether it is a fact that the said Guzara Jats are not under the control of Forest Department ;

(c) whether it is also a fact that the District Council, Hazara and Commissioner, Peshawar, Division have recommended that the Guzara Jats should again be given to the said D.C. ; if so, whether this recommendatian has been accepted ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes. The recommendation of the District Council and the Commissioner, Peshawar Division has not been accepted by the Government.

GOVERNMENT VEHICLES WITH B.N.R.

*7582. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister of Information be pleased to state the number of Government vehicles with the B.N.R. as on 31st May, 1967 alongwith the following particulars :—

(i) the monthwise quantity of petrol consumed and mileage covered by each said vehicle during the period from 1st June 1966 to 31st May 1967 ; and

(ii) repairs and service charges incurred on each vehicle, separately, during the above said period along with the workshop where repairs were carried out ?

Minister of Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : There are four vehicles on the charge of the B.N.R. Three vehicles, of which one is off-road are in Lahore, and one is in Karachi.

The answeres to (i) and (ii) are given in the enclosed statement.*

RESIDENCE AND OFFICE TELEPHONES OF MR. MUSTAFA KHALID, DEPUTY DIRECTOR B.N.R.

*7583. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister of Information be pleased to state :—

(a) bill charges of (i) office telephone and (ii) officials residential telephone of Mr. Mustafa Khalid, Deputy Director B.N.R., West Pakistan from 1st August 1966 to 31st May 1967, month-wise, showing the amounts for official and private calls from each telephone, separately ;

**Please see Appendix VI at the end.*

(b) whether the said officer has maintained trunk call registers for the said telephones ; if not reasons therefor ;

(c) in case trunk call registers have been maintained and any private calls were made from the said telephone during the said period, whether the said Officer paid the charges for the said calls ?

Minister of Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is not readily available. It is being collected and will be placed before the House in due course.

TELEVISION SET AT B.N.R. CENTRE SHAH-RAH-E-QUAID-E-AZAM

*7584. **Chaudhri Muhammad Sarwar** : Will the Minister of Information be pleased to state ;—

(a) the date on which a television set was placed at the B.N.R. Centre situated on Shah Rah-e-Quaid-e-Azam and the date an which it was removed from that centre ;

(b) reasons for its removal therefrom ;

(c) the place or places where the said Television set has been kept after its removal from the said B.N.R. Centre and the period for which it was kept at each place alongwith reasons therefor ?

Minister of Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) The records of this office do not show the exact date when the television set was placed in the B.N.R. centre on the Mall, but it must have been after October, 1964, because Television commenced in Lahore in that month. It was removed from there in the middle of December, 1966.

(b) (i) The timings of the television programmes interfere with other functions having literary/intellectual significance held in the evenings in the Auditorium.

(ii) It has eased to have its earlier utility. When it was placed in the Centre there were only 300 sets in Lahore ; now there are almost 10,000 sets. No justification exists for a community T.V. now.

(iii) The television programme in view was meant for the members of the Centre. In practice, many unauthorised persons, including urchins and undesirable characters, have been frequenting the Auditorium and spoiling the furniture and fittings. As such the cleanlinand up-keep of the Auditorium had become a problem.

(iv) It is not possible to detain the B.N.R. staff in the Centre in the evening till late hours just for the sake of operating the television set which was often spoilt due to bad handling by different hands.

(c) It has been kept in the B.N.R. Office.

PAY SCALE OF DAFTRIS OF FORMER SIND SECRETARIAT

*7589. **Agha Sadar-ud-Din Khan Durrani** : Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Daftris in the former Sind Secretariat were allowed the pay scale of Rs. 41—3—50—4—110 ;

(b) whether it is a fact that the pay scale of Daftries in the Secretariat of former Punjab and other integrating Units was Rs.35—1 - 45 ;

(c) whether it is a fact that pay scale of Daftris mentioned in (b) above has been revised to Rs. 75 1—90, but the pay scale of Daftris mentioned in (a) above is still Rs. 41—3—50—4—. 110 ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for not revising the pay scale of Daftris of former Sind Secretariat and whether Government intend to enhance the pay scale of the said Daftris ; if not, reasons therefor ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) Yes.

(b) No.

(c) The pay scale prescribed for Daftris, effective from 14th October, 1955, on all West Pakisian basis, was Rs. 35—1—45. This pay scale has been revised to Rs. 75—1 -90 ; (Consolidated) The incumbents of the posts belonging to various integrating units were, however, allowed to opt for their existing pay scales if they were more beneficial to them. The prescription/revision of pay scales was done on all West Pakistan basis.

(d) Does not arise.

ASSISTANT PLANT PROTECTION OFFICERS

*7601. **Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Messrs. Anwar Ali Shah, Ghulam Qadir and S.A. Bashir were promoted as Assistant Plant Protection Officers in the Agriculture Department,—*vide* Government Notification No. I (118) SOAHV (Agr.)/63, dated Lahore, the 14th March 1963 ;

(b) whether it is a fact that the above said officials have not been paid their salaries in the Gazetted cadre for the last 4 years ; if so, what positive action has been taken by the Government in this respect ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) Yes.

(b) The above officials could not be paid their salary due to certain procedural difficulties and the objections raised by the Comptroller. The promotion of these three officials on regular basis was approved by the Commission only in January last subject to the condition that their promotions are within the quota of promotees as prescribed in the Services Rules. The determination of promotion quota is under examination. Meanwhile the Comptroller has been asked to allow these officials their substantive pay as Agriculture Assistants to avoid financial hardship to them and it is understood that they are being paid accordingly.

SHIFTING OF THE T.D.A. OFFICES FROM BHAKKAR TO JAUHARABAD

*7615. **Mr. Amanullah Khan Shahani** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the shifting of the T.D.A. Offices from Bhakkar to Jauharabad is under consideration ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the objects for which T.D.A. offices were shifted from Jauharabad to Bhakkar have been achieved ; if not, reasons for the shifting ;

(c) expenditure incurred on first shifting and the estimated expenditure to be incurred now on reshifting ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) No.

(b) Does not arise

(c) Rs. 47,864. The question of expenditure on shifting does not arise.

ASSISTANT SUB-INSPECTORS OF POLICE POSTED IN DISTRICT MIANWALI

*7617. **Mr. Amanullah Khan Shahani**: Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) the present number of Assistant Sub-Inspectors of Police posted in District Mianwali ;

(b) the number of those out of them who belong to the same district ;

(c) whether an Assistant Sub-Inspector can be posted in his Home District according to regulation ; if not, reasons for the posting of Assistant Sub-Inspectors mentioned in (b) above in their Home Districts ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah): (a) There are 30 Assistant Sub-Inspectors posted at present in the Mianwali District.

(b) Out of 30 Assistant Sub-Inspectors 13 Assistant Sub-Iuspectors belong to Mianwali District.

(c) Under the rules there is no bar to the posting of Assistant Sub-Inspectors to their district of residence. According to the provisions of Police Rule 14.47 only Sub-Inspectors are prohibited from posting to their districts of residence.

SUB-INSPECTORS OF POLICE STATIONED IN MIANWALI DISTRICT

*7618. **Mr. Amanullah Khan Shahani**: Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state whether it is a fact that certain

Sub-Inspectors of Police are stationed in Mianwali District for the last 7 or 8 years whereas according to rules and regulation they cannot remain posted in our District for more than 3 years; if so, the number herefor ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : No. Sub-Inspector is stationed in Miawali District for the last 7/8 years. According to the Police Rules the normal tenure prescribed for posting of a Sub-Inspector to a Police Station is three years. However, there is no provision in the Police Rules or imstructions against their serving in a particular District for more than three years in exceptional cases.

---

*۷۶۴۳ - **حاجی سردار عطا محمد** - کیا وزیر قانون از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کی اسامی پر تعیناتی کے لیے حکومت نے کیا قابلیت اور تجربہ مقرر کیا ہے ۔

(ب) مسٹر بشیر احمد شیخ کو جب ضلع سکھر میں بطور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر تعینات کیا گیا تھا تو ان کی پریکٹس کی مدت کیا تھی ؟

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) : (الف) سابقہ سندھ کے علاقہ میں اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کی اسامی پر تعیناتی کے لیے کوئی خاص استعداد یا تجربہ مقرر نہیں ہے ۔

(ب) تقریباً سات (۷) ماہ ۔

EVICTING MR. ABDUL AZIZ MOHAJIR OF VILLAGE BARNELI FROM THE EVACUEE HOUSE

*7659. **Malik Allah Yar Khan Langrayal** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) number of applications received by the Tehsildar, Kharian, District Gujrat, from 1st December 1966 to 1st June, 1967, for the allotment of Evacuee Houses ;

(b) the names and addresses of persons to whom allotments were made ;

(c) whether it is a fact that the local police authorities of Police Station, Kharian, District Gujrat, forcibly evicted Mr. Abdul Aziz Mohajir, resident of Barnali, Tehsil Kharian, District Gujrat from the evacuee house which had been under his possession since long ;

(d) whether it is also a fact that after evicting the said Mr. Abdul Aziz Mohajir the said house was illegally given to a local person Mr. Fazal Ahmad by the said Police Authorities ;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, whether the police had written orders of Tehsildar, Kharian with them at the time of evicting the said occupant and not the action taken by the Rehabilitation Department in the matter ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : (a) 1127.

(b) Requisite information is given in the attached list.*

(c) No.

(d) No.

(e) No. The Tehsildar, Kharian has not passed any order for evicting the said Abdul Aziz Mohajir from any evacuee house.

**Please see Appendix VII at the end.*

CHANGING NAME OF KALRI LAKE

*7724. Mr. Muhammad Umar Qureshi : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago there was a proposal under consideration of Government to change the name of Kalri Lake ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the fate of the said proposal ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) Yes.

(b) The question is still under consideration of the Government.

PRODUCTION OF 'BHANG' IN DISTRICT LASBELA

*7744. Mr. Muhammad Hashim Lassi : Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that 'Bhang' is cultivated in Lasbela District ; if so, the quantity of Bhang in maunds produced during the years, 1962-63, 1963-64 and 1964-65 separately ;

(b) rate of Excise duty leviable on Bhang per maund alongwith the amounts of duty received by Government during each of the said years ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the local officers and will be placed on the table of the House on receipt.

WORKSHOPS FOR REPAIRS OF BULLDOZERS AND TRACTORS IN DISTRICT LASBELA

*7748. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state the names of the places in Lasbela District where Government has established workhops for repairs of bulldozers and tractors ?

Minister of Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : No. Government Workshop has yet been established for the repairs of tractors and bulldozers in Lasbela District. However, one Workshop is proposed to be established at Uthal in Lasbela District during 1967-68.

CASES PENDING WITH JIRGA OF TALUKA BADIN

*7749. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) the names of Jirga members of taluka Badin, District Hyderabad appointed under the West Pakistan Criminal Law Amendment Act, 1963 ;

(b) the year-wise number of cases so far decided by the Tribunals in the said Taluka ;

(c) the number of cases as are pending with the Tribunals for (i) three years (ii) two years, and (iii) one year, separately ;

(d) the reasons for delay in the decision of cases referred to in (c) above and the action Government intend to take to expedite the disposal of the said cases ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah): (a)

1. Mr. Ali Bahadur Shah.

2, Mr. Mohammad Bachal.

3, Mr. Mohammad Luqman.

4. Mr. Moula Jaffri, Doctor.

5. Mr. Mohammad Rahim Thebo.

6. Mr. Mohammad (Haji Thebo).

7. Mr. Mohammad Saleh Qureshi.

8. Mr. M.A. Khan (retired S.P., Land Customs)

9. Mr. Nabi Bux Khan Bhurgri.

10. Mr. Nawaz Ali Mahmoodani, Doctor.

(b) Nil

(c) (i) & (ii) Nil.

(iii) One case over year is pending.

(d) There were 36 witnesses in this case. Out of them 25 have been examined. The remaining witnesses belong to Punjab.

The Tribunal is putting forth efforts to decide the case early. Moreover Commissioner is holding quarterly meetings with a view to expendite disposal of pending cases.

IMPORT OF 'CONDEINE' AND 'MORPHINE' CONTENTS

*7764. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state how much foreign exchange was spent by the Provincial Government on the import af Codeine and Morphine contents during the year 1964-65, 1965-66 and 1966-67 ?

Minister of Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): The requisite information is being collected from the Local Officers as well as from the Central Government and will be placed on the table of the House on receipt.

---

*۷۷۶۵ - سید عنایت علیشاہ - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ آبکاری و محصولات کے شعبہ افیون کے انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کی تنخواہوں کے سکیل مورخہ ۱-۱۲-۶۲ سے متذکرہ محکمہ کے دوسرے انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کے سکیلوں کے برابر کر دیا گیا تھا - لیکن شعبہ افیون کے درجہ چہارم کے ملازمین کا سکیل ابھی تک ۸۰-۱-۶۵ ہے جب کہ آبکاری و محصولات سائڈ میں درجہ چہارم کے ملازمین کا سکیل ۹۰-۱-۷۵ ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت شعبہ افیون کے درجہ چہارم کے ملازمین کو بھی وہی سکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے جو محکمہ آبکاری و محصولات کے دیگر درجہ چہارم ملازمین کا ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر احمد سعید کرمانی) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) ان کے فرائض منصبی مختلف ہونے کے سبب محکمہ خزانہ اس تجویز سے متفق نہ ہوا ۔

---

*۷۷۹۸ ۔ **خان اجون خان جدون** ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ۱۹۶۴-۶۵ء ، ۱۹۶۵-۶۶ء اور ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران صوبے کے ہر ایک ریجن میں علیحدہ علیحدہ کتنے ایکسائز انسپکٹر مقرر کیے گئے ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں متذکرہ انسپکٹروں میں سے شمال مغربی سرحدی صوبہ ، قبائلی علاقہ جات اور مدغم شدہ علاقہ جات سے علیحدہ علیحدہ کتنے انسپکٹر بھرتی کیے گئے ۔

(ج) آیا حکومت ایکسائز انسپکٹروں کی بھرتی کے لیے قبائلی علاقہ جات اور مدغم شدہ علاقہ جات کے لیے علیحدہ کوٹہ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں تو اس کی تفاصیل کیا ہیں اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر احمد سعید کرمانی) : متعلقہ معلومات مقامی افسران سے حاصل کی جا رہی ہیں اور فراہمی کے بعد ہاؤس میں پیش کی جائیں گی ۔

---

*۷۸۰۰ - **میاں محمد شفیع** - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بندوق اور ریوالور کے فائر آرمز لائسنس ایک شخص شہاب الدین ولد امام دین ذات جٹ سکنہ جدھودھیر تھانہ کاہنا اور پولیس چوکی جیا بگا کے نام جاری کیے گئے ہیں اگر ایسا ہو تو ان لائسنسوں کی تواریخ اجرا کیا ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ شہاب الدین چوری اور بہت سے فوجداری مقدموں میں ماخوذ ہے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ شہاب الدین کے خلاف پولیس چوکی میں چوری کے مقدمات اور بہت سی فوجداری رپورٹیں درج ہیں ۔ اگر ایسا ہو تو ہر ایک رپورٹ کی نوعیت

کیا ہے - نیز مذکورہ رپورٹیں علیٰ الترتیب کونسی تواریخ کو درج کی گئیں -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (الف) ، (ج) ، بالا میں مذکورہ حقائق کی بنیاد پر مسٹر محمد نواز انسپکٹر تھانہ کاہنا نے تقریباً دو سال قبل حکومت کو یہ سفارش کی تھی کہ مذکورہ شہاب الدین کے لائسنس منسوخ کر دیے جائیں - اگر ایسا ہو تو اس پر کیا کارروائی کی گئی اور اگر کوئی کارروائی نہ کی گئی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ بستی کے چند معززین نے مورخہ ۲۱ - ۲ - ۱۹۶۷ کو ڈپٹی کمشنر کو ایک درخواست دی تھی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ متذکرہ لائسنس منسوخ کئے جائیں اگر ایسا ہو تو ایسی درخواست پر کیا کارروائی کی گئی اور اگر کوئی کارروائی نہ کی گئی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

(و) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ بستی کے لوگوں نے مورخہ ۱۰ - ۱ - ۱۹۶۷ء کو (اول) انسپکٹر جنرل آف پولیس لاہور

(دوم) ڈپٹی کمشنر لاہور (سوم) کمشنر لاہور اور (چہارم) سپرنٹنڈنٹ پولیس کو متذکرہ لائسنسوں کی منسوخی کے لئے چند درخواستیں ارسال کی تھیں ۔ اگر ایسا ہو تو ان پر کیا کارروائی کی گئی اور اگر کوئی کارروائی نہ کی گئی ہو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ز) آیا حکومت متذکرہ شہاب الدین کے مذکورہ لائسنس منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر داخلہ (قاضی فضل اللہ) ۔ جی ہاں ۔ جولائی ۱۹۴۷ء میں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) جی نہیں ۔ لیکن ایس ۔ ایس ۔ پی لاہور نے ڈپٹی کمشنر لاہور کو اس کے خلاف اس بنا پر رپورٹ پیش کی کہ وہ تعزیرات پاکستان زیر دفعہ ۳۷۹/۴۱۱ کے تحت مندرج مقدمہ کے ملزم سے میل جول رکھتا ہے اور گواہ استغاثہ کی حیثیت سے غلط بیان دے رہا ہے ۔ اسے اظہار وجوہ کا نوٹس دیا گیا تھا ڈپٹی کمشنر ، لاہور نے اس کا بیان ایس ۔ ایس ۔ پی ، لاہور کے پاس رائے زنی کے لئے بھیج دیئے لیکن ڈپٹی کمشنر لاہور کو یہ معلوم ہوا کہ ایس ۔ ایس ۔ پی ، لاہور لائل پور کی

کی رپورٹ میں مناسب اور معقول وجوہات مندرج نہیں ہیں جن کی بنا پر مسٹر شہاب دین کے اجارہ ہائے اسلحہ کی تنسیخ کی جا سکتی ۔

(و) جی نہیں ۔ لیکن مسٹر معراج دین وغیرہ کی جانب سے ڈپٹی کمشنر ، لاہور کو موصول ہونے والی درخواست ایس ۔ ایس ۔ پی لاہور کو ضروری کارروائی کے لئے بھیج دی گئی تھی ۔ ایس ۔ ایس ۔ پی ، لاہور نے تحقیقات کی تھیں لیکن شہاب دین کے خلاف تمام الزامات بے بنیاد اور غلط ثابت ہوئے ۔ اس لئے اس کے اسلحہ کے اجارہ ناموں کو منسوخ کرنے سے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔

(ز) کمشنر ، لاہور ڈویژن یا ڈپٹی کمشنر ، لاہور کو کوئی درخواست پیش نہیں کی گئی تھی لیکن عوام نے اس بارے میں محکمہ پولیس کو درخواستیں پیش کی تھیں جن پر تحقیقات کی گئیں اور الزامات غلط ثابت ہوئے ۔ اس لئے شہاب دین کے اجارہ ہائے اسلحہ کو منسوخ کرنے کی کوئی کارروائی نہ کی گئی ۔

(ح) جی نہیں ۔ وہ قانون کا احترام کرنے والا شہری ہے اور اس کے خلاف کوئی الزام نہیں ہے ۔ اس لئے اس کے اجارہ ہائے اسلحہ کو منسوخ کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

CASES PENDING UNDER WEST PAKISTAN CRIMINAL LAW (AMENDMENT) ACT IN HYDERABAD DIVISION

*7809. **Syed Sher Ali Shah** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) the number of cases pending before each tribunals constituted under West Pakistan Criminal Law (Amendment) Act in Thatta, Dadu, Hyderabad, Sanghar and Tharparkar districts of Hyderabad Division on 1st January 1967 ;

(b) the number of cases out of those mentioned in (a) above decided by each tribunal in the above said Districts from 1st January 1967 up-to-date ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) :

DISTRICT	(a) NUMBER OF CASES PENDING ON 1-1-67.	(b) NUMBER OF CASES DECIDED FROM 1-1-67 UP-TO-DATE.
HYDERABAD DISTRICT :		
1. Addl : Deputy Commr. & A.D.M. Hyderabad.	5	—
2. S.D.M. & City Magistrate, Hyd.	1	—
3. S.D.M. Tando Mohd Khan.	1	—
4. Extra Joint Sub-Judge, Hyderabad.	7	—

5. Civil Judge, Matli.	1	—
6. Mukhtiarkar Hala.	7	—
7. Civil Judge, Tando Mohd Khan.	2	—
8. Mukhtiarkar Badin.	3	—

THARPARKAR DISTRICT :

1. S.D.M. Mirpurkhas.	2	—
2. S.D.M. Naravalley.	6	—

DADU DISTRICT

1. A.D.M. Dadu.	2	—
2. S.D M. Dadu.	7	3
3. S.D.M. Kotri.	1	—
4. Civil Judge, Kotri.	5	—
5. Mukhtiarkar Dadu.	1	—
6. Mukhtiarkar Mehar.	1	—

THATTA DISTRICT :

1. S.D.M. Thatta.	10	—
2. S.D.M. Shah Bunder.	17	—

SANGHAR DISTRICT :

1. S.D.M. Sangar.	1	—
2. Civil Judge, Shahdadpur.	1	—

3.	S.D.M. Sanghar.	1	—
4.	Civil Judge, Sanghar.	1	—

THEFT CASES

*7810. **Brigadier Chaudhri Fateh Khan :** Will the Parliamentary Secretary Home be pleased to state :—

(a) the number of theft cases registered by Police Station. Chawntra or Police Post Chakri, in Villages Harnali, Harniwal, Dandi Gujran, and Dhudumber in Police Station Chauntra District, Rawalpindi, since 1963 ;

(b) the number of cases out of those mentioned in (a) above, (i) investigated and property recovered as a result of investigation (ii) submitted to the Court and (iii) remained untraced alongwith the reasons therefor ?

Minister for Home Kazi Fazalullah) : (a) The No. of theft cases registered at Police Station Chauntra in the said villages is nil.

(b) The question does not arise.

THEFTS OF TRANSMISSION LINES IN SINJIDI

*7825. **Mian Saifullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that electric wires from WAPDA's transmission lines to Coal Mines Labour Welfare Hospital located in Sinjidi near Degari, Kalat District were stolen sometime ago ; if so, the

details of the thefts and the steps taken by the Nazim Mastung in this behalf ;

(b) whether it is a fact that Copper wire was removed from 8 electric poles by some one in Zari Spring area of Hanna, Quetta. in February, 1967 and a report to the effect was lodged with E. A. C., Quetta, if so, action taken on the said report ;

(c) whether it is a fact that telephone wires were also removed recently and stolen in Hanna and Sor Range areas of Quetta Tehsil, if so, details of the said theft ;

(d) whether it is a fact that Copper Transmission line conecting Studios of Radio Pakistan Quetta, with its Transmitters were also removed and stolen ; if so, the details thereof ;

(e) whether it is a fact that other similar thefts of wires also took place in Quetta Cantonment and Quetta City in the near past ; if so, the details of such thefts and the steps Government have taken or intend to take to check these thefts ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) : (a) Yes. A theft of electric wire took place in the Sinjidi Coal Mines. At initial stage some persons working on the leases were suspected but nothing so far has been established against them. On account of hilly area, the foot-prints could not be traced. Investigation is in progress.

tb) It is correct that copper wire was stolen, from some electric poles in SOR Range, Shaikhmanda, and Sariab of Quetta Tehsil. Six persons were arrested and copper, wire wieghing 3 maunds and 12½ seers was recovered from them. A case u/s 379 PPC, registered and is proceeding.

(c) No report about theft of telephone wire from Hanna and SOR Range Area, has been received.

(d) Two cases FIR No. 28/67 and FIR No. 29/67 have been registered at P.S. Saddar Quetta under section 379 PPC and are at present under investigation by the CIA Staff Quetta. 34 Lbs. out of 56 Lbs wire has been recovered in the above two cases.

(e) Seven cases FIR No. 133/67, 135/67, 158/67 of PS City FIR No. 73/67, 74/67, 75/67 PS Quaidabad and FIR No. 30/67 at P.S. Saddar Quetta have been registered u's 379 PPC. All the cases are under investigation. It is apparenely a gang working who is specialized in these kind of thefts. With the recovery of stolen material in two cases of P.S. Saddar mentioned against serial No. (d) above, it is hoped that the gang will be liquidated.

THEFT OF INDEGINEOUS COAL FROM SEALED RAILWAY WAGONS AT QUETTA RAILWAY STATION.

*7826. **Mian Saifullah Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that on the night of 30th/31st May, 1967 a truck loaded with indegineous coal was caught by S. H. O. Civil Lines Police Station, Quetta ;

(b) whether it is a fact that through investigations it was found by the said S. H. O. that the said truck driver had loaded coal from a sealed Railway Wagon at Quetta Railway Station with the help of a driver of another truck and several other persons ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether a case of theft was registered against the said driver ; if so, details thereof and the steps Government intend to take to check such thefts in future ?

Minister for Home (Kazi Fazalullah) ; (a) Yes. A truck loaded with coal was intercepted by the S. H. O. P.S. Railways, Quetta.

(b) This is correct, but no driver of another truck helped in this theft.

(c) A case under sections 379/411 PPC., had been registered in the Railways Police Station Quetta. The driver of the truck and 18 other persons have been arrested by the Police in this case. Arrangements for special patrolling have been made by the Railway Police.

RAIDS TO CATCH GANGS OF THIEVES STEALING COAL FROM RAILWAY WAGONS BETWEEN SUMUNGLI AND CHAMAN RAILWAY CROSSINGS.

*7827. **Mian Saifullah Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that S. H. O. Railway Police Thana of Quetta Railway Station has been organising raids since 1959 to catch the organised gangs of thieves stealing coal from Railway Wagons between Sumungli and Chaman Railway crossings ;

(b) whether it is a fact that through investigations it was revealed that near Saddar Police Thana Quetta, gangs of thieves, mostly children, board the slow moving coal loaded Railway Wagons and after filling the coal in guny bags, drop the same and carry away the coal ;

(c) whether it is a fact that the Railway Police Quetta failed to check these thieves ; if so, (i) reasons therefor, and (ii) the steps Government intend to take to check these organised thefts of coal ?

Minister of Home (Kazi Fazalullah) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Numerous raids have been conducted and 20 gangs cases were registered since 1959 in which 117 persons were arrested and sent up. Coal is carried from the hills by motor transport to Sumungli from where it is transhipped into Railway Wagons and then despatched to Quetta by rail, which is at a distance of two miles. Strict watch continues to be kept by Railway Police Quetta over thefts of coal.

ASSISTANTS WORKING IN CIVIL SECRETARIAT AND OTHER OFFICES.

*7840. **Ch. Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(a) the pay scales of Assistants working in Civil Secretariat and other Offices ;

(b) whether it is a fact that the Assistants in offices other than Civil Secretariat have to do a lot of spade work besides noting and drafting, whereas the Assistants of Civil Secretariat are not required to write rates and they merely put up the case to Section Officers ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons for the disparity in the pay scales of Assistants in the Civil Secretariat and non-Secretariat Offices ;

(d) whether it is a fact that in the Central Government identical scales exist for Assistants in Secretariat and non-Secretariat Offices ; if so, reasons for which the same policy has not been adopted in the Province ?

Minister of Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) :

(a) Assistants in the Civil Secretariat.	Rs. 225-15-360/20-500.
Assistants in other offices.	Rs. 175-10-215-15-275/15-350.

(b) No. The Assistants in the Civil Secretariat have to do the spade work e.g. they trace and put up all previous papers including policy, precedents, rules and regulations etc. on the files for submission to the section Officers. In addition, they also prepare statements and returns etc.

(c) Does not arise. The work at all levels in the Secretariat is of more responsible nature than in other offices of Government, hence the difference in the pay scales of Assistants in the Secretariat and non-Secretariat offices.

(d) Yes. The pay scales of Assistants in the Central Government Secretariat and their attached departments are identical. In the West Pakistan Government 'Assistants' pay scales were integrated with reference to the pay scale of Assistants obtaining in the various integrating units and not with reference to the Central Government's pay scales prescribed for their Assistants. In the integrating units the pay scales of Assistants in the Secretariate were higher than the pay scales of Assistants in the attached offices. The pay scales in the Provincial and Central Govt. are not intended to be identical.

REPAIRABLE ROADS IN DERA ISMAIL KHAN

*7861. **Haji Sadullah Khan** : Will the Minister for Development of Tribal Areas be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the following roads in Dera Ismail Khan, Agency I are in deplorable condition :—

(i) Bannu-Datta Khel Road ;

(ii) Bannu-Rizmik Road ;

(iii) Bannu-Spin Goam Road ;

(iv) Bannu-B. C.K. Road and I have already drawn Government attention towards this matter ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons for not paying attention towards this matter so far ?

Minister for Development of Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :

(a) & (b) (i) *Bannu Datta Khel Road.*

The road from Bannu to Miranshah is metalled and is in perfect condition. As regards road from Miranshah to Dattakhel that is a shingled road and periodical repairs are being carried out regularly. The traffic on this road normally consists of huge number of over loaded timber trucks which are plying regularly without any hinderance. That should be enough proof that the road is in good condition.

(ii) *Banu Rezmark Road*

This road is a metalled one and is in perfect candition. No. stoppage of traffic has been reported so far which shows that the road is in quite good condition.

(iii) *Bannu Spinwam Road*

This road upto Mirali is a metalled one and is in perfect good condition. As regards road from Mir Ali to Spinwam that is a shingled one and the surface is kept in good condition except a few culverts on various reaches which are partily damaged by floods and partly blown up by hostiles a year back and have not been reconstructed because of non-availability of funds.

Moreover, the bridges blown up by the hostiles in 1938 including Keitu Bridge have not been reconstructed so far because the schemes have not been matured.

(iv) *Bannu B. C.K. Road*

The road is shingled and the surface is kept in good condition. There were certain retaining walls, prest walls and cause ways which have been damaged due to heavy rains and floods, in the past, have not been attended for want of funds and the matter has been reported from time to time to the higher formations of the B & R Department.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

NON-OFFICIAL VISITORS OF VARIOUS JAILS AND LOCK-UPS OF PESHAWAR DIVISION

301. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(a) the district-wise names of non-official visitors of various jails and lock-ups of Peshawar Division during the year 1962-63 ;

(b) the dates on which the said visitors paid visits to the respective jails and lock ups, district-wise, during the said year ;

(c) whether the said visitors made any suggestions on the occasions of their visits for improving the general conditions prevailing in the said jails and lock-ups ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the action taken thereon ?

Minister of Jails (Malik Allah Yar Khan) : (a), (b), (c and (d) - **The information in respect of the jails in Peshawar Division is given in the statement at page 2. No non-official visitor is appointed for judicial lock ups.**

LIST OF NON-OFFICIAL VISITORS OF JAILS IN PESHAWAR DIVISION DURING 1962-63

	Name of jail	Name of Non-Official visitor	Dates of visit	Whether any suggestion made or not	Whether action has been taken on the suggestion or not
1	Central Prison, Peshawar	Nil	Nil	Nil	Nil
2	Central Prison, Haripur	Peer Sarwar Shah	23-7-62, 21-8-62, 18-10-62, 13-12-62.	—	—
3	District Jail, Mardan	(1) Hony. Captain Mohd. Aslam Khan.			
		(2) Lt.-Col. Abdul Khaliq			
		(3) Khan Ikram Ullah Khan	—	—	—
		(4) Major Fazal-ur Rehman			

4	Sub-Jail, Charssada	—	—	—	—
5	District Jail, Abbottabad	Syed Sikandar Shah	—	—	
6	District Jail, Kohat	(1) Dr. Shareef Noor	12-2-62, 10-7-62, 12-12-62, 29-5-63, 10-8-63, 3-12-63.	Yes	Complied with.
		(2) Peer Syed Jalai Shah	25-5-62	—	—
		(3) Mir Ainuddin	21-7-62	—	—
		(4) Lt.-Col. Amir Mohd, Khan	—	—	—

NON-OFFICIAL VISITORS OF VARIOUS JAILS AND LOCK-UPS OF SARGODHA DIVISION

303. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(a) the district-wise names of non-official visitors of various jails and lock-ups of Sargodha Division during the year 1962-63 ;

(b) the dates on which the said visitors paid visits to the respective jails and lock-ups, district-wise, during the said year;

(c) whether the said visitors made any suggestions on the occasions of their visits for improving the general conditions prevailing in the said jails and lock-ups ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the action taken thereon ?

Minister of Jails (Malik Allah Yar Khan) : (a),(b),(c) and (d) The requisite information in respect of the jails in Sargodha Division is given in the statement at pages 4 and 5. No non-official visitor is appointed for the judicial lock-ups.

LIST OF NON-OFFICIAL VISITORS FOR JAILS IN SARGODHA DIVISION DURING 1962-63

Name of Jail	Name of Non-Official Visitor	Dates of visit	Whether any suggestion made or not	Whether action has been taken on the suggestion or not
1	2	3	4	5
Central Jail, Mianwali	(1) M. Atta Ullah Khan	20-7-62, 5-9-62, 30-10-62, 22-12-62, 7-1-63, 10-1-63, 19-4-63, 7-5-63, 11-5-63, 31-5-63.	Nil	Nil
	(2) Shah Wali Khan	21-7-62, 8-8-62, 28-8-62, 18-9-62, 8-10-62, 10-10-62, 7-11-62, 8-12-62, 29-12-62, 10-1-63, 30-1-63, 19-2-63, 12-3-63, 10-4-63, 27-4-63, 11-5-63, 28-5-63, 28-6-63.	—	—

	(3) M. Muhammad Afzal Miana	26-7-62, 7-8-62, 27-12-62, 7-1-63, 15-1-63, 3-5-63, 11-5-63.	—	—
	(4) M. Sardar Khan	2-8-62, 22-8-62, 26-9-62, 10-10-62, 30-1-63, 2-5-63,	—	—
	(5) M. Ghulam Mohd	23-8-62, 29-9-62, 27-12-62 7-1-63, 10-1-63, 19-3-63, 30-4-63, 11-5-63.	—	—
Camp Jail. Shahpur	—	—	—	—
District Jail, Sargodha	(1) Ch. Muhammad Shafi	—	—	—
	(2) Dr. Nasirullah Khan	20-11-62, 10-5-63, 16-5-63	Yes	Complied with.
	(3) Mahr Khuda Dad	—	—	—
	(4) Malik Sher Mohd	—	—	—
	(5) Ch. Sultan Ali	4-9-62, 5-10-62, 16-11-62, 31-5-63.	—	—
Distril, Jail, Jhang	(1) Rai Ahmad Noor	12-9-62, 3-11-62, 14-12-62, 16-8-63.	—	—

1	2	3	4	5
	(2) Rai Sher Muhammad	24-8-62. 15-10-62, 14-12-62, 28-1-63, 20-3-63, 18-5-63, 11-3-63.	Yes	Complied with.
	(3) Qazi Ghulam Shabbir	15-8-62, 2-9-62, 21-9-62, 30-10-62, 14-12-62, 15-1-63, 20-3-63, 9-5-63.	—	—
	(4) S. Irshad Hussain	23-8-62, 26-10-62, 14-12-62, 4-12-62, 2-6-63, 8-6-63, 11-6-63.	—	—
	(5) Sheikh Akhtar Ali	18-8-62, 14-12-62, 28-3-63, 11-6-63.	—	—
District Jail, Lyallpur	(1) Malik Muhammad Sher	18-1-62, 6-2-62, 29-5-62, 8-1-63.	—	—
	(2) Mr. Sultan Ahmad	7-2-62, 12-2-62, 23-2-62, 14-5-62, 27-6-62, 19-9-62, 20-11-62, 8-1-63, 20-8-63, 2-10-63.	—	—

(3) Mr. S. M. Ilahi	12-2-62, 1-3-62, 16-4-62, 4-5-62, 21-5-62, 18-6-62, 7-10-62, 24-8-62, 19-9-62, 28-3-63, 23-4-63, 1-7-63, 19-8-63, 25-9-63.	—	—
(4) Ch. Sultan Ali	13-1-62, 1-3-62, 10-5-62, 11-5-62, 7-6-62, 17-7-62, 14-8-62, 3-4-63, 16-4-63, 21-5-63, 4-6-63, 29-8-63, 9-5-63, 7-9-63, 4-10-63.	Yes	Complied with.
(5) Brig. Rasheed Ahmad	—	—	—

NON-OFFICIAL VISITORS OF VARIOUS JAILS AND LOCK-UPS OF KARACHI DIVISION

305. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(a) the district-wise names of non-official visitors of various jails and lock-ups of Karachi Division during the year 1962-63 ;

(b) the dates on which the said visitors paid visits to the respective jails and lock-ups, district-wise, during the said year;

(c) whether the said visitors made any suggestions on the occasions of their visits for improving the general conditions prevailing in the said jails and lock-ups ;

(d) if answer to (d) above be in the affirmative, the action taken thereon ?

Minister of Jails (Malik Allah Yar Khan) : (a), (b), (c) and (d) The requisite information in respect of jails in Karachi Division is given in the statement at page 7. No. non-official visitor is appointed for judicial lock-ups.

LIST OF NON-OFFICIAL VISITORS OF JAILS IN KARACHI DIVISION DURING 1962-63

Names of Jail	Names of Non-Official Visitors	Dates of visit	Whether any suggestion made or not	Whether action has been taken on the suggestion or not
Central Prison, Karachi	(1) Mr. Ahmad Dawood	12-7-62, 30-10-62		Appropriate action was taken by them on the administration
	(2) Mr. Subah Ullah Khattak	27-7-62		
	(3) Mr. Sher Jang Rana	2-8-62	Yes	
	(4) Mr. M.A. Khateeb	24-4-63		
	(5) Mr. Suhail	30-4-63		
	(6) Mr. Hakim Mohd Saeed.	13-6-63		
District Jail, Lasbela	Nil	Nil	Nil	Nil
Juvenile Jail, Landhi	This Jail was not in existence in 1962-63			

NON-OFFICIAL VISITORS OF VARIOUS JAILS AND LOCK-UPS IN RAWALPINDI DIVISION

307. Babu Muhammad Rafiq : Will the Ministier of Jails be pleased to state :—

(a) the district-wise names of non-official visitors of various jails and lock-ups of Rawalpindi Division during the year 1962-63;

(b) the dates on which the said visitors paid visits to the respective jails and lock-ups, district-wise, during the said year ;

(c) whether the said visitors made any suggestions on the occasions of their visits for improving the general conditions prevailing in the said jails and lock-ups ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the action taken thereon ?

Minister of Jails (Malik Allah Yar Khan) : (a), (b), (c) and (d) The requisite information in respect of Jails in Rawalpindi Division is given in the statement at pages 9 and 10. No non-official visitor is appointed for judicial lock-ups.

LIST OF NON-OFFICIAL VISITORS IN JAILS IN MULTAN DIVISION DURING THE YEAR 1962-63

Name of Jail	Names of Non-Official Visitors	Dates of visit	Whether any suggestion made or not	Whether action has been taken on the suggestion or not.
1	2	3	4	5
Central Jail, Sahiwal	(1) S. Jaffar Hussain	—	Nil	Nil
	(2) Sh. Nisar Ahmad			
	(3) Mr. Muhammad Khalil			
	(4) Sheikh Nadir Ali	20-7-62, 20-8-62, 30-10-62, 25-4-63.	—	—
	(5) Mian Maqbool Illahi	—	—	—
	(6) Khan Muhammad Rafiq Naizi	1-9-62, 31-10-62, 20-12-62, 12-2-63, 22-3-63, 22-5-63.	—	—

1	2	3	4	5
	(7) Sheikh Muhammad Abdullah	22-9-62, 1.11-62, 29-11-62.	—	—
New Central Jail, Multan	(1) Sh. Abdul Hakim	2-5-62, 8-6-62, 30-8-62, 5-10-62, 20-3-63, 19-11-63, 27-12-63.	—	—
	(2) Khan A.H. Roedad Khan	13-12-62, 28-3-63, 25-4-63	—	—
	(3) Haji Khair Muhammad	—	—	—
	(4) Mr. Abdul Aziz Khan	10-8-62.	—	—
District Jail, Multan	(1) Mrs. Dr. A.M. Khan (2) Sh. Rehmat Ullah Saleem (3) Diwan Ghulam Abbas	—	—	—
District Jail, D.G. Khan	(1) Sh. Muhammad Khan Leghari (2) S. Manzoor Ahmad Khan	—	—	—
	(3) Mr. Muhammad Zahid	27-9-62, 2-2-63	—	—

District Jail, Rajanpur	(1) S. Ghulam Rasool Shah	2-7-62, 2-8-62, 1-10-62 8-2-63, 26-6-63.	—	—
District Jail, Muzaffargarh	(1) Ihsan Ullah Khan	3-7-62, 3-9-62, 4-10-62, 3-11-62, 28-12-62, 2-1-63, 4-2-63, 7-6-63.	—	—
	(2) Haji Amir Akbar Khan	7-7-62, 10-9-62, 6-10-62, 24-10-62, 6-12-62, 9-1-63 2-4-63, 29-4-63.	—	—
	(3) Sh. Muhammad Taqi	—	—	—
	(4) Sh. Nasir Din			

NON-OFFICIAL VISITORS OF VARIOUS JAILS AND LOCK-UPS OF HYDERABAD DIVISION

309. Babu Muhammad Rafiq : Will the Minister of Jails be pleased to state :—

(a) the district-wise names of non-officials visitors of various jails and lock-ups in Hyderabad Division during the year 1962-63 ;

(b) the dates on which the said visitors paid visits to the respective jails and lock-ups, district-wise, during the said year ;

(c) whether the said visitors made any suggestions on the occasions of their visits for improving the general conditions prevailing in the said jails and lock-ups ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the action taken thereon ?

Minister of Jails (Malik Allah Yar Khan) : (a), (b), (c) and (d) The requisite information in respect of jails in Hyderabad Division is given in the statement at page 12. No non-official visitor is appointed for Judicial lock-ups.

LIST OF NON-OFFICIAL VISITORS OF JAILS IN HYDERABAD DIVISION DURING THE YEAR 1962-63

Name of Jail	Names of Non-Official Visitors	Dates of visit	Whether any suggestion made or not	Whether action has been taken on the suggestion or not
Central Prison, Hyderabad	1. Mr. Makhdoom Mohd Zaman Khan of Hala 2. Mrs. Begum Channa 3. Mr. Abdul Sattar Sheikh 4. Mr. Abbas Bhai	—	—	—
District Jail, Mirpur Khas	1. Ch. Rafiq Ahmad 2. Dr. Ahmad Khan Ahmedani 3. Dr. Nasir Ahmad 4. Mir. Muhammad Khan Talpur.	—	—	—
District Jail, Dadu	1. Akhund Najum-ud-Din 2. Mr. Ali Ahmad Qureshi 3. Mr. Muhammad Aleem Memon.	— 10-9-62, 20-2-63.	— Yes	— The case for the construction of a New District Jail at the cost of Rs. 28 lac is under consideration.

ADJOURNMENT MOTIONS

FAILURE OF GOVERNMENT TO DIRECT K.D.A. TO BAN TRANSFER AND SALE OF PLOTS IN GULSHAN-I-IQBAL TO APPLICANTS WITH NO INTENTION TO BUILD HOUSES.

Mr. Speaker : We will now take up Adjournment Motion No. 190.

ملک محمد اختر ۔ میرے مشفق دوست نے جواب دینا ہے ۔

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ خدا کے لئے اردو کے ساتھ تو کچھ شفقت برتا کیجئے ، یہ آپ کی اپنی زبان ہے ، ہماری قومی زبان ہے اور ہمیں بہت پیاری ہے ۔ آپ خواجہ صاحب کے پاس کچھ لمحات گزار لیجئے ، ان سے کچھ پوچھ لیجئے ۔

جناب والا ۔ اس تحریک التوا میں میرے فاضل دوست کا ارشاد یہ ہے اور اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کا تفصیلی جواب دے دوں ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ

A large number of people who had no intention of building houses applied for plots only to dispose them off at a later date at a premium. Among them were people who owned houses in areas other than KDA schemes and the real estate brokers. The failure of the Government to direct the KDA to ban transfer and sale of Gulshan-e-Iqbal plots had perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Now Sir, as is clear from the very wording of the adjournment motion, this does not, as a matter of fact, deal with any specific matter neither does it pertain to anything which is of urgent nature or for which it could become a subject matter of adjournment motion. It is necessary that it should be a specific matter pertaining to a single specific matter and should be of public importance. So on these technical grounds also, being vague, not specific and a single matter of urgent public importance, it deserves to be ruled out of order. However, with your permission I would like to apprise the House of the real situation in the matter and for that I shall have to read a statement Sir, which is of reasonable length, of course. But before I read the statement I may point out Sir, that the heading of the news item on which the Member has based his adjournment motion reads :

"Ban on Transfer, Sale of Gulshan-e-Iqbal
Plots
KDA Step to curb speculation".

and in this news item, it is stated that the KDA has imposed a ban. Now I would go a step further. The Member wants to discuss the failure of the Government to direct the KDA to impose ban while the news item itself speaks of the ban and that is the headline of the news item. Again Sir, I will mention that it is not exactly the news item which gives legality to the legal provisions of rules, instructions or agreement but it is the agreement of which rules are in force and have the value of law or force of law and are taken into consideration. It is not open to any newspaper that by just having a headline, they can change the law. They can't. I am sure Sir, and I feel that the Member has only misunderstood even if the news item is taken to be as it is. It is rather the imposition of the ban of the KDA which has been made the 'headline'.

Mr. Speaker : Is it in the 'Dawn' of lst July ?

Minister for Basic Democracies : Yes Sir, it is in the Dawn of lst July.

I will Sir, give the real picture of the conditions etc; we have imposed on the transfer of these plots so that the House could know the real situation of the case.

The statement which I was going to read, is as follows:

It is not correct to say that a large number of people who had no intention of building houses applied for plots in Gulshan-e-Iqbal Scheme only to be disposed off at a later date. This Authority has grounds to believe that most of the people applied for their personal requirements. Due care was taken to ensure that persons who apply had no houses or land in any of the big cities of Karachi, Lahore, Rawalpindi and Peshawar. The following conditions were prescribed and questtions in respect of them were to be answered on affidavit as under :-

(i) Do you own a house/plot of land/flat in any of the cities of Karachi, Rawalpindi, Lahore or Peshawar or in any Cantonment area of these cities in your own name or in the name of your wife/husband or any of your minor children or dependents. If so where and what is its total area ?

(ii) Did you previously obtain a plot of land in your own name or in the name of your wife/husband or any of your minor children or dependents from any Improvement Trust or Development Authorities or Co-operative Housing Societies in any of the cities of Karachi, Rawalpindi, Lahore, Peshawar or any Cantonment Area of any of these cities which was subsequently disposed off by gift, sale or any other mode of conveyance ?

The age of the person was also required to be mentioned in the application form and persons who were below 25 years of age were disqualified from participating in the ballot.

Over 34,000 applications were received and over 1800 were rejected before ballot, because they could not answer the questions in respect of owning a plot/house or indicated age below 25 years.

In the terms and conditions for allotment of residential plots in the scheme the following condition relates to the sale of plots :—

Condition 20. The allottee, till the completion of the construction of the building on the plot of land allotted to him/her, shall have no legal interest in the plot except that of a licensee to enter upon the plot for the purpose of constructing the building. The allottee shall not sell, assign, lease or sub-lease or in any way transfar his interest in the occupancy rights, either in whole or in part until the lease has been granted to him and construction of the building has been completed, except that he could mortgage the plot for the purpose of house building loan."

It may be mentioned that so far no plot in the Gulshan-e-Iqbal Scheme has been sold at a premium.

Then, Sir, there is no reference in the news item that the mind of the public is disturbed.

Therefore, Sir, on technical grounds as well as factual grounds the adjournment motion deserves the fate of the majority of the adjournment motions tabled by the Member.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں وزیر صاحب کو خطاب کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ

میری ہر بات پہ کہتے ہیں کہ تو کیا ہے
تمہی بتا دو یہ انداز گفتگو کیا ہے

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ اگر اجازت دیں تو میں اس شعر کو صحیح طور پر عرض کر دوں ۔ اصل میں یہ ہے

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہی بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے دو وجوہات دی ہیں ۔ سب سے پہلے یہ specific نہیں ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ بالکل specific ہے اور misdeeds of KDA کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے پاس وہ News Items ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پڑھئے تو ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس کا پیرا ۲ refer کرتا ہوں جس میں ہے ۔

> "The decision has been taken because there was a feeling that a large number of people who had no intention of building houses applied for plots only to dispose them off at a later date at a premium."

Minister of B.D & Local Government : On a point of order. Sir, you had asked the Member to read the news item. What is meant by this directive is for him to read it from the beginning. If he could kindly read out from the headlines down below.

Malik Muhammad Akhtar : Certainly, if I am allowed. In that case I will have to read two columns of the newspaper.

Mr. Speaker : I will myself read it.

Malik Muhammad Akhtar : Kindly refer to para 2.

> "The decision has been taken because there was a feeling that a large number of people....."

Mr. Speaker : Which decision ?

ملک محمد اختر ۔ پڑھ تو لینے دیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ decision کا reference دیجئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس کا پیرا ۲ refer کرتا ہوں ۔ جس میں ہے کہ

> "The decision has been taken because there was a feeling that a large number of people who had no intention of building houses applied for plots only to dispose them off at a latter date at a premium.
>
> Among these were people who owned houses in areas other than KDA schemes and the real estate brokers.

آپ نے اتنی باتیں سنی ہیں ۔ میری بھی تھوڑی سی سن لیں ۔

the controlling authority failed to issue directions in time.

یہ تو حاکم سے فریاد کرنے والی بات ہے ۔

جناب سپیکر ۔ صورت حال یہ ہے کہ لوگوں نے ناجائز الاٹمنٹ کرائی ہوئی ہیں ۔ ان کے لئے آپ نے جو affidavit کی form بنائی ہے وہ درست نہیں ۔ اس کا جب انکشاف ہوا تو کے ۔ ڈی ۔ اے نے فیصلہ کیا کہ کسی طرح اس evil کو eradicate کیا جائے ۔ جیسا کہ یہاں ہیڈ لائن میں دیا ہے ۔ گلشن اقبال کے پلاٹ کی ٹرانسفر اور سیل پر پابندی لگا دی گئی ۔ اس کے متعلق میرا یہ اعتراض ہے ۔

Mr. Speaker : That is not the adjournment motion. The Member's adjournment motion says :

> "The failure of the Government to direct the KDA to ban transfer, and sale of Gulshan-i-Iqbal plots."

Malik Muhammad Akhtar : Yes, that is my adjournment motion. They have still failed to give directions to the KDA.

کے ڈی ۔ اے نے کہا ہے کہ یہ ایک evil ہے اور اس کی admission کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کے ۔ ڈی ۔ اے نے ان پلاٹوں کی سیل وغیرہ

instructions کو ban کر دیا ہے تو پھر بھی آپ چاہتے ہیں کہ یہ جاری کریں ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں ۔ ان کو جاری کرنی چاہئیں ۔

I am talking of their failure. I am talking about the failure of the Provincial Government

Minister of B.D. & Local Government: The Member should have complimented us because even before he thought of anything of the kind, before the news item appeared in the newspaper and even before we allotted plots we had issued instructions. The Member was busy in collecting something else. He was not attentive when I was reading out the condition. Condition No : 20 clearly lays down, what my friend wants to say, to direct and instruct the KDA. That was a condition laid down before the allotment of the plots.

Malik Muhammad Akhtar: What about the period ? Then these powers have been abused.

Mr. Speaker: The matter proposed to be discussed is not a single specific matter. The learned Member has not correctly interpreted the news item published in the Dawn of Ist July, 1967. The K.D.A. has already imposed restrictions on the transfer of plots in the Gulshan-i-Iqbal scheme. The adjournment motion is palpably out of order. Therefore the motion is ruled out of order.

Recommendation of the Chairman, Multan Municipal Committee for the revision of Octroi Schedule.

Mr. Speaker: Next 92. Malik Muhammad Akhtar.

Minister of B. D. & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, in this adjournment motion the Member wants to discuss, according to him a matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the Chairman of Municipal Committee has disregarded the recommendation of the Members of the Committee and has made a recommendation to the Government to revise octroi schedule. Due to recommendation of increase in Octroi rates then thousand citizens of Multan have demonstrated at Multan Town Hall. The undemocratic action of official Chairman of Multan Municipal Committee has frustrated the minds of the public of West Pakistan.

In the Statement he says :

It has been reported in Daily Nawa-i-Waqt dated Ist July, 1967 that ten thousand citizens of Multan went in a procession to the Multan Town Hall to demonstrate against the recommendation of the Chairman to revise the rates of Octroi against the decision of members of the Municipal Committee. There is great unrest at Multan all the business has been suspended. The undemocratic action of the official Chairman of the Multan Municipal Committee has frustrated the minds of the public of West Pakistan.

Sir, the Member has so worded the adjournment motion that even if it could be claimed to have spoken of something specific the very wording of the first sentence has confused the whole situation. He says : "the Chairman of Multan Municipal Committee has disregarded the recommendation of the Members of the Committee who has made a recommendation to the Government to revise Octroi Schedule."

Now, whether 'who' is to be read with the Municipal Committee or Chairman with both, only God knows or Khawaja Sahib with his practical experience of the parliamentary life and all the Members on his side may perhaps try to come to some conclusion.

My submission in this case is that here again it is something vague. It should have been specific. Which particular item the Member wants to

discuss in the form of an adjournment motion. Sir, this action of imposition of a tax is not a matter or decision which is taken so suddenly. It is a very long process that has to be gone through before the changes in taxation are brought about. The Municipal Committee recommends it, the Chariman makes his comments agreeing with that or forwarding his own recommendation or that of the Municipal authority. Then the Controlling Authority goes through it; then it makes recommendation, which come to the Provincial Government. They scrutinize it and then they pass it. Then it goes back through the proper channel and then it is imposed. This process takes months. In the present case also, every minute detail of the process was gone through.

Then that deprives it of many important ingredients of an adjournment motion. This is an action which has been taken in the ordinary administration of law and all that procedure has been followed.

Secondly, Sir, the Member wants to discuss the Chairman had dis-regarded the recommendation of the Members of the Municipal Committee, who had made a recommendation to the Government to revise octroi. I may mention that he did not disregard it. He did forward the recommendation of the Municipal Committee as well as his own recommendation. Now, Sir, for bringing all the facts before the House I may mention that there were 237 items about which the Municipal Committee had made recommendation that the octroi should be revised. Out of these 237 items, all others were sent and recommended by the Municipal Committee except 11 items. About the 11 items the Chairman had made his own observation, made his own recommendation, but he did not withhold the recommedation of the Municipal Committee.

Mr. Speaker : Had he recommended for the inclusion of these 11 items?

Minister of Basic Democracies. Sir, in all 237 items were recommended for revision, out of which he recommended all other items as they were recommended by the Municipal Committee, except 11 items. About these 11

items he made his own recommendation in addition to the recommendation of the Municipal Committee. He forwarded the recommendation of the Municipal Committee as well as his own recommendation to the Controlling Authority. The Controlling Authority agreeing with the recommendation of the Municipal Committee in the case of other items, and in the case of 11 items agreeing with the recommendtion of the Chairman, forwarded it to the Provincial Government, after scrutinising, approved the recommendation of the Controlling Authority.

I may also point out another fact that before the Member could think of it and could give an adjournment motion on the point, I had already been approached by my friend, Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani.

ملک محمد اختر ۔ وہ تو میرے گواہ ہیں ۔

Minister of Basic Democracies : He had, Sir, come to me to tell me that there was agitation going on against the imposition.

خواجہ محمد صفدر ۔ بیسیوں تاریں آ چکی ہیں ۔

Minister of Basic Democracies : I received some telegrams myself, and the Member came to tell me that the people did not like the imposition and revision of this tax, and that they were agreeable to the standard of tax that was levied in the case of the Municipal Committee, Lyallpur, or Lahore, or other first-class Municipal Committees. I discussed the matter informally with him and then he gave me a representation which has been sent to the Municipal Committee, and the Controlling Authority for report. I have today a brief list also in which they have given comparative rates of different first-class Municipal Committees, and except one or two, the taxes imposed in Multan are not the highest. Even then I assure through you, Sir, the hon'ble House, and particulary the Members from Multan, both of whom have been very anxious about the matter, that after receiving the report from the Controlling Authority of the Municipal Committee, and the Municipal Committee itself, I will sympathetically

consider the matter, and if there is any possibility of revising the rate of any particular item, I will try to do it, but the ultimate decision will depend on the decision of the Municipal Committee of the area or on comparative study of other rates in other first-class Municipal Committees. After studying all these items, if the Government comes to this decision that any injustice has been done, we will try to remove it.

Mr. Speaker : I think their demand is that they should be treated at par with Lyallpur ; I have also received telegrams.

Minister of Basic Democracies : In most of the cases there are only one or two items in which there is disparity ; otherwise perhaps the highest rate in certain cases may be of other Municipal Committees, like we have in Sargodha, Lyallpur and Hyderabad, which they have not included on account of its being a Corporation, but I will go through that. If you allow me, Sir, in the case of wheat, the old rate charged in the Municipal Committee in Multan is five paisa, revised recommended rate is ten paisa, Model octroi ten paisa ; Rate in the case of Sargodha is seven paisa ;in the case of Lyallpur it is ten paisa ; in the case of Hyderabad it is twelve paisa.

So in the case of Multan, it is not the highest rate.

Then if you will allow me to read .....

Mr. Speaker : The Minister need not read it.

Minister of Basic Democracies : I have gone through that and except in one or two items, in all other cases the rate in Multan is not the highest, but in this case also, as I have already said, I will examine it and I will decide the case on merit and sympathetically consider the representation by my friend and the citizens of Multan. I will take into consideration their objection and then pass orders.

Mr. Speaker : I had also received three telegrams which I had forwarded to the Minister, and I hope the Minister will take personal interest in the matter and take action very shortly.

Minister of Basic Democracies : Sir I cannot exactly at this stage say that I will definitely decrease the rate, but I can assure the House that I will definitely consider it, and consider it sympathetically, taking into consideration all the circumstances of the case.

Mr. Speaker : Does the Member press his motion ?

ملک محمد اختر ۔ Certainly Sir جناب والا ۔ میرے معزز دوست جناب وزیر بلدیات سابق ایڈجرنمنٹ موشن پر مصر تھے کہ میں نیوز آئٹم پڑھوں ۔ سب سے پہلے میں اختصار سے یہ ثابت کروں گا کہ یہ recent پبلک importance کا مسئلہ ہے اس کے متعلق میں نیوز پڑھتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق آپ کچھ نہ فرمائیے ۔ اس پر گورنمنٹ action لے رہی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ اسمبلی چاہتی ہے کہ ہم بات نہ کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب یہ بات نہیں ہے جو چیز relevant ہو آپ اس کو ضرور پڑھ سکتے ہیں آپ میری تسلی کریں آپ کے لئے لازمی نہیں ہے کہ آپ ان کا جواب دیں ۔ مجھ سے یہ فرمائیے کہ اس معاملہ میں گورنمنٹ جب پہلے action لے رہی ہے تو یہ ایڈجورنمنٹ موشن کیسے لایا جا رہا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں allege کرتا ہوں کہ گورنمنٹ action نہیں لے رہی ہے ۔ مجھے کہہ لینے دیجئے ۔

جناب والا ۔ میں وقت کی کمی کی وجہ سے سارا آئٹم نہیں پڑھتا ہوں بلکہ صرف news item کا ہیڈنگ پڑھے دیتا ہوں ۔

"نوکر شاہی مردہ باد کے نعرے ۔ ۱۰ ۔ ہزار
شہریوں کا ٹاؤن ہال کمیٹی کے سامنے مظاہرہ ۔
محصول بڑھانے کے خلاف ہڑتال ۔"

اب میں آئٹم کے باقی حصہ کو چھوڑتا ہوں ۔ جب ٹاؤن ہال کے سامنے مظاہرین پہونچے تو بلدیہ ملتان اور صوبائی اسمبلی کے رکن نوابزادہ غلام قاسم خان نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی وزیر بلدیات نے یقین دلایا ہے کہ ملتان میں محصول کے اضافہ کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا اور اس سلسلے میں مناسب کارروائی کی جائے گی ۔ آپ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بلدیہ کے منتخب نمائندوں کے بجائے سرکاری چیئرمین نے اپنی سفارشات حکومت کو بھیج دی ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس وہ ریکارڈ نہیں ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ میرے پاس جواب بھی موجود ہے اور وہ recommendation جو ریکارڈ کی گئی ہیں موجود ہے ۔ نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی وزیر بلدیات نے یقین دلایا ہے کہ ملتان میں محصول کے اضافہ کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا اور اس سلسلے میں مناسب کارروائی کی جائے گی آپ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بلدیہ کے منتخب نمائندوں کے بجائے سرکاری چیئرمین نے اپنی سفارشات حکومت کے پاس بھیج دی ہیں ۔ صوبائی

اسمبلی کے رکن نے کہا کہ صدر ایوب بنیادی جمہوریت کے اداروں کی آزادانہ کارکردگی میں یقین رکھتے ہیں اور اس طرح صوبائی حکومت شہریوں کے مفادات کی پوری نگہداشت کرے گی ۔ تو جناب والا ۔ تین طریقے ہوئے ایک تو ملتان میونسپل کمیٹی کی سفارشات اور دوسرے یہ کہ اس تجویز کو ختم کرنے کے لئے یا اس کو undo کرنے کے لئے نوکر شاہی نے ایسا اقدام کیا ۔ ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ ایک چیئرمین نے اپنی سفارشات پیش کیں ۔

Mr. Speaker : The Minister of Basic Democracies had assured the House .....

Mr. Hamza : Point of order.

Mr. Speaker : No point of order while I am giving my ruling.

The Minister of Basic Democracies has assured the House that he will personally look into the matter. Moreover, the matter is under the active consideration of the Government. The motion is ruled out of order.

DETENTION AND HARASSMENT OF MR. DAUD JAFFERY BY THE C.I.A. POLICE, LAHORE.

Mr. Speaker : Next motion.

Khawaja Muhammad Safdar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the illegal and unlawful act of the C.I.A. Police, Lahore, in so far as they detained from

morning till evening in the P.S. and harassed Mr. Daud Jaffery, younger brother of Mr. Yousaf Jaffery, an alleged participant in the riot, which was the result of the alleged Government inspired hooliganism in a public meeting held in the Gol Bagh, Lahore, which was to be addressed by Mr. Zulfiqar Ali Bhutto.

This is not the only instance of Police high-handedness; the Police is harassing the relatives of so many other alleged accused persons in this riot case.

The failure of the Government to check the illegal and high-handed activities of the police has caused grave resentment amongst the public of the Province.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Opposed.

As you will see, Sir, the adjournment motion does not talk of a matter of recent occurrence. There is no date mentioned in it as to when this occurrence has taken place. For the information of the Leader of Opposition and also of this House, I might submit that a Police Report No. 181 was recorded on the 24th June, 1967, under sections 307, 454, 353, 332, 147, 148, and P.P.C ...

Malik Muhammad Akhtar : And all the rest of the Sections of the PPC.

Minister of Law : ..... at the Qilla Gujar Singh Police Station. In connection with this First Report, some persons were sent for and interrogated. Mr. Daud Jaffery was also sent for on the 27th June. The adjournment motion has been moved on the 4th July. Therefore, this is not a matter of recent occurrence.

With regard to the facts I might state that the S.S.P. made inquiries and the person concerned, whose name has been mentioned to be Daud Jaffery, was allowed to go home that very day.

Khawaja Muhammad Safdar : In the evening.

Minister of Law : Well, may be. It takes time some times. It is a Police Station where interrogation, investigation, statement of wintesses and so many other things are taking place. You don't mean to say that it is a matter of touch and go. If during the course of investigation some delay does occur, it is not high-handedness on the part of the Police nor is the Government, expected to sit on the head or Police Officer and say "dispose of this man's case within two minutes time". Therefore, I for one do not find any kind of illegal and high-handed activity of police. This is a matter which is sub-judice, this is a matter which has occurred in the due course of administration of justice, this is a matter which is not of recent occurrence and this is a matter which does not relate to one person because, as you see Sir, the second part of the motion says-

> "This is not the only instance of Police high-handedness. The Police is harrassing the relatives of so many other alleged accused persons in this riot case."

Now, by 'so many' one does not know 'how many'. Therefore, on all these grounds this adjournment motion is opposed and it is requested that it may be rejected and held out of order.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - محترم وزیر قانون کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ یہ واقعہ حال کا نہیں ہے - جناب والا - کل نوائے وقت میں ملک حامد سرفراز جو کہ طلباء کے سربراہ ہیں کا بیان شائع ہوا وہ فرماتے ہیں نوائے وقت مورخہ ۴ - ۷ - ۱۹۶۷ء -

"ملک حامد سرفراز کا الزام"

لاہور کے شہریوں کی کمیٹی کے کنوینر
ملک حامد سرفراز ایڈووکیٹ نے آج ایک

بیان میں الزام لگایا کہ مقامی پولیس سابق وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے حامیوں اور ان حامیوں کے رشتہ داروں کو مختلف طریقوں سے ہراساں کر رہی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ۲۳ جون کی رات مسٹر بھٹو کے جلسہ میں غنڈہ عناصر کی گڑ بڑ اور تشدد کے واقعات کے کے متعلق میں نے ڈی ۔ آئی ۔ جی پولیس اور کمشنر لاہور کو دو خط لکھے تھے جن پر ابھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی اس کے برعکس جن افراد نے اپنی عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کرا لی ہے پولیس ان میں سے بعض کے قریبی رشتہ داروں کو تھانے میں طلب کر کے ہراساں کر رہی ہے ۔ چنانچہ سٹوڈنٹس لیڈر مسٹر ایس ۔ ایم یوسف جعفری جن کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور ہو چکی ہے کے چھوٹے بھائی مسٹر داؤد جعفری کو سی ۔ آئی ۔ اے پولیس نے صبح سے رات تک بٹھائے رکھا اور انہیں ہراساں کیا جاتا رہا ۔"

یہ خبر کل جناب والا میرے نوٹس میں آئی ۔ اس لئے ان کا یہ ارشاد کہ یہ واقعہ حال ہی کا نہیں ہے یہ درست نہیں ۔ ۔ ۔ دوسرا انہوں نے یہ ارشاد فرمایا بلکہ اعتراض کیا کہ یہ معاملہ زیر تجویز عدالت ہے مگر خود لا منسٹر صاحب ارشاد فرما چکے ہیں کہ ایس ۔ ایس ۔ پی نے بعد میں ریاقت کیا کہ

داؤد جعفری کا اس ہنگامہ کے مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں - اور تیسری بات انہوں نے یہ ارشاد فرمائی کہ ایسا کرنا حبس بیجا نہیں ہے میں اس سے بھی اتفاق نہیں کرتا - جناب وزیر قانون بڑے ذمہ دار عہدے پر فائز ہیں - وہ بڑے پرانے ماہر قانون ہیں انہیں پتہ ہے کہ حبس بیجا کیا ہوتا ہے - سی - آئی - اے پولیس نے صبح سے رات تک اپنے پاس بٹھائے رکھا اور مسٹر داؤد جعفری کو ہراساں کیا جاتا رہا - تو اس کے علاوہ اور حبس بیجا کیا ہو سکتا ہے - آپ تو پروفیسر بھی رہے ہیں بلکہ لاء کالج کے پرنسپل رہ چکے ہیں - چاہے کسی شخص کو حبس بیجا میں ایک منٹ کے لئے کیوں نہ رکھا جائے وہ حبس بیجا ہوتا ہے - کسی شخص کو سی - آئی - اے پولیس میں لے جایا جائے اور اس سے دریافت کرنا جیسا کہ ہماری پولیس کرتی ہے -

Mr. Speaker : Can't the C.I.A. or the Police interrogate a person during the investigation of a case ?

Minister of Law : Mr. Jaffery was sent for at 3.00 PM and let off at 6.00 PM on the 27th of June.

خواجہ محمد صفدر - ان کی اطلاع انتہائی طور پر غلط ہے - صبح سے لیکر رات تک بٹھائے رکھا اور پھر اس کو چھوڑا گیا - تو یہ تمام چیز خلاف قانون ہے اور جناب وزیر قانون کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے - صبح سویرے بلایا گیا اور کافی دیر سے رات کو چھوڑا - غالباً رات کے ۸ بجے انہیں چھوڑا گیا - صبح تین بجے بلایا گیا تھا - پولیس بے گناہ اشخاص کو پکڑ لیتی ہے - میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ایک مسٹر راشد بٹ ہیں ان کے

والد کو سی ۔ آئی ۔ اے پولیس نے تنہا بٹھائے رکھا ۔ ان کو ہراساں کیا گیا اور کہا گیا کہ ایسے کرو ویسے کرو اور اس کو خواہ مخواہ تنگ کیا گیا ۔ تو یہ تحریک التوا اسی لئے سامنے آئی ہے اور گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ چیز لائی گئی ۔ ویسے میں اس بات کو نہیں سراہتا کہ لوگوں نے اخبار کے دفتر کو آگ لگانے کی کوشش کی ۔ میں اس بات کو سخت نا پسند کرتا ہوں کہ کسی دوکان کو لوٹا گیا ۔ توڑا پھوڑا گیا ۔ لیکن آخر یہ تمام کچھ جو اس رات ہوا اس کی وجہ کیا تھی ۔ اگر حکومت جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے یہ جلسہ ناکام بنانے کی کوشش نہ کرتی تو لوگوں میں مایوسی نہ پھیلتی ۔ نفرت کا جذبہ نہ ابھرتا ہمارے حکمران خود یہ ایسے حالات پیدا کرتے ہیں پھر کہتے ہیں لوگوں نے یہ کیوں کیا ۔

خود کردہ را علاجے نیست

انہوں نے خود ایسا کیا ہے ۔ اب شریف آدمیوں کو تنگ کیا جا رہا ہے ۔ ان نوجوانوں کو جو طالب علم ہیں ۔ پڑھے لکھے ہیں ۔ مجرموں کی کی طرح اور بدمعاشوں کی طرح اور چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح پولیس کے تھانوں میں مارا پیٹا جاتا ہے اور زیر حراست رکھا جاتا ہے ۔ یہ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ بیان لینے کے لئے ایک سب انسپکٹر متعلقہ افراد کے گھر جا کر پوچھ لے ۔ کیا یہ ممکن نہیں ۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اسے تھانے میں بلا کر اس سے ایسا سلوک کیا جائے ۔ سب انسپکٹر بہت بڑی شخصیت نہیں ہے ۔ وہ کسی شریف آدمی کے مکان پر جا سکتا ہے اور اس سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھ سکتا ہے کہ فلاں جرم کے بارہ میں آپ کے پاس کیا

اطلاع ہے ۔ کس نے ایسا جرم کیا ہے ۔ ہم مجرموں کی پشت پناہی نہیں کرتے مگر بے گناہوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اگر ہم اسے روک نہیں سکتے تو گورنمنٹ کے اس فعل کو برا ضرور کہیں گے ۔

Mr. Speaker: As has been stated by the learned Minister for Law, Mr. Daud Jaffery was interrogated on the 27th June, 1967, in connection with the investigations of a case which was registered on 24th June, 1967, the action, therefore, has been taken in ordinary administration of law. Moreover, the adjournment motion does not relate to a single specific matter. It is, therefore, ruled out of order.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES' REPORTS

Mr. Speaker : We will now take up some motions for extension of time. Yes Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

> That time for presentation of the report of Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967 (Bill No.32 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That time for presentation of the report of Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Muslim Personal Law (Shariat) Application (Amendment) Bill, 1967, (Bill

No. 32 of 1967) be extended upto 31st December 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move :

That time for the presentation of the report of Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 17 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That time for the presentation of the report of Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 17 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I beg to move :

The time for the presentation of the report of Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the Civil Pocedure Code (Amedment) Bill, 1967, (Bill No. 22 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That time for the presentation of the report of Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the Civil Procedure Code (Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 22 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That the time for presentation of the report of Select Committee on West Pakistan Control of Jahez Bill, 1965, (Bill No. 29 of 1965) be extended up to 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of Select Committee on West Pakistan Control of Jahez Bill, 1965, (Bill No. 29 of 1965) be extended up to 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Malik Muhammad Aslam : Sir I beg to move :

That the time for presentation of the report of Standing Committee on Home Affairs on the Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 36 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of Standing Committee on Home Affairs on the Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill 1967, (Bill No. 36 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Malik Muhammad Aslam : Sir, I beg to move :

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on Criminal Procedure Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 13 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Home Affairs on Criminal Procedure Code (West Pakistan Amend ment) Bill, 1967 (Bill No. 13 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Irrigation and Power on the Canal and Drainage (Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 30 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Irrigation and Power on the Canal and Drainage (Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 30 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Irrigation and Power on the Canal and Drainage (West Pakistan Amendment) Bill 1966, (Bill No. 56 of 1966) be extended up to 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for the presentation of the report of the Standing Committee on Irrigation and Power on the Canal and Drainge (West Pakistan Amenment) Bill, 1966 (Bill No. 56 of 1966) be extended up to 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Sarwar : Sir, I beg to move :

That the time for the presentation of the reports of the Standing Committee on Public

Accounts on the following Accounts and Reports be extended upto 31-12-1967 :—

1. Appropriation, Commercial and Finance Accounts of the Govt. of West Pakistan for the year 1960-61 and Audit Reports thereon.

2. Appropriation, Commercial and Finance Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1961-62 and Audit Reports thereon.

3. Government of West Pakistan Appropriation Accounts, (Other than Railways), 1962-63.

4. Government of West Pakistan, Finance Accounts, 1962-63.

5. Report of the Comptroller and Auditor-General on the Accounts of the Government of West Pakistan, for the year 1962-63.

6. Government of West Pakistan, Commercial Accounts 1962-63 and the Audit Report.

7. Appropriation Accounts of Pakistan Western Railways for 1962-63.

8. Report of Comptroller and Auditor-General on the Accounts of Government of West Pakistan for the year 1963-64.

9. Report of Comptroller and Auditor-General on the Accounts of Government of West Pakistan for the year 1963-64 (Part II).

10. Finance Accounts of Government of West Pakistan for the year 1963-64.

11. Appropriation Accounts of Government of West Pakistan (Other than Railways), 1963-64.

12. Appropriation Accounts of Pakistan Western Railway for 1963-64.

13. Commercial Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1963-64 and Audit Report thereon.

14. Report of the Comptroller and Auditor-General on the Accounts of Government of West Pakistan for the year 1964-65.

15. Finance Accounts of Government of West Pakistan for the year 1964-65.

16. Appropriation Accounts of Government of West Pakistan (Other than Railways), 1964-65

17. Appropriation Accounts of the Government of West Pakistan (Other than Railways) 1965-66.

18. Report of the Comptroller and Auditor-General on the Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965-66.

19. Commercial Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965-66 and the Audit Report thereon.

20. Finance Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965-66.

21. Appropriation Accounts of Pakistan Western Railway for the year 1965-66.

Mr. Speaker : Motion moved, the qustion is :

That the time for the presentation of the reports of the Standing Committee on Public Accounts on the following Accounts and Reports be extended upto 31-12-1967:—

1. Appropriation, Commercial and Finance Accounts of the Govt. of West Pakistan for the year 1960-61 and Audit Reports thereon.

2. Appropriation, Commercial and Finance Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1961-62 and Audit Reports thereon.

3. Government of West Pakistan Appropriation Accounts, (Other than Railways), 1962-63.

4. Government of West Pakistan, Finance Accounts, 1962-63.

5. Report of the Comptroller and Auditor-General on the Accounts of the Government of West Pakistan, for the year 1962-63.

6. Government of West Pakistan, Commercial Accounts 1962-63 and the Audit Report.

7. Appropriation Accounts of Pakistan Western Railways for 1962-63.

8. Report of Comptroller and Auditor-General on the Accounts of Govenment of West Pakistan for the year 1963-64.

9. Report of Comptroller and Auditor-General on the Accounts of Government of West Pakistan for the year 1963-64 (Part II).

10. Finance Accounts of Government of West Pakistan for the year 1963-64.

11. Appropriation Accounts of Government of West Pakistan (Other than Railways), 1963-64.

12. Appropriation Accounts of Pakistan Western Railway for 1963-64.

13. Commercial Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1963-64 and Audit Report thereon.

14. Report of the Comptroller and Auditor-General on the Accounts of Government of West Pakistan for the year 1964-65.

15. Finance Accounts of Government of West Pakistan for the year 1964-65.

16. Appropriation Accounts of Government of West Pakisan (Other than Railways), 1964-65.

17. Approprisation Accounts of the Government of West Pakistan (Other than Railways) 1965-66.

18. Report of the Comptroller and Auditor-General on the Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965-66.

19. Commercial Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965 66 and the Audit Report thereon.

20. Finance Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1965-66.

21. Appropriation Accounts of Pakistan Western Railway for the year 1965-66.

The motion was carried.

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusaf Ali Shah, took the Chair.)

PRIVATE MEMBERS' BUSINESS
RESOLUTIONS

RE : STATE LAND ALLOTTED TO CULTIVATORS ON BARA SHARAIT IN SUB-TEHSIL AHMADPUR SIAL, TEHSIL SHORKOT.

Mr. Senior Deputy Speaker : We will now take up the Orders of the Day i e. Resoultions. The first Resolution is from Makhdum Akhtar Ali Shah Qureshi, Yes, please.

Makhdum Akhtar Ali Shah Qureshi : Sir, I beg to move :

> Whereas the new state land sub-Tehsil Ahmedpur Sial, Tehsil Shorkot allotted to the cultivators on Bara Sharait has been totally brought under cultivation and the Government has taken their share of the land comprising of small holdings this Assembly is of the opinion that the remaining land should be transferred to the cultivators who developed the land at the prevailing market price or at the rate fixed by the Government.

Mr. Senior Deputy Speaker : The resolution moved is :

> Whereas the new state land sub-Tehsil Ahmedpur Sial, Tehsil Shorkot allotted to the cultivators on Bara Sharait has been totally brought under cultivation and the Government has taken their share of the land comprising of small holdings this Assembly is of the opinion that the remaining land should be transferred to the cultivators who developed the land at the prevailing maket price or at the rate fixed by the Government.

Minister of Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : Opposed.

مخدوم اختر علی شاہ قریشی (جھنگ ۔ ۲) ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ رنگ پور کینال کے جاری ہونے کے بعد تحصیل شورکوٹ غیر آباد تھا اس کی کلہ بندی کی گئی اس کے بعد مربع بندی کی گئی اسکے بعد چک بندی کی گئی اور یہ غیر آباد رقبہ تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ۔ ایک حصہ جو قابل کاشت تھا وہ فوجی ملازمین کے لیے رکھ دیا گیا دوسرا حصہ سرکاری ملازمین کو دے دیا گیا اور تیسرا حصہ جو ناقابل کاشت تھا مگر اس کو آباد کرنے میں کچھ دشواریاں بھی تھیں اس کا باڑا شرائط پر اعلان کر دیا گیا ۔ باڑا شرائط اس قسم کی ایک چیز ہے جس طرح سکھوں کے زمانے میں تردد کاری تھی ۔ اصل بات یہ ہے کہ اس وقت سکھوں کے زمانے میں ہندوؤں اور سکھوں کو گورنمنٹ کی طرف سے کچھ رقبہ ملا تھا جو وہ لوگ آباد نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ لوگ کاروباری تھے اور وہ رقبہ غریب کاشتکاروں کی معرفت آباد کیا گیا اور جو تردد کاری پر ان کو دیا گیا ۔ باڑا شرائط اور تردد کاری میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ ۱۰ سال کے بعد اس رقبہ کو تقسیم کیا جاتا ہے آدھا آباد کار لے جاتا ہے اور آدھا اس وقت کی حکومت یا عوام کا کوئی آدمی جو ان شرائط پر رقبہ لے اس کو مل جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ ۱۹۵۲ء

میں جس وقت دولتانہ زرعی اصلاحات معرض وجود میں آئیں اور وہ بری طرح فیل ہوئیں اس وقت زمینداروں میں اور مزارعین میں کافی بے اعتمادی پیدا ہو چکی تھی اور مزارعین کو دھڑا دھڑ مالکان اراضی اخلاقی طور پر قانونی طور پر اور رواجی طور پر بے دخل کر رہے تھے - اس وقت مزارعین کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا کہ یہ اراضی باڑا شرائط پر حاصل کر لی جائے اور وہ اپنا سر چھپائیں اور اپنے مویشیوں کے لیے جگہ بن جائے - یہ زمین ۱۰ سال سے ان لوگوں نے آباد کی ہے اور یہ زمین اپنی مجبوری کے تحت باڑا شرائط پر حاصل کی تھی اس زمین کو انہوں نے آباد کیا - اس زمین کی انہوں نے نشو و نما کی - اس میں درخت لگائے اس زمین میں چاہات لگائے ۱۰ سال کے بعد گورنمنٹ نے اس کو تقسیم کرلیا اور تقسیم کرتے وقت سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ ان کاشتکاروں یا مزارعین نے ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں کی آمنا و صدقنا اس کو تقسیم کر لیا - انہوں نے زمین تقسیم کر کے حکومت کے حوالے کر دی جو ان کے پاس ایک مربع اراضی رہ گئی ہے وہ ان کی خاندانی ضروریات اور ان کی ضروریات زندگی کے لیے پوری نہیں ہو سکتی - یہ زمین گورنمنٹ کی ضرورت کے قابل اس لیے نہیں ہے کہ یہ بکھرے ہوئے ٹکڑوں میں ہے - باڑا شرائط پر اس میں ۱۵ lots تھیں - ۱۵ lots میں سے ۱۵ مربع جات گورنمنٹ کو ملے ہیں اور ۱۵ مربع جات ان کو ملے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ ۱۵ مربعے اکٹھے ہیں - ایک مربع کا نمبر ۲ ایک کا ۴ ایک کا ۷ ہے اس طرح یہ زمین تقسیم ہوئی ہے -

یعنی جو مراعات کے سلسلے میں یا عطیات کے سلسلے میں حکومت نے فوجی ملازمین یا فوجی افسران میں تقسیم کرنی ہے - ان کی ضروریات یہ زمین اس لیے پوری نہیں کرتی کہ یہ scattered land ہے اگر اس

کو اشتمال کے تحت لایا جائے تو ان مزارعین کے ساتھ بہت زیادتی ہو گی کیونکہ انہیں یہ زمین دو تین سال سے ٹینڈر پر دی جا رہی ہے ۔ اس زمین کا موقع ملاحظہ کیا جائے ۔ دس سال کے عرصہ میں دونوں مربعوں کی پوزیشن ایک تھی ۔ جب ایک مالک کو ایک مربع دے دیا گیا اور ایک مربع اس سے بطور ٹینڈر لے لیا گیا ہے تو اس زمین کی پوزیشن ٹینڈر والی زمین کی طرح ہو گئی ہے ۔ نہ اس میں جھاڑی ہے اور نہ اس میں سایہ ہے ، البتہ جو مزارع والا کنواں ہے ۔ کاشتکار والا کنواں ہے ۔ اس سے آدھا پانی اس ٹینڈر والے مربع کو آتا ہے اور آدھا اس کی ملکیت کی طرف جاتا ہے ، تو اس مربع کی صورت دو سال کے اندر بنجر زمین کی شکل اختیار کر رہی ہے ۔ میں اس ضمن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ اپنی مثال آپ ہے یہ بنیادی طور پر ان لوگوں کی بھلائی کے لیے ہے جو کہ غریب لوگ ہیں اور جو کاشتکاری کرتے ہیں ، جو کاشتکاری کا شوق رکھتے ہیں اور کاشتکاری جن کا آبائی پیشہ ہے ۔ یہ زمین جس ریٹ پر وہ چاہیں ان کو دے دیں اور ان کو خراب نہ کیا جائے تاکہ اس طرح دو مربعے زمین کا پانی بھی تقسیم نہ ہو اور وہ لوگ اس سے اپنی روزی بھی کما سکیں ۔

جناب والا ۔ پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ زمینوں کی الاٹمنٹ کے سلسلے میں یہاں پر ذکر ہوا تو میں نے ایک ضمنی سوال کے سلسلے میں جناب سپیکر صاحب کو یہ عرض کی کہ انہوں نے اس جانب اس لیے توجہ نہیں فرمائی کیونکہ قائد ایوان اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور جو

کچھ وہ فرما دیتے ہیں ۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرف بیٹھنے والے سب حضرات بھی وہی کچھ کہتے ہیں ۔ حالانکہ میں ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو زمین فوجی صاحبان کو الاٹ کی گئی ہے اس کی آبادکاری کا طریق کار کیا ہے ۔ ۱۹۵۲ء میں جب یہ زمین الاٹ ہوئی تب سے اب تک یہ زمین اسی علاقے کے غریب کاشتکار آباد کر رہے ہیں جو کہ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں ۔ ٹریکٹروں سے کاشت کرنا اور کاشت کے دوسرے mechanized طریقے تو اب اختیار کیے جا رہے ہیں لیکن کچھ عرصہ پہلے تو یہ طریقے رائج نہیں تھے اور یہ زمینیں ان غریب لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے آباد کی ہیں ۔ اس لیے آپ ان غریب لوگوں کی حوصلہ شکنی نہ کیجئے اور ان کو موقع دیجئے کیونکہ ان کو تو یہ علم نہیں تھا کہ ان کے پاس جو دو مربعے زمین ہے اس میں سے ان کو صرف ایک مربع زمین ملنی ہے اور اسی لیے انہوں نے اس دو مربع زمین کو اپنا ہی جان کر آباد کیا ہے اور ان دو مربعوں کی آبادی میں کسی قسم کا کوئی فرق انہوں نے نہیں کیا ہے اور انسان مال حیران ہوئے ہیں کہ انہوں نے اس کی آبادی کے سلسلے میں کوئی فرق ہی روا نہیں رکھا اور نہ ہی اس کی تقسیم کے وقت انہوں نے کسی قسم کی رشوت وغیرہ پیش کی ہے کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ آپ جس طرح چاہیں زمین کو تقسیم کر دیں اس لیے میں پر زور الفاظ میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ معزز ایوان میرے اس ریزولیشن کو منظور کر لے کیونکہ فی الحال تو ہم نے صرف سفارشات ہی کرنی ہیں اور یہ تو نہیں ہے کہ اس کے منظور

کر ایک لینے سے ناطق فیصلہ ہو جائے گا ۔ میں دوبارہ اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ میرے اس ریزولیشن کو پاس ہونے دیں ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور ۔ ۷) ۔ جناب والا ۔ میں مخدوم اختر علی شاہ صاحب کی تائید کرتا ہوں اور وہ اس لیے کہ دراصل باڑہ سکیم کو اس وقت لاگو کیا گیا تھا جب کہ اس ملک میں مشینری کے ذریعہ کاشت نہیں ہوتی تھی اور غیر آباد رقبوں کو آباد کرنا از حد مشکل ہوتا تھا تو اس وقت اس سکیم کو اس لیے لاگو کیا گیا کہ بنجر اور غیر آباد رقبے آباد کیے جا سکیں ۔ اور اس کے علاوہ اس سکیم کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان مزارعین کو جن کی اپنی ملکیت نہ ہو اور جن کے بہت بڑے کنبے ہیں اور جو بھوک سے مر رہے ہوں اور جن کو مزدوری نہ ملتی ہو کیونکہ دیہات میں کوئی صنعت وغیرہ بھی نہیں ہے اور اس وجہ سے وہ بیکار ہوں تو ان کو دو مربع اراضی کا قطعہ دے دیا گیا تاکہ وہ زمین کو آباد کر دیں ۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مشینری کے بغیر کسی بنجر زمین کو آباد کرنا کسقدر مشکل ہے ۔ آپ اندازہ کیجئے کہ انہوں نے کسقدر مشکلات کا سامنا کر کے اس اراضی کو آباد کیا ۔ اس کی شرائط یہ تھیں کہ جو اس زمین کو آباد کرے گا وہ اس کے نصف حصہ کا مالک ہو گا اور نصف حصہ حکومت فروخت کر دے گی ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ جس شخص نے خود اور اس کے بچوں اور اس کی عورتوں نے اس زمین پر دس سال

محنت کر کے اسے آباد کیا ہے اور جس نے دو مربع زمین کی کاشت کے لیے مناسب سامان مہیا کیا ہو ۔ اب ان کو یہ کہہ دینا کہ ایک مربع تمہارا اور ایک مربع پر کوئی اور آکر بیٹھ جائےگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے ساتھ سخت نا انصافی ہے ۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو قیمت حکومت مقرر کرنا چاہتی ہے وہی قیمت بجائے دوسرے کسی شخص کے ان ہی مزارعین سے حاصل کر کے ان کو یہ رقبے دیے جائیں جنہوں نے کہ ان کو آباد کیا ہے کیونکہ میرے نزدیک دوسرے کسی شخص کی نسبت ان کا حق اس زمین پر فائق ہے کیونکہ ان کے خاندانوں کے کئی گھرانے وہاں پر آباد ہوتے ہیں جن کے لیے مشکل پیدا ہو سکتی ہے اگر اس رقبے میں سے آدھا کاٹ کر کسی دوسرے شخص کو دے دیا جائے اور آدھا ان کے پاس رہنے دیا جائے اس لیے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آباد کاروں کے پاس بھی یہ رقبے نہ رہنے دیے گئے تو ان محنتی مزارعین کی حوصلہ افزائی کی بجائے ان کی حق تلفی کی جائے گی ۔ اس لیے میں پر زور الفاظ میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان غریب مزارعین کے حق کا خیال رکھا جائے گا ۔

Major Malik Muhammad Ali (Sargodha-III) : Mr. Speaker, Sir, with your permission, I like to thank my learned friend, Makhdum Akhtar Ali Shah Qureshi, for raising in this House an important issue. This issue indirectly tackles the problem of our deficiency in food-grains. In this province we do not deal with the subject of defence. Therefore, I think the shortage of foodgrains is a subject most vital for this province. This is a way of tackling this shortage.

As our learned friend has at the very outset stated, these lands were allotted in 1952. It is now a matter of 14 years, and in these 14 years the cultivators, who were allotted these lands, have put in labour, money, know-how and have developed the land. This was a land, which could not be auctioned ; it could not be sold, it could not be given out as grants to civil Officers or military Officers ; it could not be cultivated and brought under the plough in any of the schemes for animals, horse-breeding or cattle-breeding. This was very obviously the marginal land. It is a known factor of economics that as the population grows, more and more land would be brought under cultivation, which originally could not be done. The determining factor is, that the cost of production is higher for marginal lands ; either the marginal land is awkwardly situated or it is not in the canal commanded areas, or its locations are out of the way and are inaccessible, and lastly it is of such a nature that its yields are not comparable with other lands.

This is the type of marginal land, which is, and which does, in our country form part of the "Bara Sharait" "Bara Sharait" involves that the tenant or a farmer is tempted or is roped in to cultivate the area, which other-wise would by no means be taken up by the Government under any of its schemes. The allottee is given the alternative of ownership to half of the land. Now, ownership is a temptation most effective in this form of cultivation. Wherever you have a poor land that is not being brought under the plough under any scheme, the sure way of tackling it is to lure the cultivator with the bait of ownership, partial or whole. In 'Bara Sharait' it is a half of it. But I would, with all the emphasis at my command, suggest that wherever we have introduced the 'Bara' scheme, the Government should stick to the terms. The entire planning is based on the security, the guarantees that are provided to the tenants or the allottees. If in any way we shake his confidence that he would not be given the ownership, we would then knock off the bottom of this planning. The whole thing depends on confidence, if the allottee feels sure that in the long run he will get the land. I would invite the attention of the House to this situation. You take a large tract of land lying waste, barren, yielding no

income to the Government, of no use to the nation by way of producing grains or other marketable commodities and the place is just lying waste. It is desolate and an eye-sore for a visitor and in a way, even it reflects upon the farmers ; but by merely bringing in a scheme of this nature, as I am taking about, you get on a lot of persons to the place who invest labour, money and know-how to develope it. In our country, our asset is a large number of tenant farmers who do not have much capital but with their personal labour and the labour of their family, they can bring under cultivation small pieces of land. This is a great asset. We should go all out to make the best of this facility. At this juncture I would like to point out that shortage of foodgrain is a vital and an important problem for us. We are, at present, importing large quantities of foodgrains. Our annual import have been rising. In this connection I would like to quote a few figures that in 1952-53 we imported 6½ lakh tons. In 1963-64, 16 lakh tons and in the present year, as we know, we have got an all time record. But more than that, the problem gets accentuated when we consider it alongwith the explosive situation of rise in the population. Our population is rising at a fast pace. It is so fast that I would not mind to say that every year we produce a new Jordan. Why go all the way to sympathise with the people in Arabia ? Our annual increase in the population is very high. The cumulative effect is that the foodgrains per capita are falling. In this connection I can quote that in 1948-49 the per capita foodgrain available was 16 Ounces which in 1959 had fallen to 13. This year's. I am sure, is much less, but, I don't have the figures available. The point, however, remains that the rise in population is nearly three times rise in our production capacity for foodgrains and if this continues, this alone would force us into a situation that all our development schemes shall topple over. It will be tragic if it affects even our Defence planning.

The fact, however, is that here we have two sets of conditions which are pushing us hard, and, if we don't face the problem, we shall be in a short time with our backs to the wall. This problem of producing a larger quantity of foodgrains in the country has to be tackled scientifically, methodically and has to be executad in

a well thought out plan with lot of initiative and drive. We should give it top priority. In this connection we have a few openings and one is the quantiative production of foodgrains. We have more lands that can be brought under the plough. The lands in the new colonies do not form part of the discussion under this resolution but in the older colonies they are very much affected by this resolution. The point is that whatever methods we can adopt to bring more land under cultivation for the production of foodgrains, shall be an asset and will save us the foreign exchange. The Baara Scheme is one of them. I would very strongly recommend that since the Government had taken on an undertaking it should now meet it. These allottees were promised, fourteen years ago, that they shall have half of this land as owners and this should be given to them. I also see no reason why they should be taxed heavily in paying a high price for it. The Government, after all, is reaping an advantage on both the scores. The tenants developed the land and its price has risen and the Government's share of the land has, therefore, also become more valuable. The Government reaps advantage on that score. The Government, in the process of these fourteen years, has been realising the land revenue alongwith other assessments and will continue to take advantage of the land revenue, from the land which becomes the property of an allotte, as well as other lands which are, now available to the Government for sale. In the circumstances, I suggest that Government should charge a fair price and not a high price. If you don't do it, you will be discouraging the allottees and these allottees are not the rich people who have a fat bank balance. They can hardly stand any burden. With these remarks I will suggest that this House pass this resolution unanimously.

چودھری امتیاز احمد گل (پارلیمنٹری سیکرٹری) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس ریزولیوشن کی حمایت کے لئے اس لئے نہیں اٹھا کہ یہ میرے فاضل دوست نے پیش کیا ہے بلکہ میں اس ریزولیوشن کی حمایت کے لئے اس لئے اٹھا ہوں کہ اس سے چند بیچارے غریب مفلس اور نادار افراد کو فائدہ ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ باڑا سکیم کے تحت جو زمینیں حکومت نے غریب زمینداروں کو دی تھیں اس میں شک نہیں کہ اس وقت شرائط یہ تھیں کہ آدھی زمین دس سال کے بعد واپس لے لی جائے گی لیکن جناب اس وقت کے اور اس وقت کے حالات کا اگر اندازہ لگائیں تو معلوم ہوگا کہ اب حالات کتنے مختلف ہو چکے ہیں اور ان شرائط کو کارگر بنانا مشکل تو نہیں کہوں گا موزوں نہیں ہیں وہ اس لئے کہ اب جو ہماری موجودہ حکومت ہے جس کو ہمارے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان lead کرتے ہیں یہ شرائط ان کی Land Reforms کی پالیسی کے خلاف ہیں یعنی یہ کہ اتنی زیادہ holding نہیں ہونی چاہئے جو صحیح طور پر کاشت نہ ہو سکے ۔ اور کسی شخص کے پاس کم سے کم اتنی ہولڈنگ نہ ہونی چاہئے کہ وہ اس سے اچھی طرح گزارہ نہ کر سکے ۔ میرا مقصد اقتصادی ہولڈنگ سے ہے جس کو آپ اکنامک ہولڈنگ کہتے ہیں جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں دو مربع کی اکنامک ہولڈنگ ہے اور subsi ence ہولڈنگ ساڑھے بارہ ایکڑ کی ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ آج کل کے حالات کے مطابق جب کہ ہمارے ملک میں غذائی صورت حال اچھی نہیں ہے اور جب کہ ہمارا ملک غذائی بحران سے دو چار ہے اس وقت زمین کو مزید کم کرنا جائز نہیں معلوم ہوتا ۔ میں یہ گزارش جناب وزیر مال کی خدمت میں کر رہا ہوں کہ اختر قریشی صاحب کے ساتھ تمام ہاؤس اس بات میں متفق ہے کہ ان سے زمین واپس نہیں لینا چاہئے بلکہ جو بارا لینڈ کے مالک ہیں یا مزارع ہیں ان کو مزید زمینیں دینا چاہئے ۔ اس کے علاوہ میں جناب وزیر مال کی خدمت میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور ایک ضروری بات

ان کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ بے دخل شدہ مزارعین کو چھوٹے چھوٹے اراضی کے ٹکڑے دیئے گئے تھے اور ۲۰ - گنا شرائط پر دیئے گئے تھے اب حکومت نے یہ پالیسی بنائی ہے کہ جو میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی کے ۱۰ - میل اور ۵ - میل کے radious میں زمینیں آتی ہیں ان کے مالکانہ حقوق نہیں دیئے جائیں گے میں عرض کروں گا کہ اس پالیسی کو دیکھا جائے اور اس پر پھر سے غور کیا جائے - خان غلام سرور خان صاحب کے دل میں مزارعین کی طرف سے بہت اچھے جذبات ہیں وہ ان بے دخل شدہ مزارعین کو بھی زمینیں دے سکتے ہیں وہ بہت مخلص اور دیانت دار انسان ہیں وہ اس کا حل تلاش کر سکتے ہیں کہ ان بے دخل شدہ مزارعین کو کیوں نہ زمینیں دی جائیں - آخر آپ ان زمینوں کو اگر دفاعی اغراض کے لئے لینا چاہتے ہیں یا کسی اور کام کے لئے لینا چاہتے ہیں تو ہم سب اپنی زمینیں دینے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے اور صرف حکومت کو پیسے کی ضرورت ہے اور اسے زمین کو بیچنا ہے تو خواہ وہ باڑا شرائط کے زمیندار ہیں یا بے دخل شدہ مزارعین ہیں ان سے زمینیں لینے کی بجائے ان کو زمینیں دینا چاہئے اور اسی نرخ پر زمینیں دے دیں جس پر آپ فروخت کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی پالیسی کو تقویت

پہنچے گی اور غریب زمینداروں کا پیٹ پلے گا اور اس سے حکومت کو بھی یقیناً فائدہ ہوگا اور نقصان نہیں ہوگا تو میں ان مختصر الفاظ کے ساتھ اپنے بھائی کے ریزولیوشن کی پرزور تائید کرتا ہوں اور خان غلام سرور خان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ان دونوں چیزوں پر ہمدردانہ غور فرمائیں اور بے دخل شدہ مزارعین اور باڑا شرائط کے جو زمیندار ہیں ان کو

مالکانہ حقوق دے دیں ۔ اگر اس سے کوئی خرابی ہوگی تو اس کو رفع کر دیا جائے گا ۔ ہمارے لینڈ ریفارم کی جو پالیسی ہے اس میں یہی ہے کہ کسی زمین کو اتنا کم نہ کرنا چاہئے کہ وہ اکنامک ہولڈنگ نہ رہے میں ان گزارشات کے ساتھ جناب خان غلام سرور خان صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر ہمدردی سے غور فرمائیں اور ان زمینداروں کی امداد فرمائیں ۔

قاضی غلام شبیر (جھنگ ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ ۱۹۵۲ء میں ہاڑا شرائط کے تحت زمینیں الاٹ کی گئی تھیں اور وہ تین قسم کی الاٹمنٹ تھیں نمبر (۱) اور نمبر (۲) فوجی اور سول افسروں کو دے دی گئیں اور نمبر ۳ ناکارہ اور بنجر زمینیں تھیں وہ مزارعین کو الاٹ کی گئیں ۔ ہر ایک الاٹمنٹ دو مربع کا ہوا تھا اور کچھ عرصہ کے بعد اس کی شرح نصف ہو گئی یعنی نصف زمین گورنمنٹ کی ہوگئی اور نصف مزارع کی ہوگئی پھر گورنمنٹ نے اپنا حصہ نیلام کرنا شروع کر دیا ۔ جن کو الاٹ ہوئی تھیں وہ پریشان ہو گئے اور ان کو تکلیف بھی ہوئی وہ اپنی زمینوں کو جدید طریقوں سے آباد نہیں کر سکتے تھے اور نہ اپنی معاشی حالت کو سدھار سکتے تھے اور یہ تمام مسئلے گورنمنٹ عالیہ کے اپنی زمین کو نیلام کرنے سے پیدا ہوئے ۔ تو بہتر یہ رہے گا کہ گورنمنٹ کا جو حصہ ہے وہ ان ہی الاٹیوں کے ہاتھ فروخت کیا جائے اس سے گورنمنٹ کو نقصان نہیں ہوگا اور نہ الاٹیوں کو نقصان ہوگا بلکہ الاٹیوں کی حوصلہ افزائی ہوگی کیونکہ انہوں نے جانفشانی اور محنت سے زمین کو آباد کیا ہے لہذا میں وزیر مال سے گزارش کرتا

ہوں کہ مخدوم اختر علی شاہ صاحب نے جو ریزولیوشن پیش کیا ہے اس کو منظور فرمایا جائے اور میں اس کی پرزور تائید کرتا ہوں ۔

چودھری عبدالغنی (بہاول پور - ۳) - جناب والا - یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور یہ بہت اہم ریزولیوشن ہے - یہ زمینیں کاشتکاروں کو دی جانی چاہئیں - میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں ۔

چودھری محمد سرور خان (سیالکوٹ - ۳) - جناب والا - زیر بحث ریزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ زمینیں جو محنت کش کاشتکاروں نے اپنی انتہائی محنت اور اپنی کوشش اور اپنے اخراجات کے بعد آباد کی ہیں ان زمینوں کو کسی اور طریقہ سے فروخت کیا جائے یا نیلام کیا جائے یا ان زمینوں کو ان سے حاصل کر لیا جائے اور سرکاری تحویل میں دینے کے بعد کسی اور طریقہ سے ان کو استعمال کیا جائے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا معقول ریزولیوشن ہے کہ وہ زمینیں جن لوگوں نے اس کی بے رونقی اور اس کی بد صورتی کو دور کیا ہے اور ان میں ہریالی اور دلکشی پیدا کی ہے ان کے ہاتھوں سے نکال کر ان غیر متعارف لوگوں کے ہاتھوں میں دے دی جائیں جو زمین کی نشو و نما اور ترقی سے بالکل نا واقف ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح ملک کی اور زراعت کی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہوگا جناب اگر یہ زمینیں فروخت کرنا ہیں تو اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس کو اڈھولک بجا کر بازار بازار بیچتے پھریں اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان زمینوں کو ان معقول ہاتھوں سے نکال کر ایسے ہاتھوں میں دے دیں جو ہاتھ اس قابل نہیں ہیں اور ایک طریقہ یہ ہے کہ ان زمینوں کو ان ہاتھوں میں

دے دیں جو ان زمینوں سے خاطر خواہ پیداوار حاصل کر سکیں اور اس میں تبدیلی کر سکیں اور موثر طریقہ سے اس میں پیداوار کا اضافہ کر سکیں ۔ میں جناب والا ۔ اس ریزولیوشن کی اہمیت اس لئے سمجھتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن اس وقت آیا ہے کہ جس وقت ہماری گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہماری قوم زراعت کے محاذ جنگ پر لڑ رہی ہے ۔ دنیا کی کسی جنگ میں ایسا نہیں ہوا کہ کوئی ہتھیار ایسے ہاتھوں سے نکال کر جو اس ہتھیار کو چلانا جانتے ہوں ایسے ہاتھوں میں دے دیا گیا ہو جن میں توانائی اور طاقت نہ ہو اور وہ اسے چلا نہ سکے ہوں ۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی ہتھیار ایسے ناعاقبت اندیش ہاتھوں میں دے دیا گیا ہو جو محاذ جنگ پر فتح یاب نہ ہو سکتے ہوں ۔ اگر ایسے ہاتھوں میں ہتھیار کو تھما دیا جائے تو ظاہر ہے کہ نتیجہ کیا ہوگا اور آج کے حالات کے تقاضوں کو جانتے اور بوجھتے ہوئے جب کہ ہماری قوم زراعت کے محاذ جنگ پر جنگ کر رہی ہے مناسب یہی ہے کہ اس ہتھیار کو ایسے ہاتھوں میں نہ دیا جائے جو اس کے اہل نہ ہوں ۔ جناب والا ۔ اگر ایسا کیا گیا تو یہ ہمارے معاشی استحکام کے لئے سراسر نقصان دہ ہوگا زراعت کے محاذ پر اگر فتح کا ڈنکا بجانا ہے تو اس قسم کے مشکوک حالات پیدا نہ کئے جائیں ۔ تو جناب والا ۔ اس میں ایک بات قابل ذکر ہے کہ اگر گورنمنٹ اپنی پالیسی کا اس طرح اعلان کر دے کہ جو لوگ کسی بنجر زمین کو آباد کریں ۔ یا بنجر ترین زمین کو آباد کر لیں تو ان کو اپنے حصہ کے علاوہ حکومت کا جو حصہ ہوگا وہ معقول قیمت کے عوض انہیں دے دیا جائے گا ۔ اگر ایسا کر دیا جائے تو

میں سمجھتا ہوں کہ وہ زرعی محاذ جنگ جس کو فتح کرنے کا ہم تہیہ کئے ہوئے ہیں اور جس کا ہم بار بار اعلان کر چکے ہیں ہم ان زمینداروں میں اس قدر طاقت اور جذبہ پیدا کر سکیں گے ہم ان میں ہمت پیدا کر دیں گے اور کسان اور کاشتکار اپنے آپ کو زیادہ خوشحال تصور کرنا شروع کر دیں گے اور وہ لوگ زیادہ محنت اور دلچسپی کے ساتھ ان زمینوں کو آباد کریں گے اور زیادہ جلدی کریں گے ۔ جناب والا ۔ یہ فطرت کا تقاضا ہے اور اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ لیکن اس ریزولیوشن میں جناب والا۔ کسی ایک ضلع یا ایک تحصیل یا ایک پرگنے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے ۔ ریزولیوشن کی معقولیت اپنی جگہ موجود ہے تو میں جناب والا ۔ وزیر مال صاحب کی خدمت میں عرض کئے بغیر نہیں رہ سکوں گا کہ ہر جگہ چاہے کوئی جگہہ چاہے بھی کیوں نہ ہو جہاں کہ کسانوں اور زمینداروں کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو ان کو امداد دینی چاہئے تمام صوبہ میں باڑہ شرائط پر گورنمنٹ کا حصہ کسانوں سے لیکر نیلام کیا جا رہا ہے ۔ کئی جگہوں پر ایسی صورت حال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات کے پیش نظر سارے صوبے میں پابندی لگا دینی چاہئے اور انتہائی معقول قیمت وصول کرکے یہ زمین ان کی ملکیت کر دینی چاہئے ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ زراعت میں دل کشی پیدا ہو جائے گی اور ایسا کرکے ہم معاشی نظام میں استقامت پیدا کریں گے اور بے روزگاری کا سدباب بھی کر سکیں گے اور جو uneconomic holdings ہیں اور جو ہمارے صوبے کا سب سے بڑا پرابلم ہے اس کی طرف ہم موثر اور جاندار قدم اٹھا سکیں گے ۔ جناب والا ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس ریزولیوشن کی حمایت کرتا ہوں اور میں یہ کہوں گا کہ گورنمنٹ کو اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے بلکہ سیشن ختم ہونے سے پہلے اس پر عمل درآمد شروع کر دینا چاہئے ۔

چودھری محمد ادریس (جھنگ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ باڑہ شرائط کا یہ مسئلہ صرف اس تحصیل کا مسئلہ نہیں ہے جس کے متعلق فاضل محرک نے اپنے ریزولیوشن میں ذکر کیا ہے ۔ یہ مسئلہ جناب والا ۔ صوبہ کے اکثر اضلاع کے الاٹیوں کا مسئلہ ہے اور سابق پنجاب کے اکثر اضلاع میں اس قسم کی شرائط پر فوجی ملازمین کو اور سول ملازمین کو اور چھوٹے مالکان کو مزارعین کو آج سے ۱۶ سال پیشتر یہ الاٹمنٹیں کی گئی تھیں ۔ اس ریزولیوشن میں فاضل محرک نے صرف اپنی تحصیل کا ذکر کرکے اس مسئلہ کو اس ایوان میں پیش کیا ۔ اصل میں ہمیں تمام مزارعین اور تمام الاٹیوں کے لئے غور کرنا ہے کیونکہ یہ مسئلہ ہی اس نوعیت کا ہے کہ سب کے لئے غور کرنا لازمی ہے ۔ تو اس مسئلے کو صرف ایک تحصیل تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہئے ۔ (ہیئر ۔ ہیئر) ۔ پھر بھی یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ فاضل محرک کے اس ریزولیوشن کی وجہ سے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول ہو گئی ہے ۔ میں فاضل محرک کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ صدر محترم ۔ مجھے ہرگز یہ امید نہ تھی کہ خان غلام سرور خان اس ریزولیوشن کی مخالفت کریں گے ۔ غالباً انہوں نے چند قانونی نکات کو پیش نظر رکھ کر اور ان کے جواز کو مدنظر رکھتے ہوئے یا ان پیچیدگیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو آج سے ۲ سال پیشتر پیدا ہوئی تھیں اس کی مخالفت کرنی مناسب

سمجھی - قانونی پہلو انہوں نے پیش کئے ہیں جن کی بنا پر اس مسئلے کی مخالفت کی جا رہی ہے - میں اس سوال کو زیر بحث لا کر خان غلام سرور خان صاحب کو اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کروں گا کہ وہ اب بھی اس کی مخالفت نہ کریں بلکہ اس کو پاس ہونے دیں اور اس کا خاطر خواہ حل ہونے دیں - اپنی سطح پر اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے اپنے دوسرے ممبران کو قائل کرکے کاشتکاروں اور زمینداروں کے لئے یہ اچھی چیز ہونے دیں - یہ مسئلہ صرف الاٹیوں کی ذات ہی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ملک کے مفادات اس سے وابستہ ہیں - گل صاحب نے اشارتاً میرے ان خیالات کی طرف اشارہ کیا جن کو میں آگے لے جانا چاہتا ہوں - جب زرعی اصلاحات کا ذکر کیا جاتا ہے تو ہمارے سامنے دو چیزیں آتی ہیں - ایک تو یہ کہ بڑے زمینداروں سے زائد اراضی لیکر چھوٹے کاشتکاروں کو تقسیم کر دی جائے - اور کسی شخص کے پاس ایک معقول حد سے زائد زمین نہ ہو کیونکہ اگر اس کے پاس زمین بہت زیادہ ہے تو وہ خاطر خواہ طریق پر اس کا انتظام نہیں کر سکتا - اور اس سے بڑا مفاد حاصل نہیں کر سکتا اور پھر یہ بات تھی کہ وہ لوگ مفاد اٹھانے کی اہلیت رکھتے تھے وہ محروم ہو جاتے تھے - دوسرا پہلو یہ تھا کہ ملک کی چھوٹی زمینداریوں کو یکجا کیا جائے اور آئندہ کے لئے fragmentation of holdings کو روکا جائے اور پابندی لگائی جائے کہ بڑی زمین کو چھوٹی زمینوں میں تقسیم نہ ہونے دیا جائے اور نہ فروخت کرنے کی اجازت دی جائے - میں جناب والا - آپ کی توجہ اس کے دوسرے پہلو کی طرف مبذول کراؤں گا جتنی چھوٹی زمینیں ہوں گی

ان سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکے گا ۔ کاشتکاروں کو ان کی کاشت میں دقت ہو گی ۔ معاشی حالت بھی اچھی نہ ہو سکے گی اور مشینری کے ذریعے سے بھی کاشت نہیں کی جا سکے گی ۔ اسی لئے جناب والا ۔ جب لینڈ کمیشن مقرر کیا گیا تو اس وقت سے یہ مسئلہ زیر غور آتا رہا ہے ۔ اس پر میں چند حوالے جناب کی خدمت میں پیش کروں گا جس سے یہ ظاہر کیا جائے گا کہ fragmentation of holdings کو روکنا کس قدر ضروری ہے ۔

"The size of cultivating units in West Pakistan is generally small. If the cultivation units is small the resources of the farmer, of family man-power, of animals and equipment are inefficiently utilized thereby causing the cost of production to rise and reducing the net profit of the farm operation."

یہ جناب رائے تھی لینڈ کمیشن کی اس مسئلہ کے متعلق ۔

The Land Reforms Commission observed that the holdings were becoming smaller and smaller on account of the unrestricted use of the rights of getting joint holdings partitioned. The resultant units of cultivation after partition were becoming incapable of proper, efficient and effective utilisation. It felt that the stage had arrived when effective steps should be taken to at least maintain the existing subsistence and economic holdings."

Then, Sir, there was the decision of the Land Reforms Commission in which they said that the unrestricted right of alienaion of any part of one's holdings was one of the most important causes of fragmentation of holdings. They said that the land owners particularly smaller land owners were alienating part of their land holdings in complete disregard of the necessity of efficient use of the land.

اور ان مشاہدات اور حقائق کے پیش نظر لینڈ کمیشن نے چھوٹی زمینوں کی فروخت پر پابندی لگا دی ۔ مارشل لا ریگولیشن کے پیراگراف ۲۴ میں پابندی لگا دی گئی ۔ اور مارشل لا ریگولیشن ۶۴ کا پیراگراف ۳ یہ ہے :-

"A joint holding with an area equal to that of an economic holding shall in no circumstances be partitioned."

"No person owning an economic holding shall be allowed to alienate by will, mortgage, gift or otherwiss, any portion of his holding."

جناب والا ۔ مجھے یہ احساس ہے کہ جس وقت یہ زمین الاٹ ہوئی مزارعین کو تقسیم ہوئی ۔ اس وقت ایک معاہدہ ہوا تھا سرکار اور ان الاٹیوں کے درمیان اور الاٹیوں سے یہ واضح شرط طے کی گئی تھی کہ جب دس سال کے بعد یہ رقبہ آباد ہو جائے تو اس کے نصف حصہ کی مالک سرکار ہوگی اور گورنمنٹ کو اپنا نصف حصہ فروخت کرنے کا حق ہوگا ۔ مجھے اس کا احساس ہے ، لیکن ۱۹۵۲ء سے لے کر آج کے حالات بالکل مختلف ہو چکے ہیں ۔ ۱۹۵۸ء میں جب لینڈ ریفارمز کمیشن معرض وجود میں آیا تو اس نے حالات کو بالکل مختلف کر دیا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ صحیح قانونی طور سے تو نہیں مگر اخلاقی طور سے گورنمنٹ کے اوپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مارشل لا ریگولیشن ۱۹۶۴ء کے تحت جو شرط وہ دوسروں پر لگاتی ہے گورنمنٹ کو خود بھی اس کا پابند ہونا چاہئے ۔ جب مجھے اور میرے دوسرے حصہ داروں کو اجازت نہیں

کہ ہم اپنی زمین تقسیم کر سکیں تو گورنمنٹ کو بھی یہ اختیار نہیں ہونا چاہئے کہ وہ الاٹیوں کے ساتھ اپنے حصہ کو تقسیم کر کے اسے کسی اور کے پاس بیچ سکے ۔ ۱۹۶۴ء میں جو اصلاحات نافذ کی گئی تھیں اخلاقی طور پر ان کے مطابق اب اس زمین کو بھی تقسیم نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایسے حالات میں چاہئے کہ جس نے اسے آباد کیا ہے اسے اسی کے پاس رہنے دیا جائے ۔ جناب والا ۔ یہ صرف زرعی پیداوار بڑھانے کا مسئلہ نہیں ہے ۔ اس کے اوپر بہت سے فاضل دوست بحث کر چکے ہیں ۔ یہ ایک انتظامی مسئلہ بھی بنتا جا رہا ہے ۔ میں بحیثیت ایک وکیل کے جانتا ہوں کہ حکومت کی اس پالیسی نے میری تحصیل میں انتظامی مسائل کو کس حد تک ناقابل حل بنا دیا ہے ۔ آپ اندازہ کیجئے کہ ہر شخص کو اس چیز سے کتنی محبت ہو جاتی ہے جو اس کے قبضہ میں ہو خواہ وہ چند دن تک اس کے پاس رہے ۔ میرے ہاتھ میں یہ پنسل ہے مجھے ضرور تھوڑا سا افسوس ہوتا ہے وہ مزارعین اور کاشتکاران وہ سمال ہولڈر جو دس سال سے اس زمین کو کاشت کر رہے ہیں اور جنہوں نے اسے اپنی زمین سمجھ کر آباد کیا ۔ جو وہاں رہ رہے ہیں ۔ جو دس پندرہ سال سے اپنی معاشی حالت کو درست کرنے کی جد و جہد کر رہے ہیں ۔ جب آپ اس زمین کا نصف حصہ جو انہوں نے آباد کی ہے کسی دوسرے شخص کو دے دیں گے ۔ تو انہیں کتنی تکلیف ہوگی ۔ ان کا دل کس طرح بے چین ہوگا ۔ ایک طرف ان کے جذبات ہیں ۔ دوسری طرف یہ قباحت ہے کہ جب گورنمنٹ کوئی زمین نیلام کرتی ہے تو باہر

کے لوگ جن کا اس علاقہ سے کوئی واسطہ نہیں ۔ وہاں کسی قسم کی رشتہ داری نہیں ۔ جن کا وہاں کوئی مفاد نہیں ۔ وہ آ کر بڑھ چڑھ کر بولی دے کر مقامی لوگوں کے مقابلہ میں زمین لے جاتے ہیں ۔ پھر ان کے مسائل شروع ہوتے ہیں ۔ قبضہ کے پیداوار کے مقدمے شروع ہو جاتے ہیں ۔ مقدمہ بازی کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ۔ اس غلط پالیسی کی وجہ سے یہ انتظامی مسائل پیدا ہو رہے ہیں ۔ آپ کو پیسہ چاہئے ۔ پیسہ وہ الاٹی دینے کے لیے تیار ہیں ۔ اگر وہ زمین ان کو مناسب قیمت پر دے دی جائے ۔ جب آپ لوگوں سے زمین حاصل کرتے ہیں ۔ کسی پبلک ورک کے لیے رفاہی کام کے لیے یا کسی اور سرکاری مقصد کے لیے تو انہیں ۵ سال کی اوسط قیمت دیتے ہیں ۔ اس سے زائد آپ کبھی نہیں دیتے ۔ آپ یہی لینڈ ایکویزیشن ایکٹ یہاں کیوں عائد نہیں کرتے ۔ ۵ سال کی جو اوسط قیمت ہے اس پر یہ زمین ان لوگوں کو دے دیں اس سے نہ صرف خوراک کا مسئلہ حل کرنے میں مدد ملے گی ۔ نہ صرف ان لوگوں کو مشکل حالات سے نکالنے میں مدد ملے گی بلکہ ایک انتظامی مسئلہ بھی حل ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ حکومت یہ کہہ سکتی ہے کہ قانونی طور پر ہمیں حق حاصل ہے جس کو چاہیں زمین فروخت کردیں ۔ مگر میں یہ عرض کرونگا کہ حکومت کی پوزیشن بالکل مختلف ہوتی ہے ۔ بالخصوص اس حکومت کی جو جمہوری ہو اور عوام کے نمائندوں کی ہو ، اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہوتا کہ وہ سختی سے یا شدومد سے اپنے حقوق پر اصرار کرے ۔ آپ کے

پیسے وصول ہو جائیں گے اور ملک کے جو غریب کاشتکار ہیں ان کے مفاد کو بھی کسی طرح سے نقصان نہیں پہنچے گا ۔ آپ کو پیسے مل جائیں گے اور ان کو زمین مل جائے گی ۔ یہ اتنا آسان کام ہے اگر ہم یہ کہتے کہ آپ انہیں یہ زمین مفت یا بطور خیرات یا گرانٹ دیں تو آپ اس سے انکار کر سکتے تھے ۔ لیکن جب ہم آپ کو پیسے دیتے ہیں تو پھر آپ کے لیے قانونی طور پر ۔ اخلاقی طور پر ۔ یا انتظامی طور پر ۔ یہ مناسب نہیں کہ آپ ہمیں یہ کہیں کہ یہ تمہارا حق نہیں ہے یہ ان مزارعین یا الاٹیوں کا حق ہے اور آپ انہیں یہ حق ضرور دیں ۔ اس لیے میں اس ریزولیشن کی حمایت کرتا ہوں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری (ملتان ۔ ۷) ۔ جناب والا ۔ میں اس ریزولیشن کے لیے جو مخدوم صاحب نے اس معزز ایوان میں پیش کیا ہے انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ بہت ہی مفید اور اہم ریزولیشن ہے جس کے بہت دو رس نتائج ہوں گے ۔ بہت ہی اچھا ہوتا اگر مخدوم صاحب یہ قرار داد پورے صوبہ کے لیے پیش کرتے ۔ میں اب بھی وزیر مال سے اپیل کروں گا کہ وہ اسے ایک تحصیل سے مخصوص نہ فرمائیں بلکہ اس پالیسی کو پورے صوبہ کے لیے تجویز فرمائیں ۔

جناب والا ۔ اس علاقہ میں بعض شرائط کے تحت یہ اراضیات دس سال کے لیے دی گئیں تھیں اس کا رقبہ دو مربعے مخصوص کیا گیا ۔ جس میں کاشتکار نے ایک چاہ لگانا تھا ۔ دس سال کا عرصہ گزر

چکا ہے اور کاشتکار نے وہ رقبہ آباد کر لیا ہے۔ یہ علاقہ ششماہی نہر کا ہے۔ میں بھی اس علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں جہاں ششماہی نہر موجود ہے میں نے دیکھا ہے۔ جناب والا۔ کہ ششماہی نہر پر کاشتکاروں کو بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ بہت سی مشکلات کے بعد اس رقبہ کو آباد کر سکتے ہیں۔ یہ ایک فطری چیز ہے کہ جب ایک کاشتکار ایک بنجر رقبے کو آباد کرتا ہے تو اسے اپنے رقبے کے ہر انچ کے ساتھ لگاؤ ہو جاتا ہے۔ اسے اس رقبے سے ایسا پیار ہو جاتا ہے جیسے ماں باپ کو اپنی اولاد سے پیار ہوتا ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ حق رکھتی ہے کہ وہ اپنی شرائط کے مطابق اپنے حصے کو کسی اور کے ہاتھ فروخت کر دے یا اس کو نیلام کر دے۔ مجھے اپنے دوستوں کے خیالات سے پورا اتفاق ہے کہ اس سے کشیدگی اور کشمکش بڑھے گی۔ جس شخص نے بڑی جانفشانی سے رقبہ آباد کیا ہے اس کے اور نئے آنے والے کے درمیان فسادات پیدا ہوں گے بجائے اس کے کہ اس علاقہ کو ترقی کے راستے پر لگایا جا سکے یہ ہمیں ایک ایسا راستہ دکھلا رہے ہیں کہ وہ بجائے اس کے کہ ترقیات پر اپنی محنت اور توجہ مرکوز کریں وہاں کے علاقے کے لوگ جھگڑے، فسادات اور مقدمہ بازی میں اپنا وقت ضائع کریں گے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ علاقہ بجائے ترقی کے تنزل کی طرف (خدا نہ کرے) چلا جائے گا۔ گورنمنٹ کا رجحان ہے کہ جو لوگ اپنے ہاتھ سے کاشت کرتے ہیں ان کی دل بستگی کی جائے لیکن ان لوگوں نے جنہوں نے دو مربع اراضی آباد کی ہو ان سے ایک مربع اراضی لے

کر اگر کسی اور کے ہاتھ فروخت کی جائے تو اس سے ان کی دلبستگی نہیں ہوگی بلکہ اس سے ان کی دل شکنی ہو گی ۔ اگر گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کاشتکاری کرے اور اس کی دلبستگی کرے تو میں مخدوم اختر علی شاہ صاحب اور دوسرے دوستوں کا ہم نوا ہوں کہ ایک مربع اراضی جو گورنمنٹ کی ہے اس کو مروجہ اور معقول نرخوں پر انہیں کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے ۔

جناب والا ۔ گورنمنٹ کی ایک مفید سکیم یہ ہے کہ منتشر اراضیات کو اشتمال کی صورت میں اکٹھا کیا جائے اگر گورنمنٹ اپنے رقبہ جات کو دوسروں کے پاس نیلام یا فروخت کرے گی تو اشتمال کی صورت میں نقصان ہوگا کیونکہ گورنمنٹ کے رقبہ جات یا املاک ایک جگہ موجود نہیں ہیں گورنمنٹ کا کوئی مربع کہاں پڑتا ہے کوئی مربع کہاں پڑتا ہے ۔ گورنمنٹ جب دوسرے لوگوں کو زمین دے گی اور اراضیات کا جب اشتمال کیا جائے گا تو ان کو گزند پہنچے گا ۔ اس لیے دونوں مربعے جو اس کے قبضہ میں ہیں اس کے پاس ہی رہنے دیئے جائیں ۔ اشتمال کی جو مفید سکیم آ رہی ہے اس کو اس سے تقویت پہنچے گی ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ زرعی اصلاحات کا اہم مقصد یہ تھا کہ بڑی اراضیات کی limit مقرر کی جائے اور کم سے کم اراضیات کی بھی حد مقرر کر دی جائے کیونکہ ایک حد سے جو بڑھ جاتا تھا وہ بڑے زمیندار کہلاتے تھے اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ اپنی اراضیات کا وہ خیال نہیں رکھتے اس کے لیے ایک limit مقرر کر دی تاکہ وہ بجائے ترقی کے

ملک کو تنزل کی طرف لے جائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو مربع اراضی والے کو بڑا زمیندار نہیں کہا جا سکتا ہے ۔ اگر اس کے پاس دو مربع اراضی رہنے دی جائے تو کاشتکاری کے اصول کے مطابق وہ چھوٹے ٹریکٹرز بھی استعمال کر سکتے ہیں ۔ اس سے زیادہ بہتر ترقی کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ دو مربع اراضی سے ایک مربع ہو جائے اس لحاظ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس دو مربع کو قائم رکھا جائے یہ ایک اکنامک یونٹ .....ہوگا ۔ جس میں کاشتکار چھوٹے ٹریکٹرز بھی استعمال کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں مخدوم صاحب کے ریزولیشن کی پر زور الفاظ میں تائید کرتا ہوں اور جناب وزیر مال صاحب کی خدمت میں پر زور اپیل کرتا ہوں کہ اس پالیسی کو جو میں نے عرض کی ہے اس تحصیل کے علاوہ پورے صوبہ پر لاگو کیا جائے ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی (ڈیرہ غازی خان ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر مجھے افسوس ہے کہ جناب وزیر مال صاحب یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ یہاں تشریف نہیں رکھتے ہیں لیکن لیڈر آف دی ہاؤس جو وزیر خوراک بھی ہیں ، جو ان سے بہت زیادہ تجربہ رکھتے ہیں میرے خیال میں وہ اس معاملہ میں دلی طور پر توجہ دیں گے اور مجھے مطمئن کرنے کی کوشش فرمائیں گے ۔ میں ایک کوتاہ عقل سا آدمی ہوں اور میری سمجھ بڑی محدود ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میری پورے طور پر تسلی کی جائے ۔ ہمارے وزیر مال صاحب بے شک تجربہ کار بھی ہیں اس سے مجھے انکار نہیں اور

نہ کوئی اور صاحب انکار کر سکتے ہیں ۔ ان کی اہلیت اور قابلیت سے کسی کو انکار نہیں ہے لیکن میں ایک مشکل میں پھنس گیا ہوں جب انہوں نے اس ریزولیشن کی مخالفت فرمائی ۔

جناب والا ۔ میرے نزدیک یہ مسئلہ جیسا کہ میرے فاضل دوست سید دیوان غلام عباس بخاری اور چودھری محمد ادریس صاحب فرما چکے ہیں صرف ایک تحصیل کا مسئلہ نہیں اگر وہ اس کو ملکی نقطہ نظر سے سوچتے اور اس کو ملکی زاویہ سے دیکھتے تو اس کی اہمیت کا پورا پتہ چل جاتا ۔ ہمارے ملک میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ خوراک کا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ دفاع کے ساتھ ساتھ خوراک کو بھی اتنی ہی اہمیت حاصل ہے ۔ خوراک کا مسئلہ صرف زبانی باتیں کرنے سے حل نہیں ہوگا ۔ خوراک کا مسئلہ کسی پراپیگنڈا سے حل نہیں ہوگا ۔ خوراک کا مسئلہ ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ ہم پمفلٹ چھاپ کر تقریریں کر کے لوگوں کو سنائیں تاکہ یہ مسئلہ سدھر سکے ۔ اس کے لیے عملی قدم اٹھانا ہوگا اس کے لیے بڑی سوچ بچار کی ضرورت ہو گی اس کے بعد اس کے صحیح نتائج نکل سکتے ہیں ۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ آجکل کے دور میں مشینری کا جس قدر فروغ ہے ۔ مشینری کی جس قدر اہمیت ہے ۔ مشینری کے جس قدر فوائد ہیں وہ لا محدود ہیں اس کی طرف جتنی توجہ دی جائے اتنی ہی کم ہے ہمارے وزیر خوراک اس کی طرف پوری توجہ دے رہے ہیں ۔ ہماری حکومت اس طرف پورے طور پر دلچسپی لے رہی ہے لیکن اس بات کا کیا جواب ہے میں یہ بات بڑے مودبانہ طور پر پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارا ملک اس وقت

اتنا ترقی یافتہ نہیں ہے کہ ہر کس و ناقص - ہر چھوٹا مزدور - ہر چھوٹا کاشتکار اور ہر علاقہ کا آدمی مشینری سے فائدہ اٹھا سکے گا - ان کو بخوبی علم ہے اور میں یہ کہوں گا کہ ۸۰ فیصد آبادی میں سے بمشکل ۲۰ یا ۲۵ فیصد ایسے زمیندار - ایسے کاشتکار یا ایسے لوگ موجود ہیں جو جدید مشینری سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور وہ لوگ جو شہروں کے نزدیک ہیں - وہ لوگ جن کی زمینیں یا جائدادیں زیادہ ہیں اور وہ لوگ جو تعلیم یافتہ ہیں - وہ اپنے رقبوں میں جا کر کاشت مشینری سے کر سکتے ہیں - میرا علاقہ ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ ہے میں وہاں کے لوگوں کو جانتا ہوں کہ وہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو مشینری کے نام سے نا آشنا ہیں - جو شہروں میں آنا تک گوارا نہیں کر سکتے - جو شہروں میں رہنا پسند نہیں کرتے وہ گھبرا جاتے ہیں - ان کی اس وقت تک بیلوں سے کاشت ہے اور دیسی کاشت ہے - مشینری سے وہ نا واقف ہیں - مشینری سے وہ نا آشنا ہیں - اتنا بڑا طبقہ - اتنی بڑی قوم کا سرمایہ اور اتنی بڑی قوم اگر وہ اپنے ہاتھوں سے ہل چلا کر خود اپنے بیلوں کو ہانک کر زمین میں کاشت کریں تو آپ اس کے متعلق کیا وضاحت فرمائیں گے -

جناب والا - جس سکیم سے ان لوگوں کی صحیح امداد ہوتی ہے ، جس سکیم کے اپنانے سے ان عوام کی ہمدردیاں آپ حاصل کریں تو یہ وہ طبقہ ہے جو آپ کے خوراک کے مسئلہ میں بے حد اور کافی امداد دے سکتا ہے - اگر صرف مشینری والے طبقے کی پرورش کریں تو یہ نا مناسب ہوگا آپ ان لوگوں کو ہرگز نہ بھلائیں جو زمین کے تھوڑے تھوڑے رقبہ کے

مالک ہیں - جو تھوڑے تھوڑے رقبہ پر کاشت کرتے ہیں آپ کے پاس ان کی بڑی فوج ظفر موج موجود ہے وہ اس رقبہ کو پورے طور پر کاشت کر سکتے ہیں - آپ ان باڑہ شرائط میں ترمیم فرمائیں - میں یہ تو سمجھ سکا ہوں کہ وزیر مال صاحب کا انکار یا حکومت کا انکار اس لیے تھا کہ اس میں قانونی جواز تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس میں انہوں نے اس لیے انکار فرمایا ہے کہ ان کی شرائط تھیں کہ ۱۰ سال کے بعد زمین واپس لے لیں گے مجھے اس سے انکار نہیں ہے اور انہوں نے اس بنا پر اس ریزولیشن کی مخالفت فرمائی ہے لیکن جہاں ہمارے اور بھی قوانین تبدیل ہو سکتے ہیں - جہاں ہم نے اس سے زیادہ اہم ترین معاملے کو وقت کے حالات کے مطابق ڈھالا ہے - - - - -

مسٹر حمزہ - ایبڈوزدہ نئے وزیر بھی ہو سکتے ہیں -

سردار منظور احمد خان قیصرانی - یہ آپ اپنی تقریر میں فرما سکتے ہیں - جیسے حالات بدلتے جاتے ہیں اسی کے مطابق عمل ہوتا جاتا ہے - یہ کوئی وجہ نہیں کہ اتنے بڑے قانون میں تبدیلی ہو گئی ہے مگر ایک غریب کاشتکار کے مسئلہ میں صرف قانونی الجھن پھنس رہی ہے اس پر دوبارہ غور فرما لیں اور اس کو دوبارہ دیکھ لیں یہ کاشتکار بھی اپنے ہاتھوں سے کاشت کرتے ہیں یہ تھوڑا سا رقبہ ہے ۱۰ سال کی محنت سے انہوں نے دو مربع زمین آباد کی اور اس میں سے اگر ایک مربع اراضی مزید ان کو مل جاتی ہے تو یہ عین ان کا حق ہے -

اور انہی کو دیا جائے ۔ آپ اس پالیسی کو تبدیل کریں اور اس پر ضرور توجہ دیں ۔ میں صرف احمد پور کے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ تمام ملک کا مفاد اس میں ہے ، اس لئے مناسب ہوگا کہ آپ اس پر دوبارہ غور فرمائیں ۔ مجھے آپ کے انکار کی وجہ صحیح معلوم نہیں ہوتی اور نہ میں اسے صحیح سمجھتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میرے ضلع مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان میں اب تک اتنے وسیع رقبے ہیں جو کہ ابھی آباد ہونے ہیں ۔ میں تو یہ خیال کر رہا تھا کہ آپ یہ کوشش کریں گے کہ وہ رقبے بھی آپ کاشتکاروں کو باڑہ شرائط پر دیں اور اگر آپ ان شرائط پر وہ رقبے دیں گے تو بہت جلد بہت زبردست تبدیلی وہاں پر آ سکتی ہے تو اس لئے مناسب یہی ہوگا کہ آپ اس پر ٹھنڈے دل سے سوچیں اور اس پر بڑے اطمینان سے غور فرمائیں کہ ان شرائط کو تبدیل فرمائیں ۔ اس سلسلے میں جو دوسرا مسئلہ آپ کے لئے پچیدہ ہوگا ، وہ انتظامیہ کا بھی ہوگا کیونکہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ زمینداروں اور کاشتکاروں کا مسئلہ بعض حالات اور بعض اوقات میں بڑا اہم بن گیا ہے اور ان کے آپس کے تنازعات بڑی مشکل صورت اختیار کر گئے تھے جس میں حکومت کو بھی مداخلت کرنی پڑی تھی اور یہ وہ زمیندار اور کاشتکار تھے جن کے آپس میں نسلاً بعد نسلاً تعلقات چلے آ رہے تھے، وہ آپس میں بھائی بن کر رہے اور ایک دوسرے کی شادیوں میں شریک ہوئے ، لیکن وہ زمیندار اور کاشتکار بھی آپس میں بگڑ بیٹھے ۔ اب موجودہ صورت میں جب آپ نئے زمیندار وہاں پر لانا چاہتے ہیں کیونکہ جب ان زمینوں کا نیلام ہوگا تو لازمی طور پر وہاں ایک نیا طبقہ

آئے گا ۔ تو جب وہاں پر پرانے کاشتکار موجود ہیں ، تو آپ یہ توقع کیسے کر سکتے ہیں کہ ان کے تعلقات ان نئے زمینداروں اور کاشتکاروں کے ساتھ بہتر ہوں اور ان کے تعلقات آپس میں اچھے ہوں ، تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ انتظامی نقطہ نظر سے بھی شاید ایک الجھن پیدا ہوگی اور ان کی کشیدگی آپس میں بڑھے گی ۔ آپس میں کشیدگی بڑھنے سے مقدمہ بازی بڑھے گی اور مقدمہ بازی بڑھنے سے ان کا وقت ضائع ہوگا تو اس طرح کاشتکار طبقہ کے لئے آپ ایک اور تکلیف کا سبب بنیں گے ۔ اور جہاں کوئی کاشتکار کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے ، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ صحیح طور پر اپنا وقت اپنی زمینداری پر صرف نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے آپ کے خوراک کا مسئلہ بھی لازمی طور پر متاثر ہوگا ۔ اس لئے میرے خیال میں آپ ان دو نقطہ ہائے نظر کی وجہ سے اس ریزولیوشن کو پاس ہونے دیں کیونکہ یہ ایک انتہائی موزوں ریزولیوشن ہے جس کے لئے میں مخدوم صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے علاقے کے ایک عوامی مسئلہ کو اس کے ذریعے پیش کرنا چاہا ہے جو کہ میری دانست میں تمام ملک کے لئے بہتر ریزولیوشن ہے ۔

نوابزادہ رحمدل خان (بنوں ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ جب میں نے رات کو ایجنڈے میں یہ ریزولیوشن دیکھا تو میں نے اس کو سمجھنے کی کوشش کی ۔ پہلے تو میں نے اس کو "بڑا شریعت" پڑھا ۔ پھر میں نے سوچا کہ اردو کے لحاظ سے تو یہ غلط ہے اور یہ "بڑا شریعت" نہیں ہو سکتا بلکہ اسے "بڑی شریعت" ہونا چاہئے ۔ پھر میں نے سوچا کہ وہ کونسی شریعت ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ اور حکومت تو ویسے بھی شریعت کے خلاف ہے ۔

نوابزادہ رحمدل خان ۔ پھر میں نے اپنے ذھن پر زور دیتے ہوئے سوچا کہ شاید یہ "باڑہ" ہے کیونکہ یہ باڑہ دریا چناب کے شہر کے قریب بہتا ہے ، تو میں نے سوچا کہ شاید اس کی کوئی شریعت ہوگی ۔ جب میں نے ریزولیوشن کے نچلے حصہ کو پڑھا تو میں نے سوچا کہ اس میں بھی کچھ فقرے غلط ہیں ۔ لیکن میں یہ سمجھ گیا تھا کہ یہ جو کچھ بھی ہے ، ہے تو زمین کے متعلق ہی اور اس کے ذریعے کچھ رعائتیں مانگی جا رہی ہیں ۔ اس کے بعد آج صبح بھی میں نے دو ایک دوستوں سے یہاں پر پوچھا کہ اس ریزولیوشن کا مطلب کیا ہے چنانچہ جہاں تک اس کا مقصد مجھے معلوم ہو سکا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ حکومت نے کاشتکاروں کو یا سابق فوجی افسروں کو بنجر زمینیں آباد کرنے کی غرض سے دی تھیں اور وہ ان شرائط پر دی تھیں کہ جب یہ آباد ہو جائیں گی تو ان زمینوں میں سے نصف زمین حکومت لے لے گی اور نصف حصہ ان کے پاس ہی رہے گا ۔ ۔ ۔

مخدوم اختر علی شاہ **قریشی** ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ فوجی افسران وغیرہ کو جو زمینیں دی گئی تھیں ۔ ان پر "باڑہ شرائط" حاوی نہیں ہیں ۔ وہ زمینیں تو انہیں ان کی خدمات کے صلے میں دی گئی تھیں "باڑہ شرائط" تو صرف غریب کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے تھی ۔

نوابزادہ رحمدل خان ۔ شکریہ ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس ریزولیوشن کی سپرٹ سے مکمل اتفاق ہے لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ

بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کو اس طرح محدود نہیں کرنا چاہئے بلکہ چاہئے تو یہ کہ اگر تمام مغربی پاکستان میں اس قسم کی زمینیں ہوں تو اس رعایت کو ہر جگہ پر حاوی ہونا چاہئے۔ اور اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ جس طرح میں نے ابتدا میں ہی جناب کی توجہ لفظ "شریعت" کی طرف مبذول کرائی تھی اور جہاں تک کچھ تھوڑا بہت علم مجھے شریعت کے متعلق ہے۔ اسلامی اصول کے مطابق زمین کا مالک وہی ہو جاتا ہے جو کہ اسے آباد کرتا ہے۔ تو اگر ہم اس اصول کو مد نظر رکھیں، تو پھر یہ غیر آباد زمینیں جن لوگوں نے اپنی محنت اور کاوش سے آباد کی ہیں۔ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو ان زمینوں کا مالک بنا دیا جائے بجائے اس کے کہ کوئی دوسرا شخص یہ زمینیں بذریعہ نیلام یا دوسری شرائط کے تحت یا کسی دوسرے ذرائع سے یا اپنی دولت کے بل بوتے پر حکومت سے حاصل کر لے اور جن لوگوں نے ان زمینوں کو آباد کیا ہے۔ انہیں ان سے محروم کر دیا جائے۔ مجھے اس کی یہ مثال دینی پڑے گی جیسے کہ ایک شخص کسی بچے کی پرورش کرتا ہے اس کو پالتا پوستا ہے۔ اسے تعلیم دلواتا ہے اور جب وہ بڑا ہو کر کسی قابل بنتا ہے تو وہ کسی اور جگہ چلا جائے یا جس طرح کہ آج کل کے زمانے میں ہو رہا ہے کہ وہ شادی کرکے والدین کو بالکل ہی بھلا دے۔ تو میری دانست میں یہ والدین کے ساتھ بڑی زیادتی تصور کی جاتی ہے۔ اور یہی مثال ان زمینداروں پر صادق آتی ہے کہ جب یہ زمینیں غیر آباد تھیں اور کس مپرسی کے عالم میں پڑی ہوئی تھیں۔ تو یہ غریب

لوگ آئے اور انہوں نے اپنی محنت ۔ اپنے سرمائے اور اپنا پسینہ بہا کر ان زمینوں کو آباد کیا اور ان کو قابل کاشت بنایا اور اب جبکہ یہ زمینیں کسی قابل ہو گئی ہیں اور ان کی وقت بڑھ گئی ہے ۔ تو اب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم اس کے مالک نہیں ہو بلکہ اب اس کا مالک کوئی اور ہوگا ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ اصول یا یہ طریقہ نہ تو شرعاً ہی جائز ہے اور نہ ہی اخلاقی طور پر جائز معلوم ہوتا ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اس ریزولیوشن کو تمام دوست متفقہ طور پر پاس کریں اور میں حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ اس ریزولیوشن پر فوری طور پر عمل درآمد کر دیا جائے اور اس کا اطلاق تمام صوبے پر ہونا چاہئے کہ جہاں کہیں بھی ایسی زمینیں ہوں ان کو آباد کرنے والوں کو یہ رعائت دی جائے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ محترم وزیر مال صاحب نے کن وجوہات کی بنا پر اس تحریک کی مخالفت کی تھی ، لیکن میں بھی اس تحریک کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ اگر مخالفت کی وجوہات ایک فقرے میں بیان کرنا مقصود ہوں تو میں اسے اس طرح عرض کروں گا کہ میں اس حق میں ہوں کہ جو لوگ اس وقت ایک مربعے کے مالک ہیں ۔ بجائے اس کے کہ ان کو دو مربعوں کا مالک بنایا جائے ۔ ان لوگوں کو یہ دوسرا مربعہ دے دیا جائے جن کے پاس ایک ایکڑ زمین بھی نہیں ہے جناب والا ۔ میں نے ایک فقرے میں اپنا مدعا تو بیان کر دیا ہے ۔ اب میں اس کی تشریح کرنے کی کوشش کروں گا ۔

جناب والا ۔ جن دوستوں اور احباب نے آج سے تقریباً پندرہ برس پیشتر

"باڑہ شرائط" پر زمینیں حاصل کی تھیں ، مجھے ان سے ہمدردی ہے - لیکن مجھے اپنے ان بھائیوں کے ساتھ مقابلتاً زیادہ ہمدردی ہے - جن کے پاس آج تک زمین نہیں ہے اور جو محض مزارع کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے ہیں - مجھے ان بھائیوں سے ہمدردی ہے جن کو بعض اور سکیموں کے تحت حکومت نے زمینیں دی تھیں اور پھر جب ان سکیموں کو تبدیل کر دیا گیا تو ان سے زمینیں چھین لیں - اور اب وہ بے یار و مددگار گھوم رہے ہیں وہ کبھی ایک گاؤں کبھی دوسرے گاؤں جاتے ہیں کبھی ایک شہر جاتے ہیں کبھی دوسرے شہر جاتے ہیں -

جناب والا - حقیقت میں ۱۹۵۲ء میں جب سابقہ پنجاب میں زرعی اصلاحات نافذ ہوئیں - تو اس صوبہ میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہوگیا جو کہ زمین کا مالک نہیں تھا اور وہ بڑے بڑے زمینداروں کے پاس بطور مزارع کام کرتا تھا - جب مالکان زمین نے ان کو بے دخل کر دیا تو وہ بے دخل مزارعین کے نام سے یاد کئے جاتے تھے - ان بے دخل مزارعین کو اس وقت کی حکومت نے آباد کرنے کے لئے باڑا شرائط پر سابقہ پنجاب کے مختلف اضلاع اور سرکاری اراضیات دیں اس شرط پر کہ ان سے اراضیات کی قیمت بالاقساط وصول کر لی جائے - لیکن موجودہ حکومت نے چند مصلحتوں کے پیش نظر خواہ وہ درست ہیں یا غلط اس سے بحث نہیں یہ فیصلہ کیا کہ میونسپل کمیٹی کی حدود سے باہر ایک خاص رقبہ سے مزارعین کو بے دخل کر دیا جائے مثال کے طور پر دوم درجہ کی میونسپل کمیٹی کی حدود سے ۵ میل کے اندر جس قدر رقبہ بے دخل مزارعین کو

۵۳ - ۱۹۵۲ء میں دیا جا چکا ہے واپس لے لیا جائے اور اس طرح اول درجہ کی میونسپل کمیٹی کی حدود سے ۱۰ میل کے اندر جس قدر سرکاری اراضی ان بے دخل مزارعین کو دی گئی وہ ان سے واپس لے لی جائے ۔ اس طرح ہم نے ایک غلط پالیسی کی بنا پر کم و بیش بارہ پندرہ سال کے بعد ان لوگوں کو جو اراضیات کے مالک بنے ہوئے تھے اپنی دانست کے مطابق ان کو وہاں سے اکھاڑ دیا ۔ صرف لائل پور کے گرد و نواح میں ۵ ہزار ایکڑ سرکاری اراضی سے ان لوگوں کو بے دخل کیا گیا ہے ۔ اس طرح سے مختلف اضلاع میں ہزاروں ایکڑ سرکاری زمین جو سابقہ حکومت کے وقت سے بے دخل مزارعین کاشت کرتے تھے اور ان کو ملکیت کے حقوق دیئے جا چکے تھے ان سے ان کو بے دخل کر دیا گیا ۔ وہ آج تک بے دخل ہیں ان کے پاس کوئی ذریعہ معاش نہیں ۔ ان کا پیشہ ۱۰۰ پشت سے کاشت کاری ہے ۔ جیسا کہ محترم قائد ایوان اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاشتکار کی حیثیت سے ۱۰۱ پشت سے چلے آ رہے ہیں حالانکہ ساری عمر وہ ملازمت میں رہے ہیں پنجاب کی روایات کے مطابق اتم کھیتی ہے اور تیسرے درجہ پر جا کر چاکری ہے ۔ انہوں نے تیسرے درجہ کو اختیار کیا ہے ۔ میرا مدعا یہ ہے کہ یہ اراضیات جو کہ بڑا شرائط پر دس سال کے لئے دی گئی تھیں اور دس سال کی بجائے اب ۱۵ سال تک ان مزارعین نے اپنے حصہ کی زمین اور سرکاری اراضی سے منفعت حاصل کی ہے ۔ قانوناً اور اخلاقاً اگر ان سے حکومت واپس لے لے تو کوئی جرم نہیں کوئی عیب نہیں کیونکہ ان کو ان شرائط پر دی گئی تھیں کہ اتنے عرصہ کے بعد نصف زمین ان کی ملکیت ہوگی اور نصف ان سے

حکومت واپس لے لے گی ۔ اس لئے بجائے اس کے کہ ان کو بازاری قیمت پر دیں یا جیسا کہ ادریس صاحب نے فرمایا کہ سابقہ پانچ سال کی اوسط قیمت پر دیں یا کسی طرح جیسا کہ محترم گل صاحب نے فرمایا ہے معقول قیمت پر دی جائیں ۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے صوبہ کے لئے ہمارے ملک کے لئے جبکہ ہم نے صوبہ کو خوراک کے اعتبار سے خود کفیل بنانا ہے یہ بدرجہا بہتر ہوگا کہ ان دوسری بار بے دخل شدہ مزارعین کو زمینیں سستے داموں دے دی جائیں ۔ بازاری قیمت پر نہیں گورنمنٹ نے خود قیمت مقرر کی ہوئی ہے یعنی بعض سے -/۸ روپیہ فی یونٹ اور بعض سے -/۲۰ روپیہ فی یونٹ کے حساب سے قیمت وصول کی گئی ہے ۔ مناسب اقساط پر ان کو دے دی جائیں ۔ میں حکومت کی پالیسی سے کسی صورت میں بھی اتفاق نہیں کرتا ۔ میں نے اس موضوع پر بجٹ کے دوران اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار بھی کیا تھا کہ حکومت اپنی اراضیات کو نیلام نہ کرے ۔ وہ ایسی وجوہات کیا تھیں ۔ اپنی جائداد کو فروخت کرنا ناجائز نہیں ۔ محض بجٹ میں رقم شامل کرنے کے لئے ایسا کیا گیا تھا ۔ اگر آپ نے اراضی فروخت کرنی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ لوگ حاصل کریں ۔ جن کے پاس پہلے ہی بے پناہ اراضی ہے جو بڑے بڑے زمیندار ہیں ۔ جن کے پاس سرمایہ ہے وہ نیلام میں حاصل کریں یا یہ اراضیات وہ تجارتی طبقہ حاصل کرے جو محض اس لئے زمین حاصل کریں گے الا ماشاء اللہ جن میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو بلیک میں کمایا ہوا سرمایہ زرعی پیداوار کی آمدنی ظاہر کر سکیں اور ٹیکس سے بچ جائیں ۔ اس طبقہ کے اراضی خریدنے سے نہ تو حکومت کو کوئی منفعت ہوگی ۔ نہ ہی یہ طبقہ یا بڑے بڑے زمیندار مالک کو کوئی فائدہ

پہنچا سکتے ہیں ۔ نہ ہی دوسرا طبقہ جو تاجر طبقہ ہے ملک کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ ہی خوراک کی پیداوار میں کوئی اضافہ ہو سکتا ہے بلکہ تاجر طبقہ اپنے لئے آرام گاہ اور آسائش گاہ بنائیں گے اور خوراک پیدا نہیں کریں گے ۔ اور ان کے جو فرصت کے لمحات ہوں گے اس کے لئے اور اپنی آسودگی آسائش کے لئے Country Houses تعمیر کریں گے ۔ ان لوگوں کے ہاتھوں میں یہ اراضیات فروخت کرنے سے یہ امر بدرجہا بہتر ہے کہ ان لوگوں کو زمین دیں جن کو آپ نے خود بے دخل کیا ہے ۔ اسے یہاں تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ آپ اعداد و شمار کو دیکھیں ۔ اس صوبہ میں کم و بیش ۵۰ فیصد کاشت کار ایسے ہیں جن کی ملکیتی اراضیات ۵ ایکڑ سے کم ہے ۔ جن کی ملکیت صرف چند ایکڑ ہے یا بالکل مفقود ہے ان کی تعداد لاکھوں تک جائے گی ۔ اس صوبے کی ۸۵ ۔ فیصدی آبادی کا بالواسطہ یا بلاواسطہ انحصار زراعت پر ہے اس میں سے آپ یقین جانئے کہ ۵۰ ۔ فیصدی سے زیادہ آپ کو ایسے لوگ ملیں گے جو پیشے کے اعتبار سے کاشتکار ہیں ۔ اور وہ کوئی اور کام نہیں جانتے جنہوں نے صرف زمین کاشت کرنی ہے خواہ (الف) سے کریں یا (ب) سے کریں ان کا کوئی اور ذریعہ معاش نہیں ہے ان کے ساتھ اگر وہ لوگ بھی شامل کر لئے جائیں جیسا کہ میں اپنے ضلع کے بارے میں جانتا ہوں ۔ ہمارے یہاں جس کے پاس ۱۰ ۔ ایکڑ زمین ہے وہ بڑا زمیندار ہے ۔ ہم اس کو ملتان لائل پور اور سرگودھا کے بڑے زمیندار کے مقابلے میں بڑا زمیندار سمجھتے ہیں ہمارے ضلع کے اکثر و بیشتر زمیندار

دو ایکڑ ایک ایکڑ اراضیات کے مالک ہیں ۔ اگرچہ دو چار مہاجر بھائی ہمارے ضلع میں آئے ہیں جن کے پاس ۵۰ - ۶۰ - ۷۰ ۔ ایکڑ زمین ہے ورنہ وہاں کے رہنے والے ان میں سے یعنی ۱۹ لاکھ کی آبادی میں کسی کے پاس ۸ - ۱۰ - ایکڑ سے زیادہ اراضی نہیں ہے ۔ اسی طرح سے دوسرے اضلاع میں بھی ان لوگوں کو جو زمین کی کاشت کرنا جانتے ہیں اور جن کا ذریعہ معاش یہی ہے مگر اراضی کے مالک نہیں ہیں ان کو زمینیں آسان شرائط پر دینی چاہئیں بجائے اس کے کہ جو لوگ کاشتکار نہیں ہیں یا جن کے پاس ۲۰ - ایکڑ ہیں ان کو ۲۵ ایکڑ مزید دے دیں چلئے میں اس کو ایک اور طرح سے آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں بجائے اس کے کہ آپ ایک شخص کو ۲۵ ۔ ایکڑ یا دو افراد کو ساڑھے بارہ بارہ ایکڑ دیں مگر جن کے پاس ہی اپنی اراضی موجود ہے ۔ آپ ان لوگوں کو زمینیں دیں جو بیروزگار ہیں اس سے آپ کی قومی دولت میں اضافہ ہوگا اور وہ لوگ محنت کریں گے آپ کے لئے اناج پیدا کریں گے اور آپ کی قومی دولت میں اضافہ کریں گے ۔ ان وجوہات کی بنا پر میں اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں ایک بات اور عرض کر دوں کہ ایک اور سکیم سابق پنجاب میں رائج ہے اور وہ grow more food سکیم کہلاتی ہے ۔ یہ سکیم اب بند ہو چکی ہے ۔ میں گورنمنٹ کی پالیسی نہیں سمجھ سکا شاید یہ میرے فہم و ادراک کی خرابی ہے ۔ بہر حال مسئلہ مشکل ہے اور اس میں گورنمنٹ نے ایک تخصیص کر دی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ سکیم ۱۹۵۶ء میں رائج ہوئی تھی جن

لوگوں نے اس سکیم کے تحت ۱۹۵۶ء میں اراضیات حاصل کی تھیں - ان کو ملکیت نہیں دی جائے گی مگر جنھوں نے ۱۹۵۸ء میں یا اس کے بعد اراضی حاصل کی تھیں ان کو ان اراضیات کی ملکیت دے دی جائے گی - میں حیران ہوں کہ ایک ہی قسم کی شرائط ہیں ایک ہی سکیم ہے ایک شخص دو سال پہلے یا ایک سال پہلے آپ سے اراضی لیکر آپ سے شرائط طے کرنے کے بعد اس میں ٹیوب ویل لگاتا ہے آپ کی سکیم تکمیل کے لئے سعی کرتا ہے آپ کہتے ہیں کہ نہیں جن کو اراضی ۱۹۵۶ء میں ملی ہے ان کو ملکیت نہیں ملے گی - لیکن جن کو ۱۹۵۸ء میں ملی ہے ان کو ملکیت ملے گی - مجھے معلوم نہیں کہ اس میں مصلحت کیا ہے -

چودھری محمد ادریس - اس میں پہلے کے اثرات ہیں -

خواجہ محمد صفدر - اور وہ اثرات کیا ہیں مجھے معلوم ہیں - کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ۱۹۵۸ء کے بعد بڑے بڑے لوگوں نے اراضی لی ہے اور اس سے پہلے ان غریب لوگوں نے یعنی اس زمانے میں جس کو آج کل کی سرکاری زبان میں سیاہ دور کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں نے زمینیں حاصل کی تھیں اس لئے ان کی کوئی داد فریاد نہیں ہے اور ۱۹۵۸ء کے بعد جس کو زرین دور کہا جاتا ہے اس دور میں بڑے بڑے لوگوں نے وزراً نے اور امراً نے زمینیں حاصل کی تھیں ان کے اثر و رسوخ کی وجہ سے ان کو ملکیت دے دی جائے گی - چلئے اگر آپ ان سے بھی زمینیں واپس لینا چاہتے ہیں تو یہ زمینیں یا تو ان کو دے دی جائیں جو کاشت کرتے ہیں یا پھر میں

نے تین قسم کے لوگ آپ کے سامنے پیش کئے ہیں ۔ باڑا سکیم کی شرائط پر جن لوگوں نے زمینیں حاصل کی تھیں اور جن کو اس حکومت نے بے دخل کر دیا ہے ان کو دے دی جائیں یا جن مزارعین کے پاس بالکل اراضی نہیں ان کو یہ اراضی دے دی جاویں ۔ یا جن کے پاس پانچ ایکڑ یا اس سے کم اراضی ہے ان کو یہ اراضی دے دی جاوے ۔ لیکن جب لاکھوں کی تعداد میں ہمارے پاس ایسے کاشتکار موجود ہیں جن کے پاس زمینیں نہیں ہیں یا جن کے پاس دو تین چار ایکڑ تک زمینیں ہیں ۔ ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی کے مالک بھی لینڈ ریفارم کے تحت گزارہ ملکیت والے کہلاتے ہیں ۔ اس حد سے کم اراضی کے مالک ہمارے صوبہ میں لاکھوں ہیں ۔ یا جن لوگوں کو میونسپل حدود کے ۱۰ ۔ یا ۵ ۔ میل کے حدود کے اندر ہونے کی وجہ سے بے دخل کیا گیا ہے ان کو زمینوں کی ضرورت ہے ان کو یہ زمین دے دی جائے ۔ تیسرے وہ لوگ جنہوں نے grow more food کے تحت ۱۹۵۶ء میں اراضی حاصل کی مگر بعد میں گورنمنٹ کی غلط پالیسی کی وجہ سے بے اثر اور بے سہارا ہو گئے تھے اور جن کی اراضی چھین لی گئی تھی اور جن کو آپ مالک تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں یعنی یہ زمیندار نہیں ہیں اور کاشتکار بھی نہیں ہیں یعنی جن کو برادری سے آپ خارج کر رہے ہیں ۔ ان کو اراضی دی جاویں ۔ جناب والا ۔ ان باتوں کے باوجود کہ مجھ کو ان لوگوں سے جن کو باڑا سکیم کے تحت زمین ملی ہے ہمدردی ہے میں اس بنا پر اس ریزولیوشن کی مخالفت نہیں کر رہا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خان اچون خان جدون ۔ میں نے سمجھا کہ آپ اس کی حمایت کر رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے پہلے ہی فقرہ میں کہا تھا کہ میں مخالفت کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ لیکن مجھے ان سے زیادہ ان لوگوں سے ہمدردی ہے جن کے پاس زمین نہیں ہے ۔ میں گورنمنٹ کا پوائنٹ آف view نہیں جانتا جب تک کہ وزیر مال تقریر نہ فرماویں مجھے معلوم نہیں ہو سکے گا ۔ جناب والا ۔ ان مختصر سی گزارشات کے بعد نہایت ادب سے اپنے بھائیوں کی خدمت میں آپ کے توسط سے درخواست کروں گا کہ وہ ان لوگوں پر رحم فرمائیں جو کہ لاکھوں کی تعداد میں اس صوبے میں موجود ہیں جن کا پیشہ کاشتکاری ہے اور جن کا ذریعہ معاش کاشتکاری ہے اور جن کے پاس اراضی نہیں ہے وہ محض مزارع ہیں ان کو زمینیں دی جائیں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس قرار داد کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ مخدوم اختر قریشی صاحب نے جس تحصیل کے متعلق یہ قرار داد پیش کی ہے مجھے بھی اس تحصیل سے ملحقہ علاقہ میں رہنے کا شرف حاصل ہے مجھے یہ کہتے ہوئے قطعی ہچکچاہٹ نہیں کہ انہوں نے زیادہ سے زیادہ چند سو باڑا شرائط کے الاٹیوں کے حقوق یا ان کی دقتوں اور تکالیف کا احساس کیا لیکن انہوں نے اسی تحصیل میں ہزاروں کی تعداد میں وہ کاشتکار جو صحیح معنوں میں کاشتکار ہیں جو اپنے ہاتھ سے کاشتکاری کرتے ہیں اور جو بہتر کاشتکار ہیں اور جن کے پاس ایک مرلہ زمین بھی

نہیں کی دقتوں ، پریشانیوں ، بد حالیوں اور ان کی کسمپرسی کا ان کو قطعی احساس نہیں ۔ ہماری حکومت خود جانتی ہے اور تیسرے پنجسالہ منصوبے میں واضح طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ ہمارے ملک کی ۲۰ ۔ فیصد سے زیادہ آبادی بے روزگاری یا نیم بے روزگاری کا شکار ہے اور یہ بھی تسلیم کرتی ہے کہ باوجود تمام کوششوں کے صنعتی میدان میں ہم روزگار کے زیادہ مواقع مہیا نہ کر سکے جس سے آئندہ چند سال میں بے روزگاری آسانی سے ختم ہو سکے اس کا یہ مطلب ہے کہ حکومت کے پاس جتنی اراضیات ہیں جن کو ہم سرکاری اراضیات کہتے ہیں اور وہ اراضیات جو کہ حکومت باڑہ شرائط کے تحت آباد کرنے والے افراد سے ایک ایک مربعہ اراضی واپس لے گی وہ بھی سرکاری ہوگی اور اس اراضی پر الاٹیوں کا حق نہیں ہے جو حق تحریری یا اخلاقی طور پر ان کو حاصل نہیں ہے ۔ ایک ایک مربعہ اراضی جو واپس لی جائے گی میں سارے ملک کی آبادی کا حصہ ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا آبادی کا بیشتر حصہ جو بیروزگاری یا نیم بیروزگاری کا شکار ہے جو کاشتکاری کے پیشہ سے تعلق رکھتا ہے حکومت اگر ان کو آباد کرنا چاہے تو یہ زمین موقعہ ہے جس قدر اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے کرنا چاہئے ۔ جناب سپیکر ۔ اس ایوان میں بعض معزز اراکین نے یہ فرمایا ہے کہ جدید طریقوں سے کاشتکاری لازمی ہے لیکن جب ایک فرد کے پاس کم از کم دو مربعہ اراضی ہو تو وہ یہ طریقہ کاشت اختیار کر سکتا ہے ۔ یہ نسخہ چند سو افراد کے لئے تجویز کیا ہے تاکہ ان سے ایک مربعہ زمین واپس لے لی جائے ۔ اس کا ایک اچھا طریقہ

یا کامیاب نسخہ یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جن کے پاس زرعی اصلاحات کے باوجود بھی سینکڑوں مربعہ زمین ہے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم ملکیت کی حد کو کم کرکے ان افراد میں تقسیم کر دیں جن کے پاس زمین تھوڑی ہے یا جن کے پاس زمین موجود نہیں ہے ۔ یہ بھی مناسب اور موزوں طریقہ ہے اور میں ان لوگوں کو جو کہ محض جدید طریقوں سے کاشت کے بہت شائق ہیں سے کہوں گا کہ مسئلہ محض پیداوار کا نہیں بلکہ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے ۔ میرے نزدیک جس طریقہ سے یہ زمینیں حاصل کی گئیں یا زمین تقسیم کی گئی ہے وہ اسلام کے مطابق جائز نہ تھا ۔ اگر وہ اس مشینی طریقہ کے استعمال کے بڑے شائق ہیں تو میرے نزدیک یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوگا ۔ اگر آپ مشینی طریقہ سے زیادہ پیداوار کر سکتے ہیں تمام دنیا جانتی ہے اور یہ مسلمہ اصول ہے کہ اگر کاشتکار اپنی زمین کو خود کاشت کرتا ہے تو لازمی طور پر فی ایکڑ پیداوار ان افراد سے زیادہ کرتا ہے جو اپنے ہاتھ سے کاشت نہیں کرتے ۔ جناب سپیکر ۔ جناب خواجہ صفدر صاحب نے ضلع لائل پور کا ذکر کیا اور جب قریشی صاحب نے اپنی تحصیل کے لئے باڑہ شرائط کے الاٹیوں کو ایک مربعہ کی بجائے دو مربعہ زمین دلوانے کی تجویز پیش کی ہے میں جناب وزیر مال کی خدمت میں مودبانہ عرض کروں گا کہ تحصیل شورکوٹ ۔ جھنگ ۔ منٹگمری تمام سابقہ پنجاب کے علاقے ہیں ۔ جہاں جہاں آپ نے باڑہ شرائط پر زمین لوگوں کو دی ہوئی ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جنہوں نے زمین کو آباد کیا ہے وہ ایک مربعہ زمین کی بجائے

دو مربعہ زمین کے مالک بننے کی جدوجہد کر رہے ہیں ۔ لیکن اس صوبہ میں آپ ان لوگوں کی زبوں حالی کا اندازہ لگائیے جنہوں نے ۱۹۵۶ء سے لیکر ۱۹۶۶ء تک زمین کو آباد کیا اور وہ زمین بھی چھ آٹھ ایکڑ تھی اور انہوں نے اس یقین کے ساتھ آباد کیا کہ وہ اس کے مالک ہوں گے بلکہ بیشتر حالات میں وہ اقساط بھی ادا کر رہے تھے آپ نے ان کو بیک جنبش قلم زمین سے علیحدہ کیا اور ان کو بیروزگاری کے سمندر میں پھینک دیا ۔ تو میں جناب وزیر مال سے التجا کروں گا بلکہ ان کے سامنے ہاتھ پھیلا کر خیرات مانگتا ہوں خیرات ہی سمجھ کر دے دیں وہ لوگ جو کہ بیچارے بیروزگار ہیں جن لوگوں کا حق تھا اور محض اس بنا پر کہ سرکاری زمین جو انہیں الاٹ کی گئی تھی شہر کے ۵ میل کی حدود کے اندر تھی اس ناکردہ گناہ کی بنا پر انہیں بیروزگار بنایا گیا اور ان کے حقوق کو پامال کیا ۔ آپ برائے مہربانی نظر ثانی کریں اراضیات جہاں کہ ان کا لینا حکومت کا حق ہے وہاں عوام کا بھی حق ہے ۔ ان لوگوں کو مناسب اقساط پر مناسب قیمتوں پر اراضیات دے دی جائیں ۔ اسکے علاوہ میرے بڑے بھائی اور انتہائی قابل احترام ساتھی رحم دل خان صاحب کو پنجابیوں پر بہت رحم آیا اور میں یقیناً ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں لیکن ان کی اور جناب وزیر مال کی خدمت میں ایک زندہ مثال پیش کروں گا وہ یہ ہے کہ میں نے اسی اسمبلی کی میعاد کے دوران ایک سوال ضلع کوہاٹ کے متعلق کیا تھا جہاں کہ آفریدی آباد ہیں ۔ یہاں آباد ہوئے ۱۵۰ سال سے لیکر ۲۰۰ سال کا عرصہ گزر چکا ہے وہ سرکاری زمین پر جو کہ تقریباً ۱۵۰۰ ایکڑ ہے کئی پشتوں سے کاشت کر رہے ہیں ۔ ان لوگوں نے اس زمین کو محنت شاقہ

سے آباد کیا ۔ وہاں مسجدیں اور مکانات بھی تعمیر کئے لیکن حکومت نے اس زمین کا ایک بڑا حصہ ملک الرحمن کیانی کو بہت سستے نرخوں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا میں ان احباب سے جو کہ باڑہ شرائط کے تحت دی گئی اراضیات کے الاٹیوں سے ہمدردی کرتے ہیں ۔ جو کہ ایک مربعہ مزید زمین طلب کرتے ہیں میں پوچھتا ہوں کیا وہ افریدی ہمارے سرحدی بھائی وہ ہمارے انسان بھائی وہ ہمارے مسلمان بھائی جن کے باپ دادا نے اس زمین کو آباد کیا تھا اور جو وہاں ۲۰۰ سال سے آباد تھے ان کو بیک جنبش قلم وہاں سے کیوں علیحدہ کیا جا رہا ہے ۔ کیا ان کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کو سرکاری زمین ایک ایک مربعہ کی صورت میں یا چار چار ایکڑ کی صورت میں مناسب اور سستے نرخوں پر اور اقساط پر دے دی جائے کیا ان کو اس ملک میں باعزت شہری کے طور پر جینے کا حق نہیں ہے کیا ان کو روزگار مہیا کرنا ہماری حکومت کا فرض نہیں ۔ کیا ملک کی غذائی پیداوار میں ان کا حصہ نہیں ہے کیا وہ اپنی اور ہماری قوم کی خدمت نہیں کر رہے ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مسئلے کو دوسرے مسئلے سے ہٹا کر یا علیحدہ کرکے سوچا نہیں جا سکتا ۔ اگر آپ محض باڑہ شرائط کے الاٹیوں کی دقتوں کا اندازہ لگائیں گے ۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ملک میں ہو رہا ہے اس سے بے خبر یا لا تعلق رہیں گے یا آنکھیں بند رکھیں گے ۔ پھر تو آپ کے پاس اس کے لئے جواز ہے ۔ لیکن اگر آپ ملک میں پھیلی ہوئی بے روزگاری کو دیکھیں گے ۔ ان لوگوں کے حالات دیکھیں گے جن کے پاس زمین نہیں ہے ۔ ملکی مسائل کو دیکھیں گے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ غذا

پیدا کرنی ہے ۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ کاشتکار کا ۔ اس انسان کا جو ہل چلاتا ہے ۔ جس کا زمین کے ساتھ تعلق دائمی ہو ۔ مجھے یہ جان کر انتہائی دکھ ہوا ہے ۔ میرے بعض بھائی جو بڑے بڑے زمیندار ہیں کہتے ہیں کہ اس شخص کو جو الاٹ کرواتا ہے اس زمین کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے جو اس نے دس یا پندرہ سال پہلے باڑہ شرائط پر حاصل کی تھی ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں ۔ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ وہ لوگ جو پشت ہا پشت سے بطور مزارعین زمین کو کاشت کر رہے ہیں ۔ کیا انہیں اس زمین سے محبت نہیں ہوتی ۔ کیا ان کے دل میں احساس نہیں ہوتا ۔ کیا ان کی ضروریات نہیں ہیں ۔ آپ ایک مربعہ والوں کو تو دو مربعہ والے بنانا چاہتے ہیں ۔ مگر آپ یہ خیال نہیں کرتے کہ ملک کی مفاد کا تقاضا ہے کہ وہ افراد جو ہل چلاتے ہیں جن کے ہاتھ ہم سے زیادہ محنت ہیں ۔ جو کاشتکاری کو ہم سے بہتر جانتے ہیں ۔ وہ جو عملاً کاشتکار ہیں ۔ صرف بنگلوں میں بیٹھ کر کاشتکاری کی باتیں نہیں کرتے زمین پر جن کا زیادہ حق ہے ۔ حکومت کو چاہئے کہ قومی مفادات کو سامنے رکھے ۔ ان کے حالات کو سامنے رکھے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ انہیں مفت زمین دے دیں ۔ آپ انہیں مناسب اقساط پر زمین فروخت کر دیں ۔ اس طرح آپ کو زمین کی قیمت بروقت اور مناسب مل جائے گی ۔ اور آپ کو قطعاً یہ شکایت نہ ہوگی کہ ان اراضیات کی فروخت سے آپ نے جو قیمت حاصل کرنی تھی وہ حاصل نہیں ہوئی ۔

جناب خواجہ صاحب نے اراضیات کی نیلام کی صورت میں فروختگی کو

پسند نہیں کیا ۔ میں بھی ان کا ہم خیال اور ہمنوا ہوں ۔ میں حکومت کو صرف یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ نقطۂ نظر کہ آپ اپنی زمین کو ان ہاتھوں میں فروخت کرتے ہیں جو خود حل نہیں چلاتے ۔ ملکی مفاد کے لحاظ سے مناسب نہیں ۔ جیسا کہ قائد محترم نے بتایا کہ بیشتر کاروباری لوگوں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے زرعی اراضیات خریدتے ہیں ۔ اور اس طرح پچھلے دس سال میں غیر حاضر زمینداروں کی ایک بڑی کلاس پیدا ہو گئی ہے ۔ حالانکہ صدر مملکت کے لینڈ ریفارمز کمیشن مقرر کرنے کا بڑا مقصد یہ تھا کہ غیر حاضر زمینداروں کو ختم کیا جائے ۔ مگر آپ نے زمین کو افسروں کے درمیان تقسیم کرکے ایک نیا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے ۔ آپ زمین کی بلا شرائط نیلامی ہی کو لیجئے ۔ اگرچہ اس سے آپ کو چند لاکھ روپے زیادہ وصول ہو جاتے ہیں مگر دوسری طرف یہ لوگ انکم ٹیکس میں لاکھوں روپے کم دیتے ہیں جس سے قوم و ملک کا نقصان ہوتا ہے ۔ پھر یہ لوگ اتنے اچھے کاشتکار ثابت نہیں ہو سکے جتنے وہ لوگ جن کا آبائی پیشہ زمین کاشت کرنا ہے ۔ ان معروضات کے پیش نظر میں اس قرار داد کی مخالفت کرتا ہوں اور جناب وزیر مال سے التجا کرتا ہوں کہ وہ کاشتکار برادری کے ان لوگوں کے جو صحیح معنوں میں کاشتکار ہیں ۔ کاشتکار سے میری مراد فیوڈل لارڈز یا بڑے بڑے زمیندار نہیں جیسے قائد ایوان اس لفظ سے مراد لیتے ہیں ۔ حقوق کی حفاظت کریں ۔ اور یقین کیجئے کہ جب آپ ان کے حقوق کی حفاظت کریں گے تو آپ اپنی قوم اور اپنے ملک کی بھی حفاظت اس سے بڑھ کر کریں گے ۔

بابو محمد رفیق (لورا لائی ۔ سبی) ۔ جناب والا ۔ پہلے میرا خیال

تھا کہ اس قرار داد کی تائید کروں ۔ لیکن اپنے دوست خواجہ صفدر صاحب اور حمزہ صاحب کی تقاریر سننے کے بعد میرے خیالات میں طلاطم پیدا ہو گیا ہے ۔ وہ کیوں ؟ جیسا کہ اس ایوان میں میرے بعض دوستوں نے کہا ہے ۔ وہ زمین جسے کوئی زمیندار یا کاشتکار آباد کرتا ہے وہ اس کی اولاد کے برابر ہوتی ہے ۔ اس سے اتنا لگاؤ یا محبت ہو جاتی ہے کہ بیان نہیں کر سکتا ۔ میں بھی سمجھتا ہوں کہ زمین ایک متبنیٰ بیٹے کی طرح ہے ۔ جو شخص ایک غیر آباد زمین کو آباد کرتا ہے اگر پھل آنے تک اس سے چھین لیا جائے تو اس کو سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ میں خواجہ صاحب اور حمزہ صاحب کا ہمنوا ہوں کہ جب ایک طرف ہم ۲۵ ایکڑ والوں کو ۵۰ ایکڑ کے مالک بنانا چاہتے ہیں تو دوسری طرف یہ نہیں چاہئے کہ وہ کاشتکار جن کی زمین میونسپلٹی کی حدود کے اندر ہے اور جو اسے مالہا سال سے grow more food کے تحت آباد کر رہے ہیں وہ ان سے چھین لی جائے ۔ حکومت ایک طرف تو یہ کہتی ہے کہ ملک میں غذائی قلت کا سامنا ہے اور دوسری طرف ملک میں لاکھوں ایکڑ زمین غیر آباد پڑی ہوئی ہے ۔ آپ کوئٹہ قلات کی طرف جائیں ۔ میدانوں کے میدان خالی پڑے ہیں لیکن حکومت نے ان کو آباد کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی ۔ میں حکومت کو اس طرف توجہ دلاؤں گا کہ جن علاقوں میں لوگوں کے پاس کم زمین ہے انہیں سندھ ، پنجاب ، فرنٹیئر اور بلوچستان کے ان علاقوں میں زمینیں دی جائیں جہاں لاکھوں ایکڑ زمین غیر آباد ہے آپ ان زمینوں کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی کوشش نہ کیجئے بلکہ ایسے لوگوں میں بانٹ دیجئے جو دن رات

کوشش کرکے غذائی قلت پر قابو پانے میں مدد گار ثابت ہوں گے ۔ جب تک آپ یہ زمینیں عوام میں تقسیم نہیں کریں گے آپ غذائی قلت پر قابو نہیں پا سکیں گے ۔ کہنے کو تو ہم نے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے اختتام پر بھی کہا تھا کہ ہماری غذائی قلت دور ہو جائے گی لیکن ہم اس سے بھی زیادہ غذائی قلت سے دو چار ہیں ۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے کہوں گا کہ اگر یہ اسمبلی اس ریزولیوشن کو پاس کرے تو آپ ان کاشتکاروں کی طرف بھی اپنی نظر رکھیں جن کو آپ نے بے دخل کیا ہے ۔ میں ان گزارشات کے ساتھ یہ کہوں گا کہ حکومت کو فوری طور پر اس طرف قدم اٹھانا چاہئے تاکہ جو زمین لوگوں نے مختلف ذرائع سے آباد کی ہے وہ ان کو واپس دلائی جائے ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی (لس بیلا ۔ قلات) ۔ جناب والا ۔ میں جناب اختر علی شاہ قریشی کی تجویز کی تائید کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ ہمارے بہت سے دوستوں نے اس سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور اس تجویز کے متعلق وہ بہت کچھ عرض کر چکے ہیں ۔ میں بھی مختصر الفاظ میں ان کی تجویز کی تائید کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ سب سے پیشتر میں عرض کروں گا کہ ان کاشتکاروں کو یہ زمین جن شرائط کے تحت الاٹ کی گئی تھی اس میں شک نہیں کہ ہماری حکومت اگر ان سے زمین کسی طریقے سے بھی لے لے تو ہماری حکومت پر یہ الزام تراشی نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ حکومت کی شرائط واضح اور صاف ہیں ۔ لیکن جناب والا ۔ میں اپنے وزیر مال صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ

ان غریب کاشتکاروں کو جس وقت یہ زمین دی گئی وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم اس بنجر اور غیر آباد ٹیلوں کو جس وقت آباد کریں گے اس وقت جو زمین قابل کاشت بنا کر ہموار بنائیں گے ہم سے قطعی طور پر ہماری حکومت یہ زمین واپس نہیں لے گی انہوں نے اسی ارادے اور اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے اس زمین پر حد سے زیادہ محنت اور کوشش کی اور اس زمین کو آباد کیا ۔

جناب والا ۔ اب ان سے اس زمین کو واپس لینا محض اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حکومت اس کو نیلام کرکے زیادہ سے زیادہ رقم وصول کرے گی ۔ میں اس سلسلہ میں بھی گزارش کروں گا کہ ان غریب کاشتکاروں کا حق ہے اس زمین سے اگر حکومت کو تقریباً فی ایکڑ دو سو یا پانچ سو روپیہ زیادہ ملتا ہے وہ منافع حکومت کے لئے اتنا کارآمد ثابت نہیں ہو سکتا اگر وہ ان غریب زمینداروں یا کاشتکاروں کو یہ زمین پچاس یا سو روپیہ کم قیمت پر دے دی جائے کیونکہ یہ ان کا حق ہے انہوں نے اس زمین کو قابل کاشت بنایا ہے ۔ آج اس زمین کو اس قابل بنایا ہے آپ اس کو نیلام کرنے کے لئے نظر رکھتے ہیں ۔ اور دوسری چیز وہ غریب زمیندار جس نے اس زمین کو قابل کاشت بنایا ہے اگر وہ زمین آپ ان کو نہیں دیتے اور یہ کسی سرمایہ دار کے سامنے نیلام کی جاتی ہے اور وہ زمیندار حسب استطاعت اس نیلام کے دوران بولی بول دے گا اگر وہ خرید نہیں سکے گا اور وہ نہیں خرید سکے گا اور وہ طاقت ور اور سرمایہ دار کے مقابلہ میں بولی نہیں دے سکے گا اور وہ سرمایہ دار زیادہ سے زیادہ بولی دے کر زمین لے جائے گا لیکن اس کا نتیجہ

کیا نکلے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمیشہ اس قطعہ زمین پر جو دو مربع آپس میں ملے جلے ہیں اختلاف رہے گا اس سے ہمارے نظام اور ہمارے معاشرہ میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہونے کا امکان ہے - ہمارے وزیر مال جو ایک نہایت ہی تجربہ کار شخصیت ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ اگر اس میں کچھ قانونی پیچیدگیاں ہیں تو ان کو حل کرنے کے بعد میں ان سے توقع کرتا ہوں کہ یہ زمین جو نیلام کے لئے متعین کی گئی ہے ان غریب کاشتکاروں یا مزارعین کو واجبی قیمت پر دے دی جائے - ان الفاظ کے ساتھ میں مخدوم اختر علی صاحب کے ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں -

جناب والا - میرے محترم دوست خواجہ محمد صفدر صاحب اور حمزہ صاحب نے اس تجویز کی بہت مخالفت کی ہے اسکا مجھے سخت افسوس ہوا ہے - میں نے اس ہاؤس میں اکثر دیکھا ہے کہ وہ عام لوگوں کو بتانے کے لئے اور ہم پر واضح کرنے کے لئے ہمیشہ کاشتکار طبقے اور اس عوامی طبقے کے لئے بہت لمبی چوڑی تقاریر یہاں پر کرتے ہیں مجھے بے حد افسوس ہوا کہ انہوں نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کس بنا پر کی ہے - انہوں نے اس تجویز کی مخالفت کو صرف ان الفاظ میں واضح کیا ہے کہ ۱۹۵۶ء میں یا اس کے بعد یا اس سے پیشتر بہت سے لوگوں کو زمینوں سے بے دخل کیا جا رہا ہے اسلئے ان لوگوں کو بھی بے دخل کیا جائے - جناب والا - میں ان سے گزارش کروں گا کہ اگر ان کو واقعی ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی ہے تو جس طرح مخدوم اختر علی صاحب نے ایک ریزولیوشن اس ہاؤس میں

پیش کیا ہے ان کو بھی ایسا کرنا چاہئے تھا - اور وہ یہ کریں کہ جو غریب کاشتکار جو دس بارہ سال سے قابض ہیں کیوں نہ زمین ان کو دی جائے وہ اسکے لئے تیار ہو کر آئیں اور عام لوگوں کو اپنے بیانات سے بتائیں اور واضح کریں کہ واقعی ہم لوگوں سے ہمدردی رکھتے ہیں لیکن اسکے یہ معنی قطعی نہیں ہیں کہ ان غریب کاشتکاروں کو اس بنا پر زمین کیوں دی جائے کہ اور لوگوں کو زمین نہیں دی گئی ہے - میں ان سے کہتا ہوں اگر ان کو اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی ہے اور یقیناً ہماری حکومت ہر آدمی کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہے اور اپنے عوام کے لئے اس قسم کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے تیار ہے تو میں واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ یہ حکومت قطعی نہیں چاہتی ہے کہ ہم غریب کاشتکاروں یا اس غریب طبقہ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچائیں - تو میں ان سے دوبارہ گزارش کروں گا اگر آپ ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا چاہتے ہیں تو آپ حضرات کا بھی اخلاقی فرض ہے کہ جس طرح ہمارے دوست اختر علی شاہ صاحب نے ایک ریزولیوشن اس ہاؤس کے سامنے پیش کیا ہے وہ خود بھی ایک ریزولیوشن ان لوگوں کی ہمدردی کے لئے پیش کریں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا صرف وہ تقریریں ہی کرنا چاہتے ہیں -

جناب والا - میں اپنے وزیر مال صاحب کی خدمت میں پر زور الفاظ کے ساتھ التجا کروں گا کہ جو ٹیکنیکل خامیاں اور جو پیچیدگیاں اس سلسلہ میں ہیں ان کو فوری طور پر دور کر کے از راہ کرم ان غریب کاشتکاروں کو یہ زمین عنایت فرمائی جائے -

جناب والا ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ دوبارہ اس ریزولیشن کی تائید کرتا ہوں ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں پہلے یہ سوچتا تھا کہ میں اس کے اوپر بات نہ کروں لیکن میں نے جب اس گرما گرم بحث کو سنا میں اس سے بڑا متاثر ہوا کہ اس ریزولیشن پر جن دوستوں نے تقاریر کی ہیں ان کی تقریریں سنکر میری آنکھوں میں آنسو آ جاتے تھے ، لیکن جب اس کی مخالفت پر بات کی گئی تو اور زیادہ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کیونکہ ان لوگوں کے پاس ایک مربع زمین ہے لیکن جن کے پاس ایک ایکڑ بھی زمین نہیں ہے ان کے لیے یہ راستہ ہے کہ ان کو زمین دیں ۔ لیکن اس سے یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے اور جیسا کہ ہماری گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ جس پر یہ مہربان ہو جائے ۔ جب کسی کی کارکردگی پر یا اس کی احسن خدمات پر یا شخصی طور پر راضی ہو جائے تو یہ تمام زمین جو دو مربع سے ایک مربع واپس لیا جاتا ہے میری سمجھ کے مطابق یہ زمین ان لوگوں میں تقسیم کریں گے ۔ مجھے شبہ ہے کہ یہ ان ہاڑیوں کو نہیں ملے گی جن کے لیے یہ ہم سے مانگ رہے ہیں ۔ ان کے پاس ہر حربہ موجود ہے یہ کسی نہ کسی حربہ سے جن لوگوں نے دو مربعے زمین آباد کی ہے ۔ وہاں باغات لگائے ہیں اور وہاں مشینیں لگائی ہیں ۔ یہ ان لوگوں کو نہیں دیں گے ۔ یہ جو اچھی کارکردگی سے کام کرتے ہیں یعنی یہ ان لوگوں کو دیں گے جو لاٹ صاحب کے دفاتر میں بیٹھے ہیں ۔ میں اس پر زیادہ بحث اس لیے بھی نہیں کرنا چاہتا

ہوں کہ گورنمنٹ side والے میرے دوست جو بھی قرارداد یا بل پیش کرتے ہیں تو ڈر یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک لفظ کہنے پر اسے واپس لے لیں گے ۔ اس لیے اس پر زیادہ لمبی چوڑی بات کرنے کی زحمت گوارا کرنا بڑا فضول ہے اور اس کے علاوہ مجھے یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ جب ایسے بل وغیرہ پیش کیے جاتے ہیں تو وہ صرف اس غرض کے لیے پیش کیے جاتے ہیں کہ صرف لاہور آنے جانے کے لیے اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے تو مجھے یہ حق ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اور مجھے یہ شبہ نہیں ہے کہ اب بھی ان کا یہ خیال ہوگا ۔ لیکن اسی طریقے سے جہاں تک میں نے مشاہدہ کیا ہے ، گورنمنٹ کی پارٹی کی طرف سے جتنے بل سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجے گئے تھے ، وہ پیش نہیں ہوئے ، تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا آپ کی نیت ان کو ایوان میں پیش کرنے کی نہیں تھی تو پھر آپ نے کرایوں پر ہزاروں روپے کیوں خرچ کئے اور پچاس روپے روز کے حساب سے کیوں ضائع کئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب بالکل relevant نہیں ہیں ۔ ان کو ہدایت فرمائیں کہ وہ اس تحریک کے متعلق تقریر کریں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے عرض کر رہا ہوں کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کیا کسی معزز کن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی

دوسرے معزز رکن کی نیت پر حملہ کرے اور اس طریقے سے اس ایوان میں تنقید کرے کہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم صرف کرائے وصول کرتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بل بھی پاس ہوئے ہیں وہ بڑے با مقصد تھے وہ بڑے مفید تھے اور جن سے صوبے کے عوام کی بڑی خدمت ہوتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ ایسا کہتے ہیں تو یہ ان کی اپنی لاعلمی ہے اور ان کو یہ الفاظ واپس لینے چاہیئں ۔ وہ ہر وقت دوسروں کی نیت پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ان کو اپنی نیت کے بارے میں بھی بالکل علم نہیں ہے کہ یہ کس حد تک جائز ہے اور کس حد تک صحیح ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ چونکہ حاجی صاحب بزرگ ہیں ۔ اس لئے ان کو یہ حق پہنچتا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے کسی پر حملہ نہیں کیا ہے اور میں نے جو الفاظ کہے ہیں میں وہ پھر دہرا دیتا ہوں ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ایسا تو نہیں ہوگا ۔ لیکن مجھے ایسا شبہ ہوتا ہے اور یہ شبہ اس بات سے پیدا ہوا ہے کہ آپ نے جن قراردادوں اور بلوں کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجا ہے وہ کل بھی آپ نے پیش نہیں کیے اور اس سے مجھے یہ ڈر ہوتا ہے ۔ یہ شبہ ہوتا ہے اور خدا کرے کہ ایسا نہ ہو آپ نے بل کا نوٹس دیا ہے لیکن اس کو پیش نہیں کیا ۔ (قطع کلامیاں) ۔ اب میں اس پر دوبارہ غور کرنے سے قاصر ہوں ۔ اب بھی یہ بل

کی صورت میں آئے گا اور پھر بھی واپس جائے گا ۔ اس لیے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر مال (مسٹر غلام سرور خان) ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ یہ ریزولیوشن سابقہ پنجاب کی ایک بہت ہی مشہور سکیم سے تعلق رکھتا ہے جس کو کہ "باڑہ سکیم" کہتے ہیں ۔ یہ سکیم سال ۱۹۳۵ میں ملتان اور ساہیوال کے اضلاع میں لاگو ہوئی تھی اور سال ۱۹۳۶ء میں اسے جھنگ اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں بھی لاگو کیا گیا تھا جس کی سب سے بڑی دو شرائط یہ تھیں کہ زمین کے آباد ہو جانے پر اس کے نصف حقوق ملکیت اس آباد کار کو ملیں گے اور باقی نصف رقبے کے حقوق ملکیت سرکار کے پاس رہیں گے ۔ اب اس وقت جو ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے ، اس کا مقصد یہ ہے کہ اس نصف رقبے کے حقوق ملکیت جو کہ سرکار کے پاس ہیں وہ اس آباد کار کے پاس بیچ دیے جائیں جس نے کہ اسے آباد کیا ہے ۔ اس ریزولیوشن کا مختصراً مقصد یہی ہے ۔ اس سلسلے میں جتنے بھی معزز اراکین نے تقاریر فرمائی ہیں ۔ یہ بات ہر معزز رکن نے تسلیم کی ہے کہ چونکہ اس آباد کاری کی ایک شرط یہ تھی کہ نصف رقبہ سرکار کے پاس رہے گا اور یہ کہ یہ اقرار تحریری بھی تھا ۔ لہذا وہ مزارعین اس اقرار کے پابند ہیں اور وہ قانونی طور پر یہ مطالبہ نہیں کر سکتے کہ یہ تمام رقبہ ان کو دے دیا جائے ، تو جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے ۔ میرا خیال ہے کہ تمام معزز اراکین اس بات پر متفق ہیں کہ اس نصف رقبے پر ان متعلقہ آبادکاروں کا کوئی حق قانونی طور پر نہیں بنتا ۔ چنانچہ اس

سلسلے میں مجھ سے یہ دریافت کیا گیا کہ اگر میں نے اس ریزولیوشن کی مخالفت قانونی نقطہ نگاہ سے کی ہے ۔ تب تو ٹھیک ہے اور اگر میں نے اس کی مخالفت قانونی نقطہ نگاہ سے نہیں کی ہے تو شاید اس کی مخالفت کا اور کوئی جواز نہیں بنتا تو میں اس جواز کے متعلق کچھ معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ لیکن اس سے پہلے میں خواجہ محمد صفدر صاحب کے ایک اعتراض کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے پچھلے دونوں اپنی ایک تقریر کے دوران میں فرمایا تھا کہ سرکاری زمینیں کسی حالت میں بھی فروخت نہیں کرنی چاہئیں ۔ چنانچہ انہوں نے یہی بات آج بھی قدرے اختصار کے ساتھ فرمائی ہے ۔ مجھے تو اچھی طرح یاد ہے کہ اس روز انہوں نے سرکاری زمینیں بیچنے کے سلسلے میں "بیوقوفی" کا لفظ استعمال کیا تھا جو کہ مجھے بڑی اچھی طرح سے یاد ہے ۔ لیکن آج میں خواجہ صاحب کی اس بات پر حیران ہوں جب کہ انہوں نے یہ فرمایا کہ سرکار کو یہ زمینیں بیچ دینی چاہئیں ۔ اسی روز انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ سرکاری زمینیں کسی صورت میں بھی نہیں بیچنی چاہئیں لیکن آج وہ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ زمینیں بیچ دینی چاہئیں ۔ حالانکہ سرکار نے کسی وقت بھی یہ نہیں کہا کہ وہ یہ زمینیں بیچ رہی ہے ۔ سرکار نے یہ زمینیں sale کے لیے offer نہیں کی ہیں ۔ علاوہ ازیں ایک فاضل رکن جناب محمد ہاشم لاسی صاحب نے فرمایا ہے کہ ان زمینوں کو نیلام نہ کیا جائے تو ان کی خدمت میں بھی یہ گزارش کروں گا اور جیسا کہ میں نے ابھی ابھی عرض کیا ہے کہ حکومت نے یہ

زمینیں ہرگز فروخت کے لیے offer نہیں کی ہیں لیکن زیر بحث ریزولیوشن یہ ہے کہ ان کو فروخت کیا جائے ورنہ حکومت نے تو نہیں کہا ہے کہ ہم بیچ رہے ہیں ۔ میں حیران ہوں کہ خواجہ صاحب نے اس بات کی مخالفت کیسے کی ہے اور یہ کہہ دیا ہے کہ سرکار کو یہ زمینیں بیچ دینی چاہئیں کیونکہ اس روز وہ اس قسم کے کسی بھی اقدام کی مخالفت کر چکے ہیں ۔ تو اس طرح سے انہوں نے خود اپنی تردید کر دی ہے ۔ اس لیے میں خواجہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ خود اس کا فیصلہ کر لیں کہ وہ کونسی بات پر قائم رہنا چاہتے ہیں اور جس وجہ سے میں نے اس ریزولیوشن کی مخالفت کی ہے ، شاید اس کا علم بھی معزز اراکین کو ہوگا لیکن میں پھر بھی عرض کیے دیتا ہوں کہ شاید سب معزز اراکین کو اس بات کا علم ہوگا کہ حکومت کی بہت سی commitments بھی ہیں ۔ بہر حال اراضیات اس وقت بیچی جاتی ہیں جبکہ ان کو بیچنے کی ضرورت ہو ، جب کسی انسان کو کسی چیز کی ضرورت پڑے اور اس کا یہ خیال ہو کہ اسے آج اس چیز کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کہ شاید اسکی ضرورت کل پڑ جائے گی تو پھر وہ اس چیز کو نہیں بیچا کرتا اور یہی حالت حکومت کی بھی ہے ۔ اگر حکومت کو اس بات کی ضرورت ہو کہ اراضیات اس کی ضروریات سے وافر ہیں اور انہیں فروخت کر دینا چاہئیے تو پھر حکومت اسکو فروخت کر دے گی لیکن اگر حکومت کا یہ خیال ہو کہ اسے آج تو ان اراضیات کی ضرورت نہیں ہے لیکن اسکی ضرورت کل پڑ جائے گی ، تو وہ ان اراضیات کو نہیں بیچے گی ۔

لہذا اسوقت میں یہ عرض کروں گا کہ سرکار کی بہت سی commitments ہیں ۔ منگلا ڈیم ۔ چشمہ بیراج ۔ تربیلا ڈیم کے لوگ جن سے زمین لی گئی ہے اور شہدا کے ورثا اور کشمیری مہاجر ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں جن کو ہم اپنے پاس سے کھانا وغیرہ کھلاتے ہیں ۔ ان لوگوں کو زمین دینی ہے ۔ ان کے لئے حکومت کو خود زمین کی ضرورت پڑے گی ۔ یہ فیصلہ کن بات ہے کہ جن کے پاس ایک مربع زمین ہے ان کو زمین دی جائے یا جنکے پاس کچھ نہیں ان کو دی جائے اور جنکو نکال دیا گیا ہے جن سے ترقیات کی سکیموں کے لئے زمین حاصل کی گئی ہے ان کو زمین دی جائے ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر حکومت کو بہت سوچ بچار کرنا ہے ۔ اگر ان لوگوں کو زمین دے دی گئی جن کا واقعی حق ہے مگر ایسے لوگ بھی ہیں جنکا زیادہ حق ہے اور زیادہ مستحق ہیں تو کیا بعد میں یہ کہیں گے کہ ہائے ان کو زمین نہ دیتے تو اچھا ہوتا ۔ جناب والا ۔ میں نے اس تجویز کی مخالفت اسلئے کی ہے کہ آپ کو پہلے اچھی طرح سوچ لینا چاہئے ۔ جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے میں صرف اس حد تک ہی مخالفت کرتا ہوں کہ ہمیں پہلے سوچنا ہے غور کرنا ہے کیونکہ یہ بڑا غور طلب معاملہ ہے ۔ ایک شخص جس نے زمین کو آباد کیا ہے اسکے آباد کرنے میں اسنے اپنا پسینہ بہایا اسکو اسکے ساتھ یقیناً دلچسپی بھی ہوگی ۔ کوئی attachment ضرور ہوگی ۔ اگر اس سے وہ زمین چھین لی جائے تو واقعی بہت افسوس ہوگا لیکن اسکا دوسرا پہلو بھی ہے ۔ سرکار کو خود زمین کی ضرورت پڑے گی ۔ اسکے بعد یہ عرض کروں گا کہ اگر کسی شخص کے پاس ایک مربع زمین ہے (میں زمینداراںہ نقطہ نگاہ سے عرض کرتا ہوں) اور اسکو دوسرا مربع بھی

دے دیا جائے ۔ اس سلسلہ میں sentimental طور پر حمزہ صاحب نے اور خواجہ صاحب نے بھی جذبات کو appeal کیا ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس ایک مربع زمین ہے اسکو دوسرا مربع بھی دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک کاشتکار دو مربع زمین کو کنٹرول نہیں کر سکتا ۔ اسلئے دو مربع زمین زیادہ ہو گی ۔ یہ بات قابل غور ہے ۔ بہر حال جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس تجویز پر ہم ہمدردانہ غور کریں گے ۔ ساتھ ہی ساتھ جیسا کہ خواجہ صاحب نے تجویز پیش کی ہے کہ جن کاشتکاروں کے پاس بالکل زمین نہیں ان کو زمین دی جائے کیونکہ بے دخل مزارعین زیادہ مستحق ہیں ہم اس پر بھی غور کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں مشکور ہوں ۔

وزیر مال ۔ میں اس تجویز کی مخالفت کرتا ہوں اور اس وقت یہ منظور کرنے کے قابل نہیں ہم اس پر ضرور غور کریں گے ان وجوہات کی بنا پر میں مخدوم صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس ریزولیوشن کو واپس لے لیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ یہ وہی ہوا جو میں نے پہلے عرض کیا تھا ۔

مخدوم اختر علی شاہ قریشی ۔ جناب والا ۔ میں ان فاضل ممبران کا مشکور ہوں جنہوں نے اس ریزولیوشن کی حمایت کی ہے ۔

اس ہاؤس میں اکثریت ایسے ممبران کی تھی جنہوں نے میرے ریزولیوشن کی حمایت کی ۔ میں مطمئن بھی ہوں اور میری حوصلہ افزائی بھی ہوئی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی میں خواجہ صاحب کو جنہوں نے بات کا بتنگڑ بنا دیا ہے جواب دینا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے چند ایک points پیش کئے ہیں جنکی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ (شور)

انہوں نے حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی تھی ۔ (شور)

جناب میری چند گزارشات ہیں وہ ضرور سن لیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہاں تو کوئی ایسی بات نہیں کہی گئی جو پردہ کے ضمن میں آتی ہو ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is not a point of order.

مخدوم اختر علی شاہ قریشی ۔ آپ نے ایسی باتیں کی ہیں اور ایسی تقریریں کی ہیں جو مزارعین پر حاوی ہیں اور جو ان کے نزدیک Land Less تھے میں ثابت کروں گا کہ وہ ایک مربع کے مالک تھے ان کو دس سال سے زمین الاٹ ہوئی ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ یہ بتائیں کہ فاضل وزیر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے کیا اس کے پیش نظر آپ یہ ریزولیوشن واپس لیتے ہیں ۔

لیڈر آف دی ہاؤس بھی آپ کی تسلی فرما دیں گے ۔ (شور)

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں معزز ممبر کو تسلی دیتا ہوں کہ ان کی تجویز پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا ۔ محترم وزیر مال نے فرمایا ہے کہ وہ پوری ہمدردی سے اس پر غور کریں گے ۔ آپ کے حقوق اور ان تمام واقعات کا ضرور خیال رکھا جائے گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ محترم وزیر مال نے جب وضاحت کر دی ہے اور یقین دلایا ہے تو اسکے بعد قائد ایوان کی طرف سے یقین دلانا کیا ان کی یقین دھانی کی توہین نہیں ۔ اس کی کیا ضرورت تھی ۔ (شور)

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

وزیر خوراک ۔ یہاں توہین کی کوئی بات نہیں ۔ ایک ہی بات ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ایک ہی بات ہے ۔ وہ بھی افسر تھے آپ بھی افسر رہ چکے ہیں ۔ (شور)

مخدوم اختر علیشاہ قریشی ۔ انہوں نے تمام واقعات کو غلط طریقہ پر پیش کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ اس ریزولیوشن کو واپس لینا چاہتے ہیں ؟

مخدوم اختر علیشاہ قریشی ۔ جناب والا ۔ میں وزیر مال اور قائد ایوان کی یقین دھانی پر اس ریزولیوشن کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ نے کیا کہا ہے ۔ پھر فرمائیے ۔

مخدوم اختر علیشاہ قریشی ۔ میں محترم وزیر مال کی یقین دھانی پر اسے واپس لیتا ہوں ۔

ایک معزز ممبر ۔ ان کو ھاؤس سے اجازت لینی چاہئے ۔

مخدوم اختر علیشاہ قریشی ۔ جناب والا ۔ میں اس ریزولیوشن کے واپس لینے کی ھاؤس سے اجازت چاہتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw his Resolution.

The Resolution was, by leave, withdrawn.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب میری یہ عرض ہے کہ جیسا کہ میں نے مکاشفہ کرکے بتایا تھا کہ وہ واپس لے لیں گے وھی ھوا ۔ اسلئے ان کو چاہئے کہ مجھے مبارک باد دیں ۔

RE : FIXATION OF A SEPARATE QUOTA ON THE BASIS OF POPULATION FOR THE RURAL CANDIDATES FOR ADMISSION TO PROFESSIONAL COLLEGES, SCHOOLS AND POLYTECHNIC INSTITUTIONS.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next resolution please.

رانا پھول محمد خان : جناب والا ۔ میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ :۔

اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ صوبہ کے تمام پیشہ وارانہ کالجوں ، سکولوں ، پولی ٹیکنیک اداروں میں داخلہ کے سلسلہ میں دیہی علاقہ جات سے تعلق رکھنے والے طلباء کا علیحدہ کوٹہ ان علاقہ جات کی آبادی کی اساس پر مقرر کیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Resolution moved is :

> This Assembly is of the opinion that a separate quota on the basis of population be fixed for candidates from rural areas for admission to all professional Colleges, Schools and Polytechnic Institutions in the Province.

Minister of Education : Opposed.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کی ایک ترمیم ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں اس کو move نہیں کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان (لاہور ۔ ۷) ۔ جناب والا ۔ میری طرف سے یہ تحریک ایک تحریک ہی نہیں ہے بلکہ اگر میں یہ کہہ دوں تو بیجا نہ ہوگا کہ یہ اس صوبے کی ۸۵ ۔ فیصد دیہاتی آبادی اور دیہاتی عوام کی پکار ہے ۔ جناب والا ۔ ہمارے دیہات میں تعلیمی معیار شہریوں کے برابر نہیں ہے ۔ ہمارے بچے ابتدائی تعلیم اس طریقہ سے حاصل نہیں کرتے جس

طریقہ سے شہروں میں بسنے والے لوگوں کے بچے حاصل کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمارے بچوں کو پیشہ وارانہ کالجوں یعنی میڈیکل کالج اور انجینئرنگ کالجوں اور پولی ٹیکنیک اداروں وغیرہ میں داخلہ کی رکاوٹیں اسی لئے ہوتی ہیں کہ وہ فرسٹ ڈویژن اور سیکنڈ ڈویژن نہیں حاصل کرتے ہیں جناب والا ۔ اسی وجہ سے ہمارے بچوں کو روزگار مہیا نہیں ہوتا چونکہ ان کو فرسٹ ڈویژن حاصل نہیں ہوتا اور وہ ان اداروں میں داخلہ نہیں لے سکتے اسلئے اور ان حالات کے پیش نظر مجھے یہ تحریک پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اندازہ لگائیں تو میری یہ تحریک صدر ایوب کی ان خواہشات کے عین مطابق ہے جنکا وہ بار بار اعلان کر چکے ہیں کہ اس ملک کے پسماندہ علاقوں کو ترقی دے کر اس ملک کے پسماندہ عوام کو ترقی دے کر ان کا معیار زندگی بلند کیا جائے گا ۔ حضور والا ۔ اس ۸۵ ۔ فیصد آبادی کا معیار زندگی اسوقت تک بلند نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ان کو تعلیم کی وہ سہولتیں مہیا نہ کی جائیں جو امیروں اور شہروں میں بسنے والے لوگوں کے بچوں کو مہیا ہیں ۔ جناب والا ۔ ہمارا معیار زندگی اسوقت تک بلند نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہمیں ملازمتوں میں ہمارا پورا حق نہ دیا جائے اور ہمیں وہ پورا حق اسلئے نہیں ملتا کہ ہمارے بچے فرسٹ ڈویژن میں پاس نہیں ہوتے کیونکہ ان کی تعلیم کا معقول انتظام نہیں ہے جناب والا ۔ اگر آپ نظر غور سے دیکھیں تو میں یہ گزارش کروں کہ اس ملک کی فوج میں سپاہی ہیں تو وہ ہم ہیں اور شہروں میں بسنے والوں کی کوٹھیوں میں کام کر رہے ہیں تو

وہ ہم ہیں کاروں کے دروازے کھولنے پر ہیں تو وہ ہم ہیں ان کے گھروں میں نوکر ہیں تو وہ ہم ہیں چپراسی ہیں تو وہ ہم ہیں - سی - ایس - پی اور پی - سی - ایس اور پی - ایس - پی ہم پر حکومت کر رہے ہیں اور وہ ۱۵ - فیصد سے زیادہ نہیں ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ وہ ہمارے بھائی نہیں ہیں وہ بھی ایسے ہی پاکستانی ہیں جیسے ہم ہیں لیکن جناب والا - یہ انصاف نہیں ہے کہ ۸۵ - فیصد آبادی کو جو ان کے لئے خوراک پیدا کرے جو ان کے لئے دودھ پیدا کریں جو ان کے لئے لکڑی مہیا کریں جو اس ملک کی حفاظت کریں ملازمتوں میں حصہ نہ ملے - اور ان کے کھانے پینے کا انتظام نہ ہو - یقین کیجئے کہ شہر میں رہنے والوں کے لئے تو بہت اچھے انتظامات ہیں اور ان کے بچے سکولوں میں بہت اچھی طرح تعلیم حاصل کرتے ہیں لیکن ایک کسان گھاس پر لیٹتا ہے اور زمین پر بیٹھتا ہے اسکے پاس چارپائی نہیں ہے اور وہ اسلئے کہ اسکا ذریعہ معاش اتنا نہیں ہے کہ وہ یہ انتظامات کر سکے وہ اپنا پیٹ نہیں پال سکتا اسلئے جناب والا - یہ ضروری ہے کہ ہمارے لئے ۵ - فیصد نشستیں مخصوص کر دی جائیں اور وہ دیہاتی بچوں کے داخلے کے لئے ہوں جناب والا - اس ملک کے دیہات میں صدر ایوب جیسے صدر پیدا ہو سکتے ہیں جنکو دنیا کے بہترین مدبرین میں شمار کیا جاتا ہے - جناب والا - یہ دیہات اگر سر فضل حسین جیسے لوگ پیدا کر سکتا ہے تو یہ دیہات اچھے جنرل بھی پیدا کر سکتا ہے لیکن افسوس کہ داخلہ نہ ملنے کی وجہ سے یہ اچھے افسر پیدا نہیں کر سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں وہ مواقع مہیا نہیں کئے جاتے اسلئے مجھے یہ ضرورت پیش آئی کہ میں یہ تحریک پیش کروں -

جناب والا ۔ اسکے بعد میں یہ گزارش کروں گا کہ ملازمتوں میں بھی ہمیں حصہ نہیں ملتا اگر آپ غور سے دیکھیں تو دیہاتوں کی حالت یہ ہے کہ وہاں ہسپتال بھی صدر ایوب کے زمانے میں قائم کئے گئے ہیں لیکن وہاں ڈاکٹر رہنا پسند نہیں کرتے اسلئے کہ وہ شہری ماحول میں پیدا ہوئے ہیں اور شہری ماحول میں انہوں نے پرورش پائی ہے اور شہر میں جو آسانیاں ہیں وہ انہیں دیہات میں مہیا نہیں ہو سکتیں اسلئے ہمیں ڈاکٹر بھی مہیا نہیں ہوتے تو اسطرح ۸۵ ۔ فیصد آبادی میں سے بیشتر آبادی نے آج تک انگریزی دواؤں کا استعمال نہیں کیا وہ بھی یہاں تیز رفتار علاجوں سے مستفید ہو سکیں گے ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں اگر آپ نظر غور سے دیکھیں تو ہماری حالت یہ ہے کہ ۱۹۵۸ء سے پہلے ہمیں انسان نہیں شمار کیا جاتا تھا آپ اندازہ لگائیں کہ اس وقت جب چینی کا راشن ہوتا تھا تو دیہات میں ایک چھٹانک فی کس اور شہر میں بسنے والے ہمارے بھائیوں کو جنکے حقوق ہمارے برابر ہیں چار سے آٹھ چھٹانک فی کس کے حساب سے چینی ملتی تھی لیکن ہمارے لئے اب مقام شکر ہے کہ صدر ایوب کے دور میں ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم بھی اس ملک کے شہری ہیں اسی لئے مجھے یہ مطالبہ کرنے کی جرأت ہوئی ہم جاگ اٹھے ہیں ہمیں یہ محسوس ہو چکا ہے کہ ہم ۱۹۵۸ء سے پہلے والے عوام نہیں ہیں بلکہ اب ہم اس ملک کے بسنے والے شہریوں اور اس ملک کے بسنے والے لوگوں کے برابر کے حصہ دار ہیں اسلئے میں جناب والا ۔ یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں ملازمتوں میں بھی حصہ نہیں ملتا اور میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ دیہات میں بسنے والے لوگوں کے لئے بھی سی ۔ ایس ۔ پی اور پی ۔ سی ۔ ایس اور

پی - ایس - پی میں ملازمتوں میں ۸۵ - فیصد سیٹیں مخصوص کی جائیں جب تک آپ ایسا نہیں کریں گے اسوقت تک میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے حقوق پورے نہیں کئے جاتے ان الفاظ کے ساتھ میں وزیر تعلیم سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ دیہات سے اچھی طرح واقف ہیں - انہیں ہماری تکالیف کا احساس ہے ان تکالیف کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ اس ہاؤس میں اعلان کریں گے اور اس قرار داد کو منظور کرکے وہ اس بات کا ثبوت دیں گے کہ موجودہ حکومت صرف چند خاندانوں کی میراث نہیں بلکہ یہ پاکستان میں بسنے والے ہر فرد کے لئے اتنی ہی مفید ہے جتنی کہ ۱۹۵۸ء سے پہلے کی وزارتیں چند امیروں کے لئے مفید تھیں - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر نثار محمد خان (پشاور - ۵) - جناب والا - جو تقریر رانا پھول محمد خان نے کی ہے اس کا میں خیر مقدم کرتا ہوں لیکن جہاں تک اس ریزولیوشن کا تعلق ہے تو یہ ریزولیوشن اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا - اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں جناب والا - میں ایک گاؤں سے تعلق رکھتا ہوں جو گل آباد ہے اور تحصیل چارسدہ میں ہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں رانا پھول محمد خان کے ریزولیوشن کا مقصد یہ ہے کہ دیہاتی لڑکوں کے لئے شہر میں تعلیم کے لئے ۸۵ - فیصدی کوٹہ مقرر کیا جائے تو میرے خیال میں اس سے مقصد حاصل نہیں ہوگا - جناب والا - میں خود ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں میں نے پاکستان میں جو

ذرائع تعلیم تھے ان کے ذریعے تعلیم حاصل کی ۔ میرے والد ملازم پیشہ تھے انہوں نے مجھ کو وہاں سے تعلیم مکمل ہونے کے بعد لارلس کالج میں بھیج دیا اور پھر وہاں سے مجھ کو انہوں نے ولایت بھیج دیا ۔ آج میرا لڑکا ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم پا رہا ہے ۔ اگر جناب والا ۔ دیہاتی باشندوں کے لئے یہ سہولت دی جائے تو یہ مال دار لوگوں کے ہاتھ میں ایک اور ہتھیار آ جائے گا ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں ایجوکیشن کا سسٹم جو ہے اگر اس میں کچھ تبدیلیاں پیدا کی جائیں تو پھول خان صاحب کی جو نیت اور مقصد ہے وہ شاید پورا ہو سکے اور وہ خواہ دیہی علاقے سے تعلق رکھتے ہوں یا شہری ہوں اور جہاں کہیں بھی اچھے سکول ہوں وہاں وہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں وزیر تعلیم سے درخواست کروں گا کہ اس کی بجائے اگر وہ یہ کوشش کریں کہ ہر ایک سکول میں خواہ وہ گاؤں میں ہو خواہ وہ شہر میں ہو ایک جیسی مراعات طلباء کے لئے فراہم کر دیں اور اگر ایسا کر دیا جائے تو مقصد حاصل ہو سکے گا ۔ اس کے علاوہ انگلستان میں ایک سسٹم رائج ہے اس کے مطابق فرسٹ سیکنڈ ڈویژن کے سلسلے کو ختم کیا جائے ۔ جناب والا ۔ فرسٹ ڈویژن لینے والے طالب علم کی قابلیت اور ذہانت کا یہ معیار نہیں ۔ جناب والا ۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ایک سٹوڈنٹ محنت کرکے فرسٹ کلاس حاصل کر سکتا ہے ۔ اگر گاؤں کے لڑکوں کے لئے مراعات اور سہولتیں موجود نہ ہوں اگر وہ قابل بھی ہو تو اس کی قابلیت شہروں کے طالب علموں کی قابلیت کے مقابلہ میں کم ہی ہوگی

کیونکہ وہ اس سٹینڈرڈ تک نہیں آ سکے گا محض اس وجہ سے کہ وہ سہولتیں اور مراعات جو شہر کے طالب علموں کو حاصل ہیں وہ دیہات کے طالب علموں کو حاصل نہیں ہیں ۔ اگر آپ کالج کے طلباء کے نتائج دیکھیں تو شاید یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ جائے گی کہ وہ طلباء جو میٹرک میں تھرڈ ڈویژن حاصل کر چکے ہیں تو وہ کالج جا کر بہ نسبت دوسروں کے فرسٹ ڈویژن حاصل کر لیتے ہیں ۔ اچھے نتائج حاصل کرتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ اگر کوٹہ سسٹم کر دیا جائے تو یہ مال دار طبقہ کے ہاتھ میں ایک اور ہتھیار آ جائے گا ۔

Major Malik Muhammad Ali (Sargodha-III): Mr. Speaker, Sir, with your permission I would like to talk in a practical manner. The Resolution before the House is that a separate quota, on the basis of population, should be fixed for candidates from rural areas for admission to all professional Colleges, Schools and Polytechnic Institutions in the Province. I think, the mover has touched an important point but in its basis, it is critical of our present educational policies. The mover in the very outset implies that the set up, as it is, has not done justice to the major portion of the population in this Province. It is based on realities. There is a vast difference of circumstances that prevail today, in our rural areas. But my friend, touches the key point when he says that the product of the educational system from the rural areas, when compared under a competitive system, with the product from the urban area, is at a disadvantage. I think here it is apt to say, rather to repeat, a saying that man is the product of his environment. This is a time old maxim and accepted on all hands. A student from the rural areas is at a disadvantage. He does not have the facilities which are available to students from the urban areas. I would, in the beginning take up the case of a student who comes from the rural area.

It is frequent that his parents are not educated. Educated parents are of great help to a child in the early age of his development. In fact even more so than the education at a primary school or secondary school level. Educated parents will help him a lot in building up his moral and spiritual texture. It so happens that unfortunately the bulk of the population now residing in rural areas are not educated. It also is a fact and accepted by all, that we are at present taking no steps for adult education. It goes beyond saying that in the circumstances, the boys from the rural areas have a handicap. The environments in rural areas are in so many ways to the disadvantage of the students from those areas. The life in our present day rural areas is very hard. The population is facing and tackling the basic issues of making the two ends meet. Their major problem is how to live-how to earn a livelihood respectably and how to avoid the vicissitudes of weather, time and circumstances. Boys, even at the school going age are affected by all these things-the floods, the locusts and so on and so forth. These things continue to take a lot of time of the boys and affect them in their education. If we go to their schools we find that the educational facilities now available are most unsatisfactory. This House is aware that a learned Member from Karachi was dis-satisfied with the state of affairs and said that two teachers per primary school was not a satisfactory position, and I was asking myself the question that what about that school teacher-plus-chaprasi, in my village, who is frequently even not present in that school. The educational facilities in the schools of this day, in rural areas fall short, by any standard. I would, at this stage, say that the intention is to draw the balance. The country does not have the resources to equip all our schools with qualified teachers in the rural areas. Similarly we do not have the resources to give them all the equipment for these schools. The schools are deficient, to begin with, of buildings, of shade, of educational facilities like books, black-boards, teaching material etc. It is all absent. But this country is far away from the stage when we shall be able to equip our schools in rural areas and be at par with schools in the urban areas. Then why are people amazed or shocked to

listen to a proposal that we accord them a bias. We give them an advantage from those in the urban areas, in getting seats for technical institutions.

I would draw the attention of the House to certain pointers. These pointers are significant and they would eminently bring out that there is a difference in the rural areas and in the urban areas, which works to the disadvantage of the boys from rural areas. For these tendencies I have topped the list with a major tendency of the population shifting to urban areas. Why? A big subject by itself, and there is a time-limit, but we allknow that there is a reason why this population is shifting. The atmosphere in urban areas is conducive to such a shift. This is a cumulative factor, becoming a problem. We are facing it, and it would continue. Yet the fact remains that most people agree that there is something for which people move to the urban areas. It is not vice versa.

Another tendency or a fact is that the majority of jobs, lucrative and tempting posts, are held or go to a majority of the students from urban areas. Take the competitive exams. The results, by and large, always fall in favour of students coming from urban areas. You take up fancy appointments in administration, judiciary ; take up the appointments in science, medicine, or arts, by far, a large majority goes to people, who come from urban areas. But what is the result ? In this very House it has been said and proved that it is leading to certain administrative problems. Can we find enough doctors for rural areas ; doctors for hospitals in rural areas ? Similar is the case of professors, engineers, scientists. Can we find them ? No. The tendency is there. People wish to live in places where there are better amenities of life. This is an inte.esting phenomena we are facing. We have no means at present to tackle it. Therefore, let us own that a boy from a rural area is at a disadvantage. I stand an example, but I would be then going into personal matters ; I was educated from place to place, as far away from the Punjab as the Aligarh University and knocked around. I did B. A. from that University, and fell through a competitive examination, entered military

service and am out. A boy from the rural area has neither the opportunity for planned career, but far less the means to do it.

Another tendency: scholarships go, by and large, to students from urban areas. Prizes in Arts, in Science, in social and cultural activities, invariably or frequently go to the boys or competitors, who come from urban areas. Here and there, you will find a successful person, , a good leader, a good administrator, or in time a successful politician, who has come from the rural areas. But only an exception. An exception is not the case in point. I am talking about the . . .

Mr. Hamza: Rural as well as feudal.

Major Malik Muhammad Ali: . . . majority of the boys. (Sir I would request him not to interrupt me.)

A majority of the boys from rural are as are condemned to a shapeless career. The facilities are so few and far between ; the requirements of life so exacting, and subject to so many vicissitudes, with the result that in the long run the boy who started a career with certain plans, ends up in a very different situation. There is no planned career ; therefore, naturally there is no success. That is why my learned friend, Rana Phool Muhammad, raised this issue that let us given these fellows a sporting chance. They are also your brethren of this very country. Give them a helping hand ; they start with so many disadvantages and they come handy to you in time of need. Whenever the country needs them, which is for defence, a bulk come from the rural areas. When the chips are down, and you are hard up and looking over your shoulders, who will come and spill the guts out? A chap from the rural areas. Therefore, I would say that give him a chance. There is also a saying that the rich get richer, the developed yet developed further, industrial areas even more so, and unfortunately the least developed get more afflicted. Do we not have in our bountry also at this very stage of our development concentration of industries at certain places, of educational institutions also at certain places? All the facilities for knowledge, like the libraries are

also in the same set set of places. We would like to spread out and reach out to places where none of these things are available, and most needed. The affliction, the disease, the poverty and the ignorance is so rampant in rural areas, and the least looked after.

At this stage, I would say that a majority of seats in the technical institutions, which my learned friend has referred to, inevitably go to candidates from the urban areas. This is another tendency, and like it or not, unless you have a quota system, you are not going to have people from rural areas with technical qualifications, and you would continue to face your problem of not getting technicians who would go out and live in the rural areas. You would continue getting such problems. The NWFP will not have a lady teacher because nobody is wliling to risk life. Lady teachers are not willing to go there. But if you have suitably qualified persons from those regions, surely, most of them would have a feeling for their place, for their people and a regard for developing and educating their brethern in that place and they will look after them. How could you expect of a Shehri Babu to go out in a Tribal Belt area and be a Doctor ?

Malik Muhammad Akhtar : Don't condemn 'Shehris'. They are much better in the Army. Most of them are Officers. Just check out how many of them have been killed in the recent war with India.

Major Malik Muhammad Ali : I, at this stage, would like to mention a few points which, in practice, are of considerable advantage to the students who come from towns.

Minister of Information & Finance : I will request Malik Muhammad Akhtar to let us hear the speaker.

Malik Muhammad Akhtar : We are not Shehri Babus ; we are soldiers.

Minister of Information & Finance : I think those people who are thinking in these terms are not doing any service to anybody.

Nawabzada Rahimdil Khan : Point of order. Malik Akhtar has just now said that we are soldiers and not Babus. Well, one of our Members is Babu Muhammad Rafiq. So, in this way, he has committed contempt of one of the Members of this House and he should apologise for it.

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order. The Member may please try to conclude.

Major Malik Muhammad Ali : I was going to elaborate on the point that there are certain advantages to students who come from urban areas. We are all familiar that education, by now, has become a technical process which, if started at an early age of childhood, goes a long way well over about a span of 16 years. In fact, in certain technical aspects you add another three years and only then it is some-what complete. It requires basic ingredients in the student so that he can make the best use of education given to him. He has to have certain aptitudes and certain talents in him so that he is able to profit by the education imparted to him. The Government in our country is putting up with considerable expense to get suitably qualified technical personnel at these technical colleges. I would here like to bring out that the fees are nowhere near the expenses which the government has to foot. Each student, that is admitted in a technical college or a school, is being subsidized with a large amount by government which is the public exchequer. Therefore, the public is footing the bill for the education of this boy or girl at a rate much higher than his own parents. His parents give small fee his education, his expenses of maintenance and of clothing but the government, which is the public exchequer, foots a heavy bill in certain cases as much as four hundred rupees per month. Now, after the education is complete and he has qualified, in very many cases, the gentleman with technical qualification likes to seek opportunities of employment which are most lucrative.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please resume his seat. He has already spoken for fifteen minutes.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - مجھے چند مختصر گزارشات کرنی ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ جو بنیادی خرابی ہے اس کا علاج کیا جائے - میں شہری اور دیہاتی کی تفریق میں نہیں پڑنا چاہتا میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنے داخلے ٹیکنیکل کالجز یا ٹیکنیکل اداروں میں ہوں وہ merit پر ہونے چاہئیں اور اگر ہمارے دیہاتی بھائیوں کے لئے اس قدر ادارے نہیں ہیں جہاں پر انہیں مکمل طور پر داخلے مل سکیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم ان کے لئے سکول یا ٹیکنیکل سکولز یا ایسے ادارے مہیا کریں - ابھی یہاں پر یہ بھی کہا گیا ہے اور میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا کیونکہ انہوں نے اس انداز میں بات نہیں کی ہے لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ۱۹۶۵ کی جنگ میں جو زیادہ افسران شہید ہوئے ہیں وہ افسران زیادہ شہروں سے تعلق رکھتے تھے - جناب سپیکر - جہاں ہمارے دیہاتی بھائیوں نے ملک کے دفاع کے لئے قربانیاں دی ہیں اور جو تناسب شہری شہیدوں کا تھا وہ بھی کم نہ تھا- وہ شہری تھے - - - -(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ملک صاحب اپنی تقریر میں غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں - میرا خیال ہے ان کی معلومات اتنی نہیں ہیں - اگر وہ حساب لگائیں اور دیکھیں - - - - مجھے یہ اعتراف ہے کہ شہری بھی اتنے ہی لڑے ہیں جتنے کہ دیہاتی لڑے ہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : This is not a point of order.

ملک محمد اختر - جناب والا - رانا پھول محمد صاحب کے ریزولیوشن سے اگر اتفاق کیا جائے - - - -

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ اس قسم کی بحث ایوان میں چھیڑنا کہ ۱۹۶۵ کی جنگ میں دیہات والوں نے زیادہ قربانیاں دی ہیں یا شہر والوں نے زیادہ قربانیاں دی ہیں یا فوجی افسران شہری زیادہ تھے یا دیہاتی زیادہ یا جو سپاہی ہیں اور انہوں نے جو اپنی جانیں قربان کی ہیں وہ دیہاتوں سے تھے یا شہروں سے متعلق تھے میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے اس قسم کا تعصب پھیلانا حب الوطنی نہیں ہے ۔ نہ یہ کوئی قوم اور ملک کی خدمت ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

ملک محمد اختر ۔ اس گناہ کا ارتکاب آپ کی جانب سے ہوا ہے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ اختر صاحب کو اس قسم کے الفاظ واپس لینے چاہئیں اور ان کو اس قسم کا تعصب نہیں پھیلانا چاہئے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ ریکارڈ موجود ہے ۔ اس کا ارتکاب آپ کی طرف سے ہوا ہے شہری بابو کہہ کر طعنہ دیا گیا ہے اس کے جواب میں مجھے یہ بات کہنی پڑی ہے ۔ (قطع کلامیاں) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ گذارش کرنی ہے کہ ہم نے ون یونٹ کے قیام کے بعد وہ جو صوبہ جاتی تعصب تھا اس کو ختم کرنا تھا چہ جائیکہ ہم نشستوں کو محفوظ کر کے ایک شہری اور ایک دیہاتی میں تفریق پیدا کریں ۔ اس وقت ٹیکنیکل یونیورسٹی کا پراسپیکٹس میرے ہاتھ میں ہے ۔ ۔ ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جو رانا بھول خان صاحب نے ریزولیوشن پیش کیا ہے اس کی تائید میں میں ملک اختر صاحب کی ذات کو پیش کرتا ہوں ۔ اس ایوان میں دیہاتی ممبران کی تعداد زیادہ ہے لیکن ایوان میں بہت سا وقت لاہور کے جو ممبر ملک اختر صاحب ہیں وہ لے جاتے ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے حقوق غصب ہو رہے ہیں ہم اپنے حقوق مانگتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ مجھے credit نہیں ہے بلکہ آپ کا discredit ہے کہ آپ نہیں بولتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ میرے پاس یونیورسٹی کا ایک پراسپکٹس ہے اور اس میں اس وقت جو طریقہ کار ہے مجھے اس پر اعتراض ہے ۔ مثلاً اس میں لکھا ہے کہ راولپنڈی ۔ سرگودھا ۔ لاہور ۔ ملتان اور بہاول پور کے لئے ۳ ۲ سیٹیں ہیں ۔ اور تمام مغربی پاکستان کے لئے ۱۷ سیٹیں ہیں ۔ ڈیفنس سروسز کے نامزدگان کے لئے ۲۰ سیٹیں ہیں اگر ان کے لئے ۲۰ کی بجائے ۵۰ ہوں تو بھی مجھے اعتراض نہیں ہے ۔

لیکن All West Pakistan basis پر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں سترہ نشستوں کا مخصوص کرنا اور خاص اضلاع کے لئے جس میں ہمارا لاہور ، راولپنڈی ، سرگودھا ، ملتان اور پشاور ڈویژن بھی آتے ہیں ۔ دو سو تیرہ نشستیں مخصوص کرنا ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ون یونٹ کی سپرٹ کے منافی ہے ۔ ہمیں اچھے سائنسدان اور اچھے ڈاکٹر چاہئیں ۔ البتہ ہمارے دیہاتی بھائیوں کی اس تکلیف کا ۔ ۔ ۔ ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ملک اختر صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں کیونکہ جہاں تک ون یونٹ کا تعلق ہے ، اس میں تو دیہات بھی شامل ہیں ۔ ون یونٹ کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ اس میں صرف شہری علاقے ہی شامل ہیں اس لئے اگر یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے تو اس سے ون یونٹ پر کوئی زد نہیں پڑتی ۔

ملک محمد اختر ۔ وہ میری تقریر کا جواب دے رہے ہیں یا کہ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے ۔ آپ انہیں قواعد و ضوابط بتا دیں تاکہ ان کو معلوم ہو سکے کہ پوائنٹ آف آرڈر کس چیز کا نام ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : That was not a point of order.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے دیکھا ہے کہ ملک اختر صاحب کو کئی بار interrupt کیا گیا ہے ، پنجابی میں کہا جاتا ہے کہ *X X X X X X X تو اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر کوئی اچھا ممبر کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise کرے ، تو اس کو تو سن لیا کریں لیکن اگر مرغی کی اذان والی بات ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس پر غور نہیں کرنا چاہئے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is also not a point of order.

رائے منصب علی خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے ایوان میں ابھی ابھی *X X X X X

Mr. Senior Deputy Speaker : This is not a point of order.
(*Interruptions*).

**Expunged as ordered by the Senior Deputy Speaker.*

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ admissions محض merits پر ہونی چاہئیں ۔ البتہ ہمارے دیہاتی بھائیوں کے لئے اس قدر مواقع اور سہولتیں ہونی چاہئیں جس طرح کہ شہر کے باقی ہائی سکولوں اور مڈل سکولوں میں موجود ہیں ۔ اگر حکومت چشم پوشی کرکے تعلیم کے لئے مناسب provision نہیں کرتی ہے ، بلکہ میں یہ پھر دھراتا ہوں کہ ہماری مرکزی حکومت کے جو وزیر برائے تعلیم ہیں ، ان کا ایک بیان آیا ہے جس کے مطابق ہمیں تعلیم کے لئے آئندہ پندرہ برسوں میں دس گنا زیادہ fund درکار ہوں گے ۔ تو یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ زیادہ allocations کرے اور آبادی کے ہر حصے کے لئے زیادہ مواقع بہم پہنچائیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کر سکے بجائے اس کے کہ ہم ایک کوٹہ مقرر کرکے جہاں پر ایک First Divisioner داخلہ لے سکتا ہو وہاں ہم اس کوٹہ سسٹم کے تحت ایک Third Divisioner کو داخلہ دے کر برے سائنسدان اور برے ڈاکٹر پیدا کریں ۔ دراصل اس مرض کے علاج کی طرف کوئی بھی توجہ نہیں دے رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام ملک میں تعلیم کو عام کیا جائے اور اس کے لئے ان اکیس خاندانوں کی دولت کو چھینو ، تمام بنکوں کو قومی ملکیت قرار دو ، تمام بیمہ کمپنیوں کو قومی ملکیت قرار دو اور اس طرح روپیہ pool کرکے تعلیم پر خرچ کریں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نہایت ادب کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ میرا ریزولیوشن نہ تو بنکوں کے متعلق

ہے اور نہ بیمہ کمپنیوں کے متعلق ہے ، اس لئے میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ملک اختر صاحب کس موضوع پر تقریر فرما رہے ہیں کیونکہ میں نے تو ریزولیوشن میں نہ بنکوں کا ذکر کیا ہے اور نہ اس قسم کا کوئی مطالبہ ہی کیا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ ریزولیوشن ہی کے سلسلے میں بات کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان کے اس ریزولیوشن کے لئے بجٹ مہیا کیا جائے ۔

خان محمد انور علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ رانا پھول محمد خان صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں ۔ ملک اختر صاحب کو relevant ہونا چاہئے ۔ وہ تو اپنے خاندان کے متعلق بات کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میرا اندازہ ہے کہ آپ ان اکیس خاندانوں میں شامل نہیں ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ بلوچ صاحب ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ معزز اراکین کو ملک اختر صاحب پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ان پر حمزہ صاحب کا اثر پڑ گیا ہے ۔ کیونکہ حمزہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنے والے ہیں اور ان پر سکھوں کا اثر زیادہ ہے ۔ اس لئے ان پر بھی اثر پڑ گیا ہے ۔ اس لئے کوئی بات نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس برائی کا اصل علاج یہ ہے کہ funds کی کمی ہے اور تعلیم کے لئے allocations ناکافی ہیں اور کسی برائی کا علاج برے طریقے سے نہیں کیا جاتا ۔ میں یہاں پر مثالیں دے سکتا ہوں کہ وہ بچے جنہوں نے ایف ۔ ایس ۔ سی میں فرسٹ ڈویژن کے معیار سے بھی زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں ، ان کو بھی داخلے نہیں ملتے ہیں ۔ ان کے مقابلے میں تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والے طلباء کو ان فنی اداروں میں داخلہ دینا ، ان لڑکوں کے ساتھ انتہائی زیادتی اور ظلم ہوگا ۔ جب تک آپ تعلیم کو عام نہیں کریں گے ، اس وقت تک اس ملک میں صحیح جمہوریت اور صحیح آزادی ، دونوں ہی چیزیں مفقود ہوں گی ۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ تعلیم زیادہ ہو لیکن اس کے لئے آپ کو کیا راستہ اختیار کرنا چاہئے ۔ آپ کو یہ راستہ اختیار کرنا چاہئے کہ آپ زیادہ سہولتیں مہیا کیجئے ، زیادہ allocations of funds کیجئے ۔ ہمیں سب تفریق سے بالاتر ہونا چاہئے ۔ ہم سب بھائی ہیں اور ہمارے دیہاتی بھائی بھی ہمدردی کے اسی قدر مستحق ہیں ، بلکہ میں تو شہری ہوتے ہوئے بھی ان کے حق کو اپنے حق سے زیادہ فائق سمجھتا ہوں لیکن اس کے لئے حکومت مجرمانہ غفلت سے کام لے کر ان کو سہولتیں فراہم نہیں کر رہی ہے ۔ یہ فنی اداروں کے مسئلے کے متعلق کہہ رہے ہیں ، میں کہتا ہوں کہ آپ ایک معمولی ماڈل سکول کے مسئلے کو لیں ۔ سنٹرل ماڈل سکول میں داخلے کے وقت کیا ہوا ۔ جناب کرمانی صاحب فرمائیں کہ ان کے پاس کتنے لوگ اس سلسلے میں آئے ۔ جناب وزیر تعلیم صاحب فرمائیں کہ ان کے پاس کتنے لوگ یہ شکایت لے کر

آئے کہ ان کے بچوں کو وہاں داخلہ نہیں مل رہا ہے ۔ آپ زیادہ سکول کھولیں ۔ آپ اتنے دعوے development کے کرتے ہیں اور آپ نے اس پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا ہے اور آپ کے بجٹ کے قرطاس ابیض میں تین پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے ، بتائیے کیا پانچ کروڑ انسانوں کے لئے صرف چودہ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ رکھنے والی حکومت ایک مہذب اور متمدن حکومت کہلا سکتی ہے ۔ یہ حکومت کی gross negligence ہے کہ جو ہمارے دیہاتی بھائیوں کو فنی تعلیم کے مواقع فراہم نہیں کرتی اور جہاں تک ان اداروں میں داخلے کا تعلق ہے ، میں حکومت سے پھر یہ اصرار کروں گا کہ داخلے محض merits پر ہونے چاہئیں ۔ دشمنوں نے ہمارے ارد گرد جو گھیرا ڈال رکھا ہے ، اگر آج ہم بہترین انجینئر اور سائنسدان پیدا نہیں کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میاں محمد شفیع ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ حکومت اپنے آپ کو کس طرح مہذب کہلاتی ہے ، تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مہذب حکومت ہی ہے کہ جس کے لئے ملک اختر صاحب برابر خواہش کر رہے ہیں کہ وہ اس میں شامل ہو کر وزیر بنا دیئے جائیں اور ان کو وزیر اس لئے نہیں بنایا جا رہا ہے کہ وہ خود شروع سے ہی تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوتے رہے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : That is not a point of order.

ملک محمد اختر ۔ لاہور کے یہ تین ممبر خود کچھ حاصل نہیں کر سکے ہیں تو وہ مجھے کیا دیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وہ اس لئے اس جانب نہیں آ رہے ہیں کہ انہیں اس طرف سے کچھ مل نہیں رہا ہے ، تو کیا اگر ان کو کچھ مل جانے کا یقین دلا دیا جائے تو وہ اس طرف آ جائیں گے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please take his seat. (*interruptions*).

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ مجھے میاں شفیع صاحب نے بتایا ہے کہ ملک اختر صاحب تھرڈ ڈویژن والوں پر یہ جو اعتراض کر رہے ہیں کہ ان کو داخلہ نہیں ملنا چاہیئے ۔ وہ تو خود through out تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوتے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو داخلہ ملتا رہا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں ہمیشہ distinguished position حاصل کرتا رہا ہوں ۔ دراصل آج میرے دوست Holiday mood میں ہیں اور وہ ریزولیوشن میں interested نہیں ہیں ۔ در اصل یہ حمزہ صاحب سے ڈر گئے ہیں کہ کہیں ان کا کلبوں میں جوئے والا ریزولیوشن نہ آ جائے اور اسی لئے وہ پاکٹی دامان کی حکایت کو بڑھائے جا رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ زیادتی ہو گی اگر میں مزید

وقت لوں ۔ بہر حال اتنا ضرور عرض کروں گا کہ حکومت کو چاہیئے کہ ہمارے دیہاتی بھائیوں کے لئے زیادہ مواقع مہیا کرے لیکن اس سلسلے میں کسی قسم کا کوٹہ مقرر کرنا زیادتی ہے اور حکومت کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Before the House is adjourned I would like to expunge the remarks made by Mr. Hamza and Rai Mansab Ali Khan Kharal, from the proceedings of the Assembly.

The House is now adjourned to meet at 8 a.m tomorrow.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8.00 a.m. on Thursday, the 6th July, 1967.

APPENDICES

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 5637)

List of Full Fledged Veterinary Hospitals in West Pakistan

Name of Region	*Name of District*	*Civil Vety: Hospitals*
1	2	3
Peshawar	Hazara	Mansehra
		Abbottabad
		Haripur
		Kaghan
		Bala Kot
		Batagram
		Paris
	Merged Area	Nikapani
		Biari
	Mardan	Mardan
		Swabi
		Nawan Kili
	Kohat	Kohat
		Hangu
		Teri
	Peshawar	Peshawar
		Charsadda
		Nowshera
	D.I. Khan	D.I. Khan
		Kulachi
		Tank
		Chodwan Chodwan

1	2	3
	Bannu	Bannu
		Scrai
		Lakki
		Kakki
	Lahore	Ali Raza Abad
		Manga
		Kahana Nau
		Padhana
		Qasur
		Lulliani
		Raja Jang
		Kot Radha Kishan
		Bhai Pheru
		Khudian
		Chunian
		Kangan Pur
		Pattoki
	Sialkot	Sialkot
		Kotli Loharan
		Phuklian
		Daska
		Ghuinke
		Sambrial
		Satrah
		Budah Goraya
		Pasrur

1	2	3
		Chawinda
		Khanpur Syedan
		Narowal
		Qila Soba Singh
		Zafar Wal
		Rayya
		Shakar Garh
		Mangri
		Kot Naian
		Lessor Kalan
		Kanjrur
	Gujranwala	Gujranwala
		Wandho
		Nowshera Virkan
		Kamoke
		Qila Didar Singh
		Wazirabad
		Akal Garh
		Dilawar Cheema
		Gukhur
		Hafiz Abad
		Pindi Bhattian
		Kalu Tarar
		Sukheki
	Sheikhupura	Sheikhupura
		Sangla Hill
		Kaloke
		Khanga Dogran

1	2	3
		Shah Kot
		Manawala
		kauraK
		Feroze Watwan
		Warburton
		Nankana Sahib
		Malowal
		Bara Garh
		Malikpur
		Syed Wala
		Lambre
		Norang
		Burj Atari
		Muridke
		Gharial Kalan
		Sharakpur
	Rawalpindi	Rawalpindi
		Bharacao
		Taxila
		Basali
		Chantara
		Gujjar Khan
		Daultala
		Murree
		Kotli Stian
		Kahuta

1	2	3
	Campbellpur	Campbellpur
		Hazro
		Hasan Abdal
		Fateh Jhang
		Pindi Gheb
		Domeli
		Tala Gang
		Tamman
		Lawa
	Gujrat	Gujrat
		Ajnala
		Jalalpur Jattan
		Shadiwal
		Mangowal
		Tanda
		Kharian
		Lala Musa
		Dinga
		Kotla Arbab Ali Khan
		Kerian Wala
		Dilawar pur
		Phalia
		Qadirabad
		Malikwal
		Joklian
		Mandi Bahand Din

1	2	3
		Rukkan
		Khohar
		Miana Gondal
		Mianwal
	Jhelum	Jhelum
		Domeli
		Dina
		Darapur
		Sohawa
		Chakwal
		Ghudial
		Bhown
		Balkasar
		Dumman
		Pind Dadan Khan
		Jalal pur Sharif
		Choua Sadan Shah
		Buchal Kalan
		Lilla
	Sargodha	Sargodha
		Baghtan Wala
		Chak 103-NB
		Chaukera
		Sillanwali
		Chak 36-SB
		Chak 114-SB
		Bhalwal

1	2	3
		Bhera
		Phullarwan
		Midranjha
		Miani
		Sardarpur Noor
		Kot Momin
		Shahpur Sadar
		Shadiwal
		Kot Chughata
		Jalalpur Jadid
		Farooqa
		Jhawarian
		Khushab
		Nowshera
		Mitha Tiwana
		Adhi Kot
		Anga
		Gunjial
		Chak 26-MB
		Khabeki
		Noorpur Thal
	Lyallpur	Lyallpur
		Chak2-JB
		Chak 30-JB
		Chak Jhumra
		Dhing Not
		Chak 24-JB

1	2	3
		Thikriwala
		Samundri
		Chak 45-GB
		Chak 483-GB
		Tandilianwala
		Chak 509-GB
		Jaranwala
		Chak 96-GB
		Lundianwala
		Khurianwala
		Awagat
		Satian
		Sial
		Toba Tek Singh
		Gojra
		Pir Mahal
		Chak 761-GB
		Kamalia
		Chak 254-GB
		Chak 328-GB
		Pacca Anna
		Chak 312-GB
	Lyallpur	Chak 338-GB
	Jhang	Jhang
		Mochiwala
		Shah Jewana
		18-Hazari

1	2	3
		Chiniot
		Lallian
		Bhonwana
		Thathi Bala Raja
		Shorakot
		Haweli Bahadur Shah
		Ahmedpur Sial
		Kot Bahadur
	Mianwali	Mianwali
		Patti Massan
		Daud Khel
		Chakrala
		Musa Khel
		Wan Bashran
		Piplian
		Isa Khel
		Kamar Mashani
		Kalabagh
		Bhakkar
		Mankera
		Dara Khan
		Kallur Kot
		Jandianwala
		Fazil
	Multan	Multan
		Qadirpuran

1	2	3
		Nawabpur
		Kabirwala
		Sardarpur
		Sarai Siddu
		Khanewal
		Mian Channu
		Jehanian
		Chak 135/10.R.
		Vehari
		Burewala
		Luddan
		Mailsi
		Tiba Sultanpur
		Jhandirwah
		Lodhran
		Kuhdoom Ali
		Kehror Pakka
		Shuja Abad
		Jalalpur Pirwala
		Alipur Sadaat
	Sahiwal	Sahiwal
		Noor Shah
		Arrappa
		Chichawatni
		Okara
		Gojera
		Kohla

1	2	3
		Renala Khurd
		Sher Garh
		Pak Patton
		Sheikh Fazi
		Arif Wala
		Chak Mehdi Khan
		Depalpur
		Baseepur
		Hujra
		Haveli
	Muzaffargarh	Muzaffargarh
		Rangpur
		Rohillanwali
		Kinjhar
		Khangarh
		Alipur
		Shehr Sultan
		Jatoi
		Seetapur
		Leiah
		Keror Lalison
		Kot Sultan
		Kot Adeu
		Manawan
		Gujrat
	D.G. Khan	D.G. Khan
		Mohtan

1	2	3
		Kot Chhutta
		Choti Zeri
		Khar
		Rajanpur
		Sikhaniwala
		Rojhan
		Mithan Kot
		Jampur
		Dajal
		Lal Garh
		Muhammad Pur
		Taunsa
		Vehoa
		Shaddoolundi
	Bahawalpur	Bahawalpur
		Yaman
		Head Rajkan
		Ahmed Pur East
		Uch Sharif
		Hasilpur
		Qaimpur
		Kherpur Tamewali
		Khunja Dinga
		Bahawalnagar
		Dunga Bunga
		Fort Abbas

1	2	3
		Fort Maroot
		Haroon Abad
		Faqir Wali
		Kichi Wala
		Chistian
		Dehrawala
		Bkhanshan Khan
		Minchanabad
		Sadiq Ganj
	Rahim Yar Khan	Rahim Yar Khan
		Kot Sanaba
		Chak 51/B
		Liaqat pur
		Khan Bela
		Pakka Lran
		Feroza
		Khanpur
		Bagho Bahar
		Chachran
		Sadiqabad
		Chak 173/P
		Jamal Din Wali
		Manthar
		Ahmad pur Lane
	Hyderabad	Hyderabad
		Matli
		Pind Ghulam Ali

1	2	3
		Tando Allah Yar
		Hala
	Sanghar	Sanghar
		Chunyari
		Khipro
		Sinjhoro
		Tando Adam
		Shahdadpur
	Tharparkar	Mirpur Knan
		Jamee Abad
		Digri
		Patharo
		Islam Kot
		Umer Kot
		Chachro
		Tando Jan Muhammad
		Diplo
		Nagar Parkar
	Dadu	Dadu
		Sehwan
		Mehar
		Thano Bulla Khan
		Khairpur Nathan Shah
		Johi
	Larkana	Larkana
		Ratodero

1	2	3
		Kambar
		Naseer Abad
		Shahdad Kot
		Miro Khan
		Bokri
	Khairpur	Khairpur
		Setharja
		Gambat
		Kot Deji
	Nawab Shah	Nawab Shah
		Sakrund
		Moro
		Naoshahro Peroze
		Kandiaro
	Karachi	Karachi
		Malir
		Mangho Pir
		Layari
		Landhi
	Lasbella	Hala
		Uthal
		Hub Chowki
		Quetta
		Pishin
		Khanozai
		Gulistan
		Chaman

1	2	3
	Lora Lai	Lora Lai
		Sinjawai
		Duki
		Musa Khel
	[redacted]	Barkhan
	Sibi	Sibi
		Harnai
		Dera Bughti
		Kohlu
	Zhob	Fort Sandeman
		Murgha Kibzoi
		Qill Saif Ullah
		Hindu Bagh
	Chagai/Kaghan	Nushki
		Dalbandin
		Kharan
	Kalat	Kalat
		Mastung
		Khuzdar
		Kehri
		Zohrab
	Kachhi	Yaadgar
		Bagh
		Ghanchawa
		Jhalmagi
		Punjgoor
	Turbat	Turbat
		Kolwah

APPENDIX II

(Ref : Starred Qusetion No. 6393)

LIST OF INVITEES OF CULTURAL SHOW HELD IN HONOUR OF THEIR IMPERIAL MAJESTIES THE SHAHINSHA[redacted] EMPRESS OF IRAN

1	PRESIDENT OF PAKISTAN	...	1
2	H.I.M. the Shahinshah of Iran	...	1
3	H.I.M. the Empress of Iran	...	1
4	Madame Malek Taj Alam, Lady in waiting to H.I.M. the Empress of Iran.	...	1
5	Lt.-General Dr. Abdul Karim Ayadi, Special Physician to H.I.M. the Shahinshah of Iran.	...	1
6	H.E. Mr. Mohammad Raza Amir Teymur, Director-General (Political) Ministry of Foreign Affairs.	..	1
7	H.E. Mr. Ghojauddin Shafa, Ambassador. Cultural and Press Counsellor to the Imperial Court.	...	1
8	Lt.-General Hasan Toufanian	...	1
9	H.E. Mr. Abdul Fath Atabai, Vice-Minister of Court.	...	1
10	H.E. Mr. Cyrus Farzaneh, Under Secretary of State, Ministry of Communications and	...	1

Civil Adjutant to H.I.M. the Shahinshan of Iran.

11 Mr. Humayoun Bahaduri, Master of Ceremonies and Director-General at Court Ministry. ... 1

12 Lt.-Col. Abdul Ghassem Zarwan ... 1

13 Dr. Mohammad Ali Zarnegar ... 1

President's House—

1 Mr. S. Fida Hassan, H.Q.A., S. Pk., C.S.P., Principal Secretary to the President. ... 1

2 Major-General Mohammad Rafi Khan, Military Secretary to the President. ... 1

3 Lt.-Col. M. A. Z. Mohy Din, Personal Physician to the President. ... 1

4 Major Mazhar-ul-Qayyum, S. J. Officer on Special Duty. ... 1

5 Qazi Ahmad Saeed, Public Relation Officer ... 1

6 Flt.-Lt. Arshad Sami Khan, S. J. P., A. F., A.D.C. to the President (Air Force). ... 1

Imperial Iranian Embassy—

1 H.E. Major-General Hassan Pakravan, Ambassador. ... 1

2 Madame Pakravan ... 1

3	Dr. Ahmad Tehrani, Counsellor	...	1
4	Madame Tehrani	...	1
5	Lt.-Col. Hussain Azimi, Military Attache	...	1
6	Madame Azimi	...	1
7	Miss S. Pakravan	...	1

Government of Pakistan—

1	Syed Sharifuddin Pirzada, S. Pk., Minister for Foreign Affairs.	...	1
2	Begum Pirzada	.	1
3	Syed and Begnm Yusuf, S. Pk., C.S.P., Foreign Secretary.	—	2
4	Syed and Begum Tayyab Hussain, Ambassador of Pakistan in Iran.	...	2
5	Mr. and Begum A.H.B. Tyabji. P.F.S., Chief of Protocol.	...	2
6	Brig. M.A. Namazi, Pakistani Military Secretary to H.I.M. the Shahinshah of Iran.	...	1
7	Mr. N.D. Ahmad, Deputy Chief of Protocol	...	1

Governor's House, Lahore—

1	Mr. Mohammad Musa, Governor of West Pakisran.	...	1
2	Mrs. Changazi, Governor's House, Lahore	..	1

3	Miss Mohammad Musa	...	1
4	Miss Mohammad Musa	...	1
5	Sardar Hassan Musa	...	1
6	Lt.-Col. and Begum Ahmad Jamal Khan. Military Secretary to the Governor.	...	2
7	Mr. and Mrs. Asif Rahim, C.S.P., Secretary to the Governor.	...	2
8	Captain Mohammad Zareef Malik, A.D.C. to Governor.	...	1

Government of Pakistan—

1	Khawaja and Begum Shahbuddin, Minister for Information and Broadcasting.	..	2
2	Mr. and Begum S.M. Zafar, Minister for Law and Parliamentry Affairs.	...	2
3	Mr. Altaf Gauhar, S.Q.A., T. Pk., C.S.P., Secretary, Ministry of Information.	...	1
4	Mr. and Begum Abdul Majid Mufti. T. Pk., C.S.P., Director-General, Public Relations and Joint Secretary.	...	2
5	Mr. Aslam Siddiqi, C.I.S., Principal Information Officer, Press Information Department.	...	1
1	Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman, Minister for Health and Social Welfare.	...	1

2	Makhdum Hamid-ud-Din, Minister for Irrigation and Power.	...	1
3	Malik Khuda Bakhsh, Minister for Agriculture, Food and Co-operation	...	1
4	Khan Mohammad Ali Khan, Minister for Education and Auqaf.	...	1
5	Mr. Muhammad Khan Junejo, Minister for Communications and Works.	...	1
6	Mian Mohammad Yasin Khan Wattoo, Minister for Basic Democracies and Local Government.	..	1
7	Syed Ahmed Saeed Kirmani, Minister for Finance, Excise and Taxation and Information.	...	1
8	Khan Ghulam Sarwar Khan, Minister for Revenue and Rehabilitation.	..	1
9	Mr. Allah Bachayo Akhund, Minister for Law and Parliamentary Affairs.	...	1
10	Mr. and Begum Masood-ur-Rauf, Secretary, Information.	...	2
11	Mr. and Begum S. I. Haque, Chief Secretary	...	2
12	Mr. and Begum S. A. M. Khan, Additional Chief Secretary, S&GAD.	..	2
13	Mr. and Begum B.A. Kureshi, Additional Chief Secretary (P&D).	...	2

14	Mr. and Begum Fazal Karim, Chairman, L.M.C.	..	2
15	Ch. and Begum Mohammad Hussain, Vice-Chairman, L.M.C.	...	2
16	Mr. and Mrs. Salah-ud-Din Qureshi, Inspector-General of Police, Lahore.	...	2
17	Mr. and Mrs. Khalil-ur-Rehman, D.I.-G., Lahore.	...	2
18	Mr. and Mrs. Mukhtar Masood, C.S.P., Commissioner, Lahore.	...	2
19	Mr. and Mrs. Mustafa Zaidi, Deputy Commissioner, Lahore.	..	2
20	Agha and Begum Mohammad Ali D.I.-G., Special Branch.	...	2
21	Mr. and Mrs. Hamed Ali Beg, Director of Protocol.	..	2

Members of the National Assembly of Pakistan residing in Lahore—

1	Ch. Fazal Elahi, Deputy Speaker, National Assembly of Pakistan, 45-Empress Road, Lahore.	..	1
2	Mian and Begum Salah-ud-Din, 42-G, Main Gulberg, Lahore.	..	2
3	Begum G.A. Khan, 9-Aziz Avenue, Canal Bank, Lahore.	...	1

4	Major Zulfiqar Ali Qizalbash, 20-Empress Road, Lahore.	...	1
5	Sardar and Begum Abdul Hamid, 58-E-I, Gulberg III, Lahore.	...	2
6	Mian and Begum Arif Iftikhar, 21-Aikman Road, Lahore.	...	2
7	Malik Noor Hayat Noon, Noon Avenue, Canal Bank, Lahore.	...	1
8	Alhaj Ch. Ahmed Khan Gumman, 2-Zaffar Ali Road, Gulberg V. Lahore.	...	1
9	Mr. Jaleel Ahmed, 16-B, Model Town, Lahore	...	1
10	Mr. Muhammad Anwar Tiwana, 32-Main Gulberg, Lahore.	...	1
11	Malik Muhammad Qasim, 10-Edward Road, Lahore.	...	1
12	Mian Rafique Saighol, Egerton Road, Lahore	...	1
13	Mr. Sultan Ali Choudhry, 326-Alfalah Building, The Mall, Lahore.	...	1

Members of Provincial Assembly residing in Lahore—

1	Malik Muhammad Akhtar, 2-Fleming Road, Lahore.	...	1

2	Ch. Idd Muhammad, Rattan Cinema, McLeod Road, Lahore.	..	1
3	Mian Muhammad Shafi, 51/52 Old Rifle Range, Chauburji, Lahore.	..	1
4	Malik Mehraj Khalid, 10-Fleming Road, Lahore	...	1
5	Sardar Muhammad Ahmed Khan, 11-Abbot Road, Lahore.	...	1
6	Sahibazadi Mahmooda Begum, 2-Zafar Ali Road Lahore.	...	1
7	Mian and Begum Mehraj Din, Crown Estate, Baghbanpura, Lahore	...	2
8	Mian and Begum Ghulam Muhammad Khan Maneka, 237-Ferozepur Road, Lahore.	..	2

Also 59 cards were distributed among the M. N. As. and M.P. As. who were present in Lahore during the visit of their Imperial Majesties the Shahinshah and Empress of Iran. The cards were delivered to them by the Protocol Officer at Pipales Club, Lahore.

Parents of the girls who participated in the girls fashion/dress show were invited by the Pakistan Arts Council. 104

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 7001)

LIST OF CASES CONDUCTED BY ADDITIONAL ADVOCATE GENERAL, WEST PAKISTAN, LAHORE DURING 1.7.1965 to 30.6.1966

Sr. No.	Title	Court in which the case was conducted	Fee Paid		Decision	Date of Decision	Date of Payment of Fees
1	2	3	4		5	6	7
1	Azmat Khan Vs. D.M. Jhang Cr.O. 36/65	High Court	Rs. 2040	Cr- Org.	Dismissed	6.7.65	13.7.65
2	Zahoor Elahi Vs. Capt. A. Saeed Cr. O. 32/65	—do—	Rs. 120	Cr. Org.	Dismissed	8.7.65	—do—
3	Sheedan Vs. State Cr. R. 312/65	—do—	Rs. 120	Cr. Revn.	Dismissed	10.3.65	—do—
4	S. Ataullah Mangal Vs. State Cr. M. 3079/64	—do—	Rs. 240	Cr. Misc.	Dismissed	—do—	—do—

5	State Vs. Shafi Cr. R. 375/65	...	Rs. 120	Cr. Revn.	Accepted	17.6.65	—
6	Ghulam Safdar Vs. State Cr. M. 1517/65	...	Rs. 120	Cr. Misc.	Accepted	22.6.65	...
7	Mirza M. Abbas Vs. State Cr. M. 1523 to 1530/65	...	Rs. 120	Cr. Misc.	Dismissed	23.6.65	...
8	Mahboob Alam Vs. State W.P. No. 80/65	...	Rs. 400	W.P.	Dismissed	19.7.65	...
9	Ch. Asadullah Khan Advocate Vs. Mohammad Ismail etc W.P. No. 631/65	..	Rs. 400	W.P.	Part-heard		...
10	Mst. Zabadia Begum Vs. D.M. Lahore C.M. 760164	...	Rs. 100	Cr. Misc.	Dismissed	7.10.66	..
11	Ashiq Hussain Vs. State W.P. No. 2032/64	...	Rs. 100	W.P.	Accepted	24.6.65	...
12	Raja Muhammad Afzal Vs. Province of W/Pak C.M. 4468/65	...	Rs. 100	Cr. Misc.	Dismissed	10.7.65	16.7.65
13	Ashiq Ullah Vs. Govt. of West Pak. in W.P. 1271/65	...	Rs. 200	Cr. Misc.	Part-heard		28.7.65

1	2	3	4	5	6	7
14	Abdul Wahid Vs. Govt. of West Pakistan in W.P. 1237/65	...	Rs. 100 Cr. Misc.	Dismissed	28.7.65	...
15	Yar Mohammad Vs. State Cr. M. 1578/65	...	Rs. 120 Cr. Misc.	Accepted	14.7.65	...
16	M.M. Gill Vs. State Cr. Misc. 1504/65	..	Rs. 120 Cr. Misc.	Accepted	17.5.65	...
17	Muhammad Ahsan Vs. State Cr. M. 1835/55	...	Rs. 120 Cr. Misc.	Accepted	16.7.65	...
18	The Commr. Multan Division Vs. Rana Bashir Ahmad etc., C.P.S.L.A. No. 79 of 1965.	Supreme Cour	Rs. 300 P.	Petition Accepted	19.5.65	...
19	Muhammad Sadiq Vs. State etc. P.S.L.A. No. 13 of 1965.	...	Rs. 300 P.	Dismissed	17.5.65	...
20	State Vs. Rehmat Ullah Khan etc. Misc. Petition No. 41 of 1965 in Petition No. 118 of 1965	...	Rs. 300 P.	Accepted Accepted	17.6.65	—
21	Mohammad Afzal Vs. The State etc. P.S.L.A. No. 91 of 1965.	...	Rs. 300.00 Cr. Mi.	Dismissed	7.6.65	4.8.65

22	Rehmatullah Khan etc. Vs. The State P.S.L.A. No. 10-P/65.	..	Rs. 300.00	Bail	...	28.6.65	...
23	M/s Rashid Corporation Vs. Govt. of West Pakistan C.M. 1345/65	High Court	Rs. 100.00		...	21.7.65	...
24	National Motor Lahore Vs. Govt. of West Pakistan C.M. 1346/65.	...	Rs. 100.00		...		...
25.	Abid Electric Co. Vs. —	C.M. 1347/65 ..	Rs. 100.00		...	...	...
26	Pak. Electric Vs. ...	C.M. 1348/65 —	Rs. 100.00		...	...	..
27	Cresent Eng. Co. Vs. ...	C.M. 1349/65 ...	Rs. 100.00		...	..	...
28	M. Abdul Rahim Vs. ..	C.M. 1350/65 ...	Rs. 100.00		..	...	...
29	Chiragh Din Vs. Govt. —	C.M. 1351/65 ...	Rs. 100.00		...	...	...
30	General Fan Co. Vs. ...	C.M. 1352/65 ..	Rs. 100.00		...	...	...
31	Gujrat Fan Vs. ..	C.M. 1353/65 ...	Rs. 100.00		...	...	..
32	Ahmad Ali Vs. State Cr. Misc. 1705/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	...	7.6.65	...

1	2	3	4	5	6	7
33	Mohd Farooz Khan Vs. The State P.S.L.A. No. K-29/65.	Supreme Court	Rs. 300.00	...	9.7.65	...
34	Allah Ditta Vs. The State Cr. A. No. 22/65	..	Rs. 300.00	Bail granted	22.6.65	...
35	Province of West Pakistan Vs. Ch. Riaz-ud. Din Civil P.S.L.A. 150/65.	...	Rs. 300.00	Petition granted	14.6.65	..
36	The State Vs. Mohd Yakoob P.S.L.A. No. 12/65	...	Rs. 300.00	Dismissed	8.6.65	...
37	Mst. Nazir Begum Vs. Province of West Pak. in W.P. 1165/65.	High Court	Rs. 100.00	Stay Accepted	30.8.65	16.8.65
38	Abdul Wahid etc. Vs. Govt. of West Pakistan W.P. No. 1237/65.	...	Rs. 200.00	Bail granted	22.11.65	...
39	(1) Khalid Mahmood Vs. The State Cr. M. 1936/65 (2) Abdul Ghafoor Vs. The State Cr. M. 1462/65	...	Rs. 120.00	Cr. M. Accepted	22.11.65	...
40	State Vs. Mohd Anwar Cr. R. 427/65	...	Rs. 120.00	... ...	22.7.65	..

41	Bahalak etc. Vs. The State Cr. M. 1754/65	...	Rs. 120.00	Cr. R.	Dismissed	...	...
42	Zafar Iqbal Vs. The State Cr. M. 1430/65	...	Rs. 120.00	Cr. Misc.	Dismissed	28.7.65	16.8.65
43	Wajid Ali Khan etc. Vs. The State Cr. R. 488/65	..	Rs. 120.00	Cr. Rev.	Accepted	29.7.65	..
44	Malik Mohd Usman Vs. The State W.P. No. 24/63	...	Rs. 200.00	W.P.	...	2.8.65	6.9.65
45	Abdullah Jan Vs. State W.P. No. 25/63	...	Rs. 200.00	W.P.	...	...	..
46	Abdullah Khan Vs. Gul Baran etc. W.P. 12/64	...	Rs. 200.00	W.P.	...	...	—
47	Sardar Baluch Khan Vs. D.C. Kalat W.P. 39/63	..	Rs. 200.00	W.P,	...	...	...
48	Mehrullah Khan Vs. Supdt. Jail etc. W.P. 50/63	...	Rs. 200.00	W.P.	...	..	...
49	Mohammad Hashim Chilzai Vs. State W.P. 27/64	...	Rs. 200.00	W.P.	...	3.8.65	...
50	Syed Abdul Razak Vs. Addl. Commr. W.P. 41/64	...	Rs. 200.00	W.P.	...	...	...
51	Mr. Abdul Baqi Vs. D.C. Quetta W.P. 43/64	...	Rs. 200.00	W.P.	...	...	...
52	—do— Vs. —do— W.P. 42/64	...	Rs. 200.00	W,P.	...	...	...

1	2	3	4	5	6	7
53	Dauran Vs. D.M. Loralai etc. W.P. 14/64	...	Rs. 200.00	W.P.	Dismissed	3.8.65	14.9.65
54	Zia Ullah Mengal Vs. D.C. Kalat W.P. 44/64	..	Rs. 200.00	W.P.	...	4.8.65	...
55	Commissioner Vs. Haji Abdul Qadir L.P. A. 8/65	...	Rs. 600.00	L.P.A.	Accepted	23.5.67	...
56	Kalat Transport Vs. Transport Appellate Authority W.P. 10/64	...	Rs, 200.00	W.P.	Dismissed	12.8.65	..
57	Abdul Khaliq Vs. Asst. Commr. Sibi W.P. 22/65	...	Rs. 200.00	W.P.	Accepted	13.8.65	...
58	Qamar Raza Vs. State Cr. R. 22/63	...	Rs. 120.00	Cr. Rev.	Dismissed	2.8.65	6.9.65
59	Malik Abdul Salam Vs. State Cr. R. 25/63	...	Rs. 120.00	Cr. Rev.	...	4.8.65	...
60	Habib Ullah Vs. State Cr. R. 31/64	...	Rs. 120.00	Cr. R.	...	12.8.65	...
61	(i) Gul Mohd Vs. State Cr. R. 19/65 (ii) Arzi Vs. State Cr. M. 26/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	...	13.8.65	..
62	N.A. Romer Vs. State Cr. R. 32/64	...	Rs. 120.00	Cr. R.	...	2.8.65	...

63	M. Hussain Vs. State Cr. M. 2219/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	...	17.8.65	2.10.65
64	Ghulam Mustafa Vs. State Cr. M. 1855/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	Accepted	2.9.65	...
65	Inayat Vs. State Cr. M. 2067/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	...	6.9.65	...
66	Province of West Pakistan Vs. Q. Mohd Qureshi C.M. 4731/65 in Cr. R. 210/65	...	Rs. 100.00	Stay	Dismissed	15.9.65	...
67	Allah Ditta Vs. State Cr. M. 2419/65	...	Rs. 120,00	Cr. M.	Accepted	...	...
68	Abdul Rehman Vs. State Cr. M. 2511/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	Dismissed	...	...
69	State Vs. Ghulam Siddiq Etc. Cr. R. 619/65	...	Rs. 120.00	Cr. R.	Accepted	...	...
70	Dost Mohd Vs. State Cr. M. 2091/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	Dismissed	17.9.65	...
71	Khan Zaman Vs. State Cr. M. 2215/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	Accepted	23.9.65	...
72	Azmat Khan Vs. D.M. Jhan Cr. O. 35/65 (P.H.)	..	Rs. 120.00	Cr. Org.	Part-Heard		21.10.65
73	Mumtaz Ali Khan Vs. State Cr. M. 2503/65	...	Re. 120.00	Cr. M.	Accepted	13.10.65	...
74	Talib Hussain Vs. State Cr. M. 2460/65	...	Rs. 120.00	Cr. M.	Dismissed	6.10.65	...

1	2	3	4	5	6	7
75	Haider Shah Vs. State. Cr. A. 764/64	...	Rs. 120.00 App.	Dismissed	13.10.65	21.10.65
76	State Vs. Allah Bux Cr. A. 579/65	...	Rs. 120.00 Cr. A.	...	...	...
77	Lala Vs. State Cr. M. 2624/65	...	Rs. 120.00 Cr. M.	Accepted	27.9.65	...
78	Sadiq Vs. State Cr. M. 2444/65	...	Rs. 120.00 Cr. M.	Dismissed	1.10.65	...
79	Mohd Ibrahim Vs. State Cr. M. 2475/65	...	Rs. 120.00 Cr. M.	Dismissed	29.9.65	..
80	Najaf Khan Vs. State Cr. M. 2362/65	...	Rs. 120.00 Cr. M.	Accepted	3.9.65	..
81	Khan Mohd Vs. Reh: Authority W.P. 1088-R/61	...	Rs. 100 W.P.	Dismissed	5.10.65	21.10.65
82	Mehr Din Vs. ... W.P. 1086-R/61	...	Rs. 100	..	...	...
83	Bial Din Vs. ... W.P. 1089-R/61	...	Rs. 100	...	...	...
84	Sh. Abdul Karim Vs. ... W.P. 530-R/60	...	Rs. 100	...	15.10.65	...
85	Taj Din Vs. State. W.P. 1251-R/62	...	Rs. 150	...	...	...

86	Qasim Ali Vs. Reh: Authority.	W.P. 755-R/61	...	Rs. 150		...	7.10.65	...
87	—do— ...	W.P. 766-R/61	...	Rs. 150		—	7.10.65	...
88	Saeed Ahmad Vs. ...	W.P. 639-R/61	...	Rs. 150		...	19.6.65	...
89	Bashir Ahmad Vs. State.	Cr. M. 2969	...	Rs. 120	Misc.	Dismissed	19.10.65	12.11.65
90	Beling-nd-Din Vs. State.	Cr. M. 1914/65	...	Rs. 120	Misc.	Accepted	19.10.65	...
91	Nawab Vs. State.	Cr. M. 1831/65	...	Rs. 120	Misc.	Accepted	1.10.65	...
92	Gustasab Khan Vs. State.	Cr. M. 2509/65	...	Rs. 120	Misc,	Dismissed	22.10.65	...
93	Zafar ali Shah Vs. State.	Cr. M. 2644/65	...	Rs. 120		...	11.9.65	..
94	Ilam Din Vs. State.	Cr. M. 2455/65	...	Rs. 120	Mis.	Accepted	11.9.65	...
95	State Vs. Hassan Shah.	Cr. A. 572/64	...	Rs. 120	App.	Accepted	25.10.65	...
96	Sijra Din Vs. State	Cr. M. 2625/65	...	Rs. 120	Mis.	Dismissed	22.10.65	...
97	Mohd Ajaib Vs. State in	Cr. R. 649/65	...	Rs. 120	App.	...	14.10.65	...
98	Abdul Majid Vs. General Manager P.W.R. Lahore.	CM 4565 in W.P. 796/63	... ...	Rs. 100	Misc.	...	...	...

1	2	3		4	5	6	7
99	Mohd Zaki Khan Vs. GMPWR, Lahore.	CM in WP 435/63	...	Rs. 100	C.M. ...	15.10.65	...
100	Wazahat Hussain Vs. G.M. PWR Lahore.	CM in WP 861/63	..	Rs. 100	C.M. Accepted	...	...
101	Mehr Din Vs. W.P. Province.	RSA 743/65	...	Rs. 100	RSA Dismissed	...	15.11.65
102	Azmat Khan Vs. D,M. Jhang.	Cr. O. 35/65 P.H.	...	Rs. 120	one convicted other acquitted.	9.12.65	...
103	Bashir Vs. State Cr. M. No.	Cr. M. 2253/65	...	Rs. 120	Misc. Accepted	2.11.65	...
104	Barkat Ali Vs. State.	Cr. M. 2571/65	...	Rs. 120	Misc. Dismissed	18.11.65	...
105	Karim Bakhsh Vs. State.	Cr. M. 2916/65	...	Rs. 120	Misc. Accepted	3.11.65	...
106	S. Zulfiqar Ali Vs. D.C. Jhang	W.P. 413/65	...	Rs. 100	W.P. Dismissed	3.11.65	13.11.65
107	Major Mubarik Ali Shah Vs. State.	W.P. 414/65	..	Rs. 100	W.P. Dismissed	25.10.65	...

108	Mushtaq Hussain Vs. Punjab Prov. RA & CM in Writ Petition	465/65	...	Rs. 200	C M.	Dismissed	18.3.65	...
109	Dr. M.S. Qureshi Vs. W.P. Province.	W.P. 30/60 (P.H.)	...	Rs. 200	Part-heard			
110	Azmat Khan Vs. D.M. Jhang.	Cr. O. 35/65	...	Rs. 120	Cr. Orgl. One convicted other acquitted.		9.12.65	13.11.65
111	Younis Rehmat Vs. State.	Cr. M. 2757/65	...	Rs. 120	Cr, Misc.	Dismissed	25.10.65	..
112	Naseer Ahmad Vs. State.	Cr, M. 2736/65	...	Rs. 120	Cr. Misc.	...	27.10.65 27.10.65	... ...
113	Z. Abdul Sattar Khan Vs. State	Cr. M. 2872/65	...					
114	Shah Sarwar Vs. State in	Cr. R. 612/65	...	Rs. 120	Cr. Rev.	Accepted	13.10.65	..
115	Mehr Din Vs. W.P. Province.	C.M. 943/65	...	Rs. 100	Cl. Misc.	Accepted	28.10.65	...
116	Ghulam Hussain Vs. State.	Cr. M. 2307, 2308, 2309/65	...	Rs. 120	Cr. Misc.	Accepted	8.11.65	23.11.65

1	2	3		4	5	6	7
117	Mohd Niwaz Vs. State.	Cr. M. 2827/65 ...	Rs. 120	Cr. Misc.	Dismissed	10.11.65	..
118	Ziauddin Ys. State.	Cr. M. 2776/65 ...	Rs. 120	Crl. Misc.	...	2.11.65	...
119	Mist. Skhawat Bibi Vs. State.	Cr. M. 2810/65 ...	Rs. 120	Cr. Misc.	Accepted	11.11.65	...
120	Haji Lal Mohd Vs. Govt. of W.P.	W. P. 662/63 ...	Rs. 100	W.P.	...	9.11.65	...
121	S. Mian Allah Bakhsh Vs. Govt. of West Pakistan.	W. P. 983/63 ..	Rs. 100	W.P.	Dismissed	9.11.65	..
122	Mian Mohd Rafi. Govt. of W.P.	W. P. 792/63 ...	Rs. 100	W.P.	...	...	...
123	Mohd Anwar Vs. Govt. of West Pakistan.	W. P 258/63 ...	Rs. 100	W.P.	Accepted	9.11.65	..
124	Begum Shah Niwaz Vs. Govt. of West Pakistan.	W. P. 518/65 ...	Rs. 100	W.P.	...	...	...
125	M/s Zahoor Ahmad Vs. Govt. of West Pakistan.	W. P. 98/63 ...	Rs. 100	W.P.	Dismissed	9.11.65	...
126	Mir Din Vs. Govt. West Pakistan.	C. M. 6712/65 in W. P. 1868/65 ...	Rs. 100		...	..	...

127	The State Vs. Qazi Khan Zada.	Cr. A.	39/65	Supreme Court	Rs. 300	Cr. Appl.	Accepted	20.10.65	25.11.65
128	Dr. Syed Mohd Sharif Muttaqi Vs. The State.	Cr. A.	61/64	...	Rs. 300	Cr. Appl.	...	26.10.65	...
129	Bashir Hussain Shah Vs. The State.	Cr. A.	34/65	...	Rs. 300	Cr. Appl.	Dismissed	21.10.65	...
130	Wazir Gul Vs. The State	Cr. A.	45/65	...	Rs. 300	Cr- Appl.	...	18.10.65	...
131	Mumtaz Khan Vs. Chief Settlement & Reh: Comm:	Cr. A.	65/65	...	Rs. 300	Cr. Appl.	...	29.10.65	1.12.65
132	Ghulam Rasool Vs. Allah Dad & State etc.	Cr. A.	8/65	...	Rs. 540	Cr. Appl.	...	3.11.65	...
133	Nasir Vs. Amir & State PSLA	No.	182/65	...	Rs. 300	Cr. A.	Accepted	15.11.65	...
134	Kamir Vs. Commissioner C.M. 5407	W. P.	1556/65	High Court	Rs. 100	C.M.	Dismissed	22.11.65	2.12.65
135	Town Committee Sialkot Vs. Govt.	W. P. 4847	C. M. in W.P.	196/62 ...	Rs. 100	C.M.	Dismissed	23.11.65	...
136	M/s. Nawaz Bros C.M. 6141 in	W.P.	1795/65	..	Rs. 100	C.M.	...	25.11.65	...
137	Mohd Suleman Vs. State	Cr. M.	2910/65	...	Rs. 120	Cr. Misc	Accepted	15.11.65	2.12.65

1	2	3		4	5	6	7
138	Allah Ditta Vs. State.	Cr. M. 2783/65	... Rs. 120	Cr. Misc.	Dismissed	17.11.65	2.12.65
139	Barkat Ali Vs. State.	Cr. M. 2871/65	... Rs. 120	Cr. Misc.	...	18.11.65	...
140	Mohd Iqbal Vs. State in	Cr. R. 867/65	... Rs. 120	Cr. Misc.	Accepted	19.11.65	...
141	Mohd Aslam Vs Reh. Authority.	W.P. 990-R/61	... Rs. 100	W.P.	Dismissed	2.12.65	...
142	Hussain Ali Vs. D.M. Lahore.	W. P. 1950/65	... Rs. 300	W.P.	Accepted	15.12.65	...
143	Mrs. Cyril G. Bhan Vs. D.M. Lahore.	W. P. 1951/65	... Rs. 300	W.P.	Accepted	15.12.65	...
144	Province of West Pakistan Vs. Sh. M/s. Allah Bakhsh C.M. 902 in EFA 45/63.		... Rs. 100	W.P.	Accepted	16.11.65	...
145	Sh. Allah Bakhsh Vs. Province of West Pakistan C.M. 1078 in RFA 64/60.		... Rs. 100	C.M.	Dismissed	16.11.65	...
146	Sed and Fex Vs. Settlement Comm:	WP 1158-R/61	... Rs. 100	W.P.	Dismissed	17.11.65	...
147	Province of West Pakistan Vs. Zafar Ali		... Rs. 800	RFA	Dismissed	22.11.65	...

RFA No. 62/65

148	Khalid Mahmud Vs. Cr. M. 1936/65	Cr. M. 1936/65	...	Rs. 120	Cr. M.	Accepted	22.11.65	...
149	Mohd Ashraf Vs. State	Cr. M. 2655/65		Rs. 120	Cr. M.	Dismissed	23.11.65	...
150	Fazal Hussain Vs. Stat.	Cr. M. 2978/65	...	Rs. 120	Cr. M.	Dismissed	25.11.65	...
151	Muma Versus Stat.	Cr. M. 2958/65	...	Rs. 120	Cr. M.	...	25.11.65	...
152	Bashir Versus State.	Cr. M. 3058/65	...	Rs. 120	Cr. M.	Accepted	22.11.65	...
153	Syed Farzan Ali Naqvi Vs. The State for special leave to Appeal No. 126 of 1965.	Petition Supreme Court		Rs. 300	Cr. M.	Accepted	12.11.65	21.12.65
154	Mohd Iqbal Vs. The State	PSLA No. 120. of 1965	...	Rs. 300	Cr. M.	Accepted	19.11.65	--
155	W.P. No. 1168/63	Mian Rauf Ahmad	Vs.	Govt. West Pak.	...	Rs. 100	Dismissed	9.11.65	1.1.66
156	W P, No. 1170/63	H. Khurshid Ahmad	Vs.	..	...	Rs. 100	Stay dismissed	9.11.65	...
157	W.P. No. 1082/63	M. Nawab Zada	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...
158	W.P. No. 1083/63	National Oil	Vs.	...	--	Rs. 100	...	...	...

APPENDIX

9115

1	2	3		4		5	6	7
159	W.P. No. 1084/63	Sargodha Industries	Vs.	Govt. West Pak.	High Court	Rs. 100	Stay dismissed	9.11.65	1.1.66
160	In W.P. No. 1140/63	Mahboob Cotton Facty.		...	...	Rs. 100	...	9.11.63	...
161	,, W.P. No. 1023/63	M. Niaz Din	Vs.	..	...	Rs. 100	...	...	...
162	,, W.P. No. 1064/63	M. Hassan Din	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	—
163	,, W.P. No. 1067/63	Sutlaj Cotton	Vs.	...	..	Rs. 100	...	...	...
164	,, W.P. No. 1068/63	West Punjab Facty.	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...
165	,, W.P. No. 982/63	S. Allah Bux	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...
166	,, W.P. No. 1040/63	M. Premier Cloth	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...
167	,, W.P. No. 1021/63	M. Ahsan Cotton	Vs.	..	...	Rs. 100	...	...	...
168	,, W.P. No. 1022/63	M. Inam Elahi	Vs.	...	..	Rs. 100	...	...	...

169	,,	W.P. No.	1268/63	Azhar Hussain	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...
170	,,	W.P. No.	1370/63	Muslim Traders	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...
171	,,	W.P. No.	1371/63	Khalij Cotton	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...
172	,,	W.P. No.	1407/63	M/s Riaz Co.	Vs,	...	...	Rs. 100	...	...	...
173	,,	W.P. No.	1408/63	Riaz	Vs.	...	...	Rs. 100	..	...	...
174	,,	W.P. No.	39/64	Mohd Siddiq	Vs.	...	—	Rs. 100	..	..	...
175	,,	W.P. No.	40/64	Habib-ur-Rehman	Vs.	...	—	Rs. 100	...	...	..
176	,,	W.P. No.	51/64	Mohd Jamil-ur-Rehman	Vs.	..	—	Rs. 100	..	...	...
177	,,	W.P. No.	1225/63	Premier Cotton Factory	Vs.	...	...	Rs. 100	...	9.11.65	...
178	,,	W.P. No.	1230/63	United Cotton Factory	Vs.	...	..	Rs. 100	...	...	...
179	,,	W.P. No.	1231/63	Asad Cotton Factory	Vs.	...	—	Rs. 100	...	...	...
180	,,	W.P. No.	1232/63	Jehanian Cotton Factory		...	...	Rs. 100	..	...	...

1	2	3	4	5	6	7
181	,, W.P. No. 1104/63	amindar Cotton Factory	.. ...	Rs. 100	..	... ...
182	,, W.P. No. 1118/63	M. Rauf Ahmad Vs.	... ...	Rs. 100	...	– ...
183	,, W.P. No. 1156/65	Anwar Ali Vs.	Chief Cotton Insp. ...	Rs. 100	..	.. ...
184	,, W.P. No. 1078/63	National Cotton Factory	Govt. West Pak. ..	Rs. 100	...	... ..
185	,, W.P. No. 665/64	Sh. Abdul Haque Vs.	Cotton Inspector ...	Rs. 100	...	.. ...
186	,, W,P. No. 723/64	Khaliq Cotton Factory Vs.	West Pak. ..	Rs. 100	...	... ...
187	,, W.P. No. 948/64	Haji Javed Mohd Vs.	... ...	Rs. 100	...	.. ...
188	,, W.P. No. 1099/64	National Cotton Factory	... —	Rs. 100	...	... ...

189	,, W.P. No. 115/64	Mian Mohd Amin	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...		
190	,, W.P. No. 116/64	Sh. Ahmad	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...		
191	,, W.P. No. 120/64	Mian Mohammad Sharif		...	...	Rs. 100	...	...	...		
192	,, W.P. No. 155/64	Ch. Fazal Din	Vs.	...	...	Rs. 100	...	...	...		
193	,, LPA. No. 46/60	Abdul Majid	Vs.	Chief Settlement Commissioner	...	Rs. 200	L.P.A. Dismissed	6.12.65	...		
194	,, LPA. No. 136/59	Sube Dar Alamgir	Vs.	..	...	Rs. 400	...	6.12.65	—		
195	W.P. No. 554/62	Ahmad Bakhsh	Vs.	...	...	Rs. 300	Dismissed	16.12.65	..		
196	C.M. No. 5174 in W.P. No. 1490/65	Ali Mohammad	Vs.	SDM, Hafizabad	...	Rs. 100	...	...	...		
197	Cr. M. No. 3050/65	Liaqat Ali	Vs.	State	...	Rs. 120	Accepted	20.12.65	...		
198	Cr. M. 2985/65	Mohammad Talib	Vs.	State	...	Rs. 360	Mis. Accepted	7.12.65	...		

1	2	3	4	5	6	7
199	Cr. M. 35/65	Rehmat Vs. State ...	Rs. 120	Mis. ..	8.12.65	...
200	Cr. R. 955/65	State Vs. Mumtaz Ali ..	Rs. 120	Rev. ...	10.12.65	...
201	C.M. 5651 in W. P. 1644/65	Co-operative Society Vs. Collector Montgomery ...	Rs. 100	W.P. Dismissed	8.12.65	...
202	C.M. in W. P. 1271/65	Kh.Ashiq Mohd Vs. Government of W. Pak ..	Rs. 100	Stay Accepted	3.12.65	...
203	Cr. M. 3058/65	Bashir Vs. State ..	Rs. 120	Mis. Accepted	29.11.65	...
204	Cr. M. 2918/65	Rajoo Vs. State ..	Rs. 120	Mis. Dismissed	1.12.65	...
205	Cr. Mis. 3068/65	Batti Vs. State ..	Rs. 120	Mis. ...	1.12.65	...
206	Cr. R. 32/65	Sardar Mohd Vs. State ..	Rs. 120	Rev. Accepted	3.12.65	...
207	Cr. M. 2941/65	Mohammad Rafiq Vs. State ..	Rs. 120	Mis. ...	3.12.65	...

208	C.M. 5380 in W.P. 646-R/64	Nemat Ullah Vs. Chief Settlement Commissioner	...	Rs. 100	Stay Dismissed	14.12.65	3.1.66
209	L.P.A. 74/60	Allah Bakha Vs. Rehabilitation Deptt.	..	Rs. 100	LPA. Accepted	15.12.65	..
210	Cr. M. 2649/65	Iqbal Vs. State.	..	Rs. 120	Mis. Dismissed	13.12.65	—
211	Cr. M. 3125/65	Mohd Siddiq Vs. State.	...	Rs. 120	Mis. ...	17.12.65	...
	Cr. M. 2858/65	Mohd Tufail Vs. State	...	Rs. 120	Mis. Accepted	15.12.65	...
213	Cr. M. 3322/65	Mst. Taj Bahi Vs. State	...	Rs. 120	Mis. Dismissed	17.12.65	...
214	R.F.A. No. 73/60	West Pak. Govt. Vs. Multan Co-operative Bank Lahore.	...	Rs. 1850	Dismissed	17.12.65	...
215	F.A.O. No. 117/65	Chief Administrator Auqaf Vs. Imam Ali Shah.	...	Rs. 100	...	21.12.65	...
216	R.F.A. 120/65	Chief Administrator Auqaf Vs. Imam Ali Shah.	..	Rs. 100	...	...	13.1.66

1	2	3	4	5	6	7
217.	L.P.A. No. 41/65 Mohd Sharif Vs. Mohd Yasin ...	Rs. 500		Dismissed	2.3.66	13.1.66
218.	.Cr.M 3148/65 Nazir etc. Vs. State ...	Rs. 120	Cr. M.	..	22.12.65	...
219.	Cr.M. 3229/65 Khan Mohd Amin Vs. State ...	Rs. 120	Cr. M.	Accepted	23.12.65	13.2.66
220.	P.S.L.A. No. 153/65 Mohd Ilam etc. Vs. The State	Supreme Court Rs. 300		Dismissed	3.12 55	1.2.66
221.	W.P. No. 702/65-61 M.A. Hafiz Akhtar Vs. Province of	W. Pak. High Court Rs. 300		Accepted	24.1.66	...
222.	C.M. 5026 In W.P. 1449/65 Mohd Hanif Vs. State ...	Rs. 100		...	4.1.66	...
223.	W.P.No. 500/64 Ghulam Mohd Vs. Rehabilitation Commr. ...	Rs. 200		Dismissed	6.1.66	...
224.	Cr.R. 856/65 Nasar Mohd Vs. State ...	Rs. 120	Cr. R.	Accepted	...	...
225.	Cr.O. 149/64 Mohd Ismail Ahmad Vs. Chief Secy. ...	Rs. 120	Cr. O.	Dismissed	15.12.65	...
226.	Cr.M. 3012/65 Bashir Ahmad Vs. State. ...	Rs. 120	Cr. M.	...	5.1.66	...
227.	Cr.M. 3133/65 Akbar etc. Vs. State. ...	Rs. 120	Cr. M.	...	6.1.66	...

228.	Cr.M. 3385/65 Zafar Alim Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. Accepted	7-1.66	...
229.	Cr.M. 92/65 Masud Ahmad Vs. State	...	Rs. 120	Crl. M. ...	10.1.66	...
230.	Cr. M. 14/66 Bagh Ali Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. ..	11.1.66	...
231.	W. P. No. 1664/65 Sardar Ali Vs. State.	...	Rs. 150	Dismissed	...	...
232.	Cr. M. 2/66 Gada Hussain Vs. State.	...	Rs. 120	Accepted	9.3.66	...
233.	Cr. M. 3184/65 Mohd Ajmal Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. Accepted	13.1.66	...
234.	Cr. M.87/65 : a ; Din Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. Dismisal	26.1.66	10.2.66
235.	Cr. M.No.3333/65 Allah Ditta Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. Accepted	17.1.66	...
236.	Cr. M.No. 2956/65 Sher Mohd Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. ...	18.1.66	...
237.	Cr. M. No. 691/65 State Vs. Mohd Khan	..	Rs. 120	Cr. M. ...	20.1.66	...
238.	Cr. M. 83/66 State Vs. Mian Khan.	...	Rs. 120	Crl. M. Dismissed	26.1.66	...
239.	Cr M. No. 3061/65 Mohd Sadiq Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. Dismissed	22.1.66	...
240.	Cr. R. 994/65 Mohd Iqbal Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. R. ...	22.3.66	...
241.	Cr. M. No 3347/65 Mohd Ashraf Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. Accepted	28.1.66	...
242.	Cr. PSLA. 186/65 Lal Khan V.S. State etc.	Supr. Court	Rs. 300	Leave granted	7.1.66	...
243.	P.S.L.A. 4/65 Rana Bashir Ahmad Vs. State.	..	Rs. 300	Bail rejected	20.1.66	19.2.66

1	2	3	4	5	6	7
244.	P.SL.A. 153/65 Mohd Islam Vs. State etc.	...	Rs. 300	Dismissed	13.12.65	...
245.	F. A. O. No. 117/64 Chief Administrator Vs. Q. Abdul Rashid.	High Court	Rs. 100	Part. heard	31.1.66	...
246.	F.A.O. No. 120/64 Chief Administrator of Auqaf Vs. Abdur Rashid.	...	Rs. 100	...	...	—
247.	Cr. M. 27/66 Shafi Shan etc Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. Accepted	31.1.66	...
248.	Cr. M. 63/66 S. Imam Ali Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M. ...	27.1.66	...
249.	Cr. M. No. 2216/66 Bashir Ahmad Vs. M. Niwaz.	...	Rs. 120	Crl. M. ...	3.2.66	..
250.	Cr. M. 226, 227/66 State Vs. Bashir Ahmad.	...	Rs. 120	Crl. M. ...	10.2.66	...
251.	W. P. 296/58 Mohd Hayat Khan Vs. Govt. W/Pak.	...	Rs. 150	Dismissed	10.2.66	...
252.	Cr. M. 43/66 Shahadat Vs. State.	...	Rs. 120	..	11.2.66	...
253.	P.S.L.A. 56/66 Pervez Iqbal Vs. Commr. R. Pindi	Supreme Court	Rs. 300	Leave granted	4.4.66	23.5.66
254.	P.S.L.A. No. 193/66 Mohd Latif Vs. Mohd Hussain etc and State.	...	Rs. 300	...	6.4.66	...

255.	C.A. 5 & 6/66 Commr. Multan etc. Vs. Rana Bashir Ahmad.	—	Rs. 300		Appeal allowed	9.3.66	...
256.	P.S.L.A. 67, 66, The Secy. Home Deptt. Vs. Aftab Nazir	...	Rs. 300		Leave and stay granted.	15.4.66	...
257.	C.A. No-K. 56-63 Board of Trustee of the port of Karachi Vs. Commissioner, Karachi.	...	Rs. 300		Dismissed (Kcy. Case)	25.3.66	...
258.	Suit No. 21/59 Province of West Pakistan Vs. M.A. Khuru	High Court	Rs. 1125		Dismissed Compromise	28.3.66	23.5.66
259.	Fazal Hussain Vs. Govt. of West Pakistan. W.P. 884/66	...	Rs. 200		Dismissed	16.2.66	--
260.	W.P. 296/58 Mohd Hayat Khan Vs. W. Pak. Govt.	...	Rs. 150		...	18.2.66	...
261.	Cr. M. 2959/65 Rashid Hayat Khan Vs. State	...	Rs. 120	Crl. M.	Accepted	14.2.66	...
262.	Cr. M. 3358/65 Mohd Khan Vs. State	...	Rs. 120	Crl. M.	...	22.2.66	...
263.	Cr. M. 5193/65 P.H. Taslim Ahmad Vs. State	...	Rs. 120	Crl. M.	...	3.3.66	...

1	2		3	4	5	6	7
264.	W.P. 704/58 Fazal Karim Vs. W. Pak, Government	..	Rs. 150		Dismissed	23.2.66	..
265.	W.P. 332/61 Mohd Afzal Vs. I.G. Police Etc.	...	Rs. 150		..	25.2.66	...
266.	Cr. M. 228/etc/66 State Vs. Asghar Ali etc.	...	Rs. 120	Crl. M.	...	21.2.66	...
267.	Cr. M. 218/66 Ali Niwaz Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	...	22.2.66	...
268.	Cr. M. 34/66 Ata Mohd Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	Accepted	23.2 66	..
269.	Cr. M. 158/66 Ghulam Rasul Vs. State	...	Rs. 120	Crl. M.	...	24.2.66	...
270.	Cr. M. 153/66 Mohd Yousaf Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	...	25.2.66	..
271.	Cr. M. 1/66 Mohd Shafi Vs. State	..	Rs. 120	Crl. M.	..	12.1.66	...
272.	Cr. R. 151/66 Abdul Rashid Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	Dismissed	19.4.66	...
273.	Cr.M. 11/66 Babar Shah Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. R.	...	31.1.66	...

274.	Cr. M. 3193/65 Taslim Ahmad Vs. State	...	Rs. 120	Crl. M.	Accepted	3.3.66	...
275.	Cr. M. 423/66 Mohd Asif Vs. State	...	Rs. 120	Crl.M.	Dismissed	4.3.66	..
276.	W. P. 38-64 Abdul Ghani Vs. Govt. West Pakistan	...	Rs. 150	W.P.	...	...	...
277.	W. P. No. 74/ Abdul Ghafar Vs. Govt West Pakistan	...	Rs. 150	W.P.	...	...	...
278.	W.P. No. 255 R/63 Abdul Hamid Vs. Settlt. Commr.	...	Rs. 200	W.P.	...	3.3.66	...
279.	W. P. 1711/64 Iftab Nasir Vs. Govt of West Pak.	...	Rs. 150	W.P.	Accepted	4.3.66	—
280.	Cr. M. 468/66 Sultan Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	Dismissed	16.3.66	23.5.66
281.	Cr. Bail Application No. M-113/66 Murdadoo etc. Vs. State	...	Rs. 120	Crl. M.	...	...	...
282.	Cr. Ref. No. 398/65 Mst. Bashiran Clar and Arfred	...	Rs. 120	Crl. Ref.	..	...	...
283.	W. P. 386/59 Nagina Silk Mills Vs. R. C. Land Ren. Land	...	Rs. 600		..	...	...

1	2	3	4	5	6	7
284.	W. P. 383-R/59 Mr. Afzal Fateh Din.	— ..	Rs. 600	...	—	...
285.	W. P. 384-R/59 Rana Textile Mills	... ...	Rs. 600	...	...	...
286.	W. P. 385-R/59 Khushi Textile Mills	... ...	Rs. 600	—	...	...
287.	W. P. 207-R/60 Rehman Textile Mills	... ...	Rs. 600	...	...	...
288.	W. P. 343-R/59 M. Reffhah Stroch Indust.	... ...	Rs. 600	...	..	..
289.	W. P. 561-R/59 M/s Punjab Pipe Ltd.	... ...	Rs. 600	...	...	...
290.	W. P. 313-R/59 Premier Cloth Vs.	... ...	Rs. 600	...	...	..
291.	W. P. 432.R/59 M/s Kohinoor Textile	... ...	Rs. 600	–	...	...
292.	W. P. 882/63 Taj Din Vs. Chief Secy. W. Pak. Govt.	...	Rs. 200	...	...	...

293.	W. P. 485-63 Khan Mian Khan Vs. State.	...	Rs. 400		....	...	...
294.	Cr. M. 3397/66 Mohd Shafiq Vs. State	...	Rs. 120	Crl. M.	Accepted	18.4.66	...
			Rs. 120	Crl. M.	Dismissed	19.4.66	...
295.	Cr. M. 753/65 Mehr Azmat Khan Vs. State Cr. M. 752/65 Mehr Lal Vs. State.	...		Crl. M.	Accepted		
296.	Cr. M. 436/66 Mohd Hussain Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	Dismissed	22.4.66	...
297.	Cr. M. 770/66 Abdul Majid Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	...	16.3.66	...
298.	Cr. M. 253/219/66 Sarang etc. Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	Accepted	8.3.66	15.6.66
299.	Cr. M. 44/66 Nawab Vs. State.	...	Rs. 120	Crl. M.	...	...	...
300.	Cr. M. 34/66 Ata Mohd Vs. State.	..	Rs. 120	Crl. M.	...	11.3.66	..
301.	Cr. R. 983/65 Asghar Ali Vs State	...	Rs. 120	Cr. Rev.	Accepted	10.3.66	15.6.66

1	2	3	4	5	6	7
302.	Cr. M. 34/211/66 Ata Mohd Vs. State	...	Rs. 120 Cr. M.	...	9.3.66	...
303.	Cr. M. 665/66 Haji Ahmad Vs. State	...	Rs. 120 Cr. M.	...	...	...
304.	Cr. M. 377/66 Mohd Boota Vs. State	...	Rs. 120 Cr. M.	...	5.4.66	...
305.	Cr. M. 350/96 Mohd Rafiq Vs. State	...	Rs. 120 Cr. M.	Dismissed	..	...
306.	Cr. M. 401/66 Hafiz Ullah Vs. State	...	Rs. 120 Cr. M.	..	6.4.66	—
307.	Cr, M. 292/66 Sultan Vs. State	...	Rs. 120 Cr. M.	...	7.4.66	...
308.	Cr. M. 32/66 Rashida Vs. State	...	Rs. 120 Cr. M.	...	8.4.66	—
309.	W. P. 1711/65 Mohd Shafi Vs. Govt. Pak	...	Rs. 100	Stay cancelled	6.4.66	...
310.	W. P. 1742/65 Ibrahim Vs. Govt. W. Pak	...	Rs. 100	...	...	...

311.	W. P. 1743/66 Khuda Bux Vs. State.	...	Rs. 100		...	...	...
312.	Cr. M. 542/66 Rahmat Khan Vs. State.	...	Rs. 120	Cr. M.	Accepted	11.4.66	...
313.	Cr. M. 559/66 Mohd Ishaq Vs. State.	...	Rs. 120	Cr. M.	Dismissed	12.4.66	..
314.	Cr. M. 476/66 Mst. Majidan Bibi Vs. State.	...	Rs. 120	Cr. M.	Dismissed	8.3.66	...
315.	Cr. Mis : 494/66 Zaffar Ali Vs. State.	...	Rs. 120	Cr. M:	Accepted	22.5.66	...
316.	C. A. Noes 5-Dto Regarding Basic Democracies etc 17-D of 1966	Supr. Court.	Rs. 780		Appel accepted (at Dacca)	10.5.66	..

LIST OF CASES CONDUCTED BY THE ADDL: ADVOCATE GENERAL, WEST PAKISTAN, KARACHI, DURING THE PERIOD FROM 1-7-66 TO 30-6-66.

S. No.	Title of the Case	Court in which the case was conducted.	Fees paid by the Govt.	Decision alongwith date of decision	Date of payment of fees to the Addl: Advocate-General
1	2	3	4	5	6
1.	M. A. No. 212/228/65 in Crl. R.A. No. 264/65	N. K. Jatoi Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Dismissed on 5-7-65.	9.9.65
2.	Crl. Acq. No. 134/64 order on office Ref.	State Versus Mohd Hassan Siddiqui. ...	Rs. 120/-	Order passed on office Ref. for service on Respdt.	...
3.	C.R.M.A. No. 238/65	Shaddan Vs. State ...	Rs. 120/-	Bail granted on 7-7-65.	...
4.	C.R.M.A. No. 221/65	Mohd Nawaz Brohi Vs. The State. ...	...	Adjourned	...
5.	Crl. M.A. No. 241/65 in Crl. R.A. No. 261/65	Nawabzada Nasrullah Khan Vs. The State. ...	...	Adjourned	...

6.	Conf. Case No. 62/64	Dinoo Vs. State.	...	Rs. 120/-	Death sentence confirmed on 16-7-65.	9.9.65
7.	Crl. Bail Appln. No. 282/65-	Shadu & anor. Vs. The State.	...	...	Bail granted 8.7.65	
8.	Cr. M.A. No. 241/65 in Crl. Rev. No. 261/65	Nawabzada Nasrullah Khan Vs. The State.	..	Rs. 120/-	Appln. allowed on 9.7.65.	...
9.	Crl. Tr. Appln. 236/65	Syed Ghulam Ali Shah Vs. State.	...	...	Adjourned.	
10.	Crl. Bail Appln. No. 285/65	Mohd Yousuf Vs. The State.	...	Rs. 120/-	Bail appln. rejected on 14.7.65.	—
11.	Crl. Appeal 4/64/ Crl. Ref. 82/64	Lal Khan & anor. Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 15.7.65.	...
12.	Crl. M.A. No. 244/65 Crl. A. No. 216/65.	Saleh Mohd Vs. State.	—	Rs. 120/-	Bail granted on 16.7.65	...
13.	Crl. Misc. No. 221/65 in Crl. Rev. 271/65	Mohd Nawaz Brohi Vs. Mohd Bux Khoso and State.	...	Rs. 120/-	Appln. dismissed on 28.7.65	...
14.	Crl. Bail Appln. 294/65	Islam and Ors. Versus The State.	...	Rs. 120/-	Bail granted on 21.7.65	...

1	2	3		4	5	6	7
15.	Crl. Bail Appln 295/65	Jhandoo & Ors. Vs. State.	...	Rs. 120/-	Bail granted on 22.7.65		9.9.65
16.	Crl. M.A. 265/65 —	Shah Ali Vs. State.	...	Rs. 120/-	Bail refused on 23.7.65		...
17.	Conf. Case 41/64 —	Swalah Vs. State.	...	...	Adjourned		...
18.	Crl. M.A. 239/65 in Crl. Bail. App. 127/65	Kassim Qasarqandi	...	Rs. 120/-	Dismissed on 30.7.65		...
19.	Crl. Ref. 246/65	State Vs. Mohd Ashraf.	...	...	Ref. returned on 26.7.65		...
20.	Crl. Ref. 171/65	State Vs. Sultan & Ors.	...	...	Adjourned on 26.7.65		...
21.	Crl. Ref. 108/65	State Vs. Gammi & anor.	...	...	...		...
22.	Crl. Ref. 51/65	State Vs. Sh. Gulzar Ahmad.	...	Rs. 120/-	Accepted on 27.7.65.		...
23.	Crl. Ref. 43/65	State Vs. Sher Afzal.	...	...	...		-
24.	Crl. Acq. Appeal 15/64-	A.A.G. Vs. Bashir Ahmad.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 28.7.65		...

25.	Crl. M.A. No. 254/65 in Allauddin Vs. State. Cr.A. No. 198/65	...	Rs. 120/-	Dismissed on 29.7.65	9.9.65
26.	Crl. Appeal 338/63 Mohd Yousuf Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 30.7.65	...
27.	Crl. Rev. 5/64 — State Vs. Nasir Ahmed Humayun.	... @ Quetta.	Rs. 120/-	Part Heard on 9.8.65	23.10.65
28.	Crl. Rev. 5/64 — State Vs. Nasir Ahmed Humayun.	... @ Quetta.	Rs. 120/-	Part Heard on 9.8.65	...
29.	Crl. Appeal 3/64 — Mohd Sharif.	...	...	...	...
30.	Crl. Misc. No. 20/65 — Abdul Khaliq Vs. in W. P. No. 22/65. Asstt. Commissioner.	...	Rs. 100/-	Allowed on 10.8.65	..
31.	Crl. Misc. No. 26/65 — Arzi @ Arz Mohd Vs. in W.P. No. 57/65 — Mohd Bakhsh & Ors.	...	Rs. 100/-	Rejected on 12.8.65	...
32.	Crl. Rev. No. 5/64 — State Vs. Nasiruddin Humayun.	...	Rs. 120/-	Part Heard on 10.8.65	...
33.	Crl. Appeal No. 3/64 Mohd Sharif Vs. State.	...	...	...	...
34.	Crl. Rev. No. 5/64 — State Versus Nasiruddin Humayun.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 11.8.65	...

1	2	3	4	5	6
35.	Crl. M.A. No. 267/65 in Crl. Tr. No. 314/75 — Soomar Shah Vs. State.	...	Rs. 120/-	Bail granted on 16.8.65	23.10.65
36.	Crl. M.A. No. 322/65 — Pir Shah Mardan Shah Versus The State.	...	Rs. 120/-	Argued on 17.8.65	...
37.	Crl. M.A. No. 320/65 Haji Khan Vs. State.	...	Rs. 120/-	Allowed on 19.8.65	...
38.	Crl. M.A. No. 276/65 — State Vs. Attaullah Khan Mengal.	...	Rs. 120/-	Allowed on 23.8.65	..
39.	Profession Misconduct against an Advocate.	.. ..	Rs. ..	Argued on 23.8.65	...
40.	Crl. M. A. No. 316/65 — Illahi & Ors. Vs. State.	..	Rs. 120/-	Dismissed on 30.8.65	...
41.	Crl. M.A. No. 322/65 Pir Shah Mardan Shah Vs. The State.	...	..	Allowed on 31.8.65	..
42.	Crl. Bail Appln. 323/65 — Qazi S. Irshad Ali Vs. The State.	—	...	Dismissed on 30.8.65	...

43.	Crl. M. A. No. 289/65 Gul Hassan Vs. State. in Con. Case No. 64/64	...	Rs. 120/-	Granted on 2.9.65	23.10.65
44.	Crl. M.A. No. -/65 — Sillu & anor. Vs. State.	...	...	Adjourned	...
45.	Conf. Case No. 64/64 — Gul Hassan Vs. Sta.e.	...	Rs. 120/-	death confirmed 22.10.65	...
46.	Crl. Rev. No. 292/65 — State Vs. Fateh Md. & Ors.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 18.10.65	...
47.	Crl. Bail No. 355/55 — Abdul Ghafoor. Vs. The State.	...	Rs. 120/-	Bail refused on 9.9.65	...
48.	Crl. M.A. No. 441/65 in Ghulam Rasool Vs. Crl. Appeal No. 360/65 The State.	...	Rs. 120/-	,, ,, ,, 8.12.65	19.1.66
49.	Crl. Tr. Appln. No. 514/65 — Mst. Amna Bai & Ors. Vs. State	..	Rs. 120/-	Dismissed on 17.1.66	...
50.	Clr. A. No. 522/65 — A Rehman Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 13.12.66	...
51.	Conf. Case No. 19/65 — Mahiwal Vs. State.	...	Rs. 120/-	Death confirmed 22.12.65	...
52.	Crl. A. No.K-5/65 — Abdul Hannan Vs State.	Supr. Court.	Rs. 300/-	Dismissed on 16.12.65	11.7.66
53.	Crl. Bail Appln. 556/65 — A. Aziz Vs. Ssate.	High Court.	Rs. 120/-	Dismissed on 20.12.65	...

1	2	3	4	5	6
54.	Crl. Tr. Appln. 520/65 — State.	Ghufranuddin Vs. ...	Rs. 120/-	Part Heard on 22.12.65	19.1.66
55.	Crl. Rev. No. 574/65 —	State Vs. Abdul Kader. ...	Rs. 120/-	Allowed on 21.2.66	...
56.	Crl. M.A. No. 479/65 —	Mian Nisar Ahmad. Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Bail granted on 27.12.65	...
57.	Crl. Appeal No. K-7/65- Qaim Din Vs. The State.	Supr. Court.	Rs. 300/-	Dismissed on 17.12.65	11.7.66
58.	Crl. Misc. No. 566/65 — D.M. Hyderabad	Sher Alam Vs. High Court.	Rs. 120/-	Dismissed on 11.1.66	22.2.66
59.	———do———	...	Rs. 120/-	—do—	...
60.	Crl. Bail Appln. 1/66 —	Mohd Juman Vs. State. ...	Rs. 120/-	Dismissed on 15.1.66	...
61.	Crl. Misc. 4/66 — in Crl. Appeal 1/66.	Raza Mohd Vs. State ...	Rs. 120/-	Rejected on 13.1.66	—
62.	Crl. Misc. 10/66 in Crl. Appeal 3/66	Bakhshal Vs. State. ...	Rs. 120/-	Dismissd 12.1.66	...
63.	Crl. Tr. Appln. 542/65 —	Bhajan Mal Vs. State ...	Rs. 120/-	Partly allowed on 17.1.66	...

64.	Crl Bail Appln. No. 7/66 — Mohd Usman Vs. State.	...	Rs. 120/-	Reserved ers on 19.1.66	22.2.66
65.	Crl. M.A. No. 17/66 in Cr. A. No. 5/66 Mohd Akbar Khan Bugti Vs. The State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 20.1.66	...
66.	Conf. Case No.12/65 — Ali Hassan Vs. State.	...	Rs. 120/-	Death confirme on 2.2.66	...
67.	Crl. M. A. No. 4/66 — Gamno & Ors. Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 27.1.66	...
68.	Crl. M-A. No. 40/66 — Mohd Hassan & Ors. in Crl. A. No. 15-17/66. Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissedon 31.1.66	...
69.	Crl. Bail Appln. No. 6/66 — A. Aziz Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 2.2.66	30.3.66
70.	Crl. Bail Appln No. 7/66 — Shhazada Khan & Ors. Vs. The State	...	Rs. 120/-	Dismissed on 3.2.66	..
71.	Crl. Ref. 4/66 — State Vs. Mohd Yousuf.		...	Rejected on 3.2.66	..
72.	Crl. Rev. Appln. No, 190/65 — A. Wahab Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 4.2.66	...
73.	Crl. M.A. No. 51/66 Mohd Yousuf Vs. State.	...	Rs. 120/-	Bail granted on 8.2.66	...
74.	Crl. M.A. No. 50/66 — Ramzan Vs. State.	...	...	Dismissed on 10.2.66	...
75.	Crl. Appeal No. 217/63 — Joseph Francisco Fernandes Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on 10.2.66	...

1	2	3	4	5	6
76.	Crl. Appeal 459/63 — Ali Mohd Vs. State. ...	Rs. 120/-	Dismissed on	15.2.66	30.3.66
77.	Crl. Bail Appln. No. 12/66 — Shabbir Ahmed Khan Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Argued on	26.2.66	(P.H.) ...
78.	Crl. Appeal No. 71/64 — Abdul Haque Vs. State. ...	Rs. 120/-	Dismissed [redacted]	18.2.66	...
79.	Crl. Bail Appln. 12/66 — Shabbir Ahmed Khan Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Granted on	21.2.66	...
80.	Crl. Rev. Appln. 574/65 — State Vs. Abdul Qadir. ...	...	Allowed on	21.2.66	..
81.	Crl. Bail Appln. No. Q/66 — Syed Anwar Hussain Shah Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Granted on	23.2.66	..
82.	Crl. Acq. Appeal No. 55/65 — State Vs. Noor Mohd. ...	Rs. 120/-	Dismissed on	25.2.66	...
83.	Crl. M.A. No. 64/66 — Jiandas Vs. State. ...	Rs. 120/-	Granted on	28.2.66	...
84.	Crl. M.A. No. 72/66 — Mian Mohd Vs. State. ...	Rs. 120/-	,, ,,	1.3.65	16.5.66

85.	Crl. Bail Appln. 26/66 — Mubarak Ali Vs. The State.	...	Rs. 120/-	Dismissed on (P.H) on	25.3.66 7.3.66	16.5.66	
86.	Crl. M.A. No. 5/66 — State Vs. Mohd Ibrahim.	...	...	Argued on & dismissed on	25.3.66 6.4.66	--	
87.	Crl. Misc. 8/66 State Vs. Mohd Ibrahim.	...	...	--	...	...	
88.	Crl. Misc. 20/66 — State Vs. Mohd Ibrahim.	...	Rs. 120/-	..	...	...	
89.	Crl. M.A. 83/66 — Abdul Hakim Vs. State.	...	Rs. 120/-	Bail granted on	9.3.66	...	
90.	Crl. Bail Appln. 29/66 — Gamno & Ors. Vs. State.	...	Rs. 120/-	Dismissed ,,	11.3.66	—	
91.	Crl. M.A. No. 90/66 Karim Bux V. State.	...	...	Dismissed on	14.3.66	...	
92	Crl. Bail Appln. 31/66 — Pir Bux Vs. State.	...	Rs. 120/-	,, ,,	14.3.66	...	
93.	Crl. Bail Appln. 32/66 Gul Mohd Vs. State.	..	Rs. 120/-	Rejected on	21.3.60	...	
94.	Crl. Bail Appln. 26/66 Mubarak & Ors. Vs. State.	..	Rs. 120/-	Dismissed on	25.3.66	..	
95.	Crl. Appeal No. K-14/65 — Nek Mohd Vs. State.	Supr.	Rs. 300/-	,, ,,	30.3.66	11.7.66	
96.	Crl. Appeal No. K-59/65 — State Vs. Mohd Hussain.	Court —	Rs. 300/-	Leave granted on	21.3.66	...	

1	2	3	4	5	6
97.	Crl. Appeal No. K-18/65 — Mohd Khan Vs. State.	... Rs. 300/-	Allowed on 18.3.66		11.7.66
98.	Crl. Misc. 714/66 — Humayun Vs. The State.	High Court Lhr. Rs. 120/-			16.5.66
99.	Crl. Bail Appln. 36/66 — Amin Badshah Vs. State.	High Court Kar: Rs. 120/-	Allowed on	4.4.66	9.8.66
100.	Crl. Bail. Appln. 121/66 — Mohd Babar Vs. State.	... Rs. 120/-	,, ,,	6.4.66	...
101.	Crl. Bail Appln. No. 105/66 A. Rauf Vs. The State.	.. Rs. 120/-	Argued on	11.4.66 (PH)	...
102.	Crl. Misc. No. 126/66 — Sher Wali & anor. Vs. State.	... Rs. 120/-			...
103.	Crl. Ref. No. 480/65 — State Vs. Hakimuddin & anor.	.. ..	Allowed on	18.4.66	...
104.	Crl. M.A. No. 128/66 Abdul Rashid Vs. State.	... Rs. 120/-	Adj	,,	...
105.	Conf. Case No. 70/65 — Ishaque Kerano Vs. State.	... Rs. 120/-	Dismissed on	20.4.66	..
106.	Crl. Ref. No. 65/66 — State Vs. Dr. Abdul Fateh Ursani.	— Rs. 120/-	Admitted on	22.4.66	...

107.	Crl. Rev. No. 22/66 — Bahadur Khan Vs. State. ...	Rs. 120/-	Allowed on	22.4.66	9.8.66
108.	Crl. M.A. No. 105/66 in Crl. A. No. 55/66 A. Rauf Vs. State. ...	...	Dismissed on	25.4.66	...
109.	Crl. Misc. Appln. 151/66 — Ali Shah Vs. State. ...	Rs. 120/-	Bail granted	27.4.66	...
110.	Crl. Misc. Appln. No. 128/66 — Abdul Rashid Vs. State. ...	Rs. 120/-	rejected	28.4.66	..
111.	Crl. Appeal No. 321/63 — Umed Khan Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Dismissed on	29.4.66	...
112.	Crl. Misc. Appln. 45/66 Inayat Ali Vs. The State. ..	Rs. 120/-	Dismissed on	30.4.66	...
113.	Crl. Acq. Appeal No. 121/66 — State Vs. Syed Musawwar Shah. ...	Rs. 120/-	Admitted	3.5.66	...
114.	Crl. M.A. No. 159/66 — Mst. Rabia Begum Vs. State. ...	Rs. 120/-	Bail granted	4.5.66	..
115.	Crl. M. A. No. 162/66 — Sher Muhammad Vs. State. ...	Rs. 120/-	---		---
116.	Crl. Tr. No. 520/65 — Ghazanfaruddin Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Allowed	9.5.66	...
117.	Crl. Bail Appln. No. 152/66 — Tillo & Ors. Vs. State. -	Rs. 120/-	Dismissed	10.5.66	...

1	2	3	4	5	6
118.	Crl. M.A. No. 337/65 — Master Md. Ibrahim & anr. Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Dismissed	11.5.66	..
119.	Crl. Rev. No. 472/64 — Malik Md. Bashir Vs. State. ...	...	,,	12.5.66	9.8.66
120.	Crl. Rev. No. 555/64 — Abdul Salam Vs. State. ...	Rs. 120/-	—do—		...
121.	Crl. Bail Appln. No. 51/66 — Murid & Ors. Vs. State. ...	Rs. 120/-	Granted	21.5.66	...
122.	Crl. Rev. No. 509/64 Walidino Vs. State.	Rs. 120/-	Dismissed	24.5.66	...
123.	Crl. Appeal No. 390/63 — Mohabat Khan Vs. State. ...	Rs. 120/-	,, ,,	30.5.66	...
124.	Conf. Case No. 75/65 — Pathan Shah Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Death confirmed	3.6.66	...
125.	Crl. Appeal No. 350/63 Sathai Vs. State. ...	Rs. 120/-	Allowed	8.8.66	—
126.	Crl. Bail Appln. No. 50/66 Dadan Vs. State. ..	Rs. 120/-	Rejected	9.6.66	...
127.	Crl. Misc. Appln. No. 200/66 — Behram & Ors, Vs. State. ...	Rs. 120/-	Rejected	10.6.66	..

128.	Crl. Bail Appln. No. 56/66 — Ali Murad Vs. State. ...	Rs. 120/-	B/granted	13.6.66	...
129.	Crl. Appeal No. 224/64 — Jurio Vs. State. ...	Rs. 120/-	————		...
130.	Crl. Bail Appln. No. 63/66 — Barkat & Ors. Vs. State. ...	Rs. 120/-	B/Dismissed	17.6.66	...
131.	Crl. Tran. Appln. 50/66 — State Vs. Mohd Hassan. ...	Rs. 120/-	Transferred	20.6.66	...
132.	Conf. Case 60/65 — Mohd Ismail Vs. State. ...	Rs. 120/-	Death Confirmed	27.6.66	...
133.	Crl. M.A. No. 55/66 — Sher & Ors. Vs. State. ...	Rs. 120/-	Rejected	22.6.66	...
134.	Crl. M.A. No. 186/66 — Ibrahim Vs. The State. ...	Rs. 120/-	Granted	24.6.66	...
135.	Crl. M.A. No. 65/66 Mohd Khan & Ors. Vs. State. ...	Rs. 120/-	Rejected	25.6.66	...
136.	Crl. Bail Appln. No. 70/66 — Abdul Rehman Vs. State. ..	Rs. 120/-	Bail gtd.	27.6.66	...
137.	Crl. Misc. A. No. 227/66 — Muhammad Yakub Vs. State. ...	Rs. 120/-	B/granted	29.6.66	...
138.	Crl. M.A. No. 203/66 — Farooque Alam Vs. State. ...	Rs. 120-00	Dismissed	30.6.66	...

LIST OF WRIT-PETITIONS CONDUCTED BY THE ADDL: ADVOCATE GENERAL WEST PAKISTAN KARACHI DURING THE PERIOD FROM 1-7-65 TO 30-6-66

No.	Title of case	Court in which the case was conducted.	No. of days case was argued.	Fees paid by the Govt:	Decision along-with date of decision.	Date of payment of fees to the Addl: Advocate-General.
1	2	3	4	5	6	7
1.	M.A. No. 533/65 in W.P. No. 141/65- Fatehuddin Junejo Vs. Prov. of West Pakistan & ors.	High Court	2	Rs. 200-00	Order passed 10.6.65	23.11.65
2.	M.A. No. 561/65 in W.P. No. 482/65 Haji Khan Vs. Election Tribunal.	...	1	Rs. 100-00	Stay granted on 16.7.65	...
3.	W.P. No. 669/64-Syed Baqar Shah Vs. State.	...	1	Rs. 200-00	Allowed on 30.7.65	...

4.	W.P. No. 75/65-M-Ihsan Khan Vs. Govt. of West Pakistan.	High Court at Lahore.	1	Rs. 200-00	Case filed @ Lahore	24.11.65
5.	W.P. No. 14/64-Israil & ors. Vs. Commissioner F.C.R.	High Court at Quetta.	1	Rs. 100-00	Rejected	23.10.65
6.	W.P. No. 30/63-Syed Yousaf & ors. Vs. Govt. of West Pakistan.	...	1	Rs. 100-00	Rejected	—
7.	M.A. No. 692/65 in W.P. No. 386/64-M.M. Yousaf Vs. Govt. of West Pak.	High Court	1	Rs. 100-00	Stay Appln. heard on 31.8.65 & rejected.	—
8.	M.A. No. 689/65 in W.P. No. 387/64-Place Hotle Vs. Govt. of West Pak..	...	1	Rs. 100-00	—do—	—
9.	M.A. No. 696/65 in W.P. No. 388/64-Taj Hotle Vs. Govt. of West Pak.	...	1	Rs. 100-00	—do—	—
10.	M.A. No. 694/65-in W.P. No. 389/64-Central Hotle Vs. Govt. of W.P.	...	1	Rs. 100-00	—do—	—
11.	M.A. No. 688/65 in W.P. No. 407/64-Syed Arif Raza Vs. Govt. of West Pak.	...	1	Rs. 100-00	—do—	—
12.	W.P. No. 245/61-Fakir Bux Vs. Asstt: Political Agent.	...	2	Rs. 200-00	Dismissed on 6.9.65	—

1	2	3	4	5	6	7
13.	W.P. No. 301/61-Fakir Bux Vs. A.P.P.A.	... 2	Rs. 200-00	Dismissed on	6.9.65	23.10.65
14.	W.P. No. 591/64-Lemo Vs. Commissioner & ors.	... 1	Rs. 100-00	Dismissed on	9.9.65	—
15.	M.A. No. 1020/65-in W.P. No. 831/65 Mohd. Rafi Vs. Director Excise & Taxation.	... 1	Rs. 100-00	Stay appln. heard on	14.12.65	15.1.66
16.	M. A. No. 417/65-in W. P. No. 168/65-Jan Mohd. Vs. Board of Revenue.	... 1	Rs. 100-00	Order passed on M.A. on 17.12.65 Intervenor joined.		—
17.	M.A. No. No. 195/65 in W.P. No. 146/65-Shafi Mohd. Vs. Commissioner Hyderabad.	... 1	Rs. 100-00	Stay application rejected on	17.12.65	—
18.	M.A. No. 115/65 in W.P. No. 404/65-Wali Mohd Vs. Commissioner Hyderabad.	... 1	Rs. 100-00	—do—		—
19.	M.A. No. 516/65 in W.P. No. 405/65-Umer Din Vs. Commissioner Hyderabad.	... 1	Rs. 100-00	—do—		—
20.	W.P. No. 824/62-A. Ghafoor Vs. Commissioner Hyderabad.	... 1	Rs. 100-00	Dismissed on	22.12.65	—
21.	M.A. No. 575/65-in W.P. No. 248/63-Rahim Bux Vs. Govt. of West Pakistan	... 1	Rs. 100-00	Stay Appln. Dismissed on	4.1.66	22.2.66

22.	W.P. No. Q/65-A.D. Marker Vs. Govt. of W.P. ..	1	Rs. 100-00	Stay Appln. granted	4.1.66	22.2.66
23.	M.A. No. 1068/65-in W.P. No. 567/65-Bachoo Vs. Commissioner Hyderabad. ...	1	Rs. 200-00	Dismissed no	11.1.66	—
24.	W.P. No. 364/65-Pitambar Das Vs. Election authorities. ...	1	Rs. 200-00	Allowed on	12.1.66	—
25.	M.A. No. 1080/65-in W.P. No. 884/65 Narain Das. Vs. City Dy. Collector. ...	1	Rs. 100-00	Dismissed on	14.1.66	—
26.	W.P. No. 365/65-Haji Mohd Rafiq Vs. Election authority. ...	1	Rs. 100-00	Dismissed on	3.2.66	—
27.	W.P. No. 666/65-Syed Azizuddin Vs. Chairman Municipal Committee Shikarpur & ors. ...	1	Rs. 100-00	Stay Appl. rejected on	17.1.66	—
28.	W.P. No. 34/66-Ikramul Haqu Chowdhury Vs. Govt. of West Pakistan & ors. ...	1	Rs. 100-00	—do—		—
29.	M.A. No. 65/65-in W.P. No. 36/66-Syed Shabbir Ahmed Shah Vs. Govt. of W.P. ...	1	Rs. 100-00	—do—		—
30.	M.A. No. -/66 in W.P. No. 22/66-Capt. Anwar Beg Vs. Govt. of West Pak. ...	1	Rs. 100-00	—do—		—
31.	W.P. No. 30/66-Ghazi Khan Vs. Govt. of W.P. ...	1	Rs. 100-00	Stay Appl. Rejected on	17.1.66	—

1	2	3	4	5	6	7
32.	W.P. No. 31/66-Dur Mohd. Vs. Govt. of W.P.	... 1	Rs. 100-00	—do—		22.2.66
33.	W.P. No. 33/66-Ali Nawaz Khan Vs. Govt. of W.P.	... 1	Rs. 100-00	—do—		22.2.66
34.	W.P. No. 35/66-M.A. 63/66-Abdul Hakim Vs. Govt. W.P.	... 1	Rs. 100-00	—do—		22.2.66
35.	W.P. No. 573/65-Syed Nazir Ahmed Shah Vs. Addl. Commr. Hyderabad.	... 1	Rs. 100-00	—do—		22.2.66
36.	W.P. No. 605/65-Haji Khan Vs. Addl: Commr. Hyd.	... 1	Rs. 100-00	Dismissed on	18.1.66	22.2 66
37.	W.P. No. 608/65-Karim Bux Vs. D.C. Thatta.	... 1	Rs. 100-00	—do—		22.2.66
38.	W.P. No. 881/64-Mohd. Tufail Vs. Returning officer & ors.	... 1	Rs. 200-00	Part Heard on	1.2.66	30.3.66
39.	Stay Appln. in Petition No. 59/66-Abid Ali Mirza Vs. D.M. Karachi.	... 2	Rs. 200-00	Stay Appln. allowed on	9.3.66	30.3.66
40.	Stay Appln. in Petition No. 64/66-Malik Mohd. Latif Vs. D.M. Karachi.	... 2	Rs. 200-00	—do—	—	30.3.66

41.	Stay Appln. in W.P. No. 65/66-Nisar Ali Vs. D.M. Karachi.	...	2	Rs. 200-00	—do—	—	30.3.66
42.	Stay Appln. in Petition No. 66/66-Arif Ali Vs. D.M. Karachi.	...	2	Rs. 200-00	—do—	—	30.3.66
43.	Stay Appln. in Petition No. 67/66-Mirza Zafar Ali Vs. D.M. Karachi.	...	2	Rs. 200-00	—do—	—	30.3.66
44.	W.P. No. 106/66-Md. Sidik Vs. D.M. Karachi.	...	1	Rs. 100-00	Stay Appln. rejected	25.2.66	30.3.66
45.	M.A. No. 171/66-in W.P. No. 48/66-Sadruddin Hussain Vs. Presiding Officer.	..	1	Rs. 100-00	Stay Appln. dismissed on	28.2.66	30.3.66
46.	Stay Appln. in W.P. No. 146/66-Scomal Vs. Returning officer.	...	1	Rs. 100-00	Dismissed with costs on	18.3.66	16.5.66
47.	M.A. No. 237/66 in W.P. No. 179/66-Mohd. Amin Vs. Administrator Liaquat Medical College.	...	4	Rs. 400-00	Allowed on	16.5.66	16.5.66
48.	M A. No. 238/66 in W.P. No. 188/65-Lashkar Khan Vs. Administrator Liaquat Medical College.	...	4	Rs. 400-00	—do—	—	16.5.66
49.	M.A. No. 239/66 in W.P. No. 189/66-S.A. Qawi Vs. Administrator Liaquat Medical College.	...	4	Rs. 400-00	—do—	—	16.5.66

1	2	3	4	5	6	7
50.	M.A. No. -/66 in W.P. No. 695/65-Haji-Fazal Illahi Vs. Commr. Karachi.	.. 1	Rs. 100-00	Amendment allpn. allowed on	31.3.66	16.5.66
51.	W.P. No. 59/66-Abid Ali Mirza Vs. Distt : Magistrate, Karachi.	... 4	Rs. 800-00	Allowed on with costs.	28.3.66	16.5.66
52.	W.P. No. 65/66-Nisar Ali Vs. D.M. Karachi.	... 4	Rs. 800-00	—do—	—	16.5.66
53.	W.P. No. 67/66-Mirza Zafar Ali Vs. D.M. Karachi.	... 4	Rs. 800-00	—do—	—	16.5.66
54.	W.P. No. 64/66-Malik Mohd. Latif Vs. D.M. Karachi.	... 4	Rs. 800-00	—do—	—	16.5.66
55.	Writ-petition No. 66/66-Mirza Arif Ali Vs. D.M. Karachi.	... 4	Rs. 800-00	Allowed on	28.3.66	13.6.66
56.	W.P. No.48/66-Sadruddin Hussain Vs. Presiding Officer.	.. 9	Rs. 1800-00	Allowed on	27.6.66	13.6.66
57.	W.P. No. 48/66-Sadruddin Vs. Presiding Officer.	... 2	Rs. 400-00	—do—	—	9.6.66

58.	M.A. No. 188-189/66 in W.P. No. 404/66-Wali Mohd. Vs. Commissioner. Hyd.	... 1	Rs. 100-00	Stay Appln. on	5.4.66	9.8.66
59.	M.A. No. 190-191/66 in W.P. No. 405/66-Umer Din Vs. Commissioner Hyderabad.	... 1	Rs. 100-00	Dismissed with no costs on	6.4.66	9.8.66
60.	W.P. No. 93/66-Hamir Vs. Mir Khan. & ors.	... 1	Rs. 200.00	—do—	...	9.8.66
61.	W.P. No. 561/64-Fazal Hussain Vs. Govt. of West Pakistan.	... 2	Rs. 300-00	Allowed on	30.8.66	27.9.65
62.	W.P. No, 587/64-Mian Abdul Aziz Rahim Vs. Govt. of West Pakistan.	... 2	Rs. 300-00	—do—	...	27.9.66
63.	W.P. No, 735/64-Nawab Khan Vs. Govt, of West Pakistan.	... 2	Rs. 300-00	—do—	...	27.9.66
64.	W.P. No, 15/65-Ghulam Qadir Ghanna Vs. Board of Rev,	... 2	Rs. 300-00	—do—	..	27.9.66
65.	W.P. No. 48/65-Şadruddin Ansari Vs. Presiding officer.	... 4	Rs. 800-00	Allowed on	27.6.66	9.8.66

1	2	3	4	5	6	7
66.	M.A. No. 356/66 in W.P. No. 170/66-P.I.B.C.H. Society Vs. Govt. of West Pakistan.	... 1	Rs. 100-00	Stay appln. heard on	5.5.66	9.8.66
67.	W.P. No. 779/65-Punhoon Vs. Commissioner Khairpur.	... 1	Rs. 100-00	Dismissed with no costs on	11.5.66	9.8.66
68.	W.P. No. 172/66-Ali Nawaz & ors. Vs. Indus River Commissioner (M.A. No. 224/66).	.. 1	Rs. 100-00	Summarily dismissed on	17.5.66	9.8.66
69.	M.A. No. 489/66 in W.P. No. 404/65-Wali Mohd. Vs. Commissioner.	... 1	Rs. 100-00	Stay Appln. adjourned on	20.6.66	8.8.66
70.	M.A. No. 490/66 in W.P. No. 405/65-Umer Din Vs. Commissioner & ors.	... 1	Rs. 100-00	—do—		8.8.66
71.	M.A. No. 311/66-in W.P. No. 405/65-Wali Mohd. Vs. Commissioner.	... 1	Rs. 100-00	Stay Appln. Rejected on	27.6.66	8.8.66
72.	M.A. No. 312/66 in W.P. No. 405/65. Umer Din Vs. Commissioner Hyderabad.	... 1	Rs. 100-00	—do—		8.8.66

73.	M.A. No. 511/66 & 512/66 in W.P. No. 389/66 Watoomal Vs. State.	...	1	Rs. 100-00	Bail Appl. & Stay Appln. heard	29.6.66	8.8.66
74.	W.P. No. 389-/66Watoomal Vs. State.	...	1	Rs. 100-00	Dismissed on	30.6.66	8.8.66
75.	M.A. No. 543/66 in W.P. No. 48/66 Sadruddin Ansari Vs. Presiding officer.	...	1	Rs. 100-00	Appln. for Stay of 27.6.66 Rejected on	1.7.66	8.8.66

LIST OF CIVIL CASES CONDUCTING BY THE ADDL: ADVOCATE GENERAL WEST PAKISTAN KARACHI DURING THE PERIOD FROM 1-7-65 TO 30-6-66

No.	Title of case	Court in which the case was conducted.	No. of days case was argued.	Fees paid by the Govt:	Decision along-with date of decision.	Date of payment of fees to the Addl: Advocate-General.
1	2	3	4	5	6	7
1.	M.A. No. 768/65 in L.P.A. No. 25/64. Province of West Pakistan Vs. Sind purchasing Board.	High Court.	1	Rs. 100-00	Execution state	20.7.65	23.10.65
2.	M.A. No. 837/65-in R.A. No. 89/65 Director Excise and Taxation Vs. Kalimuddin.	...	1	Rs. 100-00	Admitted on	22.7.65	23.10.65

3.	M.A. No. 839-840/65-in R.A. No. 90/65 Director Excise & Taxation Vs S.M. Askari.	...	1	Rs. 100-00	—do—		23.10.65
4.	J.M. No. 67/65-Marine Nuruddin Vs. N.K. Jatoi,	...	1	Rs. 100-00	Ref. returned to D.M. on	26.7.65	23.10.65
5.	R.A. No. 113/65-Iftakhar Ahmed Vs. Govt. of West Pak.	...	1	Rs. 100-00			23.10.65
6.	L.P.A. No. 86/65-Prov. of West Pak. Vs. G.V. Ratanchand.	...	1	Rs. 100-00	Dismissed on	1.9.66	23.10.65
7.	Ist. Appeal No. 48/65-Govt. of West Pak. Vs. Ifsar Suhan Begum.	..	1	Rs. 100.00	Admitted on	2.9.65	23.10.65
8.	2nd, appeal No. 361/64-Haji Mitho Vs. Govt. of West Pak. & ors.	..	2	Rs. 200-00	Dismissed on	14.9.65	23.10.65
9.	M.A. No. 543/65-in 2nd, appeal No. 114/65 Mohd. Yousaf Vs. Govt. of West Pak.	...	1	Rs. 100-00	Injunction appln : dismissed on	7.9.65	23.10.65
10.	M.A. No. 1362/65 in Ist, appeal No. 49/65 Syed Pirandino Shah Vs. Govt. of W.P.	...	1	Rs. 100-00	Stay order Vacated on	13.12.65	19.1.66

1	2	3	4	5	6	7
11.	C.P.L.A. No. K-85/65-Commissioner S. Court. Hydg. Vs. Mohd. & ors.	1	Rs. 300-00			11.7.66
12.	M.A. No. 135/65-Prov. of West Pak. High Court. Vs. Hajl Mitho Khan.	1	Rs. 100-00	Admitted and stay granted on	31.12.65	22.2.66
13.	M.A. No. 26/66 in Civil R.A. No. 89/65 ... Director Excise Vs. Kalimuddin Ansari.	1	Rs. 100-00	Applu : granted rocord call for.		22.2.66
14.	M.A. No. 47/66 in R.A. No. 90/65-Director ... Excise Vs. S.M. Askari.	1	Rs. 100-00	—do—		...
15.	M.A. No. 1266/65 in Ist. appeal No. 57/65 ... Mohd. Hashim Vs. Khudyal & ors.	1	Rs. 100-00	Interim stay vacated on	17.1.66	..
16.	M.A. No. 13/66-Haji Barkutullah Vs. Sher ... Mohd. & ors.	1	Rs. 100-00	Decided on	24.10.66	—
17.	C.P.L.A. No. K-/66-Govt. of West Pak. S. Court & ors. Vs. Karachi Gas Co.	1	Rs. 300-00	Admitted on	16.3.66	2.79.66

18.	L.P.A. No. 185/66-Govt. of West Pak. Vs. Mr. Z.H. Lari.	High Court	1	Rs. 100-00	Admitted on	13.5.66	4.8.66
19.	2nd. Appeal No. 208/66-Govt of West Pak. Vs. Dilshad Ahmed.	...	1	Rs. 100-00	Dismissed on	30.5.66	4.8.66
20.	Civil appeals No. 25 to 29/66-Distt: Magistrate Vs. Abid Ali Mirza & ors.	S. Court	2	Rs. 420-00	Dismissed on	13.4.66	27.9.66
21.	M.A. No. 762/66-in Civil Cevil Revision No. 110/66-Mohd. Umar Vs. Abdul Hakeem & ors.	...	1	Rs. 100-00	Injuction appln. dismissed, and interim stay discharge.		27.9.66

List of cases conducted by the Addl. Advocate-General, in the High Court Bench, Peshawar during 1.7.65 to 30.6.66

S. No.	Title	Fee paid	Decision & date of decision	Date of payment.
1.	C.R. Govt. of W/Pak; Vs. Hazrat Gul	Rs. 200/-	5-7-65 accepted	1-8-65
2.	W.P. No. 68/65 S. Asghar Ali Shah Vs. Govt. of W/Pak:	Rs. 200	7-7-65 accepted	—do—
3.	W.P. No. 190/65 Asghar Shah Vs. State	Rs. 300	—do—	—do—
4.	W.P. No. 61/65 Hamesh Vs. Govt. of W/Pak :	Rs. 300	—do—	—do—
5.	W.P. No. 18/65 Sher Afzal Vs. State	Rs. 200	—do—	—do—
6.	W.P. Bahadur Shah Vs. State	Rs. 400	—do—	—do—
7.	W.P. Jehangir Khan Vs. State	Rs. 500	—do—	—do—
8.	W.P. Zarnosh Vs. State	Rs. 300	—do—	—do—
9.	W.P. Amanullah Vs. State	Rs. 300	—do—	—do—
10.	W.P. Rasul Khan Vs. State	Rs. 400	Rejected 7-7-65	—do—
11.	C.R. Govt. W/Pak. Vs. Nek Nawaz	Rs. 100	Accepted 9-7-65	—do—
12.	W.P. No. 201/64 Ghulam Qasim Vs. State	Rs. 100	—do—	—do—

13.	W.P. Khuda Bakhsh Vs. State	Rs. 500	—do—	—do—
14.	W.P. Sher Mohd Vs. State	Rs. 100	Dismissed 14-7-65	—do—
15.	W.P. Mustiqaim Shah Vs. State	Rs. 100	Accepted 14-7-65	20-8-65
16.	W.P. Inwanuddin Vs. State	Rs. 100	—do—	—do—
17.	W.P. Sher Zaman Vs. State	Rs. 100	Dismissed 15-7-65	—do—
18.	W.P. 230/59 Abdul Latif Vs. State	Rs. 100	Dismissed 20-7-65	—do—
19.	W.P. Sir Anjum Vs. State	Rs. 100	Accepted 26-7-65	21-8-65
20.	W.P. No. 221/63 Sardar Hussain Vs. Govt. of Pak.	Rs. 100	Dismissed 12-8-65	—do—
21.	W.P. 361/63 Alam Sher Vs. State	Rs. 600	—do—	20-8-65
22.	W.P. Qabool Vs. State	Rs. 600	—do—	—do—
23.	W.P. No. 150/63 S. Yahya Shah Vs. Govt. of W/Pak.	Rs. 450	Accepted 1-10-65	1-11-65
24.	W.P. No. 572/64 SK Mohd Islam Vs. Election	Rs. 100	Dismissed 5-10-65	—do—
25.	W.P. No. 44/59 Abdul Latif Vs. State	Rs. 100	—do—	—do—
26.	W.P. No. 21/65 H. Akhtar Khan Vs. R.T.A.	Rs. 100	Accepted 14-10-65	—do—
27.	M.A. No. 68/65 Govt. of W/Pak. Vs. Mohd Khan.	Rs. 100	Rejected 15-10-65	—do—
28.	C.R. No. 88/65 Khaliq Dad Vs. Govt. of W/Pak.	Rs. 100	Dismissed 18-10-65	29-12-65

1	2	3	4	5
29.	W.P. No. 271/65 Eidayatullah Vs. Board of Revenue.	Rs. 200	Referred to Full Bench 25-10-65	—do—
30.	W.P. No. 273/65 Abdul Wahab Vs. Board of Revenue.		—do—	—do—
31.	C.A. No. 14/64 Luqman Vs. PWR	Rs. 100	Dismissed 12-11-65	27-12-65
32.	C.R. No. 5/65 Said Jamil Vs. Evacuee Trust	Rs. 100	Dismissed 15-11-65	—do—
33.	W.P. No. 123/65 Malang Shah Vs. Revenue Board	Rs. 100	Referred to Divisional Bench 16-11-65	—do—
34.	W.P. No. 338/63 H. Umar Gul vs. Govt. W/Pak.	Rs. 400	Dismissed 18-11-65	—do—
35.	W.P. No. 152/63 Amir Badshah Vs. Govt. of W/Pak.	Rs. 400	—do—	—do—
36.	M.A. Pir Chinnar Shah Vs. Govt. of W/Pak.	Rs. 100	Accepted 22-11-65	—do—
37.	C.M. No. 9/65 Habib Khan Vs. Govt. of W/Pak.	Rs. 100	—do—	—do—
38.	C.M. in RFA No. 10/65 H. Allah Khan Vs. Mohd Zaman	Rs. 100	Stay confirmed 23-11-65	—do—
39.	W.P. No. 27/64 Vs. Board of Revenue	Rs. 100	Dismissed 25-11-65	—do—
40.	W.P. Wali Mohd Khan Vs. Deputy Commr. Mardan	Rs. 100	Dismissed 7-12-65	1-6-66
41.	W.P. No. 342/64 Mohd Idris Vs. Police	Rs. 200	Accepted 6-1-66	30-5-66

42.	C.A. 247/59 Saifur Rehman Vs. A.C.I. Peshawar	Rs.	100	Dismissed 10-1-66	—do—
43.	C.A. No. 331/63 Govt. of W/Pak. Vs. Frontier Sugar Mill	Rs.	100	Dismissed 21-2-66	—do—
44.	S.A. No. 159/65 Sardar Mohd Abdullah Vs. Govt. of W/Pak.	Rs.	100	—do—	—do—
45.	C.R. No. 56/65 Govt. of W/Pak. Vs. Atta Mohammad.	Rs.	100	Accepted 14-3-66	—do—
46.	C.A. Govt. of W/Pak. Vs. New Wheat Commission Agency.	Rs.	100	Dimissed 14-4-66	—do—
47.	W.P. No. 55/62 Mohd Yousaf Vs. Govt. of W/Pak.	Rs.	200	Accepted 17-4-66	19-5-66
48.	W.P. No. 296/63 Mohd Mukhtiar Vs. Education Deptt.	Rs.	100	Accepted 17-5-66	—do—
49.	W.P. No. 217/66 Abdul Karim Vs. Deputy Commr. D.I. Khan.	Rs.	300	Dismissed 26-5-66	19-7-66
50.	W.P. H. Abdul Salam Vs. D.C. D.I. Khan	Rs.	300	—do—	—do—
51.	W.P. Abdul Haq Vs. D.C. D.I. Khan	Rs.	300	—do—	—do—
52.	W.P. Zaridad Vs. Commr. Pesh. Division	Rs.	500	Accepted 31-5-66	23-5-66
53.	W.P. Mohd Umar Vs. State	Rs.	500	—do—	—do—
54.	W.P. No. 80/65 Farid Vs. State	Rs.	600	Accepted 7-6-66	23-8-66

1	2	3	4	5
55.	W.P. No. 116/65 Farid Vs. State	Rs. 1000	Accepted 1-6-66	—do—
56.	W.P. Naqib Shah Vs. Commr. P.D.	Rs. 600	—do—	—do—
57.	W.P. Khalifat Shah Vs. Govt. W.P.	Rs. 600	—do—	—do—
58.	W.P. Imranullah Vs. State.	Rs. 600	—do—	—do—
59.	W.P. Khalil ullah Vs. Govt. W.P.	Rs. 600	—do—	—do—
60.	W.P. Shamsul Haq Vs. Govt. W.P.	Rs. 600	—do—	—do—
61.	W.P. Orbal Khan Vs. Commr. P.D.	Rs. 600	—do—	—d o
62.	W.P. Behram Said Vs. Commr. P.D.	Rs. 600	—do—	—do—
63.	W.P. Aslam Vs. Commr. P.D.	Rs. 600	—do—	—do—
64.	W.P. Fazal Rehman Vs. Commr. P.D.	Rs. 600	—do—	—do—
65.	W.P. Amir Nawab Vs. Commr. P.D.	Rs. 600	—do—	—do—
66.	W.P. Gul Parast Vs. Commr. P.D.	Rs. 600	—do—	—do—
67.	W.P. Nazir Gul Vs. Commr. P.D.	Rs. 600	—do—	—do—
68.	W.P. Sohbat Khan Vs. Commr. P.D.	Rs. 700	Dismissed 2-6-66	23-6-66
69.	W.P. Lal Khan Vs. Commr. P.D.	Rs. 700	Accepted 2-6-66	—do—

70.	W.P. Toram Shah Vs. Commr. P.D.	Rs. 700	—do—	—do—
71.	W.P. Sabir Khan Vs. Commr. P.D.	Rs. 800	Dismissed 3-6-66	—do—
72.	W.P. Asmat Shah Vs. Commr. P.D.	Rs. 1000	Dismissed 7-6-66	23-8-66
73.	W.P. Qasim etc. Vs. State	Rs. 1000	Accepted 7-6-66	—do—
74.	Khuda Bakhsh Vs. Govt. W.P.	Rs. 1000	—do—	—do—
75.	W.P.No. 318/65 Mohd Yousaf Vs. Govt. of W/Pak.	Rs. 200	Rejected 8-6-66	—do—
76.	W.P. Daraz Khan Vs. State.	Rs. 100	—do—	—do—
77.	Civil Appeal 204/66 Govt. of W/Pak. Vs. M. Ahmad Nawaz.	Rs. 100	Rejected 9-6-66	19-7-66
78.	C.R. No. 93/64 Govt. of W/Pak. Vs. M. Azmat Hayat.	Rs. 200	Accepted 13-6-66	1-8-66
79.	W.P. Abdul Wahab Vs. Board of Revenue	Rs. 600	Dismissed 15-6-66	—do—
80.	W.P. Zewar Khan Vs. Board of Revenue.	Rs. 600	—do—	—do—
81.	W.P. Abdul Samad Vs. Board of Revenue.	Rs. 600	—do—	—do—
82.	W.P. Hidayatullah Vs. Board of Reuenue.	Rs. 600	—do—	—do—
83.	W.P. M/S Azam Bus Service. Vs. Board of Revenue.	Rs. 600	—do—	—do—

1	2	3	4	5
84.	W.P. Mukarran Khan Vs. State	Rs. 100	Dismissed 20-6-66	—do—
85.	W.P. Ali Khan Vs. State	Rs. 100	—do—	—do—
86.	W.P. Dost Mohd Vs. State	Rs. 100	Accepted 20-6-66	—do—
87.	W.P. Najam Khan Vs. Commr. Peshawar Division.	Rs. 100	—do—	—do—

List of cases conducted by the Add. Advocate-General West Pakistan Peshawar in the Supreme Court of Pakistan at Peshawar during 1.7.1965 to 30.6.1966

Sr. No.	Title	Fees paid by Government	Decision & Date of Decision	Date of payment of fees
1	2	3	4	5
		Rs.		
1.	Cr. P.S.L.A. No. 1-P/65-Sher Anjam Vs. Mir Adat and others.	Rs. 285/-	Dismissed on 24.12.65	(27.1.66)
2:	Cr. P.S.L.A. No. P-8/65 Jehan Khan Vs. Hasham Khan and others.		Dismissed 25.11.1965.	(_ do .)
3.	Cr. P.S.L.A No. P-8/65 Said Kamal Vs. The State.	Rs. 285/-	leave granted 25.11.65	-do-
4.	Cr. P.S.L.A. No. 14-P/65-Umer Shah Vs. The State.		Dismissed 25.11.65	-do-
5	Cr. P.S.L.A. No. 15-P/65-Mohd Qadir Vs. The State.	Rs. 285/-	Dismissed 26.11.65	-do-
6.	Cr. A. No. P-I/65-Sultan Wazir Vs. The State.	Rs. 285/-	leave granted 29.11.65	-do-

APPENDIX

9167

1	2	3	4	5
	7. Cr. A. No. P-S/65-Yaqub Vs. The State.		Dismissed	-do-
	8. Cr. A. No. P-4/65-Faiz Talab Vs. The State.	Rs. 285/-	leave granted 30.11.65	-do-
	9. Cr. A. No. P-2/65 Mohd Afzal Vs. The State.		leave granted 1.12.65	-do-
	10. Cr. A. No. 30/65-Sakhi Mohd Vs. The State.	Rs. 285/-	Dismissed 1.12.65	-do-
	11. Cr. A. No. 5-P/65-Mohd Noor Vs. The State.	Rs. 285/-	leave granted 2.12.1965	-do-

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 7074)

Serial No.	Name of the scheme	Estimated cost	Up-to-date progress (31st March 1967)
1	2	3	4
	PESHAWAR DIVISION	Rs.	
1	Upgrading of 15 Middle Schools to High Standard and construction of additional rooms.	8,25,000	(1) Government School, Badragga, completed. (2) Sadda 75% completed. (3) To taken upto plinth level completed. (4) Kirman. Work recently started. (5) Gandaf. Upto plinth level completed.
2	Upgrading of 40 Primary Schools to Middle Standard and construction of additional rooms.	10,00,000	Work recently started on Middle Dheri Dheri-Alla-Dand (Malakand) and, Mikizai (Kurram).
3	Construction of two Technical Work shops at Parachinar and Dargai.	1,22,000	Nil.

1	2	3	4
4	Construction of Government Training School, Jamrud.	2,65,000	Nil.
5	Extension of Building for High School at Betkhela	... 1,35,000	Completed.
6	Opening and construction of 100 Primary Schools	... 15,00,000	Work completed on Primary School, Mingak (Kurram) and Ekkaghund (Mohmand). Five other Primary Schools are under construction.
7	Opening of Vocational school at Chakdara.	... 7,50,000	Scheme is under preparation.
8	Opening and construction of two Intermediate Colleges.	9,78,000	Nil.
9	Construction of Hostel and compound wall for Government High School, Parachinar.	60,000	Scheme is under preparation.
10	Provision of Playground	... 1,10,000	Ditto.
11	Construction of residential accomodadation for the staff of Educatiom Department.	3,00,000	Ditto.
12	Award of scholarships	... 50,00,000	Scholarships to the tune of Rs. 17,82,000 has been awarded.

Serial No.	Name of the scheme	Amount allocated during the Plan	Target achieved and amount spent so ar
1	2	3	4
	D.I. KHAN DIVISION	(Rs. in lacs)	
1	Award of scholarships to tribal students of F.R. and Agencies D.I. Khan Division.	25.00	Rs. 8.44 lacs have been paid to the students so far. During the current financial Rs. 4.22 are to be spent while the said amount is proposed to be increased to the tune of Rs. 8.49 lac per annum.
2	Construction of school building and hostel at Ladh ...	2.47	99 per cent has been completed and Rs. 2.44 lacs have been spent so far.
3	Government Intermediate College, Miranshah (North Waziristan).	6.00	Rs. 0.915 lac have been provided during 1966-67 for starting the work on construction of Government Intermediate College, Miranshah.
4	Construction of 30 Primary Schools in F.R. and Agencies of Peshawar and D.I. Khan Division.	4.50	Out of 30 schools, 18 are to be constructed in D.I. Khan F.R. and Agencies. Six schools building out of 12 have

1	2	3	4
			already been completed and the remaining school buildings are to be constructed in the near future.
5	Upgrading of 18 Primary/Lower Middle school to Middle status and construction of additional rooms.	18.10	So far six Primary/Lower Middle schools have been upgraded and the work on construction of additional rooms of the six schools buildings will be completed during the current financial year.
6	Upgrading of 6 Middle schools to High status and construction of additional rooms.	2.88	One Middle school has been upgraded already and the remaining 5 schools are to be upgraded and additional rooms constructed during the next two years of the plan period.
7	Opening and construction of 50 Primary schools in F.R. and Agencies of D.I. Khan Division.	7.50	Eleven Primary schools have so far been opened and buildings for the schools are being constructed. The work is being speeded up and the remaining work will be completed during

			the next two years of the plan period.
8	Construction of new building for Government High School, Kanigurram and Jandola.	3.00	Work on the implementation of the scheme will be started as soon as the scheme is approved by the Government.
9	Construction of building for Government Middle School, Kaza Kach (D.I. Khan F.R.)	0.65	The work will be strated as soon as administrative approval is received and funds provided.
10	Construction of Hostels for Middle Schools. Kaza Kach and Government High School, Hurmaz.	10.00	ditto.

APPENDIX V

(Ref : Starred Question No. 7411)

ORDER SHEET OF THE COURT

State *vs.* Ghulam Muhammad Khan Leghari under section 16 of the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960.

Challan was produced on 14th October 1965. The Presiding Officer has been transferred. To come up on 28th October 1965.

28th October 1965 ... The accused be summoned for 13th November 1965.

13th November 1965 ... The accused is still absent. To come up on 27th November 1965.

27th November 1965 ... The accused is absent. To come up on 13th December 1965.

13th December 1965 ... The accused is not present. Warrant has not been received. To come up on 28th December 1965.

28th December 1965 ... Ghulam Muhammad, accused is present on bail. Evidence be summoned for 29th January 1966.

29th January 1966 — The accused is not present. His counsel has made an application that the accused is to appear in court at Tando Adam on that date in a criminal case. The Presiding

Officer has been transferred. To come up on 8th February 1966 for proper orders.

8th February 1966 — The accused is not present. His telegram is received that he is ill. To come on 9th March 1966.

9th March 1966 — The accused is present on bail. The Presiding Officer has not arrived. To come up on 24th March 1966.

24th March 1966 — The accused is absent. To come up on 9th April 1966.

9th April 1965 — The accused is not present. To come up on 19th April 1966.

19th April 1966 — The accused is not present. To come up on 13th May 1966.

13th May 1966 — The accused is absent. To be summoned for 2nd June 1966.

2nd June 1966 — The accused is absent. To be summoned through a warrant of arrest for 21st June 1966.

21st June 1966 — The accused is present with his counsel. Evidence be summoned for 19th July 1966.

19th July 1966 — The accused is present. No witnesses present. Evidence be summoned for 23rd August 1966. A. S.-I. Sultan Ahmad of Special Branch has come up.

23rd August 1966 — The accused is present. Presiding Officer has been transferred. To come up on 30th September 1966.

30th September 1966 — The accused is absent. A telegram has been received that he is ill. To come up on 24th October 1966.

24th October 1966 — The accused is present. Prosecution Evidence to be summoned for 29th November 1966.

29th November 1966 — The accused is absent. A certificate has been received that he is unable to attend. A. S.-I. Sultan Ahmad and A. S.-I. Nazar Hussain are present. To come up on 29th December 1966, for proper orders.

29th December 1966 — The accused is present. Prosecution witnesses to be summoned for 6th February 1967.

6th February 1967 — The accused is absent. A telegram has been received that on account of Railway Strike he could not come. To come up on 20th February 1967.

20th February 1967 — The accused is absent. To be summoned for 28th March 1967.

28th March 1967 — The accused is present. Evidence to be summoned for 24th April 1967.

24th April 1967 — The accused is present. Prosecution witnesses seven in number are present. To come up on 29th May 1967.

29th May 1967 — The accused is absent. To come up on 20th June 1967.

20th June 1967 — The accused is absent. His counsel has produced a telegram. To come up on 25th July 1967.

APPENDIX VI

(Ref : Starred Question No. 7582)

Statement Showing Petrol Consumed and Mileage Covered by vehicle No. LEB-5147 during the period from June 1, 1966 to May 31, 1967

Months		*Petrol*	*Mileage*
June, 1966	...	39	606
July, 1966	...	48½	797
August, 1966	...	31	483
September, 1966	...	25	417
October, 1966	...	30	506
November, 1966	...	39	697
December, 1966	...	17½	309
January, 1967	...	37	582
February, 1967	...	32½	557
March, 1967	...	56	892
April, 1967	...	35½	578
May, 1967	...	26	442

Statement Showing the Petrol Consumed and Mileage Covered by Vehicle No. PR-5147 During the period from June 1, 1966 to MAY 31, 1967

Months		*Petrol*	*Mileage*
June, 1966	...	22	395
July, 1966	..	10	200
August, 1966	...	25	463
September, 1966	..	30	614
October, 1966	..	34	604
November, 1966	...	19	377
December, 1966	...	51	879
January, 1967	...	30	610
February, 1967	...	28	572
March, 1967	...	57	1138
April, 1967	..	70	1662
May, 1967	...	75	1473

Statement Showing Petrol consumed and Mileage covered by Vehicle No. LEA-9947 during the period from June 1, 1966 to May, 31, 1967

Months		*Petrol*	*Mileage*
June, 1966	...	24	481
July, 1966	...	36¾	714
Agust, 1966	...	47½	905
September, 1966	...	61½	1145
October, 1966	—	41	814
November, 1966	...	25	508
December, 1966	...	35	703
January, 1967	—	15½	316
February, 1967	...	50	935
March, 1967	...	13½	274
April, 1967	...	23¾	489
May, 1967	...	18½	412

Statement showing the Petrol consumed and Mileage covered by Vehicle No. LE-7731 during the period from June 1, 1966 to May 31, 1967

Months		*Petrol*	*Mileage*
June, 1966	...	53	810

This vehicle is not in proper working order and is off the road since July, 1966. The case of its condemnation is under consideration of the Government.

Statement showing the repair Charges of Government Vehicle No. LEB 5147, from June 1966 to May 1967

Month	Name of Workshop	Amount	Total amount spent during the month
		Rs.	
June 1966	Abdul Aziz Vulcanizer,	1·50	
June 1966	Khan Autos Stores	5·00	6·50
August 1966	Omnibus Service	5·00	
August 1966	Malik Brothers	3·00	
August 1966	Eastern Auto Mobiles	325·50	
	Jaffar Autos Works	42·00	375·50
October 1966	Muhammad Yusuf	3·00	
October 1966	Niwaz Electric Works	2·50	
October 1966	Paris Auto Traders	17·00	22·50
November 1966	Paris Auto Traders	3·00	
November 1966	Auto Parts	12.00	
November 1966	Speed works	4·00	19·00
February 1967	Saeed Sultani Autos	142·00	142.00
March 1967	Pak Motor Stores	2·00	
March 1967	Saud Sultani Autos	197 00	199·00
April 1967	Saeed Sultani Autos	18·00	18·00

Statement showing the repair Charges of Government Vehicle No. PR-5147, from June 1966 to May, 1967.

Month	Name of workshop	Amount	Total amount spent during the month
		Rs.	Rs.
June 1966	Ex-M.I.E.W.	5·00	5·00
August 1966	Ashraf Cycle Works	2·00	
August 1966	Jaffar Auto Works	16·00	18·00
October 1966	Saleem Locks	10·50	
October 1966	Jaffar Autos	35·00	45·50
November 1966	Pakistan Garrage	86·75	
November, 1966	Karanwali and Co.	35·00	
November, 1966	Forward Motor Works	28·00	
November, 1966	Haneef Motors	12·00	161·75
December 1966	Shahzad Autos	93·00	
December, 1966	Jaffar Autos	26·00	119·00
January 1967	Jaffar Autos	115·00	115·00
February 1967	Pakistan Garrage	80.00	
February 1967	Shalimar Autos	115.00	
February 1967	Champion Autos	8·00	
February, 1967	Jaffar Autos Works	20·00	

February 1967	M. Siddique and Brothers	138·00	361·00
March 1967	Siraj Wailding Works	3·00	
March 1967	Ali and Sons	8·00	
March 1967	M. Siddique and Sons	32·50	
March 1967	Shah Jamal View	2·00	45·50
April 1967	Saeed Sultani	33·71	
April 1967	Saeed Sultani	191·00	224·72
May 1967	Saeed Sultani	11·00	11·00

Statement showing the repair Chrages of Government Vehicle No. LEA-9947 from June, 1966 to May 1967.

Month	Name of workshop	Amount	Total amount spent during the month
		Rs.	
July 1966	Bonus Service Karachi	22·00	
July 1966	Ghani Nut Ball Makers	6·00	
July 1966	Kohi-Noor Motor Store	4·50	
July 1966	M. Yaqoob Karachi	10 00	42·90
August 1966	Nafees Service Karachi	16·87	
August 1966	Sikandar Auto Mobile	57·00	
August 1966	Anwar Autos	100·00	
August 1966	Sure Battery Service	5·00	
August 1966	Saleem Ahmad Auto Mobile	9·00	
August 1966	Yusuf Ali	4·00	
August 1966	Bashir	1·00	
August 1966	Al-Najam	4·00	
August 1966	Jabbar Engineer Works	10·00	
August 1966	Kohi-noor Motor Store	25·50	232·37
September 1966	Cheap Motor Electric Works	12·50	
September 1966	Anwar Autos	40·00	
September 1966	Kohi Noor Auto Store	7·00	
September 1966	Muhammad Bashir	2·00	

September 1966	Nafees Service	31·50	93·50
October 1966	Anwar Auto Stores	25·00	
October 1966	Nafees Services	79·45	
October 1966	F. Yusuf Ali and Co.	3·00	
October 1966	Fancy Corner	2·00	
October 1966	Siddique	·50	
October 1966	Sikandar Auto Mobile	16·00	126·45
November 1966	Platinum Works	40·00	
November 1966	Mahmud Auto Engineer	15·00	
November 1966	Anwar Auto	28·00	83·00
December 1966	Nafees Service	30·76	
December 1966	Ali Auto Karachi	17·60	
December 1966	Habib Autos	3·00	51·36
January 1967	Nafees Service	31·50	31·50
February 1967	Al-Habib Electric Works	10·00	
February 1967	Nafees Service	31·50	
February 1967	Electric Fan Service	1·50	
February 1967	Anwar Autos	10·00	
February 1967	Da-Wood Autos	10·00	
February 1967	Nafees Service	31·50	85·50
April 1967	Anwar Autos	100·00	100·00

Statement showing the repair Charges of Government Vehicle No. LE-7731, from June 1966 to May 1967.

Month	Name of workshop	Amount	Total amount spent during the month
		Rs.	Rs.
June 1966	Akhar Auto Store	12·37	
June 1966	Iqbal Motors	43·00	55·37

This vehicle is not in proper working order and is off to road since July, 1966. The case of this condemnation is under consideration of the Government.

APPENDIX VII

(Ref : Starred Question No. 7659)

List of 144 Persons to whom the Allotments of Evacuee House Were Made

Serial No.	Name of village	The name and addresses of the allottees
1	2	3
1	Kararíwala Kalan ...	Ramzan, son of Muhammad Bux, caste Arain refugees from East Punjab.
2	do ...	Muhammad Yaqub Ali, son of Shahzada, caste Arain refugee from East Punjab.
3	do ...	Allah Ditta, son of Karam Din, caste Tarkhan Local.
4	do ...	Ghulam Muhammad, son of Bassue Khan refugee from J. & K.
5	do ...	Ahmad Din, son of Bassu Khan, refugee from J. & K.
6	do ...	Ghulam Muhammad. son of Muhammad Din, refugee from J. & K.
7	do ...	Muhammad Ghayas, son of Taja, caste Gujjar, Local.

1	2	3
8	do	... Muhammad Asghar, son of Taja, caste Gujjar, Local.
9	do	... Nasir Ahmad minor, son of Bashir Ahmad, Local.
10	do	... Bashir Ahmad Miner, oson f Nazir Ahmad, Local.
11	do	... Muhammad Siddiq, son of Allah Ditta, Local.
12	do	... Muhammad Hussain, son of Roshan Din, refugee from J. & K.
13	do	... Umar Hayat, son of Ghulam Rasul, Local.
14	do	... Mahabat, son of Nazam Din, refugee from J. & K.
15	do	... Lal Khan, son of Mohla, Local.
16	do	... Muhammad Shafi, son of Ahmad Khan Local.
17	do	... Muhammad Akbar, Ghulam Hussain, sons of Rehmat Khan, Local.
18	do	... Ghulam Haider, son of Taja, Local.
19	do	... Bahadur, son of Taja, Local.

1	2	3
20	do	... Channa, son of Mahna, Local.
21	do	... Rehmat Khan, son of Ahmad Khan Local.
22	do	... Bashir Ahmad, Muhammad Sharif, sons of Maulo, Local.
23	do	... Phallu Khan, son of Mirza Khan, Local.
24	do	... Haider Khan, son of Taja Khan, Local.
25	do	... Muhammad Sharif, son of Muhammad Bux, refugee J. & K.
26	do	... Lal Khan, son of Bassu Khan, refugee from J. & K.
27	do	... Rehmat, son of Karam Din, Local.
28	Karariwala Khurd	... Ghulam Muhammad, son of Fazal Din, refugee from J. & K.
29	Chakori Sher Ghazi	... Muhammad Alam, son of Ghulam Muhammad, refugee from J. & K.
30	do	... Rehan Ali, son of Hussan Muhammad, refugee from J. & K.
31	do	.. Muhammad Hussain alias Sain, son of Hassan Din, refugee from J. & K.
32	do	... Said Ahmad, son of Allah Ditta, refugee from J. & K.

1	2	3
33	do	.. Muhammad Ali, son of Muhammad Hussain, refugee from J. & K.
34	do	... Allah Ditta, son of Ganja, refugee from J. & K.
35	do	... Muhammad Iqbal minor, son of Ahmad Din, refugee from J. & K.
36	do	... Hussain Din, son of Bagh Ali, refugee from J. & K.
37	do	... Noor Alam, son of Hashmat, refugee from J. & K.
38	do	... Muhammad Sharif, son of Bassu Khan, refugee from J. & K.
39	do	... Muhammad Latif, son of Muhammad Din, refugee from J. & K.
40	Bhao-Ghasit-pur	... Muhammad Khan, son of Allah Ditta, Local.
41	do	... Muhammad Sharif, son of Allah Ditta, Local.
42	do	... Muhammad, son of Bhuda, Local.
43	Barnal	... Jalal, son of Maram Din, Local.
44	Dulanwala	... Rehmat Khan, son of Dar Khan, refugee from East Punjab.

1	2	3
45	Sehna	... Sher Ali, son of Noor Muhammad Local.
46	do	... Muhammad Rafique, son of Hussan Din Local.
47	do	... Nazir Ahmad, son of Nazam Din, refugee from J. & K.
48	Panjan Kasana	... Ibrahim, son of Rukkan Din, Local.
49	Dhul Kaka	... Baga Khan, son of Rehmat Khan, Local.
50	Kotla Qasam Khan	.. Niamat Ali, son of Noor Muhammad, refugee from East Punjab.
51	do	... Noor Muhammad alias Noora, son of Nanak, refugee from East Punjab.
52	Shakrila	... Karam Dad, son of Ali Akbar, refugee from J. & K.
53	do	... Karam Illahi, son of Sahib Dad, Local.
54	Khamb	.. Sub-Muhammad Sohrab Khan, son of Karam Dad, refugee from J. & K.
55	Doga	... Ghulam Haider, son of Lal Khan, Local.
56	Marala	... Fiaz Rasul, son of Lal Khan, Local.
57	do	... Bhadur Khan, son of Allah Ditta, Local.
58	Bolani	... Nawab Khan, son of Saddar Din, Local.

1	2	3
59	Aurangabad	... Sh. Khuda Bux, son of Ghulab Din, refugee from J. & K.
60	do	... Mirza Fazal Dad, son of Qusam Khan, refugee from J. & K.
61	do	... Sh. Abdul Karim, son of Imam Din, refugee from J, & K.
62	Tibbi Dulari	... Muhammad Din, son of Noor Ahmad Local.
63	do	.. Nazir Anmad Shah, son of Syed Atta Muhammad Shah, refugee from East Punjab.
64	Jure	... Haji Karam Dad, son of Imam Din, caste Gujjar of Rakh Dand.
65	Dhuni	... Shah Nawaz, son of Muhammad Bux, refugee from East Punjab.
66	Khori	... Hussan Muhammad, Khan Muhammad, son of Saleh Muhammad refugee from J. & K.
67	do	... Muhammad Khan, son of Nawab Khan-Rehmat Khan, son of Sultan Khan, Local.
68	Nandowal	... Muhammad Ali, son of Mahmud Gujar, Local.
69	do	... Capt. Muhammad Khan, son of Ahmed, Gujjar Local.

1	2	3
70	Kakrali	... Naib-Sub. Muhammad Fazil, son of Karam Dad, caste Jat, refugee from B. Class.
71	Bhago	.. Qadar Dad, son of Ahmed Khan, Local.
72	Ganga	... Muhammad Iqbal, son of Sh. Ahmed Khan, Local.
73	Sarai Alamgir	... Syed Abrar Ahmad Shah, son of Syed Haider Shah, refugee from J. & K.
74	do	... S. Yasin Shah, son of Syed Nuran Shah, refugee from J. & K.
75	do	... Syed Shaukat Ali Shah, son of Syed Abdullah Shah, refugee from J. & K.
76	do	... Mirza Muhammad Zaman, son of Mirza Badar Din, refugees from J. & K.
77	do	... Abdur Rashid, son of Muhammad Din, refugee from J. & K.
78	do	... Muhammad Din, son of Wahab Din, refugee from J. & K.
79	do	... Said Muhammad, son of Ali Bux, refugee from J. & K.
80	do	... Mirza Saif Ali Khan, son of Sohnu Khan, refugee from J. & K.

1	2	3
81	do	... Bhagu Khan, son of Piran Ditta, refugee from J. & K.
82	do	... Syed Hadayat Shah, son of Syed Fateh Hussain Shah, refugee from J. & K.
83	do	... Muhammad Hussain, son of Saif Ali, refugee from J. & K.
84	do	... Alam Din, son of Khushi Muhammad, refugee from J. & K.
85	do	... Muhammad Naim, son of Muhammad Inam, refugee from J. & K.
86	do	... Ali Yaqin, son of Fateh Ali, refugee from India.
87	do	... Maula Dad, son of Nazir Muhammad, refugee from J. & K.
88	do	... Mirza Badar Din, son of Sakhi Muhammad, refugee from J. & K.
89	do	... Chiragh Din, son of Kalu Khan, refugee from J. & K.
90	do	... Fiaz Alam, son of Hussan, caste Mughal, refugee from J. & K.
91	do	... Muhammad Sharif, son of Hussan Din, refugee from J. & K.

1	2	3
92	do	... Faqir Muhammad, son of Ch. Noor Muhammad refugee from J. & K.
93	do	... Muhammad Aslam, son of Faqir Muhammad, refugee from J. & K.
94	do	... Muhammad Shafi, son of Muhammad Alam, refugee from J. & K.
95	do	... Mirza Muhammad Akram, son of Mirza Ghulam Sarwar, refugee from J. & K.
96	do	... Mirza Abdur Rehman, son of Farman Ali, refugee from J. & K.
97	do	... Azeem Ullah, Nasib Ullah, Naseem Ullah, Ghulam Mohyuddin, son of Ghulam Rasul, refugee from J. & K.
98	do	... Mirza Altaf Hussain, son of Mirza Saif Ali Khan, refugee from J. & K.
99	do	... Siraj Din, Nawab Din. sons of Sain Abdur Razzaq and Mushtaq Ahmad, refugee from J. & K.
100	do	... Sh. Kala Khan, son of Sh. Imam Din, refugee from J. & K.
101	do	... Muhammad Sharif, son of Karim Bux, refugee from East Punjab.

1	2	3
102	do	... Ghulam Muhammad, son of Miran Bux, refugee from East Punjab.
103	do	.. Abdul Latif, son of Muhammad Qasim, refugee from East Punjab.
104	do	... Jan Muhammad, son of Khair Din, refugee from East Punjab.
105	do	... Ali Muhammad, son of Nathu, refugee from East Punjab.
106	do	... Raja Dilwar Khan, son of Barkat Ali Local.
107	do	... Ghulam Qadir, son of Barkat Ali, refugee from East Punjab.
108	do	... Nathu Khan, son of Shiab Din Local.
109	do	... Mirza Ahmad Hussain, son of Muhammad Hussain Local.
110	do	... Ahmad Hussain, son of Muhammad Hussain, Local.
111	do	... Hakim Sh. Abdur Rehman, son of Lal Singh, Local.
112	do	... Gul Muhammad, Amir Muhammad, Abdul Ghani, sons of Khair Din, refugee from J. & K.

1	2	3
113	do	... Faqir Muhammad. son of Mangata Khan, Muhammad Iqbal. son of Kala, refugee from J. & K.
114	do	... Jan Muhammad, son of Khyar Din, refugee from East Punjab.
115	do	... Ghulam Muhammad, son of Allah Ditta.
116	do	... Ghulam Muhammad, son of Miran Bux, refugee from East Punjab.
117	Munanwali	... Khair Din, son of Noora, refugee from East Punjab.
118	Munanwali	... Bhala, son of Raja Khan, Local.
119	Jandawala	... Zaman Ali, son of Faqir Muhammad, refugee from J. & K.
120	do	... Abdullah Khan son of Bolee Khan, refugee from East Punjab.
121	Poran	... Major Muhammad Akram Khan, son of Barkat Ali, Local.
122	do	... Feroze Khan alias Qabal, son of Muhammad Khan, Local.
123	do	.. Raja Ghulam Sarwar Khan, son of Sub, Hakim Khan Local.

1	2	3
124	Sheikha Tahir	... Karam Dad, son of Muhammad, Local.
125	do	... Ahmad Khan, son of Fazal Din Local.
126	do	... Sardar Khan, son of Raja Gujar, Local.
127	do	... Bashir Ahmad, son of Malu Bux, refugee from East Punjab.
128	do	... Wali Dad, Fazal Dad, sons of Karam Illahi, Gujar, Local.
129	do	... Rehmat Khan, son of Jowaya, Local.
130	do	... Botta, son of Samanda, Local.
131	do	... Reham Din, son of Nathu, refugee from East Punjab.
132	do	... Fazal Dad, Qadar Dad, sons of Raja, Local.
133	do	... Adalat Khan, son of Karam Dad, Local.
134	do	... Karim Bux, Reheem Bux, son of Hafiz Ghulam Muhammad, Local.
135	do	... Imam Shah, son of Pir Shah, Local.
136	Mirza Tahir	... Imam Din, son of Ahmed, refugee from East Punjab.
137	do	... Jamal Din, son of Ahmed, refugee from East Punjab.

1	2	3
138	do	... Mauj Din, son of Ahmad, refugee from East Punjab.
139	do	... Rehmat, son of Ramzan, Local.
140	do	... Muhammad Rafique Shah, son of Maula Bux, refugee from East Punjab.
141	Dandi Nizam	... Abdur Rehman, son of Nathu, Local.
142	do	... Allah Ditta, son of Nawab, Local.
143	do	... Muhammad Botta, son of Qutib Din, Local.
144	do	... Nawab Din, son of Shmash Din, Local.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Thursday, the 6th July, 1967.

جمعرات - ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پ ۸- س ۶- ع ۷- آیات ۱۶۲ تا ۱۶۵)

اے پیغمبر! کہدو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کا سب اللہ رب العلمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی طرح کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ کہدو کہ میں کیا اللہ کے سوا اور کوئی رب تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے۔ اور جو کوئی سا بھی کام کرتا ہے اُس کا نفع و ضرر اُسی کا ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ پس وہ تم کو بتا دے گا۔ اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم لوگوں کو اپنا نائب بنایا۔ اور ایک دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اُس نے تم کو دیا ہے۔ اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا بھی ہے۔ اور بیشک وہ بخشنے والا بڑا مہربان بھی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

APPOINTMENT OF MALIK ABDUL RASHID AS MANAGER ADMINISTRATION FERTILIZER FACTORY, MULTAN.

*3682. **Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Malik Abdul Rashid, Manager Administration, Fertilizer Factory, Multan was serving as Superintendent of Police before the imposition of Martial Law in the country and he was screened out by Government ; if so, reasons for appointing him as Manager in the said factory ;

(*b*) whether it is a fact that post of Manager Administration was upgraded only for him from the post of Deputy Manager Administration ; if so, the difference of pay and other facilities between the said two posts and reasons for which the said post was upgraded ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. Before the appointment, WPIDC consulted the Establishment Division, Government of Pakistan who advised as follows :—

"Persons who were compulsorily retired from service as a result of screening for inefficiency in 1959, are eligible to be considered for re-employment under Government against lower or different jobs in accordance with the normal recruitment rules applicable to the post concerned and subject to the ban on fresh recruitment. In considering their suitability for re-employment, their previous records, including reasons for their compulsory retirement, are also taken into consideration.

"Mr. Abdul Rashid Malik was compulsorily retired from the Police Service of Pakistan as a result of screening for inefficiency in 1959. On the basis of his screening record, the Establishment Division have no objection to his re employment under WPIDC against a suitable post".

Mr. Abdul Rashid Malik was appointed in view of this advice.

(*b*) No.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میرا ضمنی سوال بڑا اہم ہے کیا میں
وہ سوال پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے کروں یا قائد ایوان سے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے یہ سوال پارلیمنٹری سیکرٹری انڈسٹریز کو ایڈریس کیا تھا تو انہی ھی سے سپلیمنٹری پوچھیئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے از راہ کرم بتائیں گے کہ جب وہ *X X X X X X X X X X X X

Mr. Speaker : Dis-allowed. The remarks are expunged from the proceedings of the Assembly. This supplementary is totally irrelevant.

ESTABLISHMENT OF A SUGAR MILL AT TOBA TEK SINGH

*3722. Mr. Hamza : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Government have decided to establish a Sugar Mill at Toba Tek Singh, District Lyallpur ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the name/names of the party/parties who has/have been granted licence for the setting up of the said Mill alongwith the scheduled date of its completion ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Messrs. Sardar Industries, Toba Tek Singh, who are at present negotiating their case with the PICIC for the grant of foreign exchange loan financing.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ یہ مل لگانے کی اجازت کب دی گئی تھی ۔ کس تاریخ کو ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ کافی عرصہ سے دی ہوئی ہے ۔ جیسا کہ سوال جواب میں لکھا گیا ہے اس کیس کی سفارش کر دی گئی ہے ۔ اب یہ PICIC کے پاس زیر غور ہے ۔

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب کیا آپ اس کی منظوری کی تاریخ بتا سکتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : I can't tell the exact date.

Mr. Hamza : A month ?

Parliamentary Secretary : Much earlier Sir, about a year.

مسٹر حمزہ ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ تقریباً دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ اگر وہ شخص جسے یہ لائسنس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Parliamentary Secretary : Sir, I will again seek your protection against the personal remarks of Mr. Hamza. If Mr. Hamza asks any relevant supplementary or wants any relevant information, I will most welcome it. But making personal remarks against any person.....

Mr. Speaker : Has he made any personal remark ?

Parliamentary Secretary : He has just started Sir, and I presume he is going to make a personal remark just as he made previously on a different occasion. If he makes attempt again, I seek your protection.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بہت پہنچے ہوئے آدمی ہیں مگر ان کا خدشہ غلط ہے ۔ میں صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ وہ فرد یا پارٹی جسے شوگر مل لگانے کا لائسنس دیا گیا ہے اگر وہ معقول عرصہ کے دوران اسے نہ لگائیں تو کیا حکومت اس بات پر غور کرے گی کہ مل لگانے کا اجازت نامہ کسی ایسے شخص کو منتقل کرے جو سرمایہ بھی رکھتا ہو اور تجربہ بھی ۔ اور اس کام میں دلچسپی بھی رکھتا ہو ۔ کیا آپ نے موجودہ لائسنس ہولڈر کے لئے کوئی وقت متعین کیا ہے جس عرصہ میں وہ اس مل کو لگائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ حکومت نے اس علاقہ کی بہتری کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے یہ لائسنس دیا ہے ۔ حکومت کی

یہ پالیسی ہے کہ جس قدر ممکن ہو باہر کے علاقوں میں انڈسٹری پھیلائے تاکہ وہاں کے لوگوں کو روزگار مہیا ہو ۔ جہاں تک اس کیس کا تعلق ہے محکمہ صنعت نے ان کے کاغذات PICIC کے پاس بھیج دیئے ہیں تاکہ وہ انہیں ضروری فارن ایکسچینج کا قرضہ دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ مل لگانے کے لئے کوئی عرصہ معین کیا گیا ہے ۔ اگر کیا گیا ہے تو وہ کیا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کے لئے کوئی عرصہ معین نہیں کیا جا سکتا ۔ تمام انڈسٹری فارن ایکسچینج کے بالقابل ایڈجسٹ کرنی ہوتی ہے ۔ جوں ہی فارن ایکسچینج مہیا کیا جائے گا کارروائی شروع ہو جائے گی ۔

خان اجون خان جدون ۔ کیا PICIC قرضہ کی منظوری دیتا ہے تو پھر اسے واپس بھی لے لیتا ہے ۔ اور اگر وہ منظوری واپس بھی لے لیتے ہیں تو اس کی وجوہات بھی بیان کرتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ضرور وجوہات دیتے ہوں گے ۔ مگر میں یہ وجوہات مہیا کرنے سے قاصر ہوں کیوں کہ یہ ادارہ سنٹرل گورنمنٹ کے زیر عمل ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو علم ہے کہ جس پارٹی کو یہ اجازت نامہ دیا گیا ہے اگر اسے اس کام کا سابقہ تجربہ اور ان کے پاس سرمایہ ہو یا وہ قابلیت ہی رکھتے ہوں یا انہیں پروسیجر سے واقفیت ہو تو انہیں PICIC سے قرضہ وصول کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگنا چاہئے ۔ لیکن اگر کوئی مجھ جیسا آدمی جسے صرف گھوڑے پالنے کا تجربہ ہو تو وہ کیسے PICIC سے جلد قرضہ لے سکتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اگر حمزہ صاحب کی بات مان لی جائے تو پھر انڈسٹری بڑے بڑے صنعت کاروں کے پاس رہے گی لیکن حکومت اس پالیسی کے خلاف ہے ۔ حکومت زیادہ سے زیادہ لوگوں کو انڈسٹری کے دائرہ عمل میں لانا چاہتی ہے ۔

خان اجون جدون خان ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال آج کی فہرست سوالات میں خزانہ شوگر مل کے متعلق ہے اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ

"The loan sanctioned by the Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation in favour of the private party has since been withdrawn."

مسٹر سپیکر ۔ یہ کون سا سوال ہے ؟

خان اجون خان جدون ۔ یہ سوال ۶۳۷ ہے ۔ شاید اس کی باری نہ آئے ۔

INSTALLATION OF A SUGAR MILL ON THE RIGHT BANK OF RIVER INDUS IN DISTRICT THATTA

*3724. **Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided to instal a Sugar Mill on the Right Bank of river Indus in District Thatta ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the name of the party who has been granted permission to set up the said Mill, (*ii*) the date on which the setting up of the said mill was sanctioned, (*iii*) the scheduled date of its completion, (*iv*) the proposed location of the said mill and (*v*) whether the said place is centrally situated in the agricultural belt and is served by *pucca* road ; if not, reasons for selecting the said site ;

(*c*) whether Government have reserved any shares in the said Sugar Mill for the agriculturists of the area where the mill is going to be installed : if so, number and percentage thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) The Provincial Government has sponsored two applications to the Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC) for consideration of loan financing for setting up of sugar mills in Thatta district without specifying points of location. Final decision rests with PICIC and the terms and conditions of the permission, if granted, will be laid down by that Corporation.

(*b*) (*i*) No permission has yet been granted.

(*ii*), (*iii*), (*iv*), (*v*). The question does not arise.

(*c*) The question does not arise.

مشٹر حمزہ - کیا آپ اس سوال کے جواب کے متعلق مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ گورنمنٹ نے یہ دو درخواستیں PICIC کو کب بھیجی ہیں ؟

Parliamentary Secretary: Sir, one was sponsored on 30-8-1966 and the second one on 14th January, 1967.

BIDI LEAVES IN POSSESSION OF WEST PAKISTAN SMALL INDUSTRIES CORPORATION:

*3809. **Mr. Hamza**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) the quantity and value of bidi leaves in possession of West Pakistan Small Industries Corporation on 10th July 1966;

(*b*) the quantity and value of bidi leaves being released monthly for distribution amongst the bidi manufacturers alongwith the names of firms among whom distributed;

(*c*) in case the quantity of bidi leaves distributed among the bidi manufactures is insufficient to meet their demands, steps taken or intended to be taken to help the said Small Scale Industry;

(*d*) the policy of the said Corporation in regard to the import and distribution of bidi leaves;

(*e*) whether it is a fact that the distribution of the said bidi leaves was stopped in the months of May and June, 1966; if so, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) The total quantity of bidi leaves available throughout West Pakistan on 10th July 1966 was 851 bags of the value of Rs 25,500.

(*b*) The distribution of bidi leaves was made by the Zonal Managers of the West Pakistan Small Industries Corporation. A list showing the quantity and value of bidi leaves issued to the bidi manufacturers from time to time is placed on the Table of the House.* The leaves were not distributed on monthly basis but were distributed on receipt of consignments and according to the requirements and capacity of the units concerned.

(*c*) The bidi leaves were insufficient to meet the demand of the bidi manufacturers. No further steps can be taken in this matter as the import and use of bidi leaf has been banned by the Government.

(*d*) In view of reply at (*c*), question does not arise.

(*e*) Yes. The Government removed the bidi leaf from the import list and placed it on the bonus voucher. The Government bannd the import of bidi leaf from India after the Indo-Pakistan War. The use and manufacture of bidis was under the active consideration of the Central Government, therefore, the distribution of bidi leaf by the Corporation was stopped till some decision was taken by the Government.

WPIDC's Anti-Biotic (Private) Limited, Sikandarabad Mianwali District

***4118. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) the total annual production of WPIDC's Anti-Biotic (Private) Limited, Sikandarabad, in Mianwali district ;

(*b*) whether it is a fact that huge stocks of the anti-biotics produced by the said factory have accumulated with the said manufacturers due to the import of the said anti-biotics from foreign countries ;

(*c*) the quantity and value of the stocks lying with the said manufacturers ;

(*d*) whether it is a fact that the anti-biotic medicines become useless after about three years of their production ;

---

* *Please see Appendix I at the end.*

(*e*) whether it is a fact that the said stocks of anti-biotics lying with the said manufacturers are in danger of being rendered useless after sometime ;

(*f*) if answer to (*b*), (*d*) and (*e*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to save the said domestic nascent industry from extinction ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The present production of Antibiotics (Private), Limited, Daudkhel, is 9 to 10 million mega units of penicillin.

(*b*) Yes.

(*c*) The quantity and value of the stocks lying with the Antibiotics (Private) Limited are as given below :—

Quantity	...	26.00 MMU
Value	Rs.	1.50 crore

(*d*) Yes.

(*e*) It is a fact that much of the stock lying with the factory will become unusable and will have to be reprocessed at a loss if it is not consumed soon.

The reprocessing will involve 25 per cent loss.

(*f*) Government have since decided to give protection to the penicillin making industry. A copy of Ministry of Commerce, Government of Pakistan Public Notice No. 7 (15)/65-Tar-I, dated 8th May, 1967 on the subject, is placed on the Table of the House.*

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ اس فیکٹری میں جو مال تیار ہوتا ہے یا اپنے ملک میں جو مال تیار ہوتا ہے اس کے مقابلہ میں انہوں نے اتنا مال امپورٹ کر لیا ہے کہ وہ مال اب خراب ہو گیا ہے اور اس کو re-process کرنا پڑے گا ۔ کیا گورنمنٹ نے پہلے پلاننگ کی تھی جو چیز یہاں تیار ہوتی ہے وہ چیز زیادہ تعداد میں کیوں امپورٹ کی گئی ہے ؟

*Please see Appendix II at the end.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس کی پوزیشن یہ ہے کہ یہ پلانٹ جب پنسلین کے لئے لگایا گیا تھا جس طرح باقی دوسرے ممالک میں ہے کہ Penicillin production is a part of other chemical products. اس لئے اس کی prices higher تھیں ۔ دوسری ابتدا میں محکمہ صحت کی گرانٹی پر لگایا گیا تھا کہ اس کے جتنے سٹاک ہوں گے وہ محکمہ صحت اٹھا لیا کرے گا ۔ اس کی قیمت درآمد شدہ پنسلین کے مقابلہ میں زیادہ تھی اس لئے محکمہ صحت نے اس سٹاک کو اٹھانا بند کر دیا ۔ اس کے بعد جب یہ معاملہ مرکزی حکومت کے زیر غور لایا گیا تو مرکزی حکومت نے حال ہی میں اس کے متعلق protection دے دی ہے ۔ نہ صرف محکمہ صحت بلکہ تمام دوسرے لوگ جو پنسلین امپورٹ کرتے ہیں اور وہاں سے خریدتے ہیں ان پر یہ پابندی لگا دی ہے کہ وہ نصف کوٹا مقامی سٹاک سے اٹھائیں اور نصف وہ امپورٹ کر سکتے ہیں ۔ لہذا اب امید یہ ہے کہ آئندہ سال یا دو سال کے عرصہ میں اس سٹاک کی پوزیشن ۔ اس کی مینوفیکچرنگ کی پوزیشن ۔ اور قیمتوں کی پوزیشن نارمل ہو جائے گی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ اس کی قیمت فروخت میں اور درآمد شدہ پنسلین کی قیمت میں تفاوت کیوں ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ یہ مہنگی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کے متعلق پہلے بھی گزارش کی ہے غالباً خواجہ صاحب نے اس پر غور نہیں کیا ۔ کیونکہ پنسلین کے جو مینوفیکچرز ہیں

This is a part of General Chemical Industry.

جس میں اور ادویات بھی بنتی ہیں لیکن جو ہمارا یونٹ ہے وہ اس وقت

تک صرف پنسلین بنا رہا ہے ۔ اس کے ساتھ by-products سے اور کوئی کیمیکل ادویات نہیں بن رہی ہے ۔ اب پی آئی ڈی سی نے یہ سلسلہ شروع کر دیا ہے کہ دوسرے کیمیکل بھی بنانے شروع کر دیئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہماری حکومت نے اس پر کسٹم ڈیوٹی یا اور sales tax اس کے بنانے پر اس کے خام مال پر جو مینوفیکچر کے لئے ضروری ہوتا ہے رعایت دے دی ہے ۔ امید ہے آئندہ دو سالوں میں اب یہ سٹاک اٹھ جائے گا اور حالات بہتر ہو جائیں گے اور تقریباً قیمتیں بھی at par ہو جائیں گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ مجھے شکایت یہ ہے کہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری کے محکمہ اور انہوں نے نظر ثانی شدہ سوال کا جواب جو ابھی اس ایوان میں پڑھا ہے مجھے مہیا نہیں کیا ویسے میں حکومت کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس صنعت کو تحفظ دیا ہے تا کہ اس ملک کا کروڑوں روپیہ جو اس صنعت پر لگا ہوا ہے بیکار نہ جائے لیکن کیا میں ان سے یہ دریافت کرنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ پنسلین کی پیداوار کے لئے جو خرچ آتا ہے اس کو کم کرنے کے لئے جس by-product کے استعمال کا ذکر جناب پارلیمنٹری سیکرٹری برائے صنعت و تجارت نے کیا ہے وہ by-product کے استعمال کے لئے مشینری کتنے عرصے میں نصب ہو گی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ حال ہی میں اس کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس by-product کو بھی بنانا شروع کر دیا جائے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ یہ تو گورنمنٹ نے ایک اچھا اقدام کیا ہے کہ اس انڈسٹری کو تحفظ دیا ہے اور انہوں

نے فرمایا ہے کہ ۵۰ فیصد مال امپورٹ کیا جائے گا اور ۵۰ فیصدی compulsorily لوکل ادویات بیچنے والے لوکل تیار شدہ مال خریدیں گے ۔ لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ قیمتوں میں جو تفاوت ہے اس کے متعلق آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے ۔ کیا آپ اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں کہ مقامی طور پر تیار شدہ دوائی کم قیمت پر عوام کو مہیا کی جائے بجائے اس کے کہ امپورٹڈ دوائی بلیک مارکیٹ میں زیادہ قیمت پر فروخت ہو گی اور لوگ مقامی تیار شدہ دوائی نہیں خریدیں گے اور وہ کوشش کریں گے کہ وہ امپورٹڈ دوائی خریدیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس وقت تفاوت ہے اور یہ تفاوت صرف اس وقت ہے اور آئندہ یہ صورت حال نہیں رہے گی ۔ موجودہ وقت میں جو قیمتیں زیادہ ہیں اس کی وجوہات یہ ہیں کہ یہ دو سال یا تین سال کے عرصہ سے سٹاک جمع ہوتے رہے ہیں اس پر جو دوسرے اخراجات تھے یعنی pay of the staff, depreciation and all other charges. تمام جمع ہو کر موجودہ نرخ بڑھ گئے ہیں ۔ جب یہ سٹاک کم ہونے شروع ہو جائیں گے اور اس کی پروڈکشن بھی نارمل ہو جائے گی اور یقیناً اس کے نرخ بھی کم ہو جائیں گے ۔ ہمیں یہ توقع ہے کہ آئندہ سال یا دو سال کے عرصہ میں پنسلین جو اس فیکٹری میں produce کی جاتی ہے اس کے نرخوں میں اور امپورٹڈ پنسلین کے نرخوں میں کوئی تفاوت نہیں رہے گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا گورنمنٹ کو اب یہ احساس ہوا ہے کہ ڈبلیو پی آئی ڈی سی نے جو پلانٹ یہاں نصب کیا اس نے دور اندیشی سے کام نہیں لیا تھا کیا یہ مناسب نہ تھا کہ جب اس پلانٹ کو نصب کیا

گیا تو اس کے by-product کے استعمال کے انتظامات اس وقت کئے جائے تاکہ جو پنسلین تیار ہوتی اس کے نرخ کم سے کم ہوتے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - دراصل اس ساری تکلیف کا باعث یہ ہے کہ حمزہ صاحب کو جو لوگ اطلاعات مہیا کرتے ہیں وہ معلومات دئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہوتا ہے - جب یہ فیکٹری لگی تھی اس کی بہت سی وجوہات تھیں - اس پلانٹ اور مشینری کو U.S.A. نے donate کیا اس کے تحت یہ تمام فیکٹری لگی -

Technical know-how was provided by the UNICEF. It was a sort of international assistance which was given to Pakistan for promoting childern's health. It was by that assistance that the Factory was established.

NON-PAYMENT OF SALARIES TO MEMBERS OF THE TEACHING STAFF OF FATIMA JINNAH MEDICAL COLLEGE, LAHORE.

*4290. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that the Members of the teaching staff of the Fatima Jinnah Medical College, Lahore are not being paid the same salaries as their counterparts in Government service are paid under the revised scale; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum Khan): The pay scales of the teaching staff of the Fatima Jinnah Medical College, Lahore, and its allied Hospitals have been revised and necessary orders issued. Their pay scales have been brought at par with those of their counterparts under the Provincial Government.

چودھری محمد نواز - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری بتائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ scale of pay revise ہو چکے ہیں اور گورنمنٹ سکیلز کے at par ہیں - یہ scales of pay revise کرنے کے آرڈر کب ہوئے تھے ؟

Parliamentary Secretary : The orders were issued on 13th May, 1967.

چودھری محمد نواز ۔ کیا میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جس وقت یہ سوال دیا گیا اس وقت یا اس کے بعد یہ آرڈر کیا گیا ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے ؟

Mr. Speaker : Obviously.

OFFICERS HOLDING CLASS I AND CLASS II POSTS IN WEST PAKISTAN INDUSTRIES DEVELOPMENT CORPORATION.

***4587. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) the total number of Officers holding Class I and Class II posts in the West Pakistan Industries Development Corporation ;

(*b*) the names of Officers, out of those mentioned in (*a*) above, who belong to (*i*) Quetta and (*ii*) Kalat Divisions alongwith the names of the places to which they belong ;

(*c*) in case due representation has not been given to the said Divisions in the said Corporation, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) WPIDC services are not classified as Class I or Class II. However, at present 652 officers are employed in WPIDC.

(*b*) The names of such officers and the places to which they belong are given in the following table :—

Serial No.	Name of Officer	Designation	Posting	Name of place to which they belong
1	2	3	4	5
1	Mr. S.H. Shah ...	Deputy Manager ...	WPIDC Head Office, Karachi.	Quetta
2	Mr. A.Q. Baloch ...	Deputy Manager ...	On deputation to WPSIC.	Kalat.
3	Mr. Habibur Rehman ...	Assistant Manager	Pakistan Machine Tool Factory, Landhi, Karachi.	Quetta.
4	Mr. Ghulam Murtaza ...	Assistant Chemical Engineer.	Zeal-Park Cement Factory Ltd, Hyderabad.	Sibi
5	Mr. T. M. Khan ...	Acting Colliery Manager.	Lease No. 89, Sor-Range.	Quetta.
6	Mr. Inayat Ali ...	Assistant Superintendent (Outfitting).	Karachi Shipyard and Engineering Works Ltd., Karachi.	Kalat.
7	Dr. Saeed ul Zafar ...	Assistant Medical Officer.	WPIDC Collieries, Sharigh.	Quetta.

(c) The main reason why more representation could not be given to the under-developed areas of Quetta and Kalat Divisions is the non availability of suitable persons in these regions. WPIDC is entrusted with the responsibility of setting up large industries. In order to establish and operate these industries, WPIDC mainly requires technically qualified and experienced persons.

بابو محمد رفیق - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ آپ نے ۶۵۲ آدمیوں کی فہرست دی ہے یہ تمام کے تمام ٹیکنیکل ہیں - آپ کو ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ میں بھی ضرورت ہوتی ہے - اگر ٹیکنیکل آدمی مہیا نہیں ہے تو ان کو انتظامیہ شعبہ میں ملازمت کیوں نہیں دیتے- ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ میں بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پر ان کو تعینات کر سکتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ان کا تعلق مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن سے ہوتا ہے - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن میں اکثر و بیشتر یعنی ۹۰ فیصد سے زیادہ لوگ افسران کی category میں technicians ہیں - اس کے کمرشل ادارہ ہونے کی وجہ سے جو اس کے ایڈمنسٹریٹو ہیڈز ہوتے ہیں یا جو ایڈمنسٹریشن کے لوگ ہوتے ہیں وہ بھی ٹیکنیکل لوگ ہوتے ہیں -

Efforts are made to accommodate the maximum number of people from the areas which are especially very backward but the thing that stands in their way is that this suitability of persons for commercial concerns is always given top priority.

بابو محمد رفیق - جناب والا - جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن میں تقریباً ۹۰ فیصد لوگ ٹیکنیکل ہوتے ہیں - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری خود بھی ٹیکنیکل آدمی ہیں کیونکہ وہ انڈسٹریز کے پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں ؟

Mr. Speaker : Next question.

Babu Muhammad Rafiq : It is 4606, Sir.

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, about this question you had desired on the last occasion that this should be answered when the Ministers for Basic Democracies as well as for Finance are present here. The Minister for Basic Democracies is here and we have sent for the Minister for Finance and he would be coming just now.

Minister for Basic Democracies (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, my submission is that this was already proposed here and I want to point out that this is a very important policy matter and it cannot be decided here like that. Hence I would request the Ministers concerned that we may hold a meeting and discuss it there. Thus every Department will be able to put their own view point about this. In this discussion, the matter can be thrashed out for which it is not the proper forum here.

Mr. Speaker : We will take up this question last of all.

Minister for Basic Democracies : Sir, may I be permitted to go ?

I had no notice of this question being taken up now.

Mr. Speaker : Would the Minister be back by the conclusion of the Question Hour ?

Minister for Basic Democracies : I will try to come back but I may just miss this question, I fear. But I will try to come as early as possible.

Mr. Speaker : It would be much better if the Minister is here by then.

Minister for Basic Democracies : I will try Sir.

Mr. Speaker : Next question.

GIVING TRAINING TO MORE NURSES AND MIDWIVES IN THE PROVINCE

***5234. Chaudhri Muhammad Nawaz ;** Will the Minister of Health be pleased to state ;—

(*a*) whether it is a fact that general standard of health in the Province has considerably lowered since 1960 ;

(*b*) the number of new hospitals opened in the Province since January 1960 ;

(*c*) the number of mobile dispensaries existing in the Province at present ;

(*d*) the number of doctors, trained nurses and midwives separately employed by the Government at present in hospitals and dispensaries, etc., in the Province ;

(*e*) the steps that are being taken to train more nurses and midwives to meet the growing demands of the Province ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum Khan): (*a*) No.

(*b*) 19 *plus* 4 dispensaries upgraded to Hospitals.

(*c*) 55

(*d*) Doctors	...	2091
Trained Nurses	...	905
Midwives	...	124

(*e*) The Government do not feel the necessity of expanding the training facilities for nurses. On the average about 350 nurses are being trained each year against Public Sector on Third Plan requirements of 250 nurses. For training more midwives the Government have started implementing the Programme of establishing Midwifery Training Schools at every District Headquarters Hospitals where adequate number of maternity beds is available.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا معزز پارلیمنٹری سیکرٹری یہ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ صحت عامہ کا معیار ۱۹۶۰ء کے مقابلہ میں نہیں گرا ۔ حالانکہ اب تو یہ عام تاثر ہے کہ صحت عامہ کا معیار گر رہا ہے ۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ جواب انہوں نے کس بناء پر دیا ہے یا یہ کہ یہ حقائق

انہوں نے کس طرح تلاش کر لئے کہ صحت عامہ کا معیار نہیں گر رہا ہے ؟ X X X X X *

Mr. Speaker : The remarks made by Chaudhri Muhammad Sarwar are expunged from the proceedings of the Assembly and he is requested not to make such remarks in future.

Chaudhri Muhammad Sarwar : Yes Sir; I am sorry Sir.

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ جواب اس لئے دیا گیا ہے کہ ۱۹۶۰ء کے بعد ہم نے بہت سے نئے ہسپتال کھولے ہیں اور چونکہ اس سے پہلے ملیریا بخار کی وجہ سے بہت سی اموات ہوتی تھیں تو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے Malaria Eradication Programme جاری کیا گیا ہے جس کے نتائج خاطر خواہ ہیں اور اس کے علاوہ ٹی - بی سے بھی کافی اموات واقع ہوا کرتی تھیں تو ہم نے ٹی - بی کے علاج اور اس کی روک تھام کے لئے کئی ٹی - بی سینٹر کھول دیئے ہیں ٹی - بی ہسپتال کھول دیئے ہیں جو کہ اس مرض کے خلاف کامیاب جد و جہد میں مصروف ہیں - اس کے علاوہ کئی دیہی مراکز صحت دیہاتی آبادی کی صحت اور تندرستی کا خیال رکھنے کی غرض سے قائم کئے ہیں اور پانی کی سپلائی کا بھی انتظام کیا ہے - تو ان سب اقدامات کے نتائج سے ہم مطمئن ہیں اور اسی لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ صحت عامہ خراب نہیں ہو رہی ہے بلکہ یہ تو بہتر ہو رہی ہے -

چودھری محمد سرور خان - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا ان کو اس بات کا علم ہے کہ

*Expunged as ordered by the Speaker.

صوبے کی تمام آبادی کی رائے عامہ اس بات پر definite ہے کہ صحت کا معیار گر رہا ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, it is a matter of opinion ; we have definite information and we are quite sure that the state of health in general has definitely improved.

رائے منصب علی خان کھرل - فاضل پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ صحت عامہ کو قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ Malaria Eradication Programme چلا رہی ہے تو کیا یہ درست ہے کہ آئندہ سالوں میں آپ اس منصوبے کو ختم کر رہے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ درست نہیں ہے - یہ پروگرام زوروں پر ہے اور اس کے لئے کافی رقوم مہیا کی جا رہی ہیں اور اس کے لئے باقاعدہ phased programme ہے -

مسٹر حمزہ - ویسے تو کوئی بھی پاکستانی جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے ارشاد سے اختلاف نہیں کر سکتا - کیا میں ان سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ مچھر مارنے کا جو کام ہے یہ ان کا محکمہ کرتا ہے یا مغربی پاکستان میں چلنے والی لو اور گرمی یہ فرض ادا کر دیتی ہے ؟

وزیر زراعت - دونوں کرتے ہیں -

Mr. Speaker : Next question.

FIGHT AGAINST MALARIA IN THE PROVINCE

***5241. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Health be pleased to state the total annual expenditure incurred by the Health Department in its fight against malaria in the Province and the results achieved therefrom ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum Khan): The annual expenditure for the last three years incurred by the Health Department in its fight against malaria is as follows :—

	1963-64	1964-65	1965-66
	Rs.	Rs.	Rs.
(1) Anti-Malaria Operations ...	13,81,978	14,73,238	9,98,996
(2) Malaria Eradication Programme ...	1,15,43,738	2,63,17,745	2,83,33,907
Total ...	1,29,25,716	2,77,990,83	2,93,32,903

The number of Malaria cases have remarkably decreased in the districts where the Malaria Eradication Programme is in advanced stage. It is expected that by the year 1974-75, when the Malaria Eradication Programme comes to an end, malaria will be completely eradicated.

چودھری محمد نواز - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مچھروں کی پیداوار میں اس سال کافی ترقی ہوئی ہے ؟

Parliamentary Secretary : It is again a matter of opinion. According to information, it is well under control.

مسٹر خمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو یہ علم ہے کہ پچھلے مالی سال کے دوران انسداد ملیریا پروگرام کے عملہ کو دو دو تین تین ماہ تک تنخواہیں نہیں ملتی رہیں اور اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ وہ بیشتر وقت کام کرنے کی بجائے آپ کو اور آپ کے محکمے کو کوستے رہے ہیں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس صورت حال کے پیش نظر جو رقوم آپ خرچ کر رہے ہیں کیا ان کا جائز مصرف ہوتا رہا ہے یا بد انتظامی کی وجہ سے یہ رقوم ضائع ہوتی رہی ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جہاں تک تنخواہوں کے نہ ملنے کا تعلق ہے - یہ ایک نیا سوال ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ رقوم ضائع ہو رہی ہیں - تو میرے خیال میں ان رقوم کا صحیح مصرف ہو رہا ہے اور ان سے باقاعدہ فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہ رقوم اس phased programme پر موثر طریقے سے خرچ کی جا رہی ہیں -

مسٹر حمزہ - میرے خیال میں میں پارلیمنٹری سیکرٹری بن کر ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں -

Mr. Speaker : That is not allowed.

مسٹر حمزہ - اسمبلی کے پچھلے اجلاس میں میں نے ایک تحریک التوا پیش کی تھی کہ اس محکمہ کے بہت سے اہلکاروں کو تنخواہ نہیں مل رہی اور انہیں میری تحریک التوا کے پیش کرنے کے بعد ہی تنخواہ دی گئی تھی -

پارلیمنٹری سیکرٹری - آپ کی تحریک التوا کا سوال اس سے پیدا نہیں ہوا تھا - آپ کو جو جواب پچھلے سال دیا گیا تھا اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے -

رائے منصب علی خان کھرل - جناب والا - کیا یہ درست ہے کہ آئندہ سالوں کے لئے اس پروگرام پر صرف کی جانے والی رقم پہلے کے مقابلے میں کم ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - ۱۹۶۵-۶۶ء میں اس پروگرام کے لئے دو کروڑ تریاسی لاکھ روپے رکھے گئے تھے اور اس سے اگلے سال کے لئے میرے خیال میں چھ کروڑ روپیہ مختص کیا گیا تھا -

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو یاد ہے کہ قرطاس ابیض جو کہ اس سال کے میزانیہ کے سلسلے میں جاری کیا گیا ہے اس میں واضح طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ آئیندہ سال کے لئے جو رقم اس کیلئے مہیا کی گئی ہے وہ کم ہے آپ کچھ پڑھ کر بھی آتے ہیں یا نہیں ۔

Parliamentary Secretary : I am sorry he has made personal remarks and I seek your protection Sir.

جہاں تک مجھے یاد ہے میرے خیال میں تین کروڑ روپے کی رقم اس پروگرام پر خرچ ہوگی اور یہ یقیناً دو کروڑ ترپاسی لاکھ روپے سے زیادہ ہے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ میں حمزہ صاحب کی طرح پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب پر تو حملہ نہیں کرتا ۔ میں ان سے صرف یہ دریافت کرتا ہوں کہ مچھر مارنے کا جو پروگرام بنایا ہے اور اس سال جو مچھر کی تعداد زیادہ ہے اور انہوں نے بہت ستایا ہے ۔ کیا ان کے مقاصد پورے ہو گئے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرے پاس ایسی کوئی انفارمیشن نہیں ۔

DEATH CAUSED BY SMALL-POX IN THE PROVINCE

***5242. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that small-pox has recently caused deaths in different districts of the province ; if so, the district-wise number of deaths so caused and the measures adopted by Government to check this disease ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum Khan) : Yes. District-wise position of deaths due to Small-pox is given in the table alongwith the number of vaccinations performed in Appendix 'A'*. These figures are for the period from the 1st January 1966 to 31st January 1967.

**Please see Appendix III at the end.*

In addition to the mass vaccination campaign launched by the authorities as is indicated in the table the followiog measures were also adopted :—

(*i*) Directives were issued to the Directors of Health Services to carry out mass vaccination in their Regions. For this purpose they were asked to deploy staff from the non-affected areas to the affected areas and to recruit additional staff.

(*ii*) The Assistant Directors of each Region were advised to stay in the affected area to supervise the vaccination campaign and take other necessary measures including isolation of cases and dis-infection, etc.

(*iii*) Health education was carried out in the regions so that the people would accept vaccination.

(*iv*) In Lahore Region, the B.C.G. Teams were deployed to carry out this campaign.

Major Malik Muhammad Ali : Sir, I would like to invite the attention of the Parliamentary Secretary to the Appendix given here wherein the number of deaths in Muzaffargarh, D.G. Khan, Mianwali, Bahawalpur etc. is practically nil. Now, may I know from the Parliamentary Secretary, do you also consider the circumstances, while allocating the amount, which lead to such low death incidence ?

Parliamentary Secretary : Certainly where the incidence of death is lower normally we depute less number of people to take measures against small-pox.

چودھری محمد سرور خان - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ یہ جو تمام انتظامات اور اقدامات کئے گئے ھیں - یہ وبا پھوٹ پڑنے کے بعد کئے گئے ھیں آپ نے اس بیماری کو eradicate کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ھیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - Vaccination کا تو یقیناً انتظام ھوتا ھے ضروری نہیں کہ وبا پھوٹ پڑنے کے بعد کیا جائے یہ normally کیا جاتا ھے -

Major Malik Muhammad Ali : I would again invite the attention of the Parliamentary Secretary in another manner : that incidence of death at places like Lahore and Sheikhupura is very high. Have you in the past or will you in future kindly consider the circumstances and make higher allocations of money and resources to districts of this nature rather than the arid areas of the Derajats.

Parliamentary Secretary : The allocations are certainly made according to the incidence of deaths.

Major Malik Muhammad Ali : Deaths occur later, allocation is made first.

Parliamentary Secretary : Even apart from the total allocations if there is any epidemic more vaccination is undertaken and emergency arrangements are made.

Mr. Speaker : He means on the deaths of the previous year.

Major Malik Muhammad Ali : This is putting the cart before the horse. This death incidence which you have given us is a matter of the past. I was referring to the planning part of it—planning for the future. I had asked the Parliamentary Secretary that as compared to the arid areas where the death incidence is practically nil ; in areas of Lahore, Sheikhupura, etc. where the population and the death incidence is higher he should make higher allocation in future. I suppose he agrees to that.

Parliamentary Secretary : It is agreed. It is being done and that will be done.

چودھری محمد سرورخان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ Small-pox کو ختم کرنے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں کیا ۱۸۸۰ء میں بھی ایسے ہی انتظامات تھے ۔

Parliamentary Secretary : Certainly not.

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو ساھیوال ضلع کے death cases کی تعداد دی ہے کیا وہ غلط نہیں مجھے چیچا وطنی سے پچھلے دو ہفتہ پہلے جو چھٹی آئی ہے اس میں اطلاع دی گئی ہے کہ ایک ہفتہ میں اس علاقہ کے گرد و نواح میں

۱۰ اموات ہوئی ہیں ۔ یہ چھٹی وزیر صحت کو بھی آئی ہو گی ۔ لیکن آپ نے فرمایا ہے کہ کل ۲۰ اموات ہوئی ہیں ۔ حالانکہ صرف ایک ہفتہ میں ۱۰ اموات ہوئی ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرے پاس تو یہی انفارمیشن ہے جو دی گئی ہے ۔

This relates to the period 1st January, 1966 to 31st January, 1967 and this does not include deaths of last week, last fortnight or last month.

Major Malik Muhammad Ali : Would the Parliamentary Secretary kindly elucidate his reply. Is it administratively beneficial that the headquarters of Sargodha Region is located at a distant place like Multan.

Parliamentary Secretary : Perhaps you are referring to Appendix 'A' Sargodha Region at Multan.

سردار محمد اشرف خان ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ محکمہ تعلیم کے ڈائرکٹر کا دفتر ایک ہی مقام پر ہو سکتا ہے ۔ اور یہ مناسب سمجھا گیا تھا کہ پنڈی میں اس کا دفتر ہو ۔ لیکن ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہیں ہو سکتا ۔ اس کا دفتر یا تو سرگودھا میں ہو سکتا تھا یا پنڈی میں ۔ پنڈی میں زیادہ مناسب سمجھا گیا ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نہیں ہو سکتا ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ وہاں ایک مینٹل ہسپتال کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔

Parliamentary Secretary : Yes, the headquarters of Sargodha Region according to my information is at Multan. Then what is the question ?

Major Malik Muhammad Ali : Why ?

Parliamentary Secretary : It has got to be in one place as Sardar Muhammad Ashraf has answered. (*interruptions*) Whom should I answer, there are so many questions simultaneously, I do not know. To whom should I answer ?

Mr. Speaker : Order please.

Major Malik Muhammad Ali : Sir, I would like to invite the attention of the Parliamentary Secretary to the fact that this is a benevolent Government—benevolent for the people. The bulk of the population in this region lives at Lyallpur and Sargodha. How could you have the regional headquarters at Multan ?—would you consider this factor. It is humanly beneficial if you shift this headquarters to Sargodha because the bulk of the population of this region lives in the districts of Lyallpur and Sargodha and it would be convenient for them.

Parliamentary Secretary : I think that after thorough consideration the headquarters has been fixed at Multan. I think that is the consideration of the Department and after thorough consideration of all factors mentioned by the Member the headquarters has been fixed at Multan.

چودھری محمد نواز ۔ جیسا کہ رائے منصب علی خان نے کہا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک مینٹل ہسپتال بنانے کی تجویز ہے کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ آیا یہ صحیح ہے ۔

Mr. Speaker : Disallowed.

IMPORTED WHEAT

*5333. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the quantity of foreign wheat imported by Government from various countries during 1966, alongwith the names of countries from which the same was imported ;

(*b*) the quantity of foreign wheat (*i*) in Government stocks at the close of the year 1966 and at present and (*ii*) supplied to the Ration Depots, Flour Mills, Fair Price Shops and the Modern Wheat Grinding Plants throughout the Province in 1966 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) The import of foodgrains from abroad is the concern of Central Government and this information is not available with the Provincial Government.

(*b*) Stock position of imported wheat was as under :—

	Tons
(*i*) 31st December 1966	... 78,512
30th April 1967	... 78,284

(*ii*) Following quantities of imported wheat were issued during the calender year 1966 :—

	Tons
(*a*) Roller Flour Mills/Modern Wheat Grinding Plants	... 676,865
(*b*) Ration Depots/Fair Price Shops	... 21,099

رائے منصب علی خان کھرل - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ پہلے سال جو انہوں نے گندم تقسیم کی وہ صوبے کے عوام کی ضرورت کے لئے کافی تھی ؟

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) - جی ھاں -

رائے منصب علی خان کھرل - کیا آپ یہ فرمائیں گے کہ بعض لوگوں نے یہ اعتراض اٹھایا ھے کہ گندم کم ھے اور ان لوگوں کو نہیں ملی کیا یہ اعتراض درست ھے ؟

وزیر خوراک - میرے خیال میں درست نہیں ھے -

Mr. Speaker: Next question.

Babu Muhammad Rafiq: 5431, Sir.

Minister of Food & Agriculture: This is another question of the same type Sir.

Mr. Speaker: We will take up this question last of all.

———

INVESTMENT AND RUNNING CAPITAL OF KARACHI SHIPYARD

*5440. **Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that investment and running capital of the Karachi Shipyard upto the year 1963 was Rs. 12,23,5,261 ;

(*b*) whether it is a fact that the said Shipyard suffered losses during the year 1950, 1956 and 1958 ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons for the said losses and the action taken or intended to be taken to improve the efficiency of this Shipyard ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) No. This figure only represents the "property and assets" side of the balance sheet and does not take the "current liabilities" into account.

(*b*) The project was not in production upto 1956. There was loss in the first year of production, i.e., 1957-58.

(*c*) The main reasons for the losses during the year 1957-58 are given below :—

(*i*) The utilization of the installed capacity was very meagre as the workshop was just going into production.

(*ii*) Continuous non-utilization of full installed capacity due to lack of generation of appropriate public demand.

Vigorous action has since been taken to improve the efficiency of the Shipyard and to make it a profitable venture. Following measures were taken in this regard :—

(1) Efforts were made to utilize the full installed capacity.

(2) All-round improvement was made in the management by resorting to modern management techniques.

(3) Additions were made to the Shipyard to bridge short-comings and to improve its working.

(4) Government of Pakistan have granted a subsidy on the construction of ships.

All these measures have resulted in continuous improvement and by 1964-65 the Shipyard turned the corner when it made a profit of Rs. 1,99,970. In 1965-66 also the Shipyard earned a profit of Rs. 9,12,204

بابو محمد رفیق - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ گورنمنٹ آف پاکستان نے کتنے فیصد subsidy جہاز بنانے کو دی ہے -

Parliamentary Secretary : Sir, the subsidy on smaller crafts since inception on 3-9-1963, the date when the Government agreed on principle to the grant of subsidy to the Karachi Shipyard on on-going vessels, was Rs. 43,83,000, and subsidy in respect of smaller crafts completed and delivered from 4-9-1963 to 30th June 1964 was Rs. 31,88,070. Subsidy in respect of smaller crafts built from 1st of July 1964 to 30th of June 1966 was Rs. 19,73,352, and subsidy in respect of smaller craft in 1966-67 was Rs. 63,80,000. The estimated subsidy in 1967-68 shall be about Rs. 42,65,000.

بابو محمد رفیق - کروڑوں روپے کی subsidy لے کر آپ ۱۱ لاکھ کا نفع دکھا رہے ہیں میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے گورنمنٹ آف پاکستان سے subsidy لی ہے اور جتنا نفع آپ نے دکھایا ہے کیا وہ نفع کہلانے کے قابل ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس کی وجوہات میں نے عرض کر دی ہے کہ ابھی shipyard کو modernise کیا جا رہا ہے اور اس کی تفصیلات بھی میں بتا چکا ہوں - امید ہے ہم اس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کرلیں گے -

مسٹر حمزہ - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب کے آخری حصہ میں فرمایا ہے کہ جہاز بنانے کا جو کارخانہ تھا وہاں ترقی کی جا رہی ہے اور ترقی کی مثال یہ دی ہے کہ انہوں نے اس میں چند لاکھ روپیہ کا نفع دکھایا ہے تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ پچھلے تین سال میں گورنمنٹ نے جو کچھ subsidy دی ہے اس کے مقابلہ

مین جو آپ نے نفع دکھایا ھے کیا آپ اس کو نفع کہنے میں حق بجانب ھیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرے عرض کرنے کا مقصد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی مل نہیں ھے جو وھاں لگایا گیا ھو یہ Shipyard ھے یہ وسیع کیا جا رھا ھے اس کی مشینری کو پورے طور پر استعمال نہیں کیا جا رھا تھا اب رفتہ رفتہ یہ تکالیف دور کر لی گئی ھیں اور اب یہ ادارہ رفتہ رفتہ اچھا خاصا منافع بخش بن رھا ھے یہ بہت بڑا ادارہ ھے اور ایسا ادارہ نہیں ھے کہ آج ھی سے وہ منافع بخش ھو جائے اس کے لئے پوری کوشش کی جا رھی ھے اور اس کی جتنی capacity ھے اس کے مطابق یہ کام کرنے لگے گا اور پچھلے دو سال سے جو کچھ اس کی کارگذاری ھے اس سے معلوم ھوتا ھے کہ یہ ادارہ منافع والا ادارہ ثابت ھو گا ۔

بابو محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے جو کچھ پوچھا تھا اس کے متعلق پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے کچھ نہیں فرمایا یا وہ میری سمجھ میں نہیں آیا میرا مطلب یہ ھے کہ گورنمنٹ سے آپ نے دو کروڑ کی subsidy لی ھے لیکن چند لاکھ کا منافع دکھایا ھے اس کو منافع نہیں کہا جا سکتا میرا مطلب یہ ھے کہ آپ اپنے management کو تبدیل کریں اور گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پر اس ادارہ کو بوجھ نہ بنا دیں اور یہ ادارہ اپنے پیروں پر کھڑا ھو جائے۔

Parliamentary Secretary : I have already clarified Sir that efforts are being made to utilize full installed capacity.

اب جتنی اس کی capacity ھے اس کو استعمال کیا جا رھا ھے ۔

Improvement was made in the management by resorting to modern management techniques.

اس کے لئے latest ہم نے یہ کیا ہے کہ یوگوسلاویہ سے اور باہر سے technicians بلائے ہیں جو مقامی لوگوں کو ٹریننگ دے رہے ہیں ۔

Thirdly, Sir, additions were made to the Shipyard to bridge the shortcomings and improve its working, and the Government of Pakistan has also granted the subsidy.

اور رفتہ رفتہ اس کے حالات سدھارے جا رہے ہیں ۔

CAPITAL OUTLAY ON KARACHI SHIPYARD

*5441. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the total capital outlay on Karachi Shipyard during 1963-64, 1964-65, and 1965-66;

(*b*) total running expenditure during the said years;

(*c*) whether it is a fact that the said Shipyard suffered a loss to the tunes of Rs. 63,53,772 during the year 1963-64 and Rs. 3,70, 17,033 upto June 1965 ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons for this loss and the action taken or intended to be taken to reduce such losses in future ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) *Year*		*Total Capital Outlay* (Rs. in lacs)
1963-64	...	17·12
1964-65	...	37·66
1965-66	...	44·83

(*b*) *Year*	*Total Running Expenditure*

		Rs.
1963-64	...	1,30,98,542
1964-65	...	1,34,00,406
1965-66	...	1,60,66,844

(*c*) Yes.

(*d*) The main reasons for the losses are given below:—

(*i*) The utilization of the installed capacity was very meagre as the workshop was just going into production.

(*ii*) Continuous non-utilization of full installed capacity due to lack of generation of appropriate public demand.

Vigorous action has since been taken to improve the efficiency of the Shipyard and to make it a profitable venture. Following measures were taken in this regard: -

(1) Efforts were made to utilize the full installed capacity.

(2) All-round improvement was made in the management by resorting to modern management techniques.

(3) Additions were made to the Shipyard to bridge short-comings and to improve its working.

(4, Government of Pakistan have granted a subsidy on the construction of ships.

All these measures have resulted in continuous improvement and by 1964-65 the Shipyard turned the corner when it made a profit of Rs. 1,99,970. In 1965-66 also the Shipyard earned a profit of Rs. 9,12,204.

DISTRIBUTION OF MILLED FLOUR IN LAHORE

***5753. Chaudhri Idd Muhammad:** Will the Minister of Food be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Officers of the Food Department of Lahore Region and other District Officers at a meeting held on December 31, 1966 in Lahore, recommended to Government to purchase

entire stocks of milled flour in Lahore to facilitate its distribution through Ration Depots, Retail Shops and the Fair Price Shops to ensure regular supplies at the fixed rate of Rs. 18·75 per maund ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, whether the said recommendations were accepted and implemented ; if so, the quantity of flour purchased and supplied for distribution according to the said recommendations in January and February, 1967 alongwith the number of Ration Depots, Retail Shops and Fair Price Shops in Lahore district to whom flour was given ;

(*c*) whether Government adopted the same policy in respect of distribution of flour in otherid ts ricts of the Province; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) There is nothing on record to indicate that any such meeting was held in Lahore on the 31st of December, 1966. The Provincial Government, however, issued two separate notifications dated the 24th December 1966 and the 5th January 1967 ordering acquisition of 100% atta produced by Modern Wheat Grinding Plants and Roller Flour Mills at Lahore at Rs. 18.62 per maund with bag for distribution locally and at other stations in the northern areas of the Province.

(*b*) As stated against (*a*) above, no recommendation in this behalf was received by the Provincial Government. About 724,640 bags of atta were, however, supplied to Ration Depots, Special Depots and Fair Price Shops in January and February, 1967. The number of Ration Depots, Retail Shops and Fair Price Shops, to which atta was supplied, was as follows :—

	Ration Depots	*Special Depots*	*Fair Price Shops*	*Licensed (Retail Dealers)*
January 1967 ...	731	132	37	460
February 1967...	789	147	...	...

(*c*) The entire production of atta milled by Roller Flour Mills in the Province was acquired for distribution. Wheat was got milled by Modern Wheat Grinding Plants wherever considered necessary. Distribution

of wheat, wheat atta and maize was arranged under directions of the Deputy Commissioners concerned through various agencies keeping in view the local conditions.

EXPLOITING FOOD SITUATION IN THE PROVINCE

*5754. **Chaudhri Idd Muhammad:** Will the Minister of Food be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Governor advised the Commissioners sometime ago to work on a war footing to avoid any possible breakdown in the supply of foodgrains to the people and to see that wheat prices remain within reasonable limits;

(*b*) whether it is a fact that the Governor also desired that special care should be taken to ensure that unscrupulous elements do not exploit the situation at the expense of innocent consumers of wheat;

(*c*) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative the action taken by Commissioners in this regard and the number of culprits arrested on the charge of exploiting the situation through-out the Province?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) A statement showing the action taken by the staff of the Food Department against Flour Mills, Ration Depots, Fair Price Shops and Foodgrains Licensees is placed on the Table.

The Commissioners of the Divisions are overall incharge of the food work in their respective Divisions. No separate action is, therefore, initiated by them in such cases.

STATEMENT OF ACTION TAKEN AGAINST THE FLOUR MILLS, RATION DEPOTS, FAIR PRICE SHOPS AND FOODGRAIN LICENSEES DURING THE PERIOD MIDDLE OF DECEMBER, 1966 TO MIDDLE OF APRIL, 1967.

Flour Mill Owners—

(*i*) Foodgrains Licences of two Flour Mill Owners were cancelled.

(*ii*) Licences of three Flour Mill Owners were suspended.

(*iii*) Seven Flour Mill Owners were warned.

(*iv*) Cases against ten Flour Mill Owners were registered with Police.

(*v*) Wheat supplies of four Flour Mill Owners were stopped.

Ration Depot Holders—

(*i*) Authorizations of 49 Ration Depot Holders were cancelled.

(*ii*) Authorizations of 79 Ration Depot Holders were suspended.

(*iii*) 34 Ration Depot Holders were fined.

(*iv*) 9 Depot Holders were warned.

(*v*) 12 Depot Holders were charge-sheeted for various irregularities.

(*vi*) Cases against 10 Ration Depot Holders were registered with Police.

(*vii*) Supplies of atta to seven Depot Holders were forfeited.

Fair Price Shopkeepers—

(*i*) Allotment of 8 Fair Price Shopkeepers were cancelled.

(*ii*) Allotments of 16 Fair Price Shopkeepers were suspended.

(*iii*) Two Fair Price Shopkeepers were warned.

(*iv*) Five Fair Price Shopkeepers were charge-sheeted for various irregularities.

(*v*) Security of one Fair Price Shopkeeper was forfeited.

Foodgrains Licensees—

(*i*) Foodgrains Licences of 29 Licence Holders were cancelled.

(*ii*) Foodgrains Licences of 22 Licence Holders were suspended.

(*iii*) One Foodgrains Licence Holder was warned.

(*iv*) Cases against 54 Licence Holders were registered with Police for various irregularities.

(*v*) Supply of atta to one Licence Holder was stopped.

ISSUING DIRECTIVE TO ROLLER FLOUR MILLS IN THE PROVINCE

*5755. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time ago the Controller of Flour Mills directed that all the Roller Flour Mills in the Province and the modern Wheat Grinding Plants in Karachi, Lahore, Lyallpur and Rawalpindi should indicate the date of milling on the bags containing *Atta* produced by them ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative, (*i*) the date when the said directive was issued, (*ii*) the reasons for not issuing such directive for the Wheat Grinding Plants in Hyderabad ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) 24th December 1966.

(*ii*) There is no modern Wheat Grinding Plant in Hyderabad, hence the question of issuing such a directive did not arise.

QUOTA OF FLOUR FOR RATION DEPOTS IN LAHORE

*5760. **Chaudhri Idd Muhammad**: Will the Minister of Food be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the daily quota of flour supplied to the Ration Depots in Lahore has recently been enhanced; if so, the quota of bags so enhanced and the number of flour bags being supplied to the Ration Depots in Lahore now-a-days;

(*b*) whether Government intend to follow the same policy in other Districts of the Province: if not, reason therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) No. The average of daily release is about 5,700 bags.

(*c*) The requirements of other Districts are also being met, keeping in view the local conditions and availability of stocks in Government Reserves.

CHINESE WHEAT SUPPLIED TO RATION DEPOTS

*5951. **Mian Nazeer Ahmad:** Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the total quantity of wheat received from China during the last two years and the expected quantity to be received in the current year ;

(*b*) the total quantity of Chinese wheat supplied to Ration Depots in the Province for distribution from 1st July 1966 todate?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) The import of foodgrains from abroad is the concern of the Central Government and this information is, therefore not available with Provincial Government.

(*c*) In view of the reply to (*a*) above, it is not possible to furnish the requisite information.

MANAGEMENTS OF FLOUR MILLS PROSECUTED DURING THE DAYS OF SCARCITY OF FOODGRAINS

*5953. **Mian Nazeer Ahmad:** Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the managements of Flour Mills in the Province were prosecuted for causing inconvenience and panic among the poor and middle classes of people during the days of scarcity of foodgrains this year and the Mills were closed ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number of Mills closed and (*ii*) the names of persons arrested, challaned and convicted ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Cases were registered against certain Flour Mills for committal of various irregularities.

(*b*) A statement containing the requisite information is attached.

A

Serial No.	*Names of Mills closed*	*Date of closure*	*Latest position*
1	Rehman Flour Mills, Lyallpur.	4-2-67	Challan has been presented in court. Mills restarted under High Court order dated 16th March, 1967.
2	Millat Flour Mills, Lyallpur.	7-12-66	Challan has been presented in court. Mills restarted under High Court order dated 3rd April, 1967.
3	Shaheen Flour Mills, Lyallpur.	8-2-67	Challan has been presented in court. Mills restarted under High Court order dated 26th April, 1967.
4	Allah Wasaya Flour Mills, Lyallpur.	26-1-67	Challan has been presented in court Mills restarted under High Court order dated 13th June, 1967.
5	Saleem Flour Mills, Lyallpur.	1[illegible]-12-65	Challan has been presented in court. Mills restared under High Court order dated 26th April, 1967.
6	Sartaj Flour Mills, Lahore.	8-12-66	Case being investigated. Mills restarted under High Court order dated 3rd February 1967.

Serial No.	*Names of Mills closed*	*Date of closure*	*Latest position*
7	Badamibagh Flour Mills, Lahore.	19-12-66	Investigation has been completed. Challan will be presented in the court shortly.
8	Gulberg Flour Mills, Lahore.	19-12-66	Ditto.

B

Names of persons arrested and challaned :—

(1) Haji Ahmad Din of Rehman Flour Mills, Lyallpur.

(2) Abdul Hakeem of Millat Flour Mills, Lyallpur.

(3) Nazeer Ahmed of Shaheen Flour Mills, Lyallpur.

(4) Haji Allah Wasaya of Allah Wasaya Flour Mills, Lyallpur.

(5) Muhammad Salem fo Saleem Flour Mills, Lyallpur.

C

Names of persons arrested :—

(1) Mian Mce n-ud-Din of Gulberg Flour Mills, Lahore.

(2) Mian Saleem-ud-Din of Gulberg Flour Mills, Lahore.

(3) Mr. P. C. Sampson, Inspector, Food Department.

(4) Khawaja Chiragh Hassan of Badamibagh Flour Mills, Lahore.

(5) Khawaja Ihsan-ul-Haq of Badamibagh Flour Mills, Lahore.

(6) Khawaja Maqbul-ul-Haq of Badamibagh Flour Mills, Lahore.

(7) Nasrullah Khan of Badamibagh Flour Mills, Lahore.

(8) Malik Abdul Majid of Badamibagh Flour Mills, Lahore.

(9) Muhammad Sharif of Badamibagh Flour Mills, Lahore

(10) Rustam Ali of Badamibagh Flour Mills, Lahore.

(11) Inayat Ullah of Badamibagh Flour Mills, Lahore.

(12) Muhammad Umer of Badamibagh Flour Mills, Lahore.

(13) Ahmad Din, Supervisor, Food Department.

(14) Mian Taj-ud-Din of Sartaj Flour Mills, Lahore.

(15) Mian Muhammad Sharif of Garner Flour Mills, Sharqpur Khurd.

(16) Mian Allah Bux of Premier Flour Mills, Lahore.

(17) Zahoor Ahmad of Premier Flour Mills, Lahore.

(18) Rashid Ahmad of Premier Flour Mills, Lahore.

(19) Hamid Ahmad of Premier Flour Mills, Lahore.

D

Cases against parties at S. Nos. 1 to 5 (Part B) are in courts.

Police investigations in cases at Serial Nos. 1 to 13 (Part C) are completed and challans will be sent to court shortly.

Remaining cases are being investigated.

PROCUREMENT OF RICE

*5956. **Mian Nazeer Ahmad:** Will the Minister of Food be pleased to stete:—

(*a*) the total quantity of rice of all qualities procured in West Pakistan during 1965 and 1966;

(*b*) the quan ity of rice of all qualities handed over to Ration Depots for distribution in West Pakistan from 1st July 1966 to date;

(*c*) the quantity of rice stocked for export at present?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*)

1965 ... 370,831 tons.

1966 ... 375,653 tons.

(*b*) 20,152 tons from the 1st July, 1966 to the 31st March, 1967.

(*c*) Basmati 94,227 tons ... } on the 26th March, 1967.
Begmi ... 7,209 tons ... }
Permal ... 3,185 tons ... }

AMERICAN WHEAT SUPPLIED TO RATION DEPOTS

***5957. Mian Nazeer Ahmad**: Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the total quantity of wheat received from U.S.A. during 1965 and 1966 and from 1st July 1966 to date and the quantity expected to be received during the current year;

(*b*) the quantity of American wheat supplied to Ration Depots for distribution in (*i*) West Pakistan and (*ii*) Sahiwal District during 1965 and and from Ist July 1966 to date?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a* The import of foodgrains from abroad is the concern of the Central Government and this information is, therefore, not available with the Provincial Government.

(*b*) The Provincial Government does not keep separate country-wise account of wheat. It is, therefore, not possible to furnish figures of quantities of American wheat supplied to Ration Depots for distribution.

RE-INTRODUCTION OF RATIONING OF WHEAT OR ATTA IN MULTAN AND SAHIWAL

***5973. Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Food be pleased to state:—

(*a*) the date on which foodgrains rationing was last lifted in Multan and Sahiwal alongwith the population of Sahiwal and Multan at that time ;

(*b*) the per month quantity of *Atta* or wheat distributed during the rationing period in Multan and Sahiwal cities ;

(*c*) the population of Multan and Sahiwal cities now-a-days;

(*d*) the quantity of wheat or *Atta* being distributed in Multan and Sahiwal now-a-days;

(*e*) whether Government intend to re-introduce the rationing of wheat or *Atta* in Multan and Sahiwal; if so, when and if not, reason therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) (*i*) Multan was de-rationed in the year 1950.

Population—About 187,300 in 1950.

(*ii*) *Sahiwal*—Rationing was never introduced in Sahiwal.

Population—About 50,000 in 1950.

Multan—

(*b*) The requisite information is not available.

Sahiwal—

In view of (*a*) (*ii*) above, no information can be furnished on it.

(*a*) *Multan*—

Present population about 411,931

Sahiwal—

Present Population about 86,457

(*d*) *Multan*—

Month	Wheat *Atta* distributed *Tons*
(*i*) January 1967	2,654
(*ii*) February 1967	3,178
(*iii*) March 1967	3,227
(*iv*) April 1967	2,595

Sahiwal—

Month	Quantity distributed *Tons*
(*i*) *January* 1967—	
Wheat	104.4
Wheat *Atta*	497·9
(*ii*) *February* 1967—	
Wheat	348·3
Wheat *Atta*	360·4
(*iii*) *March* 1967—	
Wheat	715·5
Wheat *Atta*	353·0
(*iv*) *April* 1967—	
Wheat	290·1
Wheat *Atta*	433 0

(*e*) The present food situation is satisfactory. Government do not intend, for the pre ent, to introduce rationing of wheat or *Atta* in Multan and Sahiwal.

FLOUR MILLS IN KARACHI

*6374. **Mr. Zain Noorani**: Will the Minister of Food be pleased to state:—

(*a*) the number of Flour Mills in Karachi and the capacity of each Mill alongwith its name;

(*b*) whether it is a fact that out of the said Mills, only one Mill has be n permitted by the Government to grind fine *Atta* with twenty per cent extraction of bran and to sell it at Rs. 21·00 per maund; if so, (*i*) the name of the said Mill, and (*ii*) reasons for the selection of that particular Mill;

(*c*) the percentage of extraction of bran which all the other flour mills in Karachi are allowed to take out and the rate at which they are allowed to sell their *Atta*?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*)

Serial No.	Name of the Mill	24 hours grinding capacity
		(*Tons*)
1	Karachi Roller Flour Mills	184
2	Sind Roller Flour Mills	275
3	India Roller Flour Mills	330
4	Pakistan Roller Flour Mills	90
5	A.R. Roller Flour Mills	100
6	S.M. Corporation	65
7	Golden Flour Mills	25
8	Maida Limited	25
9	Indus Roller Flour Mills	192
10	Aftab Flour Mills	185

(*b*) Yes.

Sind Roller Flour Mill.

(*i*) India Roller Flour Mills which has the highest capacity (330 tons on 24 hours basis) in Karachi was involved in a case of extraction of *maida*. The second place, in terms of highest capacity, was occupied by Sind Roller Flour Mill.

(*ii*) Sind Roller Flour Mill was selected by the Commissioner, Karachi Division and Deputy Commissioner, Karachi, taking into consideration the capability of the Mill to manufacture fine *atta* of the required standard. The Deputy Commissioner, Karachi consulted the Baker Group, Karachi, before making the selection.

(*c*) The flour mills at Karachi (except the Mill selected for producing fine *atta*) are allowed to extract 3 per cent of bran and sell wheat *atta* at the *ex*-mill rate of Rupees 18·62 per maund (with bag).

Mr. Zain Noorani: I am basing my supplementary at the oral reply which he has given. In the first instance, it being admitted that the Sind Roller Flour Mills did neither have the highest capacity nor the most modern machinery and it also being a fact that the answer given by the Parliamentary Secretary not being correct in as much as the India Roller Flour Mills was not stopped for even one single day from extracting Fine Atta from 11th December onwards and it also being evident now that the Sind Roller Flour Mills, which had mysteriously been given this job, had failed to carry on the work satisfactorily, would the Government consider revising its policy and allowing the flour mills, in rotation, to extract fine Atta ?

Minister of Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): These facts were brought to my notice by the Member. The new policy that we are going to pursue will be that it will not remain with one mill but it will be by rotation. We are going to adopt this policy shortly.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر خوراک از راہ کرم بتائیں گے کہ سندھ رولر فلور مل کے خوش قسمت مالکان کے نام کیا ہیں ؟

وزیرخوراک ۔ مجھے معلوم نہیں ۔ میں دریافت کرکے آپ کو بتاؤں گا ؟

Mr. Zain Noorani : The Department and the learned Minister are not in a position to deny that the allegation made against India Roller Flour Mills is not correct. Therefore, in the House a statement should be made clearing their position at least.

وزیر خوراک ۔ مجھے مسٹر زین نورانی نے چند کاغذات دکھائے تھے کہ اس تاریخ کے بعد وہ کام کرتے رہے ۔ جواب مجھے ابھی تک موصول نہیں ہوا جب آئے گا میں جواب دے دوں گا ۔

Mr. Zain Noorani : The Department has admitted it in the revised answer but the Parliamentary Secretary has, unfortunately, read the previous answer.

وزیر خوراک ۔ ھاں یہ ٹھیک ھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر خوراک نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ انڈیا فلور مل کراچی کے مالکان کو یہ تجویز کریں کہ اس کا نام وہ پاکستان بننے کے بعد بدل دیں ؟

وزیر خوراک ۔ میں نے غور نہیں کیا ۔ یہ بینک آف انڈیا ھے میں نے اس کے متعلق نہیں سوچا ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا یہ بینک آف انڈیا کسی پاکستانی کی ملکیت ھے ؟

Mr. Speaker : Is it a point of order ?

Malik Muhammad Akhtar : The Minister has made a statement that there is a Bank of India.

Mr. Speaker : That is not a point of order.

WHEAT STOCKS TAKEN DELIVERY OF BY DEPUTY COMMISSIONERS FROM VARIOUS BANKS

***6375. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister of Food be pleased to state :—

(*a*) the Division-wise break-up of wheat stocks taken delivery of by the Deputy Commissioners from various Banks in the Province under Government instructions alongwith the value of the same;

(*b*) the amount taken possession of from Scheduled Banks and the Co-operative Banks in the Province;

(*c*) whether any stock declared by the Banks in the Province was found missing; if so, the quantity in maunds as well as value in rupees of the missing stocks and the name of the Bank alongwith the party of whom the wheat belonged?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*), (*b*) and (*c*) : A statement containing the available information is placed on the Table.

STATEMENT

(*a*) *Stocks acquired by Deputy Commissioners—*

Division		Maunds
1. Dera Ismail Khan	...	1,503
2. Rawalpindi	...	13,455
3. Lahore	...	155,328
4. Sargodha	...	6,390
5. Multan	...	25,565
6. Bahawalpur	...	12,838
7. Khairpur	...	13,885
8. Hyderabad	...	2,860
9. Karachi	...	26,759
	Total ...	259,583

The exact value of the stocks acquired is not available. Stocks were acquired from various Banks at different rates for different stations. The prices ranged between Rs. 16.00 and Rs. 30·00 per maund.

(*b*) The amounts advanced to various parties by Scheduled Banks and Co-operative Banks are not known.

(*c*) A quantity of 78,816 maunds was found missing at the time of taking delivery of stocks. The available particulars of the missing stocks are as follows : –

Name of Bank	Name of Pledger	Quantity	Value
		Maunds	Rs.
1. United Bank Ltd., Circular Road, Lahore.	M/s. Karimi Flour Mills, Misri Shah, Lahore.	3,000	66,000
2. United Bank Ltd., Bank Square, Lahore.	Pak Wheat Products Ltd, 40-N, Gulberg, Lahore.	20,550	3,45,240
3. National Bank of Pakistan, Anarkali, Lahore.	Ditto	34,935	Not intimated by the Bank.
4. Muslim Commercial Bank Ltd., Bank Square, Lahore.	Ditto	8,573	Ditto
5. Standard Bank Ltd., Shahdara Branch.	Poineer Flour Mills, Shahdara.	2,723	46,963
6. Habib Bank Ltd., The Mall, Lahore.	M/s. Farooq Food Products, Lahore.	3,539	Not intimated by the Bank.
7. Habib Bank Ltd., Circular Road, Lahore.	M/s. Simma Industries, Circular Road, Lahore.	2,745	Ditto.
8. National Bank of Pakistan, Sargodha.	Syed Inayat Ali Shah, Sargodha.	1,500	25,500
9. United Bank Ltd, Jhang.	M/s. Jhang Flour and General Mills Ltd., Jhang.	750	14,152
10. Habib Bank Ltd., Singoro District Sanghar.	M/s Taleh Ram and Sons, Sanghar.	500	Not intimated by the Bank.

Mr. Zain Noorani: Before I ask a supplementary I will crave your indulgence to read the question at (b) and the answer given to this part and guide me. I have asked for something and they have given me something else. I have asked for chop and they are giving me cheese.

وزیر خوراک - آپ نے سوال کے حصہ (بی) میں پوچھا ہے۔

(*b*) "The amount taken possession of from Scheduled Banks and the Co operative Banks in the Province?"

Mr. Zain Noorani : No, Sir. What I ask is the amount taken possession of. That means in maunds of wheat from Scheduled Banks and Co-operative Banks, But what is the answer that you give?

Minister of Food & Agriculture : It is not available.

Mr. Zain Noorani : The answer that you give is the amount but I am not interested in the money part of it. I am interested in the wheat part of it.

وزیر خوراک - 'Amount' کے لفظ سے روپیہ کا سوال پیدا ہوگا "quantity" اگر آپ فرما دیتے تو مغالطہ نہ ہوتا۔

Mr Zain Noorani : This was pointed out last time and the Speaker had sort of asked the Department to clarify it.

Mr. Speaker : But doesn't the Member agree that he should have used the word 'quantity?'

Mr. Zain Noorani : The supplementary is; is it a fact that most of the 26759 maunds of wheat taken possession of in Karachi, was unauthorizedly sold by the Department's representative in Karachi ?

وزیر خوراک - ہم نے تو یہ معاملہ ڈی سی کے سپرد کیا تھا آپ فرما رہے ہیں کہ فوڈ کے محکمہ والوں نے بغیر اجازت کے اس کی فروخت کر دی ہے؟

Mr. Zain Noorani : Sir, certain policy was laid down for taking possession and the utilization of the wheat. My information is that in Karachi, 26,000 maunds of wheat was not utilized according to the policy laid down by the Government. Now I ask whether the Government intends to hold any inquiry in the matter.

Minister for Food : I will certainly do that.

SETTING UP OF A NEW INDUSTRY IN MULTAN DISTRICT

*7321. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state whether the West Pakistan Industrial Development Corporation has set up any industry in Multan District during the last three years; if so, details thereof and if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): The West Pakistan Industrial Development Corporation are in the process of setting up a Timber Seasoning Plant at Piranwala with a capital cost of Rs. 4,50,000·00 having an annual capacity of producing 10,000 numbers of treated poles and 40,000 cubic feet of sawn timber. The work on the project started in October, 1963. 80 per cent of the work concerning erection of plant and machinery had been completed by March 31st, 1967. Other works are in an advanced stage of completion. The factory is expected to go into production very soon. In addition to this, action is being taken on the balancing of Natural Gas Fertilizer Factory, Piran-i-Ghaib, Multan. The capital expenditure on this project is estimated to be 2,73,20,000·00 rupees which will create an additional production capacity of 16,500 tons of urea and 29,700 tons of ammonium nitrate. The projects have been cleared by the Provincial Development Working Party for the consideration of the Central Development Working Party and the Executive Committee of the National Economic Council. Civil engineering work on this project is under progress.

Mr. Speaker: The Question Hour is over now. We will now take up the two questions which were deferred. First is No. 4606.

KEEPING CURRENT ACCOUNTS OF THE LOCAL BODIES IN CO-OPERATIVE BANKS

*4606 **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Co-operation please refer to the answer to my starred question No. 3101 given on the floor of the House on 4th December 1963 and state whether the reply from the Central Government in respect of keeping current accounts of the local bodies in Co-operative Banks has since been received; if so, the action taken in the matter?

Parliamentary Secretary (Khan Mukarram Khan): The matter is still under consideration. It is regretted that no action can be taken until a final decision has been taken by the appropriate authorities.

بابو محمد رفیق۔ جناب والا یہ معاملہ ۱۹۶۳ء سے زیر غور چلا آرہا ہے سنٹرل گورنمنٹ کے ساتھ اور باقی محکموں کے ساتھ۔ کیا وجوہات ہیں کہ گورنمنٹ آج تک اسے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکی ؟

وزیر امداد باہمی (ملک خدا بخش) ۔ وجہ یہ ہے کہ نظریات میں کچھ اختلاف ہے اب کوشش کی جا رہی ہے کہ ان میں یکسانیت پیدا کی جائے اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر لیا جائے ۔ دو تین نقطہ ہائے نظر کار فرما ہیں۔ ہم ایسی پالیسی اختیار کرنا چاہتے ہیں جس میں وہ سب آجائیں ۔ ویسے اس بارہ میں حکومت کے مختلف محکموں اور شعبوں میں خاصا اختلاف ہے اس مسئلہ کی نوعیت اتنی پیچیدہ ہے کہ جلد کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا بہر حال ہم کوشش کریں گے کہ جلد کوئی فیصلہ ہوجائے ۔ زیادہ تشویش تو مجھے ہونی چاہئیے کیوں کہ میں اس محکمہ کا سر براہ ہوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ جو شکل پیدا ہو گئی ہے یہ جلد از جلد دور ہو سکے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا وزیر زراعت صاحب بتائیں گے کہ یہ کب سے زیر غور ہے ؟

وزیر امداد باہمی ۔ یہ ۱۹۶۳ء سے پہلے کا مسئلہ ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ چار برس گذر چکے ہیں آپ کو ابھی اور کتنا عرصہ چاہئیے ۔

وزیر امداد باہمی ۔ جلد کریں گے تا کہ آپ کو گلہ کی گنجائش نہ رہے ۔

Mr. Speaker: Has this question been taken up by the Finance Department ?

Minister for Co-operation: Yes Sir.

Minister for Basic Democracies (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): Sir, as I have already mentioned and I may communicate the views on behalf of Kirmani Sahib that we would be meeting and discussing the matter there in the meeting. We would be meeting in the very near future. It cannot be decided here because every Department has very positive views. We may disagree among ourselves and we may not come to some or to the same conclusion.

Mr. Speaker: That means that the Ministers have not been able to meet so far. This question was deferred thrice. And I had given clear directions that there should be a definite decision communicated to the House.

Minister for Food: Sir, we had a meeting on two occasions and the Finance Minister and I discussed the matter and we will hold another meeting.

Mr. Speaker: I hope now the next meeting would be convened very shortly and the Minister will forward the decision which is taken in that meeting to us so that we may communicate the same to Babu Muhammad Rafiq. Next question now.

UTILIZATION OF SUGARCANE CESS

*5431. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Food be pleased to state:—

(*a*) the total amount, mill-wise, collected during 1964-65, 1965-66 and 1966-67 up-to-date on account of Sugarcane Cess in the Province;

(*b*) whether it is a fact that only a sum of Rs. 22,22,100·66 has been allocated for the execution of the Scheme relating to the improvement of mill area, etc., in the Province upto 14th December 1966;

(*c*) the name of the said Scheme with estimated cost thereof and the amount spent thereon up-to-date;

(*d*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the time by which the remaining amount will be made available for utilization under the above Scheme?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) A statement containing the requisite information upto the 30th April, 1967

is placed on the Table of the House*.

(*b*) Yes. Allocations were made for construction, improvement, repairs and maintenance of main roads and bridges and link roads within the Mills, Zones and areas surrounding the Mills' Zones.

(*c*) A statement containing the required information is placed on the Table*.

(*d*) Arrangements are being made for the release of further funds.

بابو محمد رفیق - گورنمنٹ نے اس ایریا کی ڈویلپمنٹ کے لئے جو سیس لگایا تھا - ۶۵-۱۹۶۴ء میں اس سے ۶۳ لاکھ ۳۳ ہزار ۳۴۴ روپے اور ستائس پیسے وصول کئے - ۶۶-۱۹۶۵ء میں ایک کروڑ ۲۳ لاکھ ۶۲ ہزار ۹۷۳ روپے اور ۹۴ پیسے - ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۹۷ لاکھ ۸۶ ہزار ۳۴۸ روپے اور ۶۳ پیسے - کل ۲ کروڑ ۱۴ لاکھ روپے اس سیس کی وجہ سے گورنمنٹ نے اس علاقہ سے وصول کئے - اس کے مقابلہ میں جو سکیمیں ہیں وہ ۳۸ لاکھ ۴۳ ہزار ۳۴۴ روپے کی ہیں اور جو تین سال میں خرچ ہوا ہے وہ ۵ لاکھ ۵۲ ہزار روپیہ ہے - ۲ کروڑ بارہ تیرہ لاکھ روپے کی سڑکیں یہاں بنانی تھیں - کیا وجوہات ہیں کہ آج تک اس ڈیپارٹمنٹ نے اپنی سکیمیں مکمل کر کے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے پیسے نہیں منگوائے اور جو منگوائے ہیں وہ خرچ کیوں نہیں کئے -

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) - اس سیس کے متعلق بھی پروسیجر بنانے میں جو کچھ دیر ہو گئی تھی - اب وہ تیار ہو چکا ہے محکمہ فنانس نے یقین دلایا ہے کہ جہاں تک روپیہ کا تعلق ہے وہ اسے واگذار کر دیں گے تاکہ یہ کام جلد پایہ تکمیل تک پہنچ سکے -

Mr. Speaker: What procedure has been decided upon for the utilization of this fund ?

**Please see Appendix IV at the end.*

وزیر خوراک - پروسیجر یہ ہے کہ ایک زونل کمیٹی بنا دی گئی ہے - وہ تجویز کرے گی کہ روپے کس جگہ خرچ ہونے ہیں - فوڈ ڈیپارٹمنٹ والے اس کے متعلق محکمہ فنانس سے روپے لیں گے اور بعض جگہ وہ خود کام کرائیں گے اور بعض جگہ یہ روپیہ ورکس ڈیپارٹمنٹ کو دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کام کو مکمل کرا دیں - اب ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی بجائے کام سیدھا ورکس ڈیپارٹمنٹ کو دے دیا جائے -

بابو محمد رفیق - آپ کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے فرنٹیئر سے ایک کروڑ روپیہ وصول کیا ہے - مگر اس ایریا کے لئے ایک بھی سکیم نہیں بنائی -

وزیر خوراک - جو سکیم ہمارے پاس آئی ہے ہم اسے جلد پاس کر دیتے ہیں فرنٹیئر کا جو روپیہ ہے وہ ادھر ہی خرچ ہونا ہے -

خان اجون خان جدون - وزیر موصوف نے پروسیجر کی طوالت کے متعلق فرمایا ہے - جیسا کہ میرے محترم دوست نے ابھی فرمایا ہے فرنٹیئر میں ابھی تک کوئی پیسہ واگذار نہیں ہوا اور ایک کروڑ کی رقم وہاں سے وصول کی گئی ہے - کیا وزیر موصوف اس پروسیجر کی طوالت کو محسوس کرتے ہوئے وہاں جلد از جلد کام کریں گے -

وزیر خوراک - انشا اللہ جلد از جلد کام کریں گے - بہت سی میٹنگز ہو چکی ہیں - اب محکمہ فنانس یا کوئی اور محکمہ زیادہ دیر کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا - ضابطہ کی وجہ سے اس ساری تکلیف کا سامنا کرنا پڑا -

مسٹر محمد اکبر خاں کانجو۔ جناب والا ۔ ضابطہ اتنا پیچیدہ ہے کہ سارا سال ختم ہو جاتا ہے اور رقم نہیں ملتی ۔ کیا آپ ضابطہ میں تبدیلی نہیں کر سکتے کہ جو پیسہ جس جس سکیم کے لئے ہو وہ فوراً واگذار کیا جائے ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ایسا ہی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد سے جلد یہ کام ہو جائے ۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کو دوبارہ شکایت کا موقع نہ ملے ۔

بابو محمد رفیق ۔ جناب والا میں تفصیل کی آئٹم نمبر ۱-۲-۳-۴ کی طرف وزیر صاحب کی توجہ دلاتا ہوں کہ اس علاقہ کی کوئی سکیم آپ کے محکمہ میں آئی ہے یا نہیں ۔ اگر کوئی سکیم آئی ہے تو وہ کس سٹیج پر ہے ۔

وزیر خوراک ۔ سکیمیں آئی ہوئی ہیں کچھ کو تو ہم نے process کر کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیج دیا ہے کچھ ہمارے زیر غور بھی ہوں گی ۔

———

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up the short notice questions. The first short notice question is from Chaudhri Muhammad Nawaz. The Member may please read out his question.

AMOUNT RELEASED OUT OF SUGARCANE CESS FOR UTILIZATION ON DIFFERENT SCHEMES

*7867. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) the amount so far released by the Finance Department, out of Sugarcane Cess, year-wise, during the years 1964-65, 1965-66 and 1966-67, for utilization on different approved schemes ;

(*b*) the amount not released so far, if any ;

(*c*) the reasons for not releasing the amount so far by the Finance Department ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*)

1964-65	...	Nil
1965-66	...	Nil
1966-67	...	Rs. 30 lacs.
(*b*)	...	1,53,22,392

(*c*) Settlement of procedural details, fixation of expenditure Heads of Account, setting up of Zonal Committees for the selection of Road/ Bridges to be financed from the Sugar cane Development Cess Fund, selection of executing Agencies, have consumed a lot of time. The Administrative Department is now taking steps to issue administrative approval to individual schemes. Funds will be released againat the approved schemes according to the requirements.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے سوال کے حصہ ,,سی،، میں فرمایا ہے کہ جو

procedural details ہیں ان کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے - جو fixation of expenditure ہیں ان کا بھی اب تک تعین نہیں کیا کہ کونسے heads of accounts میں یہ خرچ ہو گا - میں ان سے یہ پوچھتا ہوں اس procedural matter کو طے کرنے میں اور کتنا عرصہ لگے گا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا جلد سے جلد کوشش کی جائے گی -

چودھری محمد نواز - ''جلد سے جلد'' سے مراد کیا ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - ''جلد سے جلد'' سے مراد انشا اللہ جلدی ہے -

چودھری محمد نواز - اس کو دو مہینے یا چار مہینے لگیں گے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا ۱۰۰ فیصد وقت کا تعین کرنا ممکن نہیں ہے لیکن حالات کے مطابق کوشش کی جائے گی کہ تضیع اوقات نہ ہو -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے جیسا کہ جواب کے حصہ ''الف'' میں کہا گیا ہے کہ ۶۷ - ۱۹۶۶ء میں انہوں نے ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے - کیا وہ ساری کی ساری رقم خرچ ہو چکی ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - میں اس سلسلے میں فاضل ممبر صاحب کا سوال نہیں سمجھ سکا -

مسٹر سپیکر - چودھری محمد نواز صاحب یہ فنڈ release ہو چکا ہے - خرچ کے متعلق شاید ملک صاحب کچھ بتا سکیں -

وزیر خوراک - جناب والا بابو محمد رفیق صاحب کے سوال کا جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے -

مسٹر سپیکر - ۵ لاکھ ۵۲ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ایک طرف جواب کے حصہ "سی" میں یہ فرماتے ہیں کہ ابھی تک procedural details طے نہیں ہوئیں اور دوسری طرف انہوں نے کچھ رقم خرچ بھی کی ہے - کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ انہوں نے کس ہیڈ میں خرچ کیا ہے یہ پروسیجر کس طرح انہوں نے طے کر لیا ؟

وزیر خوراک - میں نے کہا تھا کہ کچھ سکیموں کے متعلق طے ہو گیا ہے - ۳۰ لاکھ روپیہ release کرنے کا حکم دے دیا گیا تھا - باقی سکیموں کے متعلق یہ ہے کہ کچھ بڑی سکیمیں ہیں اس میں کچھ تاخیر ہوئی ہے - میں نے اس کے متعلق بھی عرض کیا ہے کہ آئندہ تاخیر نہیں ہو گی - ہیڈ بھی ان کا تعین ہو چکا ہے - صرف ہیڈ کے تعین ہونے سے ضابطہ مکمل نہیں ہو جاتا -

بابو محمد رفیق - جناب والا - ملک صاحب نے یہ فرمایا ہے - کہ ۳۰ لاکھ روپیہ release کر دیا گیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ estimated cost ۳۰ یا ۳۲ لاکھ روپیہ کی ہے - ساری رقم release نہیں ہوئی ہے - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جتنی estimated cost ہے وہ ساری رقم release ہوئی ہے یا full amount میں سے کچھ رقم release ہوئی ہے ؟

وزیر خوراک - جناب والا - اس وقت اس سوال کے جواب سے میں قاصر ہوں کہ کتنی رقم صحیح معنوں میں release ہوئی ہے اور کتنا اس میں سے خرچ ہوا ہے -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو روپیہ اس میں سے خرچ ہوا ہے وہ کون کون سی سکیموں پر اور کون کون سے علاقوں پر خرچ ہوا ہے -

Mr. Speaker : That detail is in answer to Babu Rafique's question.

چودھری محمد نواز - جناب والا - یہ سوال تو میرا تھا اور میں نے ان سے سوال کیا تھا اور مجھے اس کی تفاصیل دیں اگر بابو محمد رفیق صاحب کو کوئی تفصیل مہیا کی ہے تو میرے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے -

Minister for Basic Democracies & Local Government : This detail was not asked in the question. The purpose of the question is to get reply for the information of the Member himself as well as for the information of the House. If the very question has been answered on the floor of this House on the very day when the Member is asking for that information then, I think, there is no harm if he kindly allows himself to be informed through the information given in reply to that question.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I think, Sir, the Minister should not evade replying to the question when he has got the information with him.

Mr. Speaker : Will Mr. Gill please read out that information ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

(a) The statement containing the requisite information upto the 30th April, 1967 is placed on the Table.

(b) Yes, the allocation was made for the construction, improvement, repairs and maintenance of main roads.

The statement is in case of Premier Sugar Mills and Distillery Company, Mardan.

Mr. Speaker : They want to know the scheme. That would be in the next statement.

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Showing particulars of the scheme already approved by the Food Department with estimated cost thereof ?—that is what you want ?

In case of Kohinoor Sugar Mills, Jauharabad the scheme is regarding the widening and improvement..... I think he is interested in the estimated cost or the amount spent so far. In this case, on all the schemes the amount spent was Rs. 2,06,441. In case of Hyesons Sugar Mills the amount spent was Rs. 3,15,364. In case of Rahwali Cooperative Sugar Mills the amount spent was thirty thousand. In case of Fauji Sugar Mills, Tando Muhammad Khan the amount spent was nothing. In case of Bannu Sugar Mills again no amount was spent.

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. The amount spent was nothing. Sir, is it grammatically correct ?

کیونکہ یہ میری گرائمر کی بہت غلطیاں نکالتے رہے ہیں ۔

Parliamentary Secretary : You are an expert. I will submit to your wishes.

In case of Bannu Sugar Mills, Naurang Sarai—Nil.

Again in Bawani Sugar Mills, Tallagang—Nil.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Will the Parliamentary Secretary let us know whether any scheme was submitted and approved for construction of roads in Mardan Sugar Mill Zone Area, and Charsadda and Takht Bhai Area ; if so, for how much amount the scheme was approved, and how much amount was released ?

وزیر زراعت و خوراک ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میرے پاس اس وقت اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں ہے لیکن وہاں سے اس قسم کی سکیم آئی تھی ۔ اسکے علاوہ میں اسکے متعلق دوسرے کوائف بیان نہیں کر سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Next question.

Suit for Pre-emption of Agricultural Land situated in Village Afzalabad, Tehsil Chunian

*7934. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state: —

(*a*) whether it is a fact that a suit was instituted on 31st May, 1945, for pre-emption of agricultural land situated in village Afzalabad,

Tehsil Chunian by Piar Singh, etc., against Malik Ilam Din, etc. in the Court of Civil Judge, Lahore and the same was decreed in favour of Piar Singh and Arjan Singh, etc. on 12th March, 1947 on payment of Rs. 64,500 and the decree holder deposited the amount after deducting the expenses of the suit ;

(*b*) whether it is a fact that the said Piar Singh, etc. applied to the Civil Judge for execution of the decree and the possession of land was given to them on 1st May, 1947,—*vide* concerned Patwari's *Roznamcha* No. 540, dated 1st May, 1947 ;

(*c*) whether it is a fact that the above said Judgment-Debtor, Malik Ilam Din, etc. applied to the Civil Court on 4th November, 1947 for the payment of Rs. 64,093 annas 10 ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, (*i*) date or deposit of decretal amount by Piar Singh, etc. the decree holders (*ii*) the amount deposited (*iii*) number of deposit of the amount in Treasury or the Bank and number of deposit with the Civil Court and (*iv*) date of withdrawal, number of cheque, name and address of the person who withdrew this amount ?

Parliamentary Secretary (Home) (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Mr. Speaker, Sir, the interim reply, which has been received from the High Court right now is that the suit, about which the information is to be supplied, was instituted on the 31st May 1945, and was decided on 12th March 1947. These are the only particulars, which have been supplied so far as the suit is concerned. So unless the name of the court is stated, it is not possible to furnish the information as required in the said question of the Member, as there were about 10 or 11 courts of Civil Judges functioning in the year 1947.

چودھری محمد ادریس۔ جناب سپیکر ۔ میرے سوال سے ھی ظاھر ھے کہ میں نے مقدمہ کا ٹائٹل اس کے فیصلے کی تاریخ اور اس کے دائر کرنے کی تاریخ دی ھے ۔ یہ جتنے بھی فیصلہ‌جات ھوتے ھیں ۔ وہ تمام کے تمام ریکارڈ میں چلے جاتے ھیں ۔ اب یہ کہنا کہ کس عدالت نے فیصلہ کیا ھے ۔ یہ immaterial ھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے پاس تاریخ فیصلہ اور تاریخ دائری موجود ھے ۔

Parliamentary Secretary (Home): Mr. Speaker, Sir, I submit to what Mr. Idrees has said, and I don't agree with this answer. I would send the question again back to the High Court, and the reply will be furnished on the same information.

Mr. Speaker: The Parliamentary Secretary will then supply that information to us so that we may pass that on to Chaudhri Idrees?

Parliamentary Secretary: Definitely Sir.

Mr. Speaker: That information should be complete information.

Parliamentary Secretary: Definitely Sir.

Reconstruction of P.W.D. Rest Houses at Nakhnal and Maharajke, Tehsil Pasrur, District Sialkot Destroyed by Enemy in September, 1965

*7940. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan:** Will the Minister of Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that P.W.D. Rest Houses at Nakhnal and Maharajke, Tehsil Pasrur, District Sialkot were destroyed due to enemy action in September, 1965 and have not been reconstructed so far;

(*b*) whether it is a fact that the Rest Houses destroyed by enemy action at other places have since been reconstructed;

(*c*) if answer to (*a*) & (*b*) above be in the affirmative, the reasons for not reconstructing the Rest Houses at Nakhnal and Maharajke so far and time by which Government intend to reconstruct the same?

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*a*) Civil Rest Houses at Nakhnal and Maharajke were destroyed during war. There are no P.W.D. Rest Houses at these places.

(*b*) Not yet.

(*c*) The Rest Houses belong to the Board of Revenue. Estimates amounting to Rs. 53,100/- and Rs. 49,000/- respectively have been sent to Board of Revenue to accord Administrative Approval and arrange funds. Re-construction work will be taken in hand immediately after receipt of funds.

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ ریونیو بورڈ سے انتظامی منظوری اور رقم حاصل کرنے میں کتنی دیر لگے گی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ جہاں تک میرے محکمے کا تعلق ہے ہم نے تخمینہ جات بنا کر ان کو دے دیئے ہیں کہ اس پر اسقدر رقم خرچ ہو گی اور جیسا کہ وزیر مال صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہیں مجھے امید ہے کہ ہم کوشش کر کے اسکا جلد فیصلہ کر دیں گے ۔

Mr. Speaker : Will the Minister please look into it that the administrative approval is accorded as soon as possible.

Minister of Revenue : I will Sir.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

Establishment of more Jute Mills in the Province

*7322. **Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided to establish two more jute mills in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the locals thereof alongwith the approximate time by which (*i*) the construction for their buildings will be started and completed and (*ii*) these will start functioning ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No.

(*b*) In view of reply to part (*a*) above, the question does not arise.

Supplying Bidi Leaves to Factories

*7323. **Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the total number of Bidi Factories in the Province as were functoning (*i*) during 1963-64 and (*ii*) 1964-65, and the number of those functoning at present alongwith the number of workers in the said Factories ;

(*b*) the number of bundles alongwith the quantity of bidi leaves as were supplied by Government to Bidi Factories during 1963-64, 1964-65 and 1966-67 ;

(*c*) whether it is a fact that the supply of bidi leaves is being decreased year by year if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) There are three categories of Bidi factories in the Province—

(*i*) those which are directly licensed by Controller, Import and Export.

(*ii*) those small Bidi Factories which are registered with the Small Industries Corporation.

(*iii*) Unregistered Small Bidi Factories which get Bidi Leaf from the Commercial Importers.

As regards factories at (*i*) these are as follows :—

	Factories
1963-64	388
1964-65	449

With regard to factories at (*ii*) to whom the WPSIC had been distributing bidi leaf these are as below :—

	Units
1963-64	1,000
1964-65	1,000

It is not possible to quote the exact number of workers in the absence of a survey. However, the number of workers prior to the promulgation of West Pakistan Tendoo Leaves (Prohibition on Possession and Use) Ordinance is estimated to be ten thousand.

The number of factories at (*iii*) is not known as no survey of this industry has been carried out.

As regards the number of factories functoning at present alongwith number of workers, the use and manufacture of bidies from Tendoo Leaves has been banned from 30th September, 1966 as this is a crime under the West Pakistan Tendoo Leaves (Prohibition on Possession and Use) Ordinance, 1966.

(*b*) The number of bundles supplied had been according to the allocation of foreign exchange received for the import of Bidi Leaves, which decreased from year to year in the following manner :

Shipping period	*Foreign exchange allocation Rs. in lacs*	*Quantity of Bidi leaf imported and supplied.*
July to December 1963	3	2886 *boras* (bundles) 4329 Maunds.
January to June 1964	2	2257 *boras* (bundles) 3385 Maunds.
July to December 1964	1·75	1998 *boras* (bundles) 2997 Maunds.
January to June 1965	1·75	1997 *boras* (bundles) 2995 Maunds.

(*c*) Bidi leaf was being imported from India and constituted avoidable drain on our foreign exchange resources. It was therefore the policy of the Government of Pakistan to gradually decrease foreign exchange allocation for the import of bidi leaves. The supply of bidi leaf had decreased year by year as the foreign exchange allocation for the import of bidi leaf was decreased from year to year.

INSTALLATION OF A SUGAR MILL IN MUZAFFARGARH DISTRICT

*7368. **Sheikh Fazal Hussain**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government announced some time ago that a Sugar Mill would be installed in Muzaffargarh District in the near future;

(*b*) if the answer to (*a*) above be in the affirmative, the approximate date by which the said Mill will be installed there ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) No. Government have made a monetary provision of Rs. 1,700 lac for new capacity in sugar industry in the Comprehensive Industrial Investment Schedule, and it is open to the private sector to select Muzaffargarh district for setting up of a sugar mill and approach Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC) or other financing agencies for necessary loan facilities on the basis of technical and economic feasibility of individual projects and credit worthiness of the sponsors.

(*b*) In view of the reply to para, (*a*) above, the question does not arise.

GOVERNMENT OWNED FACTORIES IN WEST PAKISTAN

*7472. **Agha Sadaruddin Khan Durrani**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the number of Government owned factories of every kind in West Pakistan ;

(*b*) the amount of profit earned by each of the said factories during 965-66 ;

(*c*) whether any foreign exchange was earned by the said factories; if so, how much ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) The total number of factories owned by Government of West Pakistan and Semi-Government bodies under the Provincial Government is 113.

The names of the factories run by various Organizations of the Government of West Pakistan may be perused in Annexure 'I', placed on the Table of the House.*

(*b*) Information called for in parts (*b*) & (*c*) is being supplied in respect of WPIDC, Associated Cement (Government of West Pakistan), Directorate of Industries & Commerce, West Pakistan and the Forest Department.

Information is being collected from other departments and will be placed on the Table of the House at the earliest opportunity.

(*i*)	W.P.I.D.C.	...	25.22 million.
(*ii*)	A.C. (G.W.P.) Lahore	...	11.00 lakhs.
(*iii*)	Directorate of Industries	... Rs.	4,59,253.68
(*iv*)	Forest Deptt.	... Rs.	11,82,743.36

(*b*) (*i*) Rs. 25.22 million earned as net profit during the year 1965-66 (Provisional) by 15 factories under WPIDC. Factory-wise break up is placed at the Table of the House as Annexure II.*

(*ii*) Net profit after appropriation to various reserves, Rs. 11.00 lakhs, *i.e.*, 3.95% on Capital Investment of Rs. 278.64 lakhs has been earned by the A.C. (G.W.P.) Lahore during the year 1965-66.

(*iii*) Rs. 4,59,253·68 was earned by the Directorate of Industries during the year 1965-66 from the two factories of Shahdara and Jhang under their control.

(*iv*) Rs. 11,82,743 36 earned by Government Jalloo Rosin and Turpentine Factory, Lahore, during the year 1964-65. Due to Indo-Pak War of September, 1965, the Factory's main Plant was damaged and rebuilt. The main Plant started functioning afresh from 15th April, 1967. Accounts for the year 1965-66 have not yet been completed.

**Please see Appendix V at the end.*

(c)	W.P.I.D.C.	...	1.55 million.
	Industries Directorate	...	Rs. 35,714.00
	A.C. (G.W.P.) Lahore	...	Nil.
	Forest Department	...	Nil.

W.P.I.D.C

The export earning of W.P.I.D.C's. projects during the year 1965-66 amounted to Rs. 1.55 million. The details are enclosed at Annexure 'III' placed on the Table of the House.*

Industries Directorate.

Rs. 35,714.00 was earned as foreign exchange by the Industries Directorate, Government of West Pakistan, during the year 1965-66 only from one Factory viz, Government Wool Spinning Weaving-cum-Development Centre, Jhang. No foreign exchange was earned by the other two Factories viz., Government Weaving and Finishing Centre, Shahdara and Carpet Centre, Lahore.

Forest Department.

This Department has earned no foreign exchange from Government Jallo Rosin and Turpentine Factory, Lahore, controlled by this Department during the year 1965-66. Due to Indo-Pak War of September, 1965, the main Plant of this Factory was damaged. It was rebuilt. It started functioning afresh from 15th April, 1967.

TRANSFERRING SUBJECT OF SURVEY OF INDUSTRIAL UNITS TO THE CENTRAL GOVERNMENT

*7508. **Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Parliamentary Secretary of Industries and Commerce be pleased to state whether it is a fact that the Provincial Government has proposed to transfer the subject of Survey of Industrial Units to the Central Government; if so, when the proposal would be implemented and the reasons for the transfer ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): The Provincial Government has not made any such proposal.

---

*Please see Appendix V at the end.

CASES OF HEAD-INJURY ADMITTED IN DISTRICT HOSPITAL, RAWALPINDI

*7527. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) since 1960, year-wise cases of head-injury admitted in the District Hospital, Rawalpindi, where operation on the skull/brain was necessary, (*i*) for the purpose of letting out blood lest it compresses the brain and (*ii*) for other reasons ;

(*b*) how many of the injured persons died and the duration for which each injured person remained in the said hospital ;

(*c*) was any skull/brain operation performed; if not, what treament was given to injured persons ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) As given below :—

Years	*No. of head-injury cases*
1960	... 113
1961	... 131
1962	... 362
1963	... 252
1964	... 324
1965	... 342
1966	... 335
1967 (uptodate)	... 195

(*i*) Operations for letting out blood lest it compresses the brain one in 1967.

(*ii*) Operations for other reasons :—

1960 ... 1 (Depressed fracture).

1961 ... 5 (one foreign body and four depressed fracture).

1962 ... 5 (all depressed fracture).

1963 ... Nil.

1964	...	1 (Depressed fracture).
1965	...	Nil.
1966	...	Nil.
Total	...	12

(*b*) As given below:—

Years	No. of deaths	Deaths occurred			
		Within 12 hours	Within 24 hours	Within 27 hours	Within one week
1960 ...	8	4	2	1	1
1961 ...	10	5	2	2	1
1962 ...	16	7	3	4	2
1963 ...	24	13	5	4	2
1964 ...	18	6	4	6	2
1965 ...	69	28	18	13	10
1966 ...	46	30	1	9	6
1967 ...	13	6	2	4	1

(*c*) From 1960 up-to-date 2054 cases of head injury were admitted, only in 13 cases surgical interference involving trephining of skull was done (0.63 per cent). In rest of the case treatment was conservative, as a skull injury case primarily requires conservative treatment.

LOANS ADVANCED BY WEST PAKISTAN SMALL INDUSTRIES CORPORATION

*7556. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the amount of loans advanced by the West Pakistan Small Industries Corporation upto 31st May, 1967 alongwith the amount of loans advanced in each District of the Province upto the said date ;

(*b*) the number of applications for loans under consideration on the said date alongwith the number of such applications from each District of the Province ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Al loans advanced through the West Pakistan Small Industries Corporation are categorised in two groups :—

(*i*) Long term loans recoverable in 5 to 10 years' period.

(*ii*) Short term loans recoverable in 3 years' period.

The position in respect of these loans is given separately.

The WPSIC does not itself allow the loans but it sanctions projects against interest and the bank advances the loans after ascertaining the bank-ability of the borrower.

LONG TERM LOANS

The total amount of long term loan sanctioned by WPSIC to different partees in West Pakistan amounts to Rs. 330·76 lac. District-wise distribution of loan is as below :—

			Figures in lacs
1.	Karachi	...	47·46
2.	Rawalpindi	...	3·17
3.	Lahore	...	17·49
4.	Peshawar	...	0·75
5.	Islamabad	...	1.77
6.	Bannu	...	0·10

7.	Gujranwala	...	1,69 83
8.	Sialkot	...	72·65
9.	Abbotabad	...	0 05
10.	Campbellpur	...	0·11
11.	Multan	...	8 26
12.	Sargodha	...	3·21
13.	Lyallpur	...	2 28
14.	Bahawalpur	...	0·14
15.	Jhang	...	0·03
16.	Sahiwal	...	0·10
17.	Muzaffargarh	...	0·05
18.	Mianwali	...	0·04
19.	Bahawalnagar	...	0·07
20.	Quetta	...	2·01
21.	Sukkur	...	0·59
22.	Gujrat	...	0·60
	Total	...	3,30·76

SHORT TERM LOANS

The total amount of short term loan sanctioned by WPSIC is 43 06 lac of rupees. The total amount of Short Term Credit disbursed to different parties in West Pakistan amounts to Rs. 23,89,065·96. District-wise disbursement of loan is mentiond as under :—

		Rs.
1.	Lahore ...	7,13,496·46
2.	Jhang ...	1,06,600·00

3.	Multan	...	3,08,900·00
4.	Lyallpur	...	57,900·00
5.	Sargodha	...	10,000·00
6.	Sahiwal	...	58,000·00
7.	Quetta	...	12,500·00
8.	Kalat	...	10,000·00
9.	Mastung	...	4,000·00
10.	Hyderabad	...	3,29,000·00
11.	Sukkur	...	32,500·00
12.	Khairpur	...	21,200·00
13.	Mirpurkhas	...	25,000·00
14.	Peshawar	...	87,000·00
15.	D. I. Khan	...	14,500·00
16.	Bannu	...	5,000·00
17.	Hazara	...	25,000·00
18.	Mardan	...	5,000·00
19.	Rawalpindi	...	2,29,469·50
20.	Gujrat	...	12,000·00
21.	Karachi	...	2,72,000·00
22.	Sialkot	...	40,000·00
23.	Gujranwala	...	10,000·00
	Total	...	23,98,065·96

(*b*) The total number of loan applications under consideration is 148. District-wise break-down is as follows :—

1.	Peshawar	...	4
2.	Gujrat	...	33
3.	Sialkot	...	3
4.	Gujranwala	...	26
5.	Sukkur	...	24
6.	Larkana	...	11
7.	Quetta	...	18
8.	Sargodha	...	1
9.	Sheikhupura	...	1
10.	Lyallpur	...	1
11.	Lahore	...	4
12.	Jhang	..	1
13.	D.G. Khan	...	2
14.	Sahiwali	...	5
15.	Multan	...	3
16.	Karachi	...	7
17.	Rawalpindi	...	3
18.	Hazara	...	1
	Total	...	148

DEBTS BY WEST PAKISTAN SMALL INDUSTRIES CORPORATION

*7573. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the amount of (*i*) debts due (*ii*) debts over due and (*iii*) bad debts as stood recoverable on 31st May 1967 from the borrowers by the West Pakistan Small Industries Corporation ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*i*) The West Pakistan Small Industries Corporation does not advance any amount to borrowers as loan but it only sanctions projects which require financial help either in foreign currency or in local currency. The loans are advanced after the Industrial Development Bank of Pakistan/Commercial Banks approve the feasibility of the projects as the case may be. The Banks also scrutinize the financial soundness of the borrower and then advance the loans. The total loans advanced by the Banks on the projects sanctioned by the West Pakistan Small Industries Corporation (WPSIC) are Rs. 211.46 lac in foreign currency and Rs. 46.26 lac in local currency

(*ii*) The Accounts of these loans are maintained by the Banks themselves. It is not, therefore, possible to say which of the debts are due or over due.

(*iii*) The Industrial Development Bank of Pakistan/Commercial Banks, however, have not reported any bad debt up to 31st May, 1.67.

FOREIGNERS EMPLOYED BY INDUSTRIAL CORPORATIONS

*7574. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state total number of foreigners in the service of((*i*) WPIDC (*ii*) West Pakistan Small Industries Corporation and (*iii*) Industries Department as on 31st May 1967 alongwith their names nationality, pay, dates of appointment and qualifications ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):

(*i*) W.P.I.D.C.—33.

The total number of foreigners employed by W.P.I.D.C. is 33. Details thereof may be perused in Annexure "I", placed on the Table of the House.*

(*ii*) W.P.S.I.C.—3

*Please see Appendix VI at the end.

The Corporation had not employed any foreigners. However they have services of 3 Foreign Consultants from West Germany for assisting the Corporation in implementing the Industrial Estates Project, who are paid out of the IDA Credit, through the Battelle Institute, West Germany. Details may be seen in Annexure "II", placed on the table of the House.*

(*iii*) *Industries Department*—Nil

CO-OPERATIVE BANKS

*7604. **Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) the total number of Co-operative Banks in the Province as on 31st May 1967 ;

(*b*) the number of Banks out of those mentioned in (*a*) above whose Chairmen are Deputy Commissioners and Assistant Registrars are the members of the Managing Committees ;

(*c*) the names of banks as on 31st May 1967 elections of whose Managing Committees have not been conducted (*i*) since a year (*ii*) since 2 years ;

(*d*) the names of such banks whose Managing Committees have been suspended and Administrators appointed alongwith dates of their appointment and reasons therefor ?

Minister of Co-operation (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) 116.

(*b*) Deputy Commissioners are Chairmen of 19 banks. Assistant Registrars are members of managing committees of 12 banks.

(*c*) and (*d*) requisite information is contained in a statement a copy of which is placed on the Table of the House.*

SUPPLY OF WHEAT ATTA TO RURAL AREAS OF MURREE, KAHUTA AND RAWALPINDI TEHSILS

*7624. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Minister of Food please refer to answer to my starred question No. 7046, given on 7th June, 1967 and state:—

(*a*) whether equal quantity of wheat *atta* has been and is being

Please see Appendix VII at the end.

supplied to the rural and urban areas of Murree, Kahuta and Rawalpindi tehsils ;

(*b*) the procedure, with full details, adopted in the past few months for the distribution of wheat *atta* in rural areas of the said tehsils ;

(*c*) whether it is a fact that the yield of wheat in rural hilly areas of Murree, Kahuta and Rawalpindi tehsils is less as compared to other rural areas in the plains of the said tehsils ;

(*d*) whether it is a fact that during the last three or four months wheat had not been supplied to the rural hilly areas of the said tehsils and the same was not available in the open market as well ;

(*e*) whether Government intend to supply wheat *atta* to the residents of rural hilly areas of Murree, Kahuta and Rawalpindi tehsils on ration cards ; if not, reasons therefor ?

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) No.

(*b*) The Agencies for distribution of wheat *atta* in rural areas were selected by the Sub-Divisional Magistrate, Murree in case of Murree Tehsil and Tehsildars, Kahuta and Rawalpindi for Kahuta and Rawalpindi Tehsils. These were mostly Chairmen of Union Councils and B. D. Members.

(*c*) Yes

(*d*) It is correct that wheat was not released by Government in the said areas. Wheat *atta*, was, however, supplied alongwith substantial quantities of maize. Only meagre quantities of wheat were available in the open market till the end of April 1967.

(*e*) No Ration Cards are at present in force in rural areas. Supplies of *atta* would, however, be released whenever and wherever the conditions require.

SETTING UP OF SUGAR MILL AT KHAZANA

*7637. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that sanction has been given by the Government to a private party for the setting up of a Sugar Mill at Khazana near Peshawar ;

(*b*) whether it is a fact that said private party had not so far made reasonable progress to show that the party is keen to set up the said Mill within reasonable time limit ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to entrust the said project to WPIDC, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) The loan sanctioned by Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC) in favour of private party has since been withdrawn.

(*c*) Such a proposal is not presently under the consideration of Government.

Doctors Posted in District Hospital, Rawalpindi

*7698. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister of Health please refer to answer to my starred question No. 4985, given on 8th June 1967 and state :—

(*a*) the number of Doctors posted in the District Hospital, Rawalpindi (*i*) their qualifications and (*ii*) their total length of service ;

(*b*) allocation of beds to each ward in the said Hospital, in (*i*) 1948, (*ii*) 1959 and (*iii*) 1967, separately ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) (*i*) 12.

(*ii*) The name, qualification, date of appointment and total length of service of each of them is given in the enclosed statement.

(*b*) (*i*) 1948

Male Surgical Ward	...	24
Male Medical Ward	...	24
Eye Ward	...	24
Private Ward	...	4
Female Ward	...	12
Total	...	88

(*ii*) 195

Male Surgical Ward	...	24
Private Ward	...	4
Female Ward	...	12
Total	...	64

(*iii*) 1967

Male Surgical Ward Old	...	24
Male Surgical Ward New	...	27
Male Medical Ward	...	27
Private Ward	...	4
Female Surgical Ward	...	12
Female Medical Ward	...	12
Gynae Ward	...	8
Total	...	114

The above information pertains to the regular bed strength of the Hospital. Including additional beds provided to meet the emergent situation the total bed strength of the Hospital for the above three years was as follows :—

1948	...	116
1959	...	521
1967	...	161

Serial No.	Name	Qualification	Date of Appointment	Length of Services upto 30th June 1967
1		2	3	4
1	Dr. Baligh-ur-Rehman	B. Sc., M.B., B.S., M.R.C.P. (E.D.I.N.)	December 1955	11 years and 7 months.
2	Dr. Muhammad Aslam	M.B.B.S., D.L.O., (LONDON) F.R.,C.S. (LONDON)	14th May 1957	1 month and 16 days.
3	Dr. Abdul Waheed	M.B.B.S.	5th August 1961	5 years, 10 months and 25 days.
4	Dr. Z. A. Kaukab	M.B., B.S.	7th November 1962	4 years, 7 months and 23 days.
5	Dr. Rauf Beg Mirza	M.B., B.S.	9th September 1958	8 years 9 months and 21 days.

1	2	3	4
6	Dr. Muhammad Saddiq	M.B., B.S.	12th September 1966	9 month. and 11 days.
7	Dr. Niaz Ahmad	M.B., B.S.	21st December 1939	27 years, 6 months and 20 days.
8	Dr. Muhammad Tariq Khan	B.D.S., Punjab	10th December 1959	7 years, 6 months and 20 days.
9	Dr. B.C. Green	M.B., B.S.	13th December 1963	3 years, 6 months and 17 days.
10	Dr. Zahida Mir	M.B., B.S. D.I.C.H.	1st December 1956	10 years and 7 months
11	Dr. Shamim Kiani	M.B., B.S.	17th May 1966	1 year 1 month and 13 days.
12	Dr. Razia Sultana	M.B., B.S.	December 1960	6 years and 7 months.

BUILDING FOR DISTRICT HOSPITAL, RAWALPINDI

*7699. **Major Muhammad Aslam Jan**: Will the Minister of Health please refer to answer to my starred question No. 4986, given on 8th June 1967 and state :—

(*a*) the date on which the Central Government occupied the building built for the District Hospital, Rawalpindi ;

(*b*) what alternative arrangements the Provincial Government have made to admit sick persons of Rawalpindi District in other Hospitals ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (*a*) 9th September 1959.

(*b*) The Old Civil Hospital, Rawalpindi which was proposed to be utilized as Maternity Hospital, is being used as a District Headquarters Hospital. A new 36 bedded ward has been constructed there, bringing the total bed strength to 161. Further, the Medical Superintendent has been directed to put up proposal for further improvements and expansion of this hospital including funds for additional equipment and staff.

Also a new Tehsil Headquarter Hospital has been constructed at Kahuta and recently occupied. The Tehsil Headquarter Hospital, Murree is proposed to be expanded and improved at a cost of Rs. 10·00 lacs. The Hospital at Gujar Khan is proposed to be provincialized whereafter action will be taken to improve and expand it. Besides the above, the following Hospitals and Dispensaries are functioning in Rawaldindi district :—

HOSPITALS

(1) T. B. Sanatorium, Samli.

(2) Police Hospital, Rawalpindi.

(3) Police Training College Hospital, Sihala.

(4) Lawrance College Hospital, Ghoragate.

(5) M. D. Hospital, Rawalpindi.

(6) Mission Lapers Hospital, Rawalpindi.

(7) Holy Family Hospital, Rawalpindi.

(8) Mission Hospital, Taxila.

DISPENSARIES

(1) Government Rural Dispensary, Kuri.

(2) Government Rural Dispensary, Chakri.

(3) Government Rural Dispensary, Kotli.

(4) Government Rural Dispensary, Sukho.

(5) Government Rural Dispensary, Matore.

(6) Government Rural Dispensary, Kallar.

(7) City Branch Dispensary No. 1, Rawalpindi.

(8) City Branch Dispensary No. 2, Rawalpindi.

(9) Civil Dispensary, Adiwal.

(10) Civil Dispensary, Jheka Gali.

(11) Civil Dispensary, Murree.

(12) Sunny Bank Dispensary, Murree.

(13) Rural Dispensary, Sihal.

(14) Rural Dispensary, Chak Bali Khan.

(15) Rural Dispensary, Noorpur Shaban.

(16) Rural Dispensary, Bassali.

(17) Rural Dispensary, Golra.

(18) Rural Despensary, Dhalla.

(19) Rural Dispensary, Parial.

(20) Rural Dispensary, Mankiala.

(21) Rural Dispensary, Karor.

(22) Rural Dispensary, Ghora Gali.

(23) Rural Dispensary, Tret.

(24) Rural Dispensary, Kuntrilla.

(25) Rural Dispensary, Mandra.

(26) Rural Dispensary, Panjar.

(27) Rural Dispensary, Mohra Nagrial.

(28) Red Cross Dispensary, Bohar Bazar.

(29) Red Cross Dispensary, Phaprial.

(30) Red Cross Dispensary, Kali Matti.

(31) Red Cross Dispensary, Anguri.

(32) Red Cross Dispensary, Beor.

(33) Self Basis Dispensary, Narrh.

(34) Self Basis Dispensary, Gulyana.

(35) Mobile Dispensary, Rawalpindi.

(36) T. B. Clinic, Gujar Khan.

(37) T. B. Clinic, Chachi Mohalla, Rawalpindi.

(38) T. B. Clinic, Rawalpindi.

(39) Primary Health Centre, Phagwari.

(40) Primary Health Centre, Daultala.

(41) Primary Health Centre, Qazian.

These actions will provide additional medical aid facilities from the Government for the people of Rawalpindi district. Also the Central Government is going to put up a 750 bedded hospital at Islamabad whereafter the newly constructed District Headquarter Hospital, Rawalpindi will revert to the Provincial Government and will provide further medical aid facilities to the people of Rawalpindi district.

SPIRITUOUS PREPARATIONS

*7700. **Major Muhammad Aslam Jan :** Will the Minister of Health please refer to answer to my starred question No. 4987, given on 8th June 1967 and state :—

(*a*) the number of manufacturing chemists holding licences for manufacturing spirituous preparations in West Pakistan, (*i*) in 1947, (*ii*) in 1967

(*iii*) names of firms mentiored in (*i*) above, (*iv*) names of its proprietors, (*v*) educational qualifications of its proprietors, (*vi*) location of the manufacturing laboratories ; and (*v*) the quantity in gallons each laboratory was permitted in 1947 and is permitted in 1967 to manufacture the said preparation per month ;

(*b*) for what ailments the said spirituous preparation *viz.* Tincture cardamon, Tincture zangiberis, etc., are prescribed and used ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : '*a*), (*i*), (*ii*), (*iii*), (*iv*), (*v*) and (*vi*). The required information is given separately for 1947 and 1967 in the attached statement placed on the Table*.

(*vii*) (*a*) The production of these items is determined by the local demand in the Market. Therefore the Manufacturers prepare these items in accordance with the orders of supply received by them.

(*b*) The Tincture Spirits are still being used in the preparation of Mixtures to be administered orally particularly for patients who are advised by the medical profession to take the medicines in Mixture form. In certain cases the medical profession advises their patients to take these medicaments in Mixture form as the patients are not in a position to swallow Tablet, etc.

The Tincture Cardamon Co., and Tincture Zingiberis are used in Mixtures for digestive ailments.

SANITARY PATROLS

*7715. **Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether the posts of Sanitary Patrols of Health Departments are pensionable ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the negative, whether there is any proposal under consideration of Government to make the said posts pensionable ; if so, when will it be decided ;

(*c*) whether the Sanitary Patrols of Health Department on deputation with the Malaria Eradication Programme have been allowed the same facilities as are available to other employees in Malaria Eradication Programme in respect of T. A. and D. A., if not, reasons therefor ?

---

* *Please see Appendix VIII at the end.*

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) They are pensionable.

(*b*) Question does not arise.

(*c*) They are allowed T. A. and D. A. like other employees of the Malaria Eradication Board in accordance with the posts they have been given by the Board on the basis of their qualifications and experience.

MINERAL DEPOSITS IN DADU DISTRICT

*7722. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some time ago a survey was conducted by Government in Dadu District to find out the nature of mineral deposits there and the purposes for which they could be utilized ; if so, full details of the said survey ;

(*b*) whether it is a fact that some of the mineral deposits found in that area are exportable ; if so, the name of such minerals and the steps taken or intended to be taken by the Government for their exportation ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The Geological Survey of Pakistan has been carrying on geological investigations in Dadu District ever since 1947. A Report received from the Geological Survey of Pakistan is placed on the Table of the House.*

(*b*) Yes. Celestite is the only exportable mineral deposit in the area. Prospecting licences and mining leases have been granted to private parties for exploiting this mineral.

SETTING UP OF CEMENT FACTORIES IN THE PROVINCE

*7723. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the number of cement factories proposed to be set up in the Province during the third Five Year Plan Period alongwith locale thereof ;

(*b*) the number of factories out of those mentioned in (*a*) above which have since been set up with per annum production of each factory and the locale thereof ;

**Please see Appendix IX at the end.*

(*c*) the number of such factories to be set up during 1967-68 with locale thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) A monetary provision of Rs. 3,750 lacs for new capacity for West Pakistan for manufucture of cement has been made in the Comprehensive Industrial Investment Schedule for the Third Plan Period (1965-70), which would be sufficient for 10 cement factories. The operation of the Industrial Investment Schedule is left entirely to the Private Sector. Entrepreneurs desirous of setting up cement factories have only to approach the financing agencies for necessary sanction and financing. The Cement Sites Selection Committee appointed by the Central Government, however, selected the following places for establishment of cement factories :—

(1) Rohri ;

(2) Sangjani ;

(3) Dargai or Kohat ;

(4) Sibi ; and

(5) Taunsa Barrage Area.

(*b*) Nil

(*c*) This will depend on the proposals of the Private Sector received by the financing agencies.

STAFF POSTED IN PUBLIC HEALTH SCHOOL

*7729. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the strength of staff posted in each Public Health School functioning at present at Quetta, Karachi, Hyderabad, Lahore, Rawalpindi, Peshawar and Multan;

(*b*) the number of Girl trainees who got training in the above said schools in the years from 1958 to date and whether they have been provided with any employment ;

(*c*) whether the said trainees are fully trained in nursing course as well ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) There is no Public Health School, at Rawalpindi and Multan. But there are

Public Health Schools functioning at Peshawar, Lahore, Hyderabad, Quetta and Karachi.

The strength of the staff in these schools is as below :—

Staff	Public Health School Peshawar	Public Health School Lahore	Public Health School Hyderabad	Public Health School Quetta	Public Health Schoo Karachi
Principal	1	1	1	1	1
Woman Medical Officer	No post	1	No post	No post	1
Superintendent	1	1	1	1	1
Assistant Superintendent	No post	1	No post	No post	No post
Health Educator	No post	No post	No post	No post	No post
Public Health Tutor/Instructor.	1	No post	No post	No post	2
Midwifery Tutor/ Instructor	1	No post	1	1	1
Public Health Nursing Supervisor/Instructor.	1	2	1	1	2
District Midwifery Supervisor Instructor	1	2	1	1	1
Assistant District Midwifery Supervisor.	No post	1	No post	No post	No post
District Service Instructor	No post	No post	No post	No post	2
Sister Instructor	No post	No post	No post	No post	1
House-keeper	1	2	1	1	2
Lady Health Visitor	7	9	6	6	12

Midwives	2	No post	No post	No post	2
Dispenser	No post	No post	No post	No post	2
Dispenser-*cum*-Storekeeper	1	1	No post	No post	1
Laboratory Technical	No post	No post	No post	No post	1
Nursery Teacher	No post	1	No post	No post	No post
Head Clerk	No post	1	No post	No post	1
Accountant	No post	1	No post	No post	No post
Cashier-*cum*-Senior Clerk	No post	No post	No post	No post	1
Senior Clerk	1	No post	1	1	1
Junior Clerk	1	2	1	1	1
Steno-typist	No post	1	No post	No post	No post
Typist	1	No post	No post	No post	No post

(*b*) 969 girls got training from the Five Public Health Schools from 1958 to date, 698 of them have employed by Government.

The Health Visitors however trained at the various Public Health Schools are not only trained for employment in the Health Department but are also trained for employment in other Departments like Railways, Local Bodies, Family Planning, Central Government Institutions, Red Cross, T.B. Institutions, Private Organizations, Social Welfare Organization and Industries.

(*c*) No. This training is not required by Health Visitors.

GOVERNMENT HOSPITALS IN THARPARKAR DISTRICT

*7790. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur**: Will the Minister of Health be pleased be state:—

(*a*) the number of Government Hospitals in Tharparkar District alongwith locations thereof;

(*b*) the strength of staff and the number of beds provided in each of the said hospitals ;

(*c*) the year-wise number of (*i*) in-door and (*ii*) out-door patients treated at each of the said hospitals during last two years alongwith the number of major operations conducted therein during the said period ;

(*d*) the number of hospitals proposed to be established in the said dirtrict during Third Plan Period alongwith locations thereof?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (*a*) 2 (1) District Headquarter Hospital, Mirpurkhas, and (2) Tehsil Headquarter Hospital, Digri.

(*b*) 1 District Headquarter Hospital, Mirpurkhas—

(*a*) *Strength of staff*—

Medical Superintendent (Class I)	...	1
Resident Medical Officer (Class II)	...	1
Medical Officers (Class II)	...	4
Dental Surgeon (Class II)	...	1
Compounders	...	3
Laboratory Assistant	...	1
Dressers	...	2
Dental Technician	...	1
X-Ray Technician	...	1
Clerks	...	3
Peons	...	3
Ward Servants	...	8
Ayas	...	2
(*b*) No. of beds	...	96

(2) *Tehsil Headquarter Hospital, Digri—*

(*a*) *Strength of staff—*

Medical Officer (Male) Class II	...	1
Medical Officer (Female) Class II	...	1
Staff Nurses	...	2
Lady Health Visitor	...	1
X-Ray Attendant	...	1
Laboratory Assistant	...	1
Operation Theatre Assistant	...	1
Dispenser	...	1
Junior Clerk	...	1
Peon	...	1
Dai	...	1
Ward Servants	...	3
Sweepers	...	3
Chowkidar	...	1
Bhishti	...	1
Cook	...	1
(*b*) No. of beds	...	30

(*c*) (1) *District Headquarter Hospital, Mirpurkhas—*

		1965	1966
Indoor	...	2739	2461
Outdoor	...	63013	36015
Major operations performed	...	289	245

(2) *Tehsil Headquarter Hospital, Digri*

This hospital started functioning from 1st February 1965 and the

information from 1st December 1966 to 30th May 1967 is as under :—

Outdoor	...	5323
Indoor	...	33
Major operations	...	...

(*d*) No. No new hospital is proposed to be established but the existing District Headquarter Hospital, Mirpurkhas is to be upgraded during the Third Plan Period. Budgetary allocation has been included in the Annual Development Programme for the year 1967-68. As soon as necessary administrative approval is accorded the work will be started.

GOVERNMENT DISPENSARIES IN THARPARKAR DISTRICT

*7751. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the number of Government Dispensaries running at present in Tharparkar District alongwith their locations;

(*b*) the number of dispensaries out of those mentioned in (*a*) above where qualified Doctors are posted ;

(*c*) the number of dispensaries proposed to be established in the said district during (*i*) next financial year and (*ii*) Third Plan Period alongwith their locations ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (*a*) 5

(1) Government Dispensary, Khokharapar.

(2) Motor Travelling Dispensary Unit "A", Mirpurkhas.

(3) Motor Travelling Dispenary Unit "B", Mirpurkhas.

(4) Rural Health Centre, Nabiser.

(5) Rural Health Centre, Jhudo.

(*b*) 4.

(*c*) According to revised thinking a Modified Rural Health Centre is to be provided at each Union Council leveling future plan periods,

subject to availability of funds. This area will have its share of Union Council Health Centre, which will have to be fixed to the recommendations of the Divisional Council.

IGNORING MR. ABDUL AZIZ PIONEER MODEL MAKER FOR PREPARING IVORY MODEL OF MASJID-I-NABVI

*7759. **Raja Ghulam Sarwar**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some time ago the Central Government asked the West Pakistan Small Industries Corporation to select master craftsmen for the preparation of an Ivory Model of the Masjid-I-Nabvi in Madina;

(*b*) whether it is a fact that the Manager (P and H), West Pakistan (Sales) Pakistan Handicrafts Shop, Lahore—*vide* letter No. SIC. HG (M)/I/67/2773, dated 31st January 1967, to contact craftsmen including one Mr. Abdul Aziz of House No. 31, Haque Street No. 4, Feroz Gunj, Garhi Shahu, Lahore; if so, whether the said craftsman was called upon to make the model of the said Holy Mosque;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether ivory, which is under the control of the West Pakistan Small Industries Corporation, was supplied to him for preparing the said model; if not, reasons therefor;

(*d*) whether it is a fact that the craftsman mentioned in (*b*) above was ignored irrespective of the fact that he is a Pioneer Model Maker of Pakistan duly recognised by the Industries Department and craftsmen with lesser skill were selected for the purpose;

(*e*) whether it is a fact that the said craftsman made several representations to the authorities concerned requesting them to give him also a chance for preparing the said model but of no avail;

(*f*) if answer to (*e*) above be in the affirmative, reasons therefor and the action Government intend to take in the matter?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) This is partly correct. However the craftsmen were to be selected for the preparation of an ivory model of the Holy Mosque (Kaaba) at Macca and not that of Masjid-i-Nabvi in Medina.

(*b*) It is a fact that the Manager (P and H), West Pakistan Small Industries Corporation, Lahore, asked the Assistant Manager (Sales) Pakistan Handicrafts Shop, Lahore,—*vide* letter No. S. I. C. HG (M)I/67/2773, dated 31st January 1967 to contact craftsmen including one Mr. Abdul Aziz of House No. 31, Haque Street No. 4, Feroz Gunj, Garhi Shahu, Lahore. Mr. Abdul Aziz was not asked to prepere a model. He was asked to produce samples of ivory work already done by him. Mr. Abdul Aziz could not produce any such sample.

(*c*) The question does not arise in view of what has been stated at (*b*).

(*d*) It was intended to select an experienced model ivory worker and not model maker of wood. Mr. Abdul Aziz has been showing various models in wood work and not in ivory work. He has failed to produce samples of ivory work done by him. In view of this, his name could not be considered. Instead, the names of two craftsmen who were already in this line and had been supplying ivory products to the West Pakistan Small Industries Corporation were recommended to the Government of Pakistan.

(*e*) Yes. Mr. Abdul Aziz has submitted a few applications but he has so far failed to produce any model of ivory work done by him.

(*f*) Mr. Abdul Aziz could not be considered for selection because he had failed to produce samples of ivory work done by him. As such, no action on the part of Government is called for in this case.

ELECTRIC FANS PROVIDED IN ROOMS OF CIVIL HOSPITAL FOR WOMEN, NOWSHERA KALAN

*7773. **Syed Inayat Ali Shah**: Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the total number of rooms in the Civil Hospital for Women, Nowshera Kalan, Tehsil Nowshera, District Peshawar and the number of electric fans provided in each room ;

(*b*) the number of fans out of those mentioned in (*a*) above as are out of order alongwith reasons thereof and the date since the said fans are out of order ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (*a*) There are 5 rooms. One ceiling fan is provided in each room.

(*b*) Nil. One fan which was out of order has since been repaired.

PATIENTS ATTENDING CIVIL HOSPITAL FOR WOMEN AT NOWSHERA KALAN

*7774. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is only one Civil Hospital for Women at Nowshera Kalan, Tehsil Nowshera, District Peshawar ;

(*b*) the value of medicines provided annually for the said Hospital ;

(*c*) whether it is a fact that the value mentioned in (*b*) above includes cost of transportation charges also ;

(*d*) the average number of patients attending this Hospital each year from 1964-65 to 1966-67 ;

(*e*) the number of patients out of those mentioned in (*d*) above who got medicines free of charge from the said Hospital alongwith number of those whose who had to buy medicines from the open market ?

Minister of Health (Begum Zahida-Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) Rs. 6,000 annually.

(*c*) No. Transportation charges of the medicines are met from the sub-head "Other Contingencies".

(*d*) Daily average attendance during :—

		Indoor	*Outdoor*	*Total*
1964	...	7·88	41·91	49·79
1965	...	8·08	49·18	57·26
1966	...	9·79	64·16	73·95
1967	...	10·97	61·55	72·52

(*e*) All the patients attending the Hospital both as outdoor and indoor are supplied free medicines ordinarily available in the hospital. Those medicines which are not ordinarily available in the hospital are purchased by the patients themselves for which no record is maintained.

X-RAY PLANTS IN CIVIL HOSPITAL FOR WOMEN AND CIVIL HOSPITAL FOR MEN AT NOWSHERA KALAN

*7775. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there are two X-Ray Plants in Civil Hospital for Women and Civil Hospital for Men at Nowshera Kalan, Tehsil Nowshera, District Peshawar ;

(*b*) whether it is a fact that X-Ray of poor patients is conducted in both the said Hospitals free of charge whereas the opulent people have to pay X-Ray fee ; if so, the following details for the years 1964-65 and 1965-66 be placed at the Table of the House—

(*i*) the number of X-Rays conducted in both the above mentioned Hospitals free of charge ;

(*ii*) the number of X-Rays which were conducted after charging free ; and

(*iii*) the names of the Male Doctor Incharge and Lady Doctor Incharge at that time ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes, there are two X-Ray Plants, one in Male Hospital and one in T.B. Clinic. The Woman Hospital, which is located on the premises of the Male Hospital adjoining it utilise the services of these two X-Ray Plants.

(*b*)	1964	1965	1966
(*i*) No. of X-Rays conducted free of charge	92	102	156
(*ii*) No. of X-Rays conducted after charging fee	224	265	308

(*iii*) Male Hospital, Nowshera—

(1) Dr. Salar Gul Afridi from 3rd November 1963 to 15th August 1966.

(2) Dr. Zigrawar Syed from 16th August 1966 to date.

Female Hospital, Nowshera—

(1) Dr. Miss Jahanzeb Khatak from 27th August 1962 to 23rd December 1964,

(2) Dr. Fakhar-un-Nisa from 24th December 1964 to 30th March 1966.

(3) Dr. Miss Sakhawat Nasreen from 31st March 1966 to-date.

UPGRADING CIVII HOSPITAL FOR WOMEN AT NOWSHERA KALAN

*7776. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government had sanctioned some amount for upgrading the Civil Hospital for Women at Nowshera Kalan, Tehsil Nowshera, District Peshawar to that of a Tehsil Hospital ; if so, the amount so sanctioned alongwith the amount sanctioned in 1966-67 ;

(*b*) details of the amount expended out of the above mentioned amount and in case no amount was spent, reasons therefor ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Not so for the first part ; question does not arise for the second part. The upgrading of the Civil Hospital for Women at Nowshera Kalan is programmed for implementation during 1968-69 alongwith that of the Civil Hospital, Nowshera in accordance with the recommendations of the Divisional Council, Peshawar.

(*b*) Question does not arise.

STRENGTH OF STAFF IN CIVIL HOSPITAL FOR WOMEN, NOWSHERA KALAN,

*7777. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the total strength of staff in the Civil Hospital for Women, Nowshera Kalan, Tehsil Nowshera, District Peshawar alongwith their duties ;

(*b*) whether it is a fact that the said staff is not commensurate with the volume of work ; if so, whether Government intend to increase the staff over there ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (*a*) The information is given below—

Sanctioned strength of Staff		*Detail of duties*
One Woman Medical Officer		To treat the female patients.
One Compounder	...	To attend outdoor and indoor patients and dispense medicines under the direction of the Woman Medical Officer.
One Staff Nurse	...	Nursing of the indoor patients.
Two Dais	...	To assist the Lady Doctor in Maternity work.
One Ward Orderly	...	To maintain cleanliness and also to feed the indoor patients.
One Sweeper	...	Sweeping of the Hospital.
One Bhishti	...	To supply the water and to perform spray, etc.
One Chowkidar	...	To protect the Hospital property against theft, etc.

(*b*) Yes. Additional staff will be provided in the scheme of upgrading of Civil and Zenana Hospital, Nowshera into Tehsil Headquarter Hospital for which a sum of Rs. 4 lacs exists in the 3rd Plan Period and the scheme has been phased for implementation during the year, 1968-69.

Filling up three posts of Assistant Professors of Medicines

*7870. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaimrani**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that at present three posts of Assistant Professors of Medicine are to be filled in by Government; if so, the names of blocks/zones from which the said vacancies are to be filled in;

(*b*) the names of blocks/zones from which the posts of Assistant Professors of Medicine were filled in under the advice of the Public Service Commission during the last three years;

(*c*) the total number of the posts of Assistant Professors of Medicines in the Province and the numter of these posts in each of the blocks/ zones;

(*d*) whether it is a fact that the Bahawalpur block/zone is under represented so far as the allocation of the said posts is concerned; if so, whether Government intend to allocate one post of Assistant Professor of medicine to the said zone ?

Minister of Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (*a*) Yes. for the first part. Zone No. 3, 3 and 5 for the other part.

(*b*) During the last three years, three posts of Assistant Professors of Medicine were filled in on the advice of the Commission. The zonal allocation of the posts was Zone 2 (Hyderabad and Khairpur Division), Zone 3 (Lahore Division) Districts of Rawalpindi, Gujrat Sargodha, Lyallpur, Multan and Sahiwal and zone 3 respectively but the candidates appointed belonged to Zone 7 (Karachi Division excluding Lasbella district), zone 3 and Zone 3. The post mean. for zone 2 was given to the candidate of zone 7, on all West Pakistan merit basis under the formula preseribed by Government in Services and General Administration Department because a candidate from Zone 2 was not available.

(*c*) 9 (including two posts of Associate Physicians) *i.e.*

3 for K. E. Medical College, Lahore.

2 for Nishtar Medical College, Multan;

2 for Liaquat Medical College, Jamshoro, and

2 for Dow Medical College/Civil Hospital, Karachi.

(*d*) No. 2 posts have been allocated to Bahawalpur zone. However. there is under representation of the Bahawalpur Zone as far as selectees are concerned.

No, so far as the other part is concerned as selection to the posts of Assistant Professors of Medicine is already being made on the basis of merit through Public Service Commission and the allocatian of zones is being made on the formula prescribed by Government in Services and General Administration Department and as such zonal representation is already there.

———

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

INDUSTRIAL CONCERNS RUN BY WPIDC IN PESHAWAR DIVISION.

249. Babu Muhammad Rafiq: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the name of Industrial concerns run by WPIDC in Peshawar Division alongwith the following details in respect of each of them :—

(*i*) the date on which it started functioning ;

(*ii*) the total up-to-date expenditure incurred year-wise on capital outlay alongwith running expenditure thereof, separately ;

(*iii*) the total income accrued therefrom year-wise upto June 1966 ;

(*iv*) the total profit or loss upto June, 1966 year-wise ; and

(*v*) yearly balance sheets for the years 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1965-66 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) At present WPIDC is running the following projects in Peshawar Division :—

(1) Haripur Rosin and Turpentine Factory, Haripur, Hazara.

(2) Salt Quarries at Jatta, Bahadurkhel and Karak, District Kohat.

	Haripur Rosin and Turpentine Factory, Haripur Hazara		Salt Quarries at Jatta, Bahadurkhel and Karak	
	(*i*) April, 1958		*WPIDC took over the management on 1st July 1962.*	
Year	Capital outlay	Running Expenditure	Year	Capital outlay	Running Expenditure.
	Rs.	Rs.		Rs.	Rs.
(*ii*) 1958-59 ...	12,62,308	29,63,856	1962-63	1,46,817	32,23,363
1959-60 ...	62,893	31,15,377	1963-64	4,10,348	37,39,432

1960-61	...	1,27,849	34,58,397	1964-65	11,29,777	46,51,36
1961-62	...	2,18,109	65,50,603			
1962-63	...	95,806	44,03,750			
1963-64	..	—7,47,220	36,96,439			
1964-65	...	4,490	34,43,020			
1965-66	...	47,239	12,30,326			

	Haripur Rosin and Turpentine Factory, Haripur Hazara			Salt Quarries at Jatta, Bahadurkhel and Karak	
	Year		Total Income	Year	Total Income
			Rs.		Rs.
(*iii*)	1958-59	...	25,48,828	1962-63	33,50,290
	1959-60	...	41,06,111	1963-64	42,09,540
	1960-61	...	40,62,431	1964-65	47,62,859
	1961-62	...	32,39,411		
	1962-63	...	26,34,002		
	1963-64	...	29,07,008		
	1964-65	...	31,06,183		
	1965-66	...	30,36,017		

	Haripur Rosin and Turpentine Factory, Haripur			Salt Quarries at Jatta, Bahadurkhel and Karak	
	Year	Profit	Loss	Year	Profit
		Rs.	Rs.		Rs.
(iv)	1958-59 ...	1,41,971·70	...		
	1959-60 ...	7,33,054·11	...		
	1960-61 ...	4,52,837·79	...	1962-63	1,26,927
	1961-62 ...	...	9,71,260·64	1963-64	4,70,108
	19 2-63 ...	...	15,23,698·26	1964-65	1,11,498
	1963-64 ...	...	8,35,840·52		
	1964-65 ...	...	13,69,998·64		
	1965-66 ...	539,300·77	...		
	(Provisional).				

(v) A copy each of the Balance Sheets for the years 1962-63, 1963-64 and 1964-65 is placed on the Table of the House.* The accounts for the year 1965-66 are under finalization.

The accounts of all WPIDC Salt Mines including the abovementioned Quarries have so far been maintained on a consolidated basis as one project. As such a copy of a consolidated Balance Sheet for the years 1962-63, 1963-64 and 1964-65 is placed on the Table of the House.* The accounts for the year 1965-66 are under finalization.

*Please see Appendix X at the end.

INDUSTRIAL CONCERNS RUN BY WPIDC IN D. I. KHAN DIVISION

250. **Baba Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the names of Industrial concerns run by WPIDC in D. I. Khan Division alongwith the following details in respect of each of them :—

(*i*) the date on which it started functioning ;

(*ii*) the total up-to-date expenditure incurred year-wise on capital outlay alongwith running expenditure thereof, separately ;

(*iii*) the total income accrued therefrom year-wise upto June, 1966 ;

(*iv*) the total profit or loss upto June, 1966 year-wise ; and

(*v*) yearly balance sheets for the years 1962-63, 1963-64, 1964-65 1965-66 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) At present WPIDC is running one project, entitled "Bannu Sugar Mills Co-operative Society" at Sarai Narang, District Bannu in D. I. Khan Division.

(*i*) 17th November 1965.

(*ii*) Total capital expenditure incurred is Rs. 2,64,98,382 and the revenue expenditure has been Rs. 2,53,33,821.

(*iii*) Income upto June, 1966 has been nil.

(*iv*) Loss incurred during the financial year 1965-66 is estimated at Rs. 59,88,590·65. This estimation is provisional and it would still take some more time to know the exact position since the sugar of last year's production is still being sold. This loss was due to the fact that the mill experienced much difficulty in getting sugarcane from far distant places resulting in heavy expenditure. Moreover, due to over production of sugar in the Province, there was a sudden fall in the price of sugar.

(*v*) Balance Sheet for the year 1965-66 is under preparation. The Mill was set up during 1965-66.

SCHEMES INCLUDED IN THE DEVELOPMENT PROGRAMME FOR IMPLEMENTATION IN QUETTA/KALAT REGION

251. Babu Muhammad Rafiq : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) the names of schemes included in the Development Programme of the Industries Development for implementation in Quetta/Kalat Region during the Third Five-Year Plan ;

(*b*) the total estimated expenditure on the said schemes ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The following schemes have been included in the Development Programme of the Industries, Commerce and Mineral Resources Department for implementation in Quetta/Kalat Region during the Third Five-Year Plan :—

Mineral Development Directorate Schemes :—

(1) Establishment of one mineral testing/ore dressing laboratory at Quetta.

(2) Specific investigation for development of marble industry.

(3) Specific investigation for and preparation of development schemes for selected minerals in Quetta and Kalat Divisions.

West Pakistan Small Industries Corporation Schemes—

(1) Small Industries Estate, Quetta (Quetta Division) for 103 industrial units.

(2) Wool Weaving Centre, Mastung (Kalat Division).

(3) Small Scale Tannery at Sibi (Quetta Division).

(4) Development-*cum*-Training Centre for Carpet Industry at Nushki.

(5) Carpet and Drugget Making Centre, Chaman (Quetta Division).

(6) Handicrafts Development Centre, Quetta.

(7) Handicrafts Development Centre Loralai.

(8) Handicrafts Development Centre, Kalat.

(9) Pottery Centre, Bhag.

West Pakistan Industrial Development Corporation Schemes—

(1) Development of Central Block Sor Range.

(2) Development of Sharigh Mines.

(3) Development of Degari Mines.

(4) Pilot Low Temperature Coal Carbonization, Curing and Briquetting Plant, Quetta Area.

		Rs. in lacs
(*b*) (*i*) Mineral Development Directorate Scheme	...	70·00
(*ii*) West Pakistan Small Industries Scheme	...	1,99·55
(*iii*) West Pakistan Industrial Development Schemes	...	6,21·00
Grand Total	...	8,90·55

AMOUNT RECEIVED AS PROFIT FROM WPIDC DURING 1965-66

292. Babu Muhammad Rafiq : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the project-wise amount received as profit from the WPIDC during the year 1965-66 and if no profits have been received, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : For the year 1965-66, the West Pakistan Industrial Development Corporation was required by Government to pay a fixed return at the rate of two per cent on Government investments in the completed projects. This return did not depend on the actual profit made or loss incurred by the Corporation in running each project.

(2) The project-wise amount received by Government from the WPIDC for the year 1965-66 is specified in the following table :—

TABLE

	Name of the Project	*Rupees in lacs*
1.	Charsadda Sugar Mills, Charsadda	... 0·58
2.	Talpur Textile Mills, Tando Muhammad Khan	... 0·47
3.	Model Cotton Ginning Factory, Sargodha	... 0·02
4.	Bannu Woollen Mills, Bannu	... 1·06
5.	Jauharabad Sugar Mills, Jauharabad	... 0·25
6.	Crescent Jute Mills, Jaranwala	... 0·24
7.	Badin Sugar Mills, Talhar (Hyderabad)	... 0·77
8.	Zeal Pak Cement Factory, Hyderabad	... 2·27
9.	Lyallpur Chemical and Fertilizer Factory, Lyallpur	... 0·77
10.	Pak Dyes and Chemicals Co. Ltd., Daudkhel	... 0·64
11.	Kurram Chemical Co. Ltd., Rawalpindi	... 0·08
12.	Harnai Woollen Mills, Harnai	... 0·60
13.	Rosin and Turpentine Factory, Haripur	... 0·16
14.	Refractory Plant, Landhi	... 0·10
15.	Maple Leaf Cement Factory, Daudkhel	... 4·58
16.	Pak American Fertilizer Limited, Daudkhel	... 8·95
17.	Makerwal Collieries Limited, Makerwal	... 2·00
18.	Karachi Shipyard and Engineering Works Limited, Karachi	... 10·30
19.	Qaidabad Woollen Mills, Qaidabad	... 0·90
20.	Natural Gas Fertilizer Factory, Multan	... 42·82
21.	Co-operative Sugar Mills, Bannu	... 2.04
22.	Development of Coal Deposits Central Block, Sor Range	... 3·88
23.	Development of Coal Deposits, Sharigh	... 2·53

24.	Development of Degari Mines	... 1·73
25.	Government in respect of WPIDC Head Office, Karachi	... 0·99
	Total	... 88·73

COAL MINING LEASES NUMBERS 89 AND 113 IN SOR RANGE NEAR QUETTA

344. **Mian Saifullah Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce be pleased to state :—

(*a*) when were coal mining leases numbers 98 and 113 granted in Sor Range near Quetta and the lease deeds executed ;

(*b*) whether the survey section of the Directorate of Mineral Development has checked by plotting the survey data of these coal mining leases No. 98 and 113 ; if so, have they found that there is overlapping of boundaries ;

(*c*) whether it is a fact that there is no free or unleased coal bearing area between these coal mining leases No. 98 and 113 ;

(*d*) whether it is a fact that the boundaries of coal mining leases No. 98 and 113 slightly overlap according to survey data as granted under lease deeds ;

(*e*) the steps Government intend to take to remove this overlapping?

Parliamentary Secretary(Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) Lease No. 113 forms part of Group No. 6 granted to M/s H. Habibullah & Co., for 30 years with effect from 1st February 1950. Lease deed was executed on 5th January, 1955. Lease No. 98 was granted to the West Pakistan Industrial Development Corporation for 30 years with effect from 27th July, 1956. Lease deed is yet to be executed.

(*b*) Yes. There is an overlapping of boundaries.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) The survey party of the Directorate of Mineral Development is going to undertake the survey of the leases in dispute and the discrepancies shall be removed in the presence of the representatives of the concerned parties.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE: THE TELEPHONE IN THE 'C' BLOCK OF THE 'PIPALS' HAVING GONE OUT OF ORDER.

Mr. Speaker: We will now take up the Privilege Motion by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees: Sir, I beg to move a question of privilege involving breach of privilege of the Members of this House staying at 'C' Block of Pipals inasmuch as the telephone of this Block is out of order for the last three days and the same has not been set right in spite of the repeated requests to the authorities concerned.

Minister of Communications (Mr. Muhammad Khan Junejo): Mr. Speaker, Sir, I would like to state the facts. As far as the privilege motion is concerned, I have just got it at quarter past eight and I have asked the concerned department to give me the information, which I have not been able to get so far. But for the information of the House, Sir, I would say that the Telephone Department is under the control of the Central Government. Had the Members, who are staying in this Block and who had brought this complaint to the notice of the Assembly that for the last three days this telephone has been out of order, only informed me about it, I would have definitely, taken up this matter with proper authorities and got this telephone put in order. I can only assure at this stage, because possibly this is the last day of the Session, that I would look into this case personally and see that the telephone is restored within the shortest possibe time.

چودھری محمد ادریس (جھنگ - ۱) - میرے محترم - مجھے اس بات کا احساس تھا کہ یہ محکمہ مرکزی حکومت کے تحت ہے اور اسی احساس کے تحت میں نے یہ خیال کیا تھا کہ اس تحریک استحقاق کے ذریعہ میں اس معزز ایوان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس تحریک کو منظور کر کے کمیٹی برائے استحقاق میں جانے دیں تاکہ اس محکمے کو یہ معلوم ہو سکے کہ ان سے باز پرس کرنے والا بھی کوئی ہے - میں آپکی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ پیپل ہوسٹل میں تین ٹیلیفون ہیں اور ہم ''اے،، بلاک میں نصب شدہ ٹیلیفون کے سلسلے

میں جسقدر بھی تکالیف ھیں برداشت کرتے رھے ھیں لیکن اس ٹیلیفون کا یہ حال ھے کہ گذشتہ پانچ چھ دن سے یہ ٹیلیفون خراب ھے اور اس سلسلے میں چودھری محمد نواز صاحب نے جملہ متعلقہ افسران کو ذاتی طور پر درخواست بھی کی تھی کہ اسکو ٹھیک کر دیا جائے اور میں نے ٹیلیفون سپروائزر اور انسپکٹر کو بھی درخواست کی تھی کہ چونکہ یہ ٹیلیفون اکثر خراب رھتا ھے جسکی وجہ سے ھمیں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ھے لہذا اسے درست کر دیا جائے لیکن آج صبح تک اسے درست نہیں کیا گیا ۔ اس لئے میں نہایت ادب کے ساتھ جناب جونیجو صاحب کو یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس تحریک استحقاق کی مخالفت نہ فرمائیں ۔ یہ درست ھے کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ھے کہ یہ محکمہ ان کے تحت نہیں ھے اور مرکزی حکومت کے تحت ھے ۔

Let it go to the Privileges Committee.

تو وھاں پر یہ معلوم ھو جائیگا کہ یہ جس شخص کی غلطی سے ھوا ھے اسکو پوچھا بھی جا سکتا ھے ۔ اس لئے میں معزز اراکین سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس تحریک کو منظور کر لیں ۔

ملک محمد اختر ۔ لیکن یہ تو ان کے دائرہ اختیار میں نہیں ھے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ دائرہ اختیار کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس ایوان کے استحقاق کو جو بھی breach کرے گا ۔ خواہ وہ کوئی بھی ھو ۔ وہ hit ھوگا ۔

Minister of Communications : So far as the breach of privilege is concerned, we will not be able to determine at this stage unless we know the facts. If the Member insists to know as to what are the reasons that it has been out of order for the last three days, normally one could conclude that there have been rains and because of rains there

was every possibility that something might have gone wrong in the line of that area. If he insists then time should be given so that facts should be obtained from the concerned authorities and placed before the House. Only then any conclusion could be arrived at whether it has been a fault of the department or it has been in the normal course because of the weather conditions, or any other reason.

چودھری محمد نواز - جناب والا - ان کے دفتر میں جا کر ان کو اطلاع دی تھی لیکن وہ اتنی بھی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ وہ آ کر دیکھیں کہ آیا ٹیلیفون خراب ہے یا نہیں - وہ دو تین دن تک وعدے کرتے رہے ہیں کہ اسے ٹھیک کر دیں گے لیکن اسے ٹھیک کرنا تو در کنار وہ اسے معائنہ کرنے کے لئے بھی نہیں آئے -

Minister of Communications : Sir, here I would like to inform the House, because normally every Member knows so far as the repair and construction of the Pipals' Club is concerned, that if this question had been brought to my notice in the last three days then you could have blamed me. I don't know what was the reason they did not inform me.

چودھری محمد نواز - آپ نے بھی ابھی ابھی یہ فرمایا ہے کہ یہ آپ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے اور یہ محکمہ مرکزی حکومت کے ماتحت ہے تو اگر یہ بات آپ کے نوٹس میں لے بھی آتے تو بھی آپ کا یہی جواب ہوتا - ہم نے اسی لئے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اسے تحریک استحقاق کے ذریعے اس ایوان میں پیش کیا جائے کیونکہ سپیکر صاحب ہمارے حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - چونکہ میں بھی پیپل ہوسٹل میں رہتا ہوں اس لئے مجھے بھی اس کے بارے میں کچھ عرض کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

Minister of Communications & Works : I have already stated that the matter under discussion is not directely the concern of the Provincial Government. Before any action is taken, the facts must be had and placed on the Table of the House and then only an appropriate decision could be taken. Sir, the Members could have just informally brought the matter to my notice and I would have taken it up with the proper authorities.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں اس تحریک استحقاق کے حق میں ہوں اور جناب وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہاں صرف ٹیلیفون دی کی تکلیف نہیں بلکہ اس سے بھی کروڑ گنا زیادہ خطرناک خرابیاں ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ اپنے آپ کو ٹیلیفون کے مسئلہ تک ہی محدود رکھیں -

مسٹر حمزہ - ٹیلیفون کی خرابی تو ٹھیک ہے لیکن وہاں کروڑ گنا زیادہ اور بھی خرابیاں ہیں - میں ان کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اگلے سال بجٹ پر عام بحث کے دوران جو کہنا ہو کہہ لیجئے -

مسٹر حمزہ - کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ آپ اجازت دیں گے ؟

خان اجون خان جدون - محترم چودھری صاحب نے پریولیج موشن لا کر بڑا اچھا موقع فراہم کیا ہے - جو ٹیلیفون پیپلز میں لگے ہوئے ہیں ان سے بہت تکالیف در پیش ہیں - اس وقت وہاں تین ٹیلیفون ہیں اور اوپر سے نیچے آنے میں ممبران کو بڑی تکلیف ہوتی ہے - میرا خیال ہے کہ اگر ہر کمرہ میں ٹیلیفون لگایا جائے تو بہتر ہو گا -

کیا آپ اس پریولیج موشن کی روشنی میں اگلے سیشن تک اس تجویز پر غور کر کے اسے عملی جامہ پہنائیں گے ۔ اس وقت وہاں تین اوپریٹرز کام کر رہے ہیں ۔ اگر ایکسچینج لگا دیں تو صرف ایک اوپریٹر کام کر سکتا ہے اور جب ہر کمرہ میں ٹیلیفون کا کنکشن ہو گا تو ممبران بھی بڑی اچھی طرح سے کام کر سکیں گے ۔ اب تو یہ حالت ہے کہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر بھاگنا پڑتا ہے ۔ چونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس پر ضرور غور فرمائیں گے ۔

چودھری انور عزیز ۔ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ لابی کا ٹیلیفون بھی خراب رہتا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میرے گھر کا ٹیلیفون بھی خراب ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یسین خان وٹو) ۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ کسی طرح شہیدوں میں نام آ جائے ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ یہاں پوائنٹ آف پریولیج ۔ پوائنٹ آف آرڈر پیش ہوتے ہیں میرا خیال ہے ایک پوائنٹ آف اختر بھی ہونا چاہئے ۔

جناب والا ۔ یہ تو ایک لمبا افسانہ بن گیا ہے اور ہنسی پیدا ہو گئی ہے ۔ کہ ایک ٹیلیفون دو دن خراب رہا ہے ۔ یہ بری سی بات ہے کہ اس کے لئے ایک تحریک استحقاق پیش کی جائے ۔ اسے کمیٹی کے پاس لے جائیں وہاں افسران کو بلایا جائے ۔ جب متعلقہ وزیر صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ

I'll see to it,

تو اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی کے پاس بھیجنا اچھا نہیں لگتا ۔ یہ چھوٹی سی بات ہے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میں خان اجون خان کی تائید کرتا ہوں ۔ پیپلز میں ہمیں واقعی تکلیف ہے ۔ تین ٹیلیفون لگے ہوئے ہیں جو ہر ایک بلاک کے لئے علیحدہ علیحدہ ہے ۔ اوپر سے کوئی آدمی آئے تو کافی دیر لگتی ہے ۔ اس دوران میں کوئی اور ٹیلیفون مل جاتا ہے یا کوئی اور کال آ جاتی ہے ۔ تو پہلا آدمی پھر کھڑا رہ جاتا ہے ۔ اس قسم کی تکالیف کے علاوہ ایک ٹیلیفون اگر تین چار دن خراب رہے تو اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ممبران کو کتنی تکلیف ہوتی ہو گی ۔ میں ان کی اس تجویز کی تائید کرتا ہوں کہ ہمیں ہر کمرہ میں ٹیلیفون لگا دیا جائے اور وہاں ایک ایکسچینج قائم کر دی جائے ۔ آپ نے جو تین attendants رکھے ہیں ان کی تنخواہوں کے مقابلہ میں میرا خیال ہے یہ خرچ کوئی زیادہ نہیں ہو گا ۔ اس لئے میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہمارے ان مسائل کی طرف توجہ کریں ۔ ہم کئی بار ان کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں ۔ جب وہ پیپلز میں تشریف لائے تھے تو عرض کیا تھا کہ ہمیں یہ یہ تکالیف ہیں ۔ انہوں نے وعدہ کیا لیکن عمل نہیں ہوا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس پریولیج موشن کی روشنی میں ہمارے ان مسائل کے بارے میں توجہ فرمائیں اور ان کو حل کریں ۔ میں اس پریویلیج موشن کی تائید کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رائے صاحب میں ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ اس قسم کی تجویز ہم نے آج سے بہت پہلے گورنمنٹ

کو forward کی تھی کہ ہر کمرہ میں ٹیلیفون نصب کیا جائے - لیکن اس وقت کچھ مالی رکاوٹوں کی وجہ سے یہ چیز قبول نہیں کی گئی تھی -

بابو محمد رفیق - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بڑی تکلیف کا باعث ہے کہ پیپلز میں ہمارے پاس لوگ آتے ہیں جن کے ہم نمائندے ہیں ہمیں ان کی مشکلات کو سننا ہوتا ہے - ہمیں یہ سہولت ضرور ملنی چاہئے کہ ان لوگوں کی تکالیف کو ہم حکومت تک پہنچائیں اس لئے آپ اس کو دوبارہ take up کریں - اگر تین کی بجائے ایک اوپریٹر کام کر سکتا ہے تو یہ بہتر ہے - اس لئے میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ فنانس والوں سے دوبارہ اس مسئلہ کو take up کریں - میں اس چیز کے حق میں ہوں کہ ایسی تکالیف کو جلد دور کرنا چاہئے - میرے دوست چودھری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ چھوٹی سی چیز ہے - میں کہتا ہوں کہ اگر آپ آج چھوٹی چھوٹی تکالیف حل نہیں کریں گے تو کل بڑی کیسے حل کر سکیں گے اس لئے میں اس کی تائید کرتا ہوں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا میں گزارش کروں گا کہ جیسا کہ چودھری انور عزیز صاحب نے چھوٹا سا مسئلہ قرار دیا ہے میں اس کو بڑا مسئلہ قرار دیتا ہوں - ا ں کی وجہ یہ ہے کہ لاہور ہمارا مغربی پاکستان کا دارالخلافہ ہے اور ہم قوم کے نمائندے ہیں - تمام مغربی پاکستان میں ٹیلیفون کی حالت یہ ہے کہ اگر آپ اس کام کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچائیں گے تو پھر نیچے والے اس کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے - پورے مغربی پاکستان میں

ٹیلیفون کی یہی حالت ہے ۔ جنیجو صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کا تعلق مرکز کے ساتھ ہے ۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ مرکز کو کون کہے گا وہ بھی تو آپ کی ذمہ داری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر مواصلات (مسٹر محمد خان جنیجو) ۔ ابھی رائے صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ جب میں پیپلز میں گیا تھا تو میں نے وہاں جا کر وعدہ کیا تھا اور وہ پورا نہیں ہوا ۔ اس معاملہ میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ جب میں پیپلز میں گیا تھا تو میں نے ممبران سے مشورہ کیا تھا کہ یہاں کیا کیا renovation ہونی چاہئے تاکہ ان کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے ۔ ان کی ضروریات کو کچھ حد تک پورا کیا ہے کچھ فرنیچر کی replacement کی گئی ہے ۔ اور میں معزز ممبران کی تسلی کے لئے عرض کروں گا کہ ممبران کی سہولتوں کے لئے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے تاکہ جتنا وہ یہاں رہیں آرام سے ہیں ۔ اب اس پریولیج موشن کے متعلق جو بحث ہو رہی ہے ۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ متعلقہ محکمہ کو refer کیا جائے کہ ہر کمرہ میں ٹیلیفون provide کیا جائے اگر یہ proposal accept نہ ہو سکی تو پھر ہم کوشش کریں گے کہ ہر منزل پر Extra Telephone رکھا جائے ۔ اس سے فائدہ ہو گا کہ وقت کی بچت ہو جائے گی اور ممبران کو سہولت مہیا ہو جائے گی ۔ میں اس proposal کو Finance Department سے personal level پر اٹھاؤں گا اور ان سے درخواست کروں گا کہ اسے sympathetically کیا جائے ۔

چودھری محمد نواز۔ جناب والا اس وقت تین ٹیلیفون ,,اے،، ,,بی،، اور ,,سی،، بلاک میں لگے ہوئے ہیں یہ ٹیلیفون صرف سیشن کے دوران رہتے ہیں اب سیشن ختم ہو گیا ہے تو ,,بی،، اور ,,سی،، بلاک میں سے ٹیلیفون اٹھا دئے جائیں گے اور ,,بی،، اور ,,سی،، بلاک والوں کو ٹیلیفون کال ,,اے،، بلاک میں جا کر سننا پڑے گی ۔ بعض اوقات ٹرنک کال ہوتی ہے یا اگر وہاں سے ٹرنک کال بک کی جائے تو دو دو گھنٹہ وہاں انتظار کرنا معمولی بات ہے ۔ بعض اوقات کال آتی ہے تو زیاد، دیر رک نہیں سکتی یا ہم مل نہیں سکتے ۔ ہمیں اس طرح کی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ ,,بی،، اور ,,سی،، بلاک میں اسی طرح سے ٹیلیفون لگے رہنے دیں جس طرح اب ہیں ۔ ان کو قطعاً نہ اٹھایا جائے اور باقی جیسا کہ اجون خان صاحب نے فرمایا ہے اوپر کی منزل میں بھی ٹیلیفون رکھ دئیے جائیں تاکہ ممبران کو تکالیف نہ ہوں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے ٹیلیفون ایکسچینج کی جو proposal تھی وہ ایمرجینسی کی وجہ سے turn down ہو گئی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس پر تیس چالیس ہزار روپیہ سے زیادہ خرچ نہیں ہوگا یہ ایسی رقم نہیں جو حکومت نہ دے سکے ۔ اگر حکومت اتنی رقم نہیں دے سکتی تو ممبران کے الاؤنس سے رقم کاٹ کر ٹیلیفون لگا دئے جائیں ۔ مجھے امید ہے کہ قائد ایوان کم از کم دس ہزار روپیہ تو ضرور دے دیں گے ۔

ملک محمد اختر۔پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب حیران ہوں اسبات کو سن کر کہ آپ نے proposal دی تھی لیکن گورنمنٹ نے turn down کر دی ۔ آپ soverign باڈی ہیں آپ بجٹ بناتے ہیں آپ

ایک ہزار کے بجائے ۱۰ ہزار روپے بجٹ میں رکھیں اور ٹیلیفون لگوائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر آرڈر ۔ چودھری صاحب آپ نے ٹیلیفون کی خرابی کے متعلق جو پریولیج موشن دیا ہے اس کے متعلق ایوان کی رائے یہاں واضح طور پر بیان کی گئی ہے اور فاضل وزیر صاحب نے بھی اس کو سنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک آپ کی تکالیف کا تعلق ہے جو تکالیف میرے نوٹس میں آئی ہیں میں فاضل وزیر communications کے نوٹس میں لاتا ہوں اور مجھے آج تک خوشی اور مسرت ہے کہ ہمیں ان سے پورا پورا تعاون ملتا رہا ہے ۔ وزیر مواصلات نے آپ کی سہولتوں کے لئے کبھی تعرض یا تامل نہیں کیا لیکن جہاں تک آپ کی تکالیف کا تعلق ہے ہمیں پورا پورا احساس ہے کہ یہ تکالیف دور ہونا چاہئیں ۔ لیکن جیسا کہ آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ یہ معاملہ سنٹر سے متعلق ہے اور فاضل وزیر مواصلات نے فرمایا ہے اس معاملہ میں پوری پوری دلچسپی لیں گے اور اس معاملہ کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرکے جو بھی مناسب قدم ہو سکے گا اس کے لئے جلد سے جلد کوشش کریں گے کہ ٹیلیفون کنکشن بحال کر دیا جائے ۔ اور دیگر تکالیف رفع کی جائیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خاصے effective اور powerful منسٹر ہمیں اور جہاں تک ان کے اپنے محکمہ کا تعلق ہے وہ جس سے جو کچھ commit کرتے ہیں اسے نبھانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے محکمہ پر ان کا بڑا hold ہے مجھے توقع ہے کہ آپ کی شکایات جلد سے

جلد حل ہو جائیں گی ایسی صورت میں آپ اس معاملے کو press نہ کریں - اور یہ وزیر مواصلات پر چھوڑ دیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائیگا -

چودھری محمد ادریس - مجھے کوئی اعتراض نہیں -

رانا پھول محمد خان - آپ نے فرمایا ہے کہ وزیر مواصلات بڑے powerful وزیر ہیں اور ان کا محکمہ پر بڑا hold ہے تو کیا کچھ ایسے بھی وزیر ہیں جن کا hold نہیں ہے -

مسٹر سپیکر- میرے اس observation سے ہاؤس کو یا کسی شخص کو یہ تاثر نہیں لینا چاہئے کہ میرے observation کا یہ مطلب تھا میرا observation صرف ان ہی تک محدود تھا اور میں نے ان ہی کے متعلق یہ عرض کیا تھا میں نے ان کے متعلق صرف نہیں کہا تھا میں ہر وزیر صاحب کی پوری پوری عزت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر وزیر اپنے محکمہ کے متعلق effective ہے - اور ان کا پوری طرح سے اپنے محکمہ پر کنٹرول ہے اور آپ کے حقوق کی وہ نگہداشت کر سکتے ہیں -

ADJOURNMENT MOTIONS

RAPE OF A MARRIED WOMAN BY A CONSTABLE OF P.S. TOBA TEK SINGH

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motion by Malik Muhammad Akhtar; it is No. 200. Yes, Mr. Law Minister.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Sir, in this connection, I had made a statement already but you were pleased to observe that the facts of the investigations should also be had. I have made further inquiries and I am informed that during the course of investigation Mst. Halima who is the complainant, had admitted before the D.S.P. in the presence of her husband Mr. Hafeez and in the presence of some respectable persons of the town, that the allegation of rape was false. In view of this statement and other facts of the investigation, I think it was not thought appropriate to suspend the Constable concerned ?

Mr. Speaker : Has the case been cancelled ?

Minister for Law : Not yet Sir, pending investigations. The D.S.P. Incharge of the investigations has retired lately and the matter has not been finalised as yet.

Mr. Speaker : But the investigation has so far revealed that no rape has been committed.

Minister for Law : Sir, the investigations has revealed that the complainant herself stated that the allegation was false.

Malik Muhammad Akhtar : But what about the medical report ?

Minister for Law : Yes Sir, I thought the Member will ask for it and for your information I may state.....*(interruptions)*.

Mr. Speaker : I think the prosecutrix does not admit that she was raped.

Minister for Law : Yes Sir.

Mr. Speaker : Let me have the views of Malik Muhammad Akhtar ; yes please.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - یہ بالکل ایسا ہی case ہے جس کے متعلق سابق وزیر اس ہاؤس - - -

مسٹر سپیکر - ملک صاحب یہ فرمایئے کہ ان کا جو کچھ بیان ہے اس کے بعد آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں -

ملک محمد اختر - جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ کہہ رہا ہوں کہ پولیس نے اپنے کو بدنامی سے بچانے کے لئے اس عورت پر دباؤ ڈال کر جو حالیہ واقعہ اس ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے اس سے زبردستی سٹیٹمنٹ لے لیا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی واقعہ نہیں ہوا - اس کی further analysis کے لئے میں میڈیکل رپورٹ مانگتا ہوں جو اس case کے متعلق ہے - آخر آپ نے مقدمہ درج کیا تو مقدمہ درج کرنے کے بعد آپ - میڈیکل رپورٹ مرتب کی ہو گی - اگر وزیر قانون سمجھتے ہیں کہ پولیس الزام سے مبرا ہے تو وہ میڈیکل رپورٹ اس ہاؤس میں کیوں نہیں پڑھتے - ظاہر ہے کہ جو لوگ خود گناہ کرنے والے ہوں یعنی پولیس خود گناہ کرے اور ایک عورت جو ان کے چنگل میں ہو تو پولیس کے اعلیٰ افسر یعنی اسسٹنٹ ڈی-ایس-پی وغیرہ نے اپنی بدنامی کی وجہ سے اس عورت پر influence کیا اور اس سے ضرور ایسا سٹیٹ منٹ لے لیا ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ ہاؤس میں کیوں میڈیکل رپورٹ نہیں پڑھتے میں سمجھتا ہوں کہ یہ case متعلقہ ڈسٹرکٹ پولیس سے نکال کر کرائم برانچ کی پولیس کے حوالے کیا جائے - تا کہ جو صحیح واقعات ہیں وہ منظرعام پر آئیں - اور اگر میڈیکل رپورٹ ہے تو وہ influence کرکے حاصل کی گئی ہے - جناب یہ پولیس سرجن سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں میں مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ جو معاملہ ہے اس کی کسی اور ایجنسی سے انکوائری کرائی جائے - مثلاً کرائم برانچ ہے یا سپیشل پولیس ہے

تا کہ صحیح واقعات منظر عام پر آئیں ۔ میں allege کرتا ہوں کہ ڈی۔ایس۔پی نے اپنے محکمہ کو بدنامی سے بچانے کے لئے عذر گناہ بدتر از گناہ کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ کا یہ قیاس ہے یا اس کے متعلق آپ definite اطلاعات رکھتے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ اس کے متعلق میں بالکل convinced ہوں

This is my conviction.

آخر لا منسٹر صاحب میڈیکل رپورٹ کیوں نہیں پڑھتے ۔ وہ پڑھیں ۔

Mr. Speaker : I do not think the Minister has the medical report with him.

Minister for Law: For the information of my friend and the House, I may say that she was immediately sent for a medical examination. No mark of violence was detected on her person. If any forcible offence is committed on anybody, it does leave some mark of violence on the person of that man.

Malik Muhammad Akhtar : Then it means that the rape was committed with the consent of the woman.

Minister for Law : I am not saying this she herself has denied it.

Malik Muhammad Akhtar : Then the rape was committed by her consent I say.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو شخص جس حلقہ کی نمائندگی کرتا ہے اس کو معلوم رہتا ہے اس کے علاوہ آپ کو ذاتی طور پر علم ہے ویسے میں ان معاملوں میں اس ایوان میں اس حد تک وضاحت نہیں کرنا چاہتا جس سے بعض ایسی باتیں جو کہ اس ایوان میں کہنا مناسب نہیں ہیں کہا جا سکیں ۔ لیکن میں وزیر قانون کی خدمت میں مودبانہ

عرض کروں گا کہ عام طور پر ہمارے ملکی حالات ایسے ہیں اور ٹوبہ ٹیک سنگھ اس سے مستثنیٰ نہیں ہے اگر کوئی پولیس کا اہل کار چاہے وہ چھوٹا ہی اہل کار کیوں نہ ہو اس قسم کی حرکت کرتا ہے تو محکمہ کے ذمہ دار افسران اسے اپنے وقار کا مسئلہ بنا لیتے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب ڈی۔ایس۔پی اتفاق سے انتہائی دیانتدار افسر تھے لیکن وہ ریٹائر ہو گئے ۔ انہوں نے خود پرچہ درج کیا ۔ گواہان پر بیرونی دباؤ ڈالا گیا اور وہ اپنے بیانات سے منحرف ہو گئے ۔ جب یہ حالات ہوں تو حکومت کچھ نہیں کر سکتی ۔ میں حکومت سے درد مندانہ عرض کروں گا کہ ہمارے ملک میں یہ ماحول ہے کہ اس قسم کے جرائم کے ارتکاب کے باوجود ایک عام آدمی جرات نہیں کر سکتا کہ کھلے بندوں مقدمے کی پیروی کر سکے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I will have to stand on my legs. I demand that the Law Minister should be ordered to read out the medical report before this House.

Mr. Speaker : I don't think he has the report with him.

ملک محمد اختر ۔ وہ کہتے ہیں کہ تشدد نہیں ہوا لیکن وہ rape کو deny نہیں کر رہے Why has he not sent for the medical report میں کہتا ہوں کہ ایڈیشنل ایس ۔ پی کو معطل کرنا چاہئے جس نے ایسی رپورٹ بھیجی ۔ ایک تو rape ہوا اور ان کے کہنے کے مطابق میڈیکل رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ rape ہوا ہے لیکن تشدد نہیں ہوا ۔ تشدد تو نہیں کیا گیا لیکن یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ٹھیک ہے کہ اس عورت کے ساتھ زنا کیا گیا اور ان کے کہنے کے مطابق زنا بالجبر نہیں تھا ۔ جناب سپیکر میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں ۔ کیا عوام کو اس طرح ہی تحفظ دیں گے پولیس کے ہاتھوں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی عزت محفوظ

نہیں ۔ اگر میڈیکل رپورٹ سے rape پایا جائے تو میں کہتا ہوں کہ اس ایڈیشنل ایس ۔ پی کو معطل کیا جائے اور اس کو معطل کرنے کا حکم دیا جائے ۔

The motion may be deferred for one hour. We would like to hear what is the medical report in this case. It is a shameful action.

Mr. Speaker : As has been statted by the learned Law Minister the facts have been denied....

Malik Muhammad Akhtar : Not denied. He has admitted rape.

Mr. Speaker : No interruption while I am giving my ruling.

Malik Muhammad Akhtar : I apologise.

Mr. Speaker : You can have interruptions in a parliamentary way when the Ministers are on their legs but not when I am giving my ruling.

Malik Muhammad Akhtar : I apologise.

Mr. Speaker : The Prosecutrix herself has denied the allegations made in the adjournment motion itself. The motion, therefore, is not based on the proved facts. It it ruled out of order.

———

DEMOLITION OF A PLATFORM USED FOR PRAYERS IN NAZIMABAD BY THE KARACHI MUNICIPAL CORPORATION

Mr. Speaker : Next motion is again from Malik Muhammad Akhtar.

Minister for B. D. & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, this is No. 201. In this adjournment motion what the Member wants to discuss is :

> "...the Karachi Municipal Corporation with the aid of Local Police has demolished a platform used for prayers in block No. 2, Nazimabad, Karachi. The plot has been converted into garden. Police escort equipped with tear gas has been deputed to protect the plot. The publication of the news has perturbed the mind of the public of West Pakistan."

The factual position about this case is that the plot in question is in front of an old Imambara and is reserved for municipal park as it belongs to the K. M. C. Within the last few months some people unauthorisedly raised an unauthorised kutcha platform for offering prayers. Since it was felt that the institution of this unauthorised platform may lead to some sectarian trouble it was decided by the D. C. Karachi and the Chairman, K. M. C. that the same may be removed. Accordingly the platform was removed by the K. M. C. authorities under the supervision of the S.D.M. Karachi and the local police. Eversince the removal of this structure no delegation has either been received by the D. C. Karachi or by the Chairman of the K. M. C. According to the Chairman, K. M. C., as well as D. C., Karachi there was no agitation over this issue.

As such there is no urgency in the matter and the motion may be ruled out of order.

This action by the authorities was taken under the ordinary administration of law. It is not correct to say that by demolishing that platform that plot has been turned into a garden. As a matter of fact this plot was actually reserved for that purpose. Some people had unauthorisedly occupied it for saying prayers I agree that to say prayers is a noble cause. It is the duty of every Muslim. But, I hope the Member will agree, while earmarking some plots for that purpose the law shall not be ignored and every thing will be done according to law. Islam stands for and preaches to protect the rights of other and the rule of law. So, Sir, whatever has been done has been done in the administration of law.

In these circumstances this motion may be ruled out of order.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب سپیکر - جناب وزیر متعلقه نے اعتراف کیا هے که وه جگه ایسی هے جس کو بطور مسجد استعمال کیا گیا نماز کے لئے - تو جب کسی جگه کو بطور مسجد استعمال کیا جائے تو اس کے بعد پاکستان کی حکومت میں کسی اهلکار کو یه جرات نهیں هونی چاهئے که اس جگه کو مسمار کرے- اگر یه گارڈن پلاٹ تها تو اس کا پلیٹ فارم جس کو نماز کے لئے استعمال کیا گیا اس کو چهیڑنے کی کسی کو جرات نهیں هونی چاهئے تهی - رپورٹ کے مطابق tear-gas squad متعین کیا گیا اور پولیس بهی تعینات کی گئی اور اس کے بعد مزید بدامنی نه

پھیلی ۔ جناب والا۔ یہ پہلا واقعہ نہیں۔ اس سے پیشتر بھی میونسپل کمیٹی کے اداروں نے اکثر ایسی جگہوں کو مسمار کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے غفلت کی ہے جو پہلے ان کو کھلے بندوں چھٹی دیدی تو ایسی چیزیں میں سمجھتا ہوں کہ جائز نہیں ہیں ۔

Mr. Speaker : I agree with the Minister for Basic Democracies that action has been taken in the ordinary administration of law. The motion is, therefore, ruled out of order.

Next motion is by Haji Sardar Atta Muhammad.

HARASSMENT OF SINDH UNIVERSITY STUDENTS BY ARMED POLICE

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ ایک فوری اور اہمیت عامہ رکھنے والے معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے ۔ معاملہ یہ ہے کہ سندھ یونیورسٹی کے تقریباً ڈھائی ہزار طلبا کے مستقبل کے تباہ ہونیکا خطرہ پیدا ہوگیا ہے کیونکہ امتحانوں میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے لیکن طلبا اس کی تیاری کرنے کے قابل نہیں ہیں ۔ اس کیوجہ یہ ہے کہ یونیورسٹی اولڈ کیمپس اور نیو کیمپس اور تقریباً تمام ہوسٹلوں میں مسلح پولیس کا سخت پہرہ ہے جو کہ طلبا کو ہراساں کر رہے ہیں ۔ جو طلبا گھروں میں رہتے ہیں وہ گھروں سے اس لئے باہر نہیں نکلتے کہ ان کو ہر وقت اپنے اوپر غنڈوں کے حملہ کا خطرہ ہے ۔

Minister of Education : Opposed Sir. This adjournment motion does not pertain to any single matter.

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ پیش کر سکتے ہیں ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ یہ تحریک specific نہیں ہے ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ یہ تازہ ترین واقعہ نہیں ہے ۔ یہ specific اس لحاظ سے نہیں ہے کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلح پولیس یونیورسٹی کے اولڈ اور نیو کیمپس میں موجود ہے جس سے طلبا ہراساں ہو رہے ہیں ۔ دوسری بات اس میں یہ بیان کی گئی ہے کہ جو طلبا ہوسٹلوں میں نہیں رہتے ہیں ۔ اپنے گھروں میں رہتے ہیں ۔ انہیں یہ خطرہ ہے کہ وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں گے تو غنڈے ان پر حملہ آور ہو جائیں گے ۔ جہاں تک مجھے علم ہے اور اس تحریک کے محرک کو بھی علم ہو گا ۔ کہ یہ یونیورسٹی یکم جون سے بند ہو چکی ہے ۔ موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو چکی ہیں چند دنوں سے اس یونیورسٹی میں طلبا کے دو طبقوں میں کچھ کشیدگی اٹی جاتی ہے ۔ کچھ طلبا سٹرائیک پر تھے کچھ ایسے تھے جو اس کے مخالف تھے ۔ ان میں آپس میں کشیدگی تھی ۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے ایم ۔ پی ۔ اے حضرات ایم ۔ این ۔ اے حضرات اور شہر کے دیگر معززین کی میٹنگ بلا کر انہیں کہا کہ وہ امن کی اپیل کریں ۔ ۷ مئی کو یونیورسٹی دوبارہ کھل گئی ۔ کچھ عنصر ایسا تھا جن کی خواہش تھی کہ یونیورسٹی بند رہے ۔ انہوں نے جگہ بہ جگہ ان لڑکوں پر حملے کرنے شروع کر دئیے جو اس سٹرائیک کے حق میں نہ تھے ۔ وائس چانسلر کی درخواست پر پولیس کو متعین کیا گیا تا کہ مزید گڑ بڑ نہ ہو ۔ چونکہ پولیس کو وہاں ۱۹ مئی سے متعین کیا گیا ہے لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے ۔

دوسرے عرض یہ ہے کہ کمشنر نے وہاں کے معزز شہریوں کی یک کمیٹی مقرر کی ہے تا کہ وہ طلبا کو سمجھائیں اور ان کی جو آپس

کی چپقلش ہے وہ ختم ہو جائے ۔ ساتھ ہی ساتھ وائس چانسلر نے ہوسٹل میں رہنے والے طلبا کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے ۔ ان میں کچھ سندھی ہیں کچھ غیر سندھی ہیں ۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو سٹرائیک کے مخالفین میں سے تھے ۔ کچھ ایسے ہیں جو اس کے حق میں تھے ۔ ان کی میٹنگیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہیں اور وائس چانسلر صاحب خود اس میں حصہ لیتے رہتے ہیں ۔

میں ایوان کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں حالات قابو میں ہیں ۔ مکمل کنٹرول میں ہیں ۔ جس وقت وائس چانسلر صاحب یہ محسوس کریں گے کہ وہاں پولیس کے پہرے کی ضرورت نہیں اسے ہٹا دیا جائیگا ۔ ویسے بھی آج کل وہاں چھٹیاں ہیں ۔ طلبا کی غالب اکثریت اپنے اپنے گھروں کو چلی گئی ہے ۔ تھوڑے سے طلباً وہاں رہ رہے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ پولیس کے پہرے سے وہ کیوں ہراساں اور پریشان ہیں ۔ وہ تو ان کی حفاظت کے لئے وہاں موجود ہیں ۔ ان حالات کے پیش نظر میں اس قرار داد کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے یہ جو تحریک پیش کی ہے ۔ یہ چھوٹا مسئلہ نہیں ۔ یہ بہت بڑا ہو گیا ہے ۔ اس سے ہمارے تعلیم منسٹر صاحب کو انکار نہیں ۔ اس سے پہلے بھی کئی بار وہاں اس خطرہ کے پیش نظر جنیجو صاحب اور تعلیم منسٹر صاحب گئے ۔ مگر انہوں نے اس بات کے اوپر قابو نہیں پایا ۔ مجھے ڈر ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

منسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کو یہ کیسے معلوم ہے کہ منسٹر صاحبان وہاں گئے تھے ۔

حاجی سردار عطا محمد - اخبارات میں تھا - ہر جگہ تھا -

مسٹر سپیکر - کیا وہ اس معاملہ کے لئے وہاں گئے تھے - اس کا مطلب ہے کہ یہ معاملہ آپ کے علم میں پہلے سے تھا -

حاجی سردار عطا محمد - اب جب میں نے یہ تحریک پیش کی ہے تو یہ لئے مسئلہ کے متعلق کی ہے - آپ مجھے بھلائیں نہیں - میں بالکل صحیح بات پیش کرتا ہوں - یہ مسئلہ اچانک پیدا ہوا ہے - اس لئے میں منسٹر صاحب اور گورنر صاحب تک یہ آواز پہنچانے میں حق بجانب ہوں کہ بعض لوگ اس یونیورسٹی کو ہم سے چھیننا چاہتے ہیں - وہ چاہتے ہیں کہ یہ یونیورسٹی بند ہو کر کراچی یا اور کہیں چلی جائے - اور اس سکیم میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کو ماخوذ کرتے ہیں - کمشنر صاحب نے جو کمیٹی بنائی ہے اس پر کسی کو اعتماد نہیں - وہ کمیٹی کیا کام کرے گی آپ صوبائی اسمبلی سے پانچ ممبر لیں اور قومی اسمبلی سے دو ممبر لیں اور آپ اور قائد ایوان مل کر اس مسئلہ کو حل کریں - آپ اسے چھوٹا نہ سمجھیں - یہ بہت اہم مسئلہ ہے - سندھ میں اس کی وجہ سے بہت انتشار ہے - اور یہ چیز پاکستان کے لئے بہت خطرناک ہے - آپ اسے معمولی سمجھ کے کبھی پولیس بلا لیتے ہیں کبھی لڑکوں کو جیل میں ٹھونس دیتے ہیں - ایک ماہ امتحان میں رہ گیا ہے وہ کیسے امتحان دیں گے - آپ کمشنر کے اوپر یہ بوجھ نہ ڈالیں اور کوئی طریقہ سوچیں یہ آپ کا مسئلہ ہے - آپ کو اسے حل کرنا ہے - میں اب آپ کو قرآن پاک کی ایک آئیت سناتا ہوں -

هو الذی جعلکم خلائف الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجت لیبلوکم فی ما اتکم ان ربک سریع العقاب و انه لغفور رحیم ۔

"اور وھی ھے جس نے بنایا تمہیں خلیفہ زمین میں اور بلند کیا تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں" جو آپ کو منسٹر بنایا گیا ھے ۔ آپ کو درجہ دیا گیا ھے ۔ یہ آزمائش کے طور پر ھے "تاکہ آزمائے تمہیں اس چیز میں جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ۔ بے شک تمہارا رب بہت جلد سزا دینے والا ھے اور یقیناً وہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ھے"

اب میں آپ کو ایک حدیث سناتا ھوں ۔

یسروا ولا تعسرو و سکنو ولا تنفروا

"آسانی کرو ۔ اور تکلیف میں مبتلا نہ کرو ۔ اور تسکین دو ۔ اور نفرت پیدا نہ کرو"

آپ وھاں نفرت پیدا کر رھے ھیں ۔ میری یہ گذارش ھے کہ مجھے یہ تحریک بحث میں لانے کی اجازت دی جائے ۔ ھاؤس اس پر بحث کرے اور سوچ سمجھ کر اس کے متعلق فیصلہ کرے ۔

منسٹر سپیکر ۔ فاضل وزیر تعلیم نے یہ واضح فرمایا ھے کہ سندھ یونیورسٹی میں ۱۹ مئی سے پہرا موجود ھے اور حاجی عطا محمد صاحب نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ھے کہ یہ واقعہ ھوا ھے اور یہ پہرہ کافی عرصہ سے وھاں موجود ھے ۔ اور یہ معاملہ ان کے نوٹس میں پہلے بھی موجود تھا ۔ جب یہ ان کے علم میں تھا کہ فاضل وزرا بھی وھاں گئے تھے تو میں سمجھتا ھوں کہ ان حالات کے پیش نظر یہ حالیہ وقوع پذیر واقعہ نہیں ھے اس لئے یہ تحریک التوا خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ھے ۔

Minister of Irrigation & Power: Sir I have to make a brief statement.

Mr. Speaker: After the leave applications and the motions for extension of time are over,

LEAVE OF ABSENCE OF M. P. As.

Mr. Speaker : Now we will take up the leave applications of Members.

Malik Kibat Khan

Secretary : The following application has been received from Malik Kabit Khan, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ سائل مورخہ ۲۳ جون
۱۹۶۷ء تا ۲۶ جون ۱۹۶۷ء بیمار رہا ہے اس
لئے از راہ کرم سائل کو ان ایام کی چھٹی عطا
فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

Pir Syed Nasir-ud-Din Shah

Secretary : The following application has been received from Pir Syed Nasir-ud-Din Shah, M. P. A. :—

بندہ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۶۷ء کو ریونیو کی
میٹنگ میں بوجہ بیماری حاضر نہیں ہو سکا ۔
لہذا رخصت منظور فرمائی جاوے

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED SHER ALI SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Sher Ali Shah, M. P. A.:—

> "I could not attend the Session of the Provincial Assembly on 19th and 20th June, 1967, due to some urgent work at my home. I, therefore, request that you would kindly move the Provincial Assembly to grant me leave for 19th and 20th June, 1967."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAIS SARDAR SHABBIR AHMAD KHAN

Secretary : The following applitcation has been received from Rais Sardar Shabbir Ahmad Khan, M. P. A. :—

> "I am suffering from flue. It is, therefore, requested that I may be allowed absence for one week, i.e., 22th June, 1967 to 28th June 1967 from the proceeding of the Assembly."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR BAHADUR NAWAB MUHAMMAD KHAN JOGEZAI TUMANDAR

Secretary : The following application has been received from Sardar Bahadur Nawab Muhammad Khan Jogezai Tumandar, M. P. A.:—

گذارش ہے کہ بندہ کافی دنوں سے بیمار
ہے ۔ اور کوئٹہ ملٹری ہسپتال میں زیر علاج
ہے ۔ اس لئے بیماری کی وجہ سے اجلاس میں
شرکت نہیں کر سکا ۔ لہذا التماس ہے کہ

۲۲ مئی ۱۹۶۷ء سے لیکر تا اجلاس کے اختتام
تک چھٹی منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MAHMOOD AZAM FOROOQI

Secretary : The following application has been received from Mr. Mahmood Azam Farooqi, M. P. A. :—

"I am to-day leaving Lahore on some private engagements and shall not be able to attend the current Assembly Session from 30th June, 1967 to the end. I shall be grateful, therefore, if you will kindly arrange for the requisite leave to be granted to me."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUR REHMAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdur Rehman, M. P. A. :—

گذارش ذیل ہے ۔ میں بیمار ہوں اور گھر
میں بھی بیماری ہے واپس گھر جا رہا ہوں ۔
اسلئے اسمبلی کے اجلاس کے باقی دنوں میں
شرکت کرنے سے معذور ہوں مہربانی فرما کر
مورخہ ۱۴ جون ۱۹۶۷ء سے اجلاس کے اختتام
تک کی رخصت عنایت فرما کر مشکور فرمایا
جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUR REHMAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdur Rehman, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ مورخہ ۷ جون ۱۹۶۷ء
اور ۹ جون ۱۹۶۷ء کو میں حاضری کے
رجسٹر میں حاضری نہیں لگا سکا ۔ کیونکہ
میں بیمار تھا اور اسمبلی نہیں آ سکا مہربانی
فرما کر ان دنوں میں میری حاضری شمار
کی جاوے کیونکہ میں لاہور میں تھا ۔ مگر
حاضری نہیں لگا سکا ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN SAIFOOR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Khan Saifoor Khan, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ میں نے مورخہ ۳۰ جون
۱۹۶۷ء تک چھٹی حاصل کی تھی ۔ چونکہ
میں بیمار ہوں اور چلنے پھرنے سے قاصر ہوں ۔
اس لئے میں یکم جولائی ۱۹۶۷ء کو اسمبلی میں

حاضر نہ ہو سکونگا ۔ اس لئے برائے مہربانی
تا اختتام اسمبلی چھٹی دی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAIS ATTA MUHAMMAD KHAN MARI BALOCH

Secretary : The following letter has been received from Rais Atta Muhammad Khan Mari Baloch, M.P.A :—

"I have remained absent from Seasion on 27th and 28th June, 1967 because I had to go to attend the Meeting of the ETA Hyderabad held on Tuesday 27th June. Kindly grant leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAIS ATTA MUHAMMAD KHAN MARI BALOCH

Secretary : The following application has been received from Rais Atta Muhammad Khan Mari Baloch, M.P.A:—

"I could not attend the meeting of Standing Committee of Revenue due to illness. The meeting was held on 29th and 30th March, 1967. Kindly grant the leave."

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR MUAMMAD MUSA KHAN BUGHIO

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Musa Khan Bughio, M.P.A. :—

> "Due to illness I failed to attend the meetings of Assembly held from 18th June, 1967, to 26th June, 1967.
>
> House may, therefore, kindly be moved for my leave for said dates."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted

The motion was carried.

HAJI IMAM ALI UNAR

Secretary : The following application has been received from Haji Imam Ali Unar, M.P.A :—

> "I have to go my village due to important domestic affairs. Therefore kindly grant me leave from 3rd July, 1967 and onwards."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. JAFAR HUSSAIN JAFFERY.

Secretary : The following application has been received from Mr. Jafar Hussain Jaffery, M.P.A :—

> "I have not been able to attend the sittings on 24th, 26th, 27th and 28th June due to my illness. I would, therefore, request your honour to grant me the leave for the above four days."

Mr. Speaker : The question is :

> That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZIR AHMED

Secretary : The following application has been received from Mian Nazir Ahmed, M.P.A :—

گذارش ہے ۔ کہ میں مورخہ ۲۸ جون
۱۹۶۷ بوجہ بیماری اسمبلی کا اجلاس اٹینڈ
نہیں کر سکا ۔ میری مورخہ ۲۸ جون ۱۹۶۷ء
کی چھٹی منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZAR MUHAMMAD KALUKA

Secretary : The following application has been received from Mian Nazar Muhammad Kaluka, M.P.A. :—

بندہ مورخہ ۲۳ جون اور ۲۴ جون کو
کسی ضروری کام کے لئے گھر چلا گیا تھا ۔
برائے مہربانی دو دن کی رخصت منظور فرمائی
جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA SHEIKH UMER

Secretary : The following application has been received from Nawabzada Sheikh Umer, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کوئٹہ اور کراچی اہم اور
ضروریات کی وجہ سے میں ۹ جون سے ۱۲
جون تک اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر
سکا ۔ مہربانی فرما کر ۹ جون سے ۱۲ جون
تک کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR QURBAN ALI

Secretary : The following application has been received from Pir Qurban Ali, M.P.A. :—

"I am leaving Lahore on 3rd July to attend to call from Home on very urgent matter hence I will not be able to attend the Assembly meeting on 3rd July and onwards. Therefore, you will be pleased to place this application before the Hon : House for granting leave for the period 3rd July and onwards."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

QAZI GHULAM SHABBIR

Secretary : The following application has been received from Qazi Ghulam Shabbir, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ بوجہ بیماری میں ۵ جون
۱۹۶۷ء ، ۲۰ جون ۱۹۶۷ء ، ۲۶ جون

۱۹۶۷ء اور ۲۹ جون ۱۹۶۷ء کو اسمبلی کے
اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا۔ لہذا التماس
ہے کہ ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MUHAMMAD ISLAM

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Islam, M.P.A :—

گذارش ہے۔ کہ بندہ ۲۹ جون ۱۹۶۷ء
کو بغرض شہادت ایک دن کے لئے خان پور
چلا گیا تھا۔ برائے مہربانی چھٹی کی اجازت دی
جاوے۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAWAJA JAMAL MUHAMMAD KORAIJA

Secretary : The following application has been received from Khawaja Jamal Muhammad Koraija, M.P.A. :—

مجھے چند ضروری کاموں کے لئے گھر
جانا پڑا لہذا ۲۶ جون سے ۳۰ جون تک کی
رخصت منظور فرمائی جاوے۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAIS SARDAR SHABBIR AHMAD KHAN

Secretary: The following telegram has been received from Rais Sardar Shabbir Ahmad Khan, M.P.A :—

> "Due to death of my uncle and ill health I could not attend this Session from 21st June and find unable to attend till the end of the Session. Please excuse my absence from the Session and Home Affairs Committee as well which falls due in August."

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

NAWABZADA GHULAM QASIM KHAN KHAAWANI

Secretary: The following application has been received from Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani, M.P.A. :—

> "I could not attend the Assembly Sessions on 30th May, 12th, 17th, 26th, 27th and 30th June, 1967, due to some private work. I request that my absence on the above dates may please be condoned."

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN GUL HAMEED KHAN

Secretary: The following application has been received from Khan Gul Hameed Khan, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ بندہ نے ڈسٹرکٹ
کونسل میانوالی کی بجٹ میٹنگ میں شمولیت
کرنی ہے ۔ لہذا مجھے ۲۷ جون ۱۹۶۷ء کی
رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUNAWAR KHAN

Secretary: The following application has been received from Mr. Munawar Khan, M.P.A. :—

"On receipt of an urgent call from home, I shall be proceeding to my home District Bannu, to-morrow in the morning.

Please grant me leave for the remaining days."

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MUHAMMAD AFREEN KHAN

Secretary: The following application has been received from Khan Muhammad Afreen Khan, M.P.A :—

میں کچھ دنوں سے بیمار ہوں ۔ اس لئے
مورخہ ۳ جون سے ۶ جون تک چھٹی دے
کر ممنون فرماویں ۔ میں یہیں لاہور میں
ہوں ۔ اور علاج کرا رہا ہوں ۔

Mr. Speaker: The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD UMER QURESHI

Secretary: The following application has been received from Mr. Muhammad Umer Qureshi, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ مورخہ یکم جولائی سے
۳ جولائی ۱۹۶۷ء تک میری چھٹی منظور کی
جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR ALI GOHAR CHISHTI

Secretary : The following application has been received from Pir Ali Gohar Chishti, M.F.A. :—

میں ۷ جون اور ۸ جون کو ضروری کاموں
کی وجہ سے اپنے آبائی گاؤں گیا تھا ۔ جس
کی بنا پر اسمبلی میں حاضری نہ دے سکا ۔
لہذا میری چھٹی منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR ALI GOHAR CHISHTI

Secretary : The following application has been received from Pir Ali Gohar Chishti, M.P.A. :—

میں مورخہ ۱۵ جون تا ۱۹ جون تک
بیمار ہونے کی وجہ سے اسمبلی میں حاضری
نہیں دے سکا ۔ لہذا میری چھٹی منظور کی
جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN ABDUL SUBHAN KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Abdul Subhan, Khan, M.P.A. :—

میں ۲۲ مئی سے ۲ جون تک بہت
ضروری کام پر مصروفیت کی وجہ سے اسمبلی
کے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ۔ براہ
مہربانی یہ رخصت منظور کیا جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN ABDUL SATTAR KHAN MOHMAND

Secretary : The following application has been received from Khan Abdul Sattar Khan Mohmand, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۷
سے ۲۶ مئی ۱۹۶۷ کی چھٹی بوجہ بیماری
عنایت کریں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR WALI MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following telegram has been received from Mir Wali Muhammad Khan Talpur, M.P.A. :—

"Request leave from 29th June till session due to unavoidable circumstances".

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MEHRAJ DIN

Secretary : The following application has been received from Mian Mehraj Din, M.P.A. :—

"Due to an urgent piece of work, I could not attend Session on 6th July, 1967 and 7th July, 1967.
Leave may kindly be granted."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SAHIBZADA NOOR HASSAN

Secretary : The following application has been received from Sahibzada Noor Hassan, M.P.A. :—

"Due to the death of my uncle I could not take part in the proceedings of the Assembly on 3rd of July 1967. Kindly grant me leave for the same day."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAKHDUM AKHTAR ALI SHAH QURESHI

Secretary : The following application has been received from Makhdum Akhtar Ali Shah Qureshi, M. P. A :—

"As I was unwell and could not attend the Session on 3rd July, 1967. Please excuse my absence and oblige."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAKHUM AKHTAR ALI SHAH QURESHI

Secretary : The following application has been received from Makhdum Akhtar Ali Shah Qureshi, M.P.A. :—

> "As I could not attend the Session on 29th June, 1967, I had to seek interview with Field Marshal Mohd Ayub Khan, President of Pakistan at Rawalpindi. Please excuse my absence and oblige."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK QADIR BAKHSH

Secretary : The following application has been received from lik Qadir Bakhsh, M.P.A. :—

گزارش ہے ۔ کہ بوجہ ضروری کاروبار میں
مورخہ ۳ جولائی اور ۴ جولائی ۱۹۶۷ ء کو
اسمبلی سیشن میں حاضر نہ ہو سکا ۔ ان دو روز
کی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZIR AHMAD

Secretary : The following application has been received from Mian Nazir Ahmed, M.P.A. :—

گذارش ہے ۔ کہ میں مورخہ ۳ جولائی ۱۹۶۷ء
کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر

سکا ۔ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۶۷ کی چھٹی منظور
کی جائے

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. FIDA HUSSAIN HAKRO

Secretary : The following application has been received from Mr. Fida Hussain Hakro, M.P.A. :—

میں بوجہ بیماری اپنے ذاتی معالج کے پاس
کوئٹہ چلاگیا تھا جس وجہ سے میں اسمبلی کے
اجلاس میں یکم جولائی ۱۹۶۶ تا ۱۲ جولائی ۱۹۶۶
تک حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا چھٹی منظور
فرمائیں ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. NISAR MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Nisar Muhammad Khan, M.P.A. :—

"I was not able to attend the Assembly meeting on the 28th June, 1967 for private reasons. May I please be granted leave."

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

ATALIQ JAFER ALI SHAH

Secretary : The following application has been received from Ataliq Jafer Ali Shah M.P.A :—

"I attended Assembly on 20th June but forgot to sign the register. This may kindly be rectified.

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZAR MUHAMMAD KALUKA

Secretary : The following application has been received from Mian Nazar Muhammad Kaluka, M.P.A. :—

میں مورخہ ۲۹ مئی ۶۷ ، ۳۱ مئی
۱۹۶۷ ء کو بیماری کی وجہ سے اجلاس میں
شرکت نہ کر سکا ۔ مہربانی فرما کر ان دنوں
کی چھٹی عنایت فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES' REPORT

Mr. Speaker : Now there are some motions for extension of time ; yes Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

> That the time for the presentation of the report of Standing Committee on Revenue on the Registration (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 55 of 1966) be extended up to 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That the time for the presentation of the report of Standing Committee on Revenue on the Registration (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 55 of 1966) be extended up to 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

> That the time for the presentation of the report of Standing Committee on Revenue on the Registration (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 8 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That the time for the presentation of the report of Standing Committee on Revenue on the Registration (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 8 of 1967) be extended up to 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani : I beg to move :

> That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Agriculture Produce Markets (Amendment) Bill, 1966 (Bill No 57 of 1966) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker: Motion moved the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Agriculture Produce Markets (Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 57 of 1966) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Sardar Manzoor Ahmad Khan Qaisrani : I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 18 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 18 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Industries and Commerce on the West Pakistan Tobacco Bill, 1967 (Bill No. 34 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Industries and Commerce on the West Pakistan Tobacco Bill, 1967 (Bill No. 34 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 33 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Revenue on the North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1967, (Bill No. 33 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Anwar Aziz : I beg to move :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Communications and Works on the West Pakistan Motor Vehicle Ordinance (Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 44 of 1966) be extended upto 31st December, 1967.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Communications and Works on the West Pakistan Motor Vehicle Ordinance (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 44 of 1966) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Anwar Aziz : I beg to move :

That the time for presentation of the report on the West Pakistan Press and Publications (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 39 of 1967) by the Standing Committee be extended upto 31st December, 1967.

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر - میں ایک منٹ کے لئے کچھ عرض کرنا چاھتا ھوں وہ یہ کہ میں انگریزی نہیں سمجھتا لیکن اردو سمجھ لیتا ھوں - میرا اندازہ ھے کہ اس وقت بلوں کے لئے مہلت مانگی جا رھی ھے - اگر یہ صحیح ھے تو میں اس کی مخالفت کرتا ھوں - اس کی وجہ یہ ھے کہ ھمارے ملک پر یہ خرچ اخراجات کا فضول بوجھ ھے کیونکہ میں نے دیکھا ھے کہ ان میں کئی ایسے بل بھی ھیں جن پر بہت خرچ ھوا ھے لیکن وہ پیش نہیں ھوئے - میں سمجھتا ھوں یہ بالکل فضول ھے - میں قوم کے چوکیدار کی حیثیت سے اس کی مخالفت کرتا ھوں اور عرض کرتا ھوں کہ ان کو التوا میں نہ ڈالا جائے -

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That the time for presentation of the report on the West Pakistan Press and Publications (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 39 of 1967) by the Standing Committee be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Mr. Zain Noorani : I beg to move :

> That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government on the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 5 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

حاجی سردار عطا محمد - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ھے - اب بھی آپ کی وساطت سے ھاؤس کے سامنے وھی الفاظ کہتے ھوئے مخالفت کرتا ھوں کہ رپورٹ کے لئے مہلت نہ دی جائے -

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That the time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government on the Municipal

Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 5 of 1967) be extended upto 31st December, 1967.

The motion was carried.

STATEMENT OF THE MINISTER FOR IRRIGATION AND POWER REGARDING THE COMMISSIONING OF MANGLA POWER GENERATORS AND RECLAMATION SHOOTS IN GUJRANWALA

Mr. Speaker : The Minister for Irrigation and Power wanted to make a statement. Yes, Makhdoom Sahib.

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمید الدین) ۔ جناب سپیکر۔ جیسا کہ اس معزز ایوان کے علم میں ہے کہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور زرعی معاشرہ ہونے کی حیثیت سے اس کی خوشحالی اور اس کی ترقی کا مدار زرعی انقلاب پر ہے ۔ زراعت اس وقت منقلب ہو سکتی ہے اور اس کی ترقی اس وقت ہو سکتی ہے جب اس کی ضرورت کے کفیل یعنی پانی کی بہم رسانی ہو اور جب وہ زرعی ضروریات کا کفیل ہو گا تب ہی ہمارا معاشرہ رو بہ اصلاح اور رو بہ ترقی ہو سکتا ہے ۔ پانی ایک ایسی چیز ہے کہ اس کی بہم رسانی ہو اس کی کثرت ہو اور اس کا بہاؤ ہو اور یہ سب کچھ بندے کے ہاتھ میں نہیں بالکہ خالق کے ہاتھ میں ہے ۔ تو جناب کی یقین دھانی اور یاد دھانی کے لئے میں یہ عرض کروں گا کہ چند دن ہوئے اس معزز ایوان میں چند علاقوں کی سیرابی کے متعلق تشویش کا اظہار کیا گیا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تشویش بجا تھی ۔ صحیح تھی اور جذبات حب الوطنی کے تحت تھی ۔ اس تشویش سے ہم بھی معرا نہ تھے ۔ بہر حال ملک کے ادنے خادم ہونے کی حیثیت سے یہ ہماری ذمہ داریوں میں تھا اور میں نے اپنے ایک بیان کے ذریعے عرض کیا تھا کہ یہ مجبوری کے تابع ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی

غفلت نہیں ۔ جب بھی اللہ کے فضل و کرم سے حالات اجازت دیں گے ہم جملہ سہولتوں کو بروئے کار لائیں گے اور تکالیف کو اولین فرصت میں دور کرنے کی کوشش کریں گے ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اعتراف ہے کہ یہ مسئلہ ان علاقوں کا مسئلہ تھا جہاں سے برآمد کے لئے چاول پیدا ہوتے ہیں اور اس سے زر مبادلہ حاصل کرتے ہیں وہ زر مبادلہ ہمارے ملک کے اندرونی ترقیاتی منصوبوں کی آبیاری کے لئے ترقیاتی منصوبوں پر صرف ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے ان علاقوں کے کاشتکاروں کا پورا احترام ہے ۔ ان علاقوں کے فرزندان زراعت ملک کا بڑا سرمایہ ہیں ۔ ان کی مساعی ان کی جد و جہد حیات افروز ہے ۔ اس لئے میرے دل میں ان کا بڑا احترام ہے اور مجھے ان کی ضرورت کا اعتراف ہے ۔ میں ان تقاضوں کے پیش نظر اور ان جذبات کا حامل ہو کر اس معزز ایوان کی اطلاع کیلئے یہ عرض کروں گا کہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے جو ہم نے اس کی بارگاہ میں التجا کی تھی وہ قبول ہو گئی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ راوی میں پانی آ گیا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس غرض کیلئے ہم نے دو دن سے منگلا کو جاری کر دیا ہے اور reclamation shoots کیلئے جو کہا گیا تھا کہ کھول دئے جائیں گے تو وہ کھول دئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہم نے پہلے بھی ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اگر صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آئے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے ۔

Mr. Speaker : That is no point of order.

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب سپیکر۔ ایک دوسری اطلاع بھی میں دے دینا چاہتا ہوں کہ ابھی چند دن ہوئے خواجہ صفدر صاحب قائد حزب اختلاف نے واپڈا کے متعلق کچھ فرمایا تھا تو میں ان کی اطلاع کیلئے عرض کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت ہر وہ اقدام کرنے کے لئے ہر وہ تجویز قبول کرنے کیلئے تیار ہے جس کے ذریعہ اندرون ملک جمہوریت کو اور جمہوری اداروں کو اور جمہوری قدروں کو جلا حاصل ہو توانائی حاصل ہو - میں ان کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے واپڈا کی کارکردگی کے متعلق جو کچھ فرمایا وہ ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوا اگر تعمیری تنقید بھی ہوتی رہے جس کا ہم نے ہمیشہ خیر مقدم کیا ہے تو بہت اچھا ہے - ابھی چند دن ہوئے میں نے اس معزز ایوان کے اندر یقین دلایا تھا کہ اللہ کے فضل و کرم سے جولائی کے پہلے ہفتہ میں منگلا کی commissioning ہو جائے گی - یہ ایسی اطلاع تھی جسکے متعلق محترم حمزہ صاحب کو اور محترم دوست قائد حزب اختلاف کو احتمال تھا تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں منگلا سے اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے ایک لاکھ کلوواٹ جنریشن capacity دی جا رہی ہے اور لائل پور کا تھرمل پاور سٹیشن کا ایک یونٹ ۳۳ ہزار کلوواٹ سے پھر کرنٹ دے رہا ہے میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ ہم احتیاطاً ان کو دیکھ رہے ہیں اور تقریباً ۴ - ۵ - دنوں میں ہم اسبات کا اعلان کر دیں گے کہ بجلی کے connections سے متعلق اس وقت جس قسم کی پابندی ہے وہ جملہ پابندیاں ہٹا دی جائیں گی -

جناب سپیکر - میں بہت شکر گذار ہوں کہ جناب نے مجھے سٹیٹ منٹ کی اجازت مرحمت فرمائی ان الفاظ کے ساتھ میں اس معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مخدوم صاحب ضلع گوجرانوالہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ان کی جانب سے میں reclamation shoots لگنے پر آپ کا شکر گذار ہوں -

PIRVATE MEMBERS' BUSINESS

RESOLUTIONS

re : FIXATION OF A SEPARATE QUOTA ON THE BASIS OF POPULATION FOR THE RURAL CANDIDATES FOR ADMISSION TO PROFESSIONAL COLLEGES, SCHOOLS AND POLYTECHNIC INSTITUTIONS (*resumption of discussion*).

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the resolution moved by Rana Phool Muhammad Khan that this Assembly is of the opinion that a separate quota on the basis of population should be fixed for candidates from rural areas for admission to all professional Colleges, Schools and Polytechnic Institutions in the Province. Khawaja Muhammad Safdar.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۱) ۔ جناب والا ۔ کل محترم محرک نے زیر بحث تحریک اس ایوان میں پیش فرمائی تھی اور اس تحریک کے متعلق اپنے جذبات و احساسات اور خیالات کا بھی اظہار فرمایا تھا ۔ اس تحریک کی غرض و غایت یہ ہے جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں کہ دیہاتی آبادی کے لئے جسے عام طور پر اس صوبے کی ۸۵ فیصد آبادی تسلیم کیا جاتا ہے پیشہ ورانہ کالجوں ، سکولوں اور یونیورسٹیوں میں آبادی کے تناسب سے ان کے لئے داخلہ کا کوٹا مقرر کیا جائے ۔

(اس مرحلہ پر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ سید یوسف علی شاہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

تقریر کے دوران محترم محرک نے ارشاد فرمایا کہ چونکہ دیہات میں تعلیمی سہولتیں بہت کم میسر آتی ہیں اس وجہ سے اس قسم کے پیشہ ورانہ سکولوں اور کالجوں میں دیہات سے تعلق رکھنے والے بچے اپنی تعداد کے مطابق داخلہ حاصل نہیں کر سکتے اور یہی وجہ ہے اور اس بات کا نتیجہ ہے کہ صوبہ بھر میں اعلیٰ ملازمتوں میں جن میں اعلیٰ مناصب مثلاً سی۔ایس۔ای ۔ پی۔ایس۔پی ۔ پی سی ایس وغیرہ شامل

ہیں ہمارے دیہات سے تعلق رکھنے والے اس صوبہ کے باشندوں کو اپنی تعداد کے مطابق حصہ نہیں مل رہا ۔ فاضل محرک نے اور اس کے بعد محترم میجر صاحب نے اس امر پر کوئی روشنی نہیں ڈالی کہ دیہاتی بچوں سے یا دیہات میں رہنے والوں سے ان کی کیا مراد ہے ۔ انہوں نے یہ بات بھی اس ایوان میں ثابت کرنے کی سعی نہیں فرمائی کہ ان کو کس طرح یہ خیال پیدا ہوا کہ اعلیٰ مناصب اور اعلیٰ ملازمتوں میں دیہات سے تعلق رکھنے والے افراد کی مناسب نمائندگی نہیں ہو رہی ۔ میرا خیال تھا کہ اس ریزولیوشن یا اس تحریک کی تائید میں وہ ان دو باتوں کے متعلق ضرور کچھ فرمائیں گے لیکن افسوس ہے کہ میری یہ خواہش اور میری یہ امید پوری نہ ہو سکی ۔ بہرحال جو کچھ اس تحریک سے اور ان دو محترم بزرگوں کی تقاریر سے میں اخذ کر سکا ہوں اس کے متعلق میں اپنے خیالات کا اظہار اس معزز ایوان میں کر رہا ہوں ۔ میرا خیال ہے کہ فاضل محرک مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ دیہاتی آبادی سے ان کی مراد وہ تمام لوگ ہیں جو دیہات مین بستے ہیں یا دیہات میں اپنی کسی قسم کی جائیداد رکھتے ہیں ان کو دیہات میں رہنے والا کہا جائے کیونکہ میں یہ باور نہیں کر سکتا کہ محترم محرک کی نظر میں جناب قائد ایوان جو کہ گذشتہ ۳۵ سال سے دیہات کی بجائے شہروں مین زندگی بسر کر رہے ہیں اور جن کی اللہ کے فضل و کرم سے لاہور شہر میں نہایت عالیشان کوٹھیاں بھی ہیں ان کو جناب محرک دیہاتی برادری سے نکال کر شہری تصور کریں گے ۔ اسی طرح بیشمار وہ دوست جو ترک سکونت کرکے خواہ آسائیش کے حصول کے لئے ۔ خواہ ملازمت کے سلسلے میں خواہ کاروبار کے لئے دیہات سے شہروں میں آباد ہو چکے ہیں ایک دو یا چار پشتوں سے لیکن ان کی جائداد ان کی اراضیات

اب بھی دیہات میں موجود ہیں تو ان کو میرا خیال ہے جناب محرک دیہاتی ہی تصور کریں گے ۔ اگر یہ تعریف جو میں نے دیہاتی آدمیوں کی کی ہے درست ہے تو میں اس تحریک کے دوسرے حصے کی طرف آتا ہوں کہ یہ ان کا محض مفروضہ ہے کہ دیہات سے تعلق رکھنے والے آدمیوں کو اعلیٰ مناصب اعلیٰ عہدوں اعلیٰ ملازمتوں سے شہر میں بسنے والے لوگ اپنی ان سہولتوں کے باعث جو کہ ان کو شہر میں رہنے سے حاصل ہیں دور رکھے ہوئے ہیں یہ درست نہیں ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست نے جو اس تحریک کے محرک ہیں اور جناب میجر صاحب نے جو اس قرار داد کے موید ہیں انہوں نے یہ دعویٰ ضرور کیا کہ دیہاتی بھائیوں کو ان کا حصہ نہیں مل رہا لیکن انہوں نے ہمارے سامنے کسی قسم کے اعداد و شمار پیش نہیں کئے جن سے ان کے اس دعویٰ کی تصدیق ہو ۔ آئیے ہم اس مفروضے سے اس دعویٰ کے تجزیہ کی کوشش کریں اور میں سب سے پہلے اسی ایوان سے شروع کرتا ہوں ۔ اس ایوان میں اس وقت ۱۳ محترم بزرگ بحیثیت وزیر تشریف فرما ہیں ۔ ان میں شہری کتنے ہیں صرف ایک ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں خواجہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میرا مقصد میری تقریر سے واضح ہو گیا تھا وہ طلبا ہیں جو دیہاتی سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ جناب والا ۔ محترم محرک کو یاد دلائیں کہ انہوں نے بہت زور دار الفاظ میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ سی ایس پی اور پی ایس پی اس قسم کی دو ملازمتوں میں بھی ۸۵ فیصد کوٹہ دیہاتی عوام کے لئے مقرر کیا جائے ۔ میں کوئی ایسی بات نہیں

کہہ رہا جو انہوں نے نہیں کی ۔ مجھے یہ پورا پورا احساس ہے کہ جو کچھ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے صرف اس کے متعلق ہی کچھ عرض کروں اور میں اپنی طرف سے کوئی بات عرض کرنے کی جسارت نہیں کروں گا ۔ جناب والا ۔ اس صوبے کے اعلیٰ ترین مناصب میں سے وزراء کا منصب ہے ۔ اس صوبائی حکومت میں اللہ کے فضل و کرم سے ۱۳ وزراء صاحبان ہیں ۔ اس وقت ۱۱ ہیں یا ۱۳ ۔ چلئے ۱۱ ہوں ۱۲ ہوں ۱۳ ہوں میں اس جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہتا ۔ جہاں تک میرا علم ہے اس تعریف میں جو کہ ابھی میں نے دیہاتی آبادی کی کی ہے اس کے متعلق وزیر خزانہ صاحب ایسے ازرگ ہیں جو شہری کہلائے جا سکتے ہیں ۔ بیگم صاحبہ کے محترم خاوند صاحب کی لاڑکانہ کے ضلع میں سینکڑوں ایکڑ اراضی ملکیتی ہے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان مناصب میں جو کہ ۱۱ ۔ ۱۲ یا ۱۳ ہیں ان میں سے جہاں تک مجھے علم ہے صرف ایک محترم منسٹر یعنی وزیر خزانہ کو اس تعریف کے مطابق شہری کہا جا سکتا ہے ۔ باقی سارے کے سارے دیہاتی کہلائیں گے ۔ اگر وہ ۱۳ ہیں تو ان کے کہنے کے مطابق یعنی ان میں سے ۱۵ فیصد یعنی ڈیڑھ تو ضرور شہری ہونا چاہئے تھا یعنی وزارت میں دیہاتی اپنے تناسب سے زیادہ ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر چودھری محمد ادریس صاحب نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ڈھائی منسٹر شہری ہیں ۔ نصف آپ کس کو گنتے ہیں اس کی وضاحت فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا

خیر اس کو جانے دیجئے - آج صبح میں نے لائیبریری سے سول لسٹ منگوائی - افسوس کہ مجھے اس سے چنداں مدد نہیں مل سکی کیونکہ اس میں سکونت درج نہیں ہے یعنی آبائی سکونت درج نہیں ہے - وہ مقام درج ہے جہاں کسی صاحب کو تعینات کیا گیا لیکن وہ اس کی سکونت نہیں بن سکتی - لیکن میں اس کے متعلق صرف جناب محرک کی خدمت میں عرض کروں گا کہ سول لسٹ کا میں نے مطالعہ کیا ہے کہ listed post holders یا اس سے اونچی اسامیاں جو کہ پی - سی - ایس صاحبان کو ملتی ہیں ان میں کل ۱۶ اصحاب ہیں جو اس فہرست میں شامل ہیں اور ان میں سے اکثر و بیشتر کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں ان میں شہری صرف ایک ہے - سینئر سکیل گروپ (اے) میں کوئی شہری نہیں ہے - گروپ (بی) یہ سندھ کے افسران سے متعلق ہے - اور وہاں سابقہ صوبہ پنجاب کی طرح شہری اور دیہاتی کی تخصیص ابھی پیدا نہیں ہوئی - گروپ (سی) سینئر سکیل میں کل ۳۹ اسامیاں ہیں - جن میں سے بیشتر کو میں جانتا ہوں ان میں سے صرف ۹ شہری ہیں - گروپ بی میں کل ۱۲ ہیں ان میں صرف ایک شہری ہے - یہ میں نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہوں - حال ہی میں ایک سوال کے جواب میں نئے بھرتی شدہ تحصیلداروں کی فہرست پیش کی گئی تھی - ان کی تعداد ۶۰ تھی -

چودھری انور عزیز - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں بصد ادب عرض کرونگا کہ خواجہ صاحب براہ کرم اس ریزولیوشن کو ایک بار پھر ملاحظہ فرمائیں - یہ ریزولیوشن ملازمتوں کے متعلق نہیں ہے - رانا پھول محمد خان صاحب نے کل جو باتیں ملازمتوں کے متعلق کی تھیں وہ نتیجہ کے طور پر کی تھیں - خواجہ صاحب پہلے اس ریزولیوشن

کے متعلق فرمائیں کہ آیا وہ اس کے حق میں ہیں یا خلاف ہیں ۔ یہ ریزولیوشن ایسے اداروں میں ان لڑکوں کے داخلے کے متعلق ہے جو دیہاتی سکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں ۔ جو لوگ رہتے شہروں میں ہیں اور ان کی جائیداد گاؤں میں ہے وہ اس زمرے میں نہیں آتے ۔ خواجہ صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اس ریزولیوشن کے متعلق تقریر کریں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ خواجہ صاحب بالکل relevant ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اس فہرست میں سے جہاں تک میں نے دیکھا ہے کوئی بچہ ایسا نہیں جسے شہری کہا جا سکے ۔ میں اس بات پر جھگڑا نہیں کر رہا ۔ یہ باتیں میں اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ شہری اور دیہاتی میں تمیز پیدا کروں ۔ کل جو باتیں اس ایوان میں ہوئی ہیں میں ان مفروضوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں ۔ کل اس ایوان میں اس قسم کی باتیں ہوئی تھیں کہ کسی خاص طبقہ یا برادری یا علاقہ کی حق تلفی ہوئی ہے ۔ میں صرف اس کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔ اب میں اپنے محترم دوست چودھری انور عزیز صاحب کے ارشاد کے مطابق اس ریزولیوشن کے متعلق اپنی گذارشات اس ایوان میں پیش کرونگا ۔ شاید میں ان کی خدمت میں ایسی گذارشات پیش کر سکوں کہ وہ مجھ سے اتفاق فرمائیں ۔

جناب والا ۔ اس سلسلہ میں چند ایک مثالیں دینے سے میری غرض و غایت یہ تھی کہ میں یہاں اصل حالات کو پیش کروں کیونکہ ہم بالعموم اپنے ذہن میں ایک بات قائم کر لیتے ہیں اور پھر اس مفروضے پر ایک عمارت تعمیر کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔ در اصل یہ طریقہ کار

درست نہیں ۔ درست یہ ہو گا کہ ہم پہلے کسی مسئلہ کے حسن و قبح کے متعلق پوری پوری چھان بین اور تحقیقات کریں اور اس کے بعد اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں ۔ (قطع کلامیاں) میرے محترم دوست نے اچھی بات کی ہے ۔ اس تحریک کے الفاظ یہ ہیں کہ تمام پیشہ ورانہ کالجوں سکولوں اور اداروں میں دیہاتی طلبا کے لئے آبادی کی بنا پر علیحدہ کوٹا مقرر کیا جائے اور اس کے لئے انہوں نے جواز یہ فرمایا تھا کہ دیہات میں تعلیم کا معیار اچھا نہیں ہے ۔ اگر میرے محترم دوست جو اس تحریک کے محرک ہیں یہ مطالبہ فرماتے کہ دیہاتی سکولوں میں بہتر اساتذہ مقرر کئے جائیں ۔ اگر وہ یہ مطالبہ فرماتے کہ دیہاتی سکولوں میں سائنس کلاسز کا انتظام کیا جائے ۔ وہاں بہتر لیبارٹیریز مہیا کی جائیں ۔ وہاں بہتر لائیبریریاں مہیا کی جائیں ۔ تو میں یقیناً ان کی حمایت کرتا اور ان کے ساتھ مل کر محترم وزیر تعلیم کی خدمت میں گذارش کرتا کہ اگر اس قسم کی کوئی تفریق موجود ہے تو اسے اولین فرصت میں مٹا دیا جائے ۔ لیکن جناب والا ۔ میں اپنے ذاتی تجربہ سے عرض کروں گا کہ دیہات اور شہروں کے ان سکولوں میں جو گورنمنٹ چلا رہی ہے ۔ آجکل چنداں فرق نہیں ہے ۔ پرائیویٹ سکولوں کی جنہیں گورنمنٹ گرانٹ دیتی ہے علیحدہ بات ہے ۔ اگر کسی سکول کی انتظامیہ انجمن اچھی ہے تو سکول اچھا ہے اگر بری ہے تو سکول کا حال بھی برا ہے ۔ میں چند گورنمنٹ سکولوں کو جانتا ہوں جن کی حالت چنداں قابل رشک نہیں ۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے ضلع میں گھوئینکی میں ڈسٹرکٹ کونسل کا ایک ہائی سکول ہے ، جو گذشتہ کئی سال سے ہمارے ضلع کے سب سکولوں سے جن میں شہر کے پندرہ بیس سکول بھی شامل ہیں ۔ بہتر نتیجہ دکھا رہا ہے ۔ میٹرک کا بھی اور مڈل کا بھی ۔ اور اس اعلیٰ کارکردگی کے عوض وہاں کے

ہیڈ ماسٹر کو سہگل صاحبان تقریباً تین گنا زیادہ تنخواہ دے کر سہگل آباد کے ہائی سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر لے گئے ہیں ۔ یہ سکول ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہے ۔ سیالکوٹ شہر میں پندرہ بیس سکول موجود ہیں ۔ مگر وہ ان سب سے بہتر ہے اور کئی سال سے متواتر بہتر چلا آ رہا ہے ۔ گورنمنٹ تو شہری اور دیہاتی سکولوں میں کوئی تخصیص نہیں کرتی ۔ البتہ کچھ ہمارا اپنا قصور ضرور ہے ۔ اچھے کوالیفائیڈ لوگ اچھے پڑھے لکھے اساتذہ میں سے اکثر دیہات میں جانا پسند نہیں کرتے ۔ میرے محترم دوست نے یہ بھی گلہ کیا تھا کہ دیہاتوں میں ڈاکٹر صاحبان نہیں جانا چاہتے وہ بالکل درست ہے مگر اس کا یہ حل نہیں ہے کہ دیہات کے بچوں کو ڈاکٹر بنایا جائے اور زیادہ تعداد میں ان کو ڈاکٹر بنایا جائے ۔ میں ذاتی تجربے کی بنا پر کہتا ہوں کہ دیہاتوں سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی بچے ڈاکٹر بنے ہیں وہ کسی گاؤں میں کیا خود اپنے گاؤں میں جانا پسند نہیں کرتے اس کی وجہ معاشی ہے ۔ ان کو وہ سہولتیں میسر ہونی ضروری ہیں جو کسی شہر میں میسر ہوتی ہیں ۔ وہاں ان کی آمدنی کے ذرائع مسدود ہیں وہاں کوئی پرائیویٹ پریکٹس نہیں ہو سکتی ۔ وہاں ان کو وہ سوسائٹی میسر نہیں آ سکتی اس لئے ہمارے ایم ۔ پی ۔ اے حضرات جن میں میں بھی شامل ہوں روز وزرا حضرات سے یہ کہتے رہتے ہیں خصوصی طور پر وزیر تعلیم صاحب اور وزیر صحت صاحبہ سے کہ ایک ڈاکٹر دیہاتی ڈسپنسری میں تعینات کیا گیا ہے مہربانی کیجئے اسکو کسی شہر میں تبدیل کر دیا جاوے ۔ میں بھی اس گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور میرے دوسرے دوست بھی میرے ساتھ شامل ہیں ۔ اقتصادی طور پر اور معاشرتی طور پر بہتر یہ ہے کہ آپ ان اساتذہ کیلئے جن کو آپ رورل سکولوں میں بھیجنا چاہتے ہیں یا جن ڈاکٹروں کو رورل ڈسپنسریوں میں بھیجنا

چاھتے ھیں ان کے لئے بہتر تنخواہ - ان کے لئے بہتر الاؤنس ان کے لئے بہتر رھائش کا انتظام کیجئے - ایک لڑکا خواہ کسی چھوٹے سے گاؤں سے تعلق کیوں نہ رکھتا ھو جب کسی میڈیکل کالج میں پانچ یا چھ سال زیر تعلیم رھتا ھے اسکے طرز بود و باش اور اسکے فکر و نظر میں تغیر آجاتا ھے وہ دوبارہ اپنے گاؤں میں جانا پسند نہیں کرتا - یہ فطرتی امر ھے - ان کو ترغیب دینی ھوگی اور وہ ترغیب یہ ھے کہ انکو زیادہ تنخواہ دیں تب ھی وہ کسی دیہاتی ڈسپنسری میں جائیں گے - اس مسئلہ کا حل یہ نہیں کہ کوٹا مقرر کریں اس مطالبہ کے سیاسی عواقب اور نتائج کی طرف غور کیجئے جو بھائی اس مسئلہ کواس طرح سوچتے ھیں وہ فاش غلطی کر رھے ھیں۔ اس کا حل یہ نہیں ھے بلکہ اس کا حل یہ ھے کہ دیہاتی ڈسپنسریوں میں درست اور اچھے ڈاکٹر بھیجیں - دیہاتی علاقوں میں اچھے اساتذہ بھیجیں - میں جناب محرک اور تمام دوسرے دوستوں کے ساتھ ھوں کہ جو یہ چاھتے ھیں کہ دیہاتوں میں بہتر اساتذہ اور بہتر ڈاکٹر جائیں لیکن ساتھ ھی آپ اس حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ ایسے حالات پیدا کرے کہ ان سکولوں میں بہتر اساتذہ اور ان ڈسپنسریوں میں بہتر ڈاکٹر جانے کے لئے تیار ھو جائیں - جناب والا - یہ مسئلہ اگر اس طرح بھی پیش کیا جاتا مثال کے طور پر ۱۰۰ روپیہ ماھوار سے کم آمدنی والے احباب کے بچوں کے لئے مناسب تعلیم اور مناسب تربیت کے لئے ان کو وہ تمام سہولتیں بہم پہنچائیں جو کہ ان کے والدین مہیا نہیں کر سکتے یعنی جو سکولوں میں پڑھتے ھوں ان کو بھی وظائف دیئے جائیں اور جو کالجز میں پڑھتے ھوں ان کو وظائف دیئے جائیں اگر وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاھیں تو ان کے لئے مواقع مہیا کیجئے - میں اپنے دوستوں کا ھمنوا ھوں کہ خواہ کوئی شخص شہر میں رھتا ھو خواہ وہ دیہات میں رھتا ھو اگر اس کے ذرائع آمدنی محدود ھیں اگر وہ دو وقت کی روٹی

اپنے لئے اور اپنے بال بچوں کے لئے نہیں کما سکتا ہے تو وہ اپنے بچوں کو تعلیم کہاں سے دے گا ۔ اس کے بچے اگر بیمار پڑ جائیں وہ ان کو طبی سہولتیں کہاں سے مہیا کر سکے گا اس لئے یہ مسئلہ دیہاتی اور شہری کا نہیں ہے ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس معاشی تفریق کو دور کیا جائے ۔ ہمارے دیہاتوں میں بھی بڑے لینڈ لارڈز ہیں ۔ اس معاشی تفاوت کو دور کیا جائے اگر یہ دور نہیں ہو سکتی ہے تو جو ہمارے بھائی معاشی بدحالی میں مبتلا ہیں ان کے بچوں کی تعلیم کے بہتر ذرائع مہیا نہیں ہو سکتے ہیں ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ شہروں میں بھی اکثر و بیشتر آبادی اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتی ہے ۔ اس طرح دیہات میں اکثر و بیشتر آبادی اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر سکتی ہے یہ ان کی معاشی بدحالی کا نتیجہ ہے اس لئے نہیں کہ وہ دیہات میں رہتے ہیں یا شہر میں رہتے ہیں ۔ مثال کے طور پر کل میرے محترم دوست نثار محمد صاحب نے اپنی مثال دی تھی کہ وہ ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں اور ان کے والد بزرگوار کی معاشی حالت اتنی اچھی تھی کہ انہوں نے اپنے بچے کو انگریزی سکولوں میں پڑھایا تعلیم کے لئے انگلستان بھیجا ۔ اسی طرح شہر میں کتنے بچے ہیں جو انگریزی سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں اور انگلستان جاتے ہیں ۔ یہ مسئلہ دراصل معاشی ہے یہ مسئلہ طبقاتی نہیں ہے ۔ اس کو ہمیں اس طرح حل کرنا ہو گا کہ اگر ہماری گورنمنٹ کے پاس ذرائع و وسائل ہوں تو ہم اس کو مجبور کریں کہ اس صوبہ میں بسنے والے تمام وہ لوگ جن کی آمدنی ۱۰۰ روپیہ سے کم ہو آج کے مہنگائی کے زمانے میں ۱۰۰ روپیہ کوئی بڑی چیز نہیں ہے ۔ ان کے بچوں کی تعلیم مفت ہو ۔ بلکہ ان کی کتابوں کا بھی انتظام کیا جائے ان کے پارچات کا

بھی انتظام کیا جائے اور ان کے لئے جیب خرچ بھی مہیا کیا جائے - - - -

Mr. Senior Deputy Speaker: The Member may please try to conclude.

Khawaja Muhammad Safdar: Ten minutes more.

Mr. Senior Deputy Speaker: The Member has already taken more than fifteen minutes.

Khawaja Muhammad Safdar: Alright Sir, I leave this matter here and then I come to the other effects upon the society..

جناب والا - اس اجلاس کے دوران میرے لئے بعض مسائل انتہائی سوھان روح بنے رہے ھیں - میرے گردوپیش میرے دائیں بائیں جو طبقاتی نعرے بلند ھوتے تھے - جو علاقائی نعرے بلند ھوتے تھے تقریروں کے دوران یا سوالات کی شکل میں آپ یقین کیجئے مجھے ان سے انتہائی تکلیف ھوتی تھی - اس لئے نہیں کہ میں اپنے آپ کو اپنے ان بھائیوں اور بزرگوں سے زیادہ محب‌الوطن سمجھتا ھوں - حاشا و کلا اس مسئلہ میں شاید میں سب بھائیوں سے پیچھے ھوں یہ میرے سارے بھائی انتہائی محب الوطن ھیں - شاید جو جذبہ ان کے دلوں میں موجزن ھے وہ میرے دل میں نہ ھو یا کم ھو اور میں ان کو اپنے سے آگے سمجھتا ھوں لیکن پھر بھی اس صوبائی اسمبلی کے اس معزز ایوان میں تقریباً ڈیڑھ ماہ سے میں یہ سنتا چلا آ رھا ھوں کسی گوشے سے کبھی یہ کہا جاتا تھا کہ سابقہ صوبہ سرحد کی حق تلفی ھورھی ھے - کبھی یہ کہا گیا کہ سابقہ پنجاب کی حق تلفی کی گئی - کبھی یہ کہا گیا کہ سابقہ صوبہ سندھ کی حق تلفی ھو رھی ھے کبھی بلوچستان کی حق تلفی کے متعلق کہا گیا - بہاول پور والوں نے اپنی سابقہ ریاست کا رونا رویا اور ساتھ ھی ساتھ کبھی یہ

بھی نعرے سنے کہ اس صوبہ میں برادریاں بھی مختلف ھیں یعنی کوئی کاشتکار برادری ھے - - -

رانا پھول محمد خان - کسی نے پنجاب کے متعلق نہیں کہا ھے -

وزیر مال - انہوں نے خود کہا تھا -

خواجہ محمد صفدر - میں نے خود کہا ھے جس طرح مجھے کہنا چاھئے تھا - - -

جناب والا - میں نے اس ایوان میں اپنے نہایت ھی محترم بزرگوں کی زبانوں سے طبقاتی نعرے ھی نہیں بلکہ برادری کے نام پر بھی نعرے سنے ھیں یہ تحریک بھی اس برادری کے نعرے کی ایک کڑی ھے - مجھے اس سے انتہائی رنج ھوا ھے -

جناب والا - جب تحریک پاکستان کے ایک ادنے سپاھی کی حیثیت سے میں مختلف اضلاع میں گھوما پھرا کرتا تھا تو اس زمانے میں بھی برادری کا نعرہ سنا جاتا تھا - اس وقت یہ نعرہ ان لوگوں کی زبان سے سنا جاتا تھا جوکہ اس تحریک کے مخالف تھے اور جوکہ برادری کے نام پر ووٹ حاصل کرنا چاھتے تھے اور جن کے نزدیک ھندو سکھ مسلمان اور جاٹ بھائی بھائی تھے اور باقی سب ملچھ تھے - یہ نعرہ بلند کرنے والے یونینسٹ تھے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - خواجہ صاحب اس بات کی وضاحت کریں کہ اس ایوان مین برادری کا نعرہ کس نے لگایا ھے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - آج بیس سال کے بعد مرحوم یونینسٹ پارٹی کا نعرہ دوبارہ اس ایوان میں سن کر حقیقت یہ ہے کہ میرا خون کھولتا ہے - یقین جانیئے کہ یہ پاکستان اس لئے معرض وجود میں نہیں آیا تھا کہ یہ کسی ایک طبقے یا کسی ایک برادری یا کسی ایک علاقے کی جائیدا بن جاوے - پاکستان کو اللہ کی امداد اور نصرت سے قائداعظم علیہ الرحمتہ نے محض اس لئے حاصل کیا تھا کہ یہ مسلمانوں کا وطن ہے - یہ وطن اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا - کاشتکار برادری کے نام پر یہ وطن حاصل نہیں کیا گیا تھا - دیہاتی یا شہری کے نام پر یہ وطن حاصل نہیں کیا گیا تھا - اس وقت صرف ایک ہی نعرہ تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کی رو سے ہی اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے ہمیں ایک وطن درکار ہے جہاں پر ہم اپنی معاشرت ، اپنے رہن سہن ، اپنی چال ڈھال اور اپنی نشست و برخاست کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال سکیں - اس وقت یہ کہا گیا تھا - اور اسلام کیا کہتا ہے - اسلام کہتا ہے کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں - مساوی ہیں سب یکساں ہیں - اور اللہ کے نزدیک وہی زیادہ قریب ہیں جو کہ زیادہ متقی ہیں اور یہی نہیں بلکہ یہ بات ہمارے آئین میں بھی درج کر دی گئی - میں آپ کے سامنے آئین کی وہ متعلقہ دو سطریں پڑھ دیتا ہوں - صفحہ نمبر ۱۱ پر درج ہے - - -

مخدوم اختر علی شاہ قریشی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان میں ہم سب بھائی بھائی ہیں

لیکن پاکستان کی اسی فیصد آبادی دیہات میں بستی ہے لیکن میڈیکل کالجوں سے جو ہمارے بھائی ڈاکٹر بن کر نکلتے ہیں وہ شہری ہوتے ہیں - میں ملک اختر صاحب کی طرح دیہاتی اور شہری تخصیص پیدا نہیں کرنا چاہتا لیکن آپ خود ہی دیکھیں کہ نوے فیصد ڈسپنسریاں اور ہسپتال شہروں میں قائم کی گئی ہیں - - - - - -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

خواجہ محمد صفدر - میں نے ابھی ابھی عرض کیا ہے کہ آپ آئین کے صفحہ نمبر ۱۱ کو ملاحظہ فرمائیں -

(1) Islam ;
(2) National solidarity ;—

"Parochial, racial, tribal, sectarian and provincial prejudices amongst the citizens should be discouraged."

یہ ہمارے آئین کی ایک دفعہ ہے اور یہاں تک ہی نہیں ہے بلکہ میں ان کو یقین دلاؤں کہ نہ صرف آئین میں ہی یہ درج ہے بلکہ جناب صدر مملکت نے مارشل لاء کے نفاذ کے فوراً بعد قوم کو خطاب کرتے ہوئے سابق بدنام سیاستدانوں کے گناہوں کو گنواتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ ان سابق سیاستدانوں کے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے - محض نعرے ہیں اور وہ بھی اس بناء پر کہ کوئی علاقائی نعرہ لگاتا ہے توکوئی ذات اور برادری کا نعرہ لگاتا ہے تو میں جناب محرک کی خدمت میں وہ الفاظ پڑھ کر سنا دیتا ہوں -

"There has been no limit to the depth of their baseness. ("Their" means the old politicians)....."

جو پرانے یعنی سابق بدنام سیاستدان ہیں -

I am quoting from the speeches and statements of Field Marshal Muhammad Ayub Khan, President of Pakistan, Vol I, Page 2 :

> "There has been no limit to the depth of their baseness, chicanery, deceipt and degradation, having nothing constructive to offer. They used provincial feelings, sectarian, religious, racial differences, as set out, to set a Pakistani against a Pakistani."

چودھری انور عزیز ۔ یہ غلط بات پڑھ کر الزام لگا رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ صدر مملکت کی تقاریر کے وہ اقتباسات بھی پیش کریں کہ جن میں انہوں نے کہا ہے کہ پسماندہ علاقوں کی پسماندگی کو دور کیا جائے گا اور لوگوں کا معیار زندگی بلند کیا جائے گا ۔

چودھری انور عزیز ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب سے میں یہ درخواست کروں گا کہ پہلے تو انہوں نے آئین کی ایک دفعہ پڑھ ڈالی اور پھر صدر مملکت کی کسی تقریر کا اقتباس پڑھ دیا ۔ تو وہ مجھے یہ بتائیں کہ ان کے کس لفظ سے اس ریزولیوشن پر زد پڑتی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ یہ آج سیالکوٹ کی آپس میں کیوں جنگ شروع ہو گئی ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ اس لئے کہ جھنگ کے ممبر غدار ہو گئے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں نے ابھی ابھی عرض کیا تھا کہ ہمارے فکر و نظر میں اور ہمارے قول و فعل میں جو تضاد پیدا ہوتا جا رہا ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہمارے ہمسایہ ضلع کے ممبر کے لئے ''غدار،، کا لفظ استعمال کیا گیا ہے - میں اس پر سخت احتجاج کرتا ہوں اور آپ سے یہ التجا کروں گا کہ اس لفظ کو اسمبلی کی کارروائی سے حذف کر دیں -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - لیکن میں نے تو یہ لفظ نہیں سنا -

چودھری انور عزیز - میں ان بزدلوں میں سے نہیں ہوں کہ جو ایک لفظ کہہ کر مکر جاتے ہیں میں نے یہ الفاظ کہے ہیں اور میں ان کو واپس لیتا ہوں -

وزیر بلدیات - الفاظ واپس لینے کا لطف آ گیا -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پاکستان کی بقاء اور اس کی تعمیر و ترقی اس بات میں مضمر نہیں ہے کہ ہم یہاں پر طبقاتی - علاقائی اور برادری کے نعرے بلند کریں اس کی ترقی کا راز صرف ایک اور ایک ہی بات میں ہے کہ ہم سب صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ فکر و عمل سے بھی اپنے آپ کو پاکستانی بنائیں اسی صورت میں ہی ہمارا یہ وطن عزیز ترقی کر سکتا ہے اور میں یہ سب کچھ اپنی جانب سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ میں پھر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب کی ایک تقریر جو کہ انہوں نے گورنمنٹ کالج کے کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے ۷ اپریل ۱۹۶۰ء کو فرمائی تھی ان کی تقریروں کے مجموعہ کی دوسری جلد صفحہ نمبر ۳۰ پر وہ فرماتے ہیں -

"In order to be a Pakistani it is not enough to live within the territorial limits of Pakistan. A far greater and much more urgent requirement to breathe and act like a Pakistani, the sense of being a Pakistani has become the

physical as well as the emotional basis of our entire body and soul. Without this, all talk of independence remains unreal and imperfect."

میں اس کا مطلب مختصر الفاظ میں محرک کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

"پاکستانی ہونے کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم پاکستان کی حدود کے اندر رہائش رکھیں بلکہ اس سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم پاکستانی کی حیثیت سے سانس لیں پاکستانی کی حیثیت سے محسوس کریں ۔ پاکستانی کی حیثیت سے سوچیں اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے اس پر عمل کریں ۔ پاکستانی ہونے کی حیثیت سے احساسات نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ روحانی طور پر ہم پر مسلط ہونے چاہئیں ۔ ورنہ اگر ایسا نہیں تو ہم کسی صورت میں بھی پاکستانی نہیں اور پاکستانی کہلانے اور آزاد رہنے کے مستحق نہیں ۔"

یہ جناب صدر صاحب کے ارشادات ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ قرار داد ان کے فرمان کے مطابق ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ پاکستان

کی بقا ۔ پاکستان کی فلاح و بہبود اس بات میں مضمر ہے کہ ہم اپنے بہترین talents بہترین صلاحتیں اور بہترین قابلیتوں کو خواہ ہم مکران میں ہوں خواہ ہم پشاور میں ہوں یا لنڈی کوتل میں ہوں خواہ بہاولنگر میں ہوں خواہ سندھ میں خواہ پنجاب کے کسی علاقہ میں ہوں ان کو بروئے کار لائیں ۔ اگر آپ اپنی بہترین صلاحتیوں کو بروئے کار نہیں لا سکتے تو یقین رکھیں کہ یہ پاکستان کبھی نہیں پنپ سکے گا کبھی ترقی نہیں کر سکے گا ۔ کبھی اوج پر نہیں جا سکے گا ۔ پاکستان کو بہترین انجینئروں کی ضرورت ہے بہترین ڈاکٹروں کی ضرورت ہے بہترین administration کی ضرورت ہے تا کہ ہمارا وطن عزیز ترقی کرے ۔ اس لئے کسی ایک طبقہ کے متعلق یہ کہنا کہ اس سے اچھے اور بہتر صلاحیتوں کے انسان پیدا ہی نہیں ہو سکتے ۔ میں اسے غلط سمجھتا ہوں کہ کوئی طبقہ بہتر صلاحیتوں سے مبرا اور عاری ہے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ایک ایسا ریزولیوشن لائیں کہ دیہات میں سکول بہتر ہوں۔ وہاں پر اساتذہ بہتر ہوں ۔ لیبارٹریز بہتر ہوں پھر ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔ اگر یہ نہیں چاہتے تو اس سے پہلے ہی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دو حصوں میں بٹا ہوا ہے اور اب ون یونٹ کے خلاف ہر طرف سے آواز اٹھائی جاتی ہے آپ مزید طبقاتی اور برادری کے نام پر اسے تقسیم کرنا چاہتے ہیں اگر یہ بات ہے تو میں اس میں شامل ہونے کو تیار نہیں ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت دی جائے میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں ۔

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Watto): With your permission I have to make a statement on the Floor of the House about a matter which was the subject of an adjournment motion. This being the last day, I may

kindly be given just three or four minutes. I will read out the statement.

Karachi University and certain other consumers like Malir Cantt., P.A.F., Drig Road, Civil Airport draw water from Damloti well where the water accumulates through natural filteration. The other consumers, mentioned above, have not complained about the quality of water as they have their own chlorination system to sterilize the water before supply to the consumers. At the time of the complaint, the Damloti Conduit was giving about two million gallons of water per day from Malir Wells which are completely sealed and covered, and as such, there are no chances of any contamination in the conduit itself which, besides being closed and sealed, is 6 to 15 feet deep from ground level. The alleged water analysis carried out by the University Analyst indicated polution of sewerage contamination whereas there is no sewerage system anywhere along the route up to the University Campus. K.D.A. had advised all the organisations, which draw water from such conduit on a bulk supply basis, to chlorinate the same before the water enters their own distribution system. Such sterilization is being done by other bulk users drawing water from these conduits and, as such, K.D.A. has never received any complaint from the other bulk users. The Government, soon after receiving the complaint about the contaminated water being supplied to the Karachi University, directed the Commissioner, Karachi, to look into the matter and report. The Commissioner, Karachi, appointed the Director of Basic Democracies, Karachi, to thoroughly investigate in the matter, Director, B.D., Karachi, after reaching at the spot, reported that as a matter of fact the sunk-well University Reservoir was open and lower than the ground level. As such, the rain water over-flowed into the well and affected the purity of water. The University Analyst had, in fact, tested the water from the sunk well which was obviously contaminated for the reasons given above.

Commissioner, Karachi, had, however, been advised to request the University authorities for taking appropriate measures to cover the sunk well with a view to avoid contamination.

The lastest position is that the Commissioner has now reported on telephone that Karachi University authorities have got no complaint about the contamination of water being supplied to them.

صاحبزادی محمودہ بیگم (پی ڈبلیو - ۱۵۳ - زون ۳) جناب والا - رانا پھول خان صاحب کا زیر بحث ریزولیوشن اس امر کی دلیل ہے

اور میں غفلت نہ کروں گی اگر میں یہ کہوں کہ تعلیم کی نسبت دیہات سے تھوڑی نا انصافی ہو رہی ہے - اور یہ ریزولیوشن اس کا آئینہ دار ہے - ملک کی ۹۵ فیصد یا ۸۵ فیصد آبادی بلا شک و شبہ دیہات میں موجود ہے - یہ ہم سب کا اور ہماری حکومت کا فرض ہے کہ ہم ان کے لئے زیادہ سے زیادہ تعلیمی سہولتیں مہیا کریں - میں رانا پھول خان کا بڑا احترام کرتی ہوں لیکن میں بنیادی طور پر اس ریزولیوشن کے مخالف ہوں - میں سمجھتی ہوں کہ یہ ریزولیوشن ان تکالیف کی وجہ سے پیش ہوا ہے جو وہ دیہاتی طبقہ میں محسوس کرتے ہیں - میں خود دیہات سے تعلق رکھتی ہوں - میں خود ایک دیہاتی ہوں - مجھے یہ معلوم ہے کہ دیہاتوں میں سکولوں کا معیار کافی ناقص ہے اس کے باوجود یہ سمجھتی ہوں کہ ہم کو ایک طبقاتی جنگ میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے اس سے کبھی فائدہ نہیں ہو سکتا - ریزرو سیٹوں کا سلسلہ تو متحدہ ہندوستان میں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے لئے ہوا کرتا تھا - یہ ملک اس basis پر نہیں لیا تھا کہ ہم اس میں کسی وقت بھی ریزرو سیٹوں کے لئے معاملہ پیش کریں گے - رانا صاحب سمجھدار آدمی ہیں اورمیں سمجھتی ہوں کہ یہ ریزولیوشن نہایت دیانتداری پر مبنی ہے وہ دیانتداری سے سمجھتے ہیں کہ دیہاتوں میں تعلیم کا معیار بہت ناقص ہےاوردیہاتمیں زیادہسےزیادہ تعلیمی سہولتیں مہیا ہونی چاہئیں - میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتی ہوں - لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ ریزولیوشن جو پیش کیا گیا ہے اس کے الفاظ صحیح نہیں - کیونکہ ہم ریزرو سیٹیں مہیا نہیں کر سکتے - اس سے طبقاتی جنگ شروع ہونے کا اندیشہ ہے - کیا آپ ۲۰ سال کے بعد اب دیہاتیوں اور شہریوں میں نئی جنگ پیدا کرنے کی سوچ رہے ہیں - میں سمجھتی ہوں کہ ان کو یہ ریزولیوشن واپس لینا چاہئے اور اس ریزولیوشن

کو اس شکل میں لائیں کہ ملک میں محدود وسائل کے باوجود یہ ہماری مختلف قسم کی مشکلات کو حل کر سکے اور ہماری حکومت کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارے بچوں کو مفت اور لازمی میٹرک تک تعلیم دینے کا انتظام کرے ۔ اس وقت اس امر کی ضرورت ہے اور ہماری حکومت کا یہ فرض ہے کہ ملک سے جہالت کو دور کر دیا جائے ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مفت لازمی میٹرک تک تعلیم دی جائے خواہ حکومت کتنی ہی مشکلات میں ہو ۔ اور یہ کام وار فٹنگ پر ہونا چاہئے ۔ جہاں تک دیہاتی طلبا کا تعلق ہے یہ ٹھیک ہے کہ ان کے وسائل محدود ہیں لیکن ہمیں حکومت سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ آپ نے وسائل کے اندر رہ کر زیادہ سے زیادہ سکول پولی ٹیکنک اور انجینئرلنگ سکول کالجوں کو زیادہ سے زیادہ مراعات دیں ۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ شہریوں کو تعلیم کے معاملہ میں زیادہ مراعات نہیں ہیں ۔ ہمارے محدود وسائل اس کی اجازت نہیں دیتے لیکن جو ہیں ان کو سال رواں کے لئے اگر روک دیا جائے اور دیہاتوں میں مراعات زیادہ دی جائیں تو شہری عوام شاید اس پر اعتراض نہیں کریں گے ۔ لیکن reserved seats کا مطالبہ میرے خیال میں ایک ایسا مطالبہ ہے جس کے منظور کرنے سے ایک نئی طبقاتی جنگ کی حوصلہ افزائی ہو گی اور شہریوں اور دیہاتیوں کے درمیان ایک ایسی خلیج پیدا کرنا ہے جو کبھی بھی دور نہیں ہو سکے گی ۔ میں رانا صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گی اور ایجوکیشن منسٹر صاحب کی خدمت میں بھی عرض کروں گی کہ ہر ڈسٹرکٹ میں اور ہر ڈویژن میں زیادہ سے زیادہ اچھے تعلیمی ادارے کھولے جائیں ۔ میں ہمیشہ اپنی بجٹ کی تقریر میں یہ کہتی رہی ہوں کہ ملک کے لئے تین چیزوں کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور وہ بہت اہم ہیں ۔ جو تعلیم

صحت اور زراعت ہیں ۔ خدا کے فضل سے گذشتہ دنوں سے زراعت پر پوری توجہ دی جا رہی ہے لیکن جہاں تک صحت اور تعلیم کا تعلق ہے حکومت کو کچھ مجبوریاں ہوں گی لیکن چونکہ حاجتمند دیوانہ ہوتا ہے اور ہم دیوانے ہیں ہم اپنی تکالیف اس وقت حکومت کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ تعلیم اور صحت کے معاملات کو war footing پر طے کیا جائے ۔ جہاں تک صحت کے معاملات ہیں اور تعلیم کے معاملات میں عوام کی شکایات ہیں ان کو خواجہ صفدر صاحب نے بیان فرمایا ہے اور جملہ ارکان نے بھی فرمایا ہے کہ دیہات کی ۹۹ فیصد ڈسپنسریاں ڈاکٹروں سے خالی ہیں یہ کتنا المیہ ہے کہ ۸۵ فیصد آبادی جس کے لئے رانا صاحب سیٹیں reserve کروانا چاہتے ہیں اور اس لئے کروانا چاہتے ہیں کہ وہ بھی شہر میں آ جائیں اور وہ بھی یہاں کالجوں میں آ جائیں میں بھی ۲۰ سال سے باوجود اس کے کہ دیہاتی ہوں لاہور میں رہتی ہوں میں یقین دلاتی ہوں کہ لاہور کے کالجوں کا معیار دن بہ دن گرتا جا رہا ہے ابھی چند دن ہوئے حمزہ صاحب اس کے گواہ ہیں میں ان کے شہر میں گئی تھی گوجرہ میں ایک پرائیوٹ کالج ہے مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا مجھے وہاں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ان کے کالج کا معیار ہمارے ہاں کے کالجوں سے بہتر ہے ۔ تو میں حکومت سے استدعا کروں گی کہ وہ زیادہ سے زیادہ کالج اور سکول دیہات میں کھولیں اور وہاں اچھا سٹاف مہیا کریں ۔ ایسا نہ ہو کہ جو بچے وہاں پڑھتے تھے ان ہی کو وہاں رکھ لیا جائے کیونکہ وہ پڑھانا نہیں جانتے یہ بڑی tragedy ہے میں نے اس کو بجٹ کی تقریر میں عرض کیا تھا کہ اچھے پڑھے لکھے لوگ جن میں ڈاکٹر پروفیسر شامل ہیں وہ باہر سے پڑھ لکھ کر آتے ہیں ان کو اچھی تنخواہ دینا بہت ضروری ہے کیونکہ وہ تنخواہ کی کمی کی وجہ سے پھر دوسرے

ممالک میں چلے جاتے ہیں اس لئے رانا صاحب کا ریزولیوشن نہایت نیک نیتی پر مبنی ہے مگر اس سے ان کے جذبات کی صحیح ترجمانی نہیں ہوتی میں سمجھتی ہوں کہ یہ ریزولیوشن اگر ایسے الفاظ میں ہوتا کہ دیہات میں زیادہ سے زیادہ ہر قسم کے پولی ٹیکنیک، انجینئیرنگ اور دوسرے کالج کھولے جائیں اور وہاں اچھا سٹاف رکھا جائے تو بہتر ہوتا ۔ وہاں کے سکولوں میں بورڈنگ کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ بورڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے بچے روزانہ ۱۰ میل نہیں آ جا سکتے ۔ جیسے یہاں کا سنٹرل ماڈل سکول ہے اور اس میں بورڈنگ ہے اسی طرح وہاں اس کے ساتھ بورڈنگ ہونا چاہئے تا کہ بچے وہاں رہ سکیں اور آنے جانے کی زحمت سے بچ سکیں ۔ کیا عرض کروں عجب مشکل ہے کہ ایک وزیر کو میں نے criticise کیا تھا تو وہ ناراض ہو گئیں اب شاید وزیر تعلیم صاحب نہ ناراض ہو جائیں کیونکہ بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ جس وزیر کو criticise کیا جاتا ہے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے اور وزیر صاحبان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا ذاتی محکمہ ہے ۔

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ کم سے کم میں ناراض نہیں ہوتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ خواتین ایک دوسرے سے بہت جلد ناراض ہوتی ہیں ۔ (قہقہہ)

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ جو محکمے ہیں وہ کسی وزیر کے نہیں ہیں یہ ہمارے اپنے محکمے ہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ وزیر بھی اپنے ہیں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم - لیکن ہوتا یہ ہے کہ جو وزیر ہم سے ناراض ہوتے ہیں - - -

وزیر بنیادی جمہوریت - وزیر ناراض نہیں ہوتے محکمے تبدیل ہو جاتے ہیں -

مسٹر حمزہ - یا وہ محکمہ سے ناراض ہو جاتے ہیں -

صاحبزادی محمودہ بیگم - میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ محکمے ہمارے اپنے ہیں ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ان میں جو نقائص ہیں ان کے متعلق عرض کریں - میں نے وزیر تعلیم کی خدمت میں پہلے بھی عرض کیا تھا اور میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کو آج تین سال گذر چکے ہیں اس کے لئے ۹۹ کروڑ روپیہ رکھا گیا تھا جہاں تک میں نے بجٹ دیکھا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک اس پر ۳۰ کروڑ روپیہ صرف کیا گیا ہے یا صرف کیا جا رہا ہے تو میں وزیر تعلیم سے پر زور مطالبہ کرتی ہوں اور وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تعلیم کے لئے صدر مملکت پاکستان نے اور گورنر صاحب نے جو کمال مہربانی سے رقم ۵ سال کے لئے منظور کی ہے وہ اسکو پوری طرح خرچ کریں اور اس کو صدر مملکت اور گورنر نے اس ٹارگٹ پر ۵ سال کے لئے یہ رقم دی تھی کہ اس ٹارگٹ یعنی تیسرے پنج سالہ منصوبے میں اس کو خرچ کیا جائے اگر وہ رقم بچتی ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ہماری یہ بد نصیبی ہے کہ جو رقم ہمیں تعلیم پر خرچ کرنے کے لئے ملی تھی اس کو ہم پورا خرچ نہیں کر سکے - میں رانا صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کروں گی کہ وہ اس ریزولیوشن کو واپس لے لیں اور اسکو کسی اور شکل میں پیش کریں - اور وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض

کرزں گی جیسا کہ میں نے پہلے بھی ان سے کہا تھا کہ وہ ہمیں ایک زنانہ میڈیکل کالج ضرور دیں یہ ہمارا بار بار مطالبہ ہے وہ سنتے سنتے تھک گئے ہوں گے اور میں دھرائے چلی جاتی ہوں ۔ اس کے بعد میں رانا صاحب سے عرض کروں گی کہ وہ اس ریزولیوشن پر نظر ثانی فرمائیں اور پھر اس ہاؤس میں پیش کریں ۔ وزیر تعلیم سے میری دوبارہ عرض ہے کہ وہ جتنے سکول اور کالج لڑکوں کے لئے کھولیں اتنے ہی خواتین کے لئے کھولیں ۔

نواب زادہ چودھری اصغر علی (گجرات ۔ ۱) ۔ صاحب سپیکر ۔ مجھے اس سیشن میں کچھ عرض کرنے کا موقع ہی نہیں ملا ۔ میں سمجھتا تھا کہ شاید یہاں بولنے کی گنجائش ہی نہیں ہوگی بہر حال آج ایک ایسا مسئلہ در پیش ہے اور میں آج ڈر رہا ہوں کہ میں اپنے آپ کو دیہاتی کہوں یا نہ کہوں کیونکہ اگر دیہاتی کہوں گا تو بیگم صاحبہ کے بقول طبقاتی جنگ میں شامل ہو جاؤں گا ۔ حضور عالی ۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ہم جہاں کے آباد کار ہیں اور جہاں آباد ہیں اسی جگہ سے اپنے آپ کو منسوب کریں گے جو سیالکوٹ سے آتے ہیں وہ سیالکوٹی کہلائیں گے لاہور والے لاہوری کہلائیں گے اور جو لائل پور والے ہیں وہ لائل پوری کہلائیں گے ظاہر ہے کہ جو شخص جس جس علاقہ سے تعلق رکھتا ہے اور جو اس کا پیشہ ہے اس کے متعلق ہی کہے گا اور اپنی تکالیف بیان کرے گا ۔ حضور والا ۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پٹواریوں کی انجمن ہے ۔ چپراسیوں کی انجمن ہے ۔ مزدوروں کی انجمن ہے اور تمام جہاں کی انجمنیں ہیں لیکن بیچارے دیہاتیوں کے متعلق کوئی بات کیجاتی ہے تو وہ قابل اعتراض ہے ۔ حتمی طور پر میرا خیال ہے کہ ہمیں بیوقوف سمجھا جاتا ہے گویا کہ ان کی بات کرنی ہی نہیں

چاہئے - ہمیں حتمی طور پر پسماندہ سمجھا جاتا ہے اور ۸۵ فیصد آبادی کو کوئی بات نہیں کرنے دیتا - الیکشنوں میں جناب والا - ہمارے ووٹ زیادہ ہیں - یعنی حکومت کے تمام ٹیکس - فوج اور باقی سب کام ہم چلائیں اور حتیٰ کہ اس ملک کی تمام آبادی کے کھانے کے لئے غلے کا انتظام ہم کریں تو جناب والا - ہم رازق نہ سہی کم از کم ہم اس دیس کی آبادی کا ان داتا کہلانے کے حقدار ہیں - ہم چاول پیدا کرتے ہیں - حکومت اس کا زر مبادلہ کھاتی ہے - یہ جو بڑی بڑی بلڈنگیں اور محلات ہیں یہ بھی ہم اپنے سر پر سیمنٹ اور ریت کی ٹوکریاں اٹھا اٹھا کر بناتے ہیں - حضور والا - جب فوج میں سینہ سپر ہونے کا وقت آتا ہے ہم آگے جاتے ہیں لیکن پھر بھی ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ طبقہ جات کی یا طبقاتی بات کرتے ہیں تو ہم قابل گردن زدنی ہو جاتے ہیں اگر ہم اپنے گھر میں باپ کے سامنے کہتے ہیں کہ ایک بھائی کو تم نے سوٹ سلوا دیا اور ایک کو اچکن بھی سلوا دی تو اگر تیسرا بھائی یہ کہے کہ ایک کوٹ مجھے بھی لنڈے بازار سے ہی لے دو تو اس نے کیا جرم کیا ہے (ہیر-ہیر) تو یہ جناب والا طبقے کی کوئی چیز نہیں ہے - یہ ہمارا حق ہے - اس میں کوئی چیز طبقاتی نہیں ہے - ہم سب پاکستانی ہیں - ہم اپنے پیغمبر کے دور ہی میں دیکھیں کہ کتنے قبیلے اور مختلف خاندان تھے قریشی تھے عباسی تھے وغیرہ وغیرہ - جناب والا - یہ تو پرانی بات ہے - میں لیڈران سے عرض کروں گا کہ تمام طبقے زندہ رہ سکتے ہیں - ہماری مسلم لیگ ہے ہم سب اس کے سپاہی ہیں میں بھی اس کا سپاہی ہوں - یہاں تمام طبقے زندہ رہ سکتے ہیں - ایک وقت تھا جب کہ کوئی زمیندار اپنی انجمن مسلم لیگ سے وابستہ رہ کر نہیں بنا سکتا تھا - یہ ہمارے پچھلے دور میں ہوا تو میں یہ نہیں سمجھتا کہ ہمیں خاموش کرانے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو کہتے

ہیں توبہ توبہ ۔ تم طبقے کا نام لیتے ہو ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ نواب زادہ صاحب قرار داد کے متعلق کوئی بات کہ یں ۔

نواب زادہ چودھری اصغر علی ۔ عرض کرتا ہوں جناب کہ بنیاد کے بغیر کوئی چیز نہیں ہوتی تو میں رانا صاحب کی تائید کرتا ہوں لیکن میں تھوڑی سی مخالفت اس چیز پر ضرور کروں گا کہ جناب میں تعصب نہیں رکھتا شہری اور دیہاتی میں ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ دیہات کو بھی شہر کی طرح سہولتیں دی جائیں اور ان لوگوں کو ان جیسا بنا دیا جائے ۔ یعنی ہم اس بارے میں اس طرح سوچ سکتے ہیں کہ ایک بھائی کو فالج ہو رہا ہے اور ایک صحت مند ہے تو کیا یہ مناسب ہے کہ فالج والے کا علاج نہ کیا جائے اور الٹا یہ کہا جائے کہ یہ مفلوج ہے اور مفلوج خاندان سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کے علاج کی ضرورت نہیں تو جناب والا ہم تو کہتے ہیں کہ ایک حصے کو مفلوج نہیں رکھنا چاہئے مناسب تو یہ ہے کہ تمام جسم طاقتور ہو اور صحت مند ہو تا کہ وہ سارا جسم اکٹھا اور صحیح کام کر سکے ۔ یہ آپ دیکھ رہے ہیں جو یہ ترقی اور جو یہ تعلیم سے متعلق چیزیں ہیں یہ تب ہی ہو رہی ہیں کہ ان کو حاصل کرنے والے صحت مند لوگ ہیں ۔ ویسے گورنمنٹ بھی مجبور ہے کہ جہاں کالجوں اور سکولوں کے کھولنے کی سہولتیں میسر ہوں وہ وہاں کھولتی ہے ۔ کسی ڈسٹرکٹ یا بڑے بڑے ہیڈ کوارٹرز پر جہاں کہ سہولتیں میسر ہوں وہاں قدرتی طور پر سکول اور کالج کھل جاتے ہیں ۔ اب ہماری گورنمنٹ یہ بھی چاہتی ہے کہ ہمارے شہروں میں آبادی زیادہ نہ بڑھتی جائے لیکن وہ آبادی بھی اس لئے بڑھتی ہے کہ جو چیزیں انسانی دماغ کو ترقی کی طرف کشش کرتی ہیں وہ شہروں میں ہیں تو

دیہاتوں کو چھوڑ کر یہ لوگ شہر میں آتے ہیں تو گورنمنٹ کو اس امر کا خیال کرنا چاہئے کہ دیہاتی لوگوں کو جو چیزیں نہ ملنے کی وجہ سے انہیں شہر میں کھینچ کر لا رہی ہیں وہ ہمیں ان تک پہنچانی چاہئیں ۔ ہماری گورنمنٹ کا فرض ہے کہ تمام آبادی کی تعلیم و تربیت اور تمام چیزوں کا خیال رکھے اور دوسرے یہ کہ گورنمنٹ کو جو دن بدن تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ شہروں کی آبادی کے بڑھنے کا ہے اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ لاہور کی آبادی ایک لاکھ ہر سال زیادہ نہ بڑھ جائے۔ جب آبادی زیادہ ہو جائے تو پھر حضور والا غلے کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ راشن کا بندوبست بھی کرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ترقی کی تمام چیزوں کو مفصلات میں بہم پہنچائی جائیں تاکہ یہ دیہاتی کسان جن سے ہمارے قائد ایوان ہر قسم کی پیداوار بڑھانے کی خواہش بھی رکھتے ہیں تو ضروری ہے کہ ان کو بھی تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے ۔ جناب والا ۔ وہ تعلیم سے بہرہ ور نہ ہونگے تو وہ ترقی کیسے کریں گے ان چیزوں کے استعمال کو کیسے سمجھیں گے ۔ ٹریکٹرز بلڈوزر وغیرہ کا استعمال کیسے سیکھیں گے ۔ تو یہ ایسی چیزیں ہیں جن پر خیال کرنا نہایت ضروری ہے ان کے بغیر وہ ترقی کے راستے پر نہیں چل سکیں گے ۔ خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹروں کو سہولتیں نہیں ملتیں اس لئے وہ دیہاتوں میں نہیں جاتے تو اس سلسلے میں میں رانا صاحب کی تائید کروں گا کہ ہمیں سٹیج مقرر کرنی چاہئے ۔ اگر ہم دیہاتیوں کا نام لیں تو کہا جاتا ہے کہ اس سے آپ طبقاتی چیز پیدا کرتے ہیں ۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس میں کوئی طبقاتی چیز نہیں ہے ۔ ہم سب بھائی بھائی ہیں لیکن اگر میں نے اپنی رہائش دیہات سے شہر میں اختیار کر لی ہے تو میں تو اپنے آرام اور سہولت کے

لئے شہر میں آیا تھا ۔ میں نے دیہات سے خلاصی کرائی میں نے شہر میں آ کر پیسہ لگایا مکان بنایا تعلیم حاصل کی اور پھر اگر گورنمنٹ کہے کہ واپس چلے جاؤ تو یہ کہاں تک مناسب ہے ہم جناب والا کہتے ہیں کہ تمام قسم کے کالج دیہاتوں میں بنائیں وہاں لوگوں کو سیٹیں بھی دی جائیں ۔ تاکہ وہ لوگ امتحانات پاس کرنے کے بعد دیہات میں جا کر کام کریں ۔ وہ مفصلات میں اس لئے جانے سے انکار نہیں کریں گے کہ وہاں سہولتیں نہیں ہیں ۔ وہ اس لئے وہاں جائیں گے کہ ان کے گاؤں وہاں پر ہیں ۔ ان کو وہاں رہنے کا آرام ہے ۔ ان کی وہاں برادری ہے باقی رہا یہ جو خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ بہت سے لوگ شہروں میں رہتے ہیں ۔ مگر ان کی جائدادیں دیہات میں ہیں ۔ ہم کسے دیہاتی سمجھیں کسے نہ سمجھیں ۔ میں اس کی وضاحت کئے دیتا ہوں کہ دیہاتی کسے کہتے ہیں ۔ دیہاتی وہ ہے جو دیہات میں رہے ۔ جو پینٹ کوٹ پہننے کے قابل نہ ہو ۔ وہ جو بس پر چڑھنے کے لئے آئے تو اسے یہ پتہ نہ ہو کہ کس سائڈ پر کھڑا ہونا ہے ۔ اگر آپ نے اپنی آبادی کے اس ۸۵ فی صد حصہ کو جگانا نہیں تو آپ کی قوم کبھی جاگ نہیں سکتی ۔ چند لوگوں کو لمبی کاریں اور اچھے گھر دے کر اور باہر سے آنے والوں کو بڑی بڑی بلڈنگیں دکھا کر ہم کاغذی ترقی تو دکھا سکتے ہیں لیکن یہ عملی ترقی نہیں ہو گی ۔

دوسرے دیہاتی انہیں کہتے ہیں جو شہر میں آ ہی نہیں سکتے ۔ ان کے حالات ان کی آمدنی اور خرچ اس چیز کی متحمل نہیں ہوتی کہ وہ شہر میں آ کر تعلیم حاصل کریں ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جب تک یہ ۸۵ فی صد تعلیم حاصل نہیں کریں گے ۔ ہماری کبھی ترقی نہیں ہو گی ۔ (تالیاں) ۔

پھر وھی حال ھو گا جو حالی صاحب نے کہا ھے ۔

بچو گے نہ تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبیں گے سارے

اسلئے میں تو حیران تھا کہ خواجہ صاحب کو بھی تو فوراً اس قرار داد کی تائید کرنی چاھئیے تھی۔ ھم کوئی علاقائی یا طبقاتی تفریق پیدا نہیں کرتے۔ ھم تو صرف یہ کہتے ھیں کہ ھمیں بھی دوسروں کے صف بہ صف کھڑا کرنا چاھئیے ، تاکہ ترقی کے راستے پر سب اکٹھے گامزن ھوں ۔ ایک چیز انہوں نے ارشاد فرمائی ھے ۔ وہ کہتے ھیں مقابلہ ھو میں کہتا ھوں ھمارے ساتھ ھل چلانے کا کمپیٹیشن کر لیں ۔ غلہ پیدا کرنے کا مقابلہ کر لیں ۔ ھمارے ساتھ فوج میں جان پیش کر کے کہ کس کے زیادہ بچے فوج میں ھیں مقابلہ کر لیں (تالیاں) صرف کتابوں کے ٹسٹ سے دماغ ٹسٹ نہیں ھوتا ۔ میں نے پہلے بھی گورنمنٹ کے بڑے بڑے لوگوں سے سنا ھے وہ کہتے ھیں یہ جو نان آفیشل ھیں یہ سمجھدار نہیں ھیں ۔ یہ قابل نہیں ھیں ۔ میں یہ عرض کرتا ھوں کہ اب ھم میں باھر کا کوئی آدمی نہیں ۔ یہ جو بچے ھیں ۔ یہ جو نوجوان آج سی ایس پی اور پی سی ایس بنتے ھیں یہ کس کے بچے ھیں ؟ یہ ھمارے بچے ھیں ۔ ھم تو اُلو ھیں ۔ نہ پڑھے نہ لکھے بچوں کو لا کالج میں پڑھاتے ھیں ۔ رات دن اللہ تعالی سے دعا مانگتے ھیں ۔ یا اللہ یہ پاس ھو جائے تو فلاں خانقاہ پر چراغ جلائیں گے پھر وہ پاس ھو جاتے ھیں ۔ پھر وہ کمپیٹیشن میں بیٹھتا ھے اور سی ایس پی ھو جاتا ھے وہ تو بڑا قابل مانا جاتا ھے اور میں اس کا باپ بالکل ان پڑھ اور بیوقوف ھوں (تالیاں) جو آفیشل نہیں ھے نہ اُسے عقل ھے نہ ھوش ھے ۔ نہ اُسے ذمہ داری کا احساس ھے ۔ نہ وہ کوئی کام کر سکتا ھے جو ان پڑھ

باپ ایک بچے کو پڑھا لکھا کر سی - ایس - پی تک پہنچا سکتا ہے کیا وہ قابل اور عقلمند نہیں ہے - کیا اُس کی ہمت قابل داد نہیں ہے - میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ ہم زیادہ پڑھے لکھے لوگوں سے بہت اچھا کام کر سکتے ہیں میں تو یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ نے ترقی کرنی ہے تو دیہات کی ترقی ضروری ہے دو بیل ہل کھینچتے ہیں - اگر ان میں سے ایک موٹا اور طاقتور اور دوسرا کمزور ہو تو ہل کبھی نہیں چلے گا - یا جناب والا - ایک بیل ہو اور دوسرا بھیسنا ہو تو یہ جوڑی کبھی نہیں چلے گی - (تالیاں) اس لئے میں تو حضور والا - یہ عرض کروں گا کہ ہم غلط تفریق نہیں چاہتے ہم سب بھائی ہیں نہ ہم کسی کو دیہاتی کہتے ہیں نہ شہری ہم کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ ترقی کے تمام وسائل سمٹ کر شہروں میں آ جائیں - اور آبادی کا ۸۵ فیصد حصہ اس سے محروم رہے - جناب والا - آج کل باہر چاول کی کاشت ہو رہی ہے پچھلے دنوں اتنی سخت دھوپ تھی کہ ایم پی اے حضرات یہاں سے نکل کر ہوٹلوں تک جانے میں تپش محسوس کرتے تھے - اور اس دھوپ میں باہر لوگ کھیتوں میں گرم پانی میں کھڑے ہو کر اس چاول کی کاشت کرتے تھے - جس سے آپ شائد ۳۰ کروڑ روپیہ زر مبادلہ کماتے ہیں - یہ لوگ کمپیٹیشن میں کیسے آئیں یہ کاشتکار آپ کے لئے غلہ پیدا کریں - یا لاہور گورنمنٹ کالج میں تعلیم حاصل کریں اور شاید ان کو وہاں داخلہ بھی نہ ملے گا (تالیاں) ابھی تک تو دیہات میں پرائمری سکولوں کی سکیم بھی مکمل نہیں ہے - ان کے بچے کمپیٹیشن کے لئے کیسے تیار ہوں گے ؟ اس حساب سے تو وہ آئندہ کہیں سو سال میں آگے آئیں گے - پرائمری سکولوں کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے شاید موجودہ صدی تو ساری نکل جائے اور آئیندہ صدی میں کچھ توقع ہو (تالیاں) اس کے بعد ہمارے بچے

پرائمری پاس ہوں گے ۔ پھر وہ ہائی سکولوں میں جائیں گے ۔ پھر کالجوں میں جائیں گے ۔ پھر کہیں کمپیٹیشن دینے کے قابل ہوں گے ۔

خواجہ صاحب نے کہا تھا کہ گھوٹینکی میں ایک ہیڈ ماسٹر تھا جس کے سکول کا نتیجہ بہت اچھا رہتا تھا ۔ لیکن جیسا کہ انہوں نے خود ہی فرما دیا اسے بھی سہگل لے گئے ۔ ہمارے پاس کوئی ٹرینڈ ماسٹر تو رہنے نہیں دیتے ۔ ہم تعلیم کہاں سے دلائیں ۔ ہمارے تعلیم یافتہ ماسٹر بھی شہری لے جائیں گے اور تعلیم بھی لے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈپٹی سپیکر ۔ نوابزادہ صاحب آپ نے ۱۵ منٹ سے زیادہ تقریر کے لئے وقت لے لیا ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ یہ تقریر سالوں میں ہمیں ایک بار نصیب ہوتی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ہوتی بھی آپ کی صدارت میں ہے ۔

نوابزادہ چودھری اصغر علی ۔ جناب والا ۔ میں بھی وقت آپ سے ہی مانگتا ہوں اور کوئی دیتا نہیں ہے (قہقہہ)

جناب والا ۔ میں تعلیم کے متعلق عرض کر رہا تھا کہ ہم کبھی مقابلہ میں نہیں آئیں گے ۔ گندم پر کنٹرول کر کے کل پرسوں شاید حکم ہو جائے کہ جن کے پاس گندم کے سٹاک برآمد ہوں گے ان کو جیل میں دے دیا جائے گا ۔ یہ کئی دفعہ حکم ہوا ہے پچھلی حکومتوں نے بھی ایسا کئی دفعہ کیا ہے جہاں ہم اپنی گندم کے سٹاک پر بھی جیل جا سکتے ہیں وہاں ہمارے بچے ہماری کارکردگی کی وجہ سے وہ اگر سی۔ایس۔پی یا پی۔سی۔ایس یا تحصیل دار یا تھانیدار نہ بنیں تو

چوکیدار ھی سہی کچھ تو بنیں ۔ ھمیں یہ مصیبت ھے کہ غلہ بھی ھم پیدا کرتے ھیں اور رشوت بھی سب سے زیادہ ھم دیتے ھیں ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب سے عرض کروں گا کہ ھمیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ملازم کرائیں کیونکہ ھمارے عزیز و اقربا ھم سے رشوت لیتے ھوئے کچھ تو شرمائیں گے ۔ یعنی ۸۵ فیصد آبادی رشوت دینے والی ھے ۔ (ھیئر ۔ ھیئر) حضور والا ۔ میں نے محترم ملک خدا بخش بچہ صاحب سے بھی عرض کیا تھا کہ جتنا سٹاف محکمہ زراعت کا فیلڈ میں کام کرتا ھے آپ ان کے تھوڑے سے کان کھینچیں کیونکہ وہ کام نہیں کرتے ھیں وہ کام اس لئے نہیں کرتے ھیں کہ ان کا ھمارے ساتھ تعلق نہیں ھے ۔ اگر ایک بھی تحصیلدار یا تھانیدار یا کوئی سی۔ایس۔پی یا پی۔سی۔ایس ھم میں سے ھو وہ یہ خیال کرے گا کہ دیہات والے بھی ترقی کریں اور ان کو بھی جاگنا چاھئیے ۔ لیکن یہ سمجھتے ھیں کہ ان کے لئے ایک سپاھی یا ایک پٹواری بن جانا کافی ھے ۔ اور یہ بچارے کسی کام کے نہیں ھیں ۔ میں اس لئے عرض کروں گا کہ ھمیں مقابلہ میں کبھی نہ لیا جائے کیونکہ کالج باھر نہیں ھیں ۔ اگر کوئی استاد بقول خواجہ صاحب کے اچھا پڑھاتا ھے تو دولتمند لوگ اس کو زیادہ تنخواہ دے کر لے جاتے ھیں ۔ لاھور میں کالجوں کے جو تعلیم یافتہ ھیں وہ مقابلہ کے امتحان میں آئیں گے یہاں کا ان پڑھ بھی ھمارے ایک میٹرک پاس سے اچھا ھے ۔ وہ ساری سڑکوں کے نام تو کم از کم جانتا ھے ۔ میں دعوے سے کہتا ھوں کہ باھر کے کالج کے کسی لڑکے کو بلا کر پوچھیں کہ فلاں سڑک پر جاؤ تو وہ ٹیکسی والے کو کہے گا کہ فلاں سڑک پر لے چلو یہ بچارے سڑکوں کے نام بھی نہیں جانتے ھیں یہ مقابلہ کے امتحان مین کیسے آئیں گے ۔

جناب والا - باقی رہا ترقی کے متعلق - میرا تعلق ضلع گجرات سے ہے - - -

حاجی سردار عطا محمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - مجھے یہ گذارش کرنی ہے کہ کل سے اس قرار داد پر بحث چل رہی ہے میرے خیال میں تمام ہمارے دوستوں نے اس کے حق میں تقاریر کی ہیں - ایک منٹ میں محرک اسے وزیر تعلیم صاحب کے کہنے پر واپس لے لے گا - یہ تمام فضول وقت ضائع کر رہے ہیں -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

نوابزادہ چودھری اصغر علی - حاجی صاحب اس طرح میرے خیال میں اسمبلی کی کوئی ضرورت نہیں ہے - اگر یہاں تقریریں نہیں کرنی ہیں تو اور کیا بات کرنی ہے -

حاجی سردار عطا محمد - وہ قرار داد واپس لے لیں گے -

نوابزادہ چودھری اصغر علی - حضور والا - میں رانا پھول محمد صاحب کی قرار داد کی تائید میں عرض کر رہا تھا جب آپ اتنی بڑی آبادی کے حصے کو نظر انداز کر دیں گے تو ایک بھائی دوسرے بھائی کے لئے ' اپنی قوم، اپنی ملکی ترقی کے لئے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا ؟ اس ۸۵ فیصد پسماندہ لوگوں کو تعلیم - ترقی اور ملازمتیں دے کر برابر نہ کیا جائے اس وقت تک ہم کسی صورت میں بھی دیہات کے تعلیم یافتہ ، لاہور کے کالجوں سے فارغ التحصیل طلبا سے مقابلہ نہیں کر سکتے - باقی یہ خیال ہو کہ ہم تعصب پیدا کرنا چاہتے ہیں اس میں تعصب جناب والا نہیں ہے - ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

ہم تعصب بالکل پیدا نہیں کرتے ۔ قائد اعظم کی کون سی برادری تھی ۔ انہوں نے کس برادری پر پاکستان حاصل کرنے کا دعوے کیا تھا ۔ ہم نے اس کے لئے اپنی جان و مال پیش کر کے ان کے ساتھ تعاون کیا اور پاکستان کا ظہور ہوا ۔ ہم نے کوئی برادری یا طبقہ پیدا نہیں کیا ہے ۔ باقی رہا کہ اگر انفرادی ترقی ہو تو قومیں ترقی کرتی ہیں افراد کا مجموعہ ہی قوم ہے ۔ جب افراد ترقی کریں گے تو قوم ترقی کرے گی ۔ جو ہر روز کہتے ہیں کہ مزدور طبقہ کی رہائش کے لئے بندوبست کیا جائے یہ کیا جائے وہ کیا جائے ان کو ہر ممکن سہولتیں دی جائیں وہ ایک طبقہ ہے ۔ وہ کام کرنے کا طبقہ ہم میں سے ہے ۔ یہاں کسی قوم یا برادری کا سوال نہیں ہے ۔ رانا پھول محمد خان صاحب نے دیہاتی کا نام لیا ہے کسی قوم کا نام نہیں لیا ہے کیونکہ آپ کے کاغذات میں دیہات اور شہر موجود ہیں ۔ ہماری میونسپل کارپوریشن یا میونسپل کمیٹیوں میں جو لوگ آباد ہیں ہم انہیں شہری کہتے ہیں ۔ ترقی کے دور میں خواجہ صاحب کو تمام حضرات کو مبارک باد دینی چاہئے کہ ترقی یافتہ لوگوں کو دیکھ کر ہمیں بھی ترقی کا شوق پیدا ہوا ہے ۔ ہم میں بھی ترقی کرنے کا شعور پیدا ہوتا ہے بجائے اس کے کہ یہ ہماری حوصلہ افزائی کرتے یہ فرماتے ہیں کہ ہم طبقاتی بات کرتے ہیں یہ طبقاتی بات نہیں ہے اسے طبقاتی کہنا بالکل غلط ہے ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں

مسٹر ملنگ خان (ہزارہ۔۵) ۔ جناب والا ۔ رانا پھول محمد خان صاحب کی اس قرار داد کی حمایت کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ حقیقت یہ

ہے کہ دیہاتیوں کو اس بری طرح سے نظر انداز کیا گیا ہے کہ ہر چیز شہری لوگ لے جاتے ہیں جیسے نوابزادہ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی تعصب کی بات نہیں ہے یہ ترقی کے لئے ایک تجویز ہے کہ اگر دیہاتوں کے لوگوں کو تعلیم میں اس قسم کی مراعات دی جائیں اور محکمہ صحت میں ۔ محکمہ تعلیم میں اور دوسرے محکموں میں وہ آجائیں تو وہ دیہاتیوں کی بہتر طور پر خدمت کر سکیں گے ۔ مثال کے طور پر آج کل اس ہاؤس میں یہ رونا رویا جاتا ہے کہ دیہاتوں میں ہسپتال نہیں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

لیڈی ڈاکٹر جانے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ ڈاکٹر وہاں جانے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ منسٹر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان کو کئی دفعہ کہا جاتا ہے ۔ ممبر حضرات ان کی خدمت میں آتے ہیں اور عوام کے مطالبات ہوتے ہیں کہ ہمارے ہسپتال میں ڈاکٹر نہیں ہے تو یہاں سے جواب ملتا ہے کہ وہاں کوئی ڈاکٹر وغیرہ جانے کے لئے تیار نہیں ہے اب اگر ڈاکٹر دیہات کے لکھے پڑھے ہوں اور اس کو اس لحاظ سے ملازمت میں ترجیح دی جائے تو وہ اس علاقے اور اس گاؤں سے اپنی وابستگی کے لحاظ سے بھی کیونکہ وہ وہاں کا رہنے والا ہو گا اور اس کو وہاں کے خوب و بد کا بھی علم ہو گا ۔ تو وہ لامحالہ وہاں کے لوگوں کی بہتر خدمات انجام دے سکے گا ۔ اور جیساکہ نوابزادہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہر شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ میں آباد ہو جاؤں تاکہ میرے بچوں کو اچھی تعلیمی سہولتیں مہیا ہو سکیں اور جیسے کہ یہاں پر ایچی سن کالج وغیرہ ہیں ۔ تو ان میں تعلیم پانے

والے لڑکوں کے ساتھ دیہات کے پرائمری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں تو اگر دیہات کے لوگوں کو ان کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے محکمہ زراعت ، محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت میں ان کو ان کا حصہ دے دیا جائے ۔ تو وہ دیہاتی جوکہ اس ملک کی پچاسی یا اٹھاسی فیصد آبادی ہیں ان کی خدمت کا انہیں موقع مل سکے گا اور یہ ایک طرح سے ان کی اپنی خدمت ہی ہو گی کیونکہ وہ خود بھی دیہات کے رہنے والے ہوں گے ۔ اس لئے وہ ان کی خدمت میں زیادہ دلچسپی لینگے ۔ اور چونکہ اسے دیہات کے لوگوں کی تکلیف اور ضروریات کا بھی علم ہو گا اس لئے بھی وہ ان کے لئے زیادہ کار آمد ثابت ہو سکے گا ۔ تو اس لحاظ سے یہ ریزولیوشن بے حد مفید ہے اور یہ پاکستان کے دیہات کی تعمیر و ترقی کی جانب ایک قدم ہے اور اگر حکومت اس پر غور فرمائے تو یقیناً ایک ایسی بات ہوگی کہ جس سے دیہات ترقی کر سکتے ہیں ۔ شہروں میں وہ تمام سہولتیں میسرہیں جو کہ دیہات میں مفقود ہیں اور اس لحاظ سے بھی دیہاتی شہریوں کا زندگی کے کسی شعبے میں بھی مقابلہ نہ کر سکیں گے ۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ فنی سکولوں میں دیہاتیوں کو اس لئے بھی از حد زیادہ ترجیح دینی چاہئے تاکہ وہ زراعت اور دیگر ہر قسم کے کسب مثلاً شہروں میں بجلی کے خراد کا کام ہوتا ہے آٹو موبائل انجینئرنگ کا کام ہوتا ہے اگر ان کو اس کے لئے ضروری تعلیم دی جائے تو ان لوگوں کو یہ سہولت ہو جائے گی کہ وہ سینکڑوں میل کا سفر طے کرکے شہروں کی طرف نہیں بھاگیں گے دیہات کے لوگوں کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ان فنی سکولوں سے فائدہ اٹھائیں کیونکہ وہ بھی اسی پاکستان کے باشندے ہیں اور چاہئے تو یہ تھا کہ ان کو اس قسم کی سہولتیں اس سے بہت پہلے

مہیا کی جاتیں لیکن اب بھی وقت ہے اور پھول محمد خان صاحب نے اس سلسلے میں یہ ایک نہایت اچھی قرار داد پیش کی ہے جو کہ دیہاتی علاقے کے لئے اس قدر مفید ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمارے دیہات ترقی یافتہ نہ ہو سکیں ۔ بیرونی ممالک میں تو جس طرح ان کے شہر ترقی یافتہ ہیں اس طرح ان کے دیہات بھی ترقی یافتہ ہیں ۔ اگر ہم نے اس قرار دار پر عمل کیا تو مجھے یقین ہے کہ جہاں عام حالت کے تحت ہمارے دیہات کو ترقی کرنے میں چار سو سال لگیں گے اس طرح اس سے ایک چوتھائی مدت ہی میں وہ ترقی یافتہ ہو سکیں گے ۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ اس قراردار پر ہمدردانہ غور کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو سکے دیہاتیوں کی سہولت کے لئے ہر شعبے میں ان کے لئے کوٹہ مقرر کیا جائے اور بالخصوص محکمہ صحت میں تو ان کے لئے کوٹہ مخصوص کرنا بے حد ضروری ہے تاکہ دیہات کے لوگوں کو طبی سہولتیں میسر ہو سکیں لیکن اگر بعض وجوہات کے پیش نظر ایسا نہیں کیا جا سکتا کہ دیہات کے لوگوں کو مختلف محکموں میں کوٹے کی بنیاد پر ملازمتیں دی جائیں تو پھر کم از کم یہ ضرور کر دیا جائے کہ ان اداروں کو دیہات میں منتقل کر دیا جائے ۔ کیوں کہ اگر ان اداروں کو دیہات میں منتقل کر دیا گیا تو اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ شہر کے لوگ بھی وہاں جا کر تعلیم حاصل کر سکیں گے ۔ اور ان کو کم از کم یہ احساس ہو گا کہ دیہات کے لوگوں کو کیا تکالیف ہوتی ہیں ۔ اس کے علاوہ ان اداروں میں شہر کے لوگ بھی تعلیم حاصل کر سکیں گے ۔ اور ان کے ساتھ ساتھ وہاں کے مقامی باشندے بھی تعلیم حاصل کر سکیں گے ۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ دیہاتی آبادی کو ان کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے ان کا حصہ نہیں دینا چاہتے تو پھر کم

از کم یہ ضرور کر دیں کہ آپ اس قسم کے جتنے بھی نئے ادارے قائم کریں وہ دیہات میں قائم کریں تاکہ شہریوں کے ساتھ ساتھ دیہاتی بھی تعلیم حاصل کر کے دیہاتی عوام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں ۔

میجر محمد اسلم خان (راولپنڈی - ۱) ۔ جناب سپیکر - جس طریقے سے یہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ کون دیہاتی ہے اسی طریقے سے میں تو صرف یہ کہوں گا کہ میں راولپنڈی کا رہنے والا ہوں ۔ یہاں پر بہت سے ممبران گوکہ دیہات سے منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن وہ شہروں میں رہائش پذیر ہیں لیکن پھر بھی وہ اپنے آپ کو دیہاتی کہتے ہیں حالانکہ اس لحاظ سے بہت سے اراکین دیہاتی نہیں کہلا سکتے ۔ بہر حال رانا پھول محمد خان صاحب کا یہ جو ریزولیوشن ہے اس سے ایک بات ضرور ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جو ہمارا نظام تعلیم ہے ہمارا جو طرز تعلیم ہے اس میں بڑے نقائص ہیں اور اس میں جو سب سے بڑی کمی پائی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ ہماری پرائمری اور مڈل کی جو تعلیم دیہات میں دی جا رہی ہے ۔ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی جس کی وجہ سے رانا صاحب نے یہ تکلیف محسوس کی اور جو اس ریزولیوشن کے پیش کرنے پر منتج ہوئی۔ اس ریزولیوشن کے پیش کرنے کا جو خیال ہے وہ بہت نیک ہے لیکن ریزولیوشن میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔ ان سے مجھے کچھ شک پیدا ہو رہا ہے اور جس کی بناء پر میں اس وقت کچھ عرض کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا ہوں ۔ چند روز ہوئے اردو زبان کی ترویج کے لئے ایک بل اس معزز ایوان میں پیش ہوا تھا جس کی مخالفت کر کے معزز ممبران نے اسے رد کر دیا تھا ۔ میں یہ سمجھتا

ہوں کہ اگر وہ اردو زبان کا بل منظور ہو چکا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ آج شاید رانا صاحب کو یہ ریزولیوشن پیش کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی کیوں کہ ہمارے ہاں Parallel System of Education ہے جو کہ چل رہا ہے ۔ وہ ختم ہونے لگتا ۔ ہمارے ہاں Parallel System of Education کے ساتھ ساتھ privileged schools اور privileged colleges بھی ہیں یعنی استحقاق یافتہ سکول اور کالج بھی ہیں ۔ مثلاً comprehensive سکول ہیں ۔ پبلک سکول ہیں جہاں پر کہ یوروپین طرز تعلیم رائج ہے ۔ اس کے علاوہ کیڈٹ کالج ہے ۔ ایچی سن کالج ہے سابقہ پبلک سکول وغیرہ ہیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان استحقاق یافتہ سکولوں پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے اور اگر یہ دیکھا جائے کہ ایک استحقاق یافتہ سکول پر ایک کروڑ روپیہ خرچ آتا ہے اور اس میں صرف پانچ سو لڑکے تعلیم پاتے ہیں تو اس طریقے سے ہمارے ایک ہائی سکول پر تقریباً ایک لاکھ روپے کی لاگت آتی ہے اور اس میں تقریباً ایک ہزار طلبا تعلیم پا سکتے ہیں تو اگر ان استحقاق یافتہ اور نام نہاد معیاری سکولوں کو بند کر دیا جائے یا آئندہ کے لئے ان کا قیام ختم کر دیا جائے تو اس لحاظ سے ہم ان بچائی ہوئی رقوم سے تقریباً سو ہائی سکول کھول سکتے ہیں جن میں تقریباً ایک لاکھ طلبا تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح تعلیم کو بھی زیادہ سے زیادہ فروغ حاصل ہو گا اور وہ اسی طرح سے دیہات میں بھی کھولے جا سکتے ہیں ۔ لیکن اس وقت جو تقریریں ہو رہی ہیں اور آبادی کے تناسب کا مقابلہ کیا جا رہا ہے کہ چونکہ اسی فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے اس لئے ان کے لئے کوٹہ مقرر کیا جائے تو پھر پسماندگی وغیرہ نہیں رہے گی میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو آپس میں ایک مقابلہ شروع ہو جائے گا اور وہ کبھی ختم نہیں ہو سکے گا ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ استحقاق یافتہ

سکول جو ہیں ان پر ہمارے قومی خزانے سے (قطع کلامیاں) جناب والا ۔ آج تک ہم نے یہی فیصلہ نہیں کیا کہ ہمارے نظام تعلیم کا مقصد کیا ہے ۔ کیا ہم نے ایک غیر جانبدار تعلیم پا کر معاملات کی objective study کرنی ہے یا ہم نے کارکنوں کا ایک لشکر پیدا کرنا ہے یا ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ آنکھوں کے علاوہ ہمارے پاس دماغ بھی ہے اور جو کچھ ہم پڑھتے ہیں اسے سمجھ بھی سکتے ہیں تو جو شخص دماغ رکھتا ہے وہ ایک نقطہ نظر بھی رکھتا ہے اور جو نقطہ نظر رکھتا ہے وہ زندگی کا ایک مقصد بھی رکھتا ہے اور یہی نقطہ نظر اور مقصد زندگی ہی نظام زندگی ہے ۔ جسے ہم کلچر کہتے ہیں ۔ جب پاکستان بنایا گیا تھا تو ہمارا ایک نقطہ نظر تھا ایک نصب العین تھا اور ہمارے ہاں زندگی کا ایک اصول ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ کلچر کی بات کرتے ہیں اور ہم ایگریکلچر کی بات کرتے ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جیسا کہ میرے دوست انور عزیز صاحب فرماتے رہتے ہیں کہ تعلیم کے لئے کیا ہونا چاہئے میں یہ عرض کروں گا کہ شاید وہ میری گزارشات سمجھے ہی نہیں ۔ دنیا کی کسی قوم نے اپنا نظام تعلیم objective studies کی بنیادوں پر نہیں رکھا اور اپنی نسلوں کو بے رنگ قسم کی تعلیم دینے کی کوشش نہیں کی ۔ نہ ہی دوسروں کی تعلیم کے سلسلہ میں اس طرح سے تلقین کی ہے جیسے کہ ہم نے کی ہے ۔ یعنی میکالے نے جو ہمارے لئے نظام تعلیم جاری کیا آزادی کے بعد بھی ہم اسی پر چل رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے ۔ یہ ایک نظریاتی ملک ہے اور یہاں پر مساوات کا ہونا نہایت لازمی ہے ۔ یہاں کے ہر شخص

کے حقوق برابر ہیں سکولوں اور کالجوں کے داخلوں کے لئے ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ کہاں کے لوگ لینے ہیں بلکہ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ان میں کیا اہلیت ہے ان میں صلاحیت ہے ان میں اس تعلیم کو پانے کے لئے ذہن ہے یا نہیں ۔ اس تعلیم کے رجحانات ہیں یا نہیں صرف یہ کہہ دینا کہ اتنے دیہاتی ہیں کافی نہیں ۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ایک اصول کے لئے ایک تعلیم کے لئے موزوں ہیں یا نہیں یہ نہیں کہ ہم نے ہر حالت میں لینے ہیں یہ چیز غلط ہے ۔

جناب والا ۔ ہمیں ان لوگوں کی ضرورت ہے جو ملک کی ترقی کے لئے سعی اور ملک میں تخلیقی کام سرانجام دیں ۔

یہ شہری اور دیہاتی آبادی کی نسبت کا جو طریقہ ہے وہ مستحق طلبا کو داخلہ سے محروم رکھنے کے لئے ایک ہوشیار طریقہ ہے ۔ یہ نامزدگی ملک کے لئے میرے خیال میں زہر قاتل ہے اور ملک بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے کی طرف جائے گا ۔ اور بالکل ترقی نہیں ہو سکے گی ۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ پاکستان کے تمام شہریوں کے ساتھ ہر سطح پر مساوی سلوک کیا جائے تمام بچوں کو فنی اداروں میں داخلہ ان کی قابلیت ان کی ذہانت اور ان کے رجحانات کے مطابق دیا جائے ۔ آبادی کے تناسب کے لحاظ سے فنی اداروں میں داخلہ کا کوٹا دینا حضرت قائداعظم کے فرمان کے خلاف ہے ان کی تقاریر میرے پاس نہیں لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ ملک سب کے لئے برابر ہے ۔ ہر شخص کو برابر کا حصہ ملے گا اور کسی کے لئے ذاتی ترقی کی کمی نہیں ۔ جس طرح صبح جناب قائد حزب اختلاف خواجہ صاحب نے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی تقاریر کا حوالہ دیا تھا انہوں نے بارہا یہ کہا ہے کہ یہاں پر ہر شخص کے حقوق برابر ہیں ۔ یہ نہیں ہے

کہ اس کے لئے کوئی نسبت ہوگی یعنی کسی کو ۸۰ فیصد یا ۶۰ فیصد حصہ ملے گا ۔

جناب والا ۔ اس ملک میں پہلے ہی Regionalism بھائی بندی قوم بندی ، کنبہ پروری Nepotism کافی ہوتی جا رہی ہے اگر ہم نے داخلہ کے لئے بھی یہی طریقہ اختیار کر لیا تو پھر ون یونٹ کے جو بنیادی اصول ہیں ان کو کھوکھلا کر دیں گے ۔ ہمارا National out look یہ ہے کہ سب کے حقوق برابر ہیں اگر اس کے علاوہ ہمارا کوئی دوسرا نصب‌العین ہے تو وہ بتا دیا جائے ۔ میرے خیال میں ہمارا دوسرا نصب‌العین نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ ہم نے پہلے ہی میڈیکل کالجوں میں اسی Regionalism کی بنا پر سیٹیں الاٹ کرنی شروع کر دی ہیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ باہر کے جو really capable students ہیں اور وہ طلبا جو Best talents ہیں ان کو اس لئے داخلہ نہیں مل سکتا کہ وہ Particular Region کے نہیں ہیں اس طرح سے ملک اور قوم کو نقصان ہو رہا ہے کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ میں تین پوائنٹ پیش کرتا ہوں جو نہایت ضروری ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آبادی کے لحاظ سے جیسا کہ ۸۰ فیصدی لوگ دیہات میں رہتے ہیں ان کو فنی اداروں میں کوٹا دیا جائے تو موزوں قسم کے طلبا کا immediately ملنا ناممکن ہو جائے گا ۔ اگر شہریوں کے حق کو پس پشت ڈال کر آبادی کے تناسب سے فنی اداروں میں داخلے کے لئے مطالبہ کیا گیا تو تعلیم کے لئے یا فنی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جس قسم کے بچوں کی ضرورت ہو گی وہ نہیں ملیں گے ۔ اس کا یہ اثر ہو گا کہ ہمارے پاس وہ طلبا ہوں گے جو ذہن اور تعلیمی معیار میں واقعی پست ہوں گے اور جس قسم

کی تعلیمم کے لئے ان کو بھیجا جا رہا ہے اس میں وہ شاید ہی چل سکیں ۔ حکومت نے پہلے ہی ایسے علاقوں کو جنہیں پس ماندہ کہا جاتا ہے اور پس ماندہ قرار دیا ہے انہیں سیٹیں الاٹ کر دی ہیں ۔ اگر فنی اداروں میں میڈیکل کالجوں میں انجنیئرنگ کالجوں وغیرہ میں یہی حساب کیا گیا اور داخلہ کسی تناسب سے دیا گیا تو اس کا اثر یہ ہو گا کہ جو پس ماندہ علاقے ہیں جیسا کہ فرنٹیئر کے ہیں جہاں شہری اور دیہاتی کا کوئی فرق نہیں اور ان کو سیٹیں الاٹ کی گئی ہیں ۔ پھر جب ان کا کوٹا بھی مقرر ہو گیا تا کہ وہ اپنے علاقہ کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ کریں تو ان کا پہلا کوٹا ضائع ہو جائے گا ۔ علاوہ ازیں ہم نے بہت سے پس ماندہ علاقوں کو وظائف دینے شروع کئے ہوئے ہیں اگر کوٹا Business شروع ہو گئی تو ممکن ہے ان کے جو وظائف ہیں وہ بند ہو جائیں ۔ ان کو جب سیٹیں نہیں ملیں گی تو وظائف کیسے ملیں گے ۔ متوازی نظام تعلیم کی وجہ سے تو ہر شخص کو پہلے ہی برابر کے حقوق نہیں مل رہے ۔ اب ہم نے ایک اور سسٹم شروع کر دیا ۔ پہلے یہاں پر ہم خاص قسم کے بیوروکریٹ پیدا کرتے ہیں جو استحقاق یافتہ سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں کچھ ایسے ہیں جو ہائی سکولوں میں ہیں جہاں ذریعہ تعلیم اردو ہے ۔ اگر یہ کوٹا سسٹم شروع ہو گیا تو ایک اور طبقہ پیدا ہو جائے گا یعنی ایک ہی ملک میں ایک ہی ذریعہ تعلیم کی بجائے تین سسٹم شروع ہو جائیں گے ۔ اس سے یہ ہو گا کہ ذہین طلبا کا یا ان لوگوں کا حصہ جو ان فنی اداروں میں جا کر تعلیم حاصل کر سکتے ہیں دیہاتیوں کو دیا جائے گا تو وہ بے وجہ مارے جائیں گے ۔ ان کے ساتھ بالکل صریحاً اور سراسر نا انصافی ہو گی ۔

Mr. Speaker : The Member may please try to conclude his speech

within 2 minutes now.

میجر محمد اسلم جان ۔ Very well, Si .

جناب والا ۔ قران کریم میں فرمایا گیا ہے کہ تمام انسان یکساں ہیں ۔ گر کسی کو فضیلت حاصل ہے تو وہ اس کے اخلاق کی وجہ سے ہے اور ان میں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے ۔ ایک برادری ایک قوم ایک قبیلہ کو دوسرے قبیلہ پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے ۔ کہ وہ اپنے حقوق کو دوسروں پر بڑھا چڑھا کر رکھے۔

جناب والا ۔ شہریوں میں اور دیہاتیوں میں علیحدہ علیحدہ قبیلے کیوں بنائے جا رہے ہیں اس ملک میں ہر شخص کو برابر کا حق ہے ۔ جو طالبعلم قابل ہے اس میں قابلیت ہے ذہانت ہے شعور ہے رجحان ہے وہ open competition میں آئے ۔ جس کا حق ہے وہ اپنا حق لے اور جو اس قابل نہیں ہے وہ کسی دوسری طرف چلا جائے ۔

نوابزادہ رحمدل خان (بنوں ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ اس موضوع پر بہت سے معزز ممبران نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بعض ممبر صاحبان نے ایک ہی تقریر میں متضاد خیالات کا اظہار کیا ہے ۔

جناب والا ۔ ایک طرف تو یہ کہا گیا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ اس سے علاقائی تعصب پھیلے گا اگر یہ ریزولیوشن اس ہاؤس نے پاس کر دیا اور اس سے مساوات یعنی equal opportunity کی خلاف ورزی ہو گی اور یہ طبقاتی جنگ کا باعث بنے گی لیکن اس کے ساتھ وہی مقرر فرماتے ہیں کہ انہیں ان علاقوں مثلاً فرنٹیئر وغیرہ سے ہمدردی ہے کیونکہ ان کو جو representation دی گئی ہے اور سپیشل سیٹیں دی گئی ہیں یہ

چیز ان پر اثر انداز ہو گی ۔ میں حیران ہوں کہ اگر اصولاً اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں کہ فرنٹیئر کے لوگ طبقاتی representation کے حقدار ہیں تو انکو یہ تسلیم کرنا چاہئیے تھا کہ دیہاتی لوگ بھی اس representation کے حقدار ہیں ۔ جناب والا ۔ میں خواجہ صاحب محترم کا جواب دوں گا جو انہوں نے فرمایا کہ تمام کے تمام کو برابر کے حقوق میسر ہونا چاہئیں ۔ میں کہوں گا کہ دیہاتی طبقہ کے ۸۵ فیصد لوگوں کو انکے حقوق نہیں دئیے گئے ہیں اور یہ آئین اور اخلاق اصول کی خلاف ورزی کی گئی ہے جس کی رو سے یہ تعین کیا گیا تھا کہ تمام لوگوں کو برابر کے حقوق دلوائے جائیں گے ۔ میں ایک پوائنٹ کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جناب والا ۔ ایک شہر میں رہنے والے غریب سے غریب بچے کو ۱۰ - ۱۰ قدم کے فاصلہ پر سکول جانے میں جو مشکلات در پیش ہوتی ہیں تو کیا ایک دیہاتی بچے کو ۶ - ۶ ، ۷ - ۷ - ۱۰ ، ۱۰ - ۱۲ - ۱۲ - میل روزانہ سکول آنے جانے میں دقت نہیں ہوتی ہے اور کیا آپ اسکو برابر کے حقوق دے رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ آپ اسکے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں ۔ اگر آپ نے ایک شہری بچے کو شہر میں ۱۰ قدم پر سکول جانے کی سہولت مہیا کی ہے تو دیہاتی بچہ بھی پاکستانی ہے اسکو بھی آپ یہ سہولت دیں کہ وہ بھی ۱۰ قدم پر سکول جائے ۔ پ ر ہم یہ نہیں کہیں گے کہ سیٹوں کا تعین کر دیں لیکن اگر آپ یہ مواقع دیہاتی بچوں کو نہ دیں تو ظاہر ہے کہ دور فاصلوں پر سکول جانے اور سکول سے آنے میں انکا وقت ضرور ضائع ہو گا ۔ میں نوابزادہ صاحب سے متفق نہیں ہوں گو انہوں نے مذاق میں کہا تھا کہ دیہاتی لڑکے شہری لڑکوں کے مقابلہ میں بیوقوف ہوتے ہیں ۔ وہ شہریوں سے زیادہ ذہین ہیں لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمیں وہ سہولتیں حاصل نہیں ہیں جو شہری بچوں کو حاصل ہوتی ہیں اسی وجہ سے ہمارے

بچوں کا وقت ضائع ہوتا ہے اگر وہ وقت study کرنے کیلئے دیا جائے تو میرے خیال میں کوئی شہری بچہ دیہاتی بچہ کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں ایک تجربہ کی بنا پر عرض کرتا ہوں ٹرائیبل لوگوں کو یہ رعایت آج کی نہیں ہے بلکہ یہ انگریزوں کے وقت سے رعایت دی گئی تھی اور ظاہر ہے کہ ان وجوہات کی بنا پر دی گئی تھی کہ ان کے یہاں سکول نہیں تھے ان کے پاس سڑکیں نہیں تھیں ان کے پاس دولت نہیں تھی اور اس لئے وہ ابتدائی تعلیم جسے پرائمری کہا جاتا ہے یا میٹرک تک تعلیم وہ ان سہولتوں کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتے جیسی کہ دوسرے لوگوں کو وہ سہولتیں حاصل تھیں لہذا انہوں نے اس وجہ سے ان کے لئے کالجوں میں سیٹیں مقرر کر دیں لیکن اگر آپ ان کے کالج سے نتائج نکلوائیں تو میں چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ٹرائیبل لوگ شہریوں سے زیادہ اچھے نمبر حاصل کر گئے ہیں اور صرف اس بناء پر ان کو وہ سہولتیں میسر تھیں جو کہ ان شہریوں کو میسر تھیں اور جو ان کو پہلے میسر نہیں تھیں لہذا میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سوال قطعی غلط ہے اور یہ اعتراض قطعی غلط ہے کہ برابر کے حقوق کی خلاف ورزی ہو گی بلکہ میں یہ کہوں گا کہ آئین کی اس شق کی تعمیل ہوگی جس میں یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان کے ہر شخص کو برابر کے مواقع میسر آئیں گے اگر آپ ان کو سکول نہیں دے سکتے سڑکیں نہیں دے سکتے وہاں بجلی نہیں ہے شہری بچے پنکھے کے نیچے پڑھتے ہیں وہاں پنکھے نہیں ہیں تو پھر آپ کو انہیں کسی نہ کسی طریقہ سے compensate تو کرنا ہی پڑے گا ۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے

کہ ان کی آبادی کے تناسب سے ان کو کالجوں میں representation دیا جائے - پھر دیکھئے وہ آگے کیا کام کرتے ہیں - جناب والا - اب میں طبقاتی جنگ کے سلسلے میں عرض کروں گا کہ یہ argument قابل قبول نہیں ہے اگر مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان کے مقابلے میں weightage دیا جاتا ہے اور بجٹ میں بھی دیا جاتا ہے - فرنٹیئر ریجینز اور backward ایریاز کو weightage دیا جاتا ہے اور اگر ایسے ہی معاملات کا لحاظ کیا جاتا ہے اور ہم لوگ جو اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی کسی weightage کے تحت یہاں آئے ہوئے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے اور مجھے اس معاملہ میں کوئی وجہ نہیں نظر آتی کہ دیہاتی طبقہ کو ۸۵ - فیصد weightage نہ دیا جائے جو سٹیٹ کا backbone ہے - اس کے بعد جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ ۸۵ فیصد لوگ اگر پسماندہ سے پسماندہ تر ہوتے گئے اور اگر وہ تعلیم سے بے تعلیم ہوتے گئے اور ان کے مقابلے میں یہ مخصوص شہری طبقہ آگے بڑھتا گیا تو میرے خیال میں ہم کمیونزم کو دعوت دیں گے - آپ کمیونسٹ ملکوں کی مثال لیجئے جہاں صرف اس وجہ سے کمیونزم آیا کہ وہاں دو طبقے بن گئے ایک وہ طبقہ جس نے تمام دولت تمام انڈسٹری تمام ذرائع تعلیم اور تمام سہولتیں سمیٹ لی تھیں اور مزدور طبقہ کی حالت بد سے بد تر ہوتی گئی بالاخر وہ اس حد تک پہونچے کہ وہ بغاوت پر اتر آئے اور انہوں نے ان لوگوں کی زندگی اجیرن بنا دی - جو آسائش اور تعیش کی زندگی بسر کرتے تھے - میں اپنے شہری بھائیوں سے اپیل کروں گا کہ اگر آپ ان ہی نظروں سے دیکھتے رہے تو یہی نقشہ آپ کے سامنے آ جائےگا اور اگر آپ نے دیہاتیوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا اور اگر دیہات ڈاکٹر نہ بنا سکا اگر دیہات انجینیئر نہ بنا سکا اگر دیہات وکیل نہ بنا سکا اور تمام دولت اور تمام ملازمتیں تمام کارخانے

شہریوں کے ہاتھوں میں رہے تو یہ محدود طبقہ یعنی ۸۵ فیصد طبقہ کبھی خاموش نہیں رہے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ ۸۵ فیصد آبادی ان پر یلغار کر دے گی اور یہ دولت ان سے چھین لے گی اور ملک کے لئے بھی تباہی کا باعث ہو گی اور ان کے لئے بھی تباہی کا باعث ہوگی ۔ لہذا میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ ٹھنڈے دل سے غور کیجئے اور سوچئے کہ وہ بھی آپ کے بھائی ہیں اور وہ بھی اسی ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور اسی ملک سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی اتنے ہی ذہین ہیں جتنے شہری بچے ہیں ۔ شہری بچے ماں کے پیٹ سے ذہانت لے کر نہیں آئے تھے اگر آپ شہری بچوں کو سہولتیں دیں گے اور دیہاتی بچوں کو سہولتیں نہ دیں گے تو میرے خیال میں یہ بچوں میں تفاوت پیدا کریں گے اور یہ نا انصافی کے مترادف ہو گا ۔ میجر صاحب نے قرآن کی آیات کی تلاوت فرمائی تھی میں بصد احترام ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ قرآن کے احکامات کے بموجب اسلام کا بنیادی اصول برابری کا ہے اور برابری کے اوپر ہمارے مذہب کی بنیاد ہے ۔ قرآن پاک میں آپ جہاں کہیں بھی نظر ڈالیں وہ یہ کہتا ہے کہ ''مساوی مساوی،، اور اسی مساوات کی بناء پر دیہاتی بچوں کو سہولتیں دیجائیں اگر وہ سہولتیں آپ ان کو نہیں دیتے تو آپ ان کو compensate کریں ۔ آپ دونوں چیزیں کر سکتے ہیں اور اگر آپ compensate نہیں کرتے تو یہ آپ تفاوت کرتے ہیں بلکہ قوم میں تفاوت کرتے ہیں اور آپ خود طبقاتی جنگ کے ذمہ دار ہیں ۔ یہ ریزولیوشن طبقاتی جنگ کا ذمہ دار نہیں ہو گا ۔

مسٹر حمزہ (لائل‌پور ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے پیدائیشی طور پر انسان کو ایک جیسا پیدا کیا ۔ چونکہ ہم نے

عملی زندگی میں دیکھا ہے کہ ذہنی قابلیت امیروں اور غریبوں میں مساوی طور پر تقسیم ہے اور یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ وہ قوم جو ذہین بچوں کی تعلیم و تربیت میں لاپروائی برتے وہ دنیا میں کبھی ترقی نہیں کر سکتی - جہاں تک دوسرے مادی مسائل کا تعلق ہے وقتی طور پر آپ ان سے محروم ہو سکتے ہیں لیکن قوم کا وہ فرد جو ذہین ہو اگر اس کو اپنی ذہنی قابلیت کو بروئے کار لانے کے مواقع بہم نہیں پہنچائے جاتے تو اس سے بڑی کسی قوم کے ساتھ یا کسی قوم کے فرد کے ساتھ دشمنی نہیں کی جا سکتی - لیکن حکومتیں یا ریاستیں اس قومی خزانہ سے کس طرح استفادہ کرتی ہیں - اس کے دو ہی طریقے ہیں کہ تمام انسانوں کو تعلیم و تربیت کے برابر کے مواقع مہیا کریں - آج جو مسئلہ ہمارے سامنے زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ شہر میں رہنے والوں کو گاؤں میں رہنے والوں کے مقابلہ میں زیادہ تعلیم کی سہولتیں میسر ہوتی ہیں - اس لئے گاؤں کے طالبعلموں کو تحفظ دیا جائے - لیکن میرے نزدیک یہ قرار داد حکومت پر شدید ترین تنقید ہے ان افراد کی طرف سے جو کہ اس کی حمایت میں تقاریر کر رہے ہیں - چونکہ وہ اس بات کو باالواسطہ تسلیم کرتے ہیں کہ حکومت کے تمامتر دعوؤں کے باوجود آج تک تعلیم کی روشنی سے دیہات کی بیشتر آبادی محروم ہے - جناب سپیکر - میں ان سے ہمنوا ہوں ہماری حکومت کو چاہئیے کہ دیہات میں تعلیم و تربیت کے پھیلانے میں جو سہل انگاری سے آج تک کام لیا گیا ہے اس کو چھوڑیں اور دیہات میں تعلیم کے مواقع زیادہ سے زیادہ مہیا کریں - حزب اختلاف نے ہمیشہ شد و مد کے ساتھ یہ مطالبہ کیا اور ٹھوس تجاویز بھی پیش کیں - جناب سپیکر - ہماری طرف سے مطالبہ ہے کہ کروڑوں روپیہ جو کہ ایک مخصوص طبقہ کے محدود افراد کو تعلیم دینے کے لئے خرچ کیا جاتا

ہے وہ روپیہ عوام کے بچوں کی تعلیم کے لئے صرف کیا جائے ۔ اگر ہماری تجاویز پر عمل کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے دیہاتی بھائیوں کو آج یہ شکایت نہ ہوتی ۔ لیکن میرے دیہاتی بھائیو جہاں دیہات میں تعلیم کے مواقع کم ہیں کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ دیہات کے ہاری کا بیٹا ۔ مزارع کا بیٹا چاہے وہ کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو جب تک اس کو مفت تعلیم نہ دی جائیگی ۔ جب تک اس کو مفت کتابیں مہیا نہ کی جائیں گی ۔ جب تک اس کے باپ کی مالی حالت بہتر نہ ہو گی وہ تعلیم نہیں پا سکتا ۔ آپ یاد رکھیے یہی حالت ۔ یہی صورت حال اس شہر میں بسنے والے مزدور کے بچے کی بھی ہے ۔ مجھے شہر کے مزدوروں کے بچوں کی بابت علم ہے ۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ بعض مزدوروں کے ایسے بھی بچے ہیں جو انتہائی ذہین ہوتے ہیں لیکن ان کا باپ مجبور ہے ۔ ماں مجبور ہے کہ وہ اپنی مالی پریشانیوں کی وجہ سے ان کو تعلیم نہیں دلوا سکتے ۔ مزدوروں کے وہ خوبصورت بچے جن سے وہ اتنی ہی محبت کرتے ہیں جتنی کہ آپ اپنے بچوں سے کرتے ہیں لیکن ہوتا کیا ہے کہ وہ انہیں اپنی مالی مجبوری کی بنا پر ۵/۶/۷/۸ سال کی عمر میں جبکہ وہ ابھی معصوم ہی ہوتے ہیں دوسرے لوگوں کے گھروں میں کام کرنے کے لئے بھیجتے ہیں ۔ وہ دوکانوں پر سودا بیچتے ہیں ہوٹلوں میں لوگوں کو کھانا مہیا کرتے ہیں ان کے سامنے جا کر روٹی پیش کرتے ہیں ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ تعلیمی سہولتیں جتنی شہروں میں مہیا ہیں اتنی گاؤں میں مہیا نہیں لیکن میں یہ کہوں گا کہ بنیادی مسئلہ اقتصادی ہے ۔ جہاں نوابزادہ صاحب ہمیں انقلابات کی یاد دلاتے ہیں تو میں ان سے کہوں گا کہ ایک دولتمند جو کہ گاؤں میں رہتا ہے وہ اپنے بچوں کو انگلستان میں بھیج کر تعلیم دلوا سکتا ہے لیکن وہ مزدور جو شہر میں رہتا ہے

چاہے کالج یا سکول اس کی جھونپڑی کی دیوار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو وہ اس کو تعلیم نہیں دلوا سکتا ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیشہ وہ احباب جو آج یہ کہتے ہیں کہ گاؤں یا دیہاتوں میں تعلیم کا کیوں مناسب انتظام نہیں کیا گیا وہ کیا اس وقت ایوان میں موجود نہ تھے جب اس ایوان میں میزانیہ پاس ہوا اور ہم لوگوں نے روپیہ ان تعلیمی اداروں پر صرف کرنے کی اجازت دی جہاں محض دولتمندوں کے بچے تعلیم پاتے ہیں ۔ کیا وہی تمام رقومات ہمارے بدنصیب طبقہ کے بچوں کی تعلیم پر صرف نہیں کی جا سکتی تھیں ؟ اس وقت تو آپ خاموش رہے ۔ میں یہ ضرور کہوں گا اس قسم کی قرار دادوں سے سابقہ ذیلدراوں کی خواہش پوری ہو سکتی ہے ان کو خوشی ہو سکتی ہے ۔ خضر حیات خان ٹوانہ کو مسرت ہو سکتی ہے لیکن جب کہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ۲۰ سال گذر چکے ہیں ہمیں قطعاً کوئی مسرت نہیں بلکہ ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمارے مسائل کتنے پیچیدہ ہیں اور ہمیں کس طرح آگے بڑھنا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں رانا پھول خان صاحب سے انتہائی مودبانہ عرض کروں گا کہ آپ کی طرف سے جو قرار داد پیش کی گئی ہے اگر ہم اس کو پاس بھی کر دیں اور حکومت اس پر عمل در آمد کرنا شروع کر دے اس میں بہت سی بنیادی غلطیاں ہیں اور اس کو عملی جامہ پہنانا بہت مشکل ہو گا اس میں بہت سی دقتیں ہوں گی ۔ کیا آپ کو علم نہیں کہ پسماندہ علاقوں کے طالب علموں کے لئے جو نشستیں آپ نے مخصوص کی ہیں لاہور اور لائلپور اور گوجرانوالہ میں رہنے والے طالب علم کسی نہ کسی طریقہ سے اس علاقے کے باشندے بن جاتے ہیں اور اس علاقے کے طالب علموں کا حق مار کر وہ ان تعلیمی اداروں میں پہنچ جاتے ہیں ۔ لیکن جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ آپ یہ تخصیص نہیں کر سکتے

مجھے شہروں کے بارے میں پتہ ہے اگر آپ ان افراد کو جن کی گاؤں میں جائیداد ہے یہ خوشحال طبقہ شہروں میں رہتا ہے وہ یقیناً دیہاتی بنے گا اور دیہات کے نام پر دیہاتیوں کے حقوق کو پامال کرے گا ۔ یہ چیز میں اس سے پہلے بھی کہتا رہا ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے یہ مطالبہ بنیادی طور پر غلط ہے اور اس قسم کے نعرے محض لوگوں کو غلط راستوں پر لگانے کے لئے لگائے جاتے ہیں اور حکومتیں ہمیشہ اس سے فائدہ اٹھاتی رہی ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں ہر حکومت سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ غریبوں کی عام انسانوں کی اور اس آبادی کے بارے میں جس کے بارے میں آپ کا فرمان ہے کہ ۸۵ فیصد وہ دیہاتیوں میں رہتی ہے آپ نے اس کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں ۔ کیا شہر میں رہنے والے تمام دولتمند ہیں؟ کیا گاؤں میں رہنے والے تمام غریب ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ دیہات کے وہ بچے جو کہ اپنے زمینداروں کے گھروں میں بیگار کا کام کرتے ہیں ۔ ان کے بچوں کو کھلاتے ہیں ان کے بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہین اوران کے دوسرے چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں اور وہ لوگ جو کہ آج ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ وہاں تعلیم نہیں ہے یقین کیجئے کہ اگر وہاں سکول بھی موجود ہوں گے اور یہی نظام موجود رہا تو مزارعین کے بچے قطعاً تعلیم نہیں پا سکیں گے ۔ اور کوئی زمیندار جو کہ زمیندار ہونے پر فخر کرتا ہے اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوا سکے ۔

ایک ممبر ۔ غلط ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ہم نے یہ عملی زندگی میں دیکھا ہے ۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ تحصیلداروں کی بھرتی کے لئے سب سے پہلے جب یہ پی سی ایس کا چناؤ کرتے تھے حکومت کی طرف سے ہدایات

جاری ہوئیں کہ ان لوگوں کو چنا جائے جو گاؤں سے تعلق رکھتے ہوں لیکن جب حکمرانوں نے دیکھا کہ اس طرح ہم اپنی پسند کے لوگوں کو نواز نہیں سکتے تو حکومت نے اختیارات واپس لے لئے ۔

حکومت یہ اختیارات اپنے پاس رکھتی ہے ۔ میں آج بھی برملا کہتا ہوں کہ اٹھاون تحصیلدار بھرتی کئے گئے ہیں اگر یہ ثابت کر دیا جائے کہ ان میں سے ایک بھی کسی غریب کاشتکار کا بچہ ہے ۔ اور پھر میں اس قرار داد کی حمایت نہ کروں تو مجھ جیسا غدار اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔ یہ کہتے ہیں کہ دیہات کے بچے مقابلہ کے امتحان میں نہیں بیٹھ سکتے ۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ جنہیں نوازنا چاہتے ہیں انہیں نہیں نواز سکتے ۔ اگر غریب کاشتکاروں کے بچوں کو نوازنا مقصود ہو تو میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ اس وقت غریب کاشتکاروں کے کئی فرسٹ ڈویژن گریجویٹ اور فرسٹ ڈویژن ایم ۔ اے جوان بچے موجود ہیں ، جن کو نظر انداز کر کے بڑے بڑے زمینداروں کی سفارشوں سے پاس ہونے والے ، ناجائز طریقوں سے پاس ہونے والے ، تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والے لڑکوں کو جو overage ہو چکے تھے ، تحصیلدار بنا دیا گیا ہے ہم آج ان کی باتوں سے متاثر ہو جائیں ۔ اگر ان کا ہسٹری شیٹ ہمارے سامنے نہ ہو ہمیں پتہ ہے کہ اس سے پہلے کس قسم کے نعرے لگائے جاتے تھے ۔ اور ان نعروں کی کیا غرض و غایت تھی ۔ ملک میں بد انتظامی کا رونا ہے بے انصافی کا رونا ہے میں جناب نواب زادہ اصغو علی خان صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ آپ فرماتے ہیں کہ مقابلہ اسے کہتے ہیں جب دو بیل برابر ہل چلاتے ہوں میں اسے تسلیم کرتا ہوں لیکن یہاں تو مقابلہ کا سوال ہی نہیں ۔ نوکر شاہی اس حد تک آپ کی حکومت نے ہم پر مسلط کر دی ہے کہ ایک سی ۔ ایس ۔ پی کا لڑکا ناجائز ذرائع سے اور سفارش

سے سی - ایس - بی ہو جاتا ہے - ایک طرف آپ اس کی حمایت کرتے ہیں - اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ ہم کام کرنے والے کاشتکار ہیں - گرمیوں کی دھوپ میں چاول کاشت کرتے ہیں - میں ان کی خدمت میں عرض کرونگا - کہ وہ ان دونوں میں سے ایک راستہ اختیار کریں - ایک وقت میں دو باتیں نہ کہیں - یا کاشتکاروں سے ہمدردی کریں - یا حکمرانوں کے ساتھ ملیں - کیونکہ یہ حکومت غریب کاشتکاروں اور مزدوروں کی فلاح و بہبود سوچنے والی حکومت نہیں - اگر یہ حکومت غریبوں اور کاشتکاروں کی بھلائی چاہنے والی ہے تو اس کے بعد میری ایک قرار داد ہے اس میں فیصلہ کر دیجئے کہ گورنمنٹ اپنی ایک کروڑ ایکڑ زمین غریب کاشتکاروں میں تقسیم کر دے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - حمزہ صاحب اپنے ریزولیوشن پر تقریر فرما رہے ہیں یا میرے ریزولیوشن پر -

مسٹر سپیکر - وہ صرف دلیل پیش کر رہے ہیں اب وہ اگلے پوائنٹ پر آتے ہیں -

مسٹر حمزہ - میرے معزز بھائی نے ایک غلط مفروضہ پیش کیا تھا -

نواب زادہ اصغر علی خان - پوائنٹ آف آرڈر حضور والا - حمزہ صاحب کے بعد مجھے بھی تھوڑا سا وقت دینا چاہئیے کیونکہ انہوں نے مجھے بھی ایڈریس کیا ہے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کا استدلال غلط مفروضہ پر مبنی ہے - ان کا مفروضہ یہ تھا کہ ہم دیہات یا گاؤں کے طالب علموں کو فنی اور پیشہ ور تعلیمی اداروں میں ترجیح دیں

گے یا انہیں خاص نشستیں مہیا کریں گے ، تو اس طرح ہمارے ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں میں جہاں کہ لوگ عام طور پر کام کرنا پسند نہیں کرتے ، وہاں یہ طالب علم کام کرنا پسند کرینگے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت ہمارے پاس ایسے ڈاکٹروں یا انجینیئروں کی کوئی کمی نہیں ، جو دیہات سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ایسے لوگ سینکڑوں نہیں ، ہزاروں کی تعداد میں اس وقت موجود ہیں ۔ مگر اس کے باوجود وہ دیہات میں اپنے بھائیوں کی خدمت کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ اس لئے سمجھنا چاہئیے کہ مسئلہ دیہاتی اور شہری کا نہیں ۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ پیچیدہ ہے ۔ خدارا اس پر ٹھنڈے مزاج سے غور کرنے کی کوشش کیجئے ۔ محض جذبات میں آنے یا چند حکمرانوں کو خوش کرنے کی ضرورت نہیں ۔ ہمارے بیشتر وزرا صاحبان دیہات سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے صدر مملکت اور گورنر صاحب دیہات کے رہنے والے ہیں ۔ ہمیں اس پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ۔ ہمیں ان سے ، ان کی بہت سی پالیسیوں سے شدید اختلاف ہے ۔ لیکن اگر میں یہ کہوں کہ مجھے ان سے اس لئے اختلاف ہے کہ وہ ضلع ہزارہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے ، یا گورنر صاحب سے اس لئے اختلاف ہے کہ وہ بلوچستان کے کسی چھوٹے سے گاؤں میں ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے تو یہ ناروا ہو گا ۔ میرے نزدیک یہ چیز ان کے لئے باعث عزت و فخر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نواب زادہ اصغر علی ذاتی وضاحت کے سلسلہ میں ۔۔۔۔۔

نواب زادہ اصغر علی خان ۔ حضور والا ۔ جناب حمزہ صاحب نے اشارہ کیا ہے کہ میں گورنمنٹ کی خوشامد بھی کرتا ہوں ۔ اور زمینداروں اور کاشتکاروں کے حق میں بھی کہتا ہوں ۔ وہ تو مجھے بالکل پتہ نہیں

کہ میں نے گورنمنٹ کی خوشامد کون سی کی ہے ۔ میں نے بحیثیت زمیندار یا کاشتکار گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہم دیہات میں رہنے والے ایسے بڑے بڑے تعلیم یافتہ نہیں ہیں پسماندہ ہیں ، میں نے یہ کہا ہے کہ اگر ترقی ایک جگہ پر مذکور ہو گئی ، تو دیہاتی سب دیہات خالی کرنے کے بعد شہروں کے ارد گرد اکٹھے ہو جائیں گے اور اس سے حکومت کے لئے تکلیف پیدا ہو جائیگی ۔ کیونکہ اپنی اولاد کی تعلیم و ترقی اور بہتری ہر انسان کو سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے ۔ کئی لوگ فی الواقع اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے دیہات چھوڑ کر شہر میں آباد ہو گئے ہیں ۔ اس سے گورنمنٹ کی تکلیفات میں اضافہ ہو گا ۔ کیونکہ شہری آبادی کا اضافہ گورنمنٹ کی ذمہ داریوں میں اضافہ کرتا ہے ۔ تو میں نے تو بحیثیت زمیندار یا بحیثیت کاشتکار بجائے گورنمنٹ کی خوشامد کرنے کے یہ عرض کیا ہے ۔ کہ وہ اپنی جو ترقی ہے ، جس سے پاکستان ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے اپنا مقام حاصل کر رہا ہے ، اسے دیہات میں بھی پھیلائیں ۔

میاں محمد اسلام (رحیم یار خاں ۔ ۲) ۔ جناب والا ۔ میں رانا صاحب کی قرار داد کی پوری پوری تائید کرتا ہوں ۔ (تالیاں) ہمارے دیہات میں جو تکالیف ہیں ۔ اگر وہ شہروں میں ایک سال کے لئے آجائیں تو ان کی بے چینی کسی وقت بھی ختم نہیں ہو گی ۔ جناب والا ۔ ہمارے دیہات میں چار لاکھ آبادی کے لئے ایک ہائی سکول ہے ۔ جب کہ شہروں کے لئے پچاس ہزار کی آبادی کے لئے دو تین ہائی سکول ہیں ۔ میں وزیر تعلیم کی خدمت میں گذارش کرونگا ، بلکہ ان سے پر زور اپیل کرونگا ۔ کہ ہمارے دیہات کے لئے علیحدہ کوٹا مقرر کیا جائے ۔ تاکہ سی ۔ ایس ۔ پی افسران ہمارے دیہات میں سے بھی منتخب ہوں ۔ دیہات کے یہ افسران ہماری تکالیف کو زیادہ بہتر سمجھیں گے یہ

نسبت شہری افسران کے ۔ شہر کے جو سی ۔ ایس ۔ پی افسران ہیں ۔ اس پر میں تنقید نہیں کرتا لیکن افسوس کی بات ہے کہ تمام شہری جو سی ۔ ایس ۔ پی مقرر ہو کر آتے ہیں وہ جب گرداوری کرنے کے لئے جاتے ہیں تو ان کو کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ گندم کیا چیز ہے ۔ گنا کیسے کاشت کیا جاتا ہے ۔ ہمارے دیہاتی جو افسر منتخب ہوں گے ان کو ہماری تمام تکالیف اور ہمارے حالات کا علم ہو گا اور وہ ہماری تکالیف کو رفع کرنے کی پوری کوشش کریں گے ۔

جناب والا ۔ میں وزیر صاحب کی خدمت میں بھی گذارش کرتا ہوں کہ ڈویژنل کونسل سے جو بھی سکولز کمشنر صاحب سے سفارش ہو کر آتے ہیں ان کے دفتر میں آ کر ایسا ہوتا ہے کہ ایک تحصیل کے تمام کے تمام سکولز منظور ہو جاتے ہیں اور باقی تمام کے تمام سکولز ختم ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ اس کیلئے کوٹا مقرر کیجئے تحصیل وار اور ضلع وار پورے پورے حقوق ملنے چاہئیں ہمارے جو ہائی سکولز ہیں ان کی کمی کو پورا کرنے کیلئے توجہ فرمائیں ۔ اور ان حالات میں گورنمنٹ ان پر نظر ثانی کرے اور ہمارے کوٹا میں اضافہ کرے ۔

جناب والا ۔ میرے بھائی حمزہ صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے صدر محترم اور گورنر صاحب دیہات کے رہنے والے ہیں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں ہمیں اس بات کی خوشی ہے مگر اسکے ساتھ ہی ساتھ سی ۔ ایس ۔ پی آفسر میری نظر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دیہاتی ہو ۔ ہمیں اس بات کا کوئی رنج نہیں ہے کہ شہر میں سے کیوں ہیں لیکن اگر دیہات سے ہولگے تو تمام حالات و واقعات کا ان کو پوری طرح سے علم ہو گا ۔ وہ رشوت نہیں لیں گے اور اتنی کرپشن نہیں ہو گی اس لحاظ

سے وہ ہماری پوری معاونت اور امداد کریں گے ۔

آخر میں میں جناب وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ ہمارے تمام مطالبات پر پوری ہمدردی کے ساتھ غور فرمائیں ۔

بابو محمد رفیق (لورالائی - سبی) - جناب سپیکر - میں رانا پھول محمد صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک نہایت ہی اہم ریزولیوشن اس ہاؤس میں بحث کیلئے پیش کیا ہے جس کی میں تائید کیلئے کھڑا ہوا ہوں ۔ مجھے اپنے دوست حمزہ صاحب سے یہاں تک تو اتفاق ہو سکتا ہے کہ شہری غریب مزدوروں کے بچوں کے لئے بھی وہی سہولتیں میسر ہونی چاہئیں اور ان کو بھی وہی سراعات ملنی چاہئیں تا کہ وہ امیر اور اچھے طبقے کے بچوں کے ساتھ اپنی تعلیم مکمل کر سکیں ۔ اور وہ اپنے جوہر دکھا سکیں ۔ لیکن جہاں تک انہوں نے اس مسئلہ کے ٹیکنیکل پہلو پر کہا ہے کہ اس پر عمل در آمد نہیں ہو سکتا تو اس کیلئے میں کوئٹہ قلات کی مثال دوں گا جہاں پر یہ مسئلہ پہلے کسی نہ کسی صورت میں قائم ہے ۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہو گا کہ کوئٹہ قلات پسماندہ علاقہ کیلئے پہلے ہی سیٹیں مقرر کی ہوئی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - آپ یہ جان کر بہت خوش ہونگے کہ کوئٹہ قلات بہت پسماندہ علاقہ ہے اور وہاں سے خاص مفادات اٹھانے کیلئے ہمارے بعض دوست سیالکوٹ کے رہنے والے ہوتے ہیں اور وہ وہاں منتقل ہو جاتے ہیں کیونکہ وہاں کاروبار بہتر چل سکتا ہے ۔

بابو محمد رفیق ۔ جہاں تک ان کا یہ سوال ہے یہ طریقہ وہاں پر پہلے آزمایا جا چکا ہے جو انہوں نے اعتراض کیا ہے کہ پنجاب کے

لوگ یا سندھ کے لوگ وہاں سے ڈومیسائل سرٹیفیکیٹ حاصل کر کے سیٹوں پر آسکتے ھیں میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا یہ مسئلہ بھی حل کر لیا گیا ھے ۔ یہ اس طرح حل ھوا ھے کہ جو بچے وھاں پرائمری یا مڈل یا میٹرک میں تعلیم پاتے ھیں اسکو تصدیق کرکے ھم نے اپنی سیٹیں لینی ھیں ۔ اب خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ انھوں نے وزرا کے متعلق کہا ھے کہ ان کی جائیدادیں دیہات میں ھیں یا دوسرے بعض لوگوں کی جائیدادیں دیہات میں ھیں لیکن وہ شہروں میں آکر بس گئے ھیں میں انہیں دیہاتی نہیں کہوں گا بلکہ میں ان لوگوں کو دیہاتی کہوں گا جن کے بچے پرائمری ،مڈل یا ھائی سکولوں میں وھاں تعلیم پاتے ھیں جنہیں یہ سہولتیں میسر نہیں ھیں جو شہروں میں میسر آ سکتی ھیں ۔ میری نظر میں وہ دیہاتی لوگ ھیں جنکو سہولتیں میسر نہیں نہ کہ وہ لوگ جن کے بچے بڑے بڑے شہروں میں ھوں اور انہیں تمام سہولتیں وغیرہ میسر آ سکتی ھوں ۔ رانا صاحب کا مطلب یہ تھا کہ ان بچوں کیلئے صحیح مراعات اور سہولتیں گاؤں میں اور دیہاتی علاقوں میں میسر نہیں آتیں ان کیلئے مخصوص کوٹا مقرر کیا جائے تا کہ وہ بھی ھر شعبہ زندگی میں اپنے مقام حاصل کر سکیں ۔

جناب والا ۔ ان گزارشات کے ساتھ میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ھوں ۔

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ ۔ ۴) ۔ جناب والا ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب کی تقریر کو سنے ھوئے بڑا عرصہ ھو گیا ھے اور اس ھاؤس میں کافی وقت گزر گیا ھے لیکن میرے ذھن میں ابھی تک وہ تازہ ھے ۔ ان کی تقریر اس قدر موثر تھی ۔ اس قدر جامع تھی لیکن وہ بالکل اس قسم کی تقریر تھی جس سے معلوم ھوتا تھا کہ وہ اپنے اصل نقطہ سے

ہٹ کر تھی کسی طور پر بھی وہ اپنے پوائنٹ کو نہیں جیت سکے ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں ایک پوائنٹ بیان کیا اور اس کی مختلف شکلیں ہمارے سامنے پیش کیں ان کا کہنا یہ ہے کہ قوم کو ذہین ترین بچوں کی ضرورت ہے اس لئے یہ کوٹا سسٹم جو رانا پھول محمد خان صاحب نے اپنے ریزولیوشن میں پیش کیا ہے اس کو منظور نہیں کرنا چاہئیے ۔ پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ذہین ترین بچے صرف شہروں میں پیدا ہوتے ہیں تو ان کی پارٹی کی طرف سے دوسرے اصحاب نے فرمایا کہ ذہنی طور پر شہری اور دیہاتی میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا ۔ اس کے بعد خواجہ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے ۔ اور انہوں نے پہلی تقریروں میں کئی دفعہ کہا ہے کہ اگر اکنامکس کے میدان میں جائیں تو اس کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کے پاس دولت زیادہ ہے ان کے لئے کوئی ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں کہ دولت عوام تک پہنچ جائے ۔ جب وہ انڈسٹریز کے میدان کے متعلق بات کرتے ہیں تو وہاں پر یہ کہتے ہیں کہ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں کہ جن لوگوں کے پاس زیادہ انڈسٹریز ہیں وہ ایسے علاقوں میں چلی جائے جہاں پر انڈسٹریز پہلے نہیں ہیں ۔ یا ان لوگوں کو انڈسٹریز دی جائیں جن کے پاس پہلے انڈسٹریز نہیں ہیں ۔ جب یہ فوج کے متعلق کہتے ہیں تو یہ پارٹی لیول پر یہ کہتے ہیں کہ ہر طبقہ سے فوج میں آدمی ہونے چاہئیں لیکن جب تعلیم کے میدان میں ہم بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لوگ زیادہ فنی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ دیہات والوں کو کیوں تعلیم نہیں مل رہی ہے مہربانی کر کے دیہات والوں کو بھی فنی تعلیم دی جائے وہاں پر یہ ہمارے آڑے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذہین ترین لڑکے نہیں مل سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ گورنمنٹ کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسا کام کرے جو کہ انسان انفرادی طور پر نہ کر

سکے - یہ اتنا بڑا مسئلہ ہے یہ ۸۵ فیصد آبادی کی تعلیم کا مسئلہ ہے یہ کوئی آدمی انفرادی طور پر پورا نہیں کر سکتا اس لئے اس مسئلہ کے لئے گورنمنٹ کی امداد کی ضرورت ہے - جو بچے ایسے علاقوں میں ہیں جہاں پر تعلیم عام نہیں ہے وہ ان کا مقابلہ کیا کریں گے وہ بچے تو اس ماحول میں نہیں پلے ہیں - رانا پھول محمد خاں صاحب کے ریزولیوشن کو غور سے دیکھیں جو کہ اپوزیشن کی طرف سے کسی نے پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی میں سمجھتا ہوں کہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ نے بھی اس کو غور سے نہیں پڑھا ہے - انہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ پروفیشنل کالجوں میں سکولوں میں پولی ٹیکنک Institutes میں ان لڑکوں کو داخلہ دیا جائے جو آبادی کے تناسب سے دیہاتی سکولوں سے آئے ہیں یہ کہیں نہیں کہا گیا دیہاتی شہروں میں آ کر وہی فوائد حاصل کرتا ہے جو شہر والوں کو حاصل ہیں - - -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وقت ختم ہو رہا ہے یا تو وقت بڑھا دیا جائے یا پھر انور عزیز صاحب کی تقریر ختم ہونے تک وقت بڑھا دیا جائے -

مسٹر سپیکر - وقت نہیں بڑھایا جا سکتا ہے - آپ تشریف رکھیں -

چودھری انور عزیز - جناب والا - مختلف طریقوں سے یہ الزام لگانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ ریزولیوشن کسی نہ کسی طبقاتی جنگ کو ہوا دے رہا ہے - اگر اس کو غور سے دیکھا جائے تو وہ سیاسی حقیقتیں بھی آپ کے سامنے آئیں گی - سیاست میں بھی اکثریت کو لوگوں کے ووٹ حاصل ہوتے ہیں اور جن لوگوں کو ووٹ حاصل ہوتے ہیں وہ اپنا حق بھی مانگتے ہیں - آج دیہاتی اس قدر چوکنا ہے وہ اس قدر

پڑھ گیا ہے کہ وہ اپنا حق مانگنے لگ گیا ہے ۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی اس قسم کی مراعات دی جائیں جو کہ شہریوں کو میسر ہیں جن کے اوپر میرا ٹیکس بھی خرچ کیا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں اس سے کوئی طبقہ بھی جنگ کو ہوا نہیں دے رہا ہے بلکہ وہ اپنا حق مانگ رہا ہے جو کہ اس کو ملنا چاہئے ۔

خواجہ صاحب نے مذہب کے نام کو بھی درمیان میں لانے کی کوشش کی ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں تو خواجہ صاحب کو شاید یہ علم نہیں ہے کہ مذہب دو دھاری تلوار ہے ۔ جب ہم پر حملہ کرتے ہیں تب تو وہ مذہب کا سہارا لے لیتے ہیں لیکن جب ہمارے حق کی بات آتی ہے تو پھر وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ بات غیر مذہبی ہے ۔ اگر مذہب کی بات یہی ہے کہ شہریوں کو یہ حقوق دیئے جائیں اور دیہاتیوں کے بچوں کو یہ کہہ دیا جائے کہ چونکہ وہ پہلے ہائی سکولوں سے اچھی تعلیم حاصل نہیں کر سکے ہیں اس لئے پولی ٹیکنیک انسٹیٹوٹس میں ان کو داخلہ نہیں مل سکتا اور یہ کہ اچھے بچے صرف شہروں ہی میں ہوتے ہیں تو یہ کہاں کا اسلام ہے ۔ اسلام تو ہے یہ کہ آپ بھی ہمارے ساتھ مساوات کا سلوک کریں ۔

Mr. Speaker : The Member may please resume his seat. It is now 1·30 p.m.

PROROGATION OF THE ASSEMBLY

Mr. Speaker : I have received the Order of Prorogation, which I will read before the House.

> In exercise of the powers vested in me by clause (1) of Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Muhammad Musa, Governor of West Pakistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of West Pakistan with effect on and from the afternoon of 6th July 1967.

The Assembly is, therefore, prorogued.

The Assembly then stood prorogued.

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 3809)

THE STATEMENT SHOWING THE NAMES AND ADDRESSES UNITS ALONG WITH THE QUOTA AND VALUE OF BIDI LEAVES ISSUED TO THEM BY LAHORE ZONE.

S.No.	Name of Units	Quantity	Amount
1	2	3	4
1	M/s Haji Bidi Factory, P.O. Amarsiddu, Ferozepur Road, Lahore.	8 bags and 7 puddas.	Rs. 4,318.22
2	M/s M. Munawar & Sons, Chowk Badar Din, Icchra, Lahore.	6 bags	3,000.00
3	M/s Pak United Traders, Kacha Shirazi Chowk Mattee Shad Bagh, Lahore.	20 bags	10,000.00
4	M/s Ashfaq Ahmad (Rani Bidi Factory) 145/2 Shad Bagh, Lahore.	8 bags	4,000.00

APPENDIX

9419

1	2	3	4
5	M/s Sultan Bidi Factory, Paisa Akhbar, Lahore.	8 bags	4,000.00
6	M/s Muhammad Aziz Khan and Co., Karishan Gali No. 4, Rly. Road, Lahore.]	30 bags	15,000.00
7	M/s Crown Bidi Factory, Kardar Park, Lahore.	42 bags	21,000.00
8	M/s Siraj Bidi Factory, Bazar Kalan, Chiniot, Jhang Sadar.	4 bags	2,000.00
9	M/s Rais Bidi Factory, Paisa Akhbar Building, Lahore.	10 bags	5,000·00
10	M/s Saleem and Co. 29-Brandreth Road, Lahore.	13 bags	6,500.00
11	M/s Musawar Hussain Rizvi, Arjan Road, Karishan Nagar, Lahore.	7 bags	3,500.00
12	M/s Data and Hazara Bidi Factory, Shad Bagh, Lahore.	28 bags	14 000 00
13	M/s Khushnood Bidi Factory, Takya Said Shah, Mohani Road, Lahore.	7 bags	3,500.00
14	M/s F M. Qureshi Bidi Mfg., Paisa Akhbar, Anarkali, Lahore.	13 bags	6,500.00
15	M/s Top Chap Bidi Factory, Railway Road, Lahore.	26 bags	13,000.00

1	2	3	4
16	M/s Associated Commerce, Anarkali, Lahore.	17 bags	8,500.00
17	M/s Rafia Bidi Factory, Bhati Gate, Lahore.	10 bags	5,000.00
18	M/s National Bidi Factory Mayo Road, Lahore.	26 bags	13,000.00
19	M/s Zareen Trading Corporation, Rang Mahal, Lahore.	15 bags	7,500.00
20	M/s S. Ghulam Muhammad Bidi Factory, Baghbanpura, Lahore.	11 bags	5,500.00
21	M/s Muhammad Yousuf and Co., Lohari Gate, Lahore.	9 bags	4,500.00

STATEMENT (RAWALPINDI)

S.No.	Name & Address of the Party	Quantity bags	Value Rs.	Date of release
1	2	3	4	5
1	Punjab Bidi Factory u/47-A Raja Bazar Rawalpindi.	15	7,500.00	13-1-1965
		30	15,000.00	25-10-1965
		23	10,450.00	25-10-1965
		25	12,500.00	6-1-1965
		93	45,465.00	
2	S Wahid Ali, 4-G/273 Wah Cant.	11	5,500.00	13-1-1965
		17	7,735.00	25-10-1965
		25	12,500.00	6-1-1966
		53	25,735.00	

1	2	3	4	5
3	Tariq Bidi Factory, Zafarul Haque Road, Rawalpindi.	20	10,000.00	13-1-1965
		23	10,000 00	25-10-1965
		25	12,500.00	6-1-1966
		68	32,965.00	
4	Faiz Bidi Factory, T/64., Bradari Road, Rawalpindi.	17	9,500 00	13-1-1965
		22	10,010.00	25-10-1965
		25	12,500.00	6-1-1966
		64	32,375.00	
5	Abu Naraira Nasim Ahmed & Co. R/651 Naya Mohala, Rawalpindi.	23	11,500.00	13-1-1965
		25	11,375 00	25-10-1965
		25	12,500,00	6-1-1966
		73	35,375.00	
6	Khalid Bidi Factory, H/848 Nitarpura Chaklala Road, Rawalpindi.	7	3,500 00	22-2-1966

1	2	3	4	5
7	A. Raquim, 7 F/233 Wah Cantt.	7	3,500.00	21-2-1966
8	Azad Bidi Factory, Gowalmandi, Rawalpindi.	7	3,500.00	22-2-1966
		4	2,000.00	11-5-1966
9	Asif Bidi Factory, Mamoofi Road, Rawalpindi.	7	3,500.00	22-2-1966
10	Hamdard Bidi Factory, Gowalmandi, Rawalpindi.	7	3,500.00	22-2-1966
		4	2,000.00	11-5-1966
11	Jamal Bidi Factory, F/14, Chittian Hattian, Rawalpindi.	7	3,500 00	22-2-1966
12	Bina Bidi Factory, R/437, Circular Road, Rawalpindi.	4	2,000.00	7-5-1966

STATEMENT SHOWING THE DISTRIBUTION OF BIDI LEAVES
PESHAWAR ZONE.

S. No.	Name of the Unit	Month	Qty. issued	Price
			Bags.	Rs.
1	S. Bashir Din and Co., Peshawar Cantt.	March, 1965	18	9,000 00
2	Afghan and Co.	March, 1965	18	9,000.00
3	Farid Khan and Co., Swabi, District Mardan.	May, 1965	50	25,000.00
4	S. Bashir Din and Co., Peshawar Cantt.	May, 1965	50	25,000.00
5	Tariq Bidi Factory, Peshawar City.	May, 1965	50	25,000.00
6	Ijaz Bidi Factory Peshawar Cantt.	May, 1965	30	15,000.00
7	Farid Khan and Co., Swabi, District Mardan.	Oct. 1965	40	20,000.00
8	S. Bashir Din and Co., Peshawar Cantt.	Nov. 1965	14	7,000.00
9	Tariq Bidi, Factory, Peshawar City.	Nov. 1965	14	7,000.00
10	Mirza Bidi Factory Peshawar Cantt.	Nov. 1965	10	5,000.00

STATEMENT SHOWING THE DISTRIBUTION OF BIDI LEAVES MULTAN

S. No.	Name of the Unit	Month	Qty. issued in Bags.	Price in rupees
1	M. S. Bashir & Co., Bidi Mfg. 2076/Hussainagahi, Multan.	January, 1966	8	40,000.00
2	do	February, 1966	18	9,000.00
3	Salim Bidi Manufacturing, 766-Khaji Mohalla, Multan,	January, 1966	5	2,500.00
4	do	February, 1966	15	7,500.00
5	Rafique & Co. 547/Haram Gate, Multan.	January, 1966	3	1,500.00
6	Qaumi Corporation, Chowk Bazar, Bahawalpur.	do	8	40,000 00
7	do	February, 1966	15	7,500.00
8	Rafique & Co. 547/Haram Gate, Multan.	January, 1966	10	5,000.00

PROFORMA SHOWING DISPOSAL OF RAW MATERIAL.

FEBRUARY/MARCH 1965 OLD, UNITS.

S. No.	Name & Location of the Industry.	Name of industry under which classified	Redg. No. & date of the visit	Description of material	L.C. No.	Selling price in Rs.	Qty. issued Bora-Pura	Value in Rs.	Material lifted/ unlifted	Balance	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
	THATTA										
1	Muhammad Siddiq son of Jumo Soomro at village Daroo, Distt. Thatta.	Biri Mfg.	...	Beedi leave	L.C. No. 18288 & 18597	500	0-3	125	Lifted		
2	Umar, son of Kasim Soomro, Shahi Bazar at Daroa' Thatta.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
3	Muhammad Ramzan Muhammad Alam at Daroo Thatta.,	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
4	Budhomal Nathomal at Jhimpir	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
5	Heman das Assomal at Jhimpir	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
6	Hotomal Ishardas at Jhimpir	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
	SUKKUR										
7	Aslam Biri Factory Market, Chabutra Chowk at Rohri.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
8	Punhoo son of Shahoo Laharki Bazar at Rohri.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
9	Hassan Ali Datar Dino Sh., Old Fish Market at Rohri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
10	Mukhdoom Shafi Muhammad son of Abdullah at Dargh Gali at Rohri.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
11	A. Hussain Biri Factory, Shahi Bazar, Rohri.	do	...	do	do	500	18-0	9,000	do		
12	Akhtar Beedi Factory, Prop. Akhtar Hussain, H. No. 249-A, Rohri.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
13	Jamaluddin, son of Yakoob, Shahi Bazar at Rohri.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
14	Haji Muhammad son of Shahib Dino, Dhak Bazar, at Rohri.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
15	Muhammad Hashim, Dhak Bazar, Rohri.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
16	Muhammad Ibrahim son of Nathu, Station Road, at Rohri.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
17	Sh. Shafi Muhammad son of Batar Dino, at Rohri.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
18	Muhammad Hussain, son of Hadi Bux, Lohrki Bazar at Rohri.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
19	Shaheen Bidi Works, Khatri Pura, B-90, Sukkur.	do	...	do	do	500	7-6	3,750	do		
20	Charagh Ali son of Munawar Ali.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
21	Sukkur Bidi Factory, Prop. Gobind Ram, B-3/1735, She. Sheen, Street, Near Miani Road, Sukkur.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
22	Zakir Bidi Works, Prop. Zakir Muhammad Sharif, Ghari-abad, Sukkur.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
23	Lal Bux, son of Jan Muhammad Bidi Mfg. Chari, Sukkur.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
24	Abdul Nabi Bakhsh, Neemki Chari, Sukkur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
25	Ghulam Hussain Ali Muhammad, Minara Road, Sukkur.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
26	Kabir Ahmad son of Rajab, Shikar Pur Road, Sukkur.	do	...	do	LC18288 & 18597	500	0-6	250	do		
27	Abdul Majid son of Ghulam Sarwar, 196/2, Neemak Chari, Sukkur.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
28	Sehraj son of Jewanmal at Panun Akil, Sukkur.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
29	Hondraj son of Johamal, Shahi Bazar, at Ghotki.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
30	Kachomal Goplamal near Shahi Bazar, at Ghotki.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
31	Topanmal at Shahi Bazar, Ghotki.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
32	Nanikmal son of Viroomal, Shahi Bazar at Ghotki.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
33	Dulhamal Didomal, Shahi Bazar at Ghotki.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
34	Sabir Ali Khan at Ghotki	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
35	Ghashmal Totamal at Ghotki	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
36	Muhammad Ramzan, Urdu Bazar at Sheikhpura.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
37	Shaheen Bidi Works, Lakhidar at Sheikhpura.	do	...	do	do	500	31-9	15,875	do		
38	King Bidi Factory, Thakerthi Bazar Store Gang, at Sheikhpura.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
39	Rawalmal son of Dhanrajmal at Madhaji, Tehsil Ghari Yasin,	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
	KHAIRPUR										
40	Ghulam Nabi son of Pir Bux, Shahi Bazar at Rani Pur.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
41	Nabi Bux son of Muhammad Ramzan, Shahi Bazar at Rani Pur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
42	Allah Wasayo son of Dhani Bux, Shahi Bazar, Rani Pur.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
43	Memon Muharram Ali son of Penyal Khan, Memon Mohallah, Ranipur.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
44	Arab son of Muhammad Ramzan at Ranipur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
45	Muhammad Daood at Ranipur	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
46	Jindal son of Karal at Ranipur	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
47	Atta Muhammad, son of Gul Muhammad at Ranipur, Taluka Gambat.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
48	Shafi Muhammad son of Dur Muhammad, Chausol Bazar at Khairpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
49	Ganshomal son of Techomal, Shahi Bazar at Khairpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
50	Bhajomal son of Shewanmal Vegetable Market at Khairpur.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
51	Thakemal son of Lekhemal, Mohallah Ali Raza Shah at Khairpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
52	Abdul Wahid Noor Khan, Jilani Mohallah at Khairpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
53	Moula Bux son of Muhammad Ashar Soomro, Mall Road, Khairpur.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
54	Rijho Wohramal, Mohallah Ali Raza Shah at Khairpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
55	Muhammad Yousuf Gul Muhammad, Shahwani B/Mfg. Mall Road at Khairpur.	Biri	...	do	do	500	2-3	1,125	do		
56	Sakhimal son of Takhumal, Shahi Bazar, Khairpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
57	Habib Rehman son of Jamaluddin, Ghosal Bazar, Khairpur.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
58	Ali Dino son of Amir Bux, Daya Shahi Bazar, Khairpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1.	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
59	Mr. Janmal son of Desoomal Shahi Bazar, Luqman.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
60	Ideal Bidi Factory, Prop. Lal Bux son of Mistri Motal Sheikh Shahi at Khura, Taluka Gambat.	do	...	do	do	500	0-5	250	do		
61	Leco son of Razik Dino Domani, Shahi Bazar at Khura.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
62	Faiz Muhammad son of Yar Muhammad Memon Shahi Bazar at Khura.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
63	Lal Bux son of Kanwan Shahi, Shahi Bazar at Gambat.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
64	Rasool Bux son of Khamiso Sheikh, Shahi Bazar at Gambat.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
65	Paroon son of Qaimuddin, Shahi Bazar at Gambat.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
66	Haji Malik Dino son of Rabnawaz Market at Gambat.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
67	Rabnawaz son of Khan Muhammad, Mohallah at Gambat.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
68	Muhammad Panjal son of Arab Shahi, Shahi Bazar at Babo Dero, Gambat.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
69	Karim Bux son of Mohar Hussain, Shahi Bazar at Khara.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
70	Muhammad Yaqoob Memon at Ranipur, Gambat.	do	...	do	do	500	2·6	1250	do		
71	Pir Bux son of Khawand Dino, Shahi Bazar, Gambat.	do	.	do	do	500	1·6	750	do		
72	Karim Bux son of Muhammad Sufi, Shahi Bazar, Gambat.	do	...	do	do	500	1·6	750	do		
73	Rechomal son of Manhoomal, Shahi Bazar at Khairpur.	do	...	do	do	500	0·6	250	do		
74	Gocal Mal son of Pijhamal, Market Street at Pirjogoth.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
75	Deryoomal son of Giandmal, Pakee Ghittee at Pirjogoth.	do	...	do	do	500	1·0	500	do		
76	Gocalmal son of Otanmal, Market Street at Pirjogoth.	do	...	do	do	500	1·3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
77	Kokanmal son of Gurmukh-mal, Market Street at Pir Jogoth, District Khairpur.	do	...	do	do	500	0·6	250	do		
78	Otanmal son of Chandumal, Market Street at Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	1·0	500	do		
79	Goindmal son of Motomal, Market Street at Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
80	Raza son of Gulan, Market Street, at Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
81	Faiz Muhammad son of Muhammad Akil, Shahi Bazar at Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	1·6	750	do		
82	Raza Muhammad son of Allah Dino, Mashy Bazar at Pir Jogoth, District Khairpur.	do	...	do	do	500	1·3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
83	Suromal son of Bashomal near School at Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
84	Holomal son of Pagomal, Market Street at Jogothmal.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
85	Hondalmal son of Dheromal, Mashy Bazar at Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
86	Basant Mal son of Pursram, Market Street at Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
87	Radhomal son of Nanoomal, Busstand at Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
88	Kalomal Jasomal at Piryaloi via Pir Jogoth, Distt Khairpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
89	Kirshanchand son of Bashomal at Piryaloi via Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
90	Chuermal Chandumal at Piryaloi via Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
91	Naseeruddin son of Rahmat-ullah, at Rahuji via Pir Jogoth, District Khairpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
92	Muhammad Panjal son of Mian-dad, Shahi Bazar Satharja, Distt Khairpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
93	Harpamal son of Shiwanmal, village Shah Ladhani, district Khairpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
94	Heromal at Rahoja via Pir Jogoth.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
95	Shafi Muhammad son of Bhagoi Khan, Mian Road, at Thehri, Khairpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
96	Muhammad Hayat son of Muhammad Suleman at Theri Sharif, Khairpur.	do	..	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
97	Amir Bux son of Haji Sujjan Sh. Theri Sharif, Distt : Khairpur	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
98	Inayatullah, son of Muhammad Ayub, at Theri Sharif, Distt. Khairpur.	do	...	do	do	500	3-0	125	do		
99	Haji Ataullah son of Wali Muhammad, Memon at Theri Sharif, Distt. Khairpur.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
100	Muhammad Nazar son of Abdul Khaliq at Korandi, Distt. Khairpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
101	Muhammad Paryal son of Allah Bux at Korandi District Khairpur.	do	..	do	do	500	0-6	250	do		
102	Hyder Bux son of Chuttal Sheikh, at Kot Mir Muhammad Khairpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
	NAWABSHAH										
103	Imamuddin son of Mantoo, Market Road, Nawabshah.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
104	Muhammad Siddiq Abdul Ghani, Market Road, Nawabshah.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
105	Ubedullah Haji Ibrahim, Station Road, Nawabshah.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
106	Ghulam Nabi Muhammad Bux, Market Road, Nawabshah.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
107	Ghulam Hussain Alluddin, Market Road, Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
108	Gaus Muhammad Khan, son of Rustam Khan, Liaqat Market at Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
109	Qudratullah Haji Sanaullah, Regal Cinema at Ghariabad, at Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
110	Ghulam Rasool son of Laung Khan, Masjid Road at Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
111	Jalaluddin son of Bagh Ali, Station Road, at Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
112	Mushtaq Ahmad son of Neek Muhammad, Market Road, Nawabshah.	do	..	do	do	500	1-6	750	do		
113	Khalilurehman A Rehman, Liaqat Market, Nawabshah.	do	...	de	do	500	1-6	750	do		
114	Muhammad Yousuf son of Shah Nawaz at Bhira Road, Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
115	Alimuddin son of Austam, Bhirya Road, Nawabshah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
116	Piyaray Khan Abdullah Khan, Liaqat Market, Nawabshah.	do	...	do	do	500	3-9	1,875	do		
117	A Sarta son of Abdul Khan, Liaqat Market at Nawabshah.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
118	Azizullah son of Haji Ibrahim, Station Road at Nawabshah.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
119	Ibrahim son of Rahim Bux, Sakrand Road, at Nawabshah.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
120	Ahmad Bux son of Ghulab, Market Road at Nawabshah.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
121	Khamisa son of Juma, Chaman Bazar at Kandiaro, Nawabshah.	do	..	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
122	Muhammad Uris son of Ghulam Muhammad at Kandiaro, District Nawabshah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
123	Iadha Ram son of Topandas, at Kandiaro District Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
124	Qurban Ali son of Muhammad Jaffar at Kandiaro District, Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
125	Ghulam Qadir son of Suleman, Provincial Road at Kandiaro.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
126	Abdul Rehman son of Qamaruddin Memon, at Kandiaro, District Nawabshah.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
127	Shafi Muhammad son of A Hakim, Chaman Bazar at Kandiaro.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
128	Amir Bux son of Muhammad Jaffar at Kandiaro.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
129	Muhammad Bachal Bux Ali, Abbasi Market at Darbelo, Tehsil Kandiaro.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
130	Muhammad Siddiq son of Mubammmad Ismail, Shahi Bazar at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
131	A. Majid son of Muhammad Ismail, Shahi Bazar at Naushe-roferoz.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
132	Muhammad Naroon, Shahi Baza at Naushe oferoz.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
133	Lal Bux son of Wali Muhammad, Station Road at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
134	Abdul Rehman, Main Road at Naushearoferoz.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
135	Jan Muhammad son of A. Rahim, P. G. Main Road, at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
136	Ghulam Haider son of Mubammad Siddique, Market Road at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
137	Abdul Karim son of Saleh Khan, Blooch, Shahi Bazar at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
138	Kahir Bux son of Muhammad Issa, P. G. Main Road at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
139	Ahmad Hussain son of Niazullah, Shahi Bazar at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
140	Nisar Ahmad son of Haji Muhammad Saleh at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
141	Muhamma l Ismail Muhammad Haroon Tharushah, Tehsil Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
142	Varoomal son of Assandas, Shahi Bazar at Nausheroferoz.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
143	Ghulam Rasul son of Muhammad Amin at Tharushah.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
144	Abdul Majid Abdullah, Shahi Bazar at Tharushah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
145	Muhammad Hussain Tobacoo Co., Shahi Bazar at Tharushah.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
146	Shamsuddin Ghulam Muhammad, Market Road, Tharushah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
147	Haji Ali Muhammad, Shahi Bazar at Tharushah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
148	Muhammad Bux son of Muhammad Hussain, Market Road at Tharushah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
149	A'lah Din son of Khuda Bux, at Tharushah.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
150	Ishtiaq Ali Sultan Khan at Tharushah.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
151	Niaz Muhammad son of Ali Muhammad Nawaz, Market Road at Tharushah.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
152	Nawab Khan son of Sher Muhammad Khan, Shahi Bazar, Tharushah.	do	...	d0	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
153	Muhammad Ramzan Dost Muhammad, Shahi Bazar, Main Road at Sakrand.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
154	Sewanmal son of Khama Chand, Main Road at Sakrand.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
155	Ali Nawaz son of Pir Bux Shahi Bazar, Sarkand.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
156	Muhammad Dawood son of Muhammad Usman, Main Road near Masjid at Sakrand.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
157	Abdul Sattar son of Rehmat Khan at Sakrand.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
158	Khuda Bux son of Pir Bux, Sakrand.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
159	Muhammad Amin son of Abdul Hamid P. C. Main Bazar Moro, District Nawabshah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
160	Akbar Khan son of Rasool Khan, Market at Moro, District Nawab-shah.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
161	Nihal son of Lal Bux gul chakra; Market Road at Moro, District Nawabshah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
162	Akhtar Ali son of Abdul Ghafoor, P. C. Road at Moro, District Nawabshah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
163	Mir Muhammad son of Muhammad Ramzan P. C. Main Road, at Daulatpur.	do	...	do	do	500	0-9	376	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
164	Sardar Khan son of Abdul Ghafoor Khan at Daulatpur.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
165	Sher Khan son of Ibrahim at Daulatpur.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
166	Faiz Khan son of Pir Khan, Shahi Bazar at Daulatpur.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
167	Muhammad Qasim son of Muhammad Muradat, Daulatpur.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
168	Muhammad Rafiq son of Umed Khan, at Daulatpur.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
169	Rahmat Khan son of Nasib Khan.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
170	Karamat Khan son of Shamsher Khan, at Daulatpur	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
171	Abdul Razak at Daulatpur	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
172	Muhammad Musa Blooch at Moro.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
173	Muhammad Rafiq son of Nazir Muhammad care of Mahboob Muhammad, Musa, P. O. Road, Moro.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
174	Allah Bux son of Arab, at Moro.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
175	Dost Muhammad son of Muhammad Ures Station Road as Padidan.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
	HYDERABAD DISTRICT										
176	Abdul Ghani Muhammadji, Fuleli Kalal Para, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
177	Muhammad Hussain son of Abdul Ghani, Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
178	Unis Ali Nizamuddin, Ghotki Chitti, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-3	1,125	do		
179	Abdul Ghafoor & Sons, Lajpat Road, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
180	Musa son of Ashraf, Fuleli Kala, pata, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
181	Mahboob Bidi Factory, Prince Ali Road, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
182	Kallen Bhai Ali Bhai, Sagar Colony, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
183	Mushtaq Ahmad Chand Shah, Faratabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
184	Bashir & Bros., Thatra lane, Shahi Bazar, Hyderabad.	do	...	do	do	500	8-9	4,375	do		
185	Muhammad Salim Nur Muhammad, Fort Area, Hyderabad.	do	..	do	do	500	1-9	875	do		
186	Chand Muhammad Muhammad Bux, Fuleli Par M. No. 4075, Kalal Para, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
187	Muhammad son of Ali Bux, Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
188	Ahmad Muhammad, Gaushala, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
	Muhammad Khamisa near Tower Market, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
190	Fakir Muhammad Naney, Faratabad, Punjabi Masjid, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
191	Gulzar Muhammad, Ghuashala, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
192	Muhammad Shafi, Abdul Ghafoor, Fakir Ka Pir, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
193	Muhammad Hanif son of Abdul Hamid No, 3607, Ghariabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
194	Mahmood Muhammad, Ghaus-hala, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
195	Idda & Yausuf, Sagar Colony, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
196	Imam Din Wazir Muhammad, Patia Para, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
197	Anwar Ali, Akhtar Ali, Sagar Ali, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
198	Pir Bux son of Allah Din Pinjra Pool Sultanabad Compound, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
199	Nur Muhammad Shah son of Sawan Shah Unit No. 12, Latifabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
200	Akbar son of Sh. Jaman Lock-102, American Colony, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
201	Muhammad Isail Muhammad Sadiq, near Jamia Masjid, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
202	Hafiz Shafiq Hussain, Chakla Road, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
203	Sultan son of Muhammad Ashraf, Kalai Para Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
204	Abdul Hafiz son of Abdul Sattar, Unit II, St. 11, Q. No. 246, Latifabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
205	Naziruddin Sharafuddin, Faratabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
206	Ibrahim son of Haji Karim Bux Fuleli Bazar, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
207	Abdul Karim son of Ahmad Khan, Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
208	Nizamuddin Abdullah & Co., Shop No. 2411, Fuleli Bazar, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
209	Shaukat Ali Naziruddin, Fuleli Par, Hyderabad.	do	...	do	do	500	3·0	1,500	do		
210	Muhammad Umer Juman Shah, Gari Chata, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2·6	1,250	do		
211	Ghafoor son of Kaloo, Fuleli, Sagar Colony, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1·6	750	do		
212	Abdul Ghafoor son of Allah Rakha, Punjabi Masjid, Farat-abad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1·0	500	do		
213	Fida son of Chutoo, Tonga-stand Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
214	Muhammad Ibrahim son of Allah Bux Fuleli Bazar, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1·3	625	do		
215	Elahi Abdullah, Fuleli, Hydera-bad.	do	...	do	do	500	1·6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
216	Hussain Ali Khawaja Fish Market, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
217	Muhammad Hussain son of Hussain, Goods Haka, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
218	Din Muhammad son of Muhammad Ali, Mirpur Road, Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
219	Muhammad Hussain son of Nanka, Khata Chowk, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
220	Ali Hussain son of Yamin Hussain, Fuleli, Sagar Colony, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
221	Jamal Muhammadji, Fuleli Kala, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
222	Ghulam Amir son of Ghulam Nabi, H. No. 3792, Farat-abad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2·0	1,000	do		
223	Chattoo Khan son of Khawaja Khan, Sagar Colony Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
224	Khuqman Ali Shah son of Ali Shah, Fuleli Faratabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
225	Abdul Qasim son of Allah Din, Madina Masjid Sirughat, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
226	Ibrahim son of Muhammad Hashim, Lajpat Road, Hydera-bad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
227	Abdul Ghani son of Mohd Bux, Kalal para, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
228	Elaudin, Khata Chowk, Hyderabad.	do	...	do	do	500	5-0	2,500	do		
229	Qasim Shah, Khamias Prop: Qasim Bidi Works, Fakir-kapir, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
230	Mubammad Usman Khan, Prop: Bidi No. XII, Third Lane Fort. Area. Hyderabad.	do	...	do	do	500	21-0	10,500	do		
231	Salahuddin and Bros; Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
232	Abdul Majid son of Ahmad Bhai Khan Chari, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
233	Karim Bux son of Qadir Bux, Detal incline Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
234	Muhammad Yasin Jan Muhammad, Faratabad, Hyd.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
235	Faiz Muhammad son of Nazir Khan, New Saidabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
236	Ghulam Muhammad Faiz Muhammad, Shop No. 155, Fort Area, Hyderabad.	do	...	do	do	500	3-0	125	do		
237	Wazira Sagar Colony, Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
238	Wali Muhammad Wazir Khan, Sagar Colony, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
239	Zaheer Ahmad, Prop. Perwana Bidi Factory, Q. No. 76, Unit No. XI, Latifabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
240	Noor Ali Alizine at Sultanabad, Hyederabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
241	Dilawar Imam Khan, Fort Area, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
242	Muhammad Ismail son of Ibrahim Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
243	Shahnaz Tobacco Co., Hyd.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
244	Rafiq Ahmad Ramatula & Co. Faratabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
245	Abdul Sattar son of Chottoo, Sagar Colony, Hyderabad.	do	...	do	do	500	3-3	1,625	do		
246	Muhammad son of Umed Ali, domanry Road, Hyderabad.	do	...	do	do	500	4-6	2,250	do		
247	Nazar Muhammad son of H. Pir Bux, Market, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
248	Nazir son of Nanhe, Faratabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
249	Muhammad Rafiq son of Shari, Fort Area, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
250	Iqbal Hussain son of Maqbool Hussain Bhai Khan, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
251	Abdul Qadir Muhammad Sabir, Fort Hyderabad.	do	...	do	do	500	4-0	2,000	do		
252	Abdul Hakim son of Shamsud-din, Feluli Hyderabad.	do	...	do	do	500	3-0	1,875	do		
253	Zafar Muhammad, Prop. Manzoor H. No.42/569, Surti Lane, Hyderabad.	do	...	do	do	500	4-6	2,250	do		
254	Abdul Ghani Muhammad Ishaq, Fuleli Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
255	Muhammad Buchal, Dharmshala, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
256	Wali Muhammad son of Bahadar Ali, Lajpat Road, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
257	Noor Muhammad Piyar Muhammad, Sagar Colony, Hyderabad.	do	...	do	do	500	5-6	2,750	do		
258	Abdulsalam Muhammad Jaffar, Fuleli Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
259	Muhammad Hanif son of Hanif Khan, Chakla Road, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
260	Habib Khan son of Rahim Khan Khiabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
261	Siddiq Jamal 2195 Mukti Ghitti, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
262	Sattar Bidi Works. Prop. Ghulab Shah, Fakir Kapir, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
263	Shabir Hussain Ziaullah, Charishala, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
264	Aftab Ahmad, Bunnara Gali, Hyderabad.	do	....	do	do	500	3-3	1,625	do		
265	Muhammad Saleem Muhammad Hassan, Faratabad Fuleli, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
566	Abdul Rahim son of Ghulab Khan, Fort Area, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
267	Nizamud Din son of Allauddin, Ghaushala, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
268	Muhammad Ishaque son of Rahim Bux, Fuleli Par Kalal para, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
269	Abdul Rashid son of Allimddin, Prop. Muslima Bidi Factory, Hyderabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
270	Abdul Razak son of Muhammad Yakub, Faratabad, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
271	Salimuddin Fayyaz, Market Road, Hyderabad.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
272	Muhammad, Ismail Ghulam Muhammad Gidu Road, Hyderabad.	do	...	do	do	500	6-9	3,375	do		
273	Mir Muhammad Ghulam Ali, at Tando Bago, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
274	Mubarak son of Laud, at Tando Bago, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
275	Allah Juroi, son of Usman, Tando Bago, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
276	Qasim son of Lal Muhammad, Tando Bago, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
277	Qasim Ali son of Ali Dono, Tando Bago, Hyderabad.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
278	Shafi Muhammad son of Muhammad Hushim, at Tando Muhammad Khan	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
279	Muhammad Hassan Rajab Ali, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
280	Pir Muhammad son of Miro Khan, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
281	Gul Muhammad Muhammad Ramzan, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
282	Soomer son of Muhammad Bachal, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
283	Allah Dino son of Haji Dino, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
284	Suleman son of Umer, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
285	Badruddin Bros., Tando Muhammad Khan	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
286	Allah Dino son of Mehammad Ismail, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
287	Ahmad Hussain at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
288	Muhammad Yosuf son of Ali Muhammad, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
289	Ali Bhai son of Mitha Bhai, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
290	Salim Jamal, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
291	Taj Ali Syed Hussain at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
292	Muhammad Siddiq son of Umer, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
293	Muhammad Ramzan Mnhammad Siddiq, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
294	Muhammad son of Ibrahim, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
295	Abdul Adamji Tando Muhammad, Khan.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
296	Abdul Karim son of H. Mither Khan, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
297	Fazal son of Wazir Khan, at Tando Muhammad Khan.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
298	Ghulam Ali Arab Sultanabad, at Tando Allah Yar.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
299	Khuda Bux son of Jan Muhammad, at Tando Allah Yar Khan.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
300	Muhammad Ismail Muhammad Ramzan, at Tando Allah Yar.	do	...	do	do	500	3-9	1,875	do		
301	Ansar Bidi Factory, Prop. at Tando Allah Yar.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
302	Lal Muhammad Alauddin at Tando Allah Yar.	do	...	do	do	500	2·0	1,000	do		
303	Ghulam Karim at Station Road, Tando Allah Yar.	do	...	do	do	500	2.6	1,250	do		
304	Muhammad Khan son of Allah Yar, Rly. Road, Tando Alah Yar.	do	...	do	do	500	3-0	1,500	do		
305	Muhammad Usman son of Muhammad Jaffer, Kamber at Chember, Tehsil Tando Allah Khan.	do	...	do	do	500	2-3	1,125	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
306	Dheromal son of A'lomal at Hala.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
307	Shafi Muhammad Paryal at Hala.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
308	Gul Muhammad Muhammad Ishaq at Hala.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
309	Sahib Dino son of Muhammad at Hala.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
320	Abdul Ahad son of Muhammad Umer at Hala.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
311	Muhammad Younus son of Zahur Ali, Market Road at Hala.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
312	Chatto son of Noor Muhammad at Hala.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
313	Ahmad Abdul Hamid at Hala.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
314	Hajjan Shah son of Muhammad Yousuf, at Matiari.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
315	Haji Abdul son of Usman, at Matiari.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
316	Haji Eddan at Matiari	do	...	do	do	500	1-9	625	do		
317	Abdul Slam Muhammad Umer at Matiari.	do	...	do	do	500	0-3	375	do		
318	Muhammad Essa Muhammad Bux at Village Bungalow, Matiari.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
319	Shamsuddin Allah Rakhoi at Bhit Shah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
320	Muhammad Ramzan Qadir Bux at Bhit Shah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
321	Nazir Ahmad Badruddin, at Bhit Shah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
322	Rahim Shah Buderuddin at Bhit Shah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
323	Ammoo Khan Muhammad Unis at Bhit Shah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
324	Imam Din Qasim Ali at Bhit Shah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
325	Subraj Paroomal at Bhit Shah	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
326	Juma Fakir son of Muhammad, Sadiq at Bhit Shah.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
327	Khamisa son of Usman, at Khyber P.O. Teh. Hala.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
328	Muhammad Ayub son of H. M. Ishaq at Nusri.	do	...	do	do	500	1·3	625	do		
329	Muhammad Harun Allah Dino at Hazarpur.	do	...	do	do	500	1·6	750	do		
330	Sada Bux son of Allah Bakha at Tando Jam, District Hyderabad.	do	...	do	do	500	1·6	750	do		
331	Muhammad Younis at Tando Jam.	do	...	do	do	500	2·0	1,000	do		
332	Muharram son of Jan Muhammad at Tando Jan Muhammad.	do	...	do	do	500	1·0	500	do		
333	Muhammad Hanif son of Muhammad Ali at P. O. Dhando, Railway Station Palh.	do	...	do	do	500	1·0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
334	Fateh Muhammad son of Shabbir Muhammad, Railway Station, Palh.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
335	Muhammad Ramzan son of Allah Bachayo at Badin.	do	...	do	do	006	0-6	250	do		
336	Muhammad Suleman son of Ali Muhammad, Badin.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
337	Ismail son of Yousuf at Badin	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
338	Brathus Bidi Mfg. at Bidi	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
339	Sarwar son of Bundayat, Badin	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
340	Juman son of Pir Bux at Matli.	do	...	do	do	500	3-0	1,500	do		
341	Tahir Muhammad Umer at Matli.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
342	Nawaz Ahsan Ali at Telhar.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
	DISTRICT SANGHAR										
243	Kheromal son of Darahadan Shahi Bazar Saeed Market, at Sanghar.	do	Sr/Biri/2	do	do	500	2-9	1,375	do		
344	Muhammad Salim Abdul Aziz, Chowk Bazar, Sanghar.	do	do 4	do	do	500	1-9	375	do		
345	Hundldas son of Darandas at Sakhore, Sanghar.	do	do 5	do	do	500	0-9	375	do		
346	Assanmal Lokomal at Saeed Market, Sanghar.	do	do 1	do	do	500	1-6	750	do		
247	Lal Chand Brunchard at Sanghar.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
348	Muhammad Usman Tayab, at Sanghar	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
349	Abdul Aziz Khan son of Jawan-Khan, Station Road, Shahdad-pur.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
350	Moinuddin son of Hanif Ahmad at Khadipara, Tando Adam.	do	Sr. No. 35	do	do	500	2-9	1,375	Lifted.		
351	Abdul Raoof Abdul Shakoor, near Pakistan Factory at Tando Adam.	do	Sr/Bidi/65	do	do	500	1-9	875	do		
352	Muhammad Siddiq son of Haji Ahmad, Jinnah Chowk at Tando Adam.	do	SR/Bidi/33	do	do	500	1-3	625	do		
353	Muhammad Shafi Muhammad Azam near Mfg. Gate at Tando Adam.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
354	Din Muhammad son of Rasul Bux Golani Ghitti at Tando Adam.	do	SR/Bidi/37	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
355	Hussain Khan son of Miro Khan, Golani Ghitti, at Tando Adam.	do	SR/Bidi/61	do	do	500	0-9	375	do		
356	Azam Beg son of Wahid Baig, Station Road, Tando Adam.	do	...	do	do	500	0-9	573	do		
357	Fakir Muhammad Qadir Bux, Shahi Bazar at Tando Adam.	do	SR/Bidi/49	do	do	500	0-9	375	do		
358	Sikaddar son of Muhammad Ismail, Borani Road at Tando Adam.	do	SR/Bidi/56	do	do	500	1-3	625	do		
359	Abdul Rehman Allah Bakhsh, Fish Market, Tando Adam.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
360	Abdul Rahim son of Nather near Fish Market at Tando Adam.	do	do 54	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
361	Qadir Bux son of Bahadur Khan, para at Tando Adam.	do	do 44	do	do	500	1-0	500	do		
362	Muhammad Siddiq son of Shamsuddin, memon para at Tando Adam.	do	do 52	do	do	500	0-6	250	do		
363	Muhammad Ishaq Muhammad Yamin Station Road at Tando Adam.	do	do 57	do	do	500	0-6	250	do		
364	Abdul Aziz son of Muhammad Ismail, Station Road at Tando Adam.	do	do 55	do	do	500	0-9	375	do		
365	Muhammad Gulsher Khan Muhammad Ismail, Station Road at Tando Adam.	do	do 39	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
366	Allah Wariyo, Haji Tayab, 8-Nashim Raza Market at Tando Adam.	do	do 46	do	do	500	0-6	250	do		
367	Ghaus Muhammad son of Ghulam Nabi, Mali Para at Tando Adam.	do	do 47	do	do	500	1-0	500	do		
368	Maula Bux son of Muhammad Ismail, Jinnah Chowk at Tando Adam.	do	do 42	do	do	500	1-0	500	do		
369	Bashir Ahmad son of Allah Rakha near Railway Station at Tando Adam.	do	do 27	do	do	500	1-3	625	do		
370	Munshi Abdul Haq Qureshi near Railway Station Phatak at Tando Adam.	do	do 32	do	do	500	2-0	1,000	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
371	Faiz Muhammad Allah Din at Tando Adam.	do	do 31	do	do	500	1-9	875	do		
372	Abdul Rehman Taj Muhammad, Khand Para at Tando Adam.	do	do 31	do	do	500	1-9	875	do		
373	Mubarik Ali son of Sabir Ali, Hashim Ali Market at Tando Adam.	do	Sr/Biri/29	do	do	500	0-9	375	do		
374	Muhammad Umar son of Ishaq, Berani Road at Tado Adam.	do	...	do	do	500	1-0	500	...		
375	Bahadur Muhammad Bux Near Railway Crossing, Shop No. 19 at Tando Adam.	do	... 64	do	do	500	1-6	750	Lifted		
376	Mahfooz Khan son of Muhammad Younus, Berani Road at Tando Adam.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
377	Niaz Ahmad Qureshi son of Nathan, near Fish Market at Tando Adam.	do	do 59	do	do	500	1-9	875	do		
378	Muhammad Raoof son of Muhammad Farooq, Station Road at Tando Adam.	do	do 41	do	do	500	0-9	375	do		
379	Muhammad Hussain Muhammad Qasim at Tando Adam.	do	do 48	do	do	500	1-6	750	do		
380	Shabbir Ahmad Bashir Ahmad, Berani Road at Tando Adam.	do	do 51	do	do	500	1-3	625	do		
381	Azimuddin son of Kaurey Khan, Station Road, near Cigarette Agency at Tando Adam.	do	do 50	do	do	500	1-0	500	do		
382	Rahim Bux son of Muhammad Ali near Rly. Gate at Tando Adam.	do	do 50	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
383	Abdul Razak Rais, Berani Road at Tando Adam.	do	do 25	do	do	500	2-9	1,375	do		
384	Shahuddin Haji Muhammad Hanif, Berani Road at Tando Adam.	do	do 58	do	do	500	2-9	1,375	do		
385	Jamil Asghar & Bros., near Rly Gate at Tando Adam.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
386	Mehboob son of Ishaq, Rly. Station at Tando Adam.	do	do 38	do	do	500	0-6	250	do		
387	Abdul Ghafoor Abdul Aziz, Bana Bazar at Tando Adam.	do	do 45	do	do	500	2-0	1,000	do		
388	Asghar Ahmad Muhammad Abbas at Tando Adam.	do	do 40	do	do	500	0-6	250	do		
389	Abdul Ghani son of Mohizullah at Tando Adam.	do	do 36	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
390	Abdul Ghafoor son of Lal Muhammad at Tando Adam, Distt. Sanghar.	do	do 34	do	do	500	0-9	375	do		
391	Abdul Jabbar & Bros., at Tando Adam.	do	do 30	do	do	500	1-6	750	do		
392	Qasim Qadir Bux, Chotra Market at Shahdadpur.	do	do 33	do	do	500	1-6	750	...		
393	Bheromal son of Bholomal, Station Road, Shahdadpur.	do	do 22	do	do	500	0-6	250	Lifted		
394	Dasmal Gianchad, Station Road, Shahdadpur.	do	do 11	do	do	500	0-6	250	do		
395	Muhammad Islam Beg, Station Road Near Sharif Cotton Factory at Shahdadpur.	do	do 3	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
396	Abdul Hamid Khan Moto Khan, Station Road at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
397	Ibrahim son of Ashraf Khan, Shahi Bazar at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
398	Murad Baig Phol Baig, Station Road, nar Petrolium Service, Shahdadpur.	do	SR/Biri/10	do	do	500	1-0	500	do		
399	Nazir Baig Munshi Baig, Station Road at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
400	Muhammad Qasim son of Abdul Qadir, Station Road at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
401	Kodalmal son of Lalumal, Station Road at Shahdadpur.	do	SR/Biri/15	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
402	Gehimal Dyaldas, Station Road at Shahdadpur.	do	do 6	do	do	500	0·9	375	do		
403	Nisar Ahmad son of Khalil Ahmad, Station Road at Shahdadpur.	do	do 19	do	do	500	0-6	250	do		
404	Gohermal Totoram, Station Road at Shahdadpur.	do	do 21	do	do	500	0-3	125	do		
405	Fazaluddin son of Badir Bux, Station Road at Shahdadpur.	do	do 7	do	do	500	0-6	250	do		
406	Ghayasuddin son of Ikramuddin Station, Road at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
407	Mevamal Lalumal, Station Road at Shahdadpur.	do	do 14	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
408	Jamaluddin & Sons, Chotia Market at Shahdadpur.	do	do 17	do	do	500	0-6	250	do		
409	Hamid Baig Karim Baig, Station Road at Shahdadpur.	do	do 18	do	do	500	1-3	625	do		
410	Nasiruddin son of Ch. Hayat, Market Street, Shahi Bazar, Shahdadpur.	do	do 12	do	do	500	0-9	375	do		
411	Bhagwandas Vasomal Swai Road at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
412	Muhammad Siddiq son of Din Muhammad, Shahi Bazar, Shahdadpur.	do	...	do	do	500	2·0	1,000	do		
413	Muhammad Ali Gulzar Ali, Station Road, near Tonga Stand at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
414	Gulzar Khan son of Wahid Khan Station Road at Shahdadpur.	do	BR/Biri/20	do	do	500	0-9	375	do		
415	Lilaram son of Bhagomal, Station Road at Shahdadpur.	do	SR/Biri/16	do	do	500	0 6	250	do		
416	Amir Baig Suleman Baig, Station Road at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0·6	250	do		
417	Shamsher Baig, son of Karim Baig, Mohalla Mughlan at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
418	Nasir Khan Chand Khan at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
419	Bashir Khan Wazir Khan, Station Road, Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
420	Giwatmal Phumal, Station Road at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
421	Rehmatullah son of Najibullah, Tonga Stand at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
422	Muhammad Hussain son of Rahim Bux at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
423	Sharif Baig son of Qadir Baig, Station Road at Shahdadpur.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
424	Kirahanomal Daroomal at Sanghoro.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
425	Muhammad Din Thanda Khan at Khipro at Thanda Khan, Distt. Sanghar	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
426	Nazar Muhammad son of Khan Muhammad Bakhsa Khan at Khipro.										

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
427	Abdul Baqir son of Abdul Rehman, Khipro.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
428	Ibrahim Bhorey Khan at Khipro	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
429	Bakhtomal son of Dhanomal at Khipro.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
430	Gianchand Ranomal at Khipro	do	...	do	da	500	1-3	626	do		
431	Ali Muhammad Ashraf Khan at Khipro.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
432	Zahoor Ahmad Ali Muhammad at Khadro.	do	.	do	do	500	0-9	375	do		
433	Mir Schal Mir Ghulam Nabi at Khadro.	do	...	do	do	530	0-6	250	do		
434	Rana Khan Dad Khan at Khadro.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
435	Hassanmal at Khadro	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
436	Maghalmal Thanwardas at Khadro.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
437	Qadir Bux at Khadro	do	...	do	do	500	0·6	250	do		
438	Abdul Hafiz Muhammad Nazir at Khadro.	do	...	do	do	500	0·6	250	do		
439	Mushtaq Ahmad son of Sher Ahmad, Khadro.	do	...	do	do	500	0·6	250	do		
440	Nadir Khan Wazir Khan at Khadro.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
441	Sada Bux Gullen at Khadro	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
442	Abdul Latif Abdul Majid at Berani.	do	...	do	do	500	0 9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
443	Abdul Khaliq Muhammad Hanif at Berani.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
444	Topandas son of Tachandas at Berani.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
445	Gusita son of Masita at Berani	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
446	Hussain Bux son of Sain Rakhio at Shahpur Chakkar.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
447	Ghulam Hussain at Shahpur Chakkar.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
448	Din Muhammad Khan Muhammad at Shahpur Chakar.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
449	Dost Muhammad Ch ndoi at Shahpur Chakar.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
450	Sawaya Sain Rakhio at Shahpur Chakar.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
451	Muhammad Siddiq Bhai at Shahpur Chakar.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
452	Tulsimal at Shahpur Chakkar	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
453	Sain Bux son of Sain Rakhio at Shahpur Chakkar.	do	...	do	do	504	1-3	625	do		
454	Ismail Goths at Jhole.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
455	Gulshan Abdul Haq at Jhole	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
456	Ali Muhammad Lal Muhammad at Jhole.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
457	Achar Khan Mahmud Khan at Jhole.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
458	Ghulam Rasool Yasin at Jhole	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
459	Nathu Khan Muhammad Bux at Jhole.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
460	Abdul Rashid son of Riaz Muhammad at Jhole.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
461	Niamat Ali Nur Muhammad at Jhole.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
462	Abdul Sattar Shern Muhammad at Jhole.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
463	Nathumul Goinmal at Phooladun.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
464	Muhammad Ismail at Surhari.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
465	Puneji son of Rugagi at Khai	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
466	Niasar Ahmad Muhammad at Shahpur Chakar.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
	DISTRICT DADU										
467	Muhammad Usman Haji Umer, Shahi Bazar at Radhan.	do	...	do	do	500	3-0	1,500	do		
468	Gianchand Sadrumal, Shahi Bazar, Radhan.	do	...	do	do	500	3-0	1,500	do		
469	Shamsuddin Muhammad Ismail, Shahi Bazar, Radhan.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
470	Ghulam Rasool Babar Khan at Radhan.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
471	Wali Muhammad son of Sho Chand shop t 737, Shahi Bazar, Kotri.	do	Du/Biri/13	do	do	500	3-6	1,750	do		
472	Noor Muhammad, Shahi Bazar at Kotri.	do	do 51	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
473	Abdul Rehman son of Lal Muhammad shop No. 772, Shahi Bazar at Kotri.	do	do	9 do	do	500	1-0	500	do		
474	Jalil Bux son of Murad Bux at Kotri.	do	do	27 do	do	500	1-0	500	do		
475	Nabi Bux Muhammad Siddiq at Kotri.	do	do	32 do	do	500	0-6	250	do		
476	Salimuddin at Kotri	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
477	Muhammad Achar son of Soomer, Liaqat Koad, Kotri	do	do	39 do	do	500	0-6	250	do		
478	Abdul Majid, Shahi Bazar, Dadu	do	do	61 do	do	500	1-0	500	do		
479	Rashid Biri Works, Prop. Abdul Wahid, son of Hamid A-68-69, Shahi Bazar, Dadu.			26							

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
480	Muhammad Amin Muhammad Khan, Station Road, Dadu.	do	do 20	do	do	500	1-0	500	do		
481	Rashid Ahmed son of Rahim-uddin Gul Bazar at Dadu.	do	do 58	do	do	500	0-6	250	do		
482	Muhammand Iasq near Tajmahal Cinema, Dadu.	do	do 44	do	do	500	0-6	250	do		
483	Kazi Muhammad Hussain son of Haji Muhammad, near Chowk Dadu.	do	do 28	do	do	500	0-6	250	do		
484	A. Haq son of Muhammad Saman Purana Chowk, Dadu.	do	do 7	do	do	500	1-0	500	do		
485	Shah Muhammad Muhammad Khan, Rly. Stn. Dadu.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
486	Muhammad Yaqoob Khan son of Muhammad Ayub, Prop: Mubari Factory near Chowk Dadu.	do	do	32	do	do	500	2-9	1,375	do	
487	Muhammad Piral son of Haji Khan, Purana Chowk at Dadu.	do	do	36	do	do	500	0-6	250	do	
488	Amir Bux son of Doda Khan, Cinema Road, Dadu.	do	do	5	do	do	500	1-3	625	do	
489	Muhammad Bachal son of Muhammad Sajjan, Fish Market at Dadu.	do	do	50	do	do	500	0-6	250	do	
490	Muhammad Jamil Khan at Dadu.	do	...		do	do	500	1-3	625	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
491	Juam Khan Nathu Khan, Rai Bazar at Dadu.	do	DU/Biri/54	do	do	500	1-3	625	do		
492	Syed Bashir Hussain son of S. Hussain at Dadu.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
493	Muhammad Saman Khan son of Muhammad Aman Khan, at Dadu.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
494	Bhojomal new Chowk at Dadu	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
495	Hamza Khan son of M. Daud at Manjhand.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
496	Muhammad Suleman son of Mahmood at Manjhand.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
497	Muhammad Umer Taj Muhammad at Manjhand.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
498	Ali Muhammad son of Wali Muhammad Lakhe Station, Khaman.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
499	Mahammad Ibrahim son of Muhammad Saleh, Memon at Lakha Station.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
500	Muhammad Yousuf son of Abdullah, at Lakha Station Shuman.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
501	Muhammad Bachal son of Shahib Khan, at Sita Road, District Dadu.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
502	Syed Koral Shah son of Chutta Shah, at Sita Road.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
503	Muhammad Suleman son of Muhammad Usman, at Sita Road.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
504	Abdul Rehman son of Mahmood at Sita Road.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
505	Hidatullah son of Azizullah at Sita Road.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
506	Din Muhammad son of Jumman, Sita Road.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
507	Ghulam Muhammad son of Muhammad Usman, Sita Road.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
508	Habibullah son of Muhammad Bachal, Sita Road.	do	DU/Biri/66	do	do	500	0-9	375	do		
509	Wahid Bux son of Ali Bux at [illegible] Nathan Shah.	do	do	12 do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
510	Kazi Khair Muhammad Ghulam Rasool, at Khairpur Nathan Shah.	do	do	56 do	do	500	1-0	500	do		
511	Ismail Muhammad Uris at Khairpur Nathan Shah.	do	do	49 do	do	500	1-3	625	do		
512	Ghulam Hussain son of Ali Muhammad, at Khairpur Nathan Shah.	do	do	21 do	do	500	1-9	875	do		
513	Ghulam Rasool son of Haji Khan, at Khairpur Nathan Shah.	do	do	23 do	do	500	1-0	500	do		
514	Maula Bux son of Din Muhammad, Chowk Sader at Sehwan.	do	do	43 do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
515	Pir Muhammad Wali Muhammad, Chowk Sadar, at Sehwan.	do	do	55	do	do	500	0-6	250	do	
516	Motomal son of Lila Ram, Sadar Bazar at Sehwan.	do	do	67	do	do	500	1-0	500	do	
517	Muhammad Ali son of Arab at Sehwan.	do	...		do	do	500	0-6	250	do	
518	Wali Muhammad son of Muhammad Umer at Sehwan.	do	do	2	do	do	500	0-9	375	do	
519	Ali Muhammad son of Muhammad Ishaq at Sehwan.	do	...		do	do	500	1-6	750	do	
520	Ashiq Ali Noor Muhammad at Sehwan.	do	do	1	do	do	500	0-9	375	do	
521	Allah Wariyo son of Achar Burdi, at Sehwan.	do	do	10	do	do	500	0-6	250	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
522	Shafi Muhammad son of H. Nur Muhammad at Sehwan	do	do 64	do	do	500	0·9	375	do		
523	Ghulam Ali son Muhammad Qasim at Jhagra.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
524	Muhammad Ibrahim Muhammad Ishaq at Theri Mohabat.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
525	Kando Khan Raza Khan at Theri Mohabat.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
526	Nabi Bux Maula Bux at Theri Mohabat.	do	..	do	do	500	0·6	250	do		
527	Gul Muhammad Allah Bux at Theri Mohabat.	do	...	do	do	500	0·6	250	do		
528	Faiz Muhammad son of Muhammad Urbab at Pat, District Dadu.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
529	Hamza Ali son of Muhammad Ismail at Punji.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
530	Soomer Khan son of Doda Khan at Phuji.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
531	Ali Nawaz son of Muhammad Yousaf at Phuji.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
532	Qazi Allah Dino son of Abdul Ghafoor, at Bubak.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
533	Rahim Bnx son of Allah Bux at Bubak.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
534	Gul Muhammad at Bubak.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
535	Faiz Muhammad son of Allah Rakhio, at Johi.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
536	Shafiuallah son of Rehmatullah, at Johi.	do	DU/Biri/62	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
537	Dhani Bux son of Nabi Bux at Johi.	do	do	17	do	do	500	0-6	250	do	
538	Muhammad Shafi son of Chagga Khan at Johi.	do	do	46	do	do	500	0-6	250	do	
539	Muhammad Suleman son of Muhammad Saleh, Johi.	do	do	48	do	do	500	1-3	625	do	
540	Ghulam Hussain son of Karim Dad, Johi	do	do	25	do	do	500	0-3	125	do	
541	Muhammad Ramzan son of Muhammad Qasim at Thana Bela Khan.	do	...		do	do	500	1-6	750	do	
542	Ali Muhammad Laung at Thana Bola Khan.	do	...		do	do	500	1-0	500	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
543	Gul Muhammad Abdul Rehman at Thana Bola Khan.	do	...	do	do	500	1-6	250	do		
544	Muharram Muhammad Yousuf at Thana Bola Khan.	do	...	do	do	500	1-6	750	Lifted		
545	Gopaldas Tikomal at Thana Bola Khan.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
546	Rawalmal Hashomal at Bhan Saidabad.	do	...	do	do	500	0·6	250	do		
	DISTRICT LARKANA										
547	Sujauddin Amanullah Qureshi, Hngasi Street at Larkana.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
548	Ghaffar Hussain son of Nazir, Jelus Bazar, Shop No. 10, Larkana.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
549	Afsar Hussain at Larkana	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
550	Hamidullah Muhammad Din near Habib Bank, Larkana.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
551	Paryalmal son of Dayomal, Station Road, Larkana.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
552	Gobindmal Minhomal, Station Road, Larkana.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
553	A. Rehman son of A. Ghani Fazalelahi, Jules Bazar, at Larkana.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
554	Muhammad Rafiq, Sikar Trading Corp., Jelus Bazar at Larkana.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
555	Fateh Ali son of Ghazi Khan Empire Road, at Larkana.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
556	Ghaus Bux son of Fakir Muhammad Empire Road, at Larkana.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
557	Nizamuddin son of Alim Khan, Station Road, at Larkana.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
558	Hurgandas son of Deomal Empire Road, Larkana.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
559	Muhammad Panjal Civil, Hospital Road, at Larkana.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
560	Hakim Ali son of Moto Khan, Empire Road, at Larkana.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
561	Abbass Ali Nurani Bhukti Chitti, Moochi Bazar, at Larkana.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
562	Sher Ali son of Ghulam Hussain, Jelus Bazar at Larkana.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
563	Fateh Muhammad son of Nur Muhammad at Larkana.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
564	Shakir Khan son of Haji Juma Khan, Station Road, opp. Royal Cinema, at Larkana.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
565	Faiz Muhammad son of Nizamud-din, Siddiqi Bazar at Larkana.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
566	Neek Muhammad son of Karo Khan, Jelus Bazar, at Larkana.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
567	Hussain Qasim, Eathan Bazar at Larkana.	do	...	do	do	500	1-0	500	od		
568	Fakiruddin Habib Khan, Jelus Bazar at Larkana.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
569	Muhammad Jalil Muhammad Khalil, Jelus Bazar at Larkana.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
570	Ghalam Rasool son of Muhammad Laiq, Station Road, Kamber.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
571	Rauh Allah Bakhio Shah Bazar at Kamber.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
572	Mahboob son of G. Qadir at Kamber	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
573	Shahnawaz son of Moharam at Kamber.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
554	Muhammad Zafar Shahdin, Shahi Bazar at Kamber.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
575	Hamidullah son of Fazaluddin Qureshi at Kamber.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
576	Rematullah son of Din Muhammad at Kamber	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
577	Jalil Bidi Mfg., Station Road, Kamber.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
578	Faiz Muhammad son of Fazal Muhammad at Mina, Tehsil Kamber.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
579	Hikmat Ali Imdad Ali at Mina, Tehsil Kamber.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
580	Habib Ahmad Khan, Shahi Bazar at Dokri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
581	Shah Muhammad son of Dost Ali, Dokri.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
582	Muhammad Umer son of Makhan at Dokri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
283	Muhammad Mithal son of Juma Khan, Dokri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
584	Abdul Kadir son of Abdul Ghafoor, Dokri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
485	Muhammad Soomer son of Nabi Bux at Dokri.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
586	Qamar Ali at Dokri	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
587	Iqbal Ahmad son of Maqbool Ahmad, Shahi Bazar at Dokri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
588	Kora son of Jurio at Village Arija, Taluka Dokri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
589	Muhammad Murad son of Gamboo Eangris at village Pathan, Dokri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
590	Jumma Muhammad Hussain Mathro at village Pathan, Taluka Dokri.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
591	Guna son of Ghulam Hyder at Badah.	do	...	do	do	500	2.0	1,000	do		
592	Abdul Salam at Badah.	do	...	do	do	500	1.3	625	do		
593	Shafi Muhammad son of Ghulam Muhammad Shahi Bazar at Varelo.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
594	Muhammad Mahrab Muhammad Hussain, at Village Garelo, Teh. Dokri.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
595	Rahim Shah son of Mabrab Shah, at Garelo.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
596	Chanumal at Badah	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
597	Qadratullah son of Niazullah, Shahi Bazar at Shahdadkot.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
598	Qaim Khan son of Jhangi Khan, Shahi Bazar, Shahdadkot.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
599	Suleman son of Ali Muhammad at Shahdadkot.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
600	Bashir Ahmad Din Muhammad Market Road, Shahdadkot.	do	...	do	do	500	5-3	1,625	do		
601	Bakhsomal son of Bhasomal at Naudero.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
602	Haji Ali Ahmad son of Bakhtiwar at Naudero.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
603	Gopal Das Pirubumal at Naudero.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
604	Phajoomal Pirohmal near Tonga Stand at Naudero	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
605	Shamusuddin son of Muhammad Kaimdin at Rato Dero.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
606	Muhammad Hussain Kasim Bux, at Rato Dero.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
607	Tekamdas son of Lakhumal at Rato Dero.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
608	Karoomal son of Ropanmal at Rato Dero.	do	...	do	dd	500	0-9	375	do		
609	Abdul Haq son of Abdul Wahab at Rato Dero.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
610	Girdhari Tirathmal at Rato Dero.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
611	Muhammad Ramzan son of Wahid Bux at Rato Dero.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
612	Mahmood son of Din Muhammad at Nasirabad.	do	...	do	do	500	0 9	375	do		
613	Ghulam Muhammad son of Pajal Muhammad at Nasirabad.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
614	Khamiso Muhammad son of BachalMuhammad at Nasirabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
615	Gul Hussain son of Mahmood Nussian, Shahi Bazar at Nasirabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
616	Haji Elahi Bux at Nasirabad	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
617	Muhammad Saeed son of Khamiso Khan at Miro Khan	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
618	Muhammad Mashooq son of Ali Hussain at Miro Khan.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
619	Abdul Rehman son of Allahdad at Miro Khan.	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
620	Muhammad Jurial son of Khuda Bux, Miro Khan.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
621	Jan Muhammad son of Ghulam Hussain at Khawar, Taluka Warah.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
622	Abdul Hakim son of Muhammad Hussain at Ghazi Khawar.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
623	Lal Bux Mehro Khan at Ghazi Khawar.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
624	Abdul Qadir son of Muhammad Bux at Ghambo, Tehsil Warah.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
625	Muhammad Rafiq Qureshi at Nau Daro.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
626	Dhani Bux son of Karam Khan at Wagan.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
627	Memon son of Abdul Majid at Wagan.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
628	Ajab Khan son of Shah Muhammad at Wagan.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
629	Moolchand Bidi Mfg. at Warah.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
630	Kadir Bux son of Imam Bux at Waran.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
	DISTRICT THARPARKER										
631	Mubarak Ali Sadar Ali at Digri.	do	Biri/39	do	do	500	2-9	1,375	do		
632	Abdul Rehman Noor Muhammad at Digri	do	Biri/40	do	do	500	3-3	1,625	do		
633	Nawab Begum wife of Kaloo Khan at Digri	do	...	do	do	500	3-3	1,625	do		
634	Mir Atta Muhammad at Digri.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
635	Mir Ahmad at Digri	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
636	Ranomal son of Devandas at Digri.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
637	Mubarak Ali son of Faiz Muhammad Khan at Jhadu.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
638	Muhammad Misri Muhammad Hafiz at Diplo.	do	...	do	do	500	3-9	1,875	do		
639	Usman & Bros. at Diplo	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
640	Ghulam Mustafa son of Ahmad Ali, Shahi Bazar at Diplo.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
641	Nariandas Umero P. O. Islamkot, Tehsil Mithi.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
642	Moolchand Manuhal at Islamkot.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
643	Naromal Khejomal at Islamkot.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
644	Abdul Ghafar Ghulab Khan Shop No. 16 Hyderabad Road at Mirpur Khas	do	TR/Biri/2	do	do	500	2-6	1,250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
645	Panno Khan son of Tencho Khan, Sindhri Road Alhilal Transport, Mirpurkhas.	do	...	do	do	500	3-0	1,500	do		
646	Mirza Abdul Latif Baig Millat Road, al Mirpurkhas.	do	TR/Biri/49	do	do	500	0-9	375	do		
647	Muhammad Ibrahim & Bros. Station Road at Mirpurkhas.	do	do/32	do	do	500	2-3	1,125	do		
648	Bashir Ali Hassan Ali Gharia-bad at Mirpurkhas.	do	do/6	do	do	500	1-3	625	do		
649	Abdul Samad Abdul Rashid, Maharani Masjid at Mirpurkhas.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
650	Lal Mahamad Abdul Ghafoor, Shop No. 929 at Gharibabad.	do	Tr/Biri/29	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
651	Faiz Muhammad son of Noor Muhammad Mirwah Road at Mirpurkhas.	do	do/19	do	do	500	1-3	625	do		
652	Qutbddin son of Faiz Muhammad, Shop No. 160, Haipara, Mirkurkhas.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
653	Wali Muhammad son of Dawood Bhai, Shahi Bazar near Madina Masjid at Mirpurkhas.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
654	Rinchand son of Gajram, Shahi Bazar at Patyoon.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
655	Muhammad Bachal son of Allah Ditta, Shahi Bazar at Patyoon.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
656	Rasool Bux son of Dhani Bux, Shahi Bazar at Patyoon.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
657	Umar Draz Baig Abdul Rehman, Shahi Bazar at Patyoon.	do	...	do	do	500	1-5	750	do		
658	Abdul Majid Allah Mehar at Khan Gind.	do	...	do	do	500	1-2	500	do		
659	Yakoob son of Ahmad at Mirwah	do	...	do	do	500	2-3	1,125	do		
660	Khan Muhammad son of Ahmad at Mirwah.	do	...	do	do	500	2-3	1,125	do		
661	Haji son of Mood at Mirwah	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
662	Shahdad Fateh Muhammad at Shadi pali.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
663	Muhammad Ismail Nazar Muhammad at Patyoon.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
664	Soofi son of Moosa at Patyoon	do	...	do	do	500	0-3	125	do		
665	Abdul Ghafoor at Patyoon	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
666	Nazar Hussain son of Ghulam Muhammad at Patyoon.	do	...	do	do	5.0	2-0	1,000	do		
667	Tayab Din Muhammad at Patyoon.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
668	Kumber Ahmad son of Karim Bux at Mirwah.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
669	Khamisa Ahmad at Mirwah	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
670	Muhammad Umar at Mirwah	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
671	Hashim son of Usman at Mirwah	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
672	Haji Rasool at Mirwah	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
673	Ejaz Muhammad son of Imam Ali Khan at Khand, Sind.	do	...	do	do	500	1-3	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
674	Muhammad Yousuf Saindad Mirwah Road at Mirpurkhas.	do	Tr/Biri/34	do	do	500	1-3	625	do		
675	Zahoor Ahmad & Bros., at Mirpurkhas.	do	Tr/Biri/55	do	do	500	1-6	750	do		
676	Abdul Majid son of Abdullah, Mirwah Road, Mirpurkhas.	do	do 3	do	do	500	1-3	625	do		
677	Abdul Rehman Daui Bhoi at Mirpurkhas.	do	do	..	do	500	1-3	625	do		
678	Masood Baig Hussain Baig, Hilal Market at Mirpurkhas.	do	...	do	do	300	0-6	250	do		
679	Ismail son of Allah Takhio Ismail Pir House at Mirpurkhas.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
680	Muhammad Ibrahim son of Dad Rehman, Valkat Road, Mirpurkaas.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
681	A.M. Ibrahim & Co., at Mirpurkhas.	do	TR/Biri/4	do	do	500	1-6	750	do		
682	Muhammad son of Qasim Soomera Farooq Pan House at Mirpurkhas.	do	do 30	do	do	500	1-9	675	do		
683	Abdul Aziz & Bros., at Mirpurkhas.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
684	Muhammad Qasim at Mirpurkhas	do	do 33	do	do	500	1-3	625	do		
685	Azizullah son of Hamidullah at Mirpurkhas.	do	do 6	do	do	500	0-9	375	do		
686	Rahimuddin son of SharifudDin, Station Road, Mirpurkhas.	do	do 44	do	do	500	1-3	625	do		
687	Muhammad Yamin Sardar Bux at Mirpurkhas.	do	do 35	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
688	Gharibshah Babo Jan at Mirpurkhas.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
689	Fazal Muhammad Dur Muhammad Sheh at Mirpurkhas.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
690	Abdul Sattar at Mirpurkhas	do	Tr/Biri/5	do	do	500	1-3	625	do		
691	Noor Muhammad Nazar Muhammad at Mirpurkhas.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
692	Kadomal son of Moolchand, Shahi Bazar at Tando Jan Muhammad.	do	...	do	do	500	3-6	1,750	do		
693	Devanmal son of Mehandad, Shahi Bazar at Tando Jan Muhammad.	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
694	Rijhomal son of Daroomal, Shahi Bazar at Tando Ja6 Muhammad.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
695	Assemal son of Moolchand at Tando Jan Muhammad.	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
696	Bashir Ahmad son of Shabuddin at Tando Jan Muhammad.	do	...	do	do	500	3-6	1,750	do		
697	Azam Ali son of Fateh Muhammad at Naukot.	do	...	do	do	300	1-9	875	do		
698	Mayaram son of Utemchand, Shahi Bazar at Naukot.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
699	Abdul Ghaffar Shah & Qadir Shah at Jhudo.	do	TR/Biri/12	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
700	Sultan Shah & Bros., Shahi Bazar at Jhudo.	do	do 51	do	do	500	2-0	1,000	do		
701	Aiman Khan Ilahi Bux, Shahi Bazar at Jhudo.	do	do 9	do	do	500	2-9	1,875	do		
702	Rahim Shah son of Shamsher Shah, Judo.	do	do 45	do	do	500	2-6	1,250	do		
703	Qiki Ladho son of Muhammad Siddiq Memon as Jhudo.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
704	Nanik Mir Ram at New Chore	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
705	Kanji Isdha Ram at Chore	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
706	Ghamchandas Ramchand at Islamkot.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	2	4	5	6	7	8	9	10	11	12
707	Khemaso Mdho, Station Road at Dharo Naro.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
708	Mahrab Khan, Station Road Dharo Naro.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
709	Jamshed Ali, Station Road, Dharo Naro.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
710	Asumal Surajmal at Dharo Naro	do	...	do	do	500	1-3	626	do		
711	Parago son of Rupram at Dharomera.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
712	Abdul Shakoor son of Rehmatullah, Station Road at Chore.	do	TR/Biri/41	do	do	500	1-9	875	do		
713	Abdullah son of Rehmaullah, Shahi Bazar at Nabisar.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
714	Gohyo son of Mahmood at Nabisar	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
715	Shaukat Ali at Umerkot	do	TR/Biri/53	do	do	500	1-3	625	do		
716	Domamal Rawatmal, Umerkot	do	do 42	do	do	500	1-3	625	do		
717	Piron son of Lalchand Umerkot	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
718	Assandas at Umerkot	do	TR/Biri 20	do	do	500	1-3	625	do		
719	Fazal Ahmad at Umerkot	do	do 14	do	do	500	1-3	625	do		
720	Setna son of Ghimeji, Umerkot	do	do 50	do	do	500	3-0	1,500	o		
721	Mohan son of Ramchand, Umerkot	do	...	do	do	500	0-9	375	do		
722	Raza Ali son of Ali Bux at Umerkot.	do	do 49	do	do	500	0 6	250	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
723	Jan Muhammad son of Siddiqi Bhai at Umerkot.	do	do 27	do	do	500	0-6	250	do		
724	Motamal Morijmal at Kunri	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
725	Ghunilal son of Keralmal at Kunri.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
726	Jeesamal Samjimal at Gholhar	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
727	Khema son of Kewalram at Knatio.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
728	Amalakh son of Bhiray, Shahi Bazar at Knatio.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
729	Deomal son of Bankidas at Chelhar.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
730	Sukhdas Sanomal at Ghelhar	do	...	do	do	500	1-6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
731	Sarangram son of Dhanomal, Shahi Bazar at Chachro.	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
732	Thanji Kanji Shahi, Bazar at Samaro.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
733	Muhammad Usman son of Rehmatullah, Shahi Bazar at Somaro.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
734	Syed Maqbool Ahmad son of Lal Muhammad Sadar, Bazar at Somaro.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
735	Bhoraji son of Devaji, Shahi Bazar at Somaro.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
736	Issardas son of Ranomal, Shahi Bazar at Somaro.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
737	Syed Rashid Ahmad Shah at at Somaro.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
738	Khamomal at Somaro	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
739	Bulchand son of Karnchand at Somaro.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
740	Gunilala Nariandas at Pithoro	do	...	do	do	500	1-6	750	do		
741	Knawaji Girdhari at Pithoro	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
742	Bhatomal Maghimal at Akri via Pithoro.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
743	Bhanomal son of Moolchand at Kanri via Pithoro.	do	...	do	do	500	1-9	875	do		
744	Syed Sharafat Ali at Pithoro	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
745	Ramzan son of Barkat Ali at Shadi Pali.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
746	Hussain Bux son of Khan Muhammad at Shadi Pali.	do	...	do	do	500	1-0	500	do		
747	Muhammad Khan Haji Khan at Shadi Pali.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
748	Abdul Ghani Noor Muhammad at Shadi Pali.	do	...	do	do	500	0·9	375	do		
749	Gul Muhammad son of Muhammad Saleh at Shadi Pali.	do	TR/Biri/21	do	do	500	1-0	500	do		
750	Ganesh Anchla Jamesabad	do	do 7	do	do	500	1-3	625	do		
751	Abdullah Khan son of Pira Khan at Jamesabad.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
752	Suleman Khan son of Sarwet Khan at Jamesabad.	do	do	52 do	do	500	2-6	1,250	do		
753	Abdul Ghani son of Ali Muhammad at Jamesabad.	do	...	do	do	500	0-6	250	do		
754	Ferozkhan at Jamesabad	do	...	do	do	500	2-9	1,375	do		
755	Noor Muhammad at Jamesabad	do	...	do	do	509	1-6	750	do		
756	Bhojomal Ladbamal at Islamkot.	do	...	do	do	500	2-6	1,250	do		
757	Khymool Khanchand at Islamkot.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
758	Balmoomal son of Manikmal at Islamkot.	do	...	do	do	500	3-0	1,500	do		
759	Gatandas son of Topandas, Shahi Bazar at Mithi.	do	...	do	do	500	2-3	1,125	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
760	Tokamal Techamal at Mithi	do	...	do	do	500	2·3	1,125	do		
761	Kirishanmal Jahomal at Mithi	do	...	do	do	500	1·3	625	do		
762	Muhammad Umer Miran Khan at Jhulri.	do	...	do	do	500	1·3	625	do		
763	Ramomal Minamal at Daghan	do	...	do	do	500	1·6	750	do		
764	Pehalram Kachomal at Ghulam Nabi Shah.	do	...	do	do	500	1·3	625	do		
765	Ramomal son of Dulamal at Ghulam Nabi Shah.	do	...	do	do	500	1·3	625	do		
766	Abdul Ghafoor Ishaq Shah at Jhadu.	do	TR/Biri 11	do	do	500	1·3	625	do		
767	Biromal Bhenomal at Jhadu	do	...	do	do	500	1·6	750	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
768	Kewalmal son of Paroomal at Jatyool.	do	...	do	do	500	1·0	500	do		
769	Sajjanmal at Chore	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
770	Shankarlal Maghijim at Nagar-parker.	do	...	do	do	500	2-0	1,000	do		
771	Sr man son of Haji at Hingorno	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
772	Nathu son of Suleman at Hingorno.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
773	Suleman son of Muhammad at Hingorno.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
774	A. Aziz Shah at Hingorno	do	...	do	do	500	1-3	625	do		
775	Soman son of Muhammad at Hingorno.	do	...	do	do	500	1-3	625	do		

PRO FORMA SHOWING DISPOSAL OF RAW MATERIAL

Serial No.	Name and Address of the Unit	Name of Industry under which Classifid	Regd. No. and Dt. of Visit	Description of Material.	L.C. No.	Selling Price.	Quantity Issued.	Value in Rs.	Lifted/ Unlifed.	Balance	Remark
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
	HYDERABAD DISTRICT										
1	**Muhammad Hanif Muhammad Bashir, Biri Mfg., Gaoushala Dennva Road, Hyderabad.**	Biri Mfg.	..	Biri Leave	18283 & 18597	500	2-3	1,125.00	Lifted.		
					15311	455	2-3	1,023.00	do		
					...	500	2-3	1,125.00	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
2	Shaida Husain Wahidullah, Biri Mfg., at Tando Wali Muhammad, Hyderabad.	do	...	do	15311	500	1-0	500.00	do		
3	Muhammad Umer Qureshi and Sons Biri, Mfg., at Phulel, Hyderabad.	do	...	do	18288	500	10.0	5,000	do		
					18597	500	10-0	5,000.00	do		
					do	500	10-0	5,000.00	do		
					do	500	10-0	5,000.00	do		
					do	500	10-0	5,000.00	do		
4	Ahmad Hussain Noor Muhammad, Biri Mfg., Dayal-das compound, Hyderabad.	do	...	do	do	500	4-0	2,000.00	do		
					15311	45	4-50	1,820 00	do		
					...	500	4-0	2,000.00	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
5	Abdul Satar Allah Beli, Biri Mfg., Abdul Jabbar Abdul Sattar, Faratabad Kamala Road Hyderabad.	do	...	do	18288						
					13597	500	1-0	500.00	do		
	DISTRICT DADU										
6	Ghazi son of Ramzan Sheikh, Biri Mfg., Shahi Bazar, Kotri.	do	...	do	do	500	1-0	500.00	do		
					15311	455	1-0	455.00	do		
					...	500	1-0	500.00	do		
7	Ghulam Mustafa Muhammad Yousuf at Sita Rd.	do	...	do	46888	500	1-0	500.00	do		
					18597	455	1-0	455.00	do		
					15311	500	1-0	500-00	do		
						500	0-6	250.00	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
8	Pir Bux son of Musa Khan at Phulji Station.	do	...	do	do	500	0-6	250.00	do		
					do	455	0-6	227.50	do		
9	Ghulam Hussain Habib Baig Station Road, Rly Masjid at Dadu.	do	...	do	18597	500	0-3	125.00	do		
					do	500	0-3	125.00	do		
					15311	455	0-3	113.75	do		
10	Barkat Ali son of Taj Muhammad, Cinema Road, Dadu.	do	...	do	do	455	0-3	113.75	do		
						500	0-3	125.00	do		
					18288	500	0-3	125.00	do		
11	Syed Bashir Hussain S. Hussain, Dadu.	do	...	do	do	500	1-9	875.0e	do		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
12	Amirullah son of Karim Bux, B. Mfg. Mirwah.	do	...	do	15311	455	1-9	796.00	do		
					18268 and 18597	500	1-9	875.00	do		
	DISTRICT THARPARKAR										
13	Issardas Ladharam Dharonoro Road, Mirpurkhas, Distt. Tharparkar.	do	...	do	do 13288	500	1-6	750.00	do		

APRIL 1966

PRO FORMA SHOWING DISPOSAL OF RAW MATERIAL

NEW UNITS

Serial No.	Name and address of the Unit	S. Form No.	L/2. No.	Dated	Name of industry under which classified	Description of material	L. C. No.	Selling Price in Rs.	Qty. issued	Value in Rs.	Material lifted or Unlifted	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
	DISTRICT HYDERABAD											
1	Abdul Razak son of Noor Muhammad Govt. Market Shop No. 14, Unit VII Latifabad, Hyderabad.	2996	700	14-10-1959	Biri Mfg.	Biri Leaves	18288 & 18597	500	17	8,500.00	10-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
2	Ramzan son of Chutto Biri Mfg. Market Road at New Hala.	18229	116	1-9-1951	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5-1966	
3	Muhammad Siddiq son of Muhammad Sultan at New Hala.	4140	59	24-1-1959	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5-1966	
4	Nizamuddin son of Allahuddin Biri Mfg., Shahi Bazar at Hala.	1028	219	4-10-1948	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5-1966	
5	Ali Sher son of Rahim Bux, Shahi Bazar at Hala.	1586	1165	2-11-1951	do	do	do	500	5	2,500.00	4-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
6	Gharibullah son of Hussain Bux, Shahi Bazar at Hala.	19372	886	1959	do	do	do	500	5	2,500 00	4-5-1966	
7	Din Muhammad Laung Passayo at Village Passayo, Taluka Hala.	2560	15	16-1-1953	do	do	do	500	4	2,000.00	4-5-1966	
8	Chetanmal son of Peelo-mal, Dargah Bazar at New Hala.	19365	18	1958	do	do	do	500	4	2,000.00	5-5-1966	
9	Abdul Karim son of Rahmat Ali, Dargah Road at New Hala.	4337	673	24-4-1955	do	do	do	500	3	1,500.00	5-5-1966	
10	Muhammad Sharif Biri Mfg. at New Saidabad.	4207	505	1959	do	do	do	500	4	2,000.00	4-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
11	Asghar Ali son of Muhammad Bux Biri Mfg. at New Saidabad.	4760	357	17-4-1951	do	do	do	500	4	2,000.00	4-5-1966	
12	Asghar Ali Khan son of Subedar Niaz Mohd at New Saidabad.	4176	397	23-6-1956	do	do	do	500	4	2,000.00	4-5-1966	
13	Anwar son of Major Khan at New Saidabad.	2810	222	26-2-1959	do	do	do	500	17	8,500.00	4-5-1966	
14	Sakhwat Ali son of Hassan Ali at Saidabad.	4177	120	8-10-1957	do	do	do	500	6	3,000.00	4-5-1966	
15	Allah Bux, Biri Mfg. at New Saidabad.	3080	252	10-4-1949	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
16	Mansoob Ali son of Ashraf Ali, Biri Mfg: at New Saidabad.	1481	604	6-7-1959	do	do	do	500	5	2,500.00	4-5-1966	
17	Imamuddin son of Juma Khan Biri Mfg., Shahi bazar at New Saidabad.	4178	880	4-3-1952	do	do	do	500	5	2,500.00	4 5-1966	
18	Umaid Ali son of Mohd Ismail, Biri Mfg : at Saidabad.	2770	218	20-2-1954	do	do	do	500	3	1,500.00	4-5-1966	
19	Riasat Ali Khan son of Mustafa Khan at Saidabad.	1914	877	1953	do	do	do	500	5	2,500.00	4-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
20	Hassan Ali son of Rahim Khan at Tando Allah Yar.	4100	322	28-3-1957	do	do	do	500	7	3,500.00	...	
21	Hussain son of Mahmood, Market Road at Tando Allah Yar.	4104	300	1958	do	do	do	500	1	500.00	7-5-1966	
22	Mahmood son of Abdullah, Shahi Bazar at Tando Allah Yar.	23648	132	1-6-1948	do	do	do	500	3	1,500.00	9-5-1966	
23	Ghulam Muhammad son of Ali Mohd, Shahi Bazar at Tando Bago.	23517	188	14-1-1955	do	do	do	500	6	3,000.00	6-5-1966	
24	Mohd son of Yousuf Memon, Biri Mfg:, Shahi Bazar at Tando Bago.	22861	53	23-5-1951	do	do	do	500	6	3,000.00	...	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
25	Iktiar son of Rahim Khan at Nasarpur.	4977	806	1954	do	do	do	500	7	3,500.00	7-5-1966	
26	Saghir son of Shamsher Khan, Shahi Bazar at Nasarpur.	4979	246	28-3-1959	do	do	do	500	8	4,000.00	7-5-1966	
27	Abdul Rauf son of Adam, Shahi Mula, Mathiar.	2391	1278	5-4-1955	do	do	do	500	7	3,500.00	7-5-1966	
28	Abdullah Khan at Mula Mathiar.	4599	58	19-11-1955	do	do	do	500	5	2,500.00	7-5-1966	
29	Photomal son of Koemal, Shahi Bazar at Matli.	99	208	27-5-1950	do	do	do	500	8	4,000.00	7-5-1966	
30	Yousif son of Gazi Hashim, Shahi Bazar at Badin.	19538	183	6-1-1955	do	do	do	500	6	3,000.00	9-5-1966 morning.	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
31	Ali Muhammad son of Haji, Shahi Bazar at Badin.	4374	7	17-10-1950	do	do	do	500	6	3,000.00	9-5-1966 morning.	
32	Noor Tobacco Prop. Habib son of Jaffar, Market Tando Muhammad Khan.	36631	87	18-2-1959	do	do	do	500	5	2,500.00	7-5-1966	
33	Hafizullah son of Muhammad Suleman at Matiari.	4094	221	4-2-1959	do	do	do	500	6	3,000.00	7-5-1966	
34	Suleman son of Ibrahim, Shahi Bazar at Matiari.	1081	72	10-11-1953	do	do	do	500	16	8,000.00	5-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
35	Mian Bux son of Mitho, Shahi Bazar at Matiari.	1591	73	1-9-1948	do	do	do	500	2	1,000.00	5-5-1966 morning.	
	DISTRICT THATTA.											
36	Imam Bux son of Khaliq Dino Kazi, Fish Market, Thatta.	2080	496	1-9-1956	do	do	do	500	2	1,000.00	7-5-1966	
37	Haroon Biri Industry Prop. Muhammad Usman son of Muhammad Qasim Near Vegetable Market, Thatta.	2119	580	17-6-1959	do	do	do	500	2	1,000.00	7-5-1966	
38	Haji Shah son of Shah Nawaz Shah, Fish Market, Thatta.	2071	495	21-9-1956	do	do	do	500	3	1,500.00		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
39	G. A. Qadir son of Hafiz Pir Muhammad Phool Chowk, Thatta.	2121	1679	29-2-1948	do	do	do	500	5	2,500.00	7-5-1960	
40	Noor Muhammad son of Muhammad Ishaq, Shahi Bazar at Thatta.	2118	57	15-7-1954	do	do	do	500	4	2,000 00		
41	Haji Rahim Dino son of Hafiz Pir Muhammad, Chowk Bazar at Thatta.	2135	176	24-3-1959	do	do	do	500	17	5,500.00	7-5-1965	
42	Faiz Muhammad son of Salah Muhammad, Fish Market, Thatta.	2122	48	10-1-1959	do	do	do	500	3	1,5000.00	7-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
43	Muhammad Hassan son of Muhammad Ishaq Memon, Chowk Bazar at Thatta.	2124	201	29-3-1957	do	do	do	500	5	2,500.00	9-5-1969	
44	Pir Muhammad son of Muhammad Sakar near Fish Market, Thatta.	2661	1688	27-11-1950	do	do	do	500	4	2,000.00	—	
45	Ahmad son of Abdullah, Mirpur Bathoro.	1868	155	11-1-1955	do	do	do	500	8	4,000.00	7-5-1966	
46	Muhammad Umer son of Haji Hashim, Memon Shahi Bazar at Mirpur Bathoro.	1039	484	17-8-1949	do	do	do	500	6	3,000.00		

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
47	Muhammad Saleh son of Yaqoob, Shahi Bazar at Mirpur Bathoro.	23780	600	5-8-1955	do	do	do	500	5	2,500.00	9-5-1966	
48	Pir Bux son of Saleh Muhammod at Mirpur Bathoro.	4004	899	30-3-1948	do	do	do	500	5	2,500.00	9-5-1966	
49	Ahmad son of Suleman Sahi Bazar at Daroo.	40582	469	4-6-1959	do	do	do	500	1	500.00	7-5-1966	
50	Hussain son of Umer Shahi Bazar at Daroo.	2068	743	6-11-1959	do	do	do	500	5	2,500.00	7-5-1966	
51	Hussain son of Umer, Shahi Bazar at Daroo.	40918	2850	1953	do	do	do	500	3	1,500.00	7-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
52	Chandoomal son of Jairandas, Shahi Bazar at Jhimpir.	19377	298	20-5-1959	do	do	do	500	4	2,000 00		
53	Channu Khan Beedi Mfg. at Jangshahi.	2059	1145	18-8-1954	do	do	do	500	2	1,000.00	9-5-1966	
54	Muhammad Siddiq Qureshi at Jangshahi.	21822 & 2558	668	6-10-1559	do	do	do	500	3	1,500.00	9-5-1966	
55	Muhammad Hashim son of Saleh Muhammad at Banu.	4610	294	11-5-1959	do	do	do	500	8	4,000.00	7-5-1966	
	DISTRICT SANGHAR											
56	Waliuddin son of Nazar Muhammad at Berani.	37974	16	12-1-1959	do	do	do	500	3	1,500.00	—	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
57	Ahmad Ali son of Muhammad Juman, Shahi Bazar at Jhudo.	40211	634	23-6-1951	do	do	do	500	9	4,500.00	9-5-1966	
58	Allana Muhammad Ismail at Naukot.	4018	26	1-9-1959	do	do	do	500	6	3,000.00		
59	Amagar vishangar at Mithi.	19450	94	1-9-1959	do	do	do	500	6	3,000 00	9-5-1966	
60	Tekam son of Muljimal at Mithi.	19982	91	17-3-1959	do	do	do	500	7	3,500.00	9-5-1966	
61	Sufi Muhammad Ali at Nabisar Road.	1827	347	7-3-1949	do	do	do	500	5	4,500 00		
	DISTRICT KHAIRPUR.											
62	Danomal son of Silanmal at Baberloi.	314	494	2-11-1959	do	do	do	500	2	1,000.00	6-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
63	Mithal son of Qadir Bux, Shahi Bazar at Khura.	673	82	30-12-1953	do	do	do	500	4	2.000.00	5-5-1966	
64	Nek Muhammad Sheikh son [of Ghulam Muhammad, Shahi Bazar at Ranipur.	39922	400	24-12-1958	do	do	do	500	1	500.00	9-5-1966	
65	Phagwanomal son of Choithmal, Market Bazar at Pir go goth.	23132	306	23-3-1953	do	do	do	500	7	3,500.00	5-5-1966	
	DISTRICT NAWABSHAH											
66	Bakauddin son of Chaudhry Ali Muhammad, Sakrand Road, Nawabshah.	21810	29	1-9-1950	do	do	do	500	4	2,000.00	5-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
67	Samiullah son of Muhammad Yakoob at Nawabshah.	1006	192	24-3-1959	do	do	do	500	2	1,000.00	5-5-1966	
68	Muhammad Achar son of Imam Bux, Liaqat Market at Nawabshah.	22563	514	1-10-1956	do	do	do	500	2	1,000.00	5-5-1966	
69	Mangoo son of Suleman Biri Mfg. at N'Shah.	4266	1180	1-9-1952	do	do	do	500	13	6,500.00	Cancel.	
70	Hafiz Muhammad Ferial Soomro at Phull, Tehsil Nausheroferoz.	2399	600	23-7-1959	do	do	do	500	6	3,000.00	5-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
71	Koro Khan son of Muhammad Murad at Nausheroferoz.	2302	112	1-9-1957	do	do	do	500	1	500.00	5-5-1966	
72	Allah Cohayo son of Muhammad Islam at Nausheroferoz.	4555	157	12-11-1953	do	do	do	500	2	1,000.00	6-5-1966	
73	Muhammad Usman son of Karimdino P. C Road, Moro.	21415	270	13-12-1957	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5 1966	
74	Abdul Ghafoor son of Khuda Bux, Shahi Bazar at Moro.	2280	650	25-7-1959	do	do	do	500	7	3,500.00	4-5-1966	
75	Allah Rakhio son of Muhammad Issa at Moro.	21415	152	4-1-1954	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
76	Muhammad Usman son of Muhammad Bachal at Moro.	2017	651	10-9-1959	do	do	do	500	9	4,500.00	4-5-1966	
77	Allah Dino son of Phula Khan at Moro.	2312	556	20-5-1959	do	do	do	500	6	3,000·00	4-5-1966	
78	Muhammad Mithal son of Shabib Dino at Moro.	22610	387	1-9-1957	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5-1966	
79	Abdul son of Dilawar Market Road at Moro.	4935	47	18-9-1958	do	do	do	500	7	3,500.00	4-5-1966	
80	Muhammad son of Muhammad Saleh at Meharpur.	623	667	1-5-1951	do	do	do	500	7	3,500.00	4-5-1966	
81	Partab Rai son of Jagat Rai at Kandiaro.	19150	688	12-10-1959	do	do	do	500	2	1,000.00	5-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
82	Allah Bachayo son of Muhammad Khan at Daulatpur.	4584	111	9-1-1955	do	do	do	500	4	2,000.00	4-5-1966	
83	S. Fakir Ali at Sakrand	4839	609	1-9-1959	do	do	do	500	8	4,000.00	6-5-1966	
84	Mirza Khan son of Allah Obhayo at Halani.	4989	120	26-1-1959	do	do	do	500	4	2,000.00	5-5-1966	
85	Khan Muhammad son of Muhammad Ramzan at Bhira Road.	2398	402	23-4-1951	do	do	do	500	5	2,500.00	5-5-1966	
86	Muhammad Ismail son of Muhammad Yousuf, Shahi Bazar at Padidan.	21663	694	19-12-1959	do	do	do	500	2	1,000.00	5-5-1966	
87	Ponhal Khan son of Scomar Khan at Dali.	4003	107	1-9-1958	do	do	do	500	2	1,000.00	6-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
88	Muhammad Yakoob son of Muhammad Ismail at Dali.	4984	106	13-10-1958	do	do	do	500	2	1,000..0	6-5-1966	
	DISTRICT LARKANA											
89	Juma son of Noor Muhammad at Khatan Bazar, Larkana.	21614	437	8-7-1959	do	do	do	500	3	1,500.00	4-5-1966	
90	Muhammad Yakoob son of Mahi Khan, Station Road at Larkana.	1610	137	1-9-1958	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5-1966	
91	Golden Tabacco Store Prop. Hyder Ali and Bros. Station Road, Larkana.	19563	486	31-8-1959	do	do	do	500	9	4,500.00	6-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
92	Ghulam Rasool son of Metab Khan, Sabzi Mandi at Larkana.	23290	465	17-8-1959	do	do	do	500	8	4,000.00	6-5-1966	
93	Karim Bux son of Ishaq at Dokri.	19583	748	7-8-1954	do	do	do	500	2	1,000.00	6-5-1966	
94	Ashfaq Ali Shah, Shahi Bazar at Dokri.	19586	2	1-12-1959	do	do	do	500	3	1,500.00	6-5-1966	
95	Muhammad Qasim son of Gul Muhammad at Arija.	23167	234	9-3-1959	do	do	do	500	1	500.00	9-5-1966	
96	Khan Muhammad son of Jan Muhammad at Arija.	110	29	24-12-1959	do	do	do	500	1	500.00	6-5-1966	
97	Ahmed Bux son of Rasool Bux at Wagan.	4746	1/55	13-12-1949	do	do	do	500	1	500.00	6-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
98	Mohd Siddiq son of Ibrahim at Wagan.	4747	461	17-8-1959	do	do	do	500	3	1,500.00	6-5-1966	
99	Narumal son of Asudomal at Naudero.	1139	297	1-9-1955	do	do	do	500	4	2,000.00	6-5-1966	
100	Shahabuddin son of Imam Bux at Naudero.	289	315	17-10-1957	do	do	do	500	6	3,000.00	6-5-1966	
101	Ghulam Qadir son of Mohd Yakoob at Rato Dero.	19570& 23103	503	1-12-1959	do	do	do	500	3	1,500.00	6-5-1966	
102	Ali Mohd son of Bakhshal, Station Road at Kamber.	1621	49	31-11-1959	do	do	do	500	3	1,500.00	4-5-1966	
103	Habib son of Taj Mohd, Station Road at Kamber.	1638	40	31-12-1959	do	do	do	500	2	1,000.00	4-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
	DISTRICT DADU											
104	Mukhtiar Ahmad son of Kala Khan, Station Road, Dadu	40927	43	1-12-1959	do	do	do	500	6	3,000.00	4-5-1966	
105	Muhammad Usman Mohd Daud, Tando Khan Mohd, Railway Station Dadu.	40957	5	31-12-1959	do	do	do	500	12	6,000.00	...	
106	Gul Muhammd son of Muhammad Suleman near Bus Stand, Kotri.	4875	1083	30-7-1956	do	do	do	500	2	1,000.00	9-5-1966	
107	Muhammad Suleman son of Allah Dino, Panjabi Masjid at Mehar.	4905	52	13-1-1951	do	do	do	500	10	5,000.00	5-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
108	Phato Khan son of Mohd Perial, Shahi Bazar at Phulji station.	39575	303	26-8-1957	do	do	do	500	5	2,500.00	...	
109	Chakar son of Umer, village Bukan.	1364	42	1-12-1959	do	do	do	500	6	3,000.00	4-5-1966	
110	Shah Muhammad son of Wali Muhammad, Khairpur Nathan Shah.	1106	907	20-10-1954	do	do	do	500	13	6,500.00	...	
111	Lokomal son of Harimal at Phulji station.	18	110	1955	do	do	do	500	6	3,000.00	4-5-1966	
112	Muhammad Hussain son of Adoo at Sita Road.	1142	2	13-10-1959	do	do	do	500	5	2,500.00	5-5-1966	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13
113	Noor Ahmad son of Noor Muhammad Punjabi at Mian Road, Kehar.	4926	339	1953	do	do	do	500	17	8,500.00	9-5-1966	

BABU BRAND APRIL 1966

Units. 113

Workers. 571

Total Qty: Issued. 571 bags.

W. P. S. I. C. HYDERABAD

PROFORMA SHOWING DISPOSAL OF RAW MATERIAL DURING THE MONTH OF MAY, 1966

MAY 1966 NEW UNITES.

Serial No.	Name and Address of the Unit.	S. Form No.	L./2. No.	Dated	Name of industry under which classified	Description of material	L. C. No.	Selling Price in Rs.	Qty. issued in Rs.	Value in Rs.	N. O's.	Material lifted/ unlifted.	Remarks.
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
	DISTRICT HYDERABAD.												
1	Muhammad Jaffar and Co., Fuleli Paratabad, Hyderabad.	2526	42	1950	Biri Mfg.	Biri Leave	18288 and 18597	500	15	7,500	13808	Lifted.	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
2	Hussain Mir Khan son of Ahmad Mir Khan Miani Road and Dharmsahla Road, Hyderabad.	4652	109	10-2-1959	do	do	do	500	2	1,000	13809	Unlifted.	
3	Abdul Hameed son of Abdul Majid at New Municipal Market, Hyderabad.	17555	111	5-11-1953	do	do	do	500	4	2,000	13810	Lifted.	
4	Muhammad Ismail Jan Muhammad and Co., Fuleli Paratabad, Hyderabad.	4836	396	27-11-1948	do	do	do	500	15	7,500	13813	do	
5	Ahmad Masood Fuleli Par, Hyderabad.	...	24	1959	do	do	do	500	8	4,000	14814	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
6	Muhammad Maqim Beedi Mfg., Fish Market, Hyderabad.	2485	300	11-3-1955	do	do	do	500	10	5,000	13816	do	
7	Muhammad Ibrahim Mehtatji Biri Mfg., Miro Ghat, Hyderabad.	1851	138A,	10-4-1948	do	do	do	500	14	7,000	13825	do	
8	Fida Hussain Pan House Price, Ali Road, Hyderabad.	2247	297	6-5-1959	do	do	do	500	1	500	13828	do	
9	Muhammad Qasim son of Ali Muhammad at Chamber.	2279	496	4-6-1959	do	do	do	500	3	1,500	10482	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
10	Muhammad Umer son of Haji Muhammad at village Buledan Soomro, Mula Kathiar.	2378	92	15-1-1957	do	do	do	500	14	7,000	10483	do	
11	Yakoon Khan son of Abdul Qayoom, Tando Allah Yar.	4182	262	30-9-1940	do	do	do	500	2	1,000	10484	do	
12	Umar son of Muhammad Shah Karim at Bhutri.	19378	758	17-10-1959	do	do	do	500	4	2,000	10485	do	
13	Abdul Rahman son of Ali Muhammad, Shahi Bazar, Badin.	4373	1	1955	do	do	do	500	6	3,000	13812	do	
14	Hydri Beedi Works Station Road at Tando Muhammad Khan.	22160	1/11/57	13-1-1957	do	do	do	500	10	5,000	13815	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
15	Ghulam Muhammad son of Haji Ahmad Hala.	3016	2	25-10-1953	do	do	do	500	4	2,000	13834	do	
16	Muhammad Zafar, Beedi Mfg. at Old Hala.	967	5	1956	do	do	do	500	4	2,000	13841	do	
17	Korigmal Mulchanad Biri Mfg. at Rajkhanani, Taluka Tando-Bago.	39562	203	1956	do	do	do	500	6	33,000	13829	Unlifted.	
	DISTRICT THARPARKAR.												
18	Dilawar Khan son of Abdullah Khan, Bazar at Shadi Pali.	4828	398	16-2-1954	do	do	do	500	1	500	10456	Lifted.	
19	Abdul Qadeer, Biri Mfg. at Shadi Pali.	4017	287	11-5-1959	do	do	do	500	3	1,500	10489	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
20	Motomal son of Idumal, Shahi Bazar at Islamkot.	38335	633	1-9-1959	do	do	do	500	7	3,500	10487	do	
21	Jhamamal son of Anandomal at Islamkot.	3729	65	1955	do	do	do	500	7	3,500	10488	do	
22	Utamchand son of Sarayandas, Biri Mfg. at Islamkot.	2931	12	1958	do	do	do	500	8	4,000	13832	do	
23	Ladhomal son of Dhmomal, Shahi Bazar at Akri.	1585	455	5-4-1955	do	do	do	500	8	4,000	10491	do	
24	Chuganial son of Kewalram at Shahi Bazar at Mithi.	19451	313	27-5-1957	do	do	do	500	6	3,000	10490	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
	DISTRICT SANGHAR.												
25	Assandas Togaram at Bakhoro Road, Sanghar.	3002	267	6-9-1959	do	do	do	500	4	2,000	13818	do	
26	Damomal son of Tulcidas Shahi Bazar at Khipro.	4090	184	12-3-1959	do	do	do	500	6	3,000	10492	do	
27	Muhammad Ibrahim son of Muhammad Ishaq, Shahi Bazar at Piroomal, Tehsil Shahdadpur.	4338	775	21-1-1953	do	do	do	500	4	2,000	10493	Unlifted.	
28	Khurshid Ahmad Khan son of Abdul Samad, Chowk Bazar at Shahpur Chakar.	19468	17	10-12-1959	do	do	do	500	7	3,500	10494	Lifted.	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
	DISTRICT THATTA												
29	Ghulam Nabi son of Muhammad Ali, Fish Market, Thatta.	2679	1123	30-8-1954	do	do	do	500	4	2,000	10495	do	
30	Ahmad son of Sachadino Memon at Thatta.	2556	2647	24-3-1959	do	do	do	500	3	1,500	10496	do	
31	Noor Muhammad son of Muhammad Ishaq Shahi Bazar at Thatta.	—	—	—	do	do	do	500	10	5,000	13811	do	
32	Muhammad Ishaq son of Ahmad Khan, Fish Market, Thatta.	2057	745	28-3-1951	do	do	do	500	4	2,000	13822	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
33	Aloo son of Jan Muhammad at Halaya.	2608	467	4-6-1959	do	do	do	500	2	1,000	13823	do	
34	Muhammad Musa son of Allahdino at Shahi Bazar at Mirpur Bathoro.	1867	305	23-5-1959	do	do	do	500	9	4,500	10497	do	
35	Haji son of Khamiso Shahi Bazar at Daroo.	4914	938	1953	do	do	do	500	4	2,000	10498	do	
36	Ghulam Muhammad son of Siddique Shahi Bazar Banoo.	40220	470	4-6-1959	do	do	do	500	3	1,500	10499	do	
37	Juma son of Mahmood Shahi Bazar, Jhirk.	19154	162	29-3-1957	do	do	do	500	5	2,500	13826	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
38	Sultan Ali J. Behmani, Shahi Bazar at Jati.	1938	306	1959	do	do	do	500	6	3,000	13833	do	
	DISTRICT LARKANA.												
39	Ashanmal son of Lackhumal, Station Road, Larkana.	21327	498	18-11-1959	do	do	do	500	6	3,000	13827	do	
40	Ghulam Muhammad son of Allah dino, Shahi Bazar at Nasirabad.	1918	138	1955	do	do	do	500	1	500	10500	do	
	DISTRICT NAWABSHAH.												
41	Muhammad Ibrahim Din Muhammad at Nausheroferoz.	4864	382	10-4-1958	do	do	do	500	4	2,000	13840	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
42	Ghulam Abbas son of Muhammad Mithal, Shahi Bazar at Ralani.	4988	900	1953	do	do	do	500	2	1,000	13803	Unlifted	
43	Muhammad Saleh son of Jamaluddin at Ralani.	22620	243	26-11-1958	do	do	do	500	1	500	13805	do	
44	Muhammad Khan son of Kadir at Tharu Shah.	4900	312	1956	do	do	do	500	2	1,000	13	do	
45	Ghulam Muhammad son of Karamuddin at Kandiaro.	19138	3/56	19-2-1953	do	do	do	500	1	500	13801	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
46	Shahibdino son of Laung Khan Market at Darbelo.	4898	810	1954	do	do	do	500	5	2,500	13802	Unlifted	
	DISTRICT DADU.												
47	Qaimuddin son of Ali Bux Bhothi Sadar Bazar at Sehwan.	1041	193	1-10-1959	do	do	do	500	10	5,000	13820	Lifted.	
48	Ghulam Hussain son of Bahadur Machi at Mehar.	4750	33	1-12-1959	do	do	do	500	5	2,500	13819	do	
49	Arjandas son of Bhajo-mal hindo at Mehar.	4739	421	1-12-1959	do	do	do	500	4	2,000	13907	do	

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
50	Dost Muhammad Sher Muhammad at Redhan.	39942	28	1959	do	do	do	500	10	5,000	13806	do	
51	Muhammad Yousuf son of Abdullah, Shahi Bazar at Sann.	36463	260	21-1-1959	do	do	do	500	11	5,500	13821	do	

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 4118)

THE GAZETTE OF PAKISTAN EXTRAORDINARY PUBLISHED BY AUTHORITY

RAWALPINDI, WEDNESDAY, MAY 10, 1967

Government of Pakistan

Minister of Commerce

PUBLIC NOTICE

Islamabad, the 8th May, 1967

Grants of protection to Penicillin Making Industry No. 7 (15)/65. Part—I.— The Government of Pakistan have considered the report of the Tariff Commission for grant of Protection to Penicillin making Industry, and have decided as a temporary measure to afford the following measures of protection to the said industry, with immediate effect :

(1) The local viallers will be given licences for the Import of foreign Pencillin base equal to the quantity of the WPIDC Pencillin base lifted by them, subject to, among others, following conditions :—

(1) The WPIDC's selling price of penicillin base viz, sterile sodium salt crystalline and procaine and sterile potassium salt, to local viallers will not exceed 40 paisa per mega unit :

The Formal commitment from the viallers will be obtained that they will not raise the present maximum retail selling prices by more than six paisa per vial of 10 lakh units and 5 lakh units of crystalline penicillin and per vial of 4 lakh units procaine penicillin. If the viallers do not make such a commitment, they would not be permitted to import penicillin for vialling while the WPIDC would be permitted to import it for this purpose.

(2) In accordance with the current import policy, the requirements of the drugs and pharmaceutical industry for modernising equipment will be met under bonus. As regards packing materials, the industry will be allowed to import such materials subject to a maximum of 20% (excluding exceptions) of the value of licences issued in its favour for raw materials and packing materials under bonus.

(3) WPIDC will supply the penicillin in bulk to the viallers in accordance with the required standard, properly labelled, batched, dated and with all necessary protocols.

(4) These protection measures will last for two years from the date of issue of this Public Notice. Within this period the WPIDC will ensure that its cost of production goes down to 30 paisa per mega unit and that the foreign exchange component is not higher than what it would cost to import the penicillin in finished form.

S.S. IQBAL HOSSAIN,
Joint Secretar

APPENDIX III

(Ref: Starred Question No. 5242)

APPENDIX 'A'

Serial No.	Name of District	Deaths	Vaccination	
			Primary	Re-vaccination
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
	PESHAWAR REGION, PESHAWAR			
1	Peshawar ...	9	62,034	4,56,666
2	Mardan ...	3	46,913	3,33,439
3	Hazara ...	1	44,789	4,07,465

1	2	3	4	5
			Rs,	Rs.
4	Kohat	... ...	17,154	1,26,239
5	D. I. Khan	... 2	28,509	2,15,427
6	Bannu	... 1	25,590	1,80,887
7	Mohmand Agency	... ...	8,016	24,385
8	Khyber Agency	... ...	8,603	44,759
9	Malakand Agency	... ...	56,255	1,65,892
10	Chitral	... ...	8,020	38,962
11	Kurram	... ...	10,489	96,742
12	North Waziristan	... ...	25,837	8,677

1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
13	South Waziristan ...	...	15,323	84,515
	II. LAHORE REGION, LAHORE			
14	Lahore ...	106	1,03,924	15,98,089
15	Sialkot ...	5	72,504	9,58,972
16	Sheikhupura ...	38	65,405	4,65,844
17	Gujranwala ...	16	71,813	10,73,070
18	Gujrat ...	16	77,671	6,56,908
19	Jhelum ...	3	37,411	3,28,749
20	Rawalpindi ...	8	52,816	2,37,637
21	Campbellpur ...	7	32,157	2,90,793

1	2		3	4	5
				Rs.	Rs.
	III. SARGODHA REGION AT MULTAN	...			
22	Multan	...	12	1,07,565	9,43,012
23	Muzaffargarh	...	...	44,222	4,08,042
24	D. G. Khan	...	...	39,365	1,73,256
25	Sahiwal	...	20	88,545	4,81,044
26	Jhang	...	21	62,754	5,24,604
27	Lyallpur	...	37	1,51,415	11,56,532
28	Sargodha	...	28	67,067	7,01,479
29	Mianwali	...	...	19,252	1,35,634

1	2		3	4	5
				Rs.	Rs.
	IV. KHAIRPUR REGION AT BAHAWALPUR				
30	Bahawalpur	...	14	33,917	2,17,581
31	Bahawalnagar	...	...	67,439	1,69,227
32	Rahimyar Khan	...	3	55,206	5,44,642
33	Khairpur	...	88	22,331	1,55,927
34	Nawab Shah	...	67	42,390	2,69,648
35	Larkana	...	10	23,745	1,53,016
36	Jacobabad	...	6	30,317	1,55,668
37	Sukkur	...	43	27,000	1,19,465

1	2		3	4	5
				Rs.	Rs.
	V. HYDERABAD REGION, HYDERABAD				
38	Hyderabad	...	14	18,858	1,82,971
39	Dadu	...	1	18,276	2,70,521
40	Sanghar	...	1	16,633	1,89,498
41	Thatta	...	1	9,464	1,14,271
42	Tharparkar	...	10	25,134	3,40,366
43	Karachi	...	46	1,04,715	16,69,066
44	Lasbela	...	...	4,761	33,257
	VI. QUETA KALAT REGION, QUETTA		...		
45	Quetta	...	...	5,533	1,28,761
46	Sibi	...	...	3,314	42,284

1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
47	Zhob	... 3	1,575	24,853
48	Loralai	... ...	4,228	26,965
49	Chagai	... ...	701	6,810
50	Kalat	... ...	8,523	32,956
51	Kachi	... ...	3,466	38,943
52	Mekran	... ...	4,071	44,871
53	Kharan	... ...	1,318	9,987

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 5431)

STATEMENT SHOWING COLLECTIONS OF SUGARCANE (DEVELOPMENT) CESS MILLS-WISE DURING THE YEARS, 1964-65, 1965-66 AND 1966-67 (UPTO THE 30TH APRIL).

Statement pertaining to Part (*a*).

Serial No.	Particulars of Mills.	Amount of sugarcane (development) cess collected during the years.		
		1964-65	1965-66	1966-67 (upto the 30th April).
1	2	3	4	5
		(*All figures in Rupees.*)		
1	Premier Sugar Mills, and Distillery Co. Ltd., Mardan.	17,76,502.24	22,61,582.16	8,28,548.60

AP[illegible]

9995

1	2	3	4	5
			(*All figures in Rupees.*)	
2	Frontier Sugar Mills and Distillery Ltd., Takht-i-Bhai.	6,10,562.40	7,65,017.28	2,65.302.30
3	Charsadda Sugar Mills, Ltd., Charsadda	8,23,471.90	12,54,876.25	3,76,609.98
4	Bannu Sugar Mills, Naurang Sarai, District Bannu.	...	5,07,072.60	5,16,463.20
5	Rahwali Cooperative Sugar Mills, Rahwali	2,74,442.48	4,26,736.80	3,14,168.98
6	Crescent Sugar Mills and Distillery Ltd., Lyallpur.	5,97,244.64	13,24,509.95	12,04,952.78
7	Kohinoor Sugar Mills, Jauharabad	4,42,888.92	8,48,240.70	8,10,672.12
8	Adamjee Sugar Mills Ltd., Darya Khan, District Mianwali.	...	...	6,85,698.40
9	Noon Sugar Mills, Bhalwal, District Sargodha	...	...	7,20,928.83

1	2	3	4	5
			(*All figures in Rupees.*)	
10	Leiah Sugar Mills, Leiah	3,34,502.20	8,69,444.16	7,48,407.16
11	Hyesons Sugar Mills Ltd., Khanpur	4,95,919.92	11,72,919.72	9,13,221.36
12	Fauji Sugar Mill, Tando Muhammad Khan	5,47,208.88	9,78,956.90	8,15,957.01
13	Habib Sugar Mills Ltd., Nawab Shah	4,30,600.69	10,93,720.56	5,89,210.83
14	Mirpurkhas Sugar Mills Ltd., Mirpurkhas.	...	2,61,183.24	4,94,141.16
15	Bawany Sugar Mills Ltd., Talhar	...	5,98,713.62	5,02,165.92
	TOTAL ...	63,33,344.27	1,23,62,,973.94	97,86,348.63

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF THE SCHEMES ALREADY APPROVED BY THE FOOD DEPARTMENT WITH ESTIMATED COST THEREOF AND THE AMOUNTS SPENT THEREON.

(Statement pertaining to part (*c*).

Sr. No.	Particulars of Mills.	Scheme	Estimated cost.	Amount spent so far.
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
1	Kohinoor Sugar Mills, Jaubarabad.	(*i*) Widening and Improvement of Arterial Road, No. 2 Section Mile *142*/0 to 150/0 (Shahpur Sadar to Khushab).	4,87,300.00	4,804,00

1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
		(*ii*) Widening and Improvement of Arterial Road No. 2 Section Mile 150/2 to 155/0 (Khushab to Jauharabad).	4,95,900.00	84,030.00
		(*iii*) Widening and Improvement of Arterial Road No. 2 Section Mile 160/0 to 165/0.	4,89,800.00	1,10,000.00
		(*iv*) Widening and Improvement of Lahore, Sargodha and Mianwali Arterial Road No. 2 from Jauharabad to Shadiara (Mile 179/0 to 184/0).	3,60,000.00	7,607.00
			18,33,000.00	2,06,441.00
2	Hyesons Sugar Mills Ltd ,	(*i*) Metalling and tarring of Road, from Khanpur to Chak 98-portion of Khanpur to Sardargarh Road, (Length 2 miles).	2,39,310.00	1,15,214.00

1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
		(*ii*) Metalling and tarring of Road from Jetha Bhutta to Head Kawani Road-Portion of Mile 0/0 to 4/0 (Length 4 miles).	4,71,290.00	2,00,150.00
			7,10,600.00	3,15,364 00
3	Rahwali Cooperative Sugar Mills, Rahwali.	Metalling of Kacha Road from Rahwali Sugar Mills, Rahwali to Village Kot Saadullah Via Talwandi Kajorwali and Thatta Dad (Length 8 mile).	5,67,00[illegible].00	30,000.00
4	Fauji Sugar Mills Ltd., Tando Muhammad Khan.	Construction of 8 miles of Pacca Road, from Tando Muhammad Khan to Sheikh Birkio upto Soomarki Regulator Distt: Hyderabad.	7,32,741.00	...

1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
5	Bannu Sugar Mills, Naurang Serai, District Bannu.	(*i*) Construction of Road from Bannu Kohat Road to Lalozai via Dharma Khel Hassani, Kachozai, Mendozai and Bazida Kokal Khel Villages.	1,64,000.00	...
		(*ii*) Construction of Road from Naurang Serai to Kakki Gambila Road.	3,40,200.00	...
			5,04,200.00	
6	Bawani Sugar Mills Ltd., Talhar, Distt. Hyderabad.	Metalled road from Talhar-Tando Bago to Haji Sawan via Rajo Khanani (Length 12.5 miles).	13,02,500.00	...
			Funds for execution of this scheme were allocated after 14-12-1966	

APPENDIX V

(Ref : Starred Question No. 7472)

ANNEXURE—I

List of the Factories of every kind owned by Government in West Pakistan.

West Pakistan Industrial Development Corporation

1. Zeal Pak Cement Factory Ltd., Hyderabad.
2. Maple Leaf Cement Factory, Ltd., Daudkhel.
3. Pak American Fertilizers Ltd., Daudkhel.
4. Lyallpur Chemical and Fertilizers Ltd., Lyallpur.
5. Natural Gas Fertilizers Factory, Multan.
6. Haripur Rosin and Turpentine Factory Ltd., Haripur.
7. Pak Dyes and Chemical Company Ltd., Daudkhel.
8. Kurrum Chemical Company Ltd., Rawalpindi.
9. Antibiotics (Private) Ltd., Daudkhel.
10. Harnai Woollen Mills Ltd , Harnai.
11. Qaidabad Woollen Mills Ltd., Qaidabad.
12. Karachi Shipyard and Engineering Works Ltd.; Karachi.
13. Makerwal Collieries Ltd., Mari Indus.
14. Bannu Sugar Mills, Bannu.
15. Indus Gas Co., Ltd., Karachi.

16. Bannu Woollen Mills, Bannu Road, Bannu.

17. WPIDC Coal Briqueting Plant, Bisle Road, Quetta.

Directorate of Industries & Commerce, West Pakistan.

18. Government Weaving and Finishing Centre, Shahdara.

19. Government Wool Spinning Weaving-cum-Development Centre, Jhang.

20. Carpet Centre, Lahore.

Associated Cement, (Government of West Pakistan) Lahore

21. Rohri Cement Works, Rohri.

22. Wah Cement Works, Wah.

Forest Department

23. Government Jalloo Rosin and Turpentine Factory, Lahore.

Pakistan Western Railway, Lahore

24. P.W.R. Clothing Factory, Moghalpura, Lahore.

25. Track Supply Depot, Raiwind.

26. P.W.R. Steel and Workshop, Moghalpura, Lahore.

27. P.W.R. Carriage and Workshop, Moghalpura, Lahore.

28. P.W.R. Locomotive Workshop, Moghalpura, Lahore.

29. P.W.R. Loco Shed, Moghalpura, Lahore.

30. P.W.R. Signal and Wagon Shop, Moghalpura, Lahore.

31. P.W.R. Printing Press, Moghalpura, Lahore.

32. P.W.R. Loco Shed, Kohat Cantt.

33. P.W.R. Loco Shed, Rawalpindi.

34. P.W.R. Bridge Workshop, Rawalpindi.

35. P.W.R. Loco Shed, Malakwal (Gujrat).

36. P.W.R. Fire Bricks Factory,Malakwal (Gujrat).

37. P.W.R. Carriage and Wagon Depot, Lalamusa.

38. P.W.R. Loco Shed, Khanewal.

39. P.W.R. Power House, Quetta.

40. P.W.R. Loco Shed, Bostan.

41. P.W.R. Loco Shed, Sibi.

42. P.W.R. Power House, Sibi.

48. P.W.R Loco Shed, Dalbandin.

44. P.W.R. Loco Shed, Mach.

45. P.W.R. Railway Loco Engine Shed and Workshop, Karachi Cantt.

46. P.W.R. Power House and Repair Workshop, Moghalpura, Lahore.

47. P.W.R. Loco Shed, Mirpurkhas.

48. Railway Loco Workshop, Lyallpur.

49. P.W.R. Engine Shed Workshop, Kotri-Dadu.

50. P.W.R. Loco Shed, Quetta.

51. P.W.R. Engine Shed, Loco-Motive Workshop, Karachi Cantt.

Lahore Municipal Corporation, Lahore.

52. Municipal Water Works, Badami Bagh, Lahore.

Road Transport Corporation, West Pakistan.

53. Lahore Omni Bus Service Workshop.

54. R.T.C. (Govt.) Body Building Workshop.

55. Government Transport Service Workshop, Peshawar.

56. Punjab Transport Workshop, Lyallpur.

57. Workshop Government Transport Service, Chakwal.

58. Mechanical Workshop, T.D.A., Qaidabad, Sargodha.

59. Base Workshop, T.D.A., Qaidabad, Sargodha.

Water & Power Development Authority

60. Wapda (Govt.) Electrical and Mechanical Workshop, 210-Ferozepur Road, Lahore.

61. Wapda Printing Press, Sunny View, Kashmir Road, Lahore.

62. Wapda Quarries Hill Mechanical Workshop.

63. Electric Supply undertaking, Mirpurkhas.

64. 220-KV Grid Station Workshop, Lyallpur.

65. M.P.O. Workshop, Khandkot-Jacobabad.

66. M.P.O Workshop, Kashmor-Jacobabad.

67. M.P.O. Wapda Machinery Pool Organization, Sukkur.

P. W. D. (Pakistan Works Department).

68. P.W.D. Irrigation Workshop, Headworks, Balloki.

69. P.W.R. Canal Workshop Headworks Irrigation Workshop, Moghalpura, Lahore.

70. Mechanical Workshop, Gulberg, Lahore.

71. Reliable Water Supply Co., Lahore (Sanda Road).

72. P.W.D. Workshop (B & R) Peshawar.

73. P.W.D. Workshop Sub-Division, Rawalpindi.

74. Central P.W.D. Workshop, Bannu.

75. Agricultural Workshop, Khanpur.

76. Bhalwal Irrigation Workshop.

77. P.W.D. Canal Workshop, Daudkhel, Mianwali.

78. P.W.D. Electrical and Mechanical Workshop, Quetta.

79. P.W.D. Power House, Mach.

80. Renala Khurd P.W.D. Power House.

Karachi Development Authority

81. Gharo Filter Plant, K.D.A.

82. Govt. Central Distillery, Gharo.

83. Garo Pumping (K.D.A.).

Government of West Pakistan

84. Board of Secondary Education Press, University Sanate Hall, Lahore.

85. Workshop Government College of Engineering and Technology, Lahore.

86. Government Central Pottery Agency, Shahdara.

87. Government Institute of Dying and Calico Printing Co-operative, Sargodha.

88. Rahwali Sugar Mills, Gujranwala.

89. Government (Metal)—(S & A) Industrial Development Centre, Sialkot.

90. Government Printing and Stationary Press, Peshawar.

91. Central Jail Press, Peshawar.

92. National Cement Concerate Industries, Hassanabdal, Campbellpur,

93. Central Jail Montgomery Factory.

94. Government Wool Processing Factory, Bahawalpur.

95. Wapda Electric Power House, Bahawalpur.

96. New Central Jail Factory.

97. Government Printing Press, Bahawalpur.

98. P.W.R. Loco Shed, Samasata, Bahawalpur.

99. Power House Sub-Division, Bahawalpur.

100. Agricultural Engineering Workshop, Lyallpur.

101. M.P.O. Equipment Workshop, Lyallpur.

102. Canal Head Works and Power House, Trimun Jhang.

103. Government Woollen Industrial Training Centre, Jhang.

104. Agricultural Engineering Workshop, Tando Jan, Hyderabad.

105. Hyderabad Irrigation Workshop, Kotri-Dadu.

106. Telegraph Workshop, Kotri-Dadu.

107. Government Printing and Stationary Press, Khairpur.

108. Agricultural Engineering Workshop, Khairpur.

109. Agricultural Engineering Workshop, Quetta.

110. West Pakistan Printing Press, Mastung.

111. West Pakistan Press, Karachi.

112. N.E.D. Government Engineering College Karachi.

113. P.I.D.C. Printing Press, Karachi.

ANNEXURE II

STATEMENT 'A'

(Rs. in million)

Sr. No.	Name of the Project	Paid up capital			Profit/loss 1965-66 (+) (−)
		Total	WPIDC	Private	
1	2	3	4	5	6
1	Zeal Pak Cement Factory Ltd., Hyderabad.	33.00	23.16	9.84	11.71
2	Maple Leaf Cement Factory Ltd., Daudkhel.	30.00	30.00	...	0.15
3	Pak American Fertilizers Ltd., Daudkhel.	90.00	90.00	...	0.03
4	Lyallpur Chemical and Fertilizers Ltd., Lyallpur.	2.50	1.88	0.62	0:18

1	2	3	4	5	6
5	Natural Gas Fertilizers Factory, Multan.	239.00	239.00	...	10.39
6	Haripur Rosin and Turpentine Factory Ltd., Haripur.	1.20	0.50	0.70	0.63
7	Pak Dyes and Chemical Company Ltd., Daudkhel.	6.00	4.20	1.80	0.32
8	Kurrum Chemical Company Ltd., Rawalpindi.	0.10	0.05	0.05	(−) 0.11
9	Antibiotics (Private) Ltd., Daudkhel.	10.00	10.00	...	(−) 1.22
10	Harnai Woollen Mills Ltd., Harnai.	5.00	4.12	0.88	1.66
11	Qaidabad Woollen Mills Ltd., Qaidabad.	5.00	5.00	...	0.25
12	Karachi Shipyard and Engineering Works Ltd., Karachi.	78.69	78.69	...	0.91

1	2	3	4	5	6
13.	Makerwal Collieries Ltd., Mari Indus.	15.00	15.00	...	0.79
14.	Bannu Sugar Mills, Bannu.	10.19	10.19	...	(–) 5.37
15.	Indus Gas Co. Ltd., Karachi.	7.50	7.50	...	4.90
	Total	533.18	519.29	13.89	(+) 31.92
					(–) 6.70
				Net.	25.22

ANNEXURE III

STATEMENT 'B'

(Rs. in million)

Sr. No.	Commodity	Unit	1965-66	
			Quantity	Value
1	2	3	4	5
				Rs.
1	Gypsum	Tons.	9409	0.31
2	Carpets	Sq. Yds.	...	...
3	Santonin	Kilos.	1102	0.25

1	2	3	4	5
				Rs.
4.	Artmesia Oil	Lbs.	...	...
5.	Ship Repairs and Dry Docking.	Nos.	50	0.99
6.	Urea	Tons	...	...
			Total :-	1.55

APPENDIX VI

(Ref: Starred Question No. 7574)

ANNEXURE I

STATEMENT SHOWING PARTICULARS OF FOREIGNERS WORKING IN W. P. I. D. C. PROJECT

Sr. No.	Name	Nationality	Pay Sfr.	Date of Appointment	Qualifications	Remarks
1	2	3	4	5	6	7
					Experience	
PAKISTAN MACHINE TOOL FACTORY, LANDHI, KARACHI.						
1.	Mr. Meiner Ernest	Swiss	3,800	22-1-1967	1. Middle School 2. Engg. Studies—21 years	

1	2	3	4	5	6	7
					Experience	
2.	Mr. Vettiger	do	3,300	20-2-1967	Engg. Course—24 years	
3.	Mr. Bremer Gerhe:d	German	3,200	15-1-1967	1. Apprenticeship as electric Mechanic 2. Graduate in Electro Engg.—18 years	
4.	Mr. Bianchi Primo	Italian	3,100	15-1-1967	1. Apprenticeship as Mechanic 2. Engg. School without Diploma —27 years	
5.	Mr. Angest Heinz	Swiss	2,500	20-2-1967	Upto 3 years Secondary School —12 years	
6.	Mr. Gut Josef	do	2,500	13-2-1967	Secondary School —20 years	
7.	Mr. Wiesmann Hans	do	2,500	13-2-1967	Apprenticeship as Mechanic —21 years	

1	2	3	4	5	6	7
8.	Low Frich	Austrian	2,4.0	12-3-1967	Secondary School —12 years	
9	Wanger Frans	Swiss	2,400	12-3-1967	Secondary School — 7 years	
	WEST PAKISTAN INSTITUTE OF MANGEMENT, KARACHI.					
1.	Mr. A. W. Buckland	British	—	16-7-1964	Higher National Certificate (Distinction Electrical Engineering), U. K. Spencer Scholarship to General Electric., U. S. A., Associate Member, Institution of Electrical Engineers. Associate Member, Institution of Mechanical Engineers, Member, British Institute of	

1	2	3	4	5	6	7
					of Management. Associate Fellow, New Zealand Institute of Management. Member of Council, New Zealand Institute Management. President, Work Study Society of New Zealand.	
	WPIDC DEGARI MINES.					
1.	Mr. Mitsuru Nagakawa	Japanese	—	7-7-1966	Graduate from Mining Course.	
2.	Mr. Muneo Hoshi	do	—	7-7-1966	Graduated from Kamisunagawa High Primary School.	
3.	Mr. Fukumi Seo	do	—	25-2-1961	Mining Graduate.	
4.	Mr. Katsumi Tomishige	do	—	26-3-1966	Mechanical Engineer.	

1	2	3	4	5	6	7
5.	Mr. Takuya Abe	do	—	26-3-1966	Electrical Engineer.	
	WPIDC COLLIERIES, SHARIGH.					
1.	Mr. W. Bettner	German	—	1-9-1956	Mechanical Engineer and Mining Engr.	
2.	Mr. Manfred Lettau	do	—	4-4-1963	Degree in Mining.	
	WPIDC COLLERIES, SOR RANGE					
1.	Mr. H. Kopischke	German	—	1-6-1959	University Degree in Mining Special Knowledge in Planning and Development.	

Note :—The pay of foreign technicians working in West Pakistan Institute of Management and WPIDC Coal Mines as paid by their respective Governments and as such we have no details of the same.

1	2	3	4	5	6	7
	KARACHI SHIPYARD & ENGINEERING WORKS LTD.					
			Rs.			
1.	Mr. Zdravko Belamaric	Yugoslv	4,508	28-4-1963	Technical University Graduate.	
2.	Ivo Kurir	do	2,629	5-6-1964	High Technical School—Diploma	
3.	Mr. Milan Prvan	do	2,629	9-2-1964	Technical School Diploma.	
4.	Mr. Ratomir Matijevic	do	2,629	9-2-1964	do	
5.	Mr. Bartul Alujevic	do	2,629	26-7-1965	Master Diploma.	
6.	Mr. Ante Delic	do	2,629	9-2-1964	Technical School Diploma.	
7.	Mr. Zvonko Antonini	do	2,629	9-3-1965	Master Diploma.	
8.	Mr. Milos Ozretic	do	2,629	9-3-1965	do	

1	2	3	4	5	6	7
9.	Mr. Mate Goles	do	2,629	8-2-1965	do	
10.	Mr. Ivo Matkovic	do	2,629	26-7-1965	do	
11.	Mr. Vicko Dvornick	do	2,629	28-1-1966	do	
12.	Mr. Slavko Alebic	do	2,629	16-9-1966	do	
13.	Mr. Ante Sore	do	2,629	19-10-1966	do	
14.	Mr. Mak Kwong Chuan	Chinese (U. K.)	1,571	11-9-1259	Technical School Shipbuilding Class for 2 years.	
15.	Mr. G. Schultz	German	2,600	6-10-1961	Diploma in Naval Architecture.	

MATERIAL FOR SUPPLEMENTARIES.

The foreign employees of the Pakistan Machine Tool Factory, Landhi will not only work on the erection and installation of the specialised precision Machine Tools but will also guide and train our own technicians in production of precision machine tools, such as Milling Machines and Turret Lathes, besides gear boxes and differentials.

It is necessary to have these persons at this factory as this particular industry is in its nescent stage and has not developed to the extent necessary in our country and at present is not in a positic n to replace imports.

The presence of these Swiss technicians in the Pakistan Machine Tool Factory would be required for a considerable time, *i.e.* until such time as our engineers and technicians are trained and fully competent to take over. Due care is being exercised to have a Pakistani counterpart in every post, so that eventually these foreign technicians can be replaced in the shortest possible time.

These services of the foreign experts working in West Pakistan Institute of Management, WPIDC, Karachi have been made available free to us by the I.L.O.

Out of the 8 foreign technicians working in WPIDC Mining Projects 3 are German, whose services have been made available to us free by the German Government and the remaining 5 are Japanese who are working under the Colombo Plan.

The foreign technicians in Shipyard are exclusively for shipbuilding. Their number is being progressively decreased with the increase in the number of trained Pakistanis.

ANNEXURE "II"

Name	Nationality	Date of engagement	Pay.	Qualifications.
1	2	3	4	5
Mr. A. Kienle.	West German	3-10-1963	2,400 D. M.	Mech. Engineer specialised in Surgical Instrument Cutlery and Tools.
Mr. H. P. Helle.	West German	1-1-1964	2,400 D. M.	Wood Technologist.
Mr. H. Hetzelt.	West German	12-2-1965	2,400 D. M. Plus 80 D. M. per day as daily allowance in Pakistan.	Industrial Civil Engineer.

1	2	3	4	5
			Plus 45% as over-head charges to be paid to the Battelle Institute, West Germany. They were paid out of the I.D.A.-Credit through the Battelle Institute, West Germany. The payment was made according to an agreement made by the Central Government through the W.P.I.D.C., (our predecessor) with that Institute.	

APPENDIX VII

(Ref: Starred Question No. 7604)

STATEMENT

1	2
(*i*) Following are the names of banks as on 31 May 1967 election of whose managing committees have not been conducted for one year or more :—	(*ii*) Following are the names of banks as on 31st May 1967 election of whose managing committees have not been conducted since two years :—
1. Chakwal Central Co-operative Bank Ltd.	1. Pasrur Central Co-operative Bank Ltd.
2. Jhelum Central Co-operative Bank Ltd.	2. Gujranwala Central Co-operative Bank Ltd.
3. Attock Central Co-operative Bank Ltd.	3. Punjab Provincial Co-operative Bank Ltd., Lahore.

1	2
4. Murree Central Co-operative Bank Ltd.	4. Naticnal Industrial Co-operative Bank Ltd., Gujrat.
5. Gujar Khan Urban Co-operative Bank Ltd.	5. Gujrat Central Co-operative Bank, Ltd.
6. Gujrat Khawjgan Urban Co-operative Bank Ltd.	6. Pinddadan Khan Central Co-operative Bank Ltd.
7. Khanewal Central Co-operative Bank Ltd.	7. Pakpattan Central Co-operative Bank Ltd.
8. Sind Baluchistan Provincial Co-operative Bank Ltd.	8. Co-operative Industrial Commerical Bank Ltd., Multan.
9. Khruni Agricultural Co-operative Bank Ltd.	9. Jaranwala Central Co-operative Bank Ltd.
10. Nara Agricultural Co-operative Bank Ltd. Dhoro Naro.	10. Sind Agricultural Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.

1	2
11. Thar Agricultural Co-operative Bank Ltd. Umerkot.	11. Lower Sind Zamindari Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
12. Taluka Agricultural Co-operative Bank Ltd., Umerkot.	12. Sind Development Agricultural Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
13. United Commerical Co-operative Bank Ltd., Mirpur Khas.	13. Samaro Abadgar Co-operative Bank Ltd., Samaro.
14. Zamindari Co-operative Bank Ltd., Larkana.	14. Taluka Agricultural Co-operative Bank Ltd., Mirpurkhas.
15. Wahid Taluka Agricultural Co-operative Bank Ltd., Larkana.	15. Kakar Taluka Agricultural Co-operative Bank Ltd., Khairpur Nathan Shah.
16. Gujrati Co-operative Bank Ltd., Karachi.	16. Public Co-operative Bank Ltd., Larkana.

1	2
17. Agricultural Development Co-operative Bank Ltd., Karachi.	17. Nawabshah Zamindari Co-operative Bank Ltd., Nawabshah.
	18. Bhiria Agricultural Co-operative Bank Ltd., Bhiria Road.
	19. Kandiaro Agricultural Co-operative Bank Ltd., Kandiaro.
	20. National Co-operative Bank Ltd., Karachi.

(*iii*) In the following Banks Managing Committee have been suspended and Administrators appointed :—

Serial No.	Name of Bank	Date of appointment of Administrator	Reasons
1	2	3	4
1.	Pakistan Industrial Co-operative Bank Ltd., Lahore.	3-11-1965	Managing Committees of the banks were suspended because of gross irregularities committed by them.
2.	Pakistan Express Co-operative Bank, Ltd., Lahore.	22-10-1965	do
3.	Cottage Industries Co-operative Urban Bank Ltd., Lahore.	22-10-1966	do
4.	City Co-operative Bank. Ltd., Hyderabad.	9-8-1964	do

1	2	3	4
5.	Mirpurkhas Zamindari Co-operative Bank, Ltd., Mirpurkhas	2-9-1966	do
6.	Loralai Co-operative Bank, Ltd., Loralai.	14-12-1966	do
7.	Star Co-operative Bank, Ltd., Hyderabad.	6-2-1967	do
8.	Chania Village Aid Agricultural Development Co operative Bank, Ltd., Shahi Khan.	9-1-1965	
9.	Village Aid Development Co-operative Bank, Ltd., Sakmand.	9-1-1965	do

APPENDIX VIII

(Ref: Starred Question No. 7700)

STATEMENT SHOWING MANUFACTURING CHEMISTS HOLDING LICENCES OF MANUFACTURING SPIRITOUS PREPARATIONS IN WEST PAKISTAN.

TABLE I

For 1947

(III)		(IV)	(V)	(VI)
Serial No.	Name of the firm	Name of Proprietor	Educational qualification	Location of the Manufacturing Laboratory.
1	2	3	4	5
1	The Karachi Chemical Industries...	Not known	Not known	Elphinston Street, Karachi.
2	Indiana Chemical Works ...	do	do	Karachi.

1	2		3	4	5
3	P. I. Drug Co.	...	Roshan Lal	do	Moghalpura, Lahore.
4	Popular Chemical Works	...	Gul Muhammad	do	9-Canal Bank Road, Lahore.
5	Chemico Laboratories	...	Not known (Now closed).	do	243-Ferozepur Road. Lahore.
6	United Drug Co.	...	Muhammad Rafiq	do	31-Ferozepur Road, Lahore.
7	Tisco Chemicals	...	Not known (Now closed).	do	Jail Road, Lahore.

(*i*) Total number or manufacturing Chemists holding Licences for manufacturing spiritous preparation in 1947 ... Grand Total 7 only.

TABLE II

For 1967

(III)		(IV)	(V)	(VI)
Serial No.	Name of the firm	Name of Proprietor	Educational qualification	Location of the Manufacturing Laboratory.
1	2	3	4	5
	Eastern Pharmaceutical Laboratories. ...	Ikram-ul-Haq Siddiqi.	Not known	S.I.T.E., Karachi.
2	Orient Pharmaceutical Corporation. ...	N. F. Wazir	do	S.I.T.F., Mangopir, Road, Karachi.
3	Specific Research Laboratories ...	S. G. Noorwala	do	1 S.I.T.E., Mauripur Road, Karachi.

1	2	3	4	5
4	Karachi Pharmacuetical Laboratories. ...	Saleh Muhammad	do	S.I.T.E., Karachi.
5	Standard Laboratory ...	Abdul Kasim	do	Nazimabad, Karachi.
6	B. I. Drug Co. ...	Roshan Lal	do	Mogalpura, Lahore.
7	Popular Chemical Works ...	M. Saeed Butt	do	9-Canal Bank Road, Lahore.
8	Unison Chemical Works ...	Ghulam Rasool	do	Multan Road, Lahore.
9	Punjab Drug House ...	Sh. Muhammad Iqbal.	do	Nichlson Road, Lahore.
10	National Laboratory ...	L. Balak Ram	do	Abkari Road, Lahore.
11	Universal Chemical Industries ...	Rana M. A. Rehman	do	Ichhra, Lahore.

1	2		3	4	5
12	Nawabsons Laboratories	...	Akhtar Hussain, Bhutta.	do	188-Multan Road, Lahore.
13	Orient Chemical Works	...	Col. Waheed	do	Gulberg, Lahore.
14	Epico Laboratories	...	Nasir Ahmed	do	Mohanpura, Rawalpindi.
15	Ellies Laboratories	...	Muhammad Zafar	do	Hozuri Bagh Road, Rawalpindi.
16	Lahore Chemical and Pharmaceutical Works Ltd.	...	Sh. Mumtaz	do	Ichhra, Lahore.
17	Beg Pharmaceutical Works	...	Mirza Sultan Ahmad	do	Noutheh Road, Peshawar Cantt.
18	Sunrise Phamaceutical Industries.	...	Muhammad Irfan	do	S.P.I., Shikarpur Road, Sukkar.

1	2	3	4	5
19	Ferro Pharmaceutical Laboratory. ...	Mahmood-ul-Hassan	do	O/1084, Haripura, Rawalpindi.
20	Gif Pharmaceutical Laboratory ...	Mian Nazir	do	Asghar Mall, Rawalpindi.
21	Kashmir Chemical Industries ...	Abdul Qayum	do	N-381, Samanabad, Lahore.
22	Dawn Laboratories ...	Ch. Muhammad Arshad	do	124-G.T. Road, Moghalpura, Lahore.
23	Virgo Manufacturing Chemists ...	S. M. Durrani	do	Nishtar Road, Multan.
24	Indus Chemical Works ...	Riaz Ahmad and Major Saeed Ahmad.	do	Osmanpura, Shalimar Garden, Lahore.
25	National Drug House ...	Aman Ullah	do	391-A, Ghulam Muhammad Road, Lyallpur.

1	2	3	4	5
26	London Chemical Works ...	Bashir Ahmad	do	183-Jinnah Colony, Lyallpur.
27	Haryana Pharmaceutical Labora-... tories.	Muhammad Jamil and Ali Amir Zahir.	do	284/P.I.B., Colony, Karachi.
28	Swat Pharmaceuticals ...	Khalid Habib	do	P. O Saidu Sharif, Swat State.
29	United Drug Co. ...	Muhammad Rafiq	do	Gulshan Colony, Lahore.
30	Allied Chemical Co-poration ...	Muhammad Shafi	do	Civil Lines, Gujranwala.

(*ii*) Total number of manufacturing Chemists holding Licences for manufacturing spirituous preparation in 1967 .. Grand Total 30 only.

APPENDIX IX

(Ref: Starred Question No. 7722)

REPORT FROM THE GEOLOGICAL SURVEY OF PAKISTAN, QUETTA.

Since the inception of the Geological Survey of Pakistan in 1947, the Dadu Distt. of Hyderabad Division, West Pakistan, has received attention of the Department for the exploration of industrial rocks and minerals in the area. These investigations were, however, of a reconnaissance nature and confined to already known mineral bearing localities. It was only during the last decade that concerted efforts were made to systematically evaluate the mineral deposits to determine their further aerial exetensions.

As a result of these geological investigations, sometimes supplemented by drilling, economically exploitable deposits of coal, celestite, calcite, fuller's earth and marble have been located.

Coal

Geological investigations and drilling by the Geological Survey of Pakistan proved the existence of a major coalfield in the Lakhra area about 30 to 40 miles to the north of Meting. These investigations showed that a coal bed ranging in thickness from 2.6 to 7.1 feet exists at depths less than 250 feet below the surface and is continuous except in areas where it has been oxidised owing to shallow depth. Two or more continuous coal beds were found below the main bed at depths of less than 500 feet; in two holes, the total thickness of coal penetrated exceeding 15 feet.

A provisional estimate of reserves in all categories is estimated at 170 million tons, making this coalfield the largest so far discovered in West Pakistan.

Complete analysis of the Lakhra coal are not yet available, but it appears to be similar in rank and quality to the Meting-Jhimpir coal. Proximate analysis of five core samples made by the Geological Survey

laboratories show fixed carbon contents ranging from about 29 to 40 percent, ash contents ranging from about 10 to 25 percent and sulphur 2 to 6 percent. These samples were partly air dried. One sample of coal from shallow mine workings and analysed by the U. S. Bureau of Mines, contained 39.4 percent moisture, 20.7 percent fixed carbon, 14.6 percent ash, and 1.8 percent sulphur on an "as received" basis, and has a heating value of only 4,630 B. T. Us. Schemes are being prepared by the Government to develop this coalfield on modern lines. The coal from this field can be used to generate electricity on a large scale. Heavy hydrocarbon industries can also be set up using this coal as the primary raw material. In the preparation of the synthetic products, the sulphur and nitrogen ingredients of coal will be specially useful.

Celestite

Large and good quality celestite occurs in the Thano Bula Khan and Kalu Kuhar areas of Dadu Distt. The deposits are about 55 miles from Karachi.

The Kalu Kuhar celestite deposits occur as lenticular veins in the fault zone of Eocene limestone. Selected samples of celestite contain 90-95 percent strontium sulphate. The reserves are conservatively estimated at more than 23,000 tons.

In the Thano Bula Khan area celestite is found in the same stratigraphic horizon as is located at Kalu Kuhar, but the reserves in this area are considerably high *i.e.*, they are estimated at more than 50,000 tons.

Recent investigations carried out by the Geological Survey of Pakistan in the Thano Bula Khan and Kalu Kuhar areas are likely to considerably improve the reserves position of celestite deposits.

Calcite and Fuller's Earth

Exploitable deposits of calcite and fuller's earth occur near Thano Bula Khan. Mining is carried out on a small scale. Reserves and quality have not yet been estimated.

Marble

The limestone belonging to Eocene age and exposed near Thano Bula Khan takes excellent polish and can be profitably used as a decorative stone.

Limestone

Extensive deposits of limestone occur in Dadu Distt. in the Kirthar Range. The limestone is suitable for the preparation of cement, lime and mortar. Reserves are practically inexhaustable.

———

APPENDIX X

(Ref : Unstarred Question No. 249)

HARIPUR ROSIN AND TURPENTINE FACTORY, LIMITED, HARIPUR

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1963

1962	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	SHARE CAPITAL			
25,00,000	Authorised Capital			25,00,000.00
	ISSUED SUBSCRIBED AND PAID UP			
11,99,300	11993 shares of Rs. 100 each fully paid up for consideration other than in cash.		11,99,300.00	

1962	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	FIXED CAPITAL EXPENDITURE — at cost			
16,69,247	As per Schedule attached.			17,65,052.94
	CURRENT ASSETS			
	Stock and Stores			
	Stocks—At the lower of cost and net realisable value. As valued and certified by Directors.			
	RAW MATERIAL			
25,52,767	Resin	38,13,022.00		
3,420	Work in Process.	...		

1962	Property and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
700	7 Shares of Rs. 100 each fully paid up in cash.		700.00	12,00,000.00
12,00,000				
	RESERVES			
3,35,034	Capital Reserve.			3,35,033.96
	TAXATION RESERVE			
7,53,726	As per last Balance Sheet		5,00,748.00	
2,57,978	Less : Paid during the year.		2,24,536.00	2,76,212.00
5,00,748				

1962	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
62,016	Dirty Resin	1,088.00		
269	Undistilled Turpentine.	...	38,13,022.00	
26,18,474				
26,91,143				
	Finished Goods Stores—At cost		29,37,192.00	
	As valued by Directors.			
5,66,846	Packing Stores.	1 88,069.39		
1,96,801	General Stores.	1,33,028.80		

1962	Property and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	Provisions			
5,79,303	For Depreciation.			6,58,5[illegible]0.00
	DUE TO :			
	(*i*) *West Pakistan Government.*			
2,00,000	Loan.		2,00,000.00	
26,000	Interest theron.		42,697.00	
1,43,878	Plant and Machinery		1,43,877.46	3,86,574.46
3,69,878				
	(*ii*) *West Pakistan Industrial Development Corporation.*			
7,88,912	Current account.		14,21,600.33	
61,900	Interest thereon.		71,109.00	14,9[illegible],709.33
8,50,812				

1962	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
5,455	Spare Parts.	5,454.90		
97,821	In Transit.	...	5,26,. 53.09	
8,6[illegible],923				
9,38,453	*Sundry Debtors* — Unsecured			
	Considered good		6,46,679.55	
	Advances, Deposits and Pre-payments.			
2,89,261	Deposits with Azad Kashmir Government and Government of Pakistan.	2,89,311.00		

1962	Property and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	LOANS AND OVERDRAFT — Secured			
34,63,707	National Bank of Pakistan. (See Note Below)		43,30,854.78	
99,735.	National & Grindlays Bank Ltd.		45,123.09	47,75,977.87
35,63,442				
	LIABILITIES			
	Leave and Gratuity		5,000.00	
	For Goods supplied			
11,31,069	Rosin supplied.	11,47,594.63		
14,78,462	Royalty.	8,34,526.69		
1,67,583	Others.	92,031.74	40,74,153.06	

1962	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
5,13,302	Advance to Contractors.	11,91,124.30		
1,02,756	Others	18,034.04	14,98,469.34	
9,05,319				
	Investments			
1,000	National Saving Certificate			
	Bonus Vouchers — At realisable value.		27,280.27	
	Cash			
2,567	In Current account with Bank.	1,11,874.91		

1962	Property and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
2,00,067	Expenses.		78,451.77	
48,072	Due to Guest Agency & Co. Ltd.		3,543.53	
30,590	Securities and Other Deposits.		34,493.12	
25,836	Other Finance.		41,031.23	
1,12,400	Unpaid Dividend.		1,12,400.00	43,49,072.71
31,94,079				
1,05,93,296				1,34,74,140.33

*of the Company.

KHAN AMER ZIA KHAN, DIRECTOR.

NOTE : Contingent Liability of an unascertained amount in respect of a dispute referred to arbitration.

RIAZ AHMAD & COMPANY, CHARTERED ACCOUNTANTS.

Loan and Overdraft from National Bank of Pakistan is secured by Hypothecation of Stocks and Stores*

1962	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
61,237	In Hand.	487.19	1,12,362.10	95,62,646.35
63,804				

PROFIT AND LOSS APPROPRIATION

8,38,933	Adverse Balance.			21,46,441.04
1,05,93,296			Total Rs.	1,34,74,140.33

This is the Balance Sheet referred to in our Report of even date to the

Shareholders of Haripur Rosin and Turpentine Factory Limited. M. Akram, Director.

AMIR AHMAD KHAN
Director.

HARIPUR ROSIN AND TURPENTINE FACTORY, LIMITED, HARIPUR

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1964

1963	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	SHARE CAPITAL			
25,00,000	Authorised Capital.			25,00,000.00
	ISSUED SUBSCRIBED AND PAID UP			
11,99,300	11993 Shares of Rs. 100 each fully paid for consideration other than in cash.		11,99,300.00	
700	7 Shares of Rs. 100 each fully paid up in cash.		700.00	12,00,000.00
12,0[illegible],000				

Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	FIXED CAPITAL EXPENDITURE At Cost.			
17,65,053	As per Schedule attached.			10,17,833.39
	CURRENT ASSETS			
	Stocks & Stores.			
	Stock at the lower of the cost and net realisable value :			
	RAW MATERIAL.			
	Resin.	43,41,020.16		
	Work in Process.			

1963	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	RESERVES.			
3,35,034	Capital Reserve.			11,73,626.15
	PROVISION FOR TAXATION.			
5,00,748	As per last Balance Sheet.		4,76,212.00	
2,24,537	Less : Paid during the year.		1,41,680.00	1,34,532.00
2,76,212				
6,58,560				3,47,692.00
	PROVISION FOR DEPRECIATION			
	DUE TO :			
	(i) *West Pakistan Government* :			
2,00,000	Loan.		2,00,000.00	

1963	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	Undistilled Turpentine.	...		
38,41,110	Dirty Resin.	1,088.00	43,42,108.16	
	FINISHED GOODS.			
29,37,192	Rosin and Turpentine.		24,43,167.80	
	STORES :—At cost.			
3,88,069	Packing Stores.	2,12,541.33		
1,33,029	General Stores.	86,431.70		
5,455	Spare Parts.	42,496.87	3,41,469.90	
72,77,855			71,26,745.86	

1963	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
42,697	Interest thereon.		63,329.65	
1,43,877	Plant & Machinery.		1,44,877.46	4,07,207.11
3,86,574				
	(ii) *West Pakistan Industrial Developmen*			
14,12,600	Current Account.		14,45,245.50	
71,109	Interest thereon.		1,84,812.00	16,29,057.50
14,92,709				

1963	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	SUNDRY DEBTORS :—Unsecured. Considered Goods.			
	Trade Debtors.	8,55,095.27		
	Others Debtors.	32,211.50		
6,46,680	Inter Project Account.	3,098.72	8,90,405.49	
			17,91,205.62	
...	*Fire Insurance Claim Recoverable.*			
	Advances, Deposits & Prepayment.			
	Deposits.	89,813.00		

1963	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	LOAN AND OVERDRAFT.—Secured			
47,75,978	National Bank of Pakistan (Secured against hypothecation of stocks).			51,27,711.50
	LIABILITIES :			
	For Goods Supplied :			
31,47,095	Resin Supplies.	34,89,711.62		
8,34,527	Royalities (A. K. Govt.)	1,18,692.00		
92,031	Contractor & Other Suppliers.	1,08,049.43	37,08,453.05	
78,452	For Expenses.		59,814.46	
...	Due to WPIDC Projects.		12,724.21	
5,000	Leave & Gratuity.		24,960 00	
3,544	Due to Guest Agency Co., Ltd.,		43.53	
34,493	Securities and Other Deposits.		35,477.24	

1963	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	Advances.	9,269.19		
14,98,469	Prepayments.	34,476.63	1,33,558.82	
	INVESTMENTS			
...	National Saving Certificates	...	...	
27.280	Bonus Vouchers realisable value.	...	...	
	CASH.			
1,11,875	In current Account with Bank	56,030.50		
487	In Hand.	575.52	56,606.02	99,98,521.81

1963	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
1,12,400	Unpaid Dividend.		50,000 00	
41,031	Other Finance.		78,421.52	39,69,894.01
43,49,073				
1,34,76,140			TOTAL RUPEES :	1,39,89,720.27

Note : 1. Contingent Liabilities of an un-ascertained amount in respect of dispute pending before Arbitration.

2. Claim of the labour in respect of wages outstanding against the contractors M/s. Hakim Ali Sher Ahmad for the extraction of Resin from Azad Kashmir Forest not provided in these Accounts are estimated at Rs. 3,00,000 approximately.

RIAZ AHMAD & COMPANY
CHARTERED ACCOUNTANTS

1963	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	PROFIT AND LOSS APPROPRIATION ACCOUNT.			
21,46,441	Adverse Balance.			29,73.365.07
1,43,74,140			Total Rs.	1,39,89.720.27

This is the Balance Sheet referred to in our report of of even date to the Shareholders of Haripur Rosin and Turpentine Factory Ltd.,

Lieut-General Haji Iftikhar Ahmad —*Chairman*
M. Akram —*Director*
Khan Amer Zia Khan —*Director*

HARIPUR ROSIN AND TURPENTINE FACTORY, LIMITED

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1965

1964	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	SHARE CAPITAL			
25,00,000	*Authorised Capital*			25,00,000.00
	ISSUED SUBSCRIBED AND PAID—UP			
11,99,300	11993 Shares of Rs. 100 each fully paid for consideration other than in cash.		11,99,300.00	
700	7 Shares of Rs. 100 each fully paid in cash.		700.00	12,00,000.00
12,00,000				

1964	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	FIXED CAPITAL EXPENDITURE :—As per Schedule.		10,22,323.36	
6,70,141	Less : Depreciation to-date		3,59,937.00	6,62,386.36
	CURRENT ASSETS :			
	STOCK AND STORES : (As certified by Resident Director)			
	RAW MATERIAL :—At the lower of cost and net realizable value.			
	Resin	31,42,398.60		
43,42,108	Stock-in-Process	21,456.00	31,63,854.64	

1964	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	RESERVES			
11,73,626	*Capital Reserve*			11,73,626.15
1,34,532	PROVISION FOR TAXATION DUE TO			1,34,532.00
	(*i*) *West Pakistan Government*			
2,00,000	Loan		2,00,000 00	
63,330	Interest thereon		83,729.65	
1,43,877	Plant & Machinery		1,43,877.40	
4,07,207				4,27,607.11
	(*ii*) *West Pakistan Industrial Development Corporation*			
16,29,058	Current Account			10,22,022.72

1964	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	FINISHED GOODS			
24,43,168	*Rosin & Turpentine*--At the lower of cost and net realizable value.		14,10,000.75	
	STORES—At cost			
2,12,541	Packing Stores	1,51,639.81		
86,432	General & Scrap Stores	99,788.77		
42,497	Spare Parts	42,533.73	2,84,362.31	
3,41,470				
	SUNDRY DEBTORS—Unsecured			
	Trade Debtors	9,68,311.32		

1964	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	LOAN AND OVERDRAFT — Secured			
51,27,711	National Bank of Pakistan		...	
...	Bank of Bahawalpur Limited (Secured Against Hypothecation of stocks and collateral Security of W.P.I.D.C.,		37,16,799.10	
			———————	37,16,799.10
	LIABILITIES			
59,814	For Expenses		45,308 47	
	FOR GOODS SUPPLIED			
34,89,712	Resin	30,74,102.39		
1,00,049	Other uppliers	17,299.78	30,91,402.17	
12,724	Due to WPIDC Projects		1,482.04	

1964	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	Other Debtors	161.88		
	Inter Project Account			
8,90,405	Receivable	1,674.42	9,70,148.62	
17,91,206	FIRE INSURANCE CLAIM RECOVERABLE		36,514.06	
	ADVANCES, DEPOSITS AND PREPAYMENTS			
	Advances	9,985.54		
	Deposits	73,815.00		
	Prepayments	645.16		
1,33,559	Others	27,050.47	1,11,490.17	

1964	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
24,960	Leave and Gratuity Provision		37,229.58	
1,18,692	Royalties (A.K. Government)		...	
44	Due to Guest Agency Co., Ltd.		43.53	
35,477	Security and Other Deposits		52,500.00	
50,000	Un-Paid Dividend		...	
...	Contractors Current Account		55,905.47	
78,422	Other Finance		24,310.57	33,08,181.83
1,36,42,028			Total Rs.	1,09,82,768.91

NOTE.- "Contingent Liabilities of an un-ascertained amount in respect of disputes pending before Arbitration".

RIAZ AHMAD & COMPANY
Chartered Accountants.

1964	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	BANK BALANCE AND CASH			
56,030	In Current Account with Banks	1,00,873.23		
576	In Hand	495.31	1,01,368.54	60,77,751.05
	PROFIT AND LOSS ACCOUNT			
29,73,365	Adverse Balance			42,42,631.50
1,36,42,028			Total Rs.	1,09,82,768.91

This is the Balance Sheet referred to in our report of even date to the Shareholders of Rosin & Turpentine Factory Limited.

HARIPUR ROSIN & TURPENTINE FACTORY, LIMITED, LAHORE

BALANCE SHEET AS AT 30TH JUNE, 1966

1965	Capital & Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	SHARE CAPITAL.			
25,00,000	Auhorised Capital			25,00,000.00
	ISSUED, SUBSCRIBED AND PAID-UP.			
11,99,300	11993 Shares of Rs. 100 each fully paid for consideration other than in cash.		11,99,300.00	
700	7 Shares of Rs. 100 each fully paid		700.00	12,00,000.00

1965	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
10,22,323	FIXED ASSETS—As per Schedule attached.		9,75,084.44	
3,59,937	Less : Depreciation to-date		3,68,568.00	6,11,516.44
6,62,386				
	CURRENT ASSETS.			
	STOCKS & STORES			
	Raw Material (As certified by Resident Director).			
	At the lower of cost and net realizable value.			
31,42,399	Resin.	22,16,446.20		
21,456	Stock-in Process.	...		

1965	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	RESERVE.			
11,73,626	*Capitcl Reserve.*			11,42,408.15
1,34,532	PROVISION FOR TAXATION.			1.34,532.00
	DUE TO :			
	(*i*) *West Pakistan Government.*			
2,00,000	Loan.		2,00,000.00	
83,730	Interest thereon.		—	
1,43,877	Plant & Machinery (Freight).		1,43,877.46	3,43,877.46
	(*ii*) *West Pakistan Industrial*			
10,22,923	*Development Corporation.*			...

1965	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	Finished Goods.			
14,10,007	*Rosin & Turpentine.* At average cost.	1,35,401.25		
2,84,363	*Stores*—At cost.	2,81,474.88	26,33,326.33	
	DUE FROM :			
	West Pakistan Industrial Development Corporation		12,865.06	
	BOOK DEBTS—Unsecured.			
9,68,311	Trade Debtors.	5,19,049.09		
163	Other Debtors.	5,447.71		

1965	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	LOANS AND OVERDRAFT—Secured.			
37,16,799	Bank of Bahawalpur Ltd.,			20,71,542.11
	(Secured against Hypothecation of stocks and Collateral Security of WPIDC).			
	LIABILITIES.			
5,45,308	For Expenses.		25,291.63	
	For Goods Supplied.			
30,74,102	Rosin.	24,25,846.96		
17,300	Others Supplies.	1,440.23	24,27,287.19	
1,482	Due to WPIDC Projects.		701.33	
37,230	Leave and Graduity Provision.		30,223.24	

1965	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
1,674	Inter Project Account.	5,549.29		
36,514	Fire Insurance Claim.	270.85	5,30,316.94	
	ADVANCES, DEPOSITS AND PREPAYMENTS			
9,986	Advances.	1,199.72		
73,815	Deposits.	73,815.00		
645	Prepayments.	405.07		
27,050	Others (Sales-Tax).	9,617.81		
—	Income Tax Refund Due.	59,523.00	1,44,560.60	
	BANK BALANCE AND CASH.			
1,00,873	In Current Account with Bank.	4,267.44		
495	In Hand.	291.09	4,558.53	33,25,627.46

1965	Capital and Liabilities			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
44	Due to Guest Agency Co.		43.53	
52,500	Security and Other Deposits.		79,220.32	
55,905	Contractor's Account.		2,139.89	
24,311	Other Finance.		7,127.23	25,63,034.36
			Total Rs.	74,55,394.08

Note : Contingent liabilities of an unascertained amount in respect of disputes pending before Arbitration.

LAHORE _____ 1966.

1965	Property and Assets			
Rs.		Rs.	Rs.	Rs.
	PROFIT AND LOSS ACCOUNT.			
42,42,632	Adverse Balance.			35,18,250.18
1,09,82,769			Total Rs.	74,55,394.08

This is the Balance Sheet referred to in our report of even date to the Shareholders of Haripur Rosin & Turpentine Factory Limited.

RIAZ AHMAD & CO.,
Chartered Accountants.

APPENDIX

9643

WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT
KARACHI—

(Salt

COMPARATIVE BALANCE SHEETS FOR THE

Funds	1962-63	
	Rs.	Rs.
GOVERNMENT CAPITAL	4,86,577.58	
Additions during the year (Sales Proceeds of March)	2,86,495.69	
Interest thereon	19,463.00	7,92,536.27
LOANS		
Government of West Pakistan Development Loan	8,00,000.00	
Add. Interest thereon	16,000.00	8,16,000.00
PROVISIONS		
For Depreciation		1,39,364.00
For Interest		
For Pensionery Charges		
For Quarry Development Fund		

CORPORATION, PIDC HOUSE, KUTCHERY ROAD, 4.

Division)

YEAR 1961-62, 1962-63, 1963-64, 1964-65.

1963-64		1964-65		
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	
	7,73,541.83		7,73,544.83	
	12,72,500.00		15,77,500.00	
2,79,364.00		4,19,364.00		
95,463.00		1,55,463.00		
80,000.00		1,42,527.04		
40.00	4,54,867.00	40.00	=	7,17,394.44

Funds	1962-63	
	Rs.	Rs.
CURRENT LIABILITIES		
Miners and Worker Provident Fund	20,08,597.08	20,08,597.08
Widow pension Fund		
Head Office Employees P/Fund		
Deduct as per contra	11,55,966.52	8,52,681.46
SUNDRY CREDITORS		
For Stores	6,798.00	
For Expenses	1,46,880.91	
For Security and Other Deposits	21,85,328.00	
For Excise Duty	...	
For Indent at Close	...	
For Zeal Pak. Cement Factory	...	
For Other Finance	5,431.00	
Miscellaneous	347.14	23,44,784.95

1963-64		1964-65		
Rs.	Rs.	Rs,		Rs,
19,72,403.45		20,08,804.46		
		925.93		
		14,363.93		
		20,24,093.90		
10,87,702.72	8,84,700.73	11,28,161.94	=	8,95,931.96
5,895.98				
1,49,042.37		9,29,691.77		
37,02,754.53		6,51,000.00		
...		35,81,407.75		
...		5,70,062.38		
...		10,00,000.00		
10,371.00		...		
1,231.64	38,69,295.52	...		67,32,161.90

Funds	1962-63	
	Rs.	Rs.
ADVANCES & DEPOSITS		
Advances for Roof of Salt	30,91,327.91	
Advances for Blasting Powder	...	
Advances for House Building	...	
Advances for Mfr. or salt	...	
Advances for Purchases	...	
Miscellaneous Advances	...	
Revenue Deposits	...	
Advances for Mules	...	
	...	
Total Advances	30,91,327.91	
Deduct as per conta	20,78,378.09	10,12,949.91
RENEWAL AND RESERVE FUND	...	6,49,397.00
LABOUR WELFARE FUND	50,000.00	
Less Expenditure met from LWF	5,870.70	44,129.30

1963-64		1964-65	
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
...		...	
2,935 53		2,935 53	
17,944.28		77.108.19	
98.00		140.00	
2,43,617.24		2,53,614.76	
12,08,712.77		13,10,587.69	
4,55,567.11		3,13,269.44	
6,86,957.57		8,84,388.45	
...		5,980.00	
26,15,832.50		30,48,024.06	
18,52,799.73	7,63,032.77	23,28,182.34	7,19,841.72
...	5,94,574.19	...	5,86,566.08
	44,129.30	...	44,129.30
...	...	...	...

Funds	1962-63	
	Rs.	Rs.
REMITTANCES	...	1,08,776.87
Profit from previous year	...	...
Profit during the year	...	1,26,927.81
DIFFERENCE (IN TRAIL BALANCE).		
Grand Total ...		68,87,496.57

1963-64		1964-65	
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
...	83,232.33	...	1,55,573.44
1,26,927.81	...	5,97,036.60	
4,70,108.79	5,97,036.60	1,11,498.44	7,08,535.04
	114.61		112.01
	93,38,027.88		1,29,11,490.72

Fixed Assets	1962-63	
	Rs.	Rs.
Fixed Capital Expenditure		35,95,105.49
Development of Rock Salt		...
Due from WPIDC Current Account		3,15,792.19
Interest occured on WPIDC Current Account		...
Stock of Salt at cost		41,011.00
Stock of General Stores, (Spares and Loose Tools)		3,58,885.00
SUNDRY DEBTORS		
Un-secured considered Good		2,54,182.87
ADVANCES & DEPOSITS	20,78,378.00	...
Revenue Deposits	...	...
Advances for Mfr. of Salt	...	...
Advances for Roof of Salt	...	...
Advances for Blasting Powder	...	...
Advances for House Building	...	...
Advances for H. O. House Building	...	...
Advances for Purchases	...	...

1963-64		1964-65	
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	40,05,454.07	44,49,310.88	
	...	6,85,920.50 =	51,35,231.38
	4,47,397.24		5,72,290.35
	15,566.69		15,566.69
	1,88,970.00		5,04,593.50
	4,73,211.86		4,72,181.20
	2,28,043.54		10,67,945.19
	...	...	...
5,45,855.97	...	6,22,723.30	...
5,376.00	...	5,376.00	...
51.00	...	7,561.57	...
31,03,142.02	...	4,10,251.97	...
2,03,880.00	...	2,31,780.00	...
1,354.00	...	11,361.00	...
32,894.08	...	1,86,142.78	...

Fixed Assets	1962-63	
	Rs.	Rs.
Advances for Safety Fuses	...	...
Advances for Mules	...	...
Miscellaneous Advances	...	...
Motor Car Advance	...	...
	20,78,378.00	
Deduct as per contra	20,78,378.00	
RENEWAL & RESERVE FUND		6,49,397.00
Remittance		1,47,394.21
Miners and Workers Provident Fund	11,59,146,52	...
Less Interest	3,180.00	
	11,55,966.52	
Deduct as per contra	11,55,966.52	
CREDIT SALES		
Different Parties	...	...
Military Supplies	...	...

1963-64		1964-65	
Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
788.52	...	788 52	...
9,008.46	..	9.008.46	. ,
7,50,449.68	...	8,33,188.80	...
...	...	10,000.00	...
18,53,799.73		23,28,182:34	
18,53,799.73	10,000.00	23,28,182.34	
	6,49,397.00		6,49,397.00
	2,22,912.49		3,43,041.92
10,87,702.72	...	11,28,161.94	...
...	...	...	...
10,87,702.72	...	11,28,161.94	
...	...	66,377.82	
...	...	1,88,692.00 =	2,55,069.82

Fixed Assets	1962-63	
	Rs.	Rs.
BANK ACCOUNTS	...	...
Cash in hand	84,537.65 { H. O. 85.61 Sources 44,452 04 }	
Current Account (Disbursement)	8,49,075.96	...
Miner Current Account		..
Collection Account Head Office	5,24,566.08	...
Misc. Receipt Account H. O.	61,398.77	...
Provident Fund Saving Bank Account H. O.	5,431.00 =	15,25,009.46
Difference in Books of Account of Jatta Salt Quarry	...	715.35
Grand Total		68,87,496.57

1963-64		1964-65	
Rs.	Rs,	Rs.	Rs,
...	...	...	...
...	1,78,135.10	...	94,977.59
43,974.38	H. O.	50,045.84	...
9,84,186.63	...	29,91,031.01	...
11,00,707.52	...	4,70,720.78	...
7,89,700.36	(7,89,697.86)	2,66,834.94	...
10,371.00 =	29,28,939.89	14,363.51 =	38,00,996.00
...	...	...	...
	93,38,027.08		1,29,11,290.72